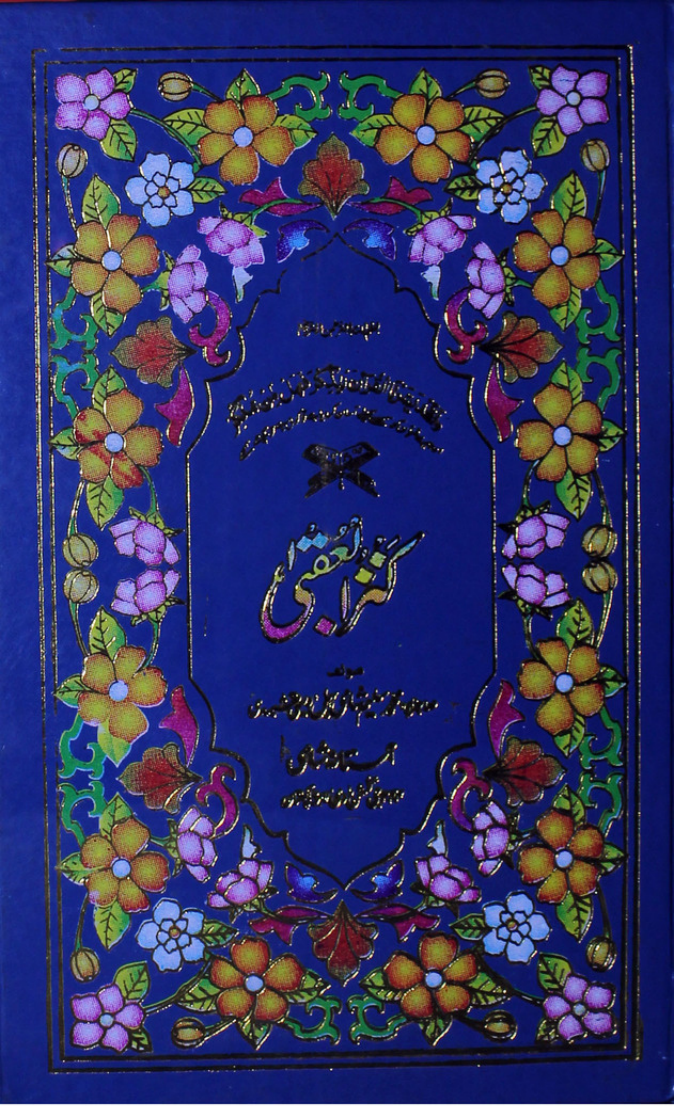

Marfat.com

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۔ اَلْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الْمَجِیْدُ

کنزُ العُقبیٰ

مؤلف

صاحبزادہ محمد یسلیم شامی۔ بہل دربی نقشبندی

خلیفہ مجاز

تاج العارفین قطب الاقطاب

حضرت عبدُ النبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آستانہ شامی ۲۴۴۔ جی گلشن راوی لاہور
فون: ۷۴۶۰۹۵۵

اَلْوَاحِدُ ۔ اَلْاَحَدُ ۔ اَلصَّمَدُ ۔ اَلْقَیُّوْمُ ۔ اَلْمُقْتَدِرُ ۔ اَلْمُقَدِّمُ ۔ اَلْمُؤَخِّرُ ۔ اَلْاَوَّلُ ۔ اَلْاٰخِرُ ۔ اَلظَّاهِرُ ۔ اَلْبَاطِنُ ۔ اَلْوَالِیْ ۔ اَلْمُتَعَالِیْ ۔ اَلْبَرُّ ۔ اَلتَّوَّابُ ۔ اَلْمُنْتَقِمُ ۔ اَلْعَفُوُّ ۔ اَلرَّءُوْفُ ۔ مَالِكُ الْمُلْكِ ۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ اَلْمُقْسِطُ ۔ اَلْجَامِعُ ۔ اَلْغَنِیُّ ۔ اَلْمُغْنِیُ ۔ اَلنَّافِعُ ۔ اَلضَّآرُّ ۔ اَلْهَادِیُ ۔ اَلنُّوْرُ ۔ اَلْبَدِیْعُ ۔ اَلْبَاقِیْ ۔ اَلْوَارِثُ

اَلْمَاجِدُ ۔ اَلْوَاجِدُ ۔ اَلْوَاحِدُ ۔ اَلصَّمَدُ ۔ اَلْقَادِرُ ۔ اَلْمُقْتَدِرُ ۔ اَلْمُقَدِّمُ ۔ اَلْمُؤَخِّرُ ۔ اَلْاَوَّلُ ۔ اَلْاٰخِرُ ۔ اَلظَّاهِرُ ۔ اَلْبَاطِنُ ۔ اَلْوَالِیْ ۔ اَلْمُتَعَالِیْ ۔ اَلْبَرُّ ۔ اَلتَّوَّابُ ۔ اَلْمُنْتَقِمُ ۔ اَلْعَفُوُّ ۔ اَلرَّءُوْفُ ۔ مَالِكُ الْمُلْكِ ۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ اَلْمُقْسِطُ ۔ اَلْجَامِعُ ۔ اَلْغَنِیُّ ۔ اَلْمُغْنِیُ ۔ اَلنَّافِعُ ۔ اَلضَّآرُّ ۔ اَلْهَادِیُ ۔ اَلنُّوْرُ ۔ اَلْبَدِیْعُ ۔ اَلْبَاقِیْ ۔ اَلْوَارِثُ ۔ اَلرَّشِیْدُ ۔ اَلصَّبُوْرُ ۔ اَلْوَهَّابُ ۔ اَلْمَجِیْدُ ۔ اَلْوَاسِعُ ۔ اَلْحَكِیْمُ ۔ اَلْوَدُوْدُ ۔ اَلْمَجِیْدُ ۔ اَلْبَاعِثُ ۔ اَلشَّهِیْدُ ۔ اَلْحَقُّ ۔ اَلْوَكِیْلُ ۔ اَلْقَوِیُّ ۔ اَلْمَتِیْنُ ۔ اَلْوَلِیُّ ۔ اَلْحَمِیْدُ ۔ اَلْمُحْصِیُ ۔ اَلْمُبْدِئُ ۔ اَلْمُعِیْدُ ۔ اَلْمُحْیِیُ ۔ اَلْمُمِیْتُ ۔ اَلْحَیُّ ۔ اَلْقَیُّوْمُ ۔ اَلْوَاجِدُ ۔ اَلْم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

کتاب: ـــــ کنز العقبیٰ (آخرت کا خزانہ)۔

مؤلف: ـــــ صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل کھتری اویسی نقشبندی عفی عنہ۔

ناشر: ـــــ صاحبزادہ مجیب الرحمن شامی خلف الصدق صاحبزادہ فیض الرحمن شامی۔

پیش لفظ: ـــــ جناب جسٹس میاں محبوب احمد، چیف جسٹس (ر) فیڈرل شریعت کورٹ پاکستان۔

تقریظ: ـــــ حضرت میاں عبدالغفور عرشی قادری، فاضلی، سروری، سلطانی، درگاہی، چشتی، نظامی، سہروردی، نقشبندی، خالقی، رزاقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

سیاحِ لامکاں ـــــ حضرت صوفی محمد ساجد جاوید اکبر نوری، سروری، اویسی، قادری، قلندری، چشتی مدظلہ العالی سابق سیکرٹری حکومت پنجاب۔

کمپیوٹر کمپوزر ـــــ جناب محمد عقیل صاحب و جناب حافظ محمد شعیب خلف الصدق امیر الدین مالک حافظ ڈیزائن اینڈ پرنٹ ۵۰۔ لوئر مال لاہور۔

طبع: ـــــ چوہدری انعام الحق خلف الصدق چوہدری احسان الحق مالک نیو فائن پرنٹنگ پریس، ۴۸۔ اے لوئر مال، لاہور۔

اشاعت: ـــــ اول ۱۹۹۸۔ دوم ۱۹۹۹۔ سوم ۲۰۰۰۔ چہارم ۲۰۰۲۔ پنجم ۲۰۰۴۔

تعداد: ـــــ ۱۰۰۰

تقسیم فی سبیل اللہ برائے نجات مؤلف و معاونین

منجانب

① ← صاحبزادہ تحسین احمد شامی خلف الصدق صاحبزادہ ضیاء الدین شامی ۱۔C۔۳۱ فیصل ٹاؤن لاہور فون نمبر ۵۱۶۰۶۶۳

② ← صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل کھتری اویسی نقشبندی آستانہ، شامی ۲۴۴۔ جی گلشن راوی لاہور۔ فون: ۷۴۶۰۹۵۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد مدح محمد

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

ترجمہ

حضور سلطان الصادقین امام المطہرین سید المرسلین رحمت للعالمین محبوب رب العالمین شہ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے کمال نبوت سے انتہائی بلندیوں پر فائز ہوئے، کفر و الحاد کی عمیق ظلمتوں کو اپنے حسن و جمال کے مسحور کن جلووں سے ناپید فرمایا۔ اپنے کے تمام اسوۂ حسنہ نہایت عمدہ و بے مثال اور مشعل رشد و ہدایت ہیں۔ اپنے اور اپنے کی پاکیزہ آل کو ہر لحظہ درود و سلام کے انمول نذرانے مبارک ہوں۔

مترجم
حضرت صوفی محمد ساجد جاوید الکتبہ مدظلہ العالی

Marfat.com

تحقیق کلام اللہ

مصنفہ مؤلف کے پیر و مرشد کامل و اکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی بہل کھتری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۳۵۰ سال قبل اپنی کتاب مجموعۃ الاسرار کے صفحہ ۶۱۹ پر مکتوب نمبر ۶۵ میں ارشاد فرمایا

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید سات حروف یعنی سات قرأتوں پر نازل کیا گیا ہے۔ چنانچہ تمام قاری حضرات کے نزدیک یہ تحقیق شدہ بات ہے اور اس کے معانی بھی سات طرح کے ہیں۔ اور علمائے ظاہر کے مطابق بھی یہ بات پکی ہے اور اہل باطن کی دو تحقیقات میں سے ایک تحقیق کے مطابق ہے اور ہفت بطن (یعنی) کی دوسری تحقیق بھی اہل باطن کی ہے اور اس دوسری تحقیق کی تفصیل حضرت پیر بنوری قدس سرہٗ کے نزدیک اس طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کے تین مرتبے ازلی اور قدیمی طور پر درجہ وجود میں ہیں، اور ان تینوں مرتبوں کا نام وجود کلام، نور کلام اور ظہور کلام ہے۔ ان تینوں مرتبوں کا متکلم اپنی تمام قابلیتوں کے ساتھ کسی اور کے وجود کے بغیر جانتا ہے۔ اور یہ تینوں مرتبے دوسرے چار مرتبوں کی مظہریت کے ساتھ، جو مخلوق اور محدث ہیں، عالم اصل الاصول، عالم انوار، عالم اجرام اور عالم اجسام میں ظاہر ہیں۔ ان میں سے دو مخلوق واسباب کے بغیر مخلوق ہیں۔ ایک نفس دعا ہے جو حرف وصوت کے لباس کے بغیر ہے، نہ نورانی اور نہ غیر نورانی۔ یہ نور اول کی مظہریت کے طفیل ہے اور مظہریت اول کے ذریعے وہ تین مرتبے بغیر کسی پردے کے وجود

ف: مصنف کا کہنا ہے کہ قرآن مجید کے کلام کے ساتھ رہتے ہیں تین مرتبے وجودی اور چار رہتے اعمال تین وجودی رہتے یہ ہیں، وجود کلام، نور کلام اور ظہور کلام۔ متکلم پر اور چار اعمالی مرتبے یہ ہیں۔ اول نفس دعا کہ حروف و آواز اگرچہ نورانی ہمارا بھی نجات نہیں رکھتے دوم حرف و آواز نورانی جس سے حضرت جبرئیل کو حکم ہوا کہ جا پیغمبر کی جو حرف نے آواز سنی ... الخ "یہ وہ مرتبہ ہے جو مخلوق ہیں، ایسی ہیں جس کی مخلوق کو کوئی نسبت حاصل نہیں ہے ہم کو حرف و آواز خلاق، یہ بار حضرت جبرئیل کو آواز شخص کی زبان میں بات کرا بھی سوائے نبی کی علیہ السلام کے کسی اور کو کوئی اطلاع نہیں چہارم حرف و کلام اور ہمارا کہنا ہمارے اللہ علیہ السلام حضرت صاحب کرام کے یہ تین طرف سے اضافہ کے ساتھ بیان کرنا۔

Marfat.com

کے سامنے ہیں، چنانچہ اہلِ صفا پر "القاء سِرّی" (پوشیدہ القا) اس پر گواہ ہے۔ دوسرا نورانی حرف و صوت ہے، جو عالمِ ارواح میں ان مراتبِ وجوب کی جامعیت کا مظہرِ ثانی ہے، جسے حضرت جبرئیلؑ نے سُنا۔ چنانچہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے اللہ کے کلام کو آواز سے سُنا یا جیسا اللہ تعالےٰ نے چاہا، مثلاً اہلِ نور کے دل میں بات ڈالنے کی طرح، اور کلام کے چار مظاہر میں سے دو مخلوق کے واسطے سے مخلوق ہیں، ان میں سے ایک جسمانی حرف و صوت جس کا حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ پر ظہور کیا۔ اگرچہ آنحضرتؐ اللہ تعالیٰ کے کلام کا ظہور غیر کے واسطے سے نفسِ مدعا کے لیے ہے، جیسا کہ اوپر تحریر کیا گیا، اور حدیث کہ "آدم کی بنیاد پانی اور کیچڑ پر رکھی گئی" اس مفہوم پر گواہ ہے اور دوسرے درجہ پر آنحضرت کے جسمانی حرف و صوت ہیں، جن کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام بلند مراتب کے ساتھ اس کلام کو قیامت تک کے لیے تمام مخلوقات پر ظاہر کیا۔ پس جو کچھ ہمارے پاس محفوظ ہے، وہ مذکورہ بالا مظاہر کے طفیل ہے، وہی اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ کچھ اور نہیں اور اس کا محفوظ ہونا، قاری کی قرأت کے احاطہ سے پاک ہے جس طرح ہمارے احاطہ کے باہر اللہ تعالےٰ ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کو بے کم و کاست سمجھنا چاہیے۔ پس سمجھیے۔

فائدہ: اللہ تعالےٰ کے کلام کی تحقیق کے بارے میں یہ بات سمجھ لو۔ کہ قرآن شریف کے کلام کے سات مرتبے ہیں۔ تین مرتبے "وجوبی" ہیں۔ اور چار مرتبے امکانی ہیں۔ تین وجوبی مرتبے یہ ہیں:۔ وجودِ کلام، نورِ کلام، اور کلام کرنیوالے پر ظہورِ کلام اور چار امکانی مرتبے یہ ہیں:۔ پہلا نفسِ مدعا، جو حرف و آواز ہے، اگرچہ وہ نورانی ہیں، کیونکہ اس کا حصہ حضرت جبرائیلؑ کو عطا ہوا ہے اور جیسا کہ یہ طے شدہ بات ہے کہ "جبرئیل نے آواز کو سُنا ... الخ" دوسرا یہ کہ اگرچہ مخلوق ہے، لیکن کسی مخلوق کو اس میں تصرف کی گنجائش نہیں۔ تیسرا یہ کہ اس کے حرف و الفاظ جسم رکھتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت جبرئیلؑ کا بیان، اور آنحضرت فرشتے کے کلام کے سوا کوئی اور اطلاع نہیں رکھتے تھے۔ اور چوتھا۔ اس کے جسمانی حروف و آواز جیسا کہ نبی کریم صحابہ کرام کو فیضِ عام کے واسطے بیان کرتے تھے۔"

مؤلف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاج العارفین قطبُ الاقطاب
حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا تصرف

پاک ہے ذاتِ باری تعالیٰ کہ جملہ وتمام مخلوق کی حمد وثناء اس خالق یکتا کیلئے ہے۔ خداوند قدوس نے اپنی کریمی ورحیمی کے صدقہ اپنے نیک ومقبول بندوں کے حق میں کتنا بڑا احسان فرمایا کہ ان کو اپنی بعض صفات عالیہ کے نمونہ پر پیدا فرمایا جیسا کہ کلام مجید میں آیاتِ محکمہ اور آیاتِ متشابہ دونوں میں ارشاد ہوا ہے کہ اس نے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کو بھی منجملہ کلماتِ محکمہ اور کلماتِ متشابہ سے الہام یافتہ کیا تاکہ اہل صفا اور اہل خبث اس کسوٹی سے متشابہ آیات کی روشنی میں پہچان لئے جائیں۔

اللہ جل شانہ قرآن مجید کی سورۃ انفال آیت ۴۹ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ"

(اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے)

خاکسار مولف اللہ کا ایک ضعیف ومسکین بندہ ہے معاشی گرداوقات پنشن پر ہے۔ ۸۲ سال کی عمر میں سفر چل رہا ہے۔ گزشتہ ۱۴ سال سے (یعنی سنہ ۱۹۷۰ تا سال رواں) مندرجہ ذیل ضخیم کتابوں کے ۸۲۵ ہزار نسخہ جات بلا معاوضہ عوام الناس میں تقسیم کر چکا ہے کہ جدید دور میں تبلیغ کا یہ جانا پہچانا ذریعہ ہے۔

Marfat.com

الوھاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض

الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب

المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشہید

الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید المحصی المبدئ المعید المحیی الممیت الحی القیوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الآخر الظاہر الباطن الوالی المتعالی البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالک الملک ذوالجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المانع الضار النافع النور الہادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور

(۱) مجموعۂ الاسرار (مکتوبات شریف)

(۲) تذکرہ تاج العارفینؒ کے چار ایڈیشن

(۳) جواہر شکر گنج وسلاسل انوار فی سیر الابرار

(۴) کنز الطالبین من سراۃ المتقین

(۵) کنز العقبیٰ کے چار ایڈیشن یعنی چار ہزار

علاوہ ازیں مولف نے سنہ ۱۹۹۳ء میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ایک ہزار شجرہ مبارک تقسیم کئے مزید برآں سنہ ۲۰۰۲ء سے انبیاء کرام علیہم السلام وشہدائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ہزار شجرہ مبارک اب تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

یہ سعادت عظیم اللہ تبارک وتعالیٰ نے مولف کو اپنے فضل خاص سے بخشی شاید اس لئے کہ میرے پیر ومرشد کامل واکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالغنی شامی (بہل کھتری) نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق فیضان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے براہ راست تھا اور ہے۔

الحمد للہ! زیر نظر کتاب کا پنجم (نظر ثانی) ایڈیشن قارئین حضرات کی خدمت میں بلا معاوضہ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ قاری کو قرآن مجید میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی مطلوبہ واقفیت بہم پہنچے۔ میرے شیخ الشیوخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاکسار مولف کو سنہ ۱۹۸۰ء میں الشیخ حضرت میاں عبدالغفور "عرشی سرکار"، قادری، فاضلی سروری، سلطانی، درگاہی، چشتی، نظامی، سہروردی، نقشبندی، خالقی، رزاقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وساطت سے اپنا خلیفہ مجاز مقرر فرمایا نیز بطور تحدیث نعمت کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہوا۔ زیر نظر کتاب کی تکمیل بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روحانی تصرف کا خاصہ ہے یا ایں ہمہ کہ مولف کی تعلیم واجبی ہے۔

قارئین حضرات کی خدمت میں استدعا ہے کہ اگر دوران مطالعہ انہیں کوئی غلطی یا

Marfat.com

خامی نظر آئے تو برائے کرم اس کی نشان دہی مولف کو کردیں تا کہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کر دیا جائے۔ بندہ کا ہر اک کام اللہ تبارک وتعالیٰ کے بھروسہ کے علاوہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معاونت پر ہے۔

۲۳ ستمبر
۲۰۰۲

دُعاگو

صاحبزادہ محمد سلیم شامی (بہل کھتری)

اویسی نقشبندی عفی عنہ

Marfat.com

فہرس مضامین قرآن الحکیم

نمبر شمار	موضوعات وصفحات نمبر
	پیش لفظ: ۲۸
	تقریظ: ۳۱
	ہدیہ سپاس: ۳۴
	تاج العارفین ﷺ کی ۱۴۷۲ سالہ عرس مبارک میں تشریف آوری: ۳۶
	الف
	اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ
۱	اپنے رسولوں کو جس کی چاہتا ہے بسلط کر دیتا ہے: ۱۰۰۵
۲	اگر چاہتا تو سب کو ہدایت دیتا: ۹۸۴
۳	انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے: ۹۰۳
۴	آسمانوں سے زمین تک ہر بات کا انتظام کرتا ہے پھر ہر بات اس کے حضور پیش ہوگی: ۶۶۲
۵	آسمانوں اور زمین کا نور ہے: ۱۰۱۹
۶	انسان کی آزمائش کرتا ہے: ۷۶۲
۷	انسان کی شہ رگ سے بھی قریب ہے اور دو فرشتے اس کے دائیں بائیں بیٹھے رہتے ہیں: ۱۰۳
۸	انسانوں کو خوف و ہراس بھوک کی تکلیف مال و جان کے نقصان اور پھلوں کی کمی سے امتحان لیتا ہے: ۷۶۲

نمبر شمار	موضوعات وصفحات نمبر
۹	انسانوں کی ہدایت کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے: ۱۰۱۶
۱۰	انسانوں کے اعمال پر مواخذہ کرنے لگے تو ان پر جلد عذاب بھیج دے مگر اُن سے ایک وعدہ مقرر ہے: ۵۸۲
۱۱	آنکھوں کی خیانت اور سینوں کی باتوں کو بھی جانتا ہے: ۴۹۴
۱۲	اور بندے کے مابین حجاب: ۷۷۶
۱۳	اور رسول ﷺ کو الگ کرنا کفر ہے: ۹۵۰
۱۴	اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی سزا: ۷۹۰
۱۵	اور رسول ﷺ کی نافرمانیوں کا ٹھکانا جہنم میں ہے: ۱۷۵
۱۶	اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں کوئی فرق نہیں: ۹۳۰
۱۷	اور اسکے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو: ۸۹۶
۱۸	ایسا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسکے اچھے اچھے نام ہیں: ۲۲۰
۱۹	ایسی چیز پیدا کرتا ہے جس کا انسان کو علم تک نہیں: ۵۹۱
۲۰	ایسی جگہ سے رزق دیگا جو کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگی: ۶۹۸

Marfat.com

۲۱	ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جو سینوں میں پنہاں ہیں: ۹۵۹
۲۲	بادلوں کے بڑے بڑے حصوں سے اولے برساتا ہے جس پر چاہتا ہے: ۱۰۲۱
۲۳	بچے کو ماں کے پیٹ میں تین اندھیروں میں شکلیں بناتا ہے: ۴۷۷
۲۴	بلاشبہ تم کو انصاف اور نیکی کرنیکا اور قرابت داروں کو مالی کو امداد دینے کا حکم دیتا ہے: ۶۱۰
۲۵	بری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا سوا اس شخص کے کہ وہ مظلوم نہ ہو اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے: ۹۵۰
۲۶	بہترین تدبیر کرنے والا ہے: ۸۴۵
۲۷	بے نیاز ہے: ۲۶۴_۳۳۰_۴۵۸_۱۰۳۸
۲۸	پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے: ۱۱۵۲
۲۹	پر بھروسہ رکھو: ۳۸۰_۸۸۹_۱۰۹۰
۳۰	پرہیزگاروں کا دوست ہے: ۵۵۰
۳۱	تمہارا مالک ہے سو اچھا ہی مالک ہے اور اچھا ہی مددگار: ۱۰۴۱
۳۲	تمام انسانوں کا الٰہ ہے: ۷۶
۳۳	توبہ قبول فرماتا ہے: ۵۲۳_۱۱۵۱
۳۴	جن کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جن کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے: ۵۲۸
۳۵	جس کو چاہتا ہے دانائی بخش دیتا ہے: ۸۰۲
۳۶	جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ کیطرف اسکی راہنمائی کرتا ہے: ۳۲۱
۳۷	جس کو چاہے گا بخش دے گا جس کو چاہے گا سزا دے گا: ۸۰۸
۳۸	جس قدر علم اُن کو دینا چاہے دیدے: ۷۹۵
۳۹	جس کو چاہتا خاص کر لیتا ہے: ۸۵۰
۴۰	جسے چاہتا ہے بے حساب روزی عطا کرتا ہے: ۸۳۹
۴۱	جسے چاہتا ہے علم غیب میں سے دیتا ہے: ۸۷۴_۸۷۵
۴۲	جسے چاہے عزت دیدے جسے چاہے ذلیل کر دے: ۸۳۹
۴۳	جو کچھ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے قائم رکھتا ہے: ۹۸۷
۴۴	جہاد میں شہید ہونے والے یا غلبہ پانیوالے دونوں کو برابر ثواب دیگا: ۹۲۷
۴۵	جزا اور سزا کے دن کا مالک ہے: ۵۳
۴۶	خوب جانتا ہے کہ کون گمراہ ہے اور کون ہدایت پر ہے: ۸۰
۴۷	خیرات کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے: ۳۸۵
۴۸	درگزر کرنے والا ہے: ۵۲۶
۴۹	دونوں مشرقوں اور مغربوں کا رب ہے: ۷۵۱_۹۸۹
۵۰	رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور زندہ کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے: ۸۳۹
۵۱	روحوں کو اُنکی موت کے وقت اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے اور اُن روحوں کو بھی جو موت سے دوچار نہیں ہوئیں نیند کے وقت موت کا حکم صادر فرماتا ہے: ۴۸۵
۵۲	رزق دیتا ہے طلب نہیں کرتا: ۵۶۶

Marfat.com

۵۳	رحمت کھول دے کوئی اُسکو بند کرنے والا نہیں اور جسے وہ بند کردے اُسے جاری کرنے کرنے والا نہیں: ۱۹۸
۵۴	سچ بولنے والے کو سچ کا معاوضہ دیگا: ۸۸۷
۵۵	سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے: ۸۰۴
۵۶	سے آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر چیز اوجھل نہیں: ۴۶۵
۵۷	سے ڈرو اور کسی سے نہ ڈرو: ۷۶۱
۵۸	سے جو ڈرے گا اُس کے لئے مخلصی کی کوئی صورت پیدا کردیگا: ۹۹۸
۵۹	سے سچی محبت کرتے ہو تو حضور ﷺ کی پیروی کرو: ۸۴۱
۶۰	سے ڈرو اور بات کہو تو سیدھی اور پختہ وہ تمہارے اعمال سنوار دے گا: ۹۰۰
۶۱	سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا: ۷۷
۶۲	شہادت دیتا ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں نیز ملائکہ اور اصحاب علم بھی شہادت دیتے ہیں: ۸۳۶
۶۳	ظالموں کو توفیق ہدایت نہیں دیتا: ۱۱۵۲
۶۴	ظلم اور ناانصافی سے ایسی حالت میں بستیوں کو تباہ کرنا نہیں چاہتا کہ وہاں کے رہنے والے بے خبر ہوں: ۴۳۳
۶۵	عرش کا مالک ہے: ۸۹
۶۶	فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا: ۱۱۰۱
۶۷	فرمائے گا کہ زمین پر تم کتنے سال رہے وہ کہیں گے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے: ۴۵۹
۶۸	کا عرش پانی پر تھا: ۳۴۱
۶۹	کا وعدہ عمل میں آکر رہے گا: ۴۶-۴۷
۷۰	کا کوئی ہمسر نہیں: ۷۰
۷۱	کا قیامت کے دن کا اندازہ پچاس ہزار برس کا ہے: ۶۷۹
۷۲	کا شکر کرتے رہو اور جو شکر گزار ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی نفع کیلئے شکر گزار ہوتا ہے: ۴۵۸
۷۳	کا حکم یکبارگی ایسا ہوتا ہے جیسے آنکھ جھپکنا: ۱۱۲
۷۴	کا پیغمبروں سے عہد لینا: ۸۵۳-۸۸۲
۷۵	کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں: ۱۰۷۶
۷۶	کا پہلا گھر مکہ میں ہے: ۸۵۶
۷۷	کا حضرت موسیٰ سے کلام کرنا: ۱۵۵
۷۸	کا تخت حکومت آسمان اور زمین پر چھایا ہوا ہے: ۷۹۵
۷۹	کافروں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا: ۱۱۳۰
۸۰	کسی انسان پر اُسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا: ۸۰۸
۸۱	کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا: ۹۱۹
۸۲	کسی کو اپنے حکم میں شریک نہیں کرتا: ۵۷۵
۸۳	کن کی دُعا قبول فرماتا ہے: ۵۲۳
۸۴	کو دن دیکھے ڈرنے والوں کیلئے بخشش اور اجر عظیم ہوگا: ۶۷۱
۸۵	کو مصیبت کے وقت پکارتے ہو جب نجات دیتا ہے بھول جاتے ہو: ۴۱۶
۸۶	کو اگر آزمائش مقصود نہ ہوتی تو اُسکو الگ ہی اُمت بنا دیتا: ۱۰۹۷
۸۷	کا بیٹا بنانے کی تردید: ۴۷۷
۸۸	کی راہ میں لڑنے والوں کیلئے اجر عظیم ہے: ۹۲۷

Marfat.com

۸۹	کی گرفت یقیناً بڑی سخت ہے: ۸۹
۹۰	کی راہ میں خرچ کرنا ایسی تجارت ہے جس میں کوئی خسارہ نہیں: ۲۰۳
۹۱	کی رحمت کیسے لوگوں کے لئے: ۱۳۶
۹۲	کی رحمت کے وہی لوگ مستحق ہیں جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں: ۱۵۸
۹۳	کی باتوں کو لکھنے کیلئے سمندر سیاہی بن جائے پھر بھی تمام نہ ہو: ۵۹۰
۹۴	کی آزمائش کی صورت میں کیا کرنا چاہیے: ۷۶۲
۹۵	کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی یہی تو بڑی کامیابی ہے: ۳۳۰
۹۶	کی حلال قرار دی ہوئی چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ: ۱۱۰۸
۹۷	کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو: ۱۰۸۱
۹۸	کی راہ میں مظلوموں کی حمایت میں جہاد کرنا چاہیے: ۹۲۷_۹۲۸
۹۹	کی نہ دوستی کو ملنا لازمی ہے: ۷۰۱
۱۰۰	کی نشانیاں: ۳۰۴_۴۱۰_۴۸۶_۷۶۴،
۱۰۱	کی شان مگن فیکون: ۱۸۵_۵۹۹_۷۵۱، ۸۴۴
۱۰۲	کی پکڑ ایسے طریقے سے ہے کہ انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا: ۴۱
۱۰۳	کی نافرمانی سے عذاب آتا ہے: ۴۱۲
۱۰۴	کی نعمتیں: ۸۳_۵۹۱، ۶۰۷_۶۸۳_۶۸۴
۱۰۵	کی حاکمیت: ۲۷۰_۲۷۱_۴۸۶_۵۲۰_۶۱۰_۶۹۳، ۸۷۷_۹۸۴_۱۰۳۰
۱۰۶	کی مہلت: ۳۱۸_۴۴۲_۶۶۵_۱۱۳۵
۱۰۷	کی باتیں سچی اور انصاف میں پوری ہیں: ۴۲۸
۱۰۸	کی باتوں کی وسعت: ۴۶۱
۱۰۹	کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم: ۷۹۵
۱۱۰	کی راہ میں بہترین مال دینا چاہیے: ۸۰۱_۸۰۲_۸۵۵
۱۱۱	کی رحمت سے کبھی ناامید نہیں ہونا چاہیے: ۴۸۷
۱۱۲	کی راہ میں کتنا خرچ کرنا چاہیے: ۷۸۱
۱۱۳	کی نافرمانی کی پاداش میں بنی اسرائیل چالیس برس تک جنگلوں میں بھٹکتے رہے: ۱۰۹۰(ٹرتھ ۱۰۰)
۱۱۴	کی نعمتوں کی گنتی ناممکن ہے: ۵۹۴
۱۱۵	کی راہ میں ناقص اور ناپاک چیزیں دینے کا ارادہ نہ کرو: ۸۰۲
۱۱۶	کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور باہمی اختلاف سے بچو: ۸۵۸
۱۱۷	کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے وہ پورا پورا تمہیں دے دیا جائے گا: ۸۲۵
۱۱۸	کی مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ پر، یوم آخرت پر ایمان رکھیں اور نمازوں کی پابندی کریں: ۱۱۲۵
۱۱۹	کی شان اُس سے بہت اعلیٰ وارفع ہے کہ اُسکی کوئی بیوی یا بیٹا ہے: ۱۷۳
۱۲۰	کے سوا کوئی معبود نہیں: ۱۰۰۹

Marfat.com

۱۲۱	کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو : ۵۵۸
۱۲۲	کے پاس نہ قربانی کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون
۱۲۳	بلکہ پرہیزگاری پہنچتی ہے : ۱۰۳۴
۱۲۴	کے ہاں ہر چیز کے خزانے کے خزانے ہیں : ۳۹۳
۱۲۵	کے نزدیک ایک روز دُنیاوی گنتی کے مطابق ایک ہزار برس کا ہوتا ہے : ۱۰۳۵
۱۲۶	کے نزدیک سب سے عزت والا کون : ۱۰۵۵
۱۲۷	کے ذمہ رزق ہے : ۳۴۱_۵۶۶
۱۲۸	کے فرشتے مسلمانوں پر رحمت بھیجتے ہیں : ۸۹۳
۱۲۹	کے انام : ۱۰۳۵
۱۳۰	کے سیدھے راستے پر قائم رہو : ۶۹۸
۱۳۱	کے ساتھ جو شریک ٹھہرائے اُس پر جنت قطعی حرام ہے : ۱۱۰۴
۱۳۲	کے حضور میں عاجزی اور ادب سے کھڑے ہوا کرو : ۷۸۹
۱۳۳	کے عہد کی بازپرس کی جائے گی : ۸۸۵
۱۳۴	کے رسول ﷺ اور اُس نور پر جو نازل کیا ہے ایمان لاؤ : ۱۰۶۱
۱۳۵	کے دیئے ہوئے مال کو موت سے پہلے اُسکی راہ میں خرچ کرو : ۱۰۴۴
۱۳۶	کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غم کھائیں گے : ۳۳۰
۱۳۷	لوگوں کو گناہ کے سب پکڑے اور کسی کو نہ چھوڑے مگر مہلت دیتا ہے : ۶۰۳
۱۳۸	لکھ چکا ہے کہ میں اور میرا رُسول غالب رہیں گے فقہ بڑا طاقتور اور غالب ہے : ۱۰۵۰
۱۳۹	مکر کی سزا بہت جلد دیا کرتا ہے یاد رکھو ہمارے فرشتے حیلہ سازیوں کو لکھتے جاتے ہیں : ۳۲۰
۱۴۰	متکبروں کو یقیناً پسند نہیں کرتا : ۵۹۵
۱۴۱	مومنوں کا دوست ہے : ۳۳۰_۷۹۵، ۱۰۹۹
۱۴۲	نہ کسی کی اولاد ہے نہ کوئی اُسکی اولاد : ۷۷
۱۴۳	نافرمان اور بدکار لوگوں کو ہدایت نہیں دکھایا کرتا : ۱۰۶۵
۱۴۴	نہی کیوں بھیجتا ہے : ۲۳۴_۲۸۲
۱۴۵	نے انسان کو بہترین اسلوب پر بنایا ہے پھر اُسکو نچلے سے نچلے طبقے والوں میں لوٹا دیا پھر جو ایمان لائے اور نیکیاں کرتے رہے تو اُن کیلئے ایسا اجر ہوگا جو کبھی ختم نہ ہوگا : ۹۱
۱۴۶	نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں سے نیک عمل کرتا ہے وہ بڑا زبردست بخشنے والا ہے : ۶۷۰
۱۴۷	نے سب کو احاطہ کر رکھا ہے اور اُنکی پوری پوری گنتی کر رکھی ہے : ۲۱۸
۱۴۸	نے واقعی ایمان والوں پر احسان کیا جب اُنمیں میں ایک رسول بھیجا جو اُنکو احکام سناتا ہے : ۸۷۱
۱۴۹	نے نبیوں سے عہد لیا کہ میں جو تمہیں کتاب و حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اُن چیزوں کی جو تمہارے پاس ہیں تصدیق کرے تو تم ضرور اُس پر ایمان لاؤ : ۸۵۳

Marfat.com

۱۵۰	نے تجھے دے رکھا ہے اس میں دار آخرت کیلئے بھی جستجو کر اور دُنیا میں تیرا حصہ ہے اُسکو بھی فراموش نہ کر : ۲۸۸
۱۵۱	نے انسان کو زمین پر اپنا جانشین بنایا: ۴۳۲
۱۵۲	نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر اُسکا اندازہ مقرر کیا : ۱۸۶
۱۵۳	نے سات آسمان اوپر تلے بنائے تو خدا کی صنعت میں کوئی نقص نہیں دیکھے گا : ۶۷۰
۱۵۴	نے زمین کو مخلوق کے واسطے بچھایا: ۹۸۸
۱۵۵	نے دو سمندروں کو اس طرح ملا دیا کہ ملتے ہیں دونوں کے درمیان صرف ایک پردہ ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے : ۹۸۹
۱۵۶	نے قریب کے آسمانوں کو چراغوں سے سجا رکھا ہے اور اُن کو شیطان کے مارنے کا ذریعہ بنایا ہے : ۶۷۰
۱۵۷	نے من وسلوا نازل کیا : ۱۶۰
۱۵۸	نے زیتون کے درخت کو تیل اور سالن کے لئے طور سینا پیدا کیا : ۶۳۸ ۔ ۶۳۹
۱۵۹	نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر عرش پر قائم ہوا :۱۳۶
۱۶۰	نے انسان کو دو آنکھیں زبان اور ہونٹ دیکر دونوں راستے دکھا دیئے : ۱۰۶
۱۶۱	نے ہر چیز کی دو دو قسمیں بنائیں : ۱۸۰ ۔ ۵۶۶ ۔ ۹۷۶
۱۶۲	نے ستاروں کو جنگلوں اور دریاؤں وسمندروں کو تاریکیوں میں راستے معلوم کرنے کے لئے بنایا : ۴۲۴ ۔ ۵۹۴
۱۶۳	نے قرآن کو اپنے علم سے نازل فرمایا : ۹۵۴
۱۶۴	نے آسمان اور زمین کی تمام مخلوق کو تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں : ۴۶۰
۱۶۵	نے بھی کتاب اور ترازو نے عدل نازل کی : ۵۲۱
۱۶۶	نے ایک مقام سے دوسرے مقام تک جانے کے لئے نہریں، راستے، زمینی راستے اور ستارے بنا دیئے : ۵۹۳ ۔ ۵۹۴
۱۶۷	نے بعض کو بعض پر روزی کے معاملہ میں فضیلت دے رکھی ہے : ۶۰۶
۱۶۸	نے تم ہی میں سے عورتیں پیدا کیں تا کہ تم ان کے ہاں آرام محسوس کرو : ۶۹۶
۱۶۹	نے قوم عاد کو تباہ کرنے کے لئے آٹھ دن اور سات رات تیز آندھی کی جاری رکھا : ۶۷۵
۱۷۰	نے قرآن مجید نازل فرمایا : ۱۷۷
۱۷۱	نے کن چیزوں کی قسمیں اُٹھائیں : ۴۰ ۔ ۵۲ ۔ ۵۷ ۔ ۶۰ ۔ ۷۱ ۔ ۲۴ ۔ ۶۷ ۔ ۶۸ ۔ ۷۸ ۔ ۸۶ ۔ ۸۸ ۔ ۹۱ ۔ ۹۳ ۔ ۹۸ ۔ ۱۰۱ ۔ ۱۰۶ ۔ ۱۰۸ ۔ ۱۱۳ ۔ ۱۷۷ ۔ ۲۳۹ ۔ ۳۹۸ ۔ ۴۴۳ ۔ ۵۲۰ ۔ ۵۴۳ ۔ ۵۶۱ ۔ ۵۶۲ ۔ ۶۶۶ ۔ ۶۷۸ ۔ ۶۸۲ ۔ ۶۸۶ ۔ ۶۹۱
۱۷۲	نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے : ۸۸۱
۱۷۳	نے کہا تھا اے عیسیٰ میں تمہیں بزرگی بخشنے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں : ۸۴۷
۱۷۴	نے حضور ﷺ کو نبوت کا اعلان کر دینے کا حکم دیا : ۵۰
۱۷۵	نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ اپنی حالت خود نہ بدل دیں : ۸۲۳
۱۷۶	نیک کام کرنے والوں کو یقیناً محبوب رکھتا ہے : ۱۰۸۶

Marfat.com

۱۷۷	نیکی کا اجر اپنی طرف سے بڑھ کر دیتا ہے : ۹۱۹-۹۵۶
۱۷۸	واحد ہے : ۴۷۷
۱۷۹	وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں آرام پاؤ اور دن دیکھنے کے لئے بنایا : ۵۰۳
۱۸۰	وہ قادر مطلق ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے پھر ہوائیں بادل کو اُبھارتی ہیں پھر اُسکو اسے شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں جو خشک سالی کی وجہ سے مردہ پڑا ہو : ۱۹۹
۱۸۱	وہ ہے جس نے تم کو مٹی سے پھر پانی کے ایک صاف اور مصفّٰی قطرے سے پیدا کیا پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا : ۱۹۹
۱۸۲	وہ ذات اقدس ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہیں کی طرح زمین بھی اُن میں خدا کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے تا کہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے : ۱۰۰۱
۱۸۳	وہ ہے جس نے سمندر کو تمہارے قابو میں کر دیا تا کہ کشتیاں اُسکے حکم سے اُس میں چلیں : ۵۴۹
۱۸۴	ہر شخص کی آزمائش کرتا ہے : ۹۷۳
۱۸۵	ہر بندہ کی توبہ سننے والا ہے : ۱۱۶۳
۱۸۶	ہر ایک پوشیدہ سے پوشیدہ بات کو بھی جانتا ہے : ۱۱۳۵
۱۸۷	ہر بات کو دیکھتا اور جانتا ہے : ۸۹۶
۱۸۸	ہی رات اور دن کا ٹھیک انداز رکھتا ہے : ۴۸
۱۸۹	ہی ساری کائنات کا خالق و کارساز ہے : ۲۶۸-۲۶۹
۱۹۰	ہی ہے جو انسان اور نباتات کی پیدائش پر پوری قدرت رکھتا ہے : ۱۰۳۸
۱۹۱	ہی کے اوپر مومن لوگ توکل کرتے ہیں : ۱۰۶۳
۱۹۲	ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے اس بات میں سوجھ بوجھ رکھنے والوں کے لئے بڑی عبرت ہے : ۱۰۲۱
۱۹۳	ہی کے بھروسہ پر کام کرنا چاہیے : ۸۷۱
۱۹۴	ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اُسکو دوبارہ پیدا کرے گا : ۶۹۴-۶۹۵
۱۹۵	ہے جو رحم مادر میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورتیں بنا دیتا ہے : ۸۳۱
۱۹۶	یقیناً تو یہ اُن لوگوں کی قبول کرتا ہے جو بُرا کام نادانی سے کر بیٹھیں : ۹۱۳
۱۹۷	ابابیل کا لشکر اصحاب فیل کو تباہ کرنے آیا : ۷۲۰-۷۳۰
۱۹۸	آباؤ اجداد کے فرسودہ رسم و رواج : ۱۲۹-۲۴۷-۳۳۲
۱۹۹	ابوجہل کی مذمت کا ذکر : ۳۸-۳۹
۲۰۰	ابلیس اور حضرت آدمؑ کی پیدائش : ۱۲۶-۱۲۷
۲۰۱	ابلیس جنوں میں سے تھا : ۵۸۰
۲۰۲	آپ ﷺ سے پہلے ہم نے کسی بشر کو ہمیشگی نہیں بخشی : ۶۳۷
۲۰۳	آپ ﷺ یتیم تھے اللہ نے آپ ﷺ کی خبر گیری کا انتظام کیا : ۶۴
۲۰۴	آپ ﷺ نادار تھے اللہ نے آپ ﷺ کو مال دار بنایا : ۶۴-۶۵
۲۰۵	آپ ﷺ کو شرح صدر عطا کیا گیا : ۶۶
۲۰۶	آپ ﷺ کو ذکر عطا کیا گیا : ۶۹
۲۰۷	آپ ﷺ سے وہ بوجھ اُتار دیا گیا جو کمر توڑے ڈالتا تھا : ۶۶

Marfat.com

۲۰۸	اپنے پروردگار کی طرف لپکو اور جنت کی طرف جو زمین اور آسمان کی وسعت رکھتی ہے جو پرہیزگاروں کے لئے تیار ہے : ۸۶۴
۲۰۹	آپ ﷺ کا فرض پہنچا دینا اور ہمارا کام حساب لینا ہے : ۹۸۷
۲۱۰	اپنے قریبی رشتہ داروں کو انفرادی سے ڈراؤ : ۲۵۶
۲۱۱	اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور نجاست سے دور رہو : ۵۰
۲۱۲	اپنے میں سے دو کو گواہ کر لیا کرو اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں کافی ہیں ۸۰۶
۲۱۳	اپنے گناہ کو دوسروں کے ذمہ نہ لگاؤ : ۹۳۹
۲۱۴	اپنے رویے میں غرور سے اجتناب کرو : ۴۵۹
۲۱۵	اپنے گھروں میں داخل ہونے پر گھر والوں کو سلام کرو : ۱۰۲۵
۲۱۶	اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے : ۲۳۳
۲۱۷	اپنے اہل و عیال کو طیب سے راحت حاصل کرنے کی دعا کرنی چاہیے : ۱۹۶
۲۱۸	آپس میں تنازعہ نہ کرو ورنہ تمہارے پاؤں پھسل جائینگے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی : ۸۲۱
۲۱۹	آپس میں تعلقات : ۵۴۹_۵۵۰_ ۱۰۰۵_۱۰۰۶_۱۰۱۵_۱۰۱۶
۲۲۰	اتباع رسول کرنے والوں کے گناہ اللہ معاف فرمادیں گے : ۸۴۱
۲۲۱	اقامت صلوٰۃ : ۴۳۳
۲۲۲	آثار قدیمہ سے نصیحت اور عبرت حاصل کرنی چاہیے : ۶۹۳
۲۲۳	آخم : ۱۳۱_۲۵۶_۴۲۶_۵۴۸_۹۳۹_ ۱۰۸۱
۲۲۴	اجر : ۳۷۸_۳۷۹_۵۰۸_۶۰۰_ ۷۳۷
۲۲۵	اچھوں کے صدقے بروں پر عذاب نہیں آتا : ۵۶۳_۵۶۴_۸۱۷_۱۰۳۳_ ۱۰۷۷
۲۲۶	احسان : ۴۸۸_۵۰۳_۷۳۳_۹۹۳_ ۱۰۸۵
۲۲۷	احکام الٰہی ایک امانت ہے : ۹۰۰
۲۲۸	اختیار کل مختار کل : ۸۰۸_۸۳۱_ ۸۶۳_ ۹۴۳
۲۲۹	اختلافات ذوجین : ۹۱۳_۹۱۸_ ۹۱۹_
۲۳۰	آخرت کے عذاب کا قانون : ۵۶۶
۲۳۱	آخرت میں ہر انسان کا نامہ اعمال پیش ہوگا : ۴۸۹_۴۹۰
۲۳۲	آخرت میں مومنین کا استقبال سلام سے ہوگا : ۸۹۳
۲۳۳	آخرت میں کس چیز کی بازپرس ہوگی ہے : ۱۲۵
۲۳۴	آخرت میں عدالت کس طرح ہوگی : ۱۲۵
۲۳۵	اخلاص : ۴۷۹_۵۰۳_ ۷۹۳_
۲۳۶	اخلاق نبی ﷺ : ۸۷۱_ ۱۱۶۱_
۲۳۷	اخلاق : ۳۰۴_۵۴۳_ ۶۱۱_ ۷۳۰_ ۹۳۰_
۲۳۸	آداب گفتگو : ۴۵۹_ ۷۴۲_
۲۳۹	آداب مجلس : ۸۹۶_۱۰۱۶_ ۱۰۴۷_
۲۴۰	اذان : ۱۰۷۰_ ۱۱۰۱_
۲۴۱	ارکان دولت : ۹۶_۹۷_ ۱۱۳۰_
۲۴۲	ارتداد کی سزا : ۱۱۲۲
۲۴۳	ازواج پاک بھی اہل بیت ہیں : ۸۸۸
۲۴۴	آزادی فکر و مذہب : ۷۹۵_ ۱۰۴۱_
۲۴۵	استہزاء و عیب : ۴۱۴
۲۴۶	اسراف : ۳۱۸_۳۳۵_ ۵۴۵_

Marfat.com

۲۴۷ اسلام کا پھیلانا : ۱۰۶۵

۲۴۸ اسلامی طرز حیات کا اجراء : ۸۵۹_۱۰۳۵

۲۴۹ استغفار کا حکم : ۳۴۹_۳۴۰_۳۵۲_۳۵۵_۳۶۰_۵۰۱_۵۰۸

۲۵۰ اسیرانِ جنگ : ۸۲۶_۸۲۸

۲۵۱ اسمائے باری تعالیٰ

اللہ ۴۵۲ المؤمن ۶۶۷ احد ۷۶
باری ۱۰۰۹ بصیر ۵۵۹ تواب ۱۰۵۴
جبار ۱۰۰۹ حسیب ۸۹۱ حفیظ ۴۶۸
حق ۱۰۱۵ حکیم ۱۰۷۲ حمید ۹۶۴
حی وقیوم ۲۳۱ خالق ۱۰۰۹ خبیر ۱۰۷۴
ذوالجلال والاکرام ۹۹۰ رازق ۵۶۶
رحیم ۱۰۴۷ رقیب ۸۹۴ رافع ۴۹۲
رحمان ۹۸۸ رؤف ۹۵۹ سلام ۱۰۰۹
سمیع ۱۰۵۱ شکور ۱۰۶۳ حمد ۷۷
عزیز ۱۰۷۲ علی ۴۷۰ علیم ۱۰۷۲
غفور ۱۰۴۵ غفار ۱۲۲ غفو
غنی ۹۷۲ قدوس ۱۰۰۹ قدیر ۱۰۷۷
قوی ۹۶۴ قہار ۳۷۵ کبیر ۹۷۸
کریم ۲۶۴ لطیف ۶۷۱ متکبر ۱۰۰۹
متین ۵۶۶ متعالی ۹۷۸ مجید ۳۵۷ مصور ۱۰۰۹
مقتدر ۱۱۲ ملک ۱۰۶۱ ملیک ۱۱۳
مومن ۱۰۰۹ مہیمن ۱۰۰۹ واسع ۱۰۱۶
واحد ۳۷۵ وزود ۳۶۰ وکیل ۶۸۸ ولی ۵۱۹
وہاب ۱۱۸

۲۵۲ اُن باتوں کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو : ۳۰۰

۲۵۳ اُس مال میں سے جس کا اُس نے تم کو جانشین بنایا ہے اُسکی راہ میں خرچ کرو : ۹۵۹

۲۵۴ اُس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اُسکی ایک مقرر قرار دائی : ۵۸_۸۳

۲۵۵ اُس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تا کہ آزمائے کہ کون تم میں سے نیک عمل کرتا ہے : ۶۷۰

۲۵۶ اُس نے تمہیں میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے اور چوپاؤں میں سے بھی جوڑے بنائے : ۵۲۰

۲۵۷ اُس کی نشانیوں میں سے ہیں آسمان کا اور زمین کا پیدا کرنا اور جانوروں کا جو اُس نے اُن میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ اُنکے جمع کرنے پر قادر ہے : ۵۲۴

۲۵۸ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قرآن وہ راستہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے : ۲۹۲

۲۵۹ اُس نے تمہیں میں سے تمہاری عورتیں پیدا کیں تا کہ تم اُن کے پاس آرام محسوس کرو : ۶۹۶

۲۶۰ اُس دن (قیامت) تم کو پیش کیا جائیگا تمہارا کوئی راز اُس سے چھپا نہیں رہیگا : ۶۷۶

۲۶۱ اُس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرے اُسے کہدے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے : ۱۸۵

۲۶۲ اُسی نے آسمانوں کو بلند کیا اور ترازو بنائی تا کہ تم تولنے میں حد سے تجاوز نہ کرو : ۹۸۸

۲۶۳ اُسی کو پکارنا سچا پکارنا ہے اور وہ لوگ جو اُسکے سوا پکارتے ہیں کچھ نہیں سنتے : ۹۷۸

۲۶۴ اسلام میں جبر نہیں : ۷۹۵

۲۶۵ اسلام اللہ کا نور ہے یہ پھونکوں سے نہیں بجھایا جاسکتا : ۱۰۶۵

۲۶۶ آسمان زمین اور سبزہ زار طرح طرح کی نشانیاں ہیں : ۹۷۵_۹۷۶

۲۶۷ آسمان اور زمین میں کوئی مخفی چیز ایسی نہیں جو کتاب واضح میں نہ لکھی ہو : ۲۷۰

۲۶۸ آسمان میں تمہاری روزی ہے اور وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے : ۵۶۲

۲۶۹ آسمان میں دروازے اور راستے ہیں : ۳۹۱

۲۷۰ آسمان کو بغیر ستون کے بنایا : ۴۵۷

۲۷۱ آسمانوں کی اور زمین کی کنجیاں اُسکے پاس ہیں وہ جس کا رزق چاہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہے تنگ کر دیتا ہے : ۵۲۰

Marfat.com

۲۷۳	آسمانوں اور زمین کے رازہائے بستہ سب کے سب اللہ ہی کے لئے ہیں	۶۰۷
۲۷۴	آسمانوں کی حفاظت	۳۹۳
۲۷۵	آسمانی کتابیں ۵۹۔۳۰۴۔۳۲۴۔۸۳۱۔ ۱۰۹۶۔۱۱۰۴۔۱۱۵۵	
۲۷۶	اصل نبوت میں انبیاء برابر ہیں	۹۵۰
۲۷۷	اصل اشیاء میں اباحت ہے ۱۳۱۔۳۲۸۔ ۴۳۶۔۴۳۷۔۱۰۵۷۔۱۱۰۸	
۲۷۸	اصحاب الحجر	۳۹۹
۲۷۹	اصحاب الرّس	۱۰۱
۲۸۰	اصحاب کہف کا واقعہ	۵۷۰تا۵۷۶
۲۸۱	اصحاب الاخدود	۸۸
۲۸۲	اصحاب مطففین ۷۵۲۔۸۱۰۔۸۶۸۔۱۰۰۵۔ ۱۰۵۱۔۱۱۵۱۔۱۱۵۶	
۲۸۳	اصحاب ایکہ اور حضرت شعیب علیہ السلام ۲۵۴۔ ۷۱۰	
۲۸۴	اصحاب القریہ کا قصہ	۱۷۸
۲۸۵	اصول تجارت ۳۶۰۔۴۳۹۔۷۱۸۔۸۰۶۔ ۹۱۷۔ ۹۸۸	
۲۸۶	اصول حکمرانی	۸۷۱۔۹۲۴
۲۸۷	اطاعت امیر	۹۲۴
۲۸۸	اطمعہ کی چوری کا واقعہ	۹۳۹۔۹۴۰
۲۸۹	اطاعت رسول ﷺ ۸۱۵۔۸۳۱۔۹۲۵۔ ۹۲۶۔۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔	
۲۹۰	اطمینان قلب	۷۹۷۔۹۸۳
۲۹۱	اعکاف	۷۵۴۔۷۷۱
۲۹۲	اعراف	۱۳۴۔۱۳۵
۲۹۳	اعمال کا وزن	۹۳۔۱۲۵۔۶۵۹
۲۹۴	اعمال نامہ کس طرح دیا جائیگا	۳۰۷
۲۹۵	اعمال بد سے دل کو زنگ لگ جاتا ہے	۷۱۸
۲۹۶	اعمال تولے جائیں گے زر و پھر بھی تُول لا جائیگا	۶۳۹
۲۹۷	آفرینش کے وقت نفخہ نے اپنی روح پھونک دی	۶۶۲
۲۹۸	امتیاز ۳۰۹۔۴۲۲۔۵۳۳۔۶۱۴	
۲۹۹	انگ ۱۰۱۲۔۱۰۱۳	
۳۰۰	انفاق اور دولت اور کسب حلال پسندیدہ ہیں ۷۹۱۔۸۳۶۔۸۳۹۔۱۰۲۱	
۳۰۱	انبیاء ۲۹۷۔۶۱۰۔۷۳۲۔ ۹۰۷۔۱۰۷۴	
۳۰۲	اگر تم بات پکار کر کہو تو وہ پوشیدہ باتوں کو اور مخفی رازوں کو بھی جانتا ہے ۲۱۹۔ ۲۲۰	
۳۰۳	اگر اپنے اندر ایمان نہ رکھتے ہو تو مجھ سے زیادہ ۸۷۴	
۳۰۴	اگر تمہیں افلاس کا ڈر ہو تو اللہ نے اگر چاہا وہ جلد تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دیگا ۱۱۲۸	
۳۰۵	اگر تم اللہ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرو تو وہ تم کو دوگنا دیگا ۱۰۶۳	
۳۰۶	اگر ہم کھیل تماشہ ہی بنانا چاہتے تو اپنے ہی ہاں کے بناتے ۶۳۵	
۳۰۷	اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں جھگڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو ۱۰۵۲	
۳۰۸	اگر تم اعلانیہ خیرات کرو تو بھی اچھا ہے اور اگر مخفی طور پر حاجت مندوں کو دو تو وہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے ۸۰۲	
۳۰۹	اگر تمہیں اس (کتاب) میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے شک ہو تو تم بھی ایسی ہی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بھی بلا لاؤ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو ۷۲۶	
۳۱۰	اگر ہم چاہتے تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو زمین میں تمہاری جگہ رہتے ۵۳۸	
۳۱۱	اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی سرکشی یا بے رخی کا	

Marfat.com

	اندیشہ ہو تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح اچھی چیز ہے : ۹۳۵
۳۱۲	اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں اوروں سے ممتاز کردیگا : ۸۱۷
۳۱۳	آگ : ۲۲۷، ۲۳۸، ۲۵۸، ۶۴۱، ۷۲۴، ۷۲۵، ۹۰۷، ۹۲۳، ۱۰۵۷
۳۱۴	آگے بڑھنے والے جنت کے کونسے باغ میں ہونگے : ۲۳۵
۳۱۵	الہام کے ذریعے خدا کلام کرتا ہے : ۵۲۸
۳۱۶	الہاد : ۵۵۱
۳۱۷	الزام تو اُن لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں اُن لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے : ۵۲۶
۳۱۸	ایلام : ۱۹۶، ۳۰۷، ۷۵۴
۳۱۹	امانت : ۸۰۷
۳۲۰	امانت کا وسیع مفہوم : ۸۱۶
۳۲۱	امانت لوٹا دینے کا حکم : ۹۲۴
۳۲۲	امانت کی حفاظت کرنیوالوں کے بارے میں : ۶۴۸، ۶۸۰
۳۲۳	اُمتِ مسلمہ : ۳۳۲، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱
۳۲۴	امثالِ قرآن : ۱۶۴، ۱۶۵، ۳۲۱، ۵۷۹، ۶۱۴، ۷۱۱، ۷۲۵، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۲۰، ۸۶۲، ۹۷۹، ۱۰۰۸، ۱۰۱۹
۳۲۵	امر بالمعروف ونہی عن المنکر : ۱۷۰، ۴۵۹، ۸۵۵، ۸۵۹، ۱۰۳۵
۳۲۶	امن وسلامتی : ۱۹۵، ۴۱۹، ۴۳۱، ۹۳۰
۳۲۷	امن عالم کے بنیادی اصول : ۴۲۶، ۵۳۹، ۸۴۹، ۹۰۳، ۱۰۹۲
۳۲۸	اُمہات المومنین : ۸۸۱، ۸۸۸، ۸۹۲، ۸۹۷، ۱۰۵۷
۳۲۹	امورِ خانہ داری : ۱۰۱۲، ۱۰۱۶، ۱۰۲۵
۳۳۰	امید وبیم : ۳۰۹، ۳۸۵، ۳۹۶، ۴۸۷، ۵۱۷، ۶۹۸
۳۳۱	انبیاء کی بعثت کا مقصد ۵۸۲
۳۳۲	انبیاء جنوں کے لئے بھی نبی تھے : ۵۵۹
۳۳۳	انبیاء کرام کے اسماء گرامی : ۱۲۰، ۱۳۹، ۱۴۳، ۲۰۸، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۶۱، ۳۳۲، ۳۴۶، ۳۵۷، ۳۸۵، ۴۱۸، ۴۵۰، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۷۹، ۷۳۰، ۷۳۳، ۷۵۴، ۷۵۶، ۸۴۷، ۸۹۱، ۹۵۴، ۱۰۶۵، ۱۱۲۹
۳۳۴	انبیاء کرام کو شرمسلم کہنا طریقہ کفار ہے : ۶۵۰، ۶۵۲، ۱۰۶۱
۳۳۵	انبیاء سب مرد تھے : ۳۸۹
۳۳۶	انتہا درجہ کی گمراہی : ۱۰۳۰
۳۳۷	انتقام : ۷۷۳، ۱۰۳۸
۳۳۸	اندھی تقلید اہم ترین ضلالت میں سے ہے : ۴۶۰
۳۳۹	اندرون خانہ : ۸۸۸، ۸۹۶، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵
۳۴۰	انسان اور معاشرے ختم ہو جاتے ہیں خدا باقی رہتا ہے : ۹۸۷
۳۴۱	انسان کو آزمائش کیلئے پیدا کیا گیا ہے : ۹۹۳
۳۴۲	انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ دُنیا کی چند روزہ زندگی کا سامان ہے : ۵۲۶
۳۴۳	انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے : ۸۱
۳۴۴	انسان کو فائدہ و نقصان یا مصیبت کیسے آتی ہے : ۵۲۵، ۹۳۰
۳۴۵	انسان کی فطرت میں کلونہیں ہے : ۴۶۱
۳۴۶	انسان کی عمر میں کمی بیشی اللہ کے ہاں لکھی ہوئی ہے : ۱۹۹
۳۴۷	انسان کی بیچارگی : ۷۸، ۱۰۳، ۱۶۸، ۹۲۹، ۹۹۰

Marfat.com

۳۴۸	انسان کی زبان سے نکلنے والا ہر لفظ لکھ لیا جاتا ہے : ۱۰۳
۳۴۹	انسان کی پیدائش کا قصہ : ۲۳۲_۳۹۴_۵۹۱_۶۹۴_۶۹۵
۳۵۰	انسان کی خلقت میں جلد بازی رکھی گئی ہے: ۶۳۷
۳۵۱	انسان کی تخلیق کا تذکرہ : ۸۳
۳۵۲	انسان کی فطرت: ۶۲_۸۳_۳۱۷_۳۱۸_۳۴۳_۴۷۷_۵۱۷_۵۹۱_۶۸۰
۳۵۳	انسان کے مدارج اعمال کے مطابق: ۵۵۷
۳۵۴	انسان نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا ہے: ۵۵۱
۳۵۵	انسان خواہ ہزار معذرتیں کرے اسکا ضمیر اسے خوب جانتا ہے : ۹۴
۳۵۶	انسان مال و دولت کی محبت میں بُری طرح مبتلا ہے : ۶۸
۳۵۷	انسان جس چیز کی تمنا کرتا ہے وہی اسے مل جاتی ہے : ۷۸
۳۵۸	انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا پھر جلدی ہی زندہ ہو کر نکلوں گا : ۲۱۶
۳۵۹	انسان سب سے زیادہ جھگڑنے والا ہے : ۱۸۴_۵۸۱
۳۶۰	انسان جلد باز ہے : ۲۹۴
۳۶۱	انسان بہت تنگدل ہے : ۳۱۲
۳۶۲	انسان بڑا ظالم اور ناشکرا ہے : ۱۰۳۹
۳۶۳	انسان بڑا ظالم اور نادان ہے : ۹۰۰
۳۶۴	انسان بے صبرہ پیدا کیا گیا ہے: ۶۸۰
۳۶۵	انسان اکثر مصیبت میں رہتا ہے: ۱۰۶
۳۶۶	انسان اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے جو پیٹھ اور سینے کے بیچ میں سے نکلتا ہے : ۱۰۸
۳۶۷	انسانوں کے مدارج میں تفاوت : ۳۴۴_۴۱۲_۴۲۰_۴۳۳_۴۷۷_۴۸۲_۵۰۱_۵۵۰_۵۵۷_۶۰۶_۹۵۹_۱۱۱۱
۳۶۸	انشاءاللہ کہنے کا حکم : ۵۷۴_۵۷۵
۳۶۹	انصاف الٰہی کے اصول : ۸۰_۸۱_۲۰۱_۴۳۳_۵۵۷_۵۹۷_۶۳۷_۸۰۸_۸۰۹_۹۳۹
۳۷۰	اُن عورتوں کیلئے عدت جن کو ہاتھ نہ لگایا گیا ہو : ۸۹۳
۳۷۱	اُن لوگوں کی کوئی توبہ نہیں جو بڑائیاں کرتے رہتے ہیں : ۹۱۳
۳۷۲	اُن لوگوں کے مال و دولت سے صدقہ لیجئے اُسکے ساتھ اُنکے ظاہر و باطن کو پاک کیجئے : ۱۱۵۱
۳۷۳	اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا کو بھلا دیا پھر اُس نے اُنکو اپنے آپ سے بے خبر کر دیا یہی لوگ بدکار ہیں : ۱۰۰۹
۳۷۴	اُنہوں نے ایک تجویز سوچی اور ہم نے بھی ایک تجویز سوچ لی اور اُنکو کچھ خبر نہ ہوئی : ۲۶۶
۳۷۵	انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اُسکے رسول کی مخالفت کرتا ہے اللہ سخت عذب دینے والا ہے ۸۱۴
۳۷۶	انفرادی ذمہ داری : ۵۲_۸۱_۲۰۱_۵۱۶_۵۲۵_۵۴۹_۷۰۱
۳۷۷	انقلاب : ۴۳۳_۸۲۵_۹۷۸
۳۷۸	اولاد کے حصص : ۹۱۰
۳۷۹	اولاد اور مال میں ماں باپ کا حق : ۷۶۸_۷۶۹_۷۷۹
۳۸۰	اولاد کا قتل : ۳۰۰_۴۳۳_۴۳۴

Marfat.com

۳۸۱	اولیاء اللہ : ۳۳۰_۱۰۶۹	۳۹۸	اہل مکہ کی عزت کا واقعہ : ۹۲
۳۸۲	اولیاء من دون اللہ شیطان : ۱۲۹ ۵۸۰_۶۰۳_۷۹۵	۳۹۹	آئمہ کفر : ۵۵_۲۸۰_۲۸۸_۴۸۹_ ۳۳۵_۴۱۸
۳۸۳	اونٹ کی قربانی کا طریقہ : ۱۰۳۴	۴۰۰	امام کا ائٹ پھیر : ۸۲۵
۳۸۴	ایام جاہلیت : ۴۳۳_۴۴۴_۷۷۳_۹۴۲ ۱۱۱۲	۴۰۱	ایمان والے سب بھائی بھائی ہیں : ۱۰۵۲
۳۸۵	اہل ایمان کو شہید کہا گیا ہے : ۹۶۲	۴۰۲	ایفائے عہد و نقص عہد : ۲۱۴_۳۰۰ ۶۱۰_۶۲۷
۳۸۶	اہل ایمان کے معاملہ میں فرعون کی بیوی کی مثال : ۱۰۵۹	۴۰۳	آیات قرانی کو اہل علم کے سینوں میں محفوظ کر دیا گیا : ۷۱۳
۳۸۷	اہل بیعت : ۸۸۸	۴۰۴	ایثار و قربانی : ۱۰۰۵
۳۸۸	اہل بصارت کے لئے قدرت کی نشانیاں ۲۰۰_۱۰۲۱	۴۰۵	ایذا دینا حرام ہے : ۸۹۶_۱۱۳۹
۳۸۹	اہل کتاب زیادتی کریں تو کیا کرنا چاہیے ۷۱۲_۷۱۳	۴۰۶	ایک بے مثال تجارت : ۱۱۵۵
۳۹۰	اہل کتاب : ۷۴۹_۸۴۹_۱۱۰۳_۱۱۰۴	۴۰۷	ایک تنور سے طوفان کی ابتداء : ۳۴۹
۳۹۱	اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز اُن کا کھانا حلال : ۱۰۸۲	۴۰۸	ایک وقت میں تین نئی بیعتیں کی مثال : ۱۷۸
۳۹۲	اہل کتاب میں سب کے سب مسیح پر اُس کی موت سے پہلے ضرور ایمان لائیں گے اور قیامت کے دن وہ اُن لوگوں پر گواہی دیگا ۹۵۲	۴۰۹	ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی شرائط : ۹۲۵ اے ایمان والو!
۳۹۳	اہل کتاب میں سے اُن لوگوں کے ساتھ لڑائی کرو جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں : ۱۱۲۸	۴۱۰	اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو: ۱۱۵۹
۳۹۴	اہل جنت کا لباس : ۹۹۵	۴۱۱	اپنی نیک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو : ۸۰۱_۸۰۲
۳۹۵	اہل جہنم کی غذا : ۵۶۷	۴۱۲	اپنے اقراروں کو پورا کرو : ۱۰۸۱
۳۹۶	اہل جہنم کے حق میں کوئی شفاعت کام نہ آئیگی : ۵۲	۴۱۳	اپنوں کو چھوڑ کر غیروں کو رازدان نہ بناؤ: ۸۶۰
۳۹۷	اہل جہنم کو سزا کیلئے زنجیروں میں جکڑ دیا جائیگا : ۷۷۶	۴۱۴	اُن لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ ناراض ہے : ۹۰۴
		۴۱۵	تم اللہ کے سامنے صاف دل سے توبہ کرو عجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری خطائیں معاف کر دے : ۰۵۹:
		۴۱۶	تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ جس طرح عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہے جو

Marfat.com

۴۱۶:A	اللہ کی راہ میں میری مدد کرے : ۱۰۶۷
۴۱۷	تم اپنے آپ کو اور اہل وعیال کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے : ۱۰۵۷
۴۱۸	تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جس پر تمہارا عمل نہیں : ۱۰۶۵
۴۱۹	تم اُن پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ جن کو اللہ نے حلال قرار دیے ہیں : ۱۱۰۸
۴۲۰	تمہارے لیے یہ حلال نہیں کہ تم عورتوں کو میراث سمجھ کر اُن پر زبردستی قبضہ کرلو : ۹۱۳
۴۲۱	تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کردے : ۱۰۴۴
۴۲۲	تمہاری بیویوں میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں : ۱۰۶۳
۴۲۳	تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم زمین پر گر جاتے ہو : ۱۱۳۲
۴۲۴	اپنے صدقات کو اُس شخص کی طرح احسان نہ جتانے اور دکھ پہنچانے سے ضائع نہ کرو جو اپنا مال و دولت دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے : ۸۰۰
۴۲۵	اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں بغیر اجازت داخل نہ ہو : ۱۰۱۶
۴۲۶	اُس کے آگے جھکو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو : ۱۰۴۰
۴۲۷	انصاف پر پوری طرح قائم رہو اُس حالت میں اللہ کے لیے گواہی دو اگرچہ تمہارے اپنے یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہی پڑے : ۹۴۷
۴۲۸	اکثر بدظنیوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض بدظنیاں گناہ ہیں : ۱۰۵۴
۴۲۹	اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر پسند کریں تو ان کو رفیق نہ بناؤ : ۱۱۲۵
۴۳۰	اُن لوگوں کی مانند نہ بنو جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اذیت دی : ۸۹۹
۴۳۱	اُن پاکیزہ اور حلال چیزوں میں سے جو ہم نے عطا کیں ہیں کھاؤ اور اللہ کا شکر بجالاؤ : ۷۶۶
۴۳۲	اُن لوگوں سے دوستی نہ کرو جن سے اللہ ناراض ہے : ۹۰۴
۴۳۳	جب جمعہ کے روز نماز کے واسطے اذان دی جائے تو اللہ کو یاد کرنے کے لیے دوڑو اور کاروبار چھوڑ دو : ۱۰۶۹
۴۳۴	جب تم کسی گروہ کے مقابلے میں آؤ تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو : ۸۲۱
۴۳۵	جب اُن لوگوں سے تمہارا مقابلہ ہو جائے جنہوں نے راہِ کفر اختیار کی تو اُن کو پیٹھ نہ دکھاؤ : ۸۱۴
۴۳۶	جب تم ایک دوسرے کے کان میں باتیں کرو تو گناہ و زیادتی اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی باتیں نہ کرو : ۱۰۴۷
۴۳۷	جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اُس میں سے کچھ حصہ اُس سے پہلے خرچ کرلو کہ وہ دن آجائے جس دن نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی : ۷۹۵
۴۳۸	صبر اور صلوٰۃ سے مدد لیا کرو : ۷۳۱-۷۶۲

Marfat.com

۴۳۹	کوئی جماعت دوسری جماعت سے ہنسی نہ کرے ممکن ہے کہ وہ اس سے بہتر ہو: ۱۰۵۴
۴۴۰	ایسی باتوں کے مطابق سوال نہ کرو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائے تو تمہیں بُرا گوار معلوم ہوں: ۱۱۱۲ اے پیغمبر!
۴۴۱	آپ کو تو ہم نے لوگوں کیطرف پیغام رساں بنا کر بھیجا اور آپ کے لئے اللہ کی گواہی کافی ہے: ۹۳۰
۴۴۲	آپ کیلئے اللہ اور وہ مومن جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی ہے کافی ہیں: ۸۲۵
۴۴۳	جو لوگ کفر کی راہ اختیار کریں انہیں کہہ دیجئے کہ تم بھی بہت جلد مغلوب ہو گے اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے: ۸۳۶
۴۴۴	دُعا کو سنا دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے سچی محبت ہے تو میری پیروی کرو: ۸۴۱
۴۴۵	لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہو گا آپ کہہ دیجئے کہ اُس کا علم میرے رب ہی کے پاس ہے وہی اُسکو وقت پر ظاہر کرے گا: ۱۶۸
۴۴۶	لوگ آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں تو اُن سے کہہ دیجئے کہ میرا رب اُن کو بالکل اڑا کر بکھیر دیگا سو اُنکو ہموار میدان بنا دے گا: ۲۳۰
۴۴۷	ہم آپ کے منہ کا آسمان کی طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں پس یقیناً آپ کو ہم اُس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں: ۷۵۹ اے لوگو!
۴۴۸	اپنے اُس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور سب کو تم سے پہلے پیدا کیا تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ: ۷۲۶
۴۴۹	اپنے رب سے ڈرو اور اُس دن سے ڈرو جب باپ اپنے بیٹے کے کام نہ آسکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کام آسکے گا: ۴۶۳
۴۵۰	اپنے اُس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی سے اُسکا جوڑا پیدا کیا اور اُن دونوں کی نسل سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں: ۹۰۶
۴۵۱	تم سب اللہ کے محتاج ہو وہ سب سے بے نیاز ستودہ صفات ہے: ۲۰۱
۴۵۲	تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حجت آچکی اور ہم نے تمہاری طرف جگمگاتا ہوا نور بھیجا ہے: ۹۵۶ اے مسلمانو!
۴۵۳	اللہ سے ڈرو اور اگر تمہیں ندا پر ایمان ہے تو جس قدر سود باقی ہے اُسے چھوڑ دو: ۸۰۴۔۸۰۵
۴۵۴	تم سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو: ۸۶۴
۴۵۵	تم روزے اُسی طرح فرض کئے گئے جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے: ۷۷۰
۴۵۶	جب کبھی تم ایک دوسرے کے ساتھ مقررہ معیاد کیلئے لین دین کا معاملہ کرو تو اُسے لکھ لیا کرو: ۸۰۶
۴۵۷	مقتول کا بدلہ لینا تم پر فرض کیا گیا ہے: ۶۸۷
۴۵۸	نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو

Marfat.com

تاکہ تم پر رحم کیا جائے : ۱۰۲۳	
اے نبی!	
جب تم لوگ عورتوں کا طلاق دے دو تو اُن	۴۵۹
کو عدت کے شروع میں طلاق دو : ۹۹۸	
کی بیویوں تم میں سے جو کھلی ہوئی ناشائستہ	۴۶۰
حرکت کی مرتکب ہوگی اُس کو دگنی سزا دی	
جائے گی : ۸۸۸	
ہم نے آپ کے لیے وہ بیویاں حلال کردی	۴۶۱
جن کے مہر آپ نے ادا کردیئے ہیں : ۸۹۳	
ہم نے آپ کو خوشخبری دینے اور ڈرانے والا بنا	۴۶۲
کر بھیجا ہے : ۱۰۷۲	
ایران دارا اگر ۲۰ ہوتو ۲۰۰ پر غالب آئیں گے	۴۶۳
اگر ایک سو ہوں تو ایک ہزار پر غالب آئیں	
گے : ۸۲۶	
اتصال ثواب حق ہے : ۱۱۴۹	۴۶۴
ایک قطرہ آب سے اُس نے اُسے پیدا کیا	۴۶۵
پھر اُس کی ہر چیز کا اندازہ باندھ دیا پھر اُسکی	
راہ آسان کردی : ۸۳	
ایک گاؤں کا واقعہ : ۶۱۴_۶۱۵	۴۶۶
اے عقلمند: قصاص میں تمہارے لیے زندگی	۴۶۷
ہے : ۷۶۸	
اے اولاد آدم ہم نے تمہارے لیے لباس	۴۶۸
اُتارا جو تمہاری شرم کی چیزوں کو چھپائے اور	
باعث زینت بھی ہو اور پرہیزگاری کا لباس	
بہت بہتر ہے : ۱۳۰	
اے رسول! آپ کے رب کی جانب سے	۴۶۹
آپ پر جو کچھ نازل ہوا ہے اُسے لوگوں تک	

پہنچا دیجئے : ۱۱۰۳	
اے موسیٰ! میں تمہارا رب ہوں سو اپنی جوتیاں	۴۷۰
اتار دو تم یہاں طویٰ کی مقدس وادی میں ہو	
اور میں نے تمہیں منتخب کیا ہے : ۲۲۰	
اے اہل بیت! تم پر اللہ کی رحمت اور اُسکی	۴۷۱
برکتیں ہیں : ۳۵۷	
اطاء : ۷۸۴	۴۷۲
بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر	۴۷۳
حق و باطل میں تمیز کرنے والا قرآن بھیجا تاکہ	
تمام کائنات انسان، آبوده گاه کرے : ۱۸۶	
بارش کبھی ہمارے حکم سے آتی ہے اور زمین کے	۴۷۴
خزانوں میں وہ پانی ہر سمی جمع کرتے ہیں جو	
تمہاری جان ہے : ۲۳۹	
بارش: ۵۲۳_۵۲۴_۷۶۴_۹۳۷	۴۷۵
باران رحمت سے اُسکی مشابہت : ۹۷۹	۴۷۶
بادل: ۱۳۶_۱۹۹_۷۰۱_۷۶۴_۹۷۸_۱۰۲۱	۴۷۷
باغ والوں کا قصہ : ۳۱_۵۷۷_۵۷۸	۴۷۸
باطل کے مٹنے کا اعلان : ۳۰۹_۴۷۵	۴۷۹
باطل کی ہر دلی کفر ہے : ۹۱۷	۴۸۰
بائیں ہاتھ والے کہاں ہوں گے : ۲۲۷	۴۸۱
باہمی صلاح و مشورہ : ۸۷۱	۴۸۲
بھائی چارہ : ۷۸۱_۸۵۸_۸۸۱_ ۱۱۲۲_۱۰۵۲	۴۸۳
بُت پرستی: ۲۲۷_۴۱۸_۶۳۰_۶۴۰_ ۶۴۱_ ۱۰۳۳	۴۸۴
بُت پرستی تو پیمان تراشا ہے : ۷۰۷	۴۸۵
بُت و بُت پرست ایک کبھی نہیں ہو سکتے : ۱۰۴۰	۴۸۶

Marfat.com

۴۸۷	بتوں کے نام پر چھوڑا گیا جانور حلال ہے اگر اللہ کے نام پر ذبح ہو جائے : ۶۱۴
۴۸۸	بتوں کے نام : ۷۸_۶۱۹
۴۸۹	بجلی : ۶۹۶_۷۲۵_۷۳۳_۹۷۸
۴۹۰	بچپن : ۵۰۳_۱۰۲۴
۴۹۱	بچے کو دودھ پلانے کی مُدت : ۴۵۸_۵۵۶_۷۸۷_۹۹۹
۴۹۲	بچے پالنے والی عورت کا معاوضہ : ۷۸۷
۴۹۳	بحریات : ۱۹۴_۲۰۰_۲۶۸_۴۶۳_۵۴۹_۹۸۹
۴۹۴	بخل وحرص تو ہر نفس میں موجود ہے : ۹۴۵
۴۹۵	بخل کرنے والا اپنے آپ ہی سے بخل کرتا ہیں : ۹۷۴
۴۹۶	بخل کی مذمت : ۹۶۴
۴۹۷	بخل اور اکتناز کی مذمت : ۶۰_۹۶_۹۷_۶۷۶_۶۸۰_۸۷۵_۹۱۹_۱۱۳۰
۴۹۸	بخل سے مت کام لو : ۹۱۹
۴۹۹	بداعمال آدمی کی مخالفت : ۴۰_۴۱
۵۰۰	بدعت : ۹۶۵_۹۶۶
۵۰۱	بدعہد قوموں سے سلوک : ۸۲۳
۵۰۲	بدگمانی : ۴۲۸_۴۳۷_۱۰۷۵
۵۰۳	بدلہ اصل زیادتی سے بڑھکر نہیں ہونا چاہیے : ۶۱۶
۵۰۴	بَدّد (گنوار) : ۱۰۵۵_۱۰۷۴_۱۰۷۵
۵۰۵	بدی کے بدلے نیکی : ۲۸۴_۵۱۴_۶۵۹
۵۰۶	بدی کرنیوالا اپنے لیے ہی بدی کرتا ہے : ۵۱۴_۵۴۹
۵۰۷	بدی کرنے پر شیطان اکساتا ہے : ۷۶۶_۸۰۲
۵۰۸	بدی نادانی سے ہو تو معاف ہو جاتی ہے : ۶۱۵ / ۹۱۳
۵۰۹	بدی کی مذمت : ۳۲۱_۹۴۲_۹۴۳
۵۱۰	بدی کا جواب عمدہ طریقہ سے دیجئے پس اُسکا فوری اثر یہ ہوگا کہ وہ شخص آپ کے اور اُسکے درمیان عداوت تھی ایسا ہو جائے گا کہ گویا وہ بڑا گہرا دوست ہے : ۵۱۴
۵۱۱	بدکردار کی لائی ہوئی خبر کی تحقیق کرلیا کرو : ۱۰۵۳
۵۱۲	برائی کا بدلہ ویسے ہی برائی ہے پھر جو کوئی معاف کردے اور اصلاح کرلے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے : ۵۲۶
۵۱۳	برائی سے نیکی کا سلوک : ۲۸۴_۸۶۴_۹۸۲
۵۱۴	برائی و بھلائی کا منبع : ۳۳۹_۴۰۵_۵۹۸_۶۰۱_۹۳۰_۹۶۴_۱۱۳۵
۵۱۵	بُری عادت : ۹۶_۹۷_۳۰۰_۱۰۱۲_۱۰۱۳_۱۰۵۴
۵۱۶	برائیوں کو دور کرنیکا ذریعہ : ۸۰۲
۵۱۷	بُری صحبت : ۲۸۴_۴۱۶_۹۴۸_۹۵۰
۵۱۸	بُری بات ماننے سے انکار کا حکم : ۵۴۹_۵۵۰_۷۵۲_۹۹۷_۱۰۱۳
۵۱۹	بُری مجلس میں نہ بیٹھو : ۹۴۸
۵۲۰	برتنے کی چیزیں ضرورت مند کو دینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے : ۷۲
۵۲۱	برزخ : ۶۵۹
۵۲۲	برکت : ۱۰۱_۱۴۵_۲۹۲_۵۰۹_۶۵۰_۸۵۶
۵۲۳	برہان : ۱۸۴_۲۶۹_۵۲۱_۶۳۵_۶۵۹_۷۵۰
۵۲۴	بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر

Marfat.com

	قادر ہے : ۶۷۰
۵۲۵	بڑی بڑی عمارتوں اور مورتوں کی حرمت : ۴۶۷
۵۲۶	بڑے گناہوں سے بچے رہو اللہ چھوٹے گناہ معاف کردے گا : ۹۱۷
۵۲۷	بڑے لوگوں کے ناپسند یدہ کام : ۴۷۲
۵۲۸	بڑھاپے میں ذہن کمزور ہو جاتا ہے اور پھر نادان بن جاتا ہے : ۱۸۴
۵۲۹	بزرگ مقامات کا ادب کرو : ۱۰۶-۲۲۰-۷۳۴
۵۳۰	بزرگوں کے تبرکات دفع بلا ہیں : ۱۲۰_۲۲۹_۳۸۵_۷۹۱
۵۳۱	بزرگوں کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے : ۸۴۲_۹۲۵_۹۲۶
۵۳۲	بزرگوں کی دعا سے بانجھ اور بوڑھی کو بھی بیٹا ملتا ہے : ۲۰۸_۳۹۶_۴۵۰_۸۴۱_۸۴۲
۵۳۳	بزرگی تو اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے : ۹۶۶
۵۳۴	بُردلی : ۸۱۴_۸۷۰_۱۰۲۲_۱۰۲۳
۵۳۵	بستی والوں کا قصہ : ۱۷۸
۵۳۶	بشارت : ۱۹۴_۳۳۰_۴۷۹_۴۸۰_ ۷۲۷ _ ۷۴۷_۸۴۴_۸۹۳_۱۰۶۵_ ۱۰۸۷_۱۱۳۰
۵۳۷	بعض پیغمبروں کی دوسروں پر فضیلت دی گئی ہے : ۳۰۴
۵۳۸	بغاوت و سرکشی : ۱۳۱_۳۲۰_۳۲۱_۴۳۷_ ۸۳۷_۵۲۳_
۵۳۹	بغض عناد : ۱۰۸۷_۱۱۰۱
۵۴۰	بغیر ہاتھ لگائے طلاق کی صورت میں نصف مہر دینا ہوگا : ۷۸۹
۵۴۱	بلاشبہ انسان مرتبۂ ناشکر گزار ہے : ۵۳۱
۵۴۲	بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش انسانوں کی پیدائش سے کہیں بڑی چیز ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے : ۵۰۱
۵۴۳	بلاشبہ اللہ نے مومنوں سے اُنکی جانوں اور اُنکے مال و دولت کو اُس عوض میں خرید لیا ہے کہ اُنکو جنت ملے گی یہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں : ۱۱۵۵
۵۴۴	بلاشبہ اللہ کی رحمت نیکوکاروں سے بہت قریب ہے : ۱۳۶
۵۴۵	بلاشبہ اللہ اُن لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اُس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں : ۱۰۶۵
۵۴۶	بلاشبہ وہی اول دن پیدا کرتا ہے وہی دوبارہ پیدا کرے گا وہ بڑا بخشنے والا اور حکمت کر نیوالا ہے : ۸۹
۵۴۷	بلاشبہ اللہ تعالیٰ شریروں کے اعمال کو پنپنے نہیں دیتا : ۳۳۳
۵۴۸	بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی دعا زاری ناشکر گزار کو محبوب نہیں رکھتا : ۱۰۳۴
۵۴۹	بلاشبہ قرآن ایک قطعی بات ہے : ۱۰۸
۵۵۰	بلاشبہ لوگ داؤ پیچ کرنے میں لگے ہیں : ۱۰۸
۵۵۱	بلاشبہ وہ خدا جس نے آپ پر قرآن کے احکام کو فرض قرار دیا ہے وہی آپ کو اصل مقام کی طرف لوٹا لے جائے گا : ۴۹۱
۵۵۲	بلاشبہ ہم نے انسان کو ایک مرکب نطفے سے پیدا کیا : ۹۹۴
۵۵۳	بلاشبہ ہم زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف سب کو پھر کرآنا ہے : ۱۰۵

Marfat.com

۵۵۴	بھول چوک سے غلطی سرزد ہونے پر مواخذہ نہیں کیا جائے گا	۸۸۱
۵۵۵	بندگی کی وسعت	۳۶۶
۵۵۶	بنی اسرائیل سب سے زیادہ زندگی کے حریص ہیں	۷۴۵
۵۵۷	بنی اسرائیل کے نام ارض مقدس کا لکھ دیا جانا	۱۰۸۹
۵۵۸	بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان میں سے ۱۲ سردار مقرر کئے	۱۰۸۶
۵۵۹	بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی اُنکو داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے ملعون قرار دیا گیا	۱۱۰۶
۵۶۰	بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش شروع کر دی	۷۳۳
۵۶۱	بنی اسرائیل نے کس مقام پر سمندر کو عبور کیا	۱۵۲
۵۶۲	بوڑھی عورتوں کے لیے پردے کا حکم	۱۰۲۵
۵۶۳	بول چال میں اعتدال رکھو	۴۵۹
۵۶۴	بہتان	۹۳۹، ۱۰۱۱، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵
۵۶۵	بہتان لگانے والے کھلے جُرم کے مرتکب ہونگے	۸۹۶
۵۶۶	بہت مال کی طلب تو انسان کو غافل کر دیتی ہے	۷۰، ۷۱
۵۶۷	بہت سے قصوروں کی سزا دنیا میں نہیں دی جاتی	۵۲۵
۵۶۸	بہترین بیوی کی صفات	۹۱۸
۵۶۹	بہرے اور گونگے	۴۱۰
۵۷۰	بہشت میں موت نہیں ہوگی	۵۴۶
۵۷۱	بہشت میں چشمہ تخت وغیرہ	۵۶۷
۵۷۲	بہشت میں دودھ، شراب اور شہد کی نہریں ہوں گی	۹۶۹
۵۷۳	بہشت و دوزخ کے حالات	۲۱۴، ۲۱۵، ۲۳۵، ۳۱۵، ۵۴۶، ۶۴۶، ۹۶۹، ۹۸۵، ۹۹۱
۵۷۴	بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک سرحد پر اصحاب الاعراف ہوں گے	۱۳۴
۵۷۵	بہشتیوں کا لباس	۶۹۵، ۱۰۳۵
۵۷۶	بہشتیوں کی خوراک	۹۶۹
۵۷۷	بیت المعمور (آباد گھر)	۶۶۶
۵۷۸	بیت اللہ ہر وقت آباد اور معمور رہتا ہے	۶۶۶
۵۷۹	بیدار کر نیوالی سزائیں	۱۰۵۲
۵۸۰	بیشک اللہ تعالیٰ اُس شخص کو ہدایت سے بہرہ ور نہیں کرتا جو جھوٹا ہو	۴۷۶
۵۸۱	بیشک اللہ اپنے بندوں سے باخبر اور اُن کے حالات کو دیکھنے والا ہے	۳۱۲
۵۸۲	بیشک اسلام ہی اللہ کے نزدیک دین حق ہے	۸۳۶
۵۸۳	بیشک اللہ ہر چیز سے آگاہ ہے	۱۰۳۰
۵۸۴	بیشک انسان پر زمانے میں ایک وقت بھی آچکا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا	۹۹۴
۵۸۵	بیشک اللہ نے کافروں کو ملعون قرار دیا ہے اور اُن کے لیے دہکتی ہوئی آگ ہے	۸۹۸
۵۸۶	بیشک پتھروں میں بعض ہیں جن میں سے پانی کی نہریں بھی نکلتی ہیں	۷۳۹
۵۸۷	بیشک اللہ اپنے بندوں کے حالات دیکھتا ہے	۴۹۹

Marfat.com

۵۸۸	بیشک پہلا گھر جو لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور دنیا جہان کے لیے ہدایت ہے : ۸۵۶	
۵۸۹	بیشک نیک کام کرنے والے ضرور نعمتوں والی جنت میں ہونگے : ۶۹۰	
۵۹۰	بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں ڈالے جائیں گے : ۹۵۰	
۵۹۱	بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میری ہی عبادت کرو اور مجھے یاد کرنے کے لیے نماز پڑھا کرو : ۲۲۰	
۵۹۲	بیشک ہم نے آپ کو صداقت کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور آپ سے دوزخیوں کے متعلق کوئی باز پرس نہ ہوگی : ۷۵۲	
۵۹۳	بیشک ہم نے آسمان دُنیا کو ستاروں کی زینت سے رونق بخشی ہے :۴۴۴	
۵۹۴	بیشک ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور اُسکے تخت پر ایک جسم لاڈالا تب وہ خدا کیطرف رجوع ہوا : ۱۱۸	
۵۹۵	بیشک یہ بڑی قدر و منزلت والا قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے اُس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک ہیں یہ پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے : ۲۳۹	
۵۹۶	بیعت کا جواز : ۹۰۴_۱۰۷۶	
۵۹۷	بیعت ہونا ضروری ہے قیامت میں پیشوا کے ساتھ حشر ہوگا : ۳۰۷_۱۰۷۳_۱۰۷۶	
۵۹۸	بیوہ ہونے کے بعد مرد کے گھر میں رہائش : ۷۸۹	
۵۹۹	بیوہ کو دیئے ہوئے مال واپس نہ لو : ۹۱۳	
۶۰۰	بیوہ کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرنیکی ہدایت : ۹۱۳	
۶۰۱	بیوہ کی عدت : ۷۸۸_۹۹۸	
۶۰۲	بیوہ عورتوں کے نکاح کے پیغام کا طریقہ :۷۸۸	
۶۰۳	بیوہ کے ساتھ نکاح اور دیگر حلال اور حرام کے بارے میں : ۷۸۸_۱۰۱۷	
۶۰۴	بیوی سے ظہار کرنا حرام ہے : ۱۰۴۵	
۶۰۵	بیوی کے ساتھ تعلقات : ۶۹۶_۷۷۱_ ۷۸۳_۷۸۴_۷۸۶_۷۸۷_۷۸۹_ ۹۹۸_۹۹۹_۱۰۵۷_۱۰۶۳	
۶۰۶	بیوی کو واپس کہدینے کی صورت میں کفارہ:۱۰۴۵	
۶۰۷	بے ایمانوں کا کوئی مددگار نہیں :۵۷۱_۶۹۸	
۶۰۸	بے بس مردوں عورتوں اور بچوں پر ظلم کے خلاف لڑائی کرو : ۹۲۷_۹۲۸	
۶۰۹	بے ثباتی حیات ارضی : ۴۰۹_۴۱۶_ ۴۶۳_۴۹۹_۶۵۹_۷۱۶_۸۷۷_ ۹۲۹_۹۶۳_۱۱۳۲	
۶۱۰	بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ پھٹکو :۴۳۹	
۶۱۱	بے حیائی کی ممانعت : ۱۲۹_۱۳۱_ ۵۲۶_۶۱۰_۱۰۱۳	
۶۱۲	بین الاقوامی تعلقات : ۸۲۵_۹۳۳_ ۱۰۵۲_۱۱۱۹_۱۱۲۰_۱۱۲۱	
۶۱۳	بیوہ و لٹریچر : ۴۵۷_۶۴۸	
	پ	
۶۱۴	پابندی اوقات : ۱۵۵_۱۵۸_۹۳۷	
۶۱۵	پانچ چیزوں کا علم صرف خُدا کو ہے : ۴۶۳	
۶۱۶	پانی : ۲۳۷_۳۳۱_۴۴۴_۵۹۳	
	۶۲۷_۷۶۴_۹۷۶	

Marfat.com

۶۱۷	پانی سے سب مخلوقات پیدا کی	: ۶۳۷
۶۱۸	پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے اور پاک مرد پاک عورتوں کیلئے	: ۱۰۱۵
۶۱۹	پاکیزگی : ۵۰_۵۹_۲۰۱_۷۸۳_۹۲۲_ ۱۱۵۲	
۶۲۰	پاک دامنی : ۶۴۸_۱۰۱۶_۱۰۱۷	
۶۲۱	پرامن معاشرہ : ۱۳۶_۲۵۶_۲۸۸_ ۴۳۸_۴۳۹_ ۷۳۶_ ۷۷۱_۷۷۶_ ۷۸۳_۸۱۶_۸۵۸_۹۱۷_۹۳۰_ ۹۴۱_۹۴۵_۹۸۲_۹۸۸_۱۰۵۲_۱۰۵۴_ ۱۰۸۱_۱۰۹۲_۱۱۰۱_ ۱۱۰۸_	
۶۲۲	پردہ : ۸۸۸_۸۹۶_۸۹۸_۱۰۲۴_۱۰۲۵	
۶۲۳	پردہ نشین : ۸۹۷_۸۹۸	
۶۲۴	پرلے درجے کی گمراہی کونسی ہے	: ۱۰۳۰
۶۲۵	پرندے : ۷۳_۷۴_۲۶۱_۶۷۳_۱۰۲۱	
۶۲۶	پرندوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ آسمان کی فضا میں ٹھیرے ہوتے ہیں اُنکو صرف اللہ نے تھام رکھا ہے	: ۶۰۷
۶۲۷	پرہیزگاری کا لباس بہتر ہے	: ۱۲۹
۶۲۸	پڑوسی کے ساتھ سلوک	: ۹۱۹
۶۲۹	پس اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا ورنہ تم کو عذاب دیا جائے گا	: ۲۵۶
۶۳۰	پس اُن (بنی اسرائیل) کے عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کردی اور ان کے دلوں کو سخت کردیا	: ۱۰۸۶
۶۳۱	پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرے شکرگزار ہو اور کفران نعمت نہ کرو	: ۷۶۱
۶۳۲	پس جو شخص شیطان کا انکار کردے اور اللہ پر ایمان لے آئے اس نے درحقیقت ایک ایسی مضبوط رسی کو پکڑلیا جو ہرگز ٹوٹنے والی نہیں	: ۷۹۵
۶۳۳	پس ہم نے زور کی بارش سے آسمان کے دہانے کھول دیئے اور زمین سے چشمے بہا دیئے	: ۱۰۹
۶۳۴	پس جب حج کے ارکان ادا کرچکو تو جس طرح اپنے باپ کو یاد کرتے ہو اسی طرح خدا کو بھی یاد کرو	: ۷۷۶
۶۳۵	پھلوں کے نام : ۹۱_۱۰۱_۴۳۵_ ۴۳۶_۶۰۴_	
۶۳۶	پودے اور درخت بھی سجدہ کرتے ہیں	: ۹۸۸
۶۳۷	پوری کائنات عدل پر قائم کی گئی ہے	: ۹۸۸
۶۳۸	پہاڑ بنائے گئے کہ زمین ہلنے نہ پائے	: ۴۵۷ _۵۹۳_۶۳۷
۶۳۹	پہاڑوں کے نام : ۹۳_۶۴۹_۶۸۳_ ۷۶۲	
۶۴۰	پہاڑ اور پرندے بھی تسبیح کرتے ہیں	: ۴۶۷
۶۴۱	پہلے پیغمبروں کے ساتھ بھی استہزا کیا جاچکا ہے	: ۶۷۳ _ ۱۰۳۵
۶۴۲	پیغمبروں کو اس لئے بھیجا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے خلاف کوئی اعتراض نہ رہے	: ۹۵۴
۶۴۳	پیغمبروں کے قصہ حیات کا مقصد	: ۳۶۶ _ ۳۸۹
۶۴۴	پیغمبروں کے آنے کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ کے آنے کی وجوہات	: ۱۰۸۷
۶۴۴.۸	پل صراط	: ۲۱۶
۶۴۵	پہلی کتابوں کا مصدق ومحافظ	: ۴۲۳_۴۲۲
۶۴۶	پہلی عورت سے مال کی واپسی کی ممانعت	: ۹۱۳

Marfat.com

۶۴۷	پنگانہ نماز: ۲۳۳_۲۳۸_۳۰۹_۳۶۶_۶۹۵
۶۴۸	پیدائش دولت کے ذرائع: ۱۰۱_۲۰۳_۳۹۳_۵۰۶_۵۲۰_۵۴۹_۵۹۱_۵۹۳_۶۰۳_۶۰۴_۶۰۷_۶۱۴_۶۴۸_۶۴۹_۹۶۴_۹۸۸
۶۴۹	پیدائش مخلوق کے وقت عرش پانی پر تھا: ۱۹۴_۳۴۱
	ت
۶۵۰	تابوت سکینہ: ۲۲۲_۷۹۱ (تفصیل ۱۲۴۴_۱۲۴۵)
۶۵۱	تارک نماز جہنمی ہے: ۵۲
۶۵۲	تارکی: ۴۰۲_۴۱۶_۴۲۴_۴۳۱_۷۹۵_۱۰۱۹
۶۵۳	تائید ازدی: ۸۱۱_۸۱۴_۸۱۷_۸۱۹_۸۶۳_۱۰۷۷_۱۱۲۸
۶۵۴	تاریخ واثرات: ۱۲۵_۲۰۶_۲۸۴_۴۰۴_۴۹۲_۴۹۵_۵۹۸_۶۹۳_۹۶۹
۶۵۵	تاریخ میں وقت کا حساب: ۱۰۳۵
۶۵۶	تبلیغ: ۲۳۳_۲۵۶_۵۱۴_۶۱۶_۶۲۱_۶۶۸_۷۱۲_۷۱۳_۸۵۸_۸۶۰_۱۰۳۹_۱۱۰۳
۶۵۷	تجارت: ۲۰۳_۷۷۵_۹۱۷_۱۰۶۶_۱۱۲۵
۶۵۸	تجارت میں اشہاک اللہ تعالیٰ سے غافل نہ کردے: ۱۰۱۹_۱۰۷۰_۱۰۷۱
۶۵۹	تجارت میں قسم کھا کر حق نہ مارو: ۸۵۱
۶۶۰	تحریف: ۹۲۱_۱۰۹۳
۶۶۱	تحریف کلام الٰہی: ۷۴۰_۷۶۷
۶۶۲	تحفظ ذات: ۴۰۴_۴۳۹_۴۷۹_۴۸۷_۴۸۸_۵۲۶_۵۷۰_۶۱۶_۷۷۳_۸۰۹_۱۰۰۹_۱۰۵۷_۱۰۶۳_۱۱۱۲
۶۶۳	تحصیل علم وحکمت: ۲۰۳_۲۳۱_۳۶۰_۳۸۲_۴۷۷_۷۱۱_۷۲۹
۶۶۴	تحقیق ہم نے انسان کو کالے سڑے ہوئے کھنکھناتے گارے سے پیدا کیا اور اس سے قبل ہم جنوں کو آتش سوزاں سے پیدا کر چکے ہیں: ۳۹۴
۶۶۵	تخلیق انسان: ۳۸_۹۶_۱۰۸_۴۰۲_۵۰۳_۶۴۸_۶۸۰_۹۰۶_۹۹۴_۱۰۵۴_۱۰۵۵
۶۶۶	تخلیق کائنات: ۱۳۶_۳۴۱_۴۵۷_۵۰۹_۵۵۴_۵۶۶_۶۳۴_۶۳۵_۶۷۰_۶۹۶_۷۰۷_۷۰۸_۹۷۵_۹۷۶
۶۶۷	تدبر وفکر اور عقل ونظر: ۱۰۱_۱۱۸_۱۶۵
۶۶۸	ترکہ کے احکامات: ۹۱۰_۹۱۲_۹۵۶
۶۶۹	ترغیب دفاع: ۸۲۶_۸۲۸_۸۷۱_۸۷۴_۸۷۹_۹۲۷_۹۲۸_۹۳۰_۱۰۶۶_۱۰۶۷_۱۱۲۵_۱۱۳۳_۱۱۶۱
۶۷۰	تزکیہ نفس: ۵۹_۸۶_۸۷_۱۰۶۸

Marfat.com

۶۷۱	تسبیح اور اُسکے اوقات : ۵۸_۲۳۳_۳۰۲_۴۵۴_۶۴۳_۶۶۹_۶۹۵_۸۹۳
۶۷۲	تسخیر کائنات : ۴۶۰_۵۴۹_۶۲۸_۶۲۹_۱۰۳۹_۱۲
۶۷۳	تعبیر : ۳۷۵_۳۸۷
۶۷۴	تعداد ازواج : ۹۰۶_۹۴۵
۶۷۵	تعلیم : ۳۸_۲۳۱_۹۸۸_۱۰۴۷_۱۱۶۰
۶۷۶	تغیر وتبدل : ۳۱۶_۶۹۶_۷۶۴_۸۷۸
۶۷۷	تقدیر : ۵۸_۱۱۲_۱۸۶_۴۴۴_۹۲۹_۹۳۰
۶۷۸	تقدیر کے باوجود اللہ سے دُعا مانگنا نافع ہے : ۵۰۲
۶۷۹	تقویٰ : ۲۹۱_۴۸۳_۷۶۸_۷۷۳_۱۰۳۳_۱۱۰۸_۱۱۵۲
۶۸۰	تقویٰ کی حقیقت : ۱۰۳۳_۱۰۸۵
۶۸۱	تقویٰ اللہ تعالیٰ کو پہچاننا ہے : ۱۰۳۴
۶۸۲	تقویم : ۳۱۵_۳۱۶_۴۴۴_۷۷۳_۱۱۳۰
۶۸۳	تقلید آئمہ ضروری ہے : ۴۵۹_۹۳۰_۱۰۴۱_۱۱۵۹_۱۱۶۰
۶۸۴	تقسیم رزق سراسر اللہ کے اختیار میں ہے : ۵۳۴
۶۸۵	تقسیم میراث اور وصیت اور اس کے قرضے : ۹۱۰_۹۱۱
۶۸۶	تقیہ حرام ہے : ۱۲۷_۳۳۹_۶۴۰_۷۲۴_۸۴۹_۹۱۵
۶۸۷	تکبر نہ کر دار نہ ہی بڑائی مار : ۹۱۹
۶۸۸	تکبر انسان کو کمینہ بنا دیتا ہے : ۵۰
۶۸۹	تکوینی احکام بعض بندوں کے سپرد ہیں : ۱۱۸_۲۰۹_۲۲۹_۶۸۶_۶۸۷_۸۴۴
۶۹۰	تلاوت : ۱۷۰_۲۰۳_۶۱۱_۷۳۱_۷۵۲
۶۹۱	تلاوت قرآن بوقت صبح : ۴۸
۶۹۲	تلاوت قرآن کے روحانی واخلاقی فوائد : ۷۱۲_۷۱۳
۶۹۳	تم سب کا پیدا ہونا اور سب کا اُٹھا کھڑا ہونا ایسا ہے جیسے ایک شخص کا : ۴۶۱
۶۹۴	تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو اُسکو پورا پورا نہ گن سکو گے : ۵۹۴
۶۹۵	تم اس بات سے تو اپنے آپ کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان، آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گے : ۵۱۱
۶۹۶	تم بہترین جماعت ہو جو پیدا کئے گئے ہو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو : ۸۵۹
۶۹۷	تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں : ۷۸۱
۶۹۸	تم میں سے جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کریگا اور نیک اعمال کریگا ہم اُسکو دوہرا اجر دیں گے اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے : ۸۸۸
۶۹۹	تم کوئی بات چاہ نہیں سکتے مگر وہی جو خدا کو منظور ہو : ۹۹۷

Marfat.com

۷۰۰	تم لوگ خدا سے کیوں منکر ہوتے ہو حالانکہ تم سب بے جان تھے اُس نے تمہیں زندہ کیا پھر تم پر موت طاری کریگا : ۷۲۷
۷۰۱	تم نے نیک کام کئے تو اپنی خاطر اور بُرے کام کئے تو وہ بھی اپنے لئے : ۲۹۲
۷۰۲	تم نیکی کی بات کھل کھلا کر دیا سے پوشیدہ رکھو یا برائی سے درگزر کرو تو اللہ بھی درگزر کرنے والا اور قدرت رکھنے والا ہے : ۹۵۰
۷۰۳	تمہارا مال و دولت اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہے : ۸۱۶
۷۰۴	تمہارا رب جس کی کیلئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور انہیں دیکھتا ہے : ۲۹۸
۷۰۵	تمہاری بیویاں تمہارے لئے تمہاری کھیتیاں ہیں جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں آؤ : ۷۸۳
۷۰۶	تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ مرد کیلئے دو عورتوں کے حصوں کے برابر حصہ ہے اگر لڑکیاں دو سے زیادہ ہو تو ترکے میں اُن کا دو تہائی حصہ ہے : ۹۱۰
۷۰۷	تمہارے پروردگار نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو : ۲۹۷
۷۰۸	تمام حمد و ثنا اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا اور تمام جہاں کا رب ہے : ۵۵۳
۷۰۹	تمام انسانوں کا رزق آسمانوں میں ہے : ۵۶۲
۷۱۰	تمام فیصلے اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق کرو : ۱۰۹۶
۷۱۱	تمام چیزیں انسان کے لئے پیدا کی گئیں : ۵۴۹_۷۲۷
۷۱۲	تمام وہ جاندار چیزیں جو آسمان میں ہیں یا زمین میں ہیں اللہ کے سامنے سجدہ کرتی ہیں : ۶۰۰
۷۱۳	تمام متقی اہل ایمان اللہ کے دلی ہیں : ۳۳۰
۷۱۴	تمام نوح انسان کو حضور ﷺ پر ایمان لانے کا حکم : ۹۵۴
۷۱۵	تمام نمازوں کی خاص کر درمیانی نماز (فجر) کی پابندی کرنی چاہیے : ۷۸۹
۷۱۶	تمام وہ جاندار چیزیں جو آسمان میں ہیں یا زمین میں ہیں اللہ کے سامنے سجدہ کرتی ہیں اور فرشتے بھی اور وہ مطلقاً تکبر نہیں کرتے : ۶۰۰
۷۱۷	تمام ہوائیں اور غوطہ خور حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع تھے : ۱۱۸
۷۱۸	تنبیہ : ۲۱۰_۴۶۳_۴۷۲_۱۰۲۸
۷۱۹	تن تنہا خدا کے حضور پیشی : ۴۲۲
۷۲۰	تنگی میں بھی خیرات کرو : ۸۶۴
۷۲۱	توبہ : ۵۲۳_۷۳۰_۷۶۲_۷۸۳_۱۰۹۳_۱۱۵۱_۱۱۶۳
۷۲۲	توبہ سے گناہ معاف ہوتے ہیں : ۱۵۸_۱۹۶_۲۱۴_۲۸۶_۱۰۹۳
۷۲۳	توبہ کی بہترین صورت کیا ہے : ۱۰۵۹
۷۲۴	توبہ کی قبولیت کا حق کن کو پہنچتا ہے : ۹۱۳
۷۲۵	توحید اور واحدانیت : ۷۶_۷۷_۱۸۶_۲۲۰_۲۶۹_۲۹۱_۲۹۵_۳۰۰_۳۰۲_۳۱۴_۳۷۵_۴۰۵_۴۲۵_۵۹۰_۶۰۱_۶۴۵_۶۵۷_۷۶۴_۸۳۶

Marfat.com

۹۵۴_۱۰۸۷_۱۱۲۵

۷۲۶ توکل : ۵۲۰_۸۱۰_۵۲۳_۸۲۵_
۸۶۲_۸۷۱_۸۹۲_۹۹۸

۷۲۷ تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک پڑی ہے پھر
جب ہم اُس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ
تر و تازہ ہو جاتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر
طرح کی خوشنما چیز اُگاتی ہے : ۱۰۲۸

۷۲۸ تول ٹھیک رکھو اور وزن میں کمی نہ کرو :
۹۸۸

۷۲۹ تجسس : ۴۶_۴۸_۴۹_۳۰۸_۳۰۹

۷۳۰ تہمت لگانے والوں پر دُنیا اور آخرت
دونوں میں لعنت ہوگی : ۱۰۱۵

۷۳۱ تہمت لگانے والے کو ۸۰ کوڑے لگائے
جائیں : ۱۰۱۱

۷۳۲ تہمت لگانے والے فاسق ہیں اور اُنکی
شہادت قبول نہ کی جائے : ۱۰۱۱

۷۳۳ تھان کی بھینٹ برغیر اللہ کے نام کا ذبح
حرام ہے : ۱۰۸۱

۷۳۴ تیسری بار طلاق دیئے جانے کے بعد دوبارہ
زوجیت میں لیا جانا : ۷۸۵

۷۳۵ تیرے رب کی ذات جو ہدایت و اکرام والی
ہے باقی رہ جائے گی : ۹۹۰

۷۳۶ تیمم : ۹۲۱_۱۰۸۴_۱۰۸۵

۷۳۷ ثابت قدمی : ۲۷۴_۳۶۶_۷۹۳_
۸۱۳_۸۲۱_۹۲۶_۹۶۷

۷۳۸ ثابت قدم رہنے والوں کا صلہ : ۸۷۴

۷۳۹ ثابت بن قیس کا واقعہ : ۱۰۵ تا ۱۰۵۳

۷۴۰ ثمود پر اچانک عذاب آیا : ۵۱۰

۷۴۱ ثمود کا دار سلطنت حجر تھا : ۳۹۹

۷۴۲ ثواب : ۲۱۶_۵۷۹

۷۴۳ ثواب دُنیا و ثواب آخرت : ۹۴۵_۹۴۶

ج

۷۴۴ جادو کی حقیقت : ۷۴۷

۷۴۵ جادوگر کی فلاح نہیں : ۳۱۲

۷۴۶ جادوگر کامیاب نہیں ہو سکتا : ۲۲۴

۷۴۷ جادو کرنے کروانے والے کا آخرت میں
کوئی حصہ نہیں : ۷۴۷

۷۴۸ جان کنی کے وقت کا نظارہ : ۹۴_۶۸۶

۷۴۹ جان لو جو چیز بطور غنیمت کے تمہارے ہاتھ
لگے اُس سے پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا ہے
: ۸۱۹

۷۵۰ جانور : ۱۸۴_۲۰۳_۲۷۱_۴۳۳_
۴۳۷_۵۹۱_۶۰۴_۸۳۶_۱۰۲۱_
۱۰۳۲_۱۰۸۱

۷۵۱ جانوروں اور پرندوں کیلئے تقرر کے نو شتے
: ۴۱۰

۷۵۲ جاہلوں سے سلوک : ۱۷۰_۱۹۵_۲۸۴

۷۵۳ جب حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ
بیت اللہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے۔ اے
ہمارے رب ہماری محنت قبول فرما بیشک تو
سننے والا اور جاننے والا ہے : ۷۵۴

۷۵۴ جب اللہ کی قوم کیلئے عذاب تجویز کرتا ہے تو
کوئی اُسے روک نہیں سکتا : ۹۷۸

Marfat.com

۷۵۵	جب کافر آپ کے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے کہ آپ کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا وطن سے نکال دیں یہ لوگ تو تدبیریں کر رہے تھے تو اللہ بھی تدبیریں کر رہا تھا : ۸۱۷
۷۵۶	جب ملائکہ نے کہا تھا کہ اے مریم اللہ نے تجھے منتخب فرمایا ہے اور پاک وصاف کر دیا ہے اور تجھے تمام عورتوں پر فضیلت دی ہے : ۸۴۴
۷۵۷	جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ہرگز تم پر ایمان نہ لائیں گے جب تک اللہ کو آنکھوں سے نہ دیکھ لیں پس دیکھتے ہی دیکھتے تم پر بجلی گری : ۷۳۳
۷۵۸	جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تم پر طور کو اٹھا کھڑا کیا جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اُسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ اُس میں ہے اُسے یاد رکھو تا کہ بچ جاؤ : ۷۳۷
۷۵۹	جب اللہ کہے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم تم لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھ کو اور میری ماں کو خدا قرار دے لو : ۱۱۱۷
۷۶۰	جب بات کرو حق اور انصاف کی کرو اگرچہ معاملہ قربت دار کے ساتھ ہو : ۴۳۹
۷۶۱	جب آپ ﷺ نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ آپ ﷺ نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں : ۸۱۴
۷۶۲	جب اُنکا وقت آجائیگا تو نہ وہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے : ۶۰۳
۷۶۳	جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے : ۱۷۰

۷۶۴	جب آپ قرآن پڑھتے ہیں ہم آپ کے ا اُن لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک مخفی پردہ حائل کر دیتے ہیں : ۳۰۲
۷۶۵	جب حکومت ملے تو انصاف سے کام لو اپنی خواہش کی پیروی مت کرو : ۱۱۷
۷۶۶	جب کوئی اسلام وعلیکم کہے تو بہتر الفاظ میں جواب دو : ۹۳۰
۷۶۷	جب ہم یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کسی بستی ہلاک کر دیں تو اُسکے آسودہ حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اُسکی نافرمانی کرتے ہیں پس اُن پر ہمارا فیصلہ صادق آتا ہے ۲۹۵
۷۶۸	جب غیر مسلم صلح کیطرف مائل ہوں تو ک اُن سے صلح کرنی چاہئے : ۸۲۵
۷۶۹	جبر واختیار ۴۲۸، ۵۹۸، ۶۲۱، ۸۱۴، ۸۳۱،
۷۷۰	جبرائیل نے خدا کے حکم سے پیغمبر کے دل القا کیا : ۴۷۸، ۷۴۷
۷۷۱	جدھر منہ کرو ادھر خدا کا منہ ہے ۷۵۱
۷۷۲	جدوجہد : ۸۱، ۵۲۱، ۷۰۵، ۷۵۲، ۹۴۳، ۱۰۹۳، ۱۰۹۹، ۱۱۲۲، ۱۱۳۰، ۱۱۶۰
۷۷۳	جرم وسزا : ۲۱۸، ۲۲۵، ۳۱۸، ۴۳۱، ۶۲۲، ۷۱۸، ۹۹۱
۷۷۴	جزا : ۴۴۲، ۴۷۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۲۷
۷۷۵	جزا اور سزا کے برحق ہونے پر مختلف چیز کی قسمیں : ۶۰-۹۴-۱۱۸
۷۷۶	جزا وسزا کو جھٹلانا اہم ترین ضلالت میں سے ۶۹۰

Marfat.com

۷۷۷	جزیہ : ۱۱۲۸	
۷۷۸	جزیات ایمان : ۸۰۸_۹۲۷_۹۲۸	
۷۷۹	جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اُسکے رہنے والوں کیلئے ناممکن ہے کہ وہ پھر دُنیا میں لوٹ کر آسکیں : ۶۴۶	
۷۸۰	جس دن صور پھونکا جائیگا تو جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے وہ سب گھبرا اُٹھیں گے مگر جسے خُدا چاہے اور ہر ایک اُسکے دربار میں دیناحاضر ہوگا : ۲۷۲	
۷۸۱	جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا اور اپنی ماں اور باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے : ۸۳	
۷۸۲	جس دن اُن سب کو اللہ اُٹھائیگا اُنکو بتادیگا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں اللہ نے اُنکے اعمالوں کو ضبط کر رکھا ہے : ۱۰۴۵	
۷۸۳	جس دن قیامت برپا ہوگی گنہگار قسمیں کھائیں گے وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے : ۷۰۳	
۷۸۴	جس دن صور پھونکا جائیگا انسان فوج در فوج نکل کر آئیں گے : ۶۸۴	
۷۸۵	جس دن کہ ہم جہنم سے کہیں گے کیا تو بھر چکی ہے اور وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے : ۱۰۴	
۷۸۶	جس دن ہم پرہیزگاروں کو خدائے رحمان کے پاس گروہ بنا کر پیش کریں گے اور گنہگاروں کو جہنم کیطرف پیاسا ہانکیں گے : ۲۱۸	
۷۸۷	جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائیگی اور آسمان بھی اور لوگ نکل کر خُدائے یگانہ وقہار کے سامنے پیش ہونگے : ۶۳۱	
۷۸۸	جس شخص نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا ہے اور اللہ نے اُسکی سوجھ بوجھ کے باوجود اُسکو گمراہ کردیا : ۵۵۱	
۷۸۹	جس طرح پہاڑوں کے سفید اور سُرخ رنگ ہیں اُسی طرح انسانوں، جانوروں اور چوپاؤں کے مختلف رنگ ہیں : ۲۰۳	
۷۹۰	جس طرح تمہارا بولنا برحق ہے اُسی طرح یہ (روز جزا کا آنا) برحق ہے : ۵۶۲	
۷۹۱	جس طرح ہم نے اول بار پیدا کیا تھا اُسی طرح ہم دوبارہ پیدا کردیں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے : ۶۴۶	
۷۹۲	جس قدر مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے اُن میں سے غیب کی باتیں خُدا کے سوا کوئی نہیں جانتا : ۲۶۹	
۷۹۳	جس کو اللہ ذلیل کرے اُسکو کوئی عزت دینے والا نہیں : ۱۰۳۰	
۷۹۴	جس کو چاہتا ہے علم اور حکمت سے بہرہ ور کرتا ہے اور جسے سمجھ دی گئی اُس نے بلاشبہ خیر و برکت کی بہت سی نعمتوں کو پالیا : ۸۰۲	
۷۹۵	جس کو حضور ﷺ سے نسبت ہو جائے وہ عظمت والا ہے : ۳۹۱_۷۵۵_۸۸۸	
۷۹۶	جس کو خدا ہدایت دیتا ہے اُس کا سینہ کھول دیتا ہے : ۱۶۵_۴۳۱_۹۹۷	
۷۹۷	جس کے ذریعے اللہ اُن لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے جو اُسکی خوشنودی کے طالب ہیں۔ اور اپنے حکم سے انہیں اندھیروں سے نکال کر نور کیطرف لاتا ہے اور انہیں سیدھی	

Marfat.com

راہ دکھاتا ہے : ۱۰۸۷	
جس کے قتل کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اُسے قتل نہ کرو مگر جائز طریق سے : ۳۰۰	۷۹۸
جس کسی نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اُسے دیکھ لے گا : ۹۵۸	۷۹۹
جسے اللہ سیدھی راہ پر ڈال دے وہی ہدایت یاب ہے اور جن کو وہ گمراہ کر دے تو آپ ایسے لوگوں کے واسطے سوائے خُدا کے کوئی رفیق نہ پائیں گے : ۳۱۲	۸۰۰
جس مال میں وہ کنجوسی کر رہے ہیں یقیناً قیامت کے دن اُس کے طوق اُنکے گلے میں ڈالے جائیں گے : ۸۷۵	۸۰۱
جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے : ۱۰۷۵	۸۰۲
جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں : ۲۸۶	۸۰۳
جس نے اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑا یقیناً اُسے سیدھی راہ دکھادی گئی : ۸۵۶	۸۰۴
جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ٹھہرایا وہ راہ راست سے بھٹک گیا : ۹۴۲	۸۰۵
جس نے تمہاری خاطر زمین کو فرش اور آسمان کو ایک قسم کی چھت بنایا اور بادلوں سے مینہ برسایا جس کے ذریعہ سے تمہارے کھانے کو طرح طرح کے پھل پیدا کئے : ۷۲۶ ..	۸۰۶
جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اُس نے اللہ ہی کی اطاعت : ۹۳۰	۸۰۷
جعل سازی : ۱۹۹_۲۰۶	۸۰۸
جلاوطنی : ۶۲۴_۷۴۲_۱۰۰۵_۱۰۳۵	۸۰۹
جمالیات : ۵۰_۱۹۲_۷۸۳_۸۴۴_۸۸۸_۹۲۱_۱۰۳۲_۱۰۸۴_۱۰۸۵	۸۱۰
جمعۃ المبارک : ۱۰۷۰	۸۱۱
جنابت مانشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ : ۹۲۱	۸۱۲
جن عالم بالا کیطرف پرواز کر سکتے ہیں : ۱۷۳	۸۱۳
جنابت کی حالت میں غسل : ۹۲۱	۸۱۴
جن : ۲۶۴_۳۱۰_۴۲۸_۴۳۱_۴۶۷_۵۶۶_۹۹۰	۸۱۵
جنوں کی پیدائش آگ سے ہے : ۳۹۴	۸۱۶
جنوں کو شعلۂ آتش سے بنایا : ۹۸۸_۹۸۹	۸۱۷
جنوں میں بھی انسان کی طرح مشرک پائے جاتے ہیں : ۱۷۳	۸۱۸
جن سے نادانی کی وجہ سے بُرے کام سرزد ہوئے اور بعد ازاں تائب ہو گئے اور اپنی حالت درست کر لیں اور اُسکے بعد آپ کا رب یقیناً بخشنے والا مہربان ہے : ۶۱۵	۸۱۹
جن کا پلہ بھاری ہوگا وہی نجات پانے والے ہونگے اور جن کا پلہ ہلکا ہوگا وہی لوگ خسارے میں ہونگے : ۱۲۵	۸۲۰
جنت : ۱۳۳_۳۹۶_۵۷۵_۵۹۸_۷۲۷_۸۶۴_۸۶۵_۹۹۲	۸۲۱
جنت کی کیفیت کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے کہ اُسکے نیچے نہریں رواں ہیں اُسکے میوے اور سائے ہمیشہ رہیں گے : ۹۸۵	۸۲۲
جنت باکبازوں کیلئے قریب کر دی جائیگی	۸۲۳

Marfat.com

	اور گمراہوں کیلئے دوزخ ظاہر کر دی جائیگی : ۴۴۸	
۸۲۴	جنت کے دروازوں کی کیفیت : ۴۹۰	
۸۲۵	جنت میں سربمہر خالص شراب پینے کو دی جائیگی جس کی مہر مشک کی ہوگی شراب میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی : ۷۱۸	
۸۲۶	جنت الفردوس کے حقداروں کا تذکرہ : ۶۴۸	
۸۲۷	جنت نعیم : ۲۳۵	
۸۲۸	جنت اور جہنم میں دروازوں کی کیفیت : ۱۲۰_۴۹۰	
۸۲۹	جنت کا کھانا غذا کے طور پر نہیں صرف لذت کے لئے ہوگا : ۴۴۷	
۸۳۰	جنت کی شراب اور دنیا کی شراب کا فرق : ۴۴۷	
۸۳۱	جنت الماوی : ۷۸	
۸۳۲	جنت میں شراب کی حقیقت : ۹۶۹	
۸۳۳	جنت میں شہد کی حقیقت : ۹۶۹	
۸۳۴	جنت میں دودھ کی حقیقت : ۹۶۹	
۸۳۵	جنت میں پانی کی کیفیت : ۹۶۹	
۸۳۶	جنت میں پھلوں کی حقیقت : ۹۶۹	
۸۳۷	جنت کی عورتیں : ۹۹۲_۹۹۳	
۸۳۸	جنت کی نعمتیں کبھی ختم نہ ہونگی : ۲۳۵	
۸۳۹	جنت کی وسعت زمین اور آسمان کے برابر ہے : ۹۶۴	
۸۴۰	جنت کی نعمتیں دوزخیوں پر حرام ہیں : ۱۳۵	
۸۴۱	جنت کا نقشہ : ۲۳۵	
۸۴۲	جنتیوں پر اللہ بھی سلام بھیجتا ہے : ۱۸۳	
۸۴۳	جنسیت کا مقصد : ۶۰۶_۶۹۶_۷۷۱_۷۸۳	
۸۴۴	جنگ میں ثابت قدم رہو : ۷۶۸_۸۲۱	
۸۴۵	جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اللہ کا ذکر کثرت سے کرو : ۸۲۱	
۸۴۶	جنگ اُحد : ۸۶۳_۸۶۵_۸۶۸_۸۷۱_۸۷۴	
۸۴۷	جنگ اُحد میں اللہ نے دشمنوں پر ہوا بھیجی اور اپنے لشکر بھیجے جو دکھائی نہ دیتے تھے : ۸۸۴	
۸۴۸	جنگ بدر : ۸۱۰_۸۱۱_۸۱۹_۸۳۶	
۸۴۹	جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار فرشتوں سے مدد فرمائی : ۸۱۱	
۸۵۰	جنگ بدر صغریٰ : ۸۷۴	
۸۵۱	جنگ خندق : ۸۸۴_۸۸۷_۸۸۸	
۸۵۲	جنگ خیبر : ۱۰۰۷_۱۰۰۸	
۸۵۳	جنگ حنین : ۱۱۲۸	
۸۵۴	جنگ تبوک : ۱۱۳۲_۱۱۳۶_۱۱۳۷	
۸۵۵	جنگ کرنے کا حکم : ۷۷۳	
۸۵۶	جنگ بندی : ۷۷۳_۸۲۵_۹۳۳_۱۰۵۲	
۸۵۷	جنگ کے طریقے : ۸۲۱_۸۲۵_۸۲۶_۹۲۷_۹۳۷_۱۱۱۹_۱۱۲۴	
۸۵۸	جنگی قیدی : ۴۲۷_۸۲۶_۸۲۸_۹۶۷	

Marfat.com

۸۵۹	جنگ کے آداب : ۷۷۳_۷۸۱_۹۳۴_ ۱۱۲۰
۸۶۰	جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کی انہوں نے سیدھی راہ ڈھونڈ نکالی : ۱۷۳
۸۶۱	جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا آپ کے پروردگار کی قسم اُن سب سے باز پرس ہوگی : ۴۰۰
۸۶۲	جوا : ۷۸۱_۱۱۰۸
۸۶۳	جوانی : ۵۵۶_۵۵۷_۱۰۲۸
۸۶۴	جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا اُس کی آیتوں کو جھٹلا دے بلاشبہ ظالم فلاح نہیں پائیں گے : ۴۰۶
۸۶۵	جو اللہ تعالیٰ کی مدد کرتا ہے اللہ بھی ضرور اُسکی مدد کریگا : ۱۰۳۵
۸۶۶	جو اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے سو وہ عظیم الشان کامیابی حاصل کرتا ہے : ۹۰
۸۶۷	جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا وہ اُسکے لئے سہولت پیدا کردیگا : ۹۹۸
۸۶۸	جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کریگا وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر خدا نے انعام کیا ہے : ۹۲۶
۸۶۹	جو اللہ کے شعائر کی عزت کرتا ہے تو یہ کام اُسکے دل کی پرہیزگاری سے ہے : ۱۰۳۳
۸۷۰	جو اپنے رب پر ایمان لے آئیگا وہ نہ تو نقصان سے ڈرے گا اور نہ ہی کسی کے ظلم سے : ۱۷۳
۸۷۱	جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے اُن کیلئے دُنیا کی زندگی اور آخرت میں بشارت ہے : ۳۳۰
۸۷۲	جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اللہ کا وعدہ ہے انہیں اُسی طرح دُنیا کی خلافت عطا کریگا جس طرح اُس نے لوگوں کو خلافت کی تھی جو اُن سے پہلے تھے : ۱۰۲۳
۸۷۳	جو اللہ سے تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اُسکو ایسی جگہ سے رزق دیگا جو اُسکے وہم گمان میں بھی ہوگی : ۹۹۸
۸۷۴	جو اپنی نمازوں کو ہمیشہ ادا کرتے ہیں اور جن کے مال میں ایک معینہ حصہ ہے سوال کرنیوالوں کا اور محتاجوں کا : ۶۸۰
۸۷۵	جو اس دُنیا میں اندھا رہا سو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہیگا : ۳۰۷
۸۷۶	جو آدمی اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے ڈر اور اُسکی خوشنودگی پر قائم رکھے وہ زیادہ بہتر ہے یا وہ اپنی عبادت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے رکھے : ۱۱۵۲
۸۷۷	جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے خوشی یا ناخوشی سے اللہ ہی کو سجدہ ادا کرتا ہے : ۹۷۹
۸۷۸	جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور اپنی حالت سنوار لے تو اللہ اُسکی توبہ قبول کر لیتا ہے : ۱۰۹۳
۸۷۹	جو اُسکی پناہ میں ہوا اُسکا کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکتا : ۶۵۷
۸۸۰	جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک مخفی پردہ کر دیتے ہیں اور اُنکے دلوں پر غلاف چڑھا دیتے ہیں کہ اُسکو سمجھنے نہ پائیں : ۳۰۲
۸۸۱	جو بیوی بچوں کی محبت کو دین کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیتے : ۱۰۶۳

Marfat.com

۸۸۲	جو اللہ کی نازل کردہ تعلیمات کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ ہیں : ۱۰۹۶	
۸۸۳	جو بیوہ عورت کے نکاح کر دیا کرو : ۱۰۱۷	
۸۸۴	جو پاک باز، بھولی بھالی، بے خبر اور ایماندار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اُن پر دُنیا اور آخرت دونوں میں لعنت ہوگی : ۱۰۱۴_۱۰۱۵	
۸۸۵	جو پرہیزگار عورتوں پر تہمت لگائیں اُن کی گواہی بھی قبول نہ کرو : ۱۰۱۱	
۸۸۶	جو توبہ کرتا اور نیک عمل کرتا ہے حقیقتاً وہ اللہ کیطرف رجوع کرتا ہے : ۱۹۶	
۸۸۷	جو جو تم سے جاتی رہیں اُس پر غم نہ کھاؤ اور نہ اُس چیز پر اتراؤ جو اُس نے تم کو دی ہے : ۹۶۴	
۸۸۸	جو خدائے رحمٰن کے ذکر سے غفلت اختیار کرے تو ہم اُس کیلئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں : ۵۳۵	
۸۸۹	جو دُنیا کی زندگی اور اُس کی زیب و زینت چاہتا ہے ہم اُس کے عملوں کا بدلہ دُنیا میں بھرپور دے دیتے ہیں : ۳۴۲	
۸۱۰	جو سود کھاتے ہیں قیامت کے روز اپنے پاؤں پر کھڑے نہ ہوں گے : ۸۰۴	
۸۹۱	جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکتا رہا تو جنت اُسکا ٹھکانہ ہوگا : ۶۸۸	
۸۹۲	جو شخص آخرت چاہے اور اُس کے لئے اُتنی ہی کوشش کرے جتنی کہ کرنی چاہیے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی سعی و کوشش مقبول ہوگی : ۴۹۵	
۸۹۳	جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے تو اللہ یقیناً عزیز و حکیم ہے : ۸۲۳	
۸۹۴	جو شخص تمہیں سلام کرے اُس سے یہ نہ کہو کہ تم مسلمان نہیں : ۹۳۲	
۸۹۵	جو شخص روزہ نہ رکھ سکے اُس کے ذمہ فدیہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے : ۷۷۰	
۸۹۶	جو شخص جو کچھ عمل کرتا ہے وہ اُسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا : ۴۴۲	
۸۹۷	جو شخص گناہ کرتا ہے اُسکو اُسی طرح کا بدلہ ملے گا اور جو مرد یا عورت نیک کام کرتا ہے اور وہ مومن ہے تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہونگے : ۴۹۹	
۸۹۸	جو شخص نیک کام کریگا مرد ہو یا عورت جنت میں داخل ہونگے : ۹۴۳	
۸۹۹	جو شخص نیک کام کرے گا تو ہم اس میں اور خوبی بڑھا دیں گے : ۵۲۳	
۹۰۰	جو صبر سے کام لیتے ہیں اور یہ توفیق اسکو ملتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے : ۵۱۴	
۹۰۱	جو بھی گناہ کرے یا اپنے اوپر ظلم ڈھائے پھر اللہ سے معافی کا طلبگار رہے وہ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا : ۹۳۹	
۹۰۲	جو کچھ خرچ کرو گے اُسکا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا : ۸۰۲	
۹۰۳	جو کچھ بھی خرچ کرو مانو رنیاز کے طور پر دو سب کچھ اللہ کے علم میں ہے : ۸۰۲	
۹۰۴	جو کوئی اللہ پر توکل کرے گا تو وہ اُسکو کفایت کریگا بیشک اللہ اپنے کام کو پورا کر کے رہتا ہے : ۹۹۸	

Marfat.com

۹۰۵	جو کوئی بھی روئے زمین پر سے فنا ہو جانیوالا ہے : ۹۹۰
۹۰۶	جو کوئی زمین و آسمان میں ہے اُسی سے مانگتا ہے : ۹۹۰
۹۰۷	جو گمراہ ہوتا ہے وہ اپنے ہی نقصان کیلئے گمراہ ہوتا ہے : ۲۹۴_۲۹۵
۹۰۸	جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں : ۹۰۷
۹۰۹	جو لوگ قبل ازیں گزر چکے ہیں اُن میں بھی عادت الٰہی یکساں رہی ہے اور تو عادت الٰہی میں کبھی تبدیلی نہیں پائے گا : ۸۹۸
۹۱۰	جو لوگ اللہ کو ملنے کی توقع نہیں رکھتے انہوں نے کہا ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں کئے گئے یا ہم اپنے رب کو کھ لیتے : ۱۸۹
۹۱۱	جو لوگ اللہ کے احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتے اُنکو سخت عذاب ہوگا : ۸۳۱
۹۱۲	جو لوگ آپ ﷺ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں : ۱۰۷۲
۹۱۳	جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جانے کی قسم کھا لیں اُنہیں چار ماہ کی مہلت ہے : ۷۸۳_۷۸۴
۹۱۴	جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں اُن کیلئے خوشحالی اور اچھا ٹھکانا ہے : ۹۱۳
۹۱۵	جو لوگ مومن ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور عیسائی اور آتش پرست اور مشرک خدا اُن میں قیامت کے دن فیصلہ کرے گا : ۱۰۳۰
۹۱۶	جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں اُن کیلئے دردناک عذاب ہو گا : ۵۲۶
۹۱۷	جو لوگوں پر عیب لگاتا اور چغلیاں کھاتا پھرتا ہے نیک کاموں سے روکتا، حد سے تجاوز کرتا اور گنہگار بے سرکش ہے علاوہ ازیں بدنام بھی ہے : ۴۰_۴۱
۹۱۸	جو مصیبت آتی ہے وہ پہلے لکھی ہوئی ہے اس پر غم نہ کرو : ۹۶۴
۹۱۹	جو میری یاد سے منہ پھیر لے گا اُسکے لئے تنگی سے زندگی بسر کرنی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اُس کو اندھا کر کے اٹھائیں گے : ۴۲۲
۹۲۰	جو مومن مردوں اور عورتوں کو بغیر اُس کے کہ وہ کوئی گناہ کریں ایذا دیتے ہیں وہ بہتان عظیم اور اثم مبین کے ارتکاب کا بار اُٹھاتے ہیں : ۸۹۶
۹۲۱	جو نیک کام کریگا مرد یا عورت بشرطیکہ مومن ہو اسے ہم پاکیزہ زندگی عطا کریں گے : ۶۱۰_۶۱۱
۹۲۲	جو نیک کام کرے اور وہ مومن بھی ہو تو اُسے ظلم کا خوف ہوگا نہ نقصان کا : ۴۳۱
۹۲۳	جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کبھی بیہودہ جگہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں : ۱۹۶
۹۲۴	جو ہدایت اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی نقصان کیلئے گمراہ ہوتا ہے : ۲۹۴_۲۹۵
۹۲۵	جھوٹا مدعی نبوت سے بڑھکر ظالم کون ہو سکتا ہے : ۴۲۲
۹۲۶	جھوٹ : ۴۸۳_۴۹۵_۴۹۷
۹۲۷	جھوٹی باتوں کی ممانعت : ۱۰۳۳

Marfat.com

۹۲۸	جھاڑ پھونک : ۷۵_۹۴
۹۲۸A	جھوٹوں پر اللہ کی لعنت : ۵۴۸_۱۰۱۱
۹۲۹	جہاد : ۷۷۹_۹۷۱_۱۰۴۰_ ۱۰۷۵_۱۱۱۹ تا ۱۱۲۲_۱۱۲۵_۱۱۳۲_۱۱۶۱
۹۳۰	جہاد کرنیوالوں کا صلہ : ۸۷۲_۹۲۷
۹۳۱	جہاد سے انکار اور اسکی سزا : ۱۱۴۶_۱۱۴۷
۹۳۲	جہاد میں شمولیت کی معافی : ۱۱۴۸
۹۳۳	جہاد سے مستثنیٰ اندھا، لولا، لنگڑا اور بیمار : ۱۰۷۵
۹۳۴	جہاز رانی : ۵۲۵_۵۴۹_۵۹۳_۹۸۹
۹۳۵	جہالت : ۱۷۰_۱۹۵_۲۸۴_۳۴۹
۹۳۶	جہنم : ۱۰۴_۱۲۰_۱۲۱_۲۰۳_۲۱۶_ ۲۲۵_۳۹۴_۴۹۰_۵۰۴_۵۰۵_۵۴۶_ ۶۲۴_۶۴۶_۶۵۹_۶۶۳_۶۷۱_ ۹۲۴_۱۰۳۰_۱۱۴۶
۹۳۷	جہنم کے ۱۹ نگران فرشتے ہونگے : ۵۰
۹۳۸	جہنم کا ایندھن انسان اور پتھر ہونگے : ۱۰۵۷
	چ
۹۳۹	چار دنوں میں تمام پیداوار کا اندازہ ٹھہرایا : ۵۰۹
۹۴۰	چار مہینوں کی حرمت : ۷۷۳_۱۰۸۱_۱۰۸۳_ ۱۱۳۰
۹۴۱	چار ہواؤں کا تذکرہ : ۵۶۱_۵۶۲
۹۴۲	چاند : ۱۳۶_۳۱۵_۹۷۵_۱۰۳۰
۹۴۳	چاند کی حرکات سے شگون لینا : ۷۷۳
۹۴۴	چاند کی منازل : ۱۸۰ (تفصیل ۱۸۱_۱۸۲)
۹۴۵	چاند کے فوائد اور اسکا گھٹنا اور بڑھنا : ۷۷۳
۹۴۶	چاند اور سورج ایک مقرر حساب سے چلتے ہیں : ۹۸۸
۹۴۷	چاند، سورج، ستارے، پہاڑ، چوپائے اور بہت سے انسان سجدہ بجالاتے ہیں : ۱۰۳۰
۹۴۸	چاند اور سورج اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں : ۶۳۷_۱۸۰
۹۴۹	چاند گرہن اور قیامت : ۹۴
۹۵۰	چاہ کن را چاہ در پیش : ۲۰۵
۹۵۱	چرندہ چوپاؤں کی حلت : ۱۰۸۱
۹۵۲	چھ دنوں میں آسمان اور زمین کو بنانا : ۳۱۵_۹۵۹
۹۵۳	چیزیں کیسے وقوع پذیر ہوتی ہیں : ۷۵۱
۹۵۴	چوری کی حرمت : ۹۰۴
۹۵۵	چوری اور اُس کی سزا : ۱۰۹۳
۹۵۶	چیونٹی : ۲۶۱
	ح
۹۵۷	حاجت روائی اور مشکل کشائی کی دُعا اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئے : ۹۷۸_۹۷۹
۹۵۸	حادثے سے مر جانے والا جانور مردار ہونے کی وجہ سے حرام ہے : ۱۰۸۱
۹۵۹	حاطب بن ابی بلتعہ کا واقعہ : ۹۰۱_۹۰۲
۹۶۰	حاکم کی صفت اور اُسکی اطاعت : ۱۱۷_ ۵۷۵_۷۹۱_۸۳۹_۸۵۴_۸۷۱_۹۲۴_ ۱۰۲۳_۱۰۲۶
۹۶۱	حالت احرام میں خشکی کا شکار حرام زر اُسکا کفارہ : ۱۱۱۰
۹۶۲	حالت حیض میں مقاربت کی ممانعت : ۷۸۳
۹۶۳	حُب الٰہی : ۷۶۴_۸۴۱_۹۹۴
۹۶۴	حب زر : ۶۲_۶۸
۹۶۵	ضبط اعمال : ۵۸۹_۵۹۰

Marfat.com

	۷۸۱_۸۳۸_۹۷۳_۱۰۵۱_۱۰۹۹_۱۱۲۵
۹۶۶	حجاب رسم ورواج : ۱۲۹
۹۶۷	حج وعمرہ : ۷۶۲_۷۷۳_۷۷۶_۱۰۳۲_۱۰۷۹
۹۶۸	حج حقوق اللہ میں سے ہے : ۸۵۶
۹۶۹	حج کیلئے راستے کا خرچ : ۷۷۵
۹۷۰	حج کی ادائیگی : ۷۷۵_۷۷۶
۹۷۱	حد سے تجاوز نہ کرو اور تول ٹھیک رکھو اور وزن میں کمی نہ کرو : ۹۸۸
۹۷۲	حد شریعت سے تجاوز کرنیوالے دوزخی ہیں : ۴۹۹
۹۷۳	حدود اللہ سے تجاوز نہ کرو : ۱۱۰۸
۹۷۴	حدود : ۹۱۱_۹۳۴
۹۷۵	حدیث : ۸۷۱_۸۸۶_۱۰۰۵
۹۷۶	حرام : ۴۳۷_۷۶۶_۷۶۷_۱۰۸۱_۱۱۰۸
۹۷۷	حرام اور باطل کی کمائی سے پرہیز : ۹۱۷_۹۵۲_۱۰۹۳_۱۰۹۴_۱۱۰۱_۱۱۳۰
۹۷۸	حرام اور حلال کے خود مختار نہ بنو : ۶۱۴
۹۷۹	حرم مکہ میں ظلم اور زیادتی گناہ ہے : ۱۰۳۲
۹۸۰	حرص : ۷۴۵_۹۴۵_۱۰۰۵_۱۰۶۳
۹۸۱	حرص سے مال جمع کر کے اسکو بار بار گننے والے آگ میں ڈالے جائیں گے : ۹۶_۹۷
۹۸۲	حساب لینا خدا کا کام ہے : ۹۸۷
۹۸۳	حسد کی مذمت : ۷۵_۷۴۹_۹۲۳_۹۲۴
۹۸۴	حسن عمل و حسن ذوق : ۱۹۹_۶۱۰_۸۷۴_۹۰۶_۱۰۸۱_۱۱۰۸
۹۸۵	حسن وزیبائش : ۱۲۹_۱۳۱_۲۰۳_۵۷۰_۵۹۱_۹۷۶_۹۹۰_۱۰۳۲
۹۸۶	حسب وکسب : ۱۹۴_۴۶۳_۴۵۹_۹۰۱_۱۰۵۴_۱۰۵۵
۹۸۷	حسن وسلوک : ۳۰۴_۴۵۹_۶۱۶_۷۴۲_۷۶۸_۷۸۶_۹۱۳_۹۱۹_۹۳۰_۱۰۱۶_۱۰۲۴_۱۰۲۶
۹۸۸	حسن وجمال : ۵۰۳_۱۰۶۱
۹۸۹	حضرت الیاس علیہ السلام کا قصہ : ۴۵۲ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
۹۹۰	اللہ کا ذکر ہیں : ۱۰۰۱
۹۹۱	اللہ کی دلیل : ۱۰۷۹
۹۹۲	پر اس قرآن کو اس لیے نازل نہیں کیا کہ مشقت میں پڑ جائیں : ۲۱۹
۹۹۳	روشن چراغ ہیں : ۸۹۳
۹۹۴	حاضر ناظر ہیں : ۴۶_۷۵۹_۸۱۷_۸۵۶_۸۸۱_۹۱۹_۹۲۵_۹۲۶_۱۰۷۲_۱۱۶۱
۹۹۵	حافظ قرآن تھے : ۵۸
۹۹۶	ساری خدائی کے نبی ہیں : ۱۶۰_۱۸۶_۴۷۰
۹۹۷	کا اعلان توحید : ۴۴۲
۹۹۸	کا ادب رکن ایمان ہے : ۱۵۸_۸۱۵_۸۹۰_۸۹۶_۹۲۶_۱۰۲۶_۱۰۵۱_۱۰۷۲
۹۹۹	کو علم غیب دیا گیا : ۵۷_۳۳۲_۶۰۹_۸۷۲_۸۷۵_۹۴۱
۱۰۰۰	کو شاہد خوشخبری دینے والا اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا : ۸۹۳
۱۰۰۱	کو معراج جسمانی ہوئی : ۷۸_۲۹۲
۱۰۰۲	کو تمام دنیا کیلئے رحمت بنا کر بھیجا : ۶۴۶

Marfat.com

۱۰۰۳	کی گستاخی کفر ہے : ۱۱۳۹_۱۱۴۰
۱۰۰۴	کو کفار کے جنازے نہ پڑھنے اور قبروں پر کھڑے ہونے کا حکم : ۱۱۴۶_۱۱۴۷
۱۰۰۵	لوگوں کو اللہ کیطرف پکارنے والے اور ایک روشن چراغ ہیں : ۸۹۳
۱۰۰۶	کی اُمت کو بہترین قرار دیا گیا ہے : ۸۵۹
۱۰۰۷	کی صفات مبارکہ : ۶۹_۷۰_۱۲۲_۱۲۳_۱۵۸_۱۶۰_۱۶۸_۱۷۰_۱۷۵_۱۷۷_۱۸۶_۱۹۰_۲۰۲_۲۱۸_۲۷۲_۲۸۲_۲۹۱_۲۹۲_۳۱۲_۳۱۵_۳۱۸_۳۳۰_۳۸۹_۴۱۲_۴۴۲_۴۷۰_۴۷۵_۴۸۲_۵۰۳_۵۲۳_۵۲۸_۵۴۳_۵۴۹_۵۵۰_۵۵۵_۶۰۰_۶۰۷_۶۰۹_۶۱۳_۶۲۱_۶۴۶_۷۶۱_۸۶۷_۸۷۱_۹۳۰_۱۰۳۶_۱۰۳۷_۱۰۸۷_۱۱۰۱_۱۱۱۱_۱۱۳۰_۱۱۳۹_۱۱۶۱
۱۰۰۸	کی حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے موجودگی : ۲۳۲_۷۲۹_۷۳۰_۸۸۲
۱۰۰۹	کی صداقت کا ثبوت : ۳۱۸
۱۰۱۰	کی طرف جنوں کو بھیجا : ۱۷۲_۱۷۳_۵۵۹
۱۰۱۱	کی حفاظت : ۴۴۰_۱۱۳۰
۱۰۱۲	کے اسم مبارک کے حوالہ جات : ۲۹۲_۸۶۷_۸۹۱_۱۰۶۵_۱۰۷۹
۱۰۱۳	اُمی تھے : ۷۱۳
۱۰۱۴	اگر پڑھے ہوئے ہوتے تو لوگ قرآن پر شبہ کرتے : ۷۱۳
۱۰۱۵	اور خدا کی نافرمانی کی سزا دوزخ ہے : ۱۷۵
۱۰۱۶	کے احترام میں ذرہ سی کمی رہ جانے پر انسان کے تمام اعمال ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے : ۱۰۵۱
۱۰۱۷	کی ازواج مطہرات مسلمانوں کی مائیں ہیں : ۸۸۱
۱۰۱۸	بھیجے جانے کی وجوہات : ۱۹۴_۴۱۲_۹۲۶
۱۰۱۹	تبلیغ پر کوئی اُجرت نہ لیتے : ۱۲۴_۱۲۳_۳۴۷_۳۵۱_۴۲۱_۵۲۳_۶۵۴_۶۶۹
۱۰۲۰	سے بیعت کرنیوالے اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں : ۱۰۷۲
۱۰۲۱	سے پہلے کسی کو ہمیشگی نہیں بخشی : ۶۲۷
۱۰۲۲	نور ہیں اہل کتاب کو ایمان لانے کا حکم : ۱۰۸۷
	حضرت عیسےٰ علیہ السلام
۱۰۲۳	اللہ کے بیٹے نہیں : ۹۵۴
۱۰۲۴	اور اُنکی والدہ ایک بلند مقام پر رہتے تھے جہاں پانی کا چشمہ جاری تھا : ۶۵۲
۱۰۲۵	بچپن اور بڑھاپے میں یکساں لوگوں کے ساتھ باتیں کرتے تھے : ۸۴۴_۱۱۱۵
۱۰۲۶	خُدا کے بندے ہیں : ۹۵۶
۱۰۲۷	سے آخرت میں شہادت طلبی : ۱۱۱۵
۱۰۲۸	کی بچپن میں گفتگو : ۲۰۹
۱۰۲۹	کی وفات کا ذکر : ۱۱۱۸
۱۰۳۰	کے حواریوں نے آسمان سے ایک خوان اُتارنے کو کہا : ۱۱۱۶
۱۰۳۱	کے معجزات : ۸۴۴_۱۱۱۵_۱۱۱۶
۱۰۳۲	کو قتل نہیں ہوئے بلکہ زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے اور پھر آخر میں اتارے جانے کا ذکر : ۹۵۴
۱۰۳۳	قیامت کی ایک نشانی ہے : ۵۳۸
۱۰۳۴	حضرت مریم علیہا السلام کے رحم میں اللہ نے براہ راست روح پھونک دی : ۱۰۶۰
۱۰۳۵	حضرت مریم علیہا السلام کو دُنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت دی : ۸۴۴
۱۰۳۶	کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا : ۲۰۹

Marfat.com

	حضرت ابراہیم علیہ السلام :	
۱۰۳۷	کا اللہ تعالیٰ سے سوال کہ مُردوں کو کیسے زندہ کرو گے اور اُس کا جواب : ۷۹۷_۷۹۸	
۱۰۳۸	کا اپنی قوم سے مکالمہ : ۴۱۸	
۱۰۳۹	کا شرک سے اظہارِ بیزاری : ۴۱۸	
۱۰۴۰	اور نمرود بادشاہ کا مناظرہ : ۷۹۷	
۱۰۴۱	نے کہا ہے ابا! مجھے وہ علم حاصل ہے جو تمہیں نہیں : ۲۱۳	
۱۰۴۲	حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے بدلے جانور کا عطا ہونا : ۴۵۰	
	حضرت موسیٰ علیہ السلام	
۱۰۴۳	اور فرعون کا مکالمہ : ۲۲۲	
۱۰۴۴	اور فرعون کی لڑائی کا ایک منظر : ۲۲۴	
۱۰۴۵	اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ : ۵۸۵_۵۸۶	
۱۰۴۶	کا واقعہ : ۲۲۰	
۱۰۴۷	کا غصہ : ۱۵۷	
۱۰۴۸	کو معجزات کا عطا ہونا : ۷۷۹_۷۸۰	
۱۰۴۹	کی فرعون کے حق میں بددُعا : ۳۲۵	
۱۰۵۰	کی پیدائش اور پرورش کا حال : ۲۲۲_۲۲۳_۲۲۶	
۱۰۵۱	کی اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی درخواست : ۱۵۵	
۱۰۵۲	کو اللہ نے داہنی طرف سے آواز دی اور راز داری کی گفتگو کیلئے اُنہیں نزدیک بلایا : ۲۱۴	
۱۰۵۳	کے معجزات : ۱۴۷	
۱۰۵۴	کو طور کی مقدس وادی میں منصبِ رسالت سونپا گیا : ۶۸۷	
۱۰۵۵	نے اپنے عصا کو پتھر پر مار کر بارہ چشمے جاری کر دیئے : ۴۳۶	
	حضرت نوح علیہ السلام	
۱۰۵۶	اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویاں نافرمان تھیں : ۱۰۵۹	
۱۰۵۷	کا اللہ تعالیٰ سے مکالمہ : ۶۱۹_۶۲۰	
۱۰۵۸	کا اپنی قوم سے خطاب : ۶۱۷_۶۱۸	
۱۰۵۹	کی عمر مبارک : ۷۷	
۱۰۶۰	کی تعریف : ۹۲	
۱۰۶۱	کی کشتی کا جودی پہاڑی پر ٹھہرنا : ۳۳۹	
۱۰۶۲	کو کشتی تیار کرنے کا حکم : ۳۳۹_۶۵۰	
۱۰۶۳	حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کی وصیت : ۵۲۰_۵۲۱	
۱۰۶۴	اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اونٹنی کو نبوت سے سرفراز کیا گیا : ۹۶۵	
	حضرت یوسف علیہ السلام	
۱۰۶۵	کو کنوئیں میں ڈالنا : ۳۶۹	
۱۰۶۶	کی بچپن کی خواب کی تعبیر : ۳۸۷	
۱۰۶۷	سے خواب کی تعبیر پوچھی : ۳۷۵	
۱۰۶۸	کی شاہی دربار میں طلبی : ۳۷۸	
۱۰۶۹	کارہائی سے پہلے تحقیقات کا مطالبہ : ۳۷۸	
۱۰۷۰	کی بادشاہ مصر سے ملاقات اور اُسکی طرف سے عہدے کی پیشکش : ۳۷۸	
۱۰۷۱	عزیز مصر کی بیوی اور خواب کی تعبیر کا تذکرہ : ۳۶۸_۳۷۱_۳۷۵_۳۷۷	
	حضرت سلیمان علیہ السلام	
۱۰۷۲	پرندوں کی بولی جانتے تھے : ۲۶۱	
۱۰۷۳	کے حکم کے ماتحت ہوائیں چلتی تھیں : ۱۱۸	

Marfat.com

۱۰۷۴	کیلئے جنوں، انسانوں اور پرندوں کے لشکر کو روک روک کر رکھا جاتا تھا : ۲۶۱
۱۰۷۵	کی وفات کا واقعہ : ۴۶۷
	حضرت آدم علیہ السلام
۱۰۷۶	کا واقعہ : ۲۳۲
۱۰۷۷	کی نافرمانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن کی برہنگی ان پر ظاہر ہوگئی اور لگے اپنے اوپر بہشت کے پتے چپکانے : ۲۳۲
	حضرت لوط علیہ السلام
۱۰۷۸	کے مہمانوں سے بدکاری کی نیت کرنیوالوں پر لگاتار پتھر اور کنکر برسائے : ۳۵۸
۱۰۷۹	کی بیوی کا انجام : ۱۴۱۔۳۹۶
	حضرت یعقوب علیہ السلام
۱۰۸۰	کی پیدائش کی بشارت : ۳۵۷
۱۰۸۱	کی بینائی کا پلٹ آنا : ۳۸۷
۱۰۸۲	حضرت خضر علیہ السلام کو علم دیا گیا : ۵۸۳
۱۰۸۳	حضرت عزیر علیہ السلام کا تباہ شدہ گاؤں سے گزرنے کا واقعہ : ۷۹۷
۱۰۸۴	حضرت ایوب علیہ السلام نے پاؤں مارا تو چشمہ پھوٹا جس کے پانی سے بیماری دور ہوگئی : ۱۲۰
۱۰۸۵	حضرت داؤد علیہ السلام کا دنبوں (عورتوں) کا ذکر : ۱۱۶
۱۰۸۶	حضرت یونس علیہ السلام پر ایک بیلدار درخت اگایا : ۴۵۴
۱۰۸۷	حضرات انبیاء واکرام شرعی احکام کے مالک بنائے گئے ہیں : ۱۵۸۔۸۴۴۔۱۱۲۸
۱۰۸۸	حق مہر ادا کرنے کا حکم : ۷۸۹۔۹۰۳۔۹۰۶۔۹۲۵
۱۰۸۹	حق مہر مقرر ہونے کے بعد باہمی رضامندی سے کمی بیشی پر کوئی گناہ نہیں : ۹۱۵
۱۰۹۰	حق کی ثبات : ۹۷۹
۱۰۹۱	حق کی خدمت : ۹۷۹
۱۰۹۲	حق بات کہنے کا حکم : ۸۸۷۔۸۹۰۔۹۰۰۔۱۱۱۸۔۱۱۵۹
۱۰۹۳	حق کے خلاف زیادتی : ۱۴۱۔۸۱۸۔۸۲۳۔۸۹۶
۱۰۹۴	حقوق العباد : ۶۹۸۔۹۰۶۔۹۱۷۔۹۲۴
۱۰۹۵	حقیقت دُنیا : ۵۹۔۸۰۔۱۳۵۔۱۶۲۔۱۹۸۔۲۳۳۔۲۹۵۔۳۱۶۔۳۲۱۔۳۳۳۔۴۰۹۔۴۱۶۔۴۶۳۔۴۹۹۔۵۲۳۔۵۲۶۔۵۳۴۔۵۵۱۔۵۵۳۔۵۷۰۔۶۷۹۔۶۱۳۔۶۵۹۔۶۸۸۔۷۱۶۔۷۷۶۔۷۷۸۔۸۳۶۔۸۷۷۔۸۷۹۔۹۸۲۔۱۱۳۲۔۹۹۷
۱۰۹۶	حکمت سے بھری ہوئی کتاب کی آیتیں : ۱۷۷۔۴۵۶
۱۰۹۷	حکمت ودانائی : ۶۱۶۔۷۸۶۔۸۰۲۔۸۷۱۔۸۸۸۔۹۴۱
۱۰۹۸	حکمت تمام انبیاء کو دی جاتی ہے : ۸۵۳
۱۰۹۹	حلال : ۶۱۴۔۱۰۲۵
۱۱۰۰	حلال اور طیب چیزیں کھانے کا حکم : ۷۶۶۔۱۱۰۸
۱۱۰۱	حلال چیزوں کو حرام کرنیکی ممانعت
۱۱۰۲	حلال وحرام کی حدود مقرر کرنیکا اختیار صرف اللہ کو ہے : ۱۰۵۷

Marfat.com

۱۱۰۳	حلت وحُرمت کے تمام اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہیں : ۸۱-۱۰۸
۱۱۰۴	حلالہ : ۷۸۵
۱۱۰۵	حمد : ۵۳-۱۹۸-۲۶۷-۳۰۲-۳۱۴-۴۰۲-۴۵۵-۴۹۲-۵۰۱-۹۷۸
۱۱۰۶	حمد کے ساتھ تسبیح کرنے اور مغفرت طلب کرنے کا حکم : ۱۱۶۳
۱۱۰۷	خُور وغلمان، شراب طہور وغیرہ کا تذکرہ : ۲۸۵-۷۱۸-۹۹۵
۱۱۰۸	خُور وغلمان : ۴۴۷
۱۱۰۹	حیات بعد از موت : ۱۲۹-۹۴-۱۸۳-۳۰۲-۵۵۱-۵۵۲-۵۷۹-۷۹۷-۱۰۲۸-۱۰۶۱
۱۱۱۰	حیض کے دوران بیوی سے تعلقات : ۷۸۳
	خ
۱۱۱۱	خاتم النبیین : ۸۹۱
۱۱۱۲	خانہ کعبہ کی تعمیر : ۱۰۳۲
۱۱۱۳	خاندان اور اُسکے حقوق : ۷۷۹-۸۸۱-۹۱۹-۱۰۶۳
۱۱۱۴	خباب بن ارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ : ۲۱۶-۲۱۸
۱۱۱۵	خاندان کے سربراہ کی ذمہ داری : ۱۰۵۷
۱۱۱۶	خائن اپنی خیانت سمیت حاضر ہونگے : ۸۷۱
۱۱۱۷	خُدا اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں بناتا : ۵۷۵
۱۱۱۸	خُدا اُس وقت تک کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ خود اپنی حالت تبدیل نہ کردیں : ۹۷۸
۱۱۱۹	خُدا اگر زیادہ ہوتے تو ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کر لیتے : ۶۳۵-۶۵۷
۱۱۲۰	خُدا اُن کے اعمال پر اُن سے مواخذہ کرنے لگے تو اُن پر جلد عذاب بھیج دے مگر اُن سے ایک وعدہ مقرر ہے : ۵۸۲-۶۰۳
۱۱۲۱	خُدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں اُن کے حوالے کردیا کرو : ۹۲۴
۱۱۲۲	خُدا کا ڈر پیدا کرو تا کہ تمہیں فلاح حاصل ہو : ۷۷۳
۱۱۲۳	خُدا کی قدرت مردہ کو زندہ سے نکالنے اور زندہ کو مردہ سے : ۶۹۵
۱۱۲۴	خُدا کی لعنت کے مستحق کیسے لوگ ہیں : ۱۰۱۴-۱۰۱۵
۱۱۲۵	خُدا کی صنعت میں کوئی نقص نہیں : ۶۷۰
۱۱۲۶	خُدا کے بندے تو وہ ہیں جو آہستگی کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور جب اُن سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں : ۱۹۵
۱۱۲۷	خُدا کے دس فرمان : ۴۳۸-۴۳۹
۱۱۲۸	خُدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا اُسکے سوا کوئی معبود نہیں ہر چیز فنا ہونیوالی ہے بجز اُس ذات کے : ۲۹۱
۱۱۲۹	خُدائی سزا میں شک نہ کرو : ۳۲۷
۱۱۳۰	خُدائے عزیز و مہربان پر توکل کرو جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہو : ۲۵۶

Marfat.com

۱۱۳۱ خدا ہے بھرے درختوں سے آگ پیدا کرتا ہے : ۱۸۴_۱۸۵

۱۱۳۲ خبث وطیب : ۸۷۴_۱۰۱۵_۱۱۱۱

۱۱۳۳ خرید وفروخت کے وقت بھی گواہ کرلیا کرو : ۸۰۷

۱۱۳۴ خطرہ کی حالت میں نماز : ۷۸۹

۱۱۳۵ خفیہ سرگوشیوں کی ممانعت : ۱۰۴۶_۱۰۴۷

۱۱۳۶ خلافت : ۷۹۱_۱۰۲۳

۱۱۳۷ خلع کی عدت : ۷۸۵_۷۸۶

۱۱۳۸ خلع : ۹۴۵

۱۱۳۹ خواب انبیاء بھی وحی کی ایک قسم ہے : ۴۵۰

۱۱۴۰ خواہش نفس کو خدا بنانا بھی شرک ہے : ۱۹۲_۲۱۴_۲۸۳_۶۵۲_۶۹۸_۷۵۲_۹۱۶_۹۴۷_۹۶۹_۹۸۵

۱۱۴۲ خواہش نفس کی پیروی کرنیوالا سب سے بڑا گمراہ ہے : ۲۸۳

۱۱۴۳ خوان کا واقعہ : ۱۱۱۶

۱۱۴۴ خوراک : ۳۲۷_۳۲۹_۳۳۰_۳۴۹_۳۴۵_۳۴۷_۶۱۴_۶۵۳_۷۶۶_۷۶۷_۱۰۵۷_۱۰۸۱_۱۰۸۲_۱۱۱۱

۱۱۴۵ خوش حال آدمی کی تجویز کردہ ہے : ۸۷۵_۹۱۹

۱۱۴۶ خوش گفتاری : ۳۰۴_۵۱۴_۸۷۱

۱۱۴۷ خیانت اور تری میں جو جو ہے اُسکو بھی جانتا ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر اُسکا بھی اُسکو علم ہے : ۴۱۴

۱۱۴۸ خوشبودار پھول : ۹۹۸

۱۱۴۹ خودستائی : ۹۲۲

۱۱۵۰ خودکشی کی مذمت : ۳۰۰_۹۱۷

۱۱۵۱ خودغرض انسان : ۳۱۷

۱۱۵۲ خوف آخرت مومن کی لازمی صفت ہے : ۶۸۸

۱۱۵۳ خولہ کا واقعہ : ۱۰۴۵

۱۱۵۴ خون کے رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں : ۸۲۸_۸۸۱_۸۸۲

۱۱۵۵ خون بہا اور اُسکی مقدار : ۹۳۰

۱۱۵۶ خیانت : ۴۹۴_۹۳۹_۱۰۳۴_۱۰۸۶

۱۱۵۷ کرنیوالوں کیلئے ناکامی ہے : ۳۷۸

۱۱۵۸ خیانت کی ممانعت : ۸۱۶

۱۱۵۹ خیرات : ۶۰_۱۸۱_۴۷۳_۶۰۶_۷۲۲_۷۷۳_۷۷۹_۷۸۱_۸۲۵_۹۱۹_۹۵۹_۹۶۱_۹۶۲_۱۰۰۵_۱۰۴۲_۱۰۶۳_۱۱۲۹

۱۱۶۰ خیرات دینے کا حکم : ۷۹۵

۱۱۶۱ خیرات کا ثواب سات سو گنا : ۷۹۹_۸۰۰

۱۱۶۲ خیرات جتا کر برباد نہ کرو : ۸۰۰

۱۱۶۳ خیرات بغیر خسارے کے تجارت ہے : ۲۰۳

۱۱۶۴ خیرات دینے والے بے خوف اور بے غم ہونگے : ۸۰۴

۱۱۶۵ خیر خواہی ونصیحت : ۱۳۸_۱۳۹_۱۴۱_۳۵۰_۶۱۶_۹۲۵_۱۰۹۶

Marfat.com

ر

۱۱۶۶ دار بقا میں نہ کوئی تکلیف ہوگی نہ تھکاوٹ ۲۰۳

۱۱۶۷ دائیں بازو والے جنت کے کونسے باغ میں ہوں گے : ۵۲_۲۳۵_۶۷۶

۱۱۶۸ دراصل حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی مثال بھی خُدا کے نزدیک حضرت آدم علیہ اسلام کی مثال کی طرح ہے اُسے خدا نے مٹی سے بنایا پھر کہا کہ "ہو" پس ہوگیا : ۸۴۴

۱۱۶۹ درحقیقت مومن وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل دہل جاتے ہیں : ۸۱۰

۱۱۷۰ درخت : ۲۳۷_۲۳۸_۵۹۳

۱۱۷۱ درست دین : ۷۳_۵۲۱

۱۱۷۲ دریائی شکار کی حلت : ۱۱۱۰

۱۱۷۳ درندے کا پھاڑا ہوا گوشت حلال ہے بشرطیکہ مرنے سے پہلے ذبح کرلیا جائے : ۱۰۸۱

۱۱۷۴ دریاؤں اور نہروں کا ذکر : ۱۹۴_۲۰۰_۵۹۳_۷۳۹_۹۷۶

۱۱۷۵ دست درازی کا بدلہ لینے کی حد : ۷۷۳

۱۱۷۶ دشمن : ۴۰۱_۱۰۴۲_۱۰۸۵_۱۱۰۶_۱۱۰۸

۱۱۷۷ دشمنوں سے سلوک : ۵۱۴_۱۰۸۱_۱۰۸۵

۱۱۷۸ دعا واستمداد و استعانت : ۷۷۵_۷۷۶_۱۰۹_۱۵۷_۲۷۶_۳۰۹_۳۴۹_۳۵۰_۳۸۷_۴۹۲_۵۰۲_۶۱۹_۶۳۰_۶۴۳_۷۰۶_۸۰۹

۱۱۷۹ دعائے مغفرت برائے کفارنع : ۱۰۴۲_۱۱۴۵_۱۱۴۷

۱۱۸۰ دعا خلیل ونوید مسیحا : ۶۳۰

۱۱۸۱ دعا بازوں اور مرتکب جرائم کی وکالت نہیں کرنی چاہیے ۹۳۹

۱۱۸۲ دفاع کی تیاری : ۸۲۵

۱۱۸۳ دکھاوے کا مال خرچ نہ کرو : ۹۱۹

۱۱۸۴ دن رات برسوں کا حساب کرنے کیلئے بنائے : ۲۹۴

۱۱۸۵ دن رات (دن کو کام۔ رات کو آرام) ۲۷۲_۲۸۷_۲۹۴_۳۳۰_۵۰۳_۶۹۶

۱۱۸۶ دن معاش کے لئے : ۱۹۳_۶۸۳

۱۱۸۷ دُنیا دارالامتحان ہے : ۳۳۱

۱۱۸۸ دُنیا اور آخرت کی خواہش کرنیوالوں میں فرق : ۲۹۵

۱۱۸۹ دُنیا پرست تباہ کار ہیں : ۷۱_۹۷_۶۸۸

۱۱۹۰ دُنیا پرستوں کا انجام : ۷۱_۹۷_۶۸۸

۱۱۹۱ دُنیا پرستوں کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ۷۷۶

۱۱۹۲ دُنیا کی زندگی تو لہو ولعب ہے اور آخرت ہی تو صحیح معنوں میں زندگی ہے۔ کاش یہ لوگ سمجھتے : ۷۱۶

۱۱۹۳ دُنیا کوئی کھیل کا میدان نہیں ہے بلکہ ایک سنجیدہ نظام ہے : ۶۳۵

۱۱۹۴ دُنیا کی زندگی کو تج دینے والا دوزخی ہے ۸۶۷_۸۷۸_۹۰۱

Marfat.com

۱۱۹۵	دُنیا کی زندگی آخرت میں ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہ محسوس ہوگی : ۵۶۰
۱۱۹۶	دُنیا کی زندگی دور نمائی ہے : ۳۲۱
۱۱۹۷	دُنیا کی دوسری قوموں کی شان وشوکت سے دھوکا نہ کھاؤ : ۸۷۹
۱۱۹۸	دُنیا کی اکثرت کا کہا مان لینے سے گمراہ ہو جاؤ گے : ۴۲۸
۱۱۹۹	دُنیا کی عورتوں میں ممتاز درجہ : ۸۴۴
۱۲۰۰	دُنیا کی کمائی کفار کے کسی کام نہ آئیگی : ۵۴۸
۱۲۰۱	دُنیا میں نزول عذاب کا قانون : ۱۰۰۰_۱۰۰۱
۱۲۰۲	دُنیا میں نزول عذاب کی مختلف شکلیں : ۵۶۳_۵۶۴
۱۲۰۳	دُنیا میں سرکش اور فساد پھیلانے والوں کا انجام : ۶۲
۱۲۰۴	دُنیا میں آدمی نے کتنا ہی مال سمیٹا ہو مرنے کے بعد وہ اُس کے کسی کام نہیں آسکتا : ۶۰_۹۶_۹۷
۱۲۰۵	دُنیا وما فیہا کو خدا نے بے فائدہ نہیں بنایا : ۸۷۸
۱۲۰۶	دُنیا مال اور اولاد ایک دوسرے سے زیادہ خواہش وآرزو کا مقام ہے : ۹۶۳
۱۲۰۷	دنیاوی زندگی محض دھوکے کا ایک سامان ہے ۹۶۳_۹۶۴
۱۲۰۸	دُنیاوی زندگی کی مثال اُس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر وہ زمین کی روئیدگی کے ساتھ جسے انسان اور حیوان کھاتے ہیں مل گیا : ۳۲۱
۱۲۰۹	دنیوی نعمتیں اس بات کی علامت نہیں ہیں کہ نعمت پانیوالا اللہ کا محبوب ہے : ۹۸۲
۱۲۱۰	دنیوی زندگی کی مثال : ۹۶۳
۱۲۱۱	دھاندلی سے حاصل کئے ہوئے اموال کی حرمت : ۷۷۱
۱۲۱۲	دھوکا نہ کھاؤ : ۸۷۹
۱۲۱۳	دھوکا کھانے والوں کا انجام : ۵۵۳
۱۲۱۴	دو آدمیوں کا قصہ : ۵۷۷_۵۷۸
۱۲۱۵	دو بہنوں سے نکاح حرام ہے : ۹۱۵
۱۲۱۶	دو دنوں میں سات آسمان بنائے : ۵۰۹
۱۲۱۷	دو مرد بے حیائی کریں تو سزا دو : ۹۱۳
۱۲۱۸	دوزخ والے اہل جنت کو پکاریں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی انڈیل دو : ۱۳۵
۱۲۱۹	دوزخیوں کا لباس : ۱۳۳
۱۲۲۰	دوزخیوں کیلئے لعنت ہے : ۶۷
۱۲۲۱	دوسرا کوئی مذہب قبول نہ ہوگا : ۸۵۴
۱۲۲۲	دوزخیوں کی خوراک : ۶۲۴
۱۲۲۳	دوسرے گھر میں بغیر اجازت اور سلام کئے بغیر داخل نہیں ہونا چاہیے : ۱۰۱۶
۱۲۲۴	دوسرے پر جو فضیلت دی ہے اُسکے بارے میں حسد نہ کرو : ۹۱۷
۱۲۲۵	دوسروں کے گھر آنے جانے کے آداب : ۸۹۶
۱۲۲۶	دوبارہ زندہ ہونے پر انسان خیال کریگا کہ وہ دُنیا میں کوئی گھڑی بھر ہی رہا تھا : ۳۲۶
۱۲۲۷	دوستی : ۸۳۹_۸۶۰_۸۸۱_۹۰۱_۹۵۰_۱۰۹۹_۱۱۰۱_۱۱۴۲
۱۲۲۸	دودھ گوبر میں سے نکلتا ہے : ۶۰۴_۶۴۹
۱۲۲۹	دولت اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت ہے : ۲۳۳_۲۹۸_۳۰۰_۳۰۶_۳۹۳_۴۴۶_۴۷۲_۴۷۳_۷۱۵_۱۰۱۹_۱۱۰۲
۱۲۳۰	دولت حاصل کرنے کیلئے جدوجہد ۵۴۹_۶۸۳_۶۹۶_۱۰۷۰_۱۰۷۱

Marfat.com

۱۲۳۱	دولت راہِ خُدا میں خرچ کرنے کیلئے ہے : ۸۵۵
۱۲۳۲	دولت ضائع کرنے کی چیز نہیں : ۲۹۸
۱۲۳۳	دولت غلط ہاتھوں میں نہ دی جائے : ۹۰۶
۱۲۳۴	دولت کی تقسیم : ۲۹۵_۲۹۸_۵۳۴_۶۰۶_۶۹۸
۱۲۳۵	دولت کی گردش : ۱۰۰۵
۱۲۳۶	دولت کی پاکیزگی کیلئے اُس میں غریبوں کا حصہ نکالنا ضروری ہے : ۱۱۵۱
۱۲۳۷	دولت کی تنگی و فراخی خُدا کے قانون کا مطابق ہوتی ہے : ۲۸۹
۱۲۳۸	دولت کا مقام و مصرف : ۲۴۸_۲۸۴_۴۷۳_۵۲۶_۵۳۴_۸۱۶_۸۶۰_۸۷۵_۹۶۳_۹۷۳_۹۸۲_۱۰۴۴_۱۰۶۳_۱۱۳۰_۱۱۳۲
۱۲۳۹	دولت کو مفید کاموں میں خرچ کرنیکا حکم : ۶۰
۱۲۴۰	دولت مند لوگ ہی مخالفت کرتے رہے ہیں : ۴۷۲
۱۲۴۱	دولت ناجائز طریقہ سے حاصل نہ کی جائے : ۹۰۷_۹۱۷
۱۲۴۲	دھاتیں : ۲۶۷_۸۳۶_۱۱۳۰
۱۲۴۳	دیدارِ الٰہی : ۹۴_۵۹۰_۷۰۵
۱۲۴۴	دین : ۱۳۵_۳۳۹_۷۵۶_۷۸۱_۸۱۹_۸۳۶_۸۵۴_۹۰۳_۹۴۳_۱۰۴۱_۱۰۹۹_۱۱۰۱_۱۱۲۲_۱۱۳۰
۱۲۴۵	دین فروشی : ۷۶۷_۸۵۱_۸۷۷
۱۲۴۶	دین کی تکمیل : ۱۰۸۱
۱۲۴۷	دین کی اشاعت کا صلہ نہیں لیا جا سکتا ۴۲۱_۴۷۵_۵۲۳_۶۵۴
۱۲۴۸	دین کے احکام میں کسی قسم کی تنگی نہیں ۱۰۴۰_۱۰۴۱
۱۲۴۹	دین کیلئے تکلیف اُٹھانے کا صلہ : ۸۷۸_۸۷۹
۱۲۵۰	دین کو دوسرے تمام دینوں پر غالب کرنا ا تعالیٰ کا کام ہے : ۱۰۶۵
۱۲۵۱	دین کو کھیل اور تفریح بنا لینے کا بُرا انجام :
۱۲۵۲	دین حق کی سربلندی کرنیوالوں کیلئے فر جھیجے جاتے ہیں : ۵۱۳
۱۲۵۳	دین کو کھیل تماشہ بنانے والے : ۲۱۶
۱۲۵۴	دین میں غلو کرنے کی ممانعت : ۹۵۴
۱۲۵۵	دین کے بارے میں زبردستی نہیں : ۹۵
۱۲۵۶	دین میں جبر نہیں : ۷۹۵
۱۲۵۷	دین میں فرقہ بندی اور تقسیم کرنیوالوں سے تع قائم نہ کرو : ۶۹۸_۴۴۲
۱۲۵۸	دین میں فرقہ بندی کی ممانعت : ۲۰ ۵۲۱_۶۴۳_۶۵۴
۱۲۵۹	دیوالیہ کا قانون : ۸۰۵
	ڈ
۱۲۶۰	ڈرنے والوں کو نصیحت ہوتی ہے : ۹
۱۲۶۱	ڈرنے والوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے : ۸۱
۱۲۶۲	ڈکیتی : ۱۰۹۲
	ذ
۱۲۶۳	ذاتی ذمہ داری : ۵۲_۳۲۶_۹۰۰
۱۲۶۴	ذبح : ۴۲۸_۴۲۹
۱۲۶۵	ذبح کا طریقہ : ۱۰۳۲_۱۰۳۳_۱۰۳۴

Marfat.com

۱۲۶۶	ذبح کی اہمیت : ۱۰۸۱
۱۲۶۷	ذبح کے لئے اللہ کا نام لینے کی اہمیت : ۴۲۸
۱۲۶۸	ذرائع نقل و حرکت : ۱۸۰_۳۰۶_۵۲۵_۵۹۱_۶۱۸_۶۳۷_۷۶۴_۹۸۹
۱۲۶۹	ذکرِ الٰہی : ۵۹_۱۷۳_۲۲۲_۲۳۲_۴۸۱_۴۸۲_۵۷۵_۷۱۲_۹۹۷_۱۰۱۹_۱۰۳۴
۱۲۷۰	ذکرِ الٰہی کے اثرات انسانی قلوب پر : ۹۷۳
۱۲۷۱	ذکرِ خدا اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے کرو : ۸۷۸
۱۲۷۲	ذکر سے غافل نہ ہونے کی تاکید : ۱۷۰
۱۲۷۳	ذکرِ میلاد شریف سُنتِ الٰہی : ۲۰۹_۲۷۴_۸۷۱_۹۵۶_۱۰۶۵_۱۰۸۷_۱۱۶۱
۱۲۷۴	ذوالقرنین کا واقعہ : ۵۸۷_۵۸۸
۱۲۷۵	رات اور دن کو ایک دوسرے کا جانشین بنایا : ۱۹۵
۱۲۷۶	رات اور دن : ۱۳۶_۱۹۳_۱۹۵_۲۸۶_۲۸۷_۲۹۴_۴۱۵_۴۷۷_۱۰۲۱
۱۲۷۷	رات پردہ ہے : ۶۸۳
۱۲۷۸	راست بازلوگوں کے ساتھ رہو : ۱۱۵۹
۱۲۷۹	راعی اور رعایا کے باہمی تعلقات : ۵۲۶_۸۷۱_۹۲۳
۱۲۸۰	راحت و رنج اُسی کے ہاتھ میں ہے : ۸۱
۱۲۸۱	ربُّ العالمین : ۶۷۸_۷۱۸
۱۲۸۲	ربِّ اکرم : ۳۸
۱۲۸۳	ربِّ اعلیٰ : ۶۰
۱۲۸۴	ربِّ الفلق : ۷۵
۱۲۸۵	ربِّ الناس : ۷۶
۱۲۸۶	ربِّ عظیم : ۲۳۹_۶۷۸
۱۲۸۷	ربِّ کریم : ۶۸۹
۱۲۸۸	رب بمعنی مُربّی بندہ کو کہا جاتا ہے : ۲۹۷_۳۷۱_۳۷۸
۱۲۸۹	ربِّ تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے : ۸۴۷
۱۲۹۰	ربِّ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا چاہتا ہے : ۷۵۹
۱۲۹۱	رب کا عطا کردہ رزق بہتر اور باقی رہنے والا ہے : ۲۳۳
۱۲۹۲	رب کی رحمت دُنیا کے اُس مال سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں : ۵۳۴
۱۲۹۳	رب کی مغفرت کیطرف دوڑو اور اُس جنت کیطرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کے برابر ہے : ۹۶۴
۱۲۹۴	رب کے بتائے بغیر کسی کو علم غیب نہیں : ۲۶۹_۴۶۳_۷۵۹_۱۱۱۵
۱۲۹۵	رجوعِ الٰہی : ۱۰۱_۳۶۰_۴۸۷_۴۹۳_۹۸۳_۹۸۴
۱۲۹۶	رحمت : ۱۳۶_۳۱۲_۴۱۳_۴۳۷_۴۸۷_۵۳۴_۶۴۶_۷۴۹_۷۶۲
۱۲۹۷	ردِّ تثلیث : ۹۵۴ تا ۹۵۶_۱۱۰۴
۱۲۹۸	ردِّ شرک : ۳۱۸_۳۲۱_۴۳۷_۵۶۶
۱۲۹۹	رزق : ۳۴۱_۴۷۳_۵۲۳_۶۰۱_۷۱۵_۷۷۸_۷۷۹_۱۱۰۸
۱۳۰۰	رزق منجانب اللہ : ۹۹۸
۱۳۰۱	رزق کی تقسیم میں اللہ کا طریقہ : ۵۲۱
۱۳۰۲	رزق و مال کی خواہش پوری ہونے پر خیرات کے عہد کو پورا کرنا چاہیے : ۱۱۴۵

Marfat.com

۱۳۰۳	رسالت مجتبیٰ ﷺ : ۱۲۰_۱۷۷_۵۹۰_ ۶۴۶_۸۶۷_۸۹۱_۸۹۳_۹۳۹	
۱۳۰۴	رسالت اور نبوت : ۱۲۵_۱۸۹_۲۷۶_ ۶۲۸_ ۶۳۵_ ۸۰۸_ ۸۵۱_ ۹۲۵_ ۹۲۶_۱۱۰۳	
۱۳۰۵	رسولوں میں فرق : ۳۰۴_۷۹۳_ ۸۰۸_۹۵۰	
۱۳۰۶	رسولوں کو دیوانہ کہا گیا ہے : ۵۶۴_۵۶۶	
۱۳۰۷	رسومات باطلہ کی پیروی کی ممانعت : ۴۶۰	
۱۳۰۸	رشتے دار : ۷۶۸_۷۶۹_۷۷۹_۸۸۱	
۱۳۰۹	رشتہ داروں کے ساتھ سلوک : ۲۹۶_۶۱۰_۹۰۷	
۱۳۱۰	رشتہ داروں کا ترکہ میں حصہ : ۹۱۰_۹۱۲	
۱۳۱۱	رشوت : ۷۷۱_۱۰۹۳_۱۰۹۴	
۱۳۱۲	رضاع وافقہ : ۷۸۷_۹۹۸_۹۹۹	
۱۳۱۳	رضائے الٰہی : ۱۰۰۳_۱۱۱۸_۱۱۴۲_۱۱۵۱	
۱۳۱۴	رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہاجرین وانصار کی پیروی کرنے والوں یعنی اولیاء اللہ کیلئے ہے نہ کہ	
	رحمۃ اللہ علیہ : ۱۰۵۱	
۱۳۱۵	رعد اور فرشتے اُسکی خوف سے اُسکی حمد وثناء بیان کرتے رہتے ہیں : ۹۷۸	
۱۳۱۶	رفاقت کا معیار : ۴۱۳_۵۵۰_۸۱۰_ ۸۱۵_ ۹۰۱_ ۹۰۳_ ۹۴۸_ ۹۵۰_ ۱۰۵۰_۱۰۹۹_۱۱۰۱_۱۱۲۲_۱۱۲۵_۱۱۴۲_۱۱۵۹	
۱۳۱۷	رمضان المبارک : ۷۷۰	
۱۳۱۸	رواج پر عمل منع : ۵۳۳	
۱۳۱۹	روح القدس : ۵۲۸_۶۱۲_۷۴۴_ ۱۱۱۵_۷۹۳	
۱۳۲۰	روح کے متعلق جواب زبانی : ۳۱۰	
۱۳۲۱	روح قبض کیجاتی ہے پھر واپس کیجاتی ہے : ۴۸۵	
۱۳۲۲	روزے : ۷۷۰_۹۲۳_۱۰۴۵_۱۱۱۰	
۱۳۲۳	روزے اور اعتکاف کے دوران مباشرت کی ممانعت : ۷۷۱	
۱۳۲۴	روئے زمین پر پہلا قتل : ۱۰۹۱	
۱۳۲۵	رہبانیت : ۹۲۵_۹۲۶_۱۱۰۶_ ۱۱۳۰_۱۱۰۷	
۱۳۲۶	رئیس مانچسٹر : ۸۰۷	
۱۳۲۷	ریاکاری : ۸۰۰_۸۲۲_۹۴۹	
۱۳۲۸	ریاکاری یا دکھاوے کی نیکیاں کرنیوالوں کو عذاب ملیگا : ۷۲_۸۷۷	

ز

۱۳۲۹	زانی مرد وزانی عورت اور مرد زانی بیوی پر تہمت لگانے کی سزائیں : ۱۰۱۱	
۱۳۳۰	زخم رسانی کی صورت میں بھی قصاص ہے : ۱۰۹۶	
۱۳۳۱	زراعت : ۲۳۷_۲۵۲_۴۳۵_ ۴۳۶_۴۸۰_۵۹۳_۶۶۵_۹۷۶	
۱۳۳۲	زکوٰۃ کا نصاب : ۱۰۰۳	
۱۳۳۳	زکوٰۃ کے مستحق لوگ کون ہیں : ۱۱۳۹	
۱۳۳۴	زکوٰۃ دینے والے اپنے اجر کو بڑھانے والے ہیں : ۶۹۸_۶۹۹	
۱۳۳۵	زکوٰۃ دینے کا حکم : ۱۰۴۷	
۱۳۳۶	زکوٰۃ تمام انبیاء علیہم السلام کے دین میں فرض تھی : ۶۶۱	
۱۳۳۷	زلیخا کا جھوٹ کیسے کھلا : ۳۷۴	
۱۳۳۸	زلیخا کا جرم کا اعتراف : ۳۷۸	
۱۳۳۹	زلیخا کی مکاری : ۳۷۲	

Marfat.com

۱۳۴۰ زلخا کی بدبختی : ۳۷۲

۱۳۴۱ زمین : ۲۰۶_۲۲۲_۲۲۴_۲۳۱_۳۹۳_ ۵۱۴_۶۲۷_۶۶۵_۹۸۸

۱۳۴۲ زمین اور آسمان اُکٹھے تھے پھر جدا جدا کئے گئے : ۶۲۷

۱۳۴۳ زمین اور آسمان کے سب لوگ بیہوش ہوجائینگے : ۴۸۹

۱۳۴۴ زمین اور آسمان کی بادشاہی اللہ کی ہے : ۷۴۹_۹۵۹_۱۰۶۱

۱۳۴۵ زمین پر پانی کے دو ذخیروں کی الگ الگ خاصیتیں : ۹۸۹

۱۳۴۶ زمین پر اکڑ کر مت چلو : ۳۰۰_۴۵۹

۱۳۴۷ زمین پر پہاڑ گاڑ دیئے تا کہ وہ ہلنے نہ پائیں : ۶۲۷

۱۳۴۸ زمین پر اکثریت تو گمراہوں کی ہے : ۴۲۸

۱۳۴۹ زمین خدا کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے دیدے : ۱۵۱

۱۳۵۰ زمین سے نکالے گئے زمین میں واپس آؤ گے اسی سے پھر نکالے جاؤ گے : ۲۲۴

۱۳۵۲ زمین کو دونوں میں پیدا کیا : ۵۰۹

۱۳۵۳ زمین کو فرش کے واسطے بچھایا : ۹۸۸

۱۳۵۴ زنا کاری اور اُسکی سزا : ۱۹۵_۱۹۶_ ۳۰۰_۹۱۳_۱۰۱۱_۱۰۱۷

۱۳۵۵ زنا کیلئے چار گواہوں کی شہادت : ۹۱۳

۱۳۵۶ زندگی بعد از موت کا عقلی ثبوت : ۱۰۱

۱۳۵۷ زنا کی سزا لونڈی کیلئے آدھی ہے : ۹۱۵

۱۳۵۸ زندگی کیا ہے : ۳۲۱_۳۴۳_۴۶۹_ ۵۷۹_۷۱۶_۹۶۳

۱۳۵۹ زندگی کی غائت : ۱۰۶_۳۶۶_۴۴۲_ ۵۵۱_۵۶۶_۵۷۰_۶۳۵_۶۳۷_۶۷۰_ ۹۹۴

۱۳۶۰ زندگی کے حساس دن : ۶۲۱تا۶۴۱

۱۳۶۱ زندگی میں مشکلات کیوں پیش آتی ہیں : ۵۲۵_۸۷۱_۹۲۵_۱۰۶۳

۱۳۶۲ زندگی و موت خدا دیتا ہے : ۱۰۵

۱۳۶۳ زن و شوہر میں جدائی ہو اور وہ اللہ کے حکم کے سوا کسی کو بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے : ۷۴۷

۱۳۶۴ زمین کو بھلے طریقے سے زندگی بسر کرنے کی تاکید : ۹۱۳

۱۳۶۵ زہد : ۷۷۶_۹۲۶_۱۰۶۶_۱۰۶۷

۱۳۶۶ زیادتی علم کیلئے دُعا : ۲۲۱

۱۳۶۷ زیادتی نہ کرنیکا حکم : ۱۱۶_۱۰۵۲

۱۳۶۸ زیادتی نہ کرو بینک زیادتی کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا : ۷۷۳

۱۳۶۹ زیب و زینت : ۱۳۱_۵۷۵_۵۷۹

۱۳۷۰ زیتون کا درخت اور تیل : ۶۰۸_۶۴۹

۱۳۷۱ زیور : ۲۰۰_۵۳۲_۵۷۵_۵۹۲

س

۱۳۷۲ ساتوں آسمان اور زمین اور جو اُنکے مابین ہیں وہ سب کے سب اُسکی تسبیح بیان کرتے ہیں : ۳۰۲

۱۳۷۳ سایہ بھی سجدہ کرتا ہے : ۹۷۹

۱۳۷۴ سایہ سورج کے باعث گھٹتا رہتا ہے : ۱۹۳

۱۳۷۵ سائے دائیں سے اور بائیں سے لوٹتے رہتے ہیں اللہ کے سامنے جھکتے اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں : ۶۰۰

Marfat.com

۱۳۷۶	سائل اور غربا کے ساتھ کیسا برتاؤ کرو : ۲۹۸
۱۳۷۷	سب اشیاء کے جوڑے پیدا کئے : ۱۸۰۔ ۵۶۶
۱۳۷۸	سب تدبیر کا اللہ ہی مالک ہے اُسے معلوم ہے کہ ہر ایک متنفس کیا کر رہا ہے : ۹۸۷
۱۳۷۹	سب کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے : ۷۲۲
۱۳۸۰	سب کے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور باہمی اختلاف سے بچو : ۸۵۸
۱۳۸۱	سبت شکنی کی سزا : ۱۴۳
۱۳۸۲	سبقت : ۱۶۱۔۱۶۲۔۷۳۷
۱۳۸۳	ستارے : ۱۰۸۔۲۳۹۔۴۲۴۔ ۵۹۴۔۱۰۳۰
۱۳۸۴	ستارے صرف پہلے آسمان پر مزین کئے گئے : ۵۰۹
۱۳۸۵	سجدہ سورج چاند کو نہیں صرف خدا کو ہے : ۵۱۴
۱۳۸۶	سجین کیا ہے : ۷۱۸
۱۳۸۷	سچ : ۴۸۳۔۸۸۷۔۸۹۰۔۱۱۱۸
۱۳۸۸	سچ تو یہ ہے کہ خدا نے اُس کو وہ اُس نے جو حکم دیا تھا وہ اُس نے پورا نہیں کیا : ۸۳
۱۳۸۹	سچ کو جھوٹ کا جامہ نہ پہناؤ اور نہ سچ کو چھپاؤ : ۷۳۱
۱۳۹۰	سچ باطل پر غالب رہتا ہے اور باطل کو چلتا کرتا ہے : ۹۳۵
۱۳۹۱	سچ بات کہنے سے خدا اعمال سنوار دے گا : ۹۰۰
۱۳۹۲	سچے دل سے کھائی ہوئی قسموں کا حساب دینا ہوگا : ۷۸۳
۱۳۹۳	سچے مومنوں کی خوبیاں : ۸۱۰۔۱۱۵۵
۱۳۹۴	سچے لوگوں کا ساتھ دو : ۱۱۵۹
۱۳۹۵	سچے نبی اور جھوٹے نبی کا فرق : ۳۱۸
۱۳۹۶	سخاوت و فیاضی : ۷۶۸۔۷۷۹۔۱۱۳۹
۱۳۹۷	سرکش عورت سے برتاؤ : ۹۱۸۔۹۱۹
۱۳۹۸	سرگوشی : ۹۴۱
۱۳۹۹	سزا دیتے وقت ہرگز رحم نہ آئے : ۱۰۱۱
۱۴۰۰	سعی : ۸۱۔۲۹۵۔۵۸۹۔۶۴۶
۱۴۰۱	سفارش میں حصہ : ۹۳۰
۱۴۰۲	سفر : ۷۷۰۔۸۰۷۔۹۲۱
۱۴۰۳	سفر حج میں کسب معاش کی اجازت : ۷۷۵
۱۴۰۴	سفر یا بیماری کے دوران روزے کی قضاء : ۷۷۰
۱۴۰۵	سفر کے دوران وصیت : ۱۱۱۲
۱۴۰۶	سفر میں حادثہ سے موت کے امکانات : ۸۷۰
۱۴۰۷	سفید اور سیاہ چہروں والے : ۳۲۱
۱۴۰۸	سکراۃ الموت سے حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے : ۱۰۳
۱۴۰۹	سلسبیل : ۹۹۵
۱۴۱۰	سلام کا جواب دینا تحفہ ہے : ۹۳۰۔۱۰۲۵
۱۴۱۱	سمندری شکار کی حلت : ۱۱۱۰
۱۴۱۲	سنت الٰہی : ۳۰۸۔۵۰۶۔۸۹۱۔۱۰۷۷
۱۴۱۳	سن رکھو کہ اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے : ۳۳۰
۱۴۱۴	سنو اللہ کے سوا کوئی حاجت روا نہیں اور اللہ ہی کے اوپر مومن لوگ توکل کیا کرتے ہیں : ۱۰۶۳
۱۴۱۵	سورۂ نور کے احکام کو فرض قرار دیا گیا ہے : ۱۰۱۱
۱۴۱۶	سو اُس دن کسی انسان اور جن سے اُسکے گناہوں کے متعلق سوال نہ کیا جائیگا : ۹۹۱
۱۴۱۷	سو جب خاوند نے اُسکی قمیض پیچھے سے پھٹی ہوئی

Marfat.com

	دیکھی تو کہا کہ تم عورتوں کا فریب ہے اور تمہارا فریب بلاشبہ غضب کا ہے : ۳۷۲
۱۴۱۸	سو جس کسی نے سرکشی کی ہوگی اور دُنیا کی زندگی کو ترجیح دی ہوگی تو دوزخ میں اُسکا ٹھکانا ہوگا : ۶۸۸
۱۴۱۹	سو جس کسی نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اُسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر بُرائی کی ہوگی وہ بھی اُسے دیکھ لیگا : ۹۵۸
۱۴۲۰	سو جس کسی کے اعمال کے تول بھاری ہونگے وہ خاطر خواہ عیش میں ہوگا اور جس کسی کے اعمال کے تول ہلکے ہونگے اُن کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا : ۹۳
۱۴۲۱	سو جن لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کیطرف سے سخت ہیں اُن کیلئے خرابی ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں : ۳۸۷،۳۸۱
۱۴۲۲	سو جو نیک عمل کریگا اور مومن بھی ہوگا اُسکا عمل ضائع نہیں جائیگا : ۶۴۶
۱۴۲۳	سود لینے کی ممانعت : ۸۰۴-۸۶۴-
۱۴۲۴	سود کو حرام اور بیع کو حلال فرمایا : ۸۰۴
۱۴۲۵	سود خوری کا حشر : ۸۰۴
۱۴۲۶	سود اور ربوٰ میں فرق : ۸۰۴
۱۴۲۷	سود اور تجارت میں فرق : ۸۰۴
۱۴۲۸	سورج : ۱۳۶-۱۸۰-۳۶۵-۹۷۵-۱۰۳۰
۱۴۲۹	سورج اور چاند ایک مقررہ حساب سے چلتے ہیں : ۹۸۸
۱۴۳۰	سورج اور چاند کو تابع فرمان کیا : ۷۱۵
۱۴۳۱	سورج اور چاند اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے کام میں لگا دیئے ہیں : ۶۲۹
۱۴۳۲	سورج مسلسل مقررہ راستہ پر چل رہا ہے : ۱۸۰
۱۴۳۳	سونا چاندی جمع کرنا عذاب علیم ہے : ۱۱۳۰
۱۴۳۴	سیاسی قوت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے : ۱۰۸۹-۱۰۲۳
۱۴۳۵	سیاسی قوت کے مقاصد : ۷۷۳-۱۰۳۵
۱۴۳۶	سیاسی قوت کا غلط اور ناجائز استعمال : ۲۶۳-۲۷۴-۹۷۱-۹۷۲-
۱۴۳۷	سیاسی قوت کی شرائط : ۲۵۶-۷۱۰-۸۷۱-
۱۴۳۸	سیرت النبی ﷺ : ۴۰-۴۶-۶۴-۶۶-۶۹-۷۰-۷۸-۴۰۹-۵۷۰-۷۵۹-۸۰۱-۸۹۶-۹۷۹-۱۰۸۷-۱۱۲۳-۱۱۲۹-۱۱۶۱
۱۴۳۹	سیر وسیاحت : ۷۰۱-۸۶۵
	ش
۱۴۴۰	شاعری کی مذمت : ۱۸۴
۱۴۴۱	شاعر کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں، کشادہ باتیں کہتے جو خود نہیں کرتے : ۲۵۶
۱۴۴۲	شاہ اعصر کا خواب : ۳۷۷
۱۴۴۳	شاید قیامت قریب آگئی ہو : ۸۹۸
۱۴۴۴	شب قدر شام سے صبح تک خیر ہی خیر ہے : ۸۵
۱۴۴۵	شب قدر میں عبادت کی فضیلت : ۸۵
۱۴۴۶	شجر زقوم : ۴۴۷-۴۴۷-۵۴۶
۱۴۴۷	شراب : ۴۴۷-۷۱۸-۹۲۱-۹۹۴-۱۱۰۸
۱۴۴۸	شراب اور قمار بازی میں بُرائیاں اُن کے فائدوں سے بڑھ کر ہیں لہٰذا حرام ہیں : ۷۸۱
۱۴۴۹	شرک : ۷۳-۷۸-۱۳۱-۱۶۹-۷۰۰-۷۰۵-۱۸۶-۲۵۶-۳۲۹-۴۰۵-۴۱۹-۴۶۱-۴۴۲-۵۷۶-۵۸۹-۵۱۴-۵۹۰-۶۰۱-۶۲۸-۶۹۸-۷۷۶-۷۱۴-۹۲۲-۹۷۸

Marfat.com

۱۴۵۰ شرک تمام عمل ناکارت کر دیتا ہے : ۴۸۹

۱۴۵۱ شرک کرنیوالوں پر رحمت حرام ہے : ۱۱۰۴

۱۴۵۲ شرک کی سزا : ۹۴۳-۱۱۰۴

۱۴۵۳ شرم وحیاء : ۱۰۱۶

۱۴۵۴ شعائر اللہ : ۷۶۲-۷۷۵-۱۰۳۲-۱۰۳۴

۱۴۵۵ شعراء : ۱۸۴-۲۵۶-۶۷۸

۱۴۵۶ شفاء : ۲۴۷-۳۰۹-۳۲۹-۵۱۴-۶۰۴-۱۱۰۲

۱۴۵۷ شفاعت : ۸۰-۴۸۵-۹۳۰

۱۴۵۸ شفقت : ۲۹۷-۴۰۰

۱۴۵۹ شق القمر : ۱۰۹-۱۱۰

۱۴۶۰ شکار : ۱۰۸۱-۱۱۱۰

۱۴۶۱ شکاری جانوروں سے مراد : ۱۰۸۱

۱۴۶۲ شکار کے قاعدے : ۱۰۸۲

۱۴۶۳ شکر گزار : ۲۷۰-۴۶۷-۴۷۷-۶۰۷-۶۲۲-۶۲۸-۷۶۱-۹۵۰-۱۰۸۵

۱۴۶۴ شکر کرنیکا حکم : ۴۵۸-۴۵۹

۱۴۶۵ شک : ۳۰-۹۶۲-۹۷۹-۱۰۲۸

۱۴۶۶ شک کرنیوالوں میں نہ ہو : ۳۳۷-۳۴۳-۳۴۸

۱۴۶۷ شمس وقمر گنتی ماہ وسال کے حساب کیلئے بنایا ہے : ۳۱۵-۴۳۳

۱۴۶۸ شوریٰ : ۵۲۶-۸۷۱

۱۴۶۹ شہاب : ۳۹۳

۱۴۷۰ شہاب ثاقب : ۱۷۳-۳۹۳-۴۴۴

۱۴۷۱ شہادت : ۷۶۲-۸۷۱-۸۷۲-۹۲۶-۹۶۲

۱۴۷۲ شہادت کو چھپانا نہیں چاہیے : ۸۰۷

۱۴۷۳ شہادت کے بغیر یقین گناہ ہے : ۱۰۱۳

۱۴۷۴ شہادت کو چھپانا گناہ ہے : ۸۰۷

۱۴۷۵ شہد کی مکھی کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جو مختلف رنگ کی ہوتی ہے اُس میں لوگوں کیلئے شفاء ہے : ۶۰۴

۱۴۷۶ شہید مرے ہوئے نہیں ہیں بلکہ انکو رزق ملتا ہے : ۸۷۱-۸۷۲

۱۴۷۷ شہید کا سودا اللہ سے ہے : ۱۱۵۵

۱۴۷۸ شیاطین : ۱۲۹-۲۵۶-۴۲۸-۴۲۹

۱۴۷۹ شیاطین کا تسلط : ۶۱۱

۱۴۸۰ شیطان انسان کو بہکانے کا عزم کرتا ہے : ۳۹۴

۱۴۸۱ شیطان بنی آدم کا دشمن ہے : ۱۲۷-۱۸۳-۱۹۸-۲۳۲-۳۰۴-۳۳۶-۵۳۸-۵۸۰-۷۶۶

۱۴۸۲ شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا اور بُرے کام کی ترغیب دیتا ہے : ۸۰۲

۱۴۸۳ شیطان جنگ بدر میں تھا پھر بھاگ گیا : ۸۲۲

۱۴۸۴ شیطان اور اُسکے پیروں کار کی سزا "جہنم" : ۶۲۶

۱۴۸۵ شیطان کی خصلت : ۱۰۰۸

۱۴۸۶ شیطان کے فریب سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہیئے : ۵۱۴

۱۴۸۷ شیطان گمراہوں کا سرپرست ہے ۶۰۳

۱۴۸۸ شیطان مردود ہے : ۱۲۲

۱۴۸۹ شیطانی وسوسے : ۴۲۸

Marfat.com

۱۴۹۰	صابی : ۷۳۷
۱۴۹۱	صالح بیویاں اور اولاد جنت میں نیکوں کے ساتھ مل جائیں گے : ۶۶۶
۱۴۹۲	صاحب فضل کو رشتہ داروں اور محتاجوں کے ساتھ ناراضگی کی حالت میں بھی خرچہ دینا چاہیئے : ۱۰۱۴
۱۴۹۳	صبح وشام : ۵۲-۴۴۴-۶۹۵-۸۹۳
۱۴۹۴	صبر وحلم : ۵۰-۱۰۵-۱۰۶ -۲۸۴-۴۵۹-۴۷۹-۶۱۶-۷۰۳- ۸۷۹-۹۷۳-۹۹۷-۱۰۳۴
۱۴۹۵	صبر کرنیکی تلقین اور اُسکا ثمر : ۴۴- ۱۴۳-۲۳۳-۲۸۹-۳۳۹-۳۶۶ ۴۷۹-۵۰۱-۵۱۴-۶۰۰-۷۱۰-۳۸۵- ۶۱۶-۶۵۹-۶۶۹-۶۷۹-۶۱۳-۷۶۲-۸۲۱ ۷۰۳-۸۷۷-۸۷۹-۸۶۱-
۱۴۹۶	صبر وشکر کرنیوالوں کے لئے نشانیاں : ۵۲۵-۵۲۶
۱۴۹۷	صبر کرنا اور قصور معاف کر دینا ہمت کا کام ہے : ۵۲۶
۱۴۹۸	صحابہ کرامؓ کا ذکر : ۷۵۹-۸۵۹-۸۸۶ -۸۸۷-۱۰۰۵-۱۰۷۲-۱۰۷۶- ۱۱۲۵-۱۱۲۸-۱۱۴۹-۱۱۵۱-۱۱۵۶
۱۴۹۹	صحائف : ۵۹-۸۱-۲۳۴
۱۵۰۰	صحیح احکام چھپانے کی سزا : ۷۶۲-۷۶۷
۱۵۰۱	صداقت شعاری : ۲۱۳-۲۱۴-۴۸۳ -۴۹۰-۷۰۵-۸۸۷-۱۰۰۵-۱۰۵۵-۱۱۵۹
۱۵۰۲	صدقہ بطور کفارہ : ۱۰۹۶
۱۵۰۳	صدقات : ۸۰۰-۸۰۴-۱۳۹-۱۱۵۰
۱۵۰۴	صدقہ خیرات دینے کا حکم : ۸۰۲
۱۵۰۵	صدقہ کا کفارہ : ۱۱۰۸
۱۵۰۶	صدقہ دینے والے مومن مردوں اور عورتوں سے اجر کا وعدہ : ۹۶۲
۱۵۰۷	صراط مستقیم : ۱۷۷-۷۷۹-۸۴۴-۸۵۶ -۱۰۳۷-
۱۵۰۸	صرف ایمان ہی اللہ کے عذاب سے بچنے کی واحد صورت ہے : ۵۵۹
۱۵۰۹	صرف اللہ پر توکل کرو : ۳۳۲-۸۷۱
۱۵۱۰	صرف حلال اور طیب رزق استعمال کرنیکا حکم : ۱۱۰۸
۱۵۱۱	صرف علم رکھنے والے اللہ سے ڈرتے ہیں : ۲۰۳
۱۵۱۲	صفا اور مروہ کی سعی : ۷۶۲
۱۵۱۳	صلح : ۹۴۵-۱۰۵۲
۱۵۱۴	صلح کیا ہوا عہد توڑنے والوں سے سلوک : ۸۲۳
۱۵۱۵	صلح حدیبیہ کو خدا نے فتح فرمایا : ۱۰۷۶
۱۵۱۶	صلح حدیبیہ میں مصلحت تھی : ۱۰۷۶-۱۰۷۷
۱۵۱۶A	صلح حدیبیہ : ۱۰۷۳-۱۰۷۴
۱۵۱۷	صلہ رحمی : ۷۲۷-۹۸۱-۹۸۲
۱۵۱۸	صلوٰۃ وزکوٰۃ : ۴۶-۴۹-۵۳-۵۹- ۶۹-۲۳۳-۲۵۸-۳۱۳-۴۴۲

Marfat.com

۴۵۶_ ۶۴۸_ ۷۴۹_ ۷۶۲_
۷۶۸_ ۷۸۹_ ۸۰۴_ ۹۲۱_ ۹۳۷_ ۹۹۷_
۱۰۰۳_ ۱۰۲۳_ ۱۰۳۵_ ۱۰۴۱_ ۱۱۲۵_ ۱۱۳۹_ ۱۱۴۲

۱۵۱۹ صفت : ۳۴۹_ ۴۶۷_ ۶۰۷_ ۶۴۳

۱۵۲۰ صور اسرافیل : ۱۸۳_ ۲۲۹_ ۲۷۲_
۴۸۹_ ۶۵۹_ ۶۷۵_ ۶۷۶_ ۶۸۴

۱۵۲۱ صور کی آواز کان بہرے کر دینے والی ہوگی : ۸۳

۱۵۲۲ صور کی آواز پوری روئے زمین پر ہر شخص سُن لیگا : ۱۰۵

ض

۱۵۲۳ ضبط گفتگو : ۱۰۳

۱۵۲۴ ضبط ولادت : ۳۰۰

۱۵۲۵ ضمانت : ۳۸۲

۱۵۲۶ ضرورت مندوں کے ساتھ سلوک : ۲۹۸_ ۹۱۹

۱۵۲۷ ضروری ہے کہ ہم خوف و ہراس، بھوک کی تکلیف مال و دولت کے نقصان اور پھلوں کی کمی سے تمھارا کچھ تھوڑا بہت امتحان لیں اور صبر کرنیوالوں کو خوشخبری دے دیجئے : ۷۶۲

ط

۱۵۲۸ طاغوت : ۴۷۹_ ۴۸۰_ ۷۹۵_ ۹۲۳_ ۹۲۵_
۹۲۸_ ۱۱۰۱

۱۵۲۹ طالوت : ۷۹۱تا۷۹۳

۱۵۳۰ طالب دُنیا کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں : ۵۲۳

۱۵۳۱ طعام کن گھروں سے کھا سکتے ہیں اور آداب طعام : ۱۰۲۵

۱۵۳۲ طعام اہل کتاب : ۱۰۸۲

۱۵۳۳ طعن فی الدین : ۱۳۵_ ۱۱۲۲

۱۵۳۴ طعنہ زنی نہ کرو : ۱۰۵۴

۱۵۳۵ طغیان : ۱۲۰_ ۲۳۰_ ۳۰۴_
۴۲۶_ ۴۲۷_ ۶۸۴_ ۶۸۸_ ۷۲۴

۱۵۳۶ طلاق : ۷۸۹_ ۸۹۳_ ۹۹۸_ ۹۹۹

۱۵۳۷ طلاق تیسری دفعہ دینے جانے کے بعد دوبارہ زوجیت میں لیا جانا : ۷۸۵

۱۵۳۸ طلاق کن اوقات میں دینی چاہئے : ۹۹۸

۱۵۳۹ طلاق کے بعد دوسری شادی کی آزادی : ۷۸۷

۱۵۴۰ طلاق کے تمام مدارج : ۹۹۸

۱۵۴۱ طلاق میں عدت کا شمار کیسے کیا جائے : ۹۹۸

۱۵۴۲ طلاق یا خلع کی صورت میں بچوں کی رضاعت کا معاملہ : ۷۸۷

۱۵۴۴ طواف : ۱۰۳۲

۱۵۴۵ طور : ۶۶۶_ ۷۳۷_ ۹۵۱

۱۵۴۶ طور سینا : ۶۴۹

۱۵۴۷ طوفان نوح کی کیفیت : ۳۴۹

۱۵۴۸ طوفان حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ : ۱۰۹_ ۶۷۵

۱۵۴۹ طوی : ۲۲۰_ ۶۸۷

۱۵۵۰ طہارت : ۵۰_ ۷۸۳_ ۸۸۸_ ۱۰۸۴

ظ

۱۵۵۱ ظالم کو خدا ہدایت نہیں دیتا : ۱۰۶۵

۱۵۵۲ ظالم لوگ بلاشبہ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں : ۵۵۰

۱۵۵۳ ظالم ہمیشہ عذاب میں رہیں گے : ۵۲۸

Marfat.com

۱۵۵۴ ظالموں اور مجرموں کی مدد جائز نہیں : ۲۷۶
۱۵۵۵ ظالموں پر خدا کی لعنت جو لوگ اللہ کی راہ سے روکتے تھے : ۱۳۴
۱۵۵۶ ظالموں کی فریاد رکی اُس پانی سے جا ٹپکی جو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہوگا : ۵۷۵
۱۵۵۷ ظلم کا بدلہ تو مناسب طریقہ سے لینا چاہیئے ۵۲۶
۱۵۵۸ ظلم ہونے کے بعد بدلہ لینا جائز ہے : ۵۲۶
۱۵۵۹ ظن کی پیروی کی ممانعت : ۳۲۴۔۴۲۸۔۴۳۷
۱۵۶۰ ظہار : ۸۸۱۔۱۰۴۵

ع

۱۵۶۱ عاجزی اور خوف کے ساتھ چپکے چپکے بغیر آواز کئے ہوئے اپنے رب کو صبح شام یاد کرنا : ۱۷۰
۱۵۶۲ عاد کے بعد ثمود خلیفہ بنائے گئے : ۱۴۱
۱۵۶۳ عالم جمادات : ۳۶۷۔۵۹۳۔۹۶۴۔۹۸۹
۱۵۶۴ عالم حیوانات : ۱۸۴۔۵۰۶۔۵۹۱۔۵۹۳ ۶۰۴۔۶۴۹۔۱۰۸۱
۱۵۶۵ عالم رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو جنگ درکا نقشہ دکھایا گیا تھا : ۸۱۶۔۸۱۹
۱۵۶۶ عالم نباتات : ۸۳۔۱۸۴۔۱۸۵۔۲۲۲۔ ۲۲۳۔۲۲۷۔۲۲۸۔۴۳۵۔۴۳۶۔۵۹۳۔ ۶۰۴۔۶۱۸
۱۵۶۷ عبادت : ۱۷۰۔۱۸۲۔۲۱۵۔۴۰۰۔۴۷۹۔ ۵۰۲۔۵۲۶
۱۵۶۸ عبادت کا صحیح طریقہ : ۱۲۹۔۱۳۰
۱۵۶۹ عبادت کرنیوالوں کیلئے پیغام بشارت ہے : ۶۴۶
۱۵۷۰ عبادت اللہ کے سوا کسی کیلئے نہیں : ۱۰۰۳
۱۵۷۱ عبداللہ بن ابی کا واقعہ : ۰۴۲ تا ۱۰۴۴
۱۵۷۲ عبد بمعنی خادم : ۴۸۷۔۷۲۵۔۱۰۰۶
۱۵۷۳ عبرت : ۶۰۴۔۶۴۹۔۱۰۲۱
۱۵۷۴ عجز و انکسار : ۱۹۵۔۳۰۰۔۴۵۹
۱۵۷۵ عجز و زاری : ۵۱۴۔۶۱۳
۱۵۷۶ عدالت کے کٹہرے میں حاضر نہ ہونا جرم ہے : ۱۰۲۱
۱۵۷۷ عجیب الخلقت جانور کی قوت گویائی : ۲۷۱
۱۵۷۸ عدت : ۷۸۵۔۷۸۶۔۸۹۳۔۹۹۸
۱۵۷۹ عدت اور بچے کو دودھ پلانے کی مدت کا ذکر : ۷۸۷۔۷۸۸۔۹۹۹
۱۵۸۰ عدل کرنیکا حکم : ۱۱۷۔۱۲۹۔۶۱۰۔ ۹۴۷۔۱۰۸۵۔۱۰۹۳
۱۵۸۱ عدوان و حد و دفراموشی : ۱۳۶۔۲۵۳۔ ۶۴۸۔۷۷۳۔۷۸۵۔۱۰۸۱۔۱۱۰۱۔ ۱۱۰۶۔۱۱۰۸
۱۵۸۲ عذاب : ۴۹۹
۱۵۸۳ عذاب الٰہی : ۲۹۵۔۳۰۴۔۳۲۷۔ ۳۲۹۔۳۴۱۔۳۶۳۔۴۱۲۔۴۳۱۔ ۶۶۳۔۷۱۴
۱۵۸۴ عذاب سے بچنے کا طریقہ : ۱۰۶۶۔۱۰۶۷
۱۵۸۵ عذاب قبر، منکر و نکیر و برزخ : ۹۳۶
۱۵۸۶ عذاب دوزخ کی تفصیل : ۹۴۴
۱۵۸۷ عذاب دیکھنے پر انسان ایک اور موقع کیلئے خواہش کریگا : ۴۸۸
۱۵۸۸ عذاب الٰہی کو آتے دیکھ کر ایمان لانا بیکار ہے : ۳۳۷

Marfat.com

۱۵۸۹	عرش : ۸۹_۳۱۵_۳۴۱_۴۹۱_ ۶۵۷_۶۵۹_۶۷۶
۱۵۹۰	عرش کے حامل فرشتے : ۴۹۲
۱۵۹۱	عزت : ۹۳۸_۱۰۳۰
۱۵۹۲	عزت و دولت : ۲۸۹_۴۷۲_۴۷۳_ ۵۷۹_۸۳۹
۱۵۹۳	عزت و ذلت : ۱۹۹_۳۲۱_۸۳۹_۹۳۸
۱۵۹۴	عزت اللہ اور اُسکے رسول اور مومنین ہی کیلئے ہے : ۱۰۴۲
۱۵۹۵	عزت کی روزی : ۴۶۵_۱۰۳۷
۱۵۹۶	عزم : ۴۳۶_۵۶۰_۸۷۱_۸۷۶_۸۷۷
۱۵۹۷	عفو : ۴۳۶_۸۰۱_۸۰۲
۱۵۹۸	عصا از دھا کی شکل میں : ۱۴۷
۱۵۹۹	عصیان : ۶۷۵
۱۶۰۰	عفو الٰہی : ۷۸۳
۱۶۰۱	عفو و درگزر : ۵۲۶_۶۱۶_ ۸۶۴_۸۷۱_۹۱۹_۹۵۰_ ۱۰۱۴
۱۶۰۲	عقیدہ آخرت کی تفصیلات : ۳۱۵
۱۶۰۳	عقیدہ تثلیث : ۹۵۴_۱۱۰۴
۱۶۰۴	عقل : ۴۷۷_۷۷۵_۹۷۶
۱۶۰۵	عقلمندوں کیلئے قدرت کی نشانیاں : ۷۶۴
۱۶۰۶	علم : ۳۸_۲۰۳_۳۶۵_۴۷۷_ ۱۰۴۷
۱۶۰۷	علم اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے : ۲۳۱_ ۴۷۷_۵۸۳_۸۰۲
۱۶۰۸	علم الٰہیہ : ۱۸۰_۲۹۴_۳۹۳_۴۲۴_ ۴۴۴_۵۹۳_۶۷۰_۷۷۳_۹۸۸
۱۶۰۹	علم جمادات : ۲۰۳_۴۶۷_۵۸۷_ ۵۸۸
۱۶۱۰	علم صحت : ۶۰۳
۱۶۱۱	علم غیب : ۱۷۵_۲۰۵_۳۶۹_۴۱۴_ ۴۶۳_۶۰۷_۸۷۴
۱۶۱۲	علم و گمان پر ترجیح : ۱۰۳۸
۱۶۱۳	علم الہامات : ۶۳۵_۶۳۷_۶۹۶_۱۰۲۱
۱۶۱۴	علم الحیوانات : ۲۰۳_۴۳۶_۵۹۱_۶۰۳_ ۶۰۷_۱۰۲۱
۱۶۱۵	علم الیقین : ۱۰۸_۴۷۶_۴۷۷_ ۶۲۸_۶۶۲_۱۰۲۸
۱۶۱۶	علم المحت : ۷۸۳_۹۲۱_۱۰۸۳_ ۱۰۸۵
۱۶۱۷	علم النباتات : ۱۰۱_۱۳۶_ ۲۲۲_۲۲۳_۲۴۱_۳۹۳_ ۵۹۳_۶۸۳_۶۸۴_۹۸۸_ ۱۰۲۸
۱۶۱۸	علمی و صنعتی ترقی کی ترغیب : ۵۹۳_ ۷۲۶_۷۳۰
۱۶۱۹	علیلین کیا ہے؟ : ۷۱۸
۱۶۲۰	علم اسلام صرف رسولوں کیلئے ہے : ۴۵۰_۴۵۲
۱۶۲۱	عورت اور مرد کے مابین فرق : ۷۸۴_ ۸۰۶_۹۱۰_۹۱۸
۱۶۲۲	عورت کا نفقہ : ۹۱۸
۱۶۲۳	عورت کا وراثت میں حصہ : ۹۱۷
۱۶۲۴	عورت کو مجبور نہ کرو وراثت میں اور حق مہر میں : ۹۱۳
۱۶۲۵	عورت کو ایک دولت کا ڈھیر بھی دے دیا تو بھی اس سے کچھ نہ لو : ۹۱۳
۱۶۲۶	عورت کو شوہر سے زیادتی کا ڈر : ۹۲۵
۱۶۲۷	عورت کو مال میراث نہ سمجھو : ۹۱۳

Marfat.com

۱۶۲۸	عورت کی برات کیسے ہو سکتی ہے : ۱۰۱۱
۱۶۲۹	عورت کے پاس جانے اور مہر مقرر کرنے کے پہلے طلاق : ۷۸۹
۱۶۳۰	عورت کے پاس جاؤ تو اگر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو اور چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرو : ۹۲۱-۱۰۸۵
۱۶۳۱	عورت کے لیے رقیق اور چست کپڑے پہننے کی ممانعت : ۱۰۱۶
۱۶۳۲	عورت کے لیے اپنی آواز خوشبو اور زیور کی جھنکار مردوں کو سنانے کی ممانعت : ۱۰۱۶
۱۶۳۳	عورتوں اور مردوں کے لیے ستر کے حدود : ۱۰۱۶
۱۶۳۴	عورتوں کو باہر کیسے نکلنا چاہیے : ۸۹۷-۸۹۸
۱۶۳۵	عورتوں کو کن کن برائیوں سے منع کیا گیا ہے : ۹۰۴
۱۶۳۶	عورتوں کے حقوق : ۷۸۴-۷۸۹-۹۰۴-۹۰۶-۹۱۲-۹۱۷
۱۶۳۷	عورتوں کے لیے پردہ کی حد : ۱۰۱۶-۱۰۲۴
۱۶۳۸	عہد توڑنے والے غداروں کو اللہ محبوب نہیں رکھتا : ۸۲۳
۱۶۳۹	عہد شکنی کی ممانعت : ۱۰۷۲
۱۶۴۰	عہد کی پابندی کرو : ۶۱۰-۹۸۲-۱۰۷۲-۱۱۱۹-۱۱۲۱-۱۱۲۳-۱۱۳۵
۱۶۴۱	عہد و پیمان کے مطابق سب کو حصہ دو : ۹۱۷
۱۶۴۲	عیب نہ نکالو اور عیب سے بچو : ۱۰۵۴
۱۶۴۳	عیسائی حج کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں : ۱۱۲۹
۱۶۴۴	عیسائیوں کے سلیبلہ : ۸۴۷
۱۶۴۵	عیسائیوں کے متعلق نقطہ نظر : ۲۱۸-۵۳۸-۸۴۷-۹۵۲-۹۵۴-۹۵۶-۱۰۶۰-۱۰۸۷-۱۱۰۴-۱۱۰۷
۱۶۴۶	عین ممکن ہے کہ انسان کو بُری لگنے والی چیز اُس کیلئے اچھی اور اچھی لگنے والی چیز اُس کیلئے بُری ہو : ۷۷۹
	غ
۱۶۴۷	غار ثور کا واقعہ : ۱۱۳۲
۱۶۴۸	غربا کو کھانا کھلانا : ۶۲-۱۰۶-۹۹۴
۱۶۴۹	غسل : ۹۲۱
۱۶۵۰	غصہ کی حالت میں دوسرے کے قصور معاف کردینا بہت بڑی بات ہے : ۸۶۴
۱۶۵۱	غصہ آجائے تو درگزر کرجاؤ : ۵۲۶
۱۶۵۲	غصب : ۷۷۱-۹۵۲
۱۶۵۳	غض بصر : ۱۰۱۶
۱۶۵۴	غفلت : ۱۶۵-۳۱۶-۳۳۵-۶۳۳
۱۶۵۵	غلبہ اسلام کی پیشگوئی اور وعدہ : ۱۰۲۳-۱۰۵۰
۱۶۵۶	غلبہ کفر فساد ہے : ۸۲۸
۱۶۵۷	غلط قسم کا کفارہ : ۱۱۰۸
۱۶۵۸	غلامی : ۹۳۴-۱۰۱۷-۱۰۴۵-۱۱۳۶
۱۶۵۹	غلاموں کی آبادکاری : ۱۰۱۷
۱۶۶۰	غلاموں کے اخلاق کا تحفظ : ۱۰۱۷
۱۶۶۱	غور وفکر : ۵۹۳-۶۰۰-۶۹۳-۸۷۸-۱۰۰۹-۹۷۶
۱۶۶۲	غیب کی کنجیاں صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے : ۴۱۴
۱۶۶۳	غیبت اور بدخوئی نہ کرو : ۱۰۵۴
۱۶۶۴	غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی ممانعت : ۵۱۴
۱۶۶۵	غیر مسلموں کے بارے میں اسلام کی رواداری : ۸۵۴
۱۶۶۶	غیر مسلم ایذا دیں تو کیا کرنا چاہیے : ۶۱۶

Marfat.com

ف

۱۶۶۷	فاجر : ۱۱۸-۶۹۰-۷۱۸
۱۶۶۸	فاسق کی بات کی تحقیق کرلیا کرو : ۱۰۵۲
۱۶۶۹	فال ماپانسے : ۱۱۰۸
۱۶۷۰	فائدہ خُدا کی طرف سے ہے اور نقصان تمہیے اعمال : ۹۳۰
۱۶۷۱	فحاشی : ۱۲۹-۶۱۰-۹۹۸-۱۰۱۳
۱۶۷۲	فتح مکہ : ۱۶۳
۱۶۷۳	فتح ونصرت کے وقت کی دُعا : ۱۱۶۳
۱۶۷۴	فتنہ انگیزی کرنیوالوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا : ۷۷۶
۱۶۷۵	فراخی وتنگی : ۶۶-۸۶۴
۱۶۷۶	فرشتے : ۵۰-۸۵-۵۱۹-۶۷۶-۷۲۹-۷۴۷-۸۲۳-۹۴۸-۱۰۴۰-۱۰۵۷
۱۶۷۷	فرشتے اللہ کے پیغام رساں : ۱۰۴۰
۱۶۷۸	فرشتے اور جن کا فرق : ۵۸۰
۱۶۷۹	فرشتے اور روح اُس کیطرف چڑھتے ہیں : ۶۷۹
۱۶۸۰	فرشتے اُس کے خوف سے اُسکی حمد وثنا کرتے ہیں : ۹۷۸
۱۶۸۱	فرشتے بلی جنت کا استقبال کریں گے : ۹۸۲
۱۶۸۲	فرشتے جب کافروں کی روحیں قبض کرتے ہیں وہ اُن کے چہروں پر اور پشت پر مارتے ہیں : ۸۲۳
۱۶۸۳	فرشتے خود آکر نہیں اُترتے وہ تمہیں سکون اور اطمینان قلب دیتے ہیں : ۸۱۱
۱۶۸۴	فرشتے دُنیا کا تمام نظام اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلاتے ہیں : ۶۸۶-۶۸۷
۱۶۸۵	فرشتے عذاب لیکر آتے ہیں : ۱۸۹-۱۹۰
۱۶۸۶	فرشتے کا انسانی شکل میں آنا : ۴۰۹
۱۶۸۷	فرشتے مونث نہیں : ۳۰۰-۴۵۴
۱۶۸۸	فرشتے مطلق تکبر نہیں کرتے : ۶۰۰
۱۶۸۹	فرشتے وحی لانے پر مامور ہوتے ہیں : ۵۹۱
۱۶۹۰	فرشتے ہر شخص کے ساتھ لگے ہوتے ہیں : ۹۷۸
۱۶۹۱	فرشتوں اور مومنوں کے درمیان ایمان کا رشتہ : ۴۹۲
۱۶۹۲	فرشتوں پر ایمان : ۷۶۸-۸۰۸-۹۴۹
۱۶۹۳	فرشتوں کا علم محدود اور انسان کا علم وسیع ہے : ۷۲۹
۱۶۹۴	فرشتوں کا اقرار کہ اُن کا علم محدود ہے : ۷۲۹
۱۶۹۵	فرشتوں کو خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں قرار دینا : ۴۲۵
۱۶۹۶	فرشتوں کے پر ہیں : ۱۹۸
۱۶۹۷	فرشتوں کے مدارج : ۴۵۴
۱۶۹۸	فرشتوں کے صفات : ۱۷۵
۱۷۰۰	فرعون : ۲۷۴-۲۸۰ (۳۵۰۰ سال بعد سمندر نے لاش باہر پھینک دی)
۱۷۰۱	فرعون بنی اسرائیل کے بیٹوں کو ذبح کیا کرتا اور بیٹیوں کو زندہ رکھتا : ۶۲۱
۱۷۰۲	فرعون حضرت موسےٰ علیہ السلام کو ذلیل سمجھتا تھا : ۵۳۷
۱۷۰۳	فرعون کا انجام باعث عبرت تھا : ۵۴۳
۱۷۰۴	فرعون کا ڈوبتے وقت ایمان لانا : ۳۳۵

Marfat.com

۱۷۰۵ فرعون کا حضرت موسیٰ علیہ اسلام سے مکالمے : ۳۱۳

۱۷۰۶ فرعون کی مار بار عہد شکنی : ۱۵۲

۱۷۰۷ فرعون کی قوم پر پے در پے بلاؤں کا نزول : ۱۵۲

۱۷۰۸ فرعون کی بیوی نے کہا کہ یہ (حضرت موسیٰ علیہ اسلام) میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے ہلاک نہ کرو : ۲۷۴

۱۷۰۹ فرعون کی بیوی نے کہا کہ اے میرے رب تو جنت میں اپنے پاس میرے لئے گھر بنا دے : ۱۰۵۹۔۱۰۶۰

۱۷۱۰ فرعون متکبر تھا : ۴۹۶

۱۷۱۱ فرعون سخنوں والا تھا : ۶۲۔۱۱۴

۱۷۱۲ فرعونیوں کو صبح و شام دوزخ کی آگ کے سامنے لایا جاتا ہے : ۴۹۹

۱۷۱۳ فساد کرنے کی ممانعت اور سزا : ۱۳۶۔۱۴۳۔ ۲۵۴۔۶۰۹۔۷۲۷۔۹۸۲۔۱۰۹۲۔۱۱۰۱

۱۷۱۴ فسق : ۵۶۰۔۷۲۷۔۱۰۱۱

۱۷۱۵ فضائل اہل بیت النبیؐ : ۸۱۷۔ ۸۵۸۔۸۸۸۔۸۹۶

۱۷۱۶ فضائل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا : ۸۸۸۔۱۰۱۴۔۱۰۱۵

۱۷۱۷ فضائل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم : ۷۲۲۔ ۱۰۵۱۔۱۰۵۲

۱۷۱۸ فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں : ۲۹۷۔ ۲۹۸

۱۷۱۹ فضول خرچی : ۱۹۵

۱۷۲۰ فضول سوالات : ۱۱۱۲

۱۷۲۱ فرمانبردار اور گنہگار برابر نہیں ہو سکتے : ۴۴

۱۷۲۲ فطرت : ۶۹۸

۱۷۲۳ فقہ : ۱۱۶۰

۱۷۲۴ فلاح : ۵۹۔۲۸۶۔۴۵۷۔ ۶۴۸۔۶۹۸۔۷۲۲۔۸۵۸۔۱۰۲۲۔ ۱۰۹۳۔۱۱۴۷

۱۷۲۵ فلکیات : ۱۸۰۔۳۱۵۔۳۱۶۔۳۹۳۔ ۴۴۴۔۵۹۳۔۶۳۷۔۶۴۸۔۶۷۰۔۷۷۳

۱۷۲۶ فوز : ۳۳۰۔۵۴۶۔۹۱۱۔۱۰۲۲۔۱۱۱۸

۱۷۲۷ فوز عظیم کیا ہے : ۱۱۴۲۔۱۱۴۷۔۱۱۵۱۔ ۱۱۵۵

ق

۱۷۲۸ قارون کا خزانہ : ۲۸۸

۱۷۲۹ قارون حضرت موسیٰ علیہ اسلام کی قوم سے تھا : ۲۸۸

۱۷۳۰ قارون، فرعون اور ہامان ہلاک ہوئے : ۷۱۱

۱۷۳۱ قانون : ۸۱۔۲۰۱۔۴۳۹۔۴۴۲۔۵۴۶۔ ۸۹۰۔۹۱۱۔۹۴۴۔۹۴۷۔۱۰۹۱۔۱۰۹۷

۱۷۳۲ قانون الٰہی سے روگردانی منافی ایمان ہے : ۱۰۹۴

۱۷۳۳ قانون شہادت : ۶۸۰۔ ۹۴۷۔۹۹۸۔۱۰۱۳۔۱۰۱۵۔۱۱۱۲۔۱۱۱۳

۱۷۳۴ قانون شہادت میں عورت کی گواہی : ۸۰۶

۱۷۳۵ قانون قتل : ۱۹۵۔۱۹۶۔۳۰۰۔۷۶۸۔ ۹۱۷۔۹۳۴۔۱۰۹۱۔۱۰۹۲

۱۷۳۶ قانون وراثت کی دینی اہمیت : ۹۰۷

۱۷۳۷ قبر : ۷۰۔۸۳۔۲۸۹۔۱۰۲۸

۱۷۳۸ قبلہ : ۳۳۵۔۷۵۹

۱۷۳۹ قتل حیاتوت کا واقعہ : ۷۹۳

Marfat.com

۱۷۴۰ قتل کیلئے سزا اور خون بہا : ۷۶۸

۱۷۴۱ قتل کی ممانعت : ۹۳۳_۱۰۹۱

۱۷۴۲ قرآن مجید (تفصیل ۱۲۰۰ تا ۱۲۱۱)
اور سائنس : ۹۴_۱۰۸_۱۳۶_۱۸۰_۲۳۱_۲۷۲_۳۱۳_۵۰۹_۵۱۷_۵۶۶_۶۰۴_۶۱۸_۶۲۷_۶۸۹_۷۰۷_۹۷۵_۱۰۲۱

۱۷۴۳ اگر پہاڑ نازل ہوتا تو وہ خوف سے پھٹ جاتا : ۱۰۰۹

۱۷۴۴ ایک نصیحت ہے : ۸۳

۱۷۴۵ بابرکت نصیحت ہے : ۶۳۹

۱۷۴۶ پڑھنے سے پہلے کیا کرنا چاہیے : ۶۱۱

۱۷۴۷ تمام جہان کے لوگوں کیلئے ایک نصیحت ہے جو
تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہیں : ۴۴

۱۷۴۸ راہ ہدایت کیلئے رہنمائی کرتا ہے : ۱۷۳

۱۷۴۹ سُننے کے آداب : ۱۷۰

۱۷۵۰ سے بعض گمراہی لیتے ہے : ۷۲۷_۱۱۰۱

۱۷۵۱ عربی زبان میں کیوں نازل ہوا : ۵۱۴_۵۱۵_۶۲۱

۱۷۵۲ عربی میں نازل کیا ہے جس میں کوئی بھی کجی
نہیں : ۴۸۲

۱۷۵۳ کا اعجاز : ۲۱۰_۲۳۴_۷۲۱

۱۷۵۴ کے نزول کا مقصد : ۲۱۸_۲۲۱_۵۶۹

۱۷۵۵ کو پاک صاف لوگ پڑھتے ہیں : ۲۲۹

۱۷۵۶ کو ٹھوڑا ٹھوڑا اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ ﷺ
لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر سنائیں : ۲۳۳

۱۷۵۷ کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو : ۴۶

۱۷۵۸ کوشش قدر میں نازل کیا گیا : ۸۵

۱۷۵۹ کو شیطان لے کر نہیں اترے یہ اُن کیلئے زیب
بھی نہیں اور نہ اُن پر قادر ہیں : ۲۵۶

۱۷۶۰ کی اور نے بنا کر خدا کے نام نہیں لگایا : ۳۳۳

۱۷۶۱ کی صفات : ۵۷_۸۹_۱۰_۱۱۳_۱۱۸_۱۲۳_۱۳۵_۱۷۰_۱۷۷_۱۸۶_۱۹۰_۲۰۱_۲۹۱_۳۰۲_۳۱۵_۴۰۰_۴۰۵_۴۷۶_۴۹۲_۵۰۷_۵۱۴_۵۲۷_۵۳۰_۵۳۷_۵۴۶_۵۴۷_۵۱۹_۵۵۵_۵۵۴_۵۶۹_۶۲۱_۸۳۱_۹۲۱_۹۸۸_۱۱۰۱_۹۹۷

۱۷۶۲ کی تکریم : ۴۶_۱۷۰_۲۳۹_۴۱۶_۵۱۲_۵۱۷_۶۱۱

۱۷۶۳ کی پیش گوئیاں : ۴۱۱_۶۰۰_۶۹۳_۱۰۲۳_۱۰۷۹_۱۱۳۵

۱۷۶۴ کی حفاظت کا ذمہ : ۳۹

۱۷۶۵ کے بارے میں شک کرنیوالوں کا چیلنج : ۳۱۰_۳۲۴_۳۴۳_۶۶۸_۷۲۶

۱۷۶۶ کے مطابق فیصلہ کرنیوالا حکم : ۹۳۹

۱۷۶۷ کے مطابق فیصلہ نہ کرنیوالا کافر ہے : ۱۰۹۶

۱۷۶۸ کے مطابق فیصلہ نہ کرنیوالا نافرمان ہے : ۱۰۹۶

۱۷۶۹ کے مطابق فیصلہ نہ کرنیوالا ظالم ہے : ۱۰۹۶

۱۷۷۰ کے کلام الٰہی ہونے کے دلائل : ۷۲۶

۱۷۷۱ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے : ۸۹_۵۳۰

۱۷۷۲ ماہ رمضان میں نازل کیا گیا : ۷۷۰

۱۷۷۳ میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں : ۷۲۱

۱۷۷۴ میں ہر طرح کی باتیں مار مار بیان کی گئی
ہیں : ۳۱۰

۱۷۷۵ میں بہت سے پیغمبروں کے حالات بیان

Marfat.com

	فرمائے گئے اور بہت سے پیشگوئیوں کے
	حالات بیان نہیں کیے گئے : ۵۰۵
۱۷۷۶	قربانی : ۷۰_۷۳_۷۷۴_۱۰۸۱_
۱۷۷۷	قربانی کا مقصد : ۱۰۳۴
۱۷۷۸	قربانی کے دن مقرر ہیں : ۱۰۳۳ _ ۱۰۳۳
۱۷۷۹	قربانی دینے کی توفیق نہ ہو تو حج کے دنوں میں تین روزے رکھو پھر گھر واپس آکر سات روزے رکھ کر دس روزے پورے کرو : ۷۷۴
۱۷۸۰	قرض : ۷۹۱_۹۱۰_۱۱۳۹
۱۷۸۱	قرض حسنہ خُدا کو دو : ۴۹_
	۹۵۹_ ۹۶۱
۱۷۸۲	قرعہ اندازی : ۴۵۴
۱۷۸۳	قزف : ۱۰۱:
۱۷۸۴	قسم اُٹھانا : ۴۰_۷۸۳_۱۱۰۸_۱۱۲۲
۱۷۸۵	قسم توڑنے کا کفارہ : ۱۰۵۷
۱۷۸۶	قسم کو ڈھال مت بناؤ نہ جھوٹی قسم کھاؤ : ۱۰۴۹
۱۷۸۷	قسم نہ توڑو : ۶۱_۱۰۹۹
۱۷۸۸	قسم کھانے والا انسان ذلیل ہوتا ہے : ۴۰
۱۷۸۹	قصاص : ۷۶۸_۹۳۳_۱۰۹۶
۱۷۹۰	قصاص میں حد سے تجاوز کرنا ممنوع ہے : ۳۰۰
۱۷۹۱	قصہ اصحاب الفیل : ۷۳
۱۷۹۲	قلم : ۲۸
۱۷۹۳	قمری وقت کی علامت میں نئے چاند : ۷۷۳
۱۷۹۴	قوت مدافعت : ۵۲۶
۱۷۹۵	قول اور فعل میں تضاد : ۱۰۶۵
۱۷۹۶	قوم ثمود کو ایک مہیب آواز سے ہلاک کر دیا گیا : ۶۷۵
۱۷۹۹	قوم عاد کو تیز آندھی سے برباد کر دیا گیا جو سات رات اور آٹھ دن مسلسل اُن پر چلائی رکھی : ۶۷۵
۱۸۰۰	قوم تبع : ۵۴۵
۱۸۰۱	قوم نوح علیہ السلام کا قصہ ۱۰۹
۱۸۰۲	قوموں کا ذکر : ۹۲_ ۱۰۱_ ۳۵۲_ ۴۴۵_ ۷۳۳
۱۸۰۳	قوموں کا عروج وزوال : ۲۸۳_ ۵۰۶_ ۷۹۳_ ۸۲۳
۱۸۰۴	قوموں کی بیعاد : ۳۲۷_ ۳۹۱
۱۸۰۵	قوموں کی خوشحالی اور بدحالی سے آزمائش کی جاتی ہے ۱۶۲
۱۸۰۶	قیام امن : ۸۲۵_ ۱۰۹۲
۱۸۰۷	قیام شب نفس کو زیر کرتا ہے : ۴۶
	قیامت
۱۸۰۸	ایک عظیم حادثہ ہے جو بڑا سخت اور تلخ ہوگا : ۱۰۴۸
۱۸۰۹	آنے سے پہلے کی کچھ نشانیاں : ۶۴۶
۱۸۱۰	برحق ہے : ۹۱۹
۱۸۱۱	بتائی ہے : ۱۰۰
۱۸۱۲	کا دن پچاس ہزار سال کا : ۶۷۹
۱۸۱۳	کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے ۱۶۸
۱۸۱۴	کس طرح آئیگی : ۶۸۷
۱۸۱۵	کو سب اکیلے اکیلے حاضر ہونگے ۲۱۸
۱۸۱۶	کو سب لوگ اپنے اپنے پیشوا کے ساتھ بلائے جائیں گے : ۳۰۷
۱۸۱۷	کو مخفی رکھا گیا تاکہ ہر شخص کو اسکی کوشش کا بدلہ ملے : ۲۲۰

Marfat.com

۱۸۱۸	کے احوال : ۵۶۔۵۷۔۸۳۔۹۳۔۹۴۔ ۱۰۹۔۱۲۵۔۲۲۹۔۲۹۴۔۲۹۵۔۳۱۲۔ ۶۳۹۔۶۸۔۷۳۳۔۷۹۵۔ ۹۰۱
۱۸۱۹	کے دن انسان اپنے بھائی ماں باپ بیوی اور اولاد سے بھاگے گا اور کسی کو بھی کسی کا ہوش نہ ہوگا : ۸۳
۱۸۲۰	کے دن تمام زمین اللہ تعالیٰ کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان داہنے ہاتھ میں لپٹے ہونگے : ۴۸۹
۱۸۲۱	کے دن حضرت عیسٰے علیہ اسلام کا اللہ تعالیٰ سے مکالمہ : ۱۱۱۵۔۱۱۱۷
۱۸۲۲	کے دن آنکھیں پتھر اجائیں گی : ۹۴
۱۸۲۳	کے دن سورج اور چاند ایک مقام پر اکھٹے ہوجائیں گے : ۹۴
۱۸۲۴	کے دن آسمان پھٹ جائیگا : ۶۸۹
۱۸۲۵	کے دن جھٹلانے والوں کیلئے اُس دن بڑی تباہی ہے : ۱۰۰
۱۸۲۶	کے دن سورج ماند پڑ جائیگا : ۵۶
۱۸۲۷	کے دن روحوں کو اُن کے جسموں کے ساتھ ملایا جائیگا : ۵۶۔۵۷
۱۸۲۸	کے دن جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہوگا اُن کے چہرے سیاہ ہونگے : ۴۸۸
۱۸۲۹	کے دن چاند بے نور ہوجائیگا : ۹۴
۱۸۳۰	کے دن روح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہونگے : ۶۸۶
۱۸۳۱	کے دن تیرں اکھاڑی جائیں گی : ۶۸۹
۱۸۳۲	کے دن کوئی متفس بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر بات نہ کر سکے گا : ۳۶۳
۱۸۳۳	کے دن ہر ایک کو انصاف کے ساتھ بدلہ دیا جائیگا : ۱۸۳
۱۸۳۴	کے دن دریا جوش مارں گے : ۵۶
۱۸۳۵	کے دن ہم انصاف کا ترازو قائم کریں گے کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا : ۶۳۹
۱۸۳۶	کے روز آٹھ فرشتوں کا عرش کو اٹھائے ہوئے ہونا : ۶۷۶
۱۸۳۷	کے روز ہم پہاڑوں کو رواں کریں گے اور زمین کو تو بالکل صاف دیکھے گا : ۵۷۹
۱۸۳۸	کے روز موجودہ زمین دوسری زمین سے اور آسمان بھی بدل دیئے جائینگے : ۱۳۱
۱۸۳۹	میں زمین نیکی بدی کی خبر دے گی : ۱۵۸
۱۸۴۰	کاتب اور گواہ کو ستانا نہ چاہئے : ۸۰۶
۱۸۴۱	کاروباری معاملات میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی لے لو : ۸۰۶
۱۸۴۲	کافر اور مومن کے کردار میں فرق : ۹۲۷
۱۸۴۳	کافر باپ بیٹا بھائی رشتہ دار سے قطع تعلق کر دیا حکم : ۱۱۲۵
۱۸۴۴	کافر بعض اوقات آرزو کریں گے کہ وہ مسلمان ہوتے : ۳۹۱
۱۸۴۵	کافر تاریخ سے سبق نہیں سیکھتے : ۱۰۳۵
۱۸۴۶	کافر کون؟ : ۹۵۰
۱۸۴۷	کافرانہ باتوں کا انجام : ۹۶۷۔۹۶۸
۱۸۴۸	کچھ شک نہیں کہ کافر نجات نہیں پائیں گے : ۶۵۹
۱۸۴۹	کفار اور مشرکین : ۱۳۳۔۲۰۳۔۲۱۸۔ ۳۹۱۔۵۱۲۔۵۱۳۔۶۰۹۔۷۰۵۔۷۲۲۔ ۷۳۹۔۷۶۲۔۷۶۴۔۷۶۵۔۷۷۸۔ ۷۹۵۔۸۳۶۔۸۷۳۔۱۰۹۳۔۱۱۲۸

Marfat.com

۱۸۵۰	کفار بہرے گونگے اندھے مردے ہیں : ۲۷۱_۷۲۵_۹۷۲
۱۸۵۱	کفار چاہتے ہیں کہ مسلمان کفر اختیار کر لیں ۹۰۱
۱۸۵۲	کفار سے دوستی منع ہے : ۹۰۱_۱۰۹۹_۱۱۰۱
۱۸۵۳	کفار سے جنگ : ۷۷۳_۷۹۱_ ۸۱۴_ ۸۱۹_ ۸۲۶_ ۹۳۵_۹۶۷ ۱۱۶۱_۱۰۶۵
۱۸۵۴	کفار کا کھانا پینا ایسا ہے جیسے حیوانوں کا : ۹۶۹
۱۸۵۵	کفار کے لئے شفاعت نہیں ہے : ۱۰۴۲
۱۸۵۶	کفار معجزہ کو جادو کہتے ہیں : ۱۰۹
۱۸۵۷	کفار ہمیشہ کیلئے دوزخ میں : ۱۰۰۳
۱۸۵۸	کافروں سے جنگ کیسے کی جائے اور قیدیوں سے کیا سلوک ہونا چاہیئے : ۹۶۷
۱۸۵۹	کافروں کا جہنم میں داخلہ : ۴۹۰
۱۸۶۰	کافروں کو دوزخ میں ستر گز زنجیروں میں جکڑا جائیگا : ۷۷۶
۱۸۶۱	کافروں کی سرکشی : ۱۸۹_۱۹۰_۲۷۰_ ۳۱۰_۳۱۲_ ۵۰۴_ ۷۰۵_۷۱۴_ ۸۱۷_۸۱۸_۹۵۱_ ۹۷۶
۱۸۶۲	کافروں کے چہرے قیامت کے روز بگڑ جائیں گے : ۷۷۳
۱۸۶۳	کافروں کیلئے دُنیا خوشنما کر دی گئی ہے : ۷۷۸
۱۸۶۴	کافروں کیلئے ڈھیل : ۴۴_۱۰۸_۶۰۳_ ۸۷۳
۱۸۶۵	کفر : ۶۱۳_۷۳۹_۸۷۳_ ۱۱۲۵
۱۸۶۶	کفر اور اسلام کی دائمی آویزش : ۷۵۲_۷۸۱_۸۶۰
۱۸۶۷	کفر کی ذمہ داری خود انسان پر ہے : ۶۲۶
۱۸۶۸	کامیاب لوگ : ۶۴۸_۹۰۰_۱۰۴۰
۱۸۶۹	کائنات : ۳۱۵_۴۱۰_۵۰۹_ ۶۷۰_۷۶۴
۱۸۷۰	کائنات کی ہر چیز کو درست اور راست پیدا کیا گیا ہے : ۵۸
۱۸۷۱	کائنات میں نظم و ترتیب : ۸۳_ ۱۱۲_ ۱۱۸_ ۱۲۵_ ۱۲۶_ ۴۰۰_ ۵۴۵_ ۵۵۴_۶۵۹_۶۸۳_ ۶۸۷
۱۸۷۲	کائنات مقررہ وقت کیلئے پیدا کی گئی ہے ۶۹۳
۱۸۷۳	کتاب روشن کی قسم ہم نے اِس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تا کہ تم سمجھ لو : ۵۳۰
۱۸۷۴	کتاب مبین میں سب کچھ درج ہے : ۱۷۷_ ۲۷۰
۱۸۷۵	کتمان حق : ۷۳۱_۷۵۷_۷۶۲
۱۸۷۶	کثرت سے اللہ کا ذکر کرنیوالوں کو فلاح نصیب ہوتی ہے : ۱۰۷۱
۱۸۷۷	کراماً کاتبین : ۱۰۳_۱۰۸_۴۱۶_ ۶۹۰
۱۸۷۸	کرامات اولیاء اللہ برحق ہیں : ۲۰۸_ ۲۶۴_۵۷۲_ ۵۸۷
۱۸۷۹	کسب و اختیار : ۲۰۱_۲۹۴_۲۹۵_ ۳۰۹_ ۳۲۶_ ۳۳۹_ ۵۱۶_ ۵۸۲_ ۷۰۵_۹۳۹_ ۱۱۱۲
۱۸۸۰	کسی ایسے رسول کو جس کو منتخب کر لے پھر اُسکے آگے پیچھے چوکیدار مقرر کر دیتا ہے تا کہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں : ۱۷۵
۱۸۸۱	کسی بڑی عمر والے کی عمر میں کوئی زیادتی نہیں کی جاتی نہ اُسکی عمر سے کچھ گھٹایا جاتا ہے : ۱۹۹

Marfat.com

۱۸۸۲	کسی کا بھید نہ ٹٹولو : ۱۰۵۴
۱۸۸۳	کسی رسول کو اختیار نہیں کہ سوا خدا کے حکم سے وہ کوئی نشانی پیش کرے : ۹۸۷
۱۸۸۴	کسی شخص کا بُرا نام نہ رکھو : ۱۰۵۴
۱۸۸۵	کسی شخص کو معلوم نہیں کہ وہ کس زمین میں مرے گا : ۴۶۳
۱۸۸۶	کسی شخص کو معلوم نہیں کہ کل وہ کیا کریگا : ۴۶۳
۱۸۸۷	کسی غریب کو نہ جھڑکو نہ منہ پھیرو : ۸۳
۱۸۸۸	کسی قوم کی حالت کیسے بدل سکتی ہے : ۸۲۳۔ ۹۷۸
۱۸۸۹	کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ مسلمان کو قتل کر ڈالے : ۹۳۴
۱۸۹۰	کسی مومن مرد اور مومن عورت کیلئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور رسول کی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنی رائے کو اُس میں دخل دیں : ۸۹۰
۱۸۹۱	کشتی حضرت نوح علیہ السلام : ۳۴۹
۱۸۹۲	کشتی میں کون کون سوار کئے گئے : ۳۴۹
۱۸۹۳	کعب بن مالک وغیرہ کا واقعہ : ۱۱۵۶۔۱۱۵۹
۱۸۹۴	کعبہ : ۷۵۴۔۱۰۳۲۔۱۱۱۰
۱۸۹۵	کفارے اور جرمانے میں فرق : ۹۳۴
۱۸۹۵A	کفچر : ۲۵۱۔۲۵۲۔۲۸۴
۱۸۹۶	کلمہ پاک ایک درخت کی مانند ہے جس کی جڑ مضبوط اور شاخ آسمان میں ہے وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا ہے : ۶۲۷
۱۸۹۷	کھانا کھلانا : ۶۲۔۷۲۔۱۰۶۔۹۹۴
۱۸۹۸	کھانا پینا : ۱۳۰۔۱۳۱۔۴۲۸۔۴۳۶۔ ۴۶۷۔۱۰۲۵۔۱۰۳۲۔۱۰۸۱۔۱۱۱۰
۱۸۹۹	کمائی کے باطل طریقے اور لعین دین کے جائز طریقے : ۹۱۶۔۹۱۷
۱۹۰۰	کن عورتوں سے نکاح جائز ہے : ۱۰۸۲
۱۹۰۱	کن عورتوں سے نکاح جائز نہیں : ۷۸۱۔ ۷۸۲۔۹۱۳۔۱۰۱۱
۱۹۰۲	کن کو عورتوں سے نکاح حلال اور کن عورتوں سے حرام ہے : ۹۱۴۔۹۸۳
۱۹۰۳	کن عورتوں سے نکاح جائز نہیں : ۷۸۱۔۷۸۲۔۹۱۳۔۱۰۱۱
۱۹۰۴	کن کو اللہ صحیح راستہ دیکھاتا ہے : ۵۲۱۔۹۸۳
۱۹۰۵	کن لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے تبدیل کر دیگا : ۱۹۶
۱۹۰۶	کنجیوں خود بھی بخل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیتا ہے : ۹۱۹
۱۹۰۷	کنجیوں : ۶۰۔۹۶۔۹۷۔۱۹۵۔۲۶۸ ۸۷۵۔۹۴۸۔۹۶۳۔۹۷۳۔۹۷۴۔۱۰۶۳
۱۹۰۸	کمال تحقیق : ۲۷۲۔۳۹۳۔ ۶۷۰۔۱۰۴۱
۱۹۰۸A	کمالہ : ۹۵۶۔۹۵۷
۱۹۰۸B	کمالہ کا حصہ وراثت میں : ۹۵۶
۱۹۰۹	کونسی عورتیں پردہ اوڑھ سکتی ہیں : ۱۰۲۵
۱۹۱۰	کوئی اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا ایک لکھا ہوا وقت مقرر ہے : ۸۶۷
۱۹۱۱	کوئی انسان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا : ۴۶۱۔۴۶۳
۱۹۱۲	کوئی ایسا متنفس نہیں جس پر کوئی نگہبان نہ ہو پس انسان کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے : ۱۰۸
۱۹۱۳	کوئی پیغمبر خدا کے حکم کے بغیر معجزہ نہیں لاتا : ۵۰۵

Marfat.com

۱۹۱۴	کوئی تم سے بات کو چھپائے یا اُسے ظاہر کرے یا رات کو چھپ کر یا دن میں چلے پھرے اُسکے آگے اور پیچھے پہرہ دار ہیں : ۹۷۸	۱۹۲۷	کہ زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ اُس نے کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا اُسی طرح پھر خُدا ہی مخلوق کو پچھلی بار پیدا کریگا بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے : ۷۰۷۔۷۰۸
۱۹۱۵	کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اُس کی تسبیح نہ کرتی ہو : ۳۰۲	۱۹۲۸	کہ محض تم جیسا بشر ہوں میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف اللہ ایک معبود ہے : ۵۰۷
۱۹۱۶	کوئی جماعت اپنے وقت سے نہ آگے نکل سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے : ۶۵۲	۱۹۲۹	کہ میں کچھ انوکھا رسول نہیں ہوں اور مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور تمہارے ساتھ کیا: ۵۵۵
۱۹۱۷	کوئی ذی روح اللہ کے اذن کے بغیر نہیں مر سکتا موت کا وقت لکھا ہوا ہے : ۸۶۷	۱۹۳۰	کہ ملک الموت تو تم پر مقرر ہے وہی تمہاری روحیں قبض کریگا : ۶۶۲
۱۹۱۸	کوئی قوم ایسی نہیں جس میں ڈرانیوالا نہ گزرا ہو : ۲۰۲	۱۹۳۱	کیسے حاکم کی فرمانبرداری نہیں کرنی چاہیے: ۵۷۵
۱۹۱۹	کوئی کسی کے لیے منحوس نہیں بلکہ ہر شخص اپنے ہی نصیب کی بُرائی دیکھتا ہے : ۱۷۸	۱۹۳۲	کیا آپ کے رب کی بات کافی نہیں کہ وہ ہر چیز کا شاہد ہے : ۵۱۷
۱۹۲۰	کنز اور ذخیرہ اندوزی کی ممانعت : ۱۱۳۰	۱۹۳۳	کیا تم اللہ کے مقابلے میں ہم سے جھگڑا کرنا چاہتے ہو حالانکہ وہی ہمارا رب ہے اور وہی تمہارا : ۷۵۷
۱۹۲۱	کون اصحاب دوزخی ہیں؟ ۹۷۶ کہہ دیجئے	۱۹۳۴	کیا تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترا کرتے ہیں ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں : ۲۵۶
۱۹۲۲	اے میرے بندوں! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیں کیں ہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ معاف کردیتا ہے : ۴۸۷	۱۹۳۵	کیا کافروں اور منافقوں کی بات ماننی چاہیے : ۸۸۱
۱۹۲۴	کہ اللہ مکر کی سزا بہت جلد دیا کرتا ہے یاد رکھو ہمارے فرشتے تمہاری حیلہ سازیوں کو لکھتے جاتے ہیں : ۳۲۰	۱۹۳۶	کیا غیر مسلموں کے معبودوں کو بُرا کہنا چاہیے :۴۲۶
۱۹۲۵	کہ اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہی یگانہ اور سب سے قوی ہے : ۹۷۹	۱۹۳۷	کیا غیر مسلموں کے ساتھ عہدہ پیمان وفا کرنا چاہیے : ۱۱۱۹
۱۹۲۶	کہ انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اُسکی ہڈیاں جمع نہ کریں گے کیوں نہیں ہم اس بات پر قادر ہیں اور اُسکو پورا پورا درست کردیں : ۹۴	۱۹۳۸	کیا مشرکوں کو پناہ دینی چاہیے : ۱۱۲۰
		۱۹۳۹	کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اُنکو چھوڑ دیا جائیگا اور یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں : ۷۰۴

Marfat.com

۱۹۴۰	کیا یہ لوگ یہ بات کے منتظر ہیں کہ اُن کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کے رب کا حکم آجائے : ۵۹۷
۱۹۴۱	کیا یہ لوگ اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ اُن کو (قبروں سے) اُٹھایا جائیگا : ۷۱۸
	گ
۱۹۴۲	گالی گلوچ کرنیکی ممانعت : ۴۲۶
۱۹۴۳	گداگری : ۸۰۲
۱۹۴۴	گلا پھاڑ کر بولنے والے متکبروں کی آواز بلاشبہ سب آوازوں سے بُری گدھے کی آواز ہے : ۴۵۹
۱۹۴۵	گمان و تجسس اور غیبت سے پرہیز کرو : ۱۰۵۴
۱۹۴۶	گمان کرنیکی ممانعت : ۱۰۵۴
۱۹۴۷	گناہ : ۸۰_۹۱۷
۱۹۴۸	گناہ صغیرہ معاف کردیئے جائینگے : ۹۱۷
۱۹۴۹	گناہ کبیرہ : ۵۲۶_۹۱۷
۱۹۵۰	گنہگاروں کا لباس : ۶۳۱
۱۹۵۱	گنہگاروں کا کھانا تھوڑ کا درخت ہے جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹ میں کھولے گا جیسا کے گرم پانی کھولتا ہے : ۵۴۶
۱۹۵۲	گنہگار لوگ اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے پھر ان کو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑا جائے : ۹۹۱
۱۹۵۳	گنہگار مومن اور منافق کا فرق : ۱۱۵۱
۱۹۵۴	گنتی کے مہینے بارہ ہیں : ۱۱۳۰
۱۹۵۵	گھر : ۶۰۷_۷۱۰_۱۰۱۶
۱۹۵۶	گھریلو زندگی میں کھانا کھانے اور میل جول کے آداب : ۱۰۲۵
۱۹۵۷	گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو بھی پیدا کیا تاکہ تم اُن پر سواری کرو : ۵۹۱
۱۹۵۸	گمراہ دوست انسان کو بھٹکاتے پھرتے ہیں اور انسان سمجھتا ہے کہ وہ راہ راست پر ہے : ۵۳۵
۱۹۵۹	گمراہوں کیلئے دوزخ ظاہر کردی جائیگی : ۴۴۸
۱۹۶۰	گواہی عدل سے دو : ۸۰۷_۹۱۳_۹۴۷_۱۰۱۱_۱۱۱۲_۱۱۱۳
	ل
۱۹۶۱	لباس : ۵۷۵_۶۴۳_۷۷۱_۱۰۳۲
۱۹۶۲	لباس تقویٰ کیا ہے : ۱۲۹
۱۹۶۳	لڑائی میں حاصل مال کی تقسیم : ۸۱۰
۱۹۶۴	لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے بلوغ کی عمر : ۱۰۲۴
۱۹۶۵	لعان : ۱۰۱۱
۱۹۶۶	لشکر فرعون کی غرقابی : ۷۳۳
۱۹۶۷	لعنت : ۷۰۹_۷۶۲_۹۲۱_۹۳۴_۹۴۲_۱۰۱۵_۱۱۰۶_۱۱۴۲
۱۹۶۸	حضرت لقمان علیہ السلام : ۴۵۸
۱۹۶۹	لواطت کی ممانعت : ۱۴۱_۲۵۳_۲۶۷
۱۹۷۰	لوح محفوظ میں سب کچھ لکھا ہے : ۳۳۰_۷۱
۱۹۷۱	لوگو! اُس کیطرف رجوع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز پڑھو اور مشرکوں میں شامل نہ ہونا : ۶۹۸
۱۹۷۲	لوگو اخدا کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو : ۳۶
۱۹۷۳	لوگوں پر طعنہ زنی کرنے کی ممانعت : ۵۰۴
۱۹۷۴	لوگوں پر ظلم کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب ہوگا : ۵۲۶
۱۹۷۵	لوگوں تک احکام خداوندی پہنچانے کا حکم : ۱۰۳

Marfat.com

۱۹۷۶	لوگوں سے بے رُخی نہ کرو اور زمین پر اترا کر نہ چلو : ۴۵۹
۱۹۷۷	لوگوں کو کہہ دیجئے کہ اگر خدائے رحمٰن کی اولاد ہوتو میں سب سے پہلے (اُسکی) پرستش کرونگا مگر وہ جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے اور عرش کا مالک ہے پاک ہے اُن باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں : ۵۴۰
۱۹۷۸	لوگوں کو عورتوں بچوں مال مویشی وغیرہ کی حرص : ۸۳۶
۱۹۷۹	لوگوں کے کفر سے اللہ کا کچھ نہیں بگڑتا : ۴۵۸
۱۹۸۰	لوگوں نے جنوں کو خدا کا شریک کر رکھا ہے : ۴۲۵
۱۹۸۱	لونڈی اور غلام کے ساتھ سلوک : ۹۱۹۔۱۰۱۷
۱۹۸۲	لونڈی سے بربنائے ملکِ تمتع کی اجازت : ۸۹۴
۱۹۸۳	لونڈی سے نکاح : ۹۱۵
۱۹۸۴	لونڈی کو زنا کاری پر مجبور نہ کرو : ۱۰۱۷
۱۹۸۵	لہٰذا تم اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرو اور میری اطاعت کرو : ۲۵۴
۱۹۸۶	لہو ولعب : ۷۱۶
۱۹۸۷	لوہا پیدا کرنے کا ذکر : ۹۶۴
۱۹۸۸	لوہے میں فائدے بھی اور نقصان بھی : ۹۶۴
۱۹۸۹	لیڈر اور عوام : ۴۷۲۔۴۹۹۔۶۲۵
۱۹۹۰	لے پالک کو بیٹا نہ کہو : ۸۸۱
۱۹۹۱	لیلۃ القدر : ۸۵۔۵۴۳۔۵۴۴
۱۹۹۲	لیل و نہار کے ردوبدل میں اور جو کچھ خدا نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے اُن سب میں دانشمندوں کیلئے نشانیاں ہیں : ۳۶۶
۱۹۹۳	مال اور اولاد کی حرص : ۴۷۳۔۵۷۹۔ ۶۵۴۔۸۱۶۔۸۶۰۔۹۰۱۔۹۶۳۔ ۱۰۴۴
۱۹۹۴	مال اور اولاد محض آزمائش ہے : ۱۰۶۳
۱۹۹۵	مال دولتمندوں کے ہاتھوں نہ گھومتا رہے : ۵۰۰؛
۱۹۹۶	مال داری ہو یا مفلسی دونوں اللہ کیطرف سے آزمائش ہے : ۶۲
۱۹۹۷	مال غنیمت : ۸۱۰۔ ۱۰۷۵
۱۹۹۸	ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالے کے لیے عذاب : ۵۵۷
۱۹۹۹	ماں باپ کا ترکہ میں حصہ : ۹۱۰تا۹۱۲
۲۰۰۰	مباہلہ : ۸۴۷
۲۰۰۱	مبارک رات میں قرآن نازل ہوا اُس رات تمام فیصلے کئے جاتے ہیں : ۵۴۲
۲۰۰۲	متفرق ہونے والوں اور اختلاف کرنیوالوں کو بہت بڑا عذاب ہوگا : ۸۵۸
۲۰۰۳	متعلقی کی مطلقہ زوجہ سے نکاح جائز ہے : ۸۹۱
۲۰۰۴	متقیوں کا بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے بیاہ کریں گے : ۵۴۶
۲۰۰۵	مٹی گارا : ۳۹۴۔ ۸۴۷
۲۰۰۶	مجوسی (آتش پرست) : ۱۰۳۰
۲۰۰۷	مجبوری کی حالت میں حرام چیزوں کا کھانا : ۴۲۸۔۴۲۹
۲۰۰۸	مجبوری کی حالت کی شرائط اور حدود : ۶۱۴
۲۰۰۹	مجرد افراد اور غلاموں کے نکاح کا حکم : ۱۰۱۷
۲۰۱۰	مچھلیاں : ۱۶۱۔۲۰۰۔۵۹۳
۲۰۱۱	محبوبان خدا اللہ کے ملک کے مالک اور معترف ہیں : ۵۸۷۔۸۴۴۔۶۴۳

Marfat.com

۲۰۱۲	محبوبانِ خدا اور سے دیکھتے، سنتے اور مدد کرتے ہیں : ۳۸۷_۲۶۴_۲۶۱_۸۴۴_۴۱۸
۲۰۱۳	محبوبین بعد وفات مدد کرتے ہیں : ۸۵۳
۲۰۱۳A	محرمات الٰہی : ۱۳۱
۲۰۱۴	محسن : ۹۱۵_۱۰۱۱_۱۰۱۴_۱۰۱۵_۱۰۸۲
۲۰۱۵	محنت : ۲۷۸_۳۷۸
۲۰۱۶	مختلف اور نئی بلاؤں کا نزول : ۱۵۲
۲۰۱۷	مدد کے مستحق : ۷۷۹_۸۰۲_۱۱۳۹
۲۰۱۸	مدینہ منورہ : ۸۸۴_۱۱۵۱
۲۰۱۹	مدینہ منورہ کا واقعہ : ۹۴۲تا۹۴۴
۲۰۲۰	مدح صحابہ اکرامؓ : ۸۵۹_۸۸۶_۸۸۷_۱۰۰۵_۱۰۵۲_۱۰۷۶_۱۰۷۹_۱۰۸۰_۱۱۵۱_۱۱۵۶
۲۰۲۱	مدافعانہ جنگ : ۷۷۳_۷۸۱
۲۰۲۲	مذاق اُڑانا : ۳۴۹_۴۰۲_۱۰۵۴
۲۰۲۳	مذہبی پیشوا : ۱۰۹۶_۱۱۰۱_۱۰۲۹_۱۱۳۰
۲۰۲۴	مذہبی تعصب : ۷۴۴_۷۴۹تا۷۵۱_۸۵۰_۹۲۳
۲۰۲۵	مرتد : ۷۸۱_۸۵۸_۹۷۲_۱۰۹۹
۲۰۲۶	مُردار خون اور سُور کے گوشت کی حرمت : ۱۰۸۱
۲۰۲۷	مرد اپنی کمائی کے مالک ہیں اور عورتیں اپنی کمائی کی مالک ہیں : ۹۱۷
۲۰۲۸	مرد عورت کے حقوق : ۷۸۴
۲۰۲۹	مرد عورت کے نگران و محافظ ہیں کیونکہ اللہ نے اُن میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے : ۹۱۸
۲۰۳۰	مردوزن کیلئے رشک کی ممانعت : ۹۱۷
۲۰۳۱	مردوزن سے یکساں سلوک : ۸۷۸
۲۰۳۲	مردوزن کے درجات میں برابری : ۶۱۰_۶۱۱_۸۷۸_۸۹۰_۹۱۷_۹۴۳
۲۰۳۳	مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ فضیلت دی گئی ہے : ۷۸۴
۲۰۳۴	مردوں سے بدفعلی نہ کرو : ۷۰۹
۲۰۳۵	مردوں کو پکارنا : ۷۹۸
۲۰۳۶	مرنے کے بعد دولت کسی کام نہیں آئے گی : ۶۰
۲۰۳۷	مزدلفہ اور منیٰ میں قیام کا حکم : ۷۷۵_۷۷۶
۲۰۳۸	ماجد : ۱۲۹_ ۷۵۱_۷۶۱
۲۰۳۹	مسجد الحرام : ۲۹۲_۷۵۹_۷۶۱_۸۱۸_۱۰۸۱_۱۱۲۵
۲۰۴۰	مسجد الحرام میں لڑائی کی ممانعت : ۷۷۳
۲۰۴۱	مسجد اقصیٰ : ۲۹۲
۲۰۴۲	مسجد ضرار : ۱۱۵۲
۲۰۴۳	مسجد کو تعمیر کرنا ثواب ہے : ۱۷۳_۷۵۱
۲۰۴۴	مساوات (غریبوں کو مال دو) : ۶۰۶
۲۰۴۵	مساوات کا تصور : ۲۰۱_۲۰۲_۴۰۲_۴۷۷_۵۰۱_۵۱۴_۵۵۰_۶۶۳_۹۸۱
۲۰۴۶	مسافر : ۹۱۹_۱۰۰۵_۱۱۳۹
۲۰۴۷	مسکینوں کا حق : ۵۲_۶۲_۷۲_۹۹۴_۱۰۰۵_۱۱۳۹
۲۰۴۷A	مسلمان بنا دینا اللہ کا احسان ہے : ۱۰۵۵

Marfat.com

۲۰۴۸	مسلمان عورتوں میں صفات کی تفصیل : ۱۰۵۶تا۱۰۵۷
۲۰۴۹	مسلمان عورتوں کے لئے کافر مرد اور کافر مرد کیلئے مسلمان عورت حلال نہیں ہے : ۹۰۳
۲۰۵۰	مسلمان بھائی بھائی ہیں : ۱۰۵۲
۲۰۵۱	مسلمان بے عمل : ۱۰۶۵
۲۰۵۲	مسلمان کو قصداً قتل کرنیوالے کی سزا جہنم ہے : ۹۳۴
۲۰۵۳	مسلمانوں! تمہارا رفیق تو صرف اللہ ہے اور اُسکا رسول اور وہ مومن ہیں جو نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں : ۱۰۹۹
۲۰۵۴	مسلمانوں کے باہمی تعلقات : ۸۱۰_ ۸۲۱_۸۲۲_ ۱۰۷۹
۲۰۵۵	مسلمانوں کے غیر مسلمانوں سے تعلقات : ۱۷۰_۴۲۶_۸۶۰_۱۱۲۰_ ۱۱۲۱
۲۰۵۶	مسلمانوں کو کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت : ۹۵۰
۲۰۵۷	مسلمانوں پر نبیؐ اُنکی اپنی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور اُسکی بیویاں اُنکی مائیں ہیں : ۸۸۱
۲۰۵۸	مشاہدہ قدرت اور دعوت غور و فکر : ۵۸_ ۷۳_۸۱_۸۳_۹۴ ۹۶ ۱۰۱ ۱۰۴تا۱۰۶ ۱۰۸_۱۱۲_۱۱۳_۱۳۵_۱۳۶ تا۱۴۵ ۱۹۸_۱۹۹_۲۰۳_۲۰۶_ ۲۳۷_ ۲۴۱_۲۵۱_۲۹۴_۳۰۶_۳۱۲_ ۳۱۸_ ۳۲۰_۳۲۳_۳۳۷_۴۶۰_۴۶۱_ ۴۶۳_۴۷۷_ ۴۸۰تا۴۸۲_ ۴۹۳_ ۵۱۷_ ۵۲۰_ ۵۴۴_ ۵۳۰_۵۳۴_ ۵۴۷_ ۵۴۹_ ۵۵۵_ ۵۵۹_
۲۰۵۹	مشرک لوگ بلاشبہ پلید ہیں: ۱۱۲۸
۲۰۶۰	مشرک پناہ کا خواستگار ہو تو اُسکو دے دو : ۱۱۲۰
۲۰۶۱	مشرک عورت سے نکاح منع ہے : ۷۸۲
۲۰۶۲	مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں : ۷۸۱
۲۰۶۳	مشرکوں کو خانہ کعبہ کے قریب جانے پر پابندی ہے : ۱۱۲۸
۲۰۶۴	مشرکوں کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو وفا کرو : ۱۱۱۹
۲۰۶۵	مشرکوں کیلئے دعا جائز نہیں : ۱۱۵۶
۲۰۶۶	مشیت ایزدی ۱۸۵_۳۱۰_۳۳۹_۳۶۳_۴۳۱_۴۳۳_ ۵۲۱_۵۲۱_۵۲۸_۵۹۹_۶۱۰_۶۶۳_ ۷۵۱_ ۷۷۸_۷۷۹_۷۹۱_۸۰۲_ ۸۳۱_ ۸۵۰_۹۱۶_ ۹۸۷_
۲۰۶۷	مشورہ کرنیکا حکم : ۵۲۶_۷۱۰_
۲۰۶۸	مصیبت یا تکلیف مِن جانب اللہ : ۱۰۲۳
۲۰۶۹	مصیبت کے بعد آسانی : ۹۹۹
۲۰۷۰	مضطر بھوک کی حالت میں جان بچانے کیلئے حرام کھا سکتے ہیں : ۷۶۶_۷۶۷_۱۰۸۱_ ۱۰۸۲_
	۵۲۶_۵۶۶_۵۷۹_۵۹۱_۵۹۳_۶۰۰_ ۶۰۲_۶۰۴_۶۰۶_۶۰۷_۶۲۸_۶۲۹_ ۶۳۷_۶۴۸_۶۴۹_۶۵۷_۶۶۱_ ۶۶۵_۶۶۸_۶۷۰تا۶۷۳_۶۸۳_ ۶۸۸_۶۹۱تا۶۹۳_۶۹۵_۶۹۶_۶۹۸_ ۷۰۱_۷۰۷_۷۱۰_۷۱۴_۷۱۵_۷۱۷_ ۷۱۸_۷۶۲_۷۶۴_۹۸۸_۹۹۰_۹۹۴_ ۱۰۲۱_۱۰۲۸_۱۰۳۵_۱۰۳۸_۱۰۴۳تا

Marfat.com

۲۰۷۱ مطلقہ عورت کی عدت کے دوران نگہداشت : ۹۹۸

۲۰۷۲ مطلقہ عورت کو نکاح ثانی سے نہ روکو : ۷۸۷

۲۰۷۳ مطلقہ عورتوں کیلئے انتظار کا وقفہ : ۷۸۴

۲۰۷۴ معاشرتی درجہ بندی : ۴۴۲_۵۳۴_۶۰۶_۹۱۸_۹۳۵_۱۰۴۷

۲۰۷۵ معاہدات کے احترام کا حکم : ۳۰۰_۶۱۰_۸۲۳_۸۲۸_۱۱۱۹

۲۰۷۶ معجزات رسول ﷺ : ۱۵۸_۲۹۲_۷۱۳_۸۱۴_۱۱۲۸

۲۰۷۷ معجزات اللہ کے اذن سے ہوتے ہیں : ۱۱۱۵

۲۰۷۸ معجزہ شق القمر کو قریش نے جادو قرار دیا : ۱۰۹

۲۰۷۹ معجزات انبیاء اکرام علیہم السلام : ۱۱۶_۱۲۰_۱۴۷_۱۴۹_۲۰۹_۲۲۹_۲۶۱_۲۶۳_۲۶۴_۲۷۵_۳۴۹_۳۵۵_۳۵۶_۳۵۸_۳۸۷_۴۹۷_۵۸۳_۶۴۰_۷۳۳_۷۳۴_۷۳۶_۷۳۹_۷۹۱_۷۹۷_۷۹۸_۸۴۱_۸۴۴

۲۰۸۰ معراج شریف کا واقع : ۷۸_۲۹۲ (تفصیل ۱۳۱۲)

۲۰۸۱ معبد میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے روکنا ۷۵۱_۷۸۱

۲۰۸۲ معیشت اور درجات لوگوں میں تقسیم کر رکھے ہیں تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتے رہیں : ۵۳۳

۲۰۸۳ معیشت پر بڑا ناز کرنے والوں کی کتنی ہی بستیاں تباہ کر ڈالیں : ۲۸۴

۲۰۸۴ مغفرت : ۸۰_۷۸۲_۹۶۳_۹۶۴_۱۰۸۵

۲۰۸۵ مفسدین کون ہیں : ۳۲۴_۳۶۰_۶۰۹

۲۰۸۶ مفلسی کی زندگی : ۸۰۲

۲۰۸۷ مقام انسانیت : ۹۱_۱۸۴_۳۰۶_۳۹۴_۴۶۰_۵۰۳_۵۴۹_۶۰۷_۱۰۵۴_۱۰۵۵

۲۰۸۸ مقام محمود : ۳۰۹

۲۰۸۹ مقام اولیاء وکرامات : ۲۰۹_۲۶۴_۳۵۸_۵۷۲_۵۸۴_۵۸۷_۸۴۱

۲۰۹۰ مقتول کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے اور ایک غلام آزاد کیا جائے پھر جو غلام نہ رکھتا ہو وہ دو مہینوں کے لگاتار روزے رکھے : ۹۳۴

۲۰۹۱ مقرب لوگوں کی رہائش اور خوراک : ۲۳۵

۲۰۹۲ مقصد جنگ : ۷۷۳_۷۹۳_۱۰۳۵

۲۰۹۳ مقروض کے ساتھ سلوک : ۸۰۵

۲۰۹۴ مکاتبت : ۱۰۱۷

۲۰۹۵ مکہ مکرمہ : ۵۱۹_ ۱۰۷۷

۲۰۹۶ مکہ مکرمہ میں ہر قسم کے پھل کھچے چلے آتے ہیں : ۲۸۴

۲۰۹۷ مکر وفریب : ۱۹۹_۲۰۶_۳۲۰_۶۰۰

۲۰۹۸ مکافات عمل : ۸۰_۱۳۳_۱۹۸_۲۰۱_۲۷۲_۲۹۱_۲۹۳_۲۹۴_۳۱۵_۳۲۱_۳۲۶_۳۷۸_۳۷۹_۴۱۹_۴۲۹_۴۳۳_۴۴۲_۴۹۹_۵۱۶_۵۱۷_۵۳۹_۵۵۰_۵۵۷_۶۴۶_۶۵۴_۶۹۰_۷۰۴_۷۰۵_۹۱۶_۹۱۷_۹۱۹_۹۴۳_۹۴۵_۹۵۰_۹۵۶_۹۶۷_۹۶۹_۹۷۲_۹۹۲_۱۰۳۰_۱۰۵۷_۱۰۵۸_۱۱۱۰_۱۱۵۱_۱۱۶۰

Marfat.com

۲۰۹۹	ملک سباء کا واقعہ : ۲۶۱ تا ۲۶۴
۲۱۰۰	ملائکہ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کے حضور ایک دن میں چڑھکر جاتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے : ۶۷۹
۲۱۰۱	ملک الموت جو تم پر مقرر ہیں : ۶۶۲
۲۱۰۲	منافق : ۵۰۱_۵۵۰_۶۲۳_۶۷۲_۶۹۰_ ۸۷۱_۸۹۸_۹۲۵_۹۳۳_۹۴۸_۹۴۹_ ۹۶۱_۱۰۰۷_۱۰۰۹_۱۱۴۲_ ۱۱۵۴
۲۱۰۳	منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ڈالے جائیں گے : ۹۵۰
۲۱۰۴	منافق کی نماز جنازہ جائز نہیں : ۱۱۲۷
۲۱۰۵	منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے میں سے ہیں بُرے کام کی ترغیب دیتے ہیں
۲۱۰۶	اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں : ۱۱۴۱
۲۱۰۷	منافقین کی صفات : ۹۴۹
۲۱۰۸	منحرف جابروں کا طرز عمل اور اُن کا انجام : ۶۲۴
۲۱۰۹	منصب نبوت : ۱۵۸_۷۶۱_۱۱۰۳_۱۱۱۱
۲۱۱۰	منکوحہ لونڈیوں کے زنا کی سزا آزاد عورتوں سے نصف ہے : ۹۱۵
۲۱۱۱	من وسلویٰ : ۲۲۶_۲۲۷
۲۱۱۲	موت : ۱۰۳_۱۳۱_۲۲۷_۳۲۹_۴۰۲_ ۴۱۶_۴۲۲_۴۸۵_۶۳۷_۶۶۲_۸۶۷_ ۹۲۹_۱۰۶۹
۲۱۱۳	موت تو انسان کو ہر جگہ آئے گی خواہ وہ مضبوط قلعوں کے اندر چھپ جائے : ۹۲۹
۲۱۱۴	موت رب کی طرف روانگی کا وقت ہے : ۹۴
۲۱۱۵	موت سے پہلے ایمان : ۳۳۵_۴۴۱_ ۴۴۲_۵۰۶_۵۲۸_۶۲۸_۷۰۱_۹۷۰_
۲۱۱۶	موت سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کردو : ۱۰۴۴
۲۱۱۷	موت کے تارد کھ کر ایمان لانا بیکار ہے : ۳۳۵
۲۱۱۸	موت کے وقت مہلت نہیں ملتی : ۱۰۴۴
۲۱۱۹	موت و حیات آزمائش کیلئے پیدا کی گئیں ہیں : ۶۷۰
۲۱۲۰	مومن اللہ پر بھروسہ کریں : ۳۸۰_ ۸۶۳_ ۸۷۱_ ۱۰۴۷_ ۱۰۶۳_ ۱۰۸۵_ ۱۱۳۵_
۲۱۲۱	مومن اور کافر کا موازنہ : ۸۲۶_ ۴۷۷_ ۴۸۱_ ۴۸۶_ ۵۰۱_ ۵۵۰_ ۶۳_ ۶۰_ ۶۷۳_ ۶۹۵_ ۸۷۱_ ۱۰۰۹_
۲۱۲۲	مومن اور فاسق برابر نہیں ہوسکتے : ۶۶۳
۲۱۲۳	مومن مرد اور مومن عورتوں کو اپنے باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے : ۱۰۷۲
۲۱۲۴	مومن اور متقی کی صفات : ۱۹۵_۱۹۶_ ۵۲۶_۵۶۲_ ۶۴۸_۷۲۱_۷۲۲_۷۶۴_ ۸۱۰_۸۳۶_ ۸۹۰_۹۸۱_۹۸۲_۱۰۳۵_ ۱۱۵۲_۱۱۵۵_
۲۱۲۵	مومن خدا سے راضی خدا اُس سے راضی : ۶۲
۲۱۲۶	مومن تکبر نہیں کرتے : ۶۶۳
۲۱۲۷	مومن کو بے قصور ایذیت دینا گناہ ہے : ۸۹۶
۲۱۲۸	مومن کو سوائے اعتماد اور توکل علی اللہ کسی چیز کی ضرورت نہیں : ۱۱۳۷
۲۱۲۹	مومن کو بیوقوف کرنیکا کفارہ : ۹۳۴
۲۱۳۰	مومن کیلئے قرآن شفاء ہدایت ہے : ۵۱۴

Marfat.com

۲۱۳۲	مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوتے ہیں : ۱۱۳۲
۲۱۳۳	مؤمنوں کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے : ۵۷۵
۲۱۳۴	مؤمنوں کو چھوڑ کر انکار حق کرنے والوں سے دوستی نہ کریں اور جس کسی نے ایسا کیا اُسے اللہ سے کوئی سروکار نہیں : ۸۳۹
۲۱۳۵	مؤمنوں کے لیے شفاعت ہے : ۲۳۰۔ ۲۳۱۔۹۲۵۔۹۲۶۔۱۱۵۱
۲۱۳۶	مؤمنوں کے مددگار بہت ہیں : ۸۴۴۔ ۸۴۵۔۹۲۷۔۱۰۸۱
۲۱۳۷	مہر واپس نہ لیا جائے : ۹۱۳
۲۱۳۸	مہر لازم مستقل تعلق نہ کہ شہوت رانی کا : ۹۰۶۔۹۱۵۔۱۰۸۲
۲۱۳۹	مہمان نوازی : ۶۶۔۹۱۵۔۸۹۶
۲۱۴۰	مہینوں کی تعداد : ۱۱۳۰
۲۱۴۱	میاں بیوی کے جھگڑے : ۹۱۹۔۹۲۵
۲۱۴۲	میاں بیوی ایک دوسرے کا پردہ ہیں : ۷۷۱
۲۱۴۳	میاں بیوی کے حقوق و فرائض : ۸۷۳۔ ۹۱۷۔۹۱۸
۲۱۴۴	میاں بیوی میں اتفاق نہ ہونے کی صورت میں علیحدگی : ۹۲۵
۲۱۴۵	میانہ روی : ۱۹۵۔۲۹۸۔۳۱۳
۲۱۴۶	میت کے مال میں کس کس کو کتنا حصہ ملنا چاہیے : ۹۱۰
۲۱۴۷	میت کے مال میں کس کس کو حق پہنچتا ہے : ۹۰۷
۲۱۴۸	شہید میدان جنگ میں نماز کیسے ادا کرنی چاہیے : ۹۳۷
۲۱۴۹	میدان حشر کا نقشہ : ۹۱۹
۲۱۵۰	میدان حشر میں مؤمنین اور منافقین کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی : ۹۶۱
۲۱۵۱	میثاق : ۱۶۴۔۷۳۲۔۷۸۲۔۷۵۳۔ ۹۸۱۔۹۷۲۔۱۰۸۶۔۱۱۰۴
۲۱۵۲	میراب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ جھوٹ بولتا ہے : ۲۲۲
۲۱۵۳	میراث میں رشتہ داری ایک دوسرے کے حقدار ہیں : ۸۸۱
۲۱۵۴	میں نے جن اور انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ان سے رزق نہیں چاہتا : ۵۶۶
۲۱۵۵	میں جنوں اور انسان دونوں سے جہنم کو پُر کروں گا : ۶۶۳
۲۱۵۶	ناامیدی : ۳۸۵۔۴۸۷۔۷۰۸
۲۱۵۷	ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کیلئے اور
۲۱۵۸	ناپاک مرد ناپاک عورتوں کیلئے : ۱۰۱۵
۲۱۵۹	ناپاک اور پاک برابر نہیں اگرچہ ناپاک کی بہتات تمہیں بھلی معلوم ہو : ۱۱۱۱
۲۱۶۰	ناپاکی سے بچو اور کپڑے پاک رکھو : ۵۰
۲۱۶۱	ناپ تول میں انصاف : ۱۴۳۔۲۵۴۔ ۳۰۰۔۳۶۰۔۴۳۹۔۹۸۸
۲۱۶۲	ناپ تول کم دینے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے : ۷۱۸
۲۱۶۳	ناحق مال نہ کھاؤ : ۱۱۳۰
۲۱۶۴	ناواستہ فعل پر گرفت نہیں : ۸۸۱
۲۱۶۵	ناسخ و منسوخ : ۷۳۹۔۱۰۳۷
۲۱۶۶	ناشکری : ۳۰۶۔۳۴۳۔۴۷۷۔ ۶۰۱۔۶۹۸

Marfat.com

۲۱۶۷ نافرمان شخص جس دن وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کہ اے کاش میں نے رسول ﷺ کے ساتھ رشتہ اختیار کیا ہوتا : ۱۹۰

۲۱۶۸ نافرمانوں کی مثال : ۱۹۲_۲۰۱_۲۰۲_۲۶۳_۳۰۷_۳۲۶_۴۱۰_۵۸۲_۶۰۷_۷۲۲_۸۱۵_۸۲۳_۱۰۳۵

۲۱۶۹ نافرمانی کی پاداش میں ہمیشہ ناک سڑا : ۱۱۰۱

۲۱۷۰ نامہ اعمال : ۲۹۴_۶۷۶_۶۹۰_۶۹۱_۹۵۸

۲۱۷۱ نامہ اعمال دیئے جائینگے وہ اُس وقت زبانوں سے کیا کہیں گے : ۶۷۶

۲۱۷۰ نباتات کے بھی نر اور مادہ پیدا کئے : ۱۸۰

۲۱۷۳ نبی اور جادوگر میں فرق : ۲۴۴

۲۱۷۴ نبی اپنی اُمت پر گواہ ہوتا ہے : ۱۰۴۱

۲۱۷۵ نبی خدا کا برگزیدہ ہوتا ہے : ۳۶۸

۲۱۷۶ نبی بے غرض ہوتا ہے : ۳۴۷

۲۱۷۷ نبی سیف زبان ہوتے ہیں : ۳۲۵_۴۲۹_۶۳۰_۶۱۹_۷۵۴

۲۱۷۹ نبی کا کام حرف وحی الٰہی کی پیروی کرنا ہے ۳۳۹

۲۱۸۰ نبی اور اُن لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مشرکوں کے واسطے اس امر کے واضح ہو جانے کے بعد کہ وہ دوزخی ہیں دعائے استغفار کریں : ۱۱۵۶

۲۱۸۱ نبی اور قرآن ہدایت دیتے ہیں : ۲۹۲_۶۲۱_۸۷۱_۱۱۵۱

۲۱۸۲ نبیوں کے درجوں میں فرق ہے : ۷۹۳

۲۱۸۳ نبوت منجانب اللہ : ۷۵۶_۷۹۳_۸۴۱_۸۵۳_

۲۱۸۴ نبوت اللہ کی رحمت ہے : ۳۱۰

۲۱۸۵ نذر ماننا اور پوری کرنیکا حکم : ۸۰۲ _ ۸۴۱_۹۹۴_۱۰۳۲

۲۱۸۶ نزول قرآن کس کی وساطت سے ہوا : ۷۴۷

۲۱۸۷ نزول مائدہ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حواریوں کی درخواست : ۱۱۱۶

۲۱۸۸ نشان سجدہ : ۱۰۷۹

۲۱۸۹ نشے دار چیز : ۹۲۱_ ۱۱۰۸

۲۱۹۰ نصیحت آموز سبق : ۱۰۱۷

۲۱۹۱ نصرت : ۷۷۹_۸۶۳_ ۹۶۷

۲۱۹۲ نظام حکومت : ۲۶۸_۷۹۱_۸۳۶_۸۳۷_۸۳۹_۸۵۴_ ۸۶۴ _ ۹۶۴

۲۱۹۳ نظربد : ۳۸۰

۲۱۹۴ نفاق پیدا کرنیوالوں سے علیحدگی کا حکم : ۴۴۱

۲۱۹۵ نفس : ۸۶_۸۷_۹۴

۲۱۹۶ نفس کی حقیقت : ۳۸۷

۲۱۹۷ نفس مطمئنہ : ۶۲

۲۱۹۸ نفس کو بُری خواہشات سے باز رکھنے والے جنت میں ہونگے : ۶۸۸

۲۱۹۹ نفس تو بُرائی ہی کی ترغیب دیتا ہے : ۳۷۸

۲۲۰۰ نفسانی خواہش کرنیوالے کی مثال کتے کی سی ہے اگر اس پر حملہ کرو تو بھی زبان نکالتا ہے اور اگر حملہ نہ کرو تو بھی زبان نکالتا ہے یہی مثال اُن لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا : ۱۶۵

۲۲۰۱ نفس کا مدعی بھی دلیل ہے : ۲۶۹_۴۴۷_۸۹۰_۸۸۱_۷۸۷_۷۸۵_

۲۲۰۲ نکاح : ۹۰۳_۹۰۶_۹۴۵_۱۰۸۲

Marfat.com

۲۲۰۴	نماز فجر میں طول قرات کی حکمت : ۳۰۹
۲۲۰۵	نماز بُرے اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے : ۷۱۲
۲۲۰۶	نماز فجر کی اہمیت : ۳۰۹
۲۲۰۷	نماز کے وقت اپنے آپ کو آراستہ کرلیا کرو : ۱۲۹_۱۳۰
۲۲۰۸	نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھو : ۱۲۹
۲۲۰۹	نماز خوف (سفر) ۷۸۹_۹۳۷
۲۲۱۰	نماز قصر : ۹۳۷
۲۲۱۱	نماز کیسے پڑھنی چاہیے : ۶۴۸
۲۲۱۲	نماز جمعہ کیلئے تمام کاروبار چھوڑ دو : ۱۰۷۰_۱۰۷۱
۲۲۱۳	نماز بوقت جہاد قصر : ۹۳۷
۲۲۱۴	نماز تہجد اور قرآن پڑھنے کے اوقات : ۳۰۸_۳۰۹_۲۳۳
۲۲۱۵	نماز نہ پڑھنے والے کہاں ہونگے : ۷۱_۷۲
۲۲۱۶	نماز میں لباس کیسا ہو : ۱۲۹_۱۳۰
۲۲۱۷	نماز کیلئے ہدایت و فوائد : ۲۲۰_۲۳۳_۶۸۰_۷۳۱
۲۲۱۸	نور : ۵۲۸_۹۶۶_۱۰۰۱_۱۰۶۱_۱۰۶۵_۱۰۹۶_۱۱۲۹
۲۲۱۹	نوراللہ کی مثال : ۱۰۱۹
۲۲۲۰	نورمبین : ۹۵۶
۲۲۲۱	نور کی روشنی قیامت کو کس کے آگے ہوگی : ۱۰۵۹
۲۲۲۲	نیک اعمال کے مدارج : ۱۱۲۵
۲۲۲۳	نیک اعمال میں سبقت کرو : ۶۵۴_۷۶۰
۲۲۲۴	نیک اعمال سے دین دنیا دونوں اچھے : ۶۰۷_۶۱۰_۶۱۱
۲۲۲۵	نیک اعمال کی جزا : ۲۲۵_۳۹۹_۶۱۰_۹۶۲_۱۰۰۳
۲۲۲۶	نیک بندے خدا کی صفات، زمین و آسمان کی تخلیق میں تدبر کرتے ہیں : ۸۷۸
۲۲۲۷	نیک بندوں کی تعریف اور خوبیاں : ۸۱۰_۸۶۴
۲۲۲۸	نیک اعمال کرنیوالوں کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں اور بُرے کام کرنیوالوں کو بائیں ہاتھ میں : ۶۹۱
۲۲۲۹	نیک عورتیں : ۱۰۵۹_۱۰۶۰
۲۲۳۰	نیک کام کے کچھ مشورے : ۹۴۱
۲۲۳۱	نیک لوگوں کی مدد : ۱۰۲۵
۲۲۳۲	نیک نیت کے ساتھ کوشش بھی لازمی ہے : ۲۹۵
۲۲۳۳	نیکی : ۱۳۳_۴۳۱_۵۱۴_۵۱۶_۵۹۶_۶۴۶_۷۶۰_۷۶۸_۷۷۳_۸۵۵_۸۶۴_۹۴۳_۹۵۶_۱۰۸۱_۱۱۰۷
۲۲۳۴	نیکی کا بدلہ دس گنا بدی کا برابر : ۴۴۲
۲۲۳۵	نیکی کا راستہ نجات کا راستہ ہے : ۴۹۹
۲۲۳۶	نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے : ۹۹۲
۲۲۳۷	نیکی کا انعام اور بدی کی سزا دینے کے لیے قیامت کا دن لازمی ہے : ۴۶۵
۲۲۳۸	نیکی کرنے والے باغات میں ہمیشہ رہیں گے جہاں وہ سونے کے کنگن اور موتی پہنیں گے اور ان کا لباس حریر ہوگا : ۲۰۳

Marfat.com

۲۲۳۹	نیکی کی بات کہتے وقت اپنے تئیں فراموش نہ کرو : ۷۳۱
۲۲۴۰	نیکی کی باتوں کے سوا آپس میں سرگوشیاں نہ کرو : ۱۰۴۷
۲۲۴۱	نیکی و بھلائی کرنے والوں کے ساتھ تعاون اور گناہ و زیادتی کرنیوالوں سے عدم تعاون : ۱۰۸۱
۲۲۴۲	نیکی ہی انسان کے درجات کی بلندی کرتی ہے : ۱۹۹
۲۲۴۳	نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں :۳۶۶
۲۲۴۴	نیم مسلمان دنیاوی فائدہ ہو تو مسلمان نقصان کے وقت کافر : ۱۰۲۹۔۱۰۳۰
۲۲۴۵	نیند : ۱۹۳۔۶۸۳
	و
۲۲۴۶	وارث کو قاتل سے قصاص لینے کا اختیار ہے : ۳۰۰
۲۲۴۷	واضح الطالب کتاب بھیجی ہے کہ عمل کرنے والوں کو تاریکی سے روشنی میں لائیں : ۱۰۸۷
۲۲۴۸	واقعات گذشتہ اور نصیحت کے لیے کتاب عطا کی ہے : ۱۲۹
۲۲۴۹	واقعہ خروج : ۷۹۰۔۷۹۱
۲۲۵۰	واقعی اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا : ۱۱۵۹
۲۲۵۱	والد کی طرف سے بچے کی دیکھ بال کرنے پر معاوضہ کی مقدار : ۹۹۹
۲۲۵۲	والدین کا بڑھاپے میں آدب کرو : ۲۹۷
۲۲۵۳	والدین کا کس حالت میں کہنا نہ مانو : ۴۵
۲۲۵۴	والدین کے ساتھ سلوک : ۲۶۱ ۔۴۳۹۔۴۵۸۔۴۵۹۔۵۵۶۔۶۱۹۔۶۲۰۔۶۳۰۔۶۴۲۔۷۷۹۔۹۱۹۔
۲۲۵۵	والدین کے حصص : ۹۱۰
۲۲۵۶	وحدت نسل انسانی : ۴۲۴۔۹۰۶۔۱۰۵۴۔۱۰۵۵
۲۲۵۷	وحی : ۷۸۔۹۴۔۵۲۸۔۵۵۵۔۶۰۰۔۹۵۴
۲۲۵۸	وحی پیغمبر کے دل پر امانت دار فرشتہ القاء کرتا ہے : ۷۸۔۴۷۵
۲۲۵۹	وراثت : ۷۶۸۔۷۶۹۔۸۲۸۔۹۱۱۔۹۱۷۔۹۵۶۔۹۵۷۔
۲۲۶۰	وراثت کے احکام حصص وغیرہ میت کے قرضہ کے بعد : ۹۰۷۔۹۱۰
۲۲۶۱	وراثت میں مرد کے ساتھ عورت حق دار ہے :۹۱۰
۲۲۶۲	وسعت جنت : ۸۶۴۔۹۶۴
۲۲۶۳	وسعت یوم المحشر : ۶۷۹
۲۲۶۴	وسوسہ : ۷۶۔۱۰۳۔۲۳۲۔
۲۲۶۵	وسیلہ (ذریعہ) : ۳۰۴۔۱۰۹۳
۲۲۶۶	وصیت : ۷۶۹
۲۲۶۷	وصیت کیلئے نصاب شہادت : ۱۱۱۲
۲۲۶۸	وصیت میں تبدیلی کے احکام :۷۶۸۔۷۶۹
۲۲۶۹	وصیت کیلئے گواہی لازمی ہے : ۱۱۱۲۔۱۱۱۳
۲۲۷۰	وصیت کے احکام : ۹۱۰
۲۲۷۱	وضو کرنیکا طریقہ : ۱۰۸۴۔۱۰۸۵
۲۲۷۲	وعظ اور نصیحت پر اجرت لینا : ۱۷۸۔۳۴۷۔۳۸۷۔۴۲۱۔۴۷۵۔۶۵۴
۲۲۷۳	وعظ بے عمل کی مذمت : ۱۰۶۵

Marfat.com

۲۲۷۴	وقوع قیامت کے بعد انسان کئی گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے : ۲۳۵
۲۲۷۵	ولایت : ۸۲۸
۲۲۷۶	ولید بن مغیرہ کی حالت کا واقع : ۴۰ تا ۴۳
۲۲۷۷	وہم نہ کر و توکل خدا پر کام کرو : ۸۷۱
۲۲۷۸	وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم لوگوں پر نگران مقرر کر کے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جس وقت تم میں سے کسی کی موت آتی ہے ہمارے فرشتے روح قبض کر لیتے ہیں وہ بالکل کوتاہی نہیں کرتے : ۴۱۶
۲۲۷۹	وہ بات مت کہو جس پر تمہارا عمل نہیں : ۱۰۶۵
۲۲۸۰	وہ بات کہا کرو جو بہت عمدہ ہو : ۳۰۴
۲۲۸۱	وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے باہر لاتا ہے : ۶۹۵
۲۲۸۲	وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ زبردست رحم والا ہے : ۶۹۳
۲۲۸۳	وہ چیز خدا کی راہ میں دو جو تم کو عزیز ہو، تب تک نیکی کو نہیں پہنچ سکتے : ۸۵۵
۲۲۸۴	وہ دن یاد کیجئے جب اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کرے گا پھر پوچھے گا تمہیں کیا جواب ملا تھا : ۱۱۱۵
۲۲۸۵	وہ گناہ کونسے ہیں جن کی معافی نہیں : ۹۲۱۔۹۲۲
۲۲۸۶	وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیبی علوم پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ہاں اپنے کسی ایسے رسول کو جس کو منتخب کر لے : ۱۷۵
۲۲۸۷	وہ (فرشتے) جنہوں نے عرش اُٹھا رکھا ہے اور جو اس کے گرد و گھر رہیں وہ اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں : ۴۹۲
۲۲۸۸	وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اُنکی اولاد ایمان کے ساتھ اُنکے نقش قدم پر چلی تو اُن کے ساتھ اُن کی اولاد کو بھی ہم ملا دیں گے : ۶۶۶
۲۲۸۹	وہ لوگ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کی ہے اُن کیلئے آتش دوزخ ہے : ۲۰۳
۲۲۹۰	وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ہم اُنکے گناہوں کو اُن سے دور دیں گے : ۷۰۵
۲۲۹۱	وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں ذلیل ترین لوگ ہیں : ۵۰
۲۲۹۲	وہ لوگ جھوٹی قسمیں کھانے نہیں دیتے اور جب کسی بیہودہ جگہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں : ۱۹۶
۲۲۹۳	وہ لوگ جو خدا کے منکر ہیں اُن کے اچھے اعمال راکھ کی مانند ہیں : ۶۲۴
۲۲۹۴	وہ لوگ جو کافر ہیں اُن کیلئے تباہی ہے اور اُنہوں نے اُنکے اعمال کو برباد کر دیا ہے : ۱۷
۲۲۹۵	وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اُس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اُن کیلئے دردناک عذاب ہے : ۱۳۰
۲۲۹۶	وہ لوگ جو ہدایت قبول کرتے ہیں اللہ اُن کی ہدایت میں اور بڑھاتا ہے : ۲۱۶
۲۲۹۷	وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہونگے وہ اللہ کی آغوش رحمت میں ہونگے : ۸۵۸
۲۲۹۸	وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور عمل نیک کئے اُن لوگوں کیلئے بخشش اور بڑا اجر ہے : ۳۳۳
۲۲۹۹	وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہ لوگ دوزخی ہیں : ۱۰۸۵
۲۳۰۰	وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے احکام اور اُسکی ملاقات سے انکار کیا اُنکے تمام اعمال اکارت گئے : ۵۸۹

Marfat.com

۲۳۰۱	وہ لوگ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کی بدترین حیوان ہیں : ۸۲۳
۲۳۰۲	وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اُس بات کو پسند کرتے ہیں اور نہ مشرک کہ آپ کے رب کیطرف سے آپ پر کوئی بھلائی نازل ہو : ۷۴۹
۲۳۰۳	وہ مخفی اور ظاہر باتوں سے آگاہ ہے پر وہ تم کو تمہارے نیک اور بد اعمال سارے بتائے گا : ۱۰۶۹
۲۳۰۵	وہ معبود (مردے) ہیں بے جان اور اُنکو کچھ بھی شعور نہیں کہ کب وہ اُٹھائے جائیں گے : ۵۹۴
۲۳۰۶	وہ وہ ہے جس نے تم کو زمین میں نائب بنایا جو راہ کفر کو اختیار کریگا وہ اپنے کفر کا آپ نقصان اُٹھائیگا : ۲۰۵
۲۳۰۷	وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور خطائیں بخش دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اُسے جانتا ہے : ۵۲۳
۲۳۰۸	وہ وہی ذات ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی سے اُسکا جوڑا بنایا تا کہ وہ اس سے دل لگائے : ۱۶۹
۲۳۰۹	وہ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے دنیا کی تمام چیزیں پیدا کیں پھر آسمانوں کیطرف توجہ ہوا اور سات آسمان نہایت عمدگی کے ساتھ ترتیب دیئے وہ ہر بات کو جانتا ہے : ۷۲۷
۲۳۱۰	وہ وہی ہے جس نے اپنے رسولوں کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اُسے باقی دینوں پر غالب کر دے خواہ وہ مشرکوں کو بُرا لگے معلوم ہو : ۱۰۶۵
۲۳۱۱	وہ وہی ہے جس نے تم کو زندہ کیا پھر تم کو مارے گا پھر زندہ کریگا : ۱۰۳۹
۲۳۱۲	وہ وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں اُنہی میں سے ایک رسول بنا کر بھیجا جو اُن کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے : ۱۰۶۸
۲۳۱۳	وہ وہی ہے جو تمہیں خوف اور اُمید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا ہے اور بھاری بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے : ۹۷۸
۲۳۱۴	وہی اوّل و آخر ہے اور وہی ظاہر و باطن اور اُسکو ہر چیز کا علم ہے : ۹۵۹
۲۳۱۵	وہی اوّل بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کریگا ۸۹
۲۳۱۶	وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے : ۹۷۸
۲۳۱۷	وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا سو تم اُس کے اطراف و جوانب میں چلو پھرو : ۶۷۲
۲۳۱۸	وہ وہی تو ہے جس نے تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے : ۶۵۷
۲۳۱۹	وہی کھتیاں اُگاتا ہے : ۲۳۷
۲۳۲۰	وہی غنی کرتا ہے اور وہی دولت دیتا ہے : ۸۱ وہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے : ۸۱
۲۳۲۱	وہی دن کو رات سے ڈھانک دیتا ہے : ۹۷۶
۲۳۲۳	ہابیل و قابیل کا سچا واقعہ : ۱۰۹۱
۲۳۲۴	ہاروت و ماروت شہر بابل میں اُترے : ۷۴۷

Marfat.com

۲۳۲۵	ہاتھ لگانے کے پہلے طلاق ۸۹۳
۲۳۲۶	ہاتھ لگانے یا اُنکا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دیدو تو کوئی گناہ نہیں ۸۹۷
۲۳۲۷	ہاں جو اپنی جبیں نیاز کو اللہ کے سامنے جھکا دیگا اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اُس کے رب کے ہاں اُسکے لئے اجر ہوگا ۷۵۰
۲۳۲۸	ہجرت ۶۰۰_۶۱۳_۶۱۴_۷۸۱_ ۸۲۸_۸۷۸_۹۰۳_۹۳۳_۹۳۶_ ۱۰۳۸_۱۱۲۵
۲۳۲۹	ہجرت کرنے والوں سے ہمدردی ۱۰۰۵
۲۳۳۰	ہدایت وگمراہی ۸۶_۸۷_۲۱۶_ ۲۹۴_ ۲۹۵_۳۳۹_۴۳۱_۴۸۳_ ۵۲۷_۵۲۸_۵۷۱_۶۹۸_۷۵۲_
۲۳۳۱	ہدایت اس کو ہوتی ہے جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے ۹۸۳
۲۳۳۲	ہدایت اس کو ہوتی ہے جس کو اللہ چاہتا ہے ۱۶۵_۳۲۱_۴۱۰_۴۱۸_۴۲۰_۵۹۸_ ۷۷۹_۸۰۲_۸۵۰_
۲۳۳۳	ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت ۵۰۵_ ۵۴۸_۶۵۷_
۲۳۳۴	ہر اُمت کے لیے ایک رسول ہے ۳۲۷_ ۵۹۸_
۲۳۳۵	ہر اُمت کیلئے ہم نے عبادت کے طریقے مقرر کر رکھے ہیں ۱۰۳۹
۲۳۳۶	ہر جانور کو پانی سے پیدا کیا ہے ۱۰۲۱
۲۳۳۷	ہر اُس شخص کیلئے خرابی ہوگی جو لوگوں کی عیب جوئی کرتا ہے اور غیبت کرتا ہے ۹۶
۲۳۳۸	ہر انسان اپنے دونوں فرشتوں کے
	عدالت الٰہی میں پیش ہوگا ۱۰۳
۲۳۳۹	ہر ایک اُمت میں سے گواہ مقرر کر ۹۱۹
۲۳۴۰	ہر ایک اپنی اپنی دعا اور تسبیح کو جانتا ۱۰۲۱
۲۳۴۱	ہر ایک جماعت کو اُن کے نامہ کیطرف بلایا جائیگا ۵۵۲_
۲۳۴۲	ہر ایک قوم کے زوال کا وقت مقرر آگے پیچھے نہیں ہوسکتا ۱۳۱_ ۶۵۲
۲۳۴۴	ہر ایک کو اُسکی اپنی کتاب عمل دکھائی ۲۹۴_ ۵۵۳
۲۳۴۵	ہر ایک کو اُسکے کئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا
۲۳۴۶	ہر ایک کیلئے الگ الگ درجات ہیں
۲۳۴۷	ہر ایک کیلئے ہم نے وقتاً فوقتاً ایک شرع ہے اور ایک طریق ۱۰۹۷
۲۳۴۸	ہر ایک چیز کا ہم نے جوڑا پیدا کیا کہ تم نصیحت حاصل کرو ۵۶۶
۲۳۴۹	ہر ایک کام کا ایک وقت مقرر ہے ۱۰۹_
۲۳۵۰	ہر ایک گروہ جس بات پر قائم ہے اُس پر ہے ۶۵۴
۲۳۵۱	ہر بات کا دو ٹوک فیصلہ کیا جائیگا ہم نے اور اگلوں کو جمع کیا ہے ۹۸
۲۳۵۲	ہر پیغمبر اپنی اپنی قوم کی زبان بولتے تھے
۲۳۵۳	ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے
۲۳۵۴	ہر مشقی کیلئے دو باغ ہوتے ۹۸۲
۲۳۵۵	ہر چیز تسبیح کرتی ہے ۱۰۶۱

Marfat.com

۲۳۵۶	ہر چیز کا اُس نے اندازہ باندھ دیا پھر اسکی راہ آسان کر دی	۸۳
۲۳۵۷	ہر چیز کو ہم نے واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے	۱۷۷
۲۳۵۸	ہر چیز کو اللہ نے گھیر رکھا ہے	۵۱۷
۲۳۵۹	ہر چیز فنا ہونے والی ہے بجز اُس ذات کے	۲۹
۲۳۶۰	ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور یقین جانو کہ اللہ تمہارے اُن اعمال کو جو کر رہے ہو خوب دیکھ رہا ہے	۷۸۷
۲۳۶۱	ہر کام کا اندازہ مقرر ہو چکا ہے	۸۹۱
۲۳۶۲	ہر خبر کے لئے ایک وقت مقرر ہے	۴۱۶
۲۳۶۳	ہر وہ جو ہلاک ہونے والا انسان نشانات قدرت کو دیکھے اور اللہ کو یاد کرے	۱۰۱
۲۳۶۴	ہر سرکش و متکبر نامراد ہوا اُسکے آگے دوزخ ہے اور اُسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا	۶۲۴
۲۳۶۵	ہر شخص اپنے اعمال کیلئے خدا کے روبرو ذمہ دار ہے	۵۲
۲۳۶۶	ہر شخص اپنے اعمال کو دیکھ لے گا	۶۸۶
۲۳۶۷	ہر شخص اپنے طریق پر عمل کرتا ہے سو تمہارا رب اُس شخص کو خوب جانتا ہے جو سب سے زیادہ راہ راست پر ہے	۳۰۹
۲۳۶۸	ہر شخص اس طرح آئیگا کہ اُسکے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا	۱۰۳
۲۳۶۹	ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ پائیگا اور ہم انکو جو پے در پے میوے اور گوشت دیتے رہیں گے جو انکو مرغوب ہوگا	۶۶۷
۲۳۷۰	ہر شخص کے نامہ اعمال کو گلے میں لٹکا رکھا ہے	۲۹۴
۲۳۷۱	ہر بری کیلئے کہ گناہگاروں میں سے دشمن بنا دیئے ہیں	۱۹۰
۲۳۷۲	ہر شخص کے لئے اُسکے اعمال کے مطابق درجے ہیں	۴۳۳-۵۵۷
۲۳۷۳	ہر شخص کی اللہ آزمائش کرتا ہے	۹۷۳
۲۳۷۴	ہر سا حب علم سے بالاتر ایک اور علم والا ہے	۳۸۲
۲۳۷۵	ہر قسم کے پھلوں کو اُس نے دو دو قسم کا بنایا	۹۷۶
۲۳۷۶	ہر وہ شخص جس نے نافرمانی کی دنیا بھر کی چیزیں اگر اُس کے پاس ہوں تو بطور فدیہ دینا چاہے گا جب عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے	۳۲۹
۲۳۷۷	ہر کوئی جو زمین اور آسمان میں ہے اُسی سے مانگتا ہے ہر روز اُسکی نئی شان ہے	۹۹۰
۲۳۷۸	ہر گروہ کیلئے وقت مقرر ہے پس جب اُن کا مقررہ وقت آجائیگا تو وہ اُس سے ایک گھڑی نہ پیچھے رہیں گے اور نہ آگے بڑھیں گے	۱۳۱
۲۳۷۹	ہر ایک منتفس اپنے نیک کاموں کا نتیجہ موجود پائیگا اور بُرے کاموں کا نتیجہ بھی	۸۳۹
۲۳۸۰	ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہوگا	۷۳۷
۲۳۸۰۸	ہر (کام کا) وقت لکھا ہے اللہ جو کچھ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے قائم رکھتا ہے	۹۸۷
۲۳۸۱	ہر نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھو	۱۲۹
۲۳۸۲	ہم اُن کو اپنی نشانیاں کائنات میں اور خود اُنکے اندر دکھائیں گے یہاں تک کہ اُن پر حقیقت کھل جائیگی کہ یہ درست ہے	۱۰
۲۳۸۳	ہم اُن کے مونہوں پر مہریں لگا دیں گے اور ہم سے اُن کے ہاتھ باتیں کریں گے	۱۸۳

Marfat.com

۲۳۸۴	ہم اندھی طرح پہچانیں بڑے عذاب کے آنے سے پہلے دُنیا کے عذاب کا مزا بھی چکھیں گے : ۶۲۳
۲۳۸۵	ہم بلاشبہ اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں اور اُن لوگوں کی بھی جو دُنیا کی زندگی میں ایمان لے آئیں : ۵۰۱
۲۳۸۶	ہم دن کو نکالتے ہیں سو وہ یکایک اندھیرے میں رہ جاتا ہے اور آفتاب اپنی قرارگاہ کیطرف چلا جارہا ہے : ۱۸۰
۲۳۸۷	ہم جانتے ہیں کہ انسان کے دل میں کیا خیالات آتے ہیں اور ہم اُسکی رگِ گردن سے بھی زیادہ اُس کے قریب ہیں : ۱۰۳
۲۳۸۸	ہم زمین کو اُسکے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں : ۹۸۷
۲۳۸۹	ہم نے آپ ﷺ کو سب لوگوں کیطرف رسول بنا کر بھیجا ہے اُس کیلئے اللہ کی گواہی کافی : ۹۳۰
۲۳۹۰	ہم نے آپ ﷺ کو سات آیتیں عطا کیں جو کہ بار بار پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم دیا ہے : ۴۰۰
۲۳۹۱	ہم نے آپ ﷺ پر اس لئے کتاب نازل کی کہ آپ لوگوں پر اُن چیزوں کو واضح کر دیں جس میں اُنکو اختلاف رہا ہے : ۶۰۳
۲۳۹۲	ہم نے آپ ﷺ سے پہلے بھی تو بستیوں کے رہنے والے مرد ہی بھیجے تھے جن کی طرف وحی بھیجتے تھے : ۳۸۹
۲۳۹۳	ہم نے ایک میوہ کو دوسرے پر فضیلت دی ہے : ۹۷۶
۲۳۹۴	ہم نے انسان کو حسین انداز میں ڈھالا : ۹۱
۲۳۹۵	ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنیکا حکم دیا ہے : ۷۰۵
۲۳۹۶	ہم نے انسان کو بیکل اور جلدی کے راستے دیکھائے ہیں اب اُسکے اختیار میں ہے جو راستہ چاہے اختیار کرے : ۸۹۰-۸۷۰
۲۳۹۷	ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کر رکھی ہے کہ اُسکی ماں نے ضعف پر ضعف تحمیل کر اسکو پیٹ میں اُٹھائے رکھا : ۴۵۸
۲۳۹۸	میری اور والدین کی شکرگزاری کر
۲۳۹۹	ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان نازل کیا ہے : ۹۸۵
۲۴۰۰	ہم نے کتاب نازل کی ہے کہ اُس میں ہر چیز کا بیان ہے : ۶۰۹
۲۴۰۱	ہم نے اُن حوروں کو ایک خاص طرز سے بنایا ہے پھر اُنکو کنوارہ رکھا پیاری پیاری اور ہم عمر بنایا اپنے ہاتھ والوں کیلئے : ۲۳۵
۲۴۰۲	ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور سمجھتے جاتے تھے اس زمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا جس میں کہ ہم نے برکت رکھی ہے : ۱۵۲
۲۴۰۳	ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ اُن دونوں کے درمیان ہے بیفائدہ پیدا نہیں کیا : ۱۱۸
۲۴۰۴	ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ اُنکے درمیان ہے بیکار نہیں بنایا اور یقیناً قیامت آنیوالی ہے : ۳۹۹-۴۰۰
۲۴۰۵	ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُنکے درمیان میں ہے مصلحت سے اور ایک وقت معین تک کیلئے بنایا ہے : ۵۵۴
۲۴۰۶	ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ اُنکے درمیان میں ہے کھیل تماشہ کے طور پر نہیں بنایا : ۶۳۴-۶۳۵

Marfat.com

۲۴۰۹	ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں کو جہنم کیلئے پیدا کیا ہے : ۱۶۵
۲۴۱۰	ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا جو کسی شخص کو بغیر قصاص کے اور بغیر زمین میں فساد پھیلانے کے مار ڈالے تو گویا اُس نے تمام لوگوں کو مار ڈالا : ۱۰۹۱
۲۴۱۱	ہم نے پہلے ہی سے موسیٰ علیہ السلام پر سب کے دودھ حرام کر رکھے تھے : ۲۷۴
۲۴۱۲	ہم نے تمہیں ایک دوسرے کی آزمائش بنایا ہے : ۱۸۹
۲۴۱۳	ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے اُسے ہماری راہ میں خرچ کرو : ۱۰۴۴
۲۴۱۴	ہم نے حضرت ایوب علیہ السلام کو کہا کہ اپنے ہاتھ میں تیلوں کا مٹھا لو اور اُسے (بیوی) کو مارو اور قسم نہ توڑو : ۱۲۰
۲۴۱۷	ہم نے زمین اور آسمان کو اپنی قدرت سے بنایا ہے : ۵۶۶
۲۴۱۸	ہم نے زمین میں تمہارے رہنے کو جگہ دی اور اُس میں تمہاری ضروریات زندگی کے سامان رکھے مگر افسوس تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو : ۱۲۵
۲۴۱۹	ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ کن اور یکتا پہیزگاروں کی رہنمائی کیلئے روشنی اور نصیحت کی چیز یعنی تورات عطا کی تھی : ۶۳۹
۲۴۲۰	ہم نے ظالموں کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے : ۱۹۲
۲۴۲۱	ہم نے کافروں کیلئے زنجیریں اور طوق اور دھکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے : ۹۹۴
۲۴۲۲	ہم نے کافروں پر شیطانوں کو چھوڑ رکھا ہے کہ وہ انہیں اُبھارتے رہتے ہیں : ۲۱۸
۲۴۲۳	ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سوچنے والا : ۱۱۰ - ۱۱۱
۲۴۲۴	ہم نے قرآن کو آپ ﷺ کی زبان اس لئے آسان کر دیا کہ آپ ﷺ اس سے پرہیز گاروں کو بشارت دیں : ۲۱۸
۲۴۲۶	ہم نے لوگوں کیلئے اس قرآن میں ہر طرح کا انداز بیان اختیار کیا ہے : ۷۰۳
۲۴۲۷	ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنا عصا مار پس دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا بڑے پہاڑ کی مانند نظر آنے لگا : ۴۴۶
۲۴۲۸	ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور اُنکی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ دی : ۹۶۵
۲۴۲۹	ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا ہے : ۱۱۳
۲۴۳۰	ہم نے ہر قوم میں ایک نہ ایک رسول ضرور بھیجا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور بت پرستی سے باز رہو : ۵۹۸
۲۴۳۱	ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان پیدا کئے جو انسان اور جن تھے وہ ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی باتیں بطور وسوسوں کے ڈالتے تھے : ۴۴۸
۲۴۳۲	ہم نے یہ کتاب آپ ﷺ کی طرف حق وصداقت کے ساتھ نازل کی ہے تا کہ اللہ نے آپ ﷺ کو جو دکھایا ہے اُس کے مطابق آپ لوگوں میں فیصلہ کریں اور خیانت کرنے والوں کی طرف داری میں جھگڑا کرنیوالے نہ بنیں : ۹۳۹

Marfat.com

۲۴۳۳	بیشکی کا عذاب	۳۲۷
۲۴۳۴	محمد علیہ السلام کا قصہ	۵۵۸
	ی	
۲۴۳۵	یاجوج ماجوج	۶۴۶
۲۴۳۶	یاد رکھو اللہ پیغمبر کا مددگار ہے	۱۰۵۷
۲۴۳۷	یاد رکھو مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے	۳۱۸
۲۴۳۸	یاد رکھو ہمارے فرشتے تمہاری حیلہ سازیوں کو لکھتے جاتے ہیں	۳۲۰
۲۴۳۹	یاد کرو جب تمہارے رب نے جتلا دیا کہ اگر تم نے شکرگزاری اختیار کی تو تمہیں اور زیادہ دوں گا	۶۲۳
۲۴۴۰	یاد رکھو کہ خدا کو تمہاری پروا نہیں اور نہ اپنے بندوں کیلئے ناشکری کو پسند کرتا ہے	۴۷۷
۲۴۴۱	یاوہ گوئی	۱۹۵_۱۹۶_۲۸۴_۶۴۸_ ۱۱۱۲
۲۴۴۲	یتیم۔ بچے کی رضاعت کی ذمہ داری اُسکے اولیا پر	۷۸۷
۲۴۴۳	یتیم کی جائیداد	۹۰۷
۲۴۴۴	یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ مگر کسی ایسے طور پر اُس کے حق میں بہتر ہو یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائے	۳۰۰
۲۴۴۶	یتیم عورتوں اور بچوں کے ساتھ سلوک	۹۲۵
۲۴۴۷	یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح منع نہیں	۹۲۵
۲۴۴۸	یتیم و فقیر کو مت جھڑکو نہ اُن پر سختی کرو	۶۵
۲۴۴۹	یتیموں کا عمدہ مال اپنی نکمی چیزوں سے نہ بدلو	۹۰۶
۲۴۵۰	یتیموں کے مال کھانے والوں کا انجام	۹۰۷
۲۴۵۱	یتیموں کے مال کی حفاظت	۷۸۱_ ۹۲۵_۹۰۶
۲۴۵۲	یتیموں کے ساتھ سلوک	۶۲_۱۰۶_ ۳۰۰_۴۳۹_۷۶۸_۷۷۹_۸۱۹_ ۹۱۹
۲۴۵۷	یقین: مقابلہ ظن کچھ نہیں	۸۰
۲۴۵۸	یقین رکھو کہ اللہ روزی دینے والا قدرت والا زور آور ہے	۵۶۶
۲۴۵۹	یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے	۱۱۶۱
۲۴۶۰	یقین رکھو کہ اللہ تمہارا کارساز ہے وہ اچھا کارساز اور اچھا مددگار ہے	۸۱۹
۲۴۶۱	یقین رکھو کہ اللہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا	۸۳۲
۲۴۶۲	یقین رکھو کہ قیامت آنیوالی ہے میں اُسے مخفی ہی رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اُسکی کوشش کا بدلہ ملے	۲۲۰
۲۴۶۳	یقین سے کام لینے والوں کیلئے کئی نشانیاں ہیں	۵۴۷
۲۴۶۴	یقین کرو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُسی حالت میں مرگئے تو زمین کے برابر بھی سونا بطور فدیہ دینا چاہیں تو ہرگز قبول نہ ہوگا	۸۵۴
۲۴۶۵	یقیناً اس شخص نے فلاح پائی جس نے اپنے نفس کو پاک کرلیا اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا	۵۹
۲۴۶۶	یقیناً اللہ تعالیٰ توکل کرنیوالوں کو محبوب رکھتا ہے	۸۷۱
۲۴۶۷	یقیناً اس بات میں اس شخص کے لیے عبرت ہے جو خدا اور آخرت سے ڈرے وہ یہ دن جس میں سب لوگوں کو اکٹھا کیا جائیگا	۳۶۳
۲۴۶۸	یقیناً وہ لوگ جو ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں	۹۰۷

Marfat.com

۲۴۶۹	یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں ذکر کرنے والوں کے لیے یہ ایک طرح کی نصیحت ہے : ۳۶۶
۲۴۷۰	یقیناً ہم نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے : ۵۷۵
۲۴۷۱	یوم عظیم : ۲۱۰
۲۴۷۲	یوں نہ کہو کہ یہ حرام ہے اور یہ حلال ۶۱۴
۲۴۷۳	یہود اللہ کے مغضوب ہیں : ۱۰۴۹
۲۴۷۴	یہود اور انصاریٰ اپنے آپ کو اللہ کے بیٹے اور چہیتے بتاتے ہیں : ۱۰۸۷
۲۴۷۵	یہود پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی بعض کو بندر اور بعض کو سور بنا دیا : ۱۱۰۱
۲۴۷۶	یہود تورات کو بدلتے اور تحریف کرتے ہیں ۱۰۸۷
۲۴۷۷	یہود حضرت عزیر علیہ اسلام کو اللہ کا بیٹا بتاتے ہیں : ۱۱۲۹
۲۴۷۸	یہود کہتے ہیں کہ وہ صرف ہم ہی ہدایت پر ہیں اور آخرت کا گھر ہمارا ہے ۷۴۵
۲۴۷۹	یہود کو دوست بنانے سے مسلمانوں کو ممانعت : ۱۱۰۱
۲۴۸۰	یہود کی مثال گدھے کی : ۱۰۶۹
۲۴۸۱	یہود مسلمانوں کے سب سے زیادہ دشمن ہیں ۱۱۰۶
۲۴۸۲	یہود میں قیامت تک کے لیے عداوت و بغض ڈال رکھا ہے : ۱۱۰۱
۲۴۸۳	یہود نے کہا اے موسیٰ جب تک اللہ کو آنکھوں سے نہ دیکھ لیں ایمان نہیں لائیں گے ۷۳۳
۲۴۸۴	یہود نے حضرت موسیٰ علیہ اسلام کو اذیتیں پہنچائیں : ۱۰۶۵
۲۴۸۵	یہود و نصاریٰ : ۷۳۶۔۷۴۹ تا ۷۵۲ ۱۰۸۷۔۱۱۰۶۔۱۱۰۷
۲۴۸۶	یہود کی حضرت جبرائیل علیہ سلام سے عداوت : ۷۳۷
۲۴۸۷	یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت : ۱۰۹۹
۲۴۸۸	یہود کیلئے دنیا میں بھی رسوائی اور آخرت میں بھی : ۱۰۹۳
۲۴۸۹	یہودیوں پر گائے اور بکری کی چربی حرام تھی : ۴۳۷
۲۴۹۰	یہودیوں پر تمام ناخن دار جانور حرام کر دیئے تھے : ۴۳۷
۲۴۹۱	یہودیوں کے متعلق نقطہ نظر : ۵۴۹۔ ۶۳۹۔۸۵۰۔۸۵۱۔۸۶۰۔ ۹۵۲۔۱۰۸۶ ۱۱۰۴
۲۴۹۲	یہودیوں کے ایک مقدمہ کا فیصلہ : ۱۰۹۴ (شرح ۱۰۹۵۔۱۰۹۶)
۲۴۹۳	یہودیوں نے حضرت موسیٰ علیہ اسلام سے کہا کہ وہ اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لیے ساگ پات، ککڑی لہسن مسور اور پیاز پیدا کرے : ۷۳۶
۲۴۹۴	یہ اللہ ہی ہے جو انسان اور نباتات کی پیدائش پر پوری قدرت رکھتا ہے : ۱۰۲۸
۲۴۹۵	یہ اللہ کی حد بندیاں ہیں اور جو اللہ اور اُسکے رسول کی فرمانبرداری کریگا اللہ اُسے ایسے باغوں میں داخل کریگا جس کے نیچے نہریں جاری ہونگی : ۹۱۱
۲۴۹۶	یہ اللہ کو چھوڑ کر اسکو پکارتا ہے جو نہ اُسے کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے یہی تو انتہا درجہ کی گمراہی ہے : ۱۰۳۰

Marfat.com

۲۴۹۷ یہ کتاب آپ ﷺ پر نازل کی اسکی بعض آیتیں صاف واضح اور تمام ہیں یہی اس کتاب کے اصول ہیں : ۸۳۱

۲۴۹۸ یہ ایک سورۃ ہے جسے ہم نے نازل کیا اور فرض قرار دیا اور اس میں صاف صاف احکام نازل کیے تاکہ نصیحت حاصل کرو : ۱۰۱۱

۲۴۹۹ یہ آخرت کا گھر ہم نے اُن لوگوں کیلئے مقرر کر رکھا ہے جو زمین میں ظلم اور فساد نہیں چاہتے اور آخرت کی بہتری پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے : ۲۹۱

۲۵۰۰ یہ ایسی کتاب ہے جو خوشخبری سناتی اور ڈراتی ہے مگر اکثر لوگوں نے اس سے منہ پھیر لیا سو وہ اس کو سمجھتے ہی نہیں : ۵۰۸

۲۵۰۱ یہ دنیا کی زندگی تو متاع فانی ہے اور آخرت ہی ہمیشگی کا گھر ہے : ۴۹۹

۲۵۰۲ یہ دنیاوی زندگی کے ظاہر ہی کو جانتے ہیں اور آخرت کیطرف سے بیخبر غافل ہیں : ۶۹۳

۲۵۰۳ یہ زندگی محض تباہی کی زندگی ہے مرتے اور جیتے ہیں : ۶۵۲

۲۵۰۴ یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائیگی اور آسمان بھی : ۶۳۱

۲۵۰۵ یہ قرآن ایک باعزت کتاب ہے جس میں باطل کو نہ آگے سے رسائی نہ پیچھے سے : ۵۱۴

۲۵۰۶ یہ قرآن ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا ہے : ۸

۲۵۰۷ یہ قرآن اُن دونوں بستیوں کے بڑے [illegible] پر نازل نہیں ہوا : ۵۳۴

۲۵۰۸ یہ قرآن کسی مردود شیطان کی بنائی [illegible] باتیں نہیں ہیں : ۵۷

۲۵۰۹ یہ قرآن کسی کاہن کا کلام نہیں : ۷۸

۲۵۱۰ یہ کتاب ہمارے ہاں لوح محفوظ میں [illegible] بڑی بلند مرتبہ اور حکمت والی ہے : ۵۳۰

۲۵۱۱ یہ کتاب (قرآن) کس کی رہنما ہے ۷۲۱_۷۲۲

۲۵۱۲ یہ (وہ) کتاب ہے جس میں کسی طرح شک وشبہ نہیں پرہیزگاروں کیلئے راہنما ۷۲۱

۲۵۱۳ یہ محض دنیا کی رونق ہے ہم اسکو آزمانا چاہتے ہیں : ۲۳۳

۲۵۱۴ یہ اللہ کی مخلوق ہے تو تم مجھ کو دکھاؤ اللہ کے سوا دوسروں نے پیدا کی ہے : ۳۵۷

۲۵۱۵ یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم یہ گنہگار تکذیب کیا کرتے تھے وہ آگ اور کھولتے پانی میں گھومتے پھریں گے : ۹۹۱

Marfat.com

۱	رباعی حضرت سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ا
۲	تحقیق کلام اللہ	ب
۳	تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی بہلی کھتری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تصرف	ت
۴	حقانیت قرآن الحکیم	۱۱۶۴
۵	تجزیہ جملہ آیات، کلمات، حروف ورکوعات مبارکہ قرآن مجید اور محل نزول	۱۱۷۱
۶	نقشہ اسمائے باری تعالیٰ مع اعداد قمری وترجمہ	۱۱۷۶
۷	نقشہ اسمائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اعداد قمری ترجمہ	۱۱۷۹
۸	حروف ابجد اور اُن کے اعداد	۱۱۸۲
۹	اسماء الحسنیٰ باری تعالیٰ وحضور علیہ الصلوٰۃ السلام	۱۱۸۳
۱۰	حقانیت اشرف المخلوقات	۱۱۹۳
۱۱	رب العالمین	۱۱۹۷
۱۲	بل ھوقرآن مجید فی لوح محفوظ	۱۲۰۰
۱۳	سیاح لامکاں	۱۲۱۲
۱۴	تابوت سکینہ	۱۲۴۴
۱۵	فہرست سورۃ ہائے قرآن پاک (ترتیب نزول)	۱۲۴۶
۱۶	ماخذ ومنابع	۱۲۴۸

Marfat.com

ضروری التماس

(۱) ہر سورۃ مبارکہ کا دائیں طرف والا نمبر شمار ترتیب نزول کا ہے جس کو اللہ تبا رک و تعالیٰ جل جلالہ نے خود ترتیب فرمائی۔

(۲) ہر سورۃ مبارکہ کا بائیں طرف والا نمبر شمار ترتیب مصحفی ہے جس کو فخر الانبیاء رحمت اللعالمین آنحضرت ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے ترتیب دی علاوہ ازیں آپ ﷺ نے نہ صرف قرآن مجید کے ۳۰ پارے مقرر کئے بلکہ سات منازل کی حد بندی بھی فرمائی۔

Marfat.com

(۳) قارئین حضرات کی خدمت میں عرضداشت ہے کہ اگر دورانِ مطالعہ کوئی غلطی معلوم ہو جائے تو برائے مہربانی اس کی نشاندہی مؤلف کو کریں تا کہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کر دیا جائے

(۴) بسلسلۂ اشاعت عام کیلئے بسد شکریہ عطیات قبول کئے جائیں گے۔

مؤلف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے جس طرح تمام رسولوں اور نبیوں کی سروری و سرداری ہمارے پیغمبر نبی مکرم رسول محتشم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی اسی طرح تمام الہامی کتب میں سے قرآن حکیم کو ممتاز اور بلند درجہ عطا فرمایا۔

علوم و معارف، حقائق و معانی اور اسرار و رموز کے سمندروں کو قرآن مجید کے حرفوں اور لفظوں میں اس طرح سمویا گیا کہ اس کا ایک ایک لفظ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائیوں پر دلیل کامل اور برہان ناطق بن گیا۔

پہلے آنے والے رسول خود بھی محدود زمانے کے لئے تھے اور ان پر اترنے والے صحیفے بھی محدود زمانوں کے لئے ہدایت کے سرچشمے بنائے گئے۔ اسی لئے ان رسولوں کی سیرتوں اور ان صحیفوں کے لفظوں کو محفوظ رکھنے کی ضرورت نہ پڑی۔

ہمارے رسول سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چونکہ تا قیامت ساری انسانیت کا مقتدیٰ و رہنما بنا کر بھیجا گیا اور قرآن مجید کو آنے والے تمام زمانوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ بنایا گیا اس لئے مشیت ایزدی نے سیرت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن حکیم دونوں کی حفاظت کا بہترین انتظام فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ صدیوں پہ صدیاں گذر جانے کے باوجود اس سراج منیر کی کرنوں کو

Marfat.com

وصدر لایا نہیں جاسکتا۔

اللہ رب العزت نے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ فرما کر قرآنِ پاک کی حفاظت کا جو اعلان فرمایا تھا اس کی حکیمانہ کارفرمائیاں آج بھی جاری ہیں۔ قرآنِ مجید کو پڑھا گیا، یاد کیا گیا، نمازوں میں دہرایا گیا۔ ہر فجر کے تازہ لمحوں اور ہر رات کی بھیگتی گھڑیوں میں اس کی تلاوت سے آوازوں کو سجایا گیا۔ اس کے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زیر زبر شد مد کے ساتھ کمال حفاظت و احتیاط سے سینوں میں محفوظ کیا گیا۔ گویا انسانی سینوں کو قرآنی الفاظ کا گنجینہ بنایا گیا اور پھر ان خزانوں کو نسل در نسل آگے سے آگے پہنچایا گیا۔

ہونٹوں نے قرآنِ مجید کے لفظوں کو چوما۔ اذہان نے ان کے معنی و اسرار پر سوچا اور پھر قلموں نے عقیدت و محبت بھری تشریح و تفسیر کے انبار لگا دیئے۔ حیرت و استعجاب کی بات یہ ہے کہ لیل و نہار کی تلاوت، نسل در نسل، سینہ بہ سینہ لفظ لفظ کی حفاظت اور تشریح و تفسیر کے یہ سارے حسین سلسلے آج بھی جاری و ساری ہیں۔ نہ زبانیں تھکی ہیں نہ جی بھرے ہیں، نہ ذہن رُکے ہیں اور نہ قلم تھمے ہیں۔ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کا فیضان فزوں سے فزوں تر ہو رہا ہے اور حقیقت یہی ہے کہ جیسے جیسے زمانہ آگے بڑھتا جائے گا قرآن پاک اور صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت نئی سے نئی شان میں جلوہ گر ہوتی جائے گی۔

قرآنی علوم پر اہلِ علم نے اپنے اپنے ذوق و محبت اور اپنی اپنی استعداد و ہمت کے مطابق قلم آرائی کی ہے۔

زیرِ نظر کتاب کنزُ المُتَعبّدین بھی جناب محمد سلیم شامی کے ذوق کی ترجمان ہے۔ انہوں نے جس قدر جگر کاوی، دیدہ ریزی، محنت و لگن سے یہ گلدستہ تیار کیا ہے۔ وہ لائقِ تحسین ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے مولف کی محنت اور قرآن حکیم سے ان کی محبت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ فاضل مولف کے بقول انہوں نے کنزُ المتعبدین کو درج ذیل موضوعات سے مرتب و مزین کیا ہے۔

(۱) قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتوں کو نزول کے حساب سے ترتیب دیا گیا ہے۔

(۲) ۶۲۳۶ آیات مبارکہ کا رکوع کے حساب سے ترجمہ دیا گیا ہے۔

Marfat.com

③ ۵۵۸ رکوعات کی شرح پیش کی گئی ہے۔

④ ۲۵۱۵ عنوانات و مضامین کو حروف تہجی کے حساب سے ترتیب دیا گیا ہے۔

⑤ کتاب کے ہر صفحہ کو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی سے مزین کیا گیا ہے۔

⑥ قرآن حکیم کی حقانیت پر علم الاعداد کی روشنی میں حیران کن گفتگو کی گئی ہے۔

⑦ قرآن پاک کی جملہ آیات، کلمات، حروف اور رکوعات مبارکہ کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

⑧ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت جو مذاہب رائج تھے ان کا نقشہ دیا گیا ہے۔

⑨ سورتوں کا محل نزول بھی لکھا گیا ہے۔

مومنین کرام!

میری دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے حبیب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے فاضل مولف کی یہ کوشش اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کتاب کے پڑھنے والوں کو قرآن حکیم کی روزانہ تلاوت کرنے، قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے اور اس کی تعلیمات و افکار کو دنیا بھر میں پھیلانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

میاں محبوب احمد
چیف جسٹس
فیڈرل شریعت کورٹ، پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

سب تعریفیں اس ذات مقدس کے لئے ہیں جو واجب الوجود اور واحدہٗ لا شریک ہے۔ اور بے انتہا درود و سلام آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بموجب اِنَّا مِنْ نُورِ اللّٰہِ وَالخَلقَ کُلُّھُمْ مِنْ نُوری۔ جو کچھ بھی ہے انہیں کا ظہور ہے۔ یعنی

کیا شانِ احمدیؐ کا چمن میں ظُہور ہے
ہر گُل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نُور ہے

مسلمانوں کے نزدیک ہدایت و ارشاد کا اصل سرچشمہ اور ضابطہ حیات قرآن مجید ہے اس لئے آیات و دلائل کی نسبت آخیر فیصلہ اسی کی عدالت میں ہونا چاہئے۔ قرآن مجید میں اکثر انبیاء علیہم السلام کی سوانح حیات کے ضمن میں آیات و معجزات کا بیان ہے۔ جو ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ سے عطا ہوئے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آیات و دلائل انبیاء علیہم السلام کی سوانح کا تذکرہ ضروری ہے۔ زیر نظر کتاب کنز العقبیٰ جو کہ ۱۲۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ عالی جناب صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل اویسی نقشبندی مدظلہ العالی کی تالیف لطیف ہے۔ جس میں قرآن پاک کا اردو سلیس ترجمہ بمع شرح ۲۵۱۵ عنوانات پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں قرآن پاک کے اعداد ۹ ہیں۔ اور اس کا متن بھی ۹ ہے۔ یعنی ابتدا بھی ۹ عدد سے ہے اور انتہاء بھی ۹ عدد تک۔

کتاب کی تشکیل و تکمیل میں جناب الشیخ صاحبزادہ محمد سلیم شامی صاحب مدظلہ العالی نے مہک آور پھول اور نادر نگارشات کو ترتیب نزول کی

Marfat.com

شکل دینے کی سعادت حاصل کی ہے۔

جس طرح قرآن مجید کا عدد ۹ اور اس کا متن بھی ۹ ہے اسی طرح قرآن پاک میں ۱۹ کا ہندسہ اور کائنات میں ۱۹ کا ہندسہ چھایا ہوا ہے۔ چنانچہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے الفاظ بھی ۱۹ ہیں اور عدد بھی ۱۹ ہیں۔ حقانیت قرآن الحکیم علم الاعداد کی روشنی میں آپ نے انتہائی محنت شاقہ سے زیر نظر کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ یہ انہی کا حصہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی اس محنت شاقہ سے تالیف کردہ کتاب سے ناظرین کے علم الاعداد اور روحانیت کے باطنی فیض میں اضافہ کرے اور مخلوق خدا کی رہنمائی کا ذریعہ بنائے آمین۔

عالیجناب الشیخ صاحبزادہ محمد سلیم شاہی صاحب مدظلہ العالی خلف الرشید عالیجناب الشیخ صاحبزادہ عبدالحکیم شاہی جو کہ حضور تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شاہی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دسویں پشت میں ہیں آپ کے متعلق حضور تاج العارفین حضرت الشیخ عبدالنبی شاہی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ناچیز کو ۱۹۸۰ء میں بشارت دی کہ محمد سلیم شاہی کو ہم نے اپنا نائب اور خلیفہ مجاز نامزد کیا ہے۔ آپ یہ پیغام محمد سلیم شاہی کو پہنچا دیں۔ چنانچہ علی الصبح میرے مطب میں ایک مریضہ آئی جب میں نے ان کا اسم دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں بیگم حفیظ الرحمٰن شاہی ہوں تو مجھے فوراً رات کی بشارت کا خیال آگیا۔ میں نے اسی وقت ان سے دریافت کیا کہ بی بی صاحبہ آپ صاحبزادہ محمد سلیم شاہی کو جانتی ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ہمارے عزیز ہیں میں ان کو خوب جانتی ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ ان کو میرا یہ پیغام دے دیں کہ حکیم عرشی نے آپ کو یاد کیا ہے انہوں نے جناب شاہی صاحب کو میرا پیغام پہنچا دیا۔ دوسرے روز محمد سلیم شاہی صاحب مدظلہ العالی تشریف لے آئے۔ اس وقت آپ کلین شیو تھے یعنی داڑھی وغیرہ نہیں تھی۔ میں نے دوران ملاقات جناب محمد سلیم شاہی صاحب کو مبارک باد پیش کی اور بشارت سنائی کہ تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت الشیخ عبدالنبی شاہی

Marfat.com

نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو اپنا نائب اور خلیفہ مجاز نامزد کیا ہے۔ یہ پیغام سنتے ہی شامی صاحب کی حالت دگرگوں ہوگئی اور یک دم آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور طبیعت مجذوبانہ رنگ اختیار کر گئی۔ آپ کی بصیرت قلبی اس قدر روشن ہوئی کہ بیان سے باہر ہے۔ جس کی شہادت یہ ہے کہ آپ نے مندرجہ ذیل کتب تالیف فرما کر فی سبیل اللہ تقسیم کیں:۔

(۱) مجموعۃ الاسرار (مکتوبات شریف)۔

(۲) تذکرہ تاج العارفینؒ۔

(۳) جواہر شکر گنج و سلاسل انوار فی سیر الابرار۔

(۴) کنز الطالبین من مراۃ المتقین۔

جو کہ طالبان حق کے لئے مشعل راہ ہیں۔

میری یہ پرخلوص دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کی اس کاوش عظیم کو آپ کے مریدین کیلئے خصوصاً اور تمام سلسلہ ہائے بزرگان کے مریدوں کے لئے عموماً باعث نفع علم سلوک و طریقت بنے۔ آمین ثم آمین۔

دُعا گو

الشیخ حکیم میاں عبدالغفور عرشی قادری فاضلی
سروری سلطانی درگاہی چشتی نظامی سہروردی
نقشبندی خالقی رزاقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
قادریہ شفا خانہ عقب جامع مسجد المینار
۱۰ کریم پارک نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور

Marfat.com

ہدیہ عسپاس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔

اول و آخر تمام تعریف صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے ہے جس کیلئے تمام تر عظمت و کبریائی ہے۔ جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اسماء سکھائے جو قادر مطلق ہے جس کے امر کے بغیر کوئی چیز منصہ شہود پر نہیں آسکتی۔ درود ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی آل اور تمام اصحاب پر۔

اللہ جلّ جلالہ، عمّ نوالہ، کا پاک کلام ہر کلام سے عظیم تر ہے۔ اس کلام کو پہنچانے والے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تمام فرشتوں سے افضل ہیں۔ جن کے ذریعے یہ کلام مجید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچایا گیا وہ تمام انبیاء سے اعلیٰ و افضل اور جس امت تک یہ کلام پہنچا ہے وہ بھی سب امتوں سے افضل ہے۔ کیا ہم اس عظیم اور اشرف امت کے صحیح رکن ہیں؟ یہ جاننے کیلئے ہمیں خود کو قرآن مجید میں تلاش کرنا چاہئے۔ کلام پاک کو دل سوزی سے پڑھیں اس میں غور و فکر کریں اور اس کی بتائی ہوئی سیدھی راہ پر گامزن ہوں کیونکہ دینی و دنیاوی سعادتوں اور کامرانیوں کا راز اس میں پنہاں ہے اور روحانی اور اخلاقی بیماریوں کا شافی اور مکمل علاج بھی اس نسخہ کیمیا میں مضمر ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنے یا وعظ کی مجلس میں شامل ہو کر اس کے اسرار و رموز معلوم کرنے سے تب ہی کچھ فائدہ ہو سکتا ہے جب اس کے احکام پر کما حقہٗ عمل کیا جائے اور اس کے اسرار و رموز کو دل و دماغ میں جگہ دی جائے اور اپنے اخلاق کو اس کے سانچے میں ڈھالا جائے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر نہ تو روزانہ تلاوت قرآن مجید کا فائدہ اور نہ درس میں بیٹھ کر کچھ حاصل۔ یہ محض ظاہرداری اور ریا کاری ہوگی جس کی سزا خداوند کریم کے ہاں عذاب الیم ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھو

Marfat.com

کہ ایک شخص کو حاکم وقت کا پروانہ ملتا ہے اور وہ ایسی زبان میں ہوتا ہے جس کے ابجد سے بھی بیچارہ نا آشنائے محض ہے۔ یہی حال ہمارا ہے کہ قرآن مجید کو طاق یا الماری میں بڑے ادب و احترام کے ساتھ رکھتے ہیں مگر ہم اس کی زبان کو جاننے سمجھنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے بلکہ اس کی تعلیم سے یکسر بے بہرہ ہیں۔ اپنے طرز عمل سے دوسرے مذاہب کے طریقوں کو اپناتے ہیں حالانکہ قرآن مجید کی تعلیم ہی میں دین و دنیا پنہاں ہیں۔ جہاں جسم کو توانا و تندرست رکھنا ضروری ہے وہاں روح کو بھی مردہ اور پژمردہ ہونے سے بچانا بھی از حد لازمی ہے۔

یہ ایک قدرتی امر ہے کہ ہر ماں باپ کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد لائق ہو اور دنیا میں ان کا نام روشن کرے۔ اس خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ زندگی کی تمام تر پونجی اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اور ان کی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے صرف کر دیتے ہیں یہاں تک کہ اکثر لوگ حلال و حرام کی تمیز کو بھی یکسر بھول جاتے ہیں۔ جو اولاد اپنے ماں باپ کی رہنمائی کے مطابق عمل کرتی ہے وہ کامران و کامیاب ہوتی ہے اور جو اولاد اپنے ماں باپ کے تابع نہیں ہوتی وہ ساری عمر پریشان و پشیمان ہی رہتی ہے یہی معاملہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان ہے۔ جس نے اپنی مخلوق کی تعلیم و تربیت کیلئے اپنے انبیاء علیہم السلام اور رسول مبعوث فرمائے اور انہیں کی زبان میں صحیفے اور الہامی کتابیں نازل فرمائیں تاکہ انسان ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی دنیوی و اخروی زندگی کے ثمرات سے بہرہ یاب ہو۔

آخر میں قرآن مجید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عربی زبان میں نازل فرمایا جو انسان کیلئے مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا سورۃ "ص" آیت ۲۹ میں ارشاد ہے کہ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ یہ بابرکت کتاب (قرآن) ہے جو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف نازل کیا تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور عقلمند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

مندرجہ بالا فرمان ہائے خداوندی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بندۂ ناچیز قرآن مجید کی ۱۱۴ سورۂ مبارکہ کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح بہ عنوان "کنز المعنی" (خزینہ ء آخرت)

Marfat.com

برائے افادۃ الناس بلا معاوضہ پیش کر رہا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قبولیت تام عطا فرمائے۔ آمین۔

اس سے پیشتر چار کتابیں یعنی مجموعۃ الاسرار (مکتوبات شریف تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شاہی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تذکرہ تاج العارفین، جواہر شکر گنج و سلاسل انوار فی سیر الابرار اور کنز الطالبین من مراۃ المتقین برائے افادۂ عام تقسیم فی سبیل اللہ کی جا چکی ہیں تاکہ نجات کا باعث بنیں۔

اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے بندۂ ناچیز کو اپنے خاص فضل و کرم سے توفیق و سعادت عظیم بخشی کہ زیر نظر کتاب کو ترتیب نزول کی شکل میں مکمل کر کے عوام الناس کی خدمت میں فی سبیل اللہ پیش کروں تاکہ میری اور میرے معاونین کی دین و دنیا میں نجات کا باعث بن سکے۔ حقیقتاً یہ عظیم شرف و سعادت محض میرے پیر و مرشد کامل و اکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شاہی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ کرم کا فیض و تصرف ہے جنہوں نے مولف کو عرصہ ۲۱ سال بعد یعنی سنہ ۱۹۸۰ء میں اپنا خلیفہ مجاز مقرر فرمایا اور بروز پیر بارہ بجے شب مورخہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۹۷ء کو اپنے ۷۲ سالہ عرس مبارک کے موقع پر جلوہ افروز ہو کر نہ صرف مولف کو مبارک باد دی بلکہ بہ نفس نفیس اپنے سینہ مبارک سے لگا کر معانقہ بھی کیا۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا عین فضل و کرم ہے جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔

فیڈرل شریعت کورٹ کے چیف جسٹس عالیجناب میاں محبوب احمد صاحب نے اپنی نجی اور سرکاری مصروفیات کے باوجود کتاب ہذا کی "پیش لفظ" رقم فرمائی جبکہ مولف کے پیر بھائی شیخ حضرت حکیم میاں عبدالغفور عرشی قادری مدظلہ العالی نے تقریظ تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ میری اللہ تبارک و تعالیٰ سے صدق دل سے دعا ہے کہ وہ ان حضرات کو دنیا و آخرت میں کامرانی اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

سید المرسلین خاتم النبیین آنحضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

Marfat.com

ارشادِ گرامی ہے "مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ" جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا، یہ بڑی ناسپاس گذاری ہوگی اگر میں ان اولیاء عظام مفکر مفسر احباب دوستان گرامی قدر کا ذکر نہ کروں جنہوں نے زیر نظر کتاب المبین کی تکمیل کے سلسلے میں ہر مرحلے پر معاونت اور مالی اعانت فرمائی میں انکا تہہ دل سے شکر گزار اور بے حد ممنوں ہوں۔ علاوہ ازیں علی الخصوص عزت مآب الحاج سیدی ساجد جاوید اکبر نوری 'سروری' قادری، قلندری چشتی مدظلہ العالی سیکرٹری حکومت پنجاب نے نہ صرف گاہے بگاہے گراں قدر اور بلند پایہ علمی مشوروں سے نوازا بلکہ ہر قدم پر رہنمائی بھی فرمائی جناب احسان الحق خلف الصدق چوہدری برکت علی مالک نیو فائن پرنٹنگ پریس ۴۸۔ اے لوئر مال لاہور نے طباعت میں آدھی رعایت فرمائی جیسے جناب الحاج محمد نذیر خلف الصدق محمد صادق مالک مکتبہ شامی (شالیمار نوٹ بک) خالد کمپلیکس ۴۰ اردو بازار لاہور نے جلد سازی کے اخراجات ادا کر کے اپنے نام صدقہ جاریہ میں درج کروالئے۔ برخوردار شبیر احمد صیامی خلف الصدق الحاج صوفی بشیر الدین مالک پرنٹنگ پریس لاہور نے کتاب ہذا کو اسمائے حسنیٰ باری تعالیٰ اور اسمائے حسنیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مزین فرمایا جبکہ جناب صوفی علامہ محمد اظہر اقبال قاضی خوش نویس بے دل اور جناب محمد عرفان نے بلا معاوضہ ٹائیٹل مہیا فرمایا۔ اشاعت سوم کے لئے جناب رانا مقصود سرور خاں خلف الصدق رانا محمد سرور خاں نے بلا معاوضہ کمپوزنگ کر کے معاونین کا حق ادا کیا اور جناب صفدر حسین پسر ایم۔ امام بخش نے کاپی پیسٹنگ کے کام کو سرانجام دیا۔

مولف کے ساتھ برادرم شیخ احسان الحق خاور سہروردی اور جناب چوہدری سلیم احمد ایڈووکیٹ نے پروف ریڈنگ میں ہاتھ بٹایا جبکہ مسٹر جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل چیف عدالت عالیہ لاہور ہائیکورٹ لاہور جناب محمد عالم مختار حق اور پروفیسر ڈاکٹر کے۔ بی نسیم صاحب نے بھی از راہ لطف مفید اور گراں قدر مشوروں سے نوازا۔ مولف ان تمام احباب کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے اس کار خیر میں بھرپور تعاون فرمایا اور مالی امداد فراہم کی۔

بندہ آخر میں رب العزت کی بارگاہ عالیہ میں دست بہ دعا ہے کہ وہ اس حقیر کاوش کو شرف قبولیت بخشے اور معاونین کو اپنے خاص الخاص فضل وکرم سے ثواب دارین عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

احقر العباد

داتا کی نگری: صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل اویسی نقشبندی عفی عنہ

عروس البلاد لاہور:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ العلق (۹۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی' اس میں انیس آیات مبارکہ اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

منظوم ترجمہ:۔

اُس اپنے رب کے اسم پاک سے آپ "اے نبیؐ" پڑھیئے
کیا ہے جامہء خلقت عطا "ہر چیز کو" جس نے
بشر کو لوتھڑے سے خون کے جس نے بنایا ہے
تلاوت کیجئے قرآن کی "اور یہ سمجھ لیجئے"
کہ رب ہے آپ کا وہ سب سے برتر مہرباں جس نے
علوم انساں کو ہیں اک خامہء "بیجاں" سے سکھلائے
سکھائیں اس کو وہ باتیں کہ نا واقف تھا وہ جن سے
غضب ہے واقعی حد سے تجاوز کر چلا انساں
کہ مستغنی سمجھ بیٹھا ہے اپنے آپ کو "ناداں"
یقیناً آپ کے رب کی طرف ہے لوٹنا سب کو
مخاطب کیا کبھی دیکھا نہیں اس شخص کو تو نے
کہ جو بندے کو میرے روکتا ہے "دعوت حق سے"
"خصوصاً" جبکہ وہ بہر نماز استادہ ہوتا ہے
بھلا یہ تو نے دیکھا وہ اگر ہے سیدھے رستہ پر
سکھایا کرتا ہے تقوے کی باتیں یا کہ "سرتاسر"
مخاطب یہ بھی کیا دیکھا کہ اس نے صاف جھٹلایا
ہماری آیتوں کو اور ان سے اس نے منہ موڑا

Marfat.com

وہ کیا نہیں جانتا ہے اس سے کہ سب کچھ دیکھتا ہے رب

نہیں ہرگز اب بھی جو باز آیا نہ وہ کافر
گھسیٹیں گے اسے ہم اس کی پیشانی کے بل آخر
وہ پیشانی جو کاذب ہے وہ پیشانی جو خاطی ہے
تو اب آواز دے لے وہ بھی اپنے ہم سرشتوں کو
پکارے لیتے ہیں ہم بھی جہنم کے فرشتوں کو
نہیں ہرگز نہیں مطلق نہ اس کا مانئے کہنا
خدا کو سجدہ کیجئے اور تقرب چاہئے اس سے

شرح:۔ اس سورت مبارکہ کی پہلی پانچ آیتیں جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مژدہ بعثت کے وقت لے کر آئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھلائی گئیں اور باقی آیتیں اس وقت نازل ہوئیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرم شریف میں نماز پڑھنی شروع کی اور ابوجہل نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دھمکیاں دے کر اس سے روکنے کی کوشش کی۔ واقعہ یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن حسب معمول غار حرا میں بیٹھے خدا تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے کہ اچانک جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا پڑھئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' میں تو پڑھنا نہیں جانتا اس پر جبرائیل علیہ السلام نے تین بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زور زور سے دبایا اور ہر بار یہی کہا کہ پڑھئے اللہ کا نام لے کر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھنا شروع کر دیا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ

(۱) خدا نے انسان کو ایسی چیز سے پیدا کیا جس میں نہ کوئی زندگی تھی اور نہ اس کی کوئی شکل و صورت۔ پھر پیدا کرنے کے بعد اس کو علم و فضل سے سرفراز کیا اس پر اسے چاہئے تھا کہ خداوند تعالیٰ کے ان احسانات کو پہچانتا اور اس کا شکر گزار ہوتا مگر وہ اپنی غفلت اور نسیان کے باعث بجائے درگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہونے کے سرکشی اور نافرمانی اختیار کر لیتا ہے اور یہ نہیں سوچتا کہ اس حیات دنیا کے بعد اسے پھر لوٹ کر وہیں جانا ہے جہاں سے آیا تھا۔

Marfat.com

(۲) انسان کی سرکشی کا حال دیکھو کہ خود عبادت کرنا تو درکنار وہ ایسا گستاخ اور شوخ چشم ہے کہ جب ہمارا کوئی بندہ عبادت کرنے لگتا ہے تو وہ اسے ایسا کرنے سے روکتا اور اس کے راستے میں حائل ہوتا ہے۔

(۳) ذرا سوچو تو سہی کہ اگر یہ شخص راہ ہدایت پر ہوتا تو نیکو کاری سے کام کرتا اور دوسروں کو تقویٰ وطہارت کی تعلیم دیتا۔ تو کیا اس کے لئے زیادہ اچھا نہ ہوتا۔

(۴) کیا وہ اتنا نہیں سوچتا کہ اگر اس نے اللہ کو اللہ کے کلام کو اور انبیاء اور ان کی تعلیمات کو جھٹلایا اور کبر و نخوت سے کام لیا تو ایک دن ان افعال بد کی پاداش میں اس کو چوٹی سے پکڑ کر کھینچا جائے گا اور نہایت ذلت و رسوائی سے دوزخ کی آتش سوزاں کے سپرد کیا جائے گا۔

(۵) اے طالب حق خبردار! ایسے سرکش اور عاقبت نا اندیش لوگوں کی بات کبھی نہ سننا اور ان کا کہا کبھی نہ ماننا بلکہ سیدھی راہ پر قائم رہنا اور وہ یہی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کی عبادت کرو۔

۲ سورۃ القلم ۶۸

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱-۳۲:۔ قسم ہے قلم کی جو کچھ وہ لکھتی ہے۔ آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں اور تحقیق آپ کے لئے بے انتہا ثواب ہے جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا اور اس میں بھی قطعاً کوئی شک نہیں کہ آپ بڑے ہی خوش خلق ہیں۔ سو اب آپ دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے۔ آپ کا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہ ان کو بھی جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں۔ سو آپ ان جھٹلانے والوں کا کہا نہ مانیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ آپ ذرا نرمی برتیں تو وہ بھی طمع سازی سے کام لیں۔ اور نہ کسی قسم کھانے والے ذلیل آدمی کی باتوں میں نہ آنا۔ جو لوگوں پر عیب لگاتا اور چغلیاں کھاتا پھرتا

الماجد۔ الواجد۔ الغنی۔ المغنی۔ الواحد۔ الاحد۔ الصمد۔ القادر۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاہر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الہادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔

Marfat.com

ہے۔ نیک کاموں سے روکنا، حد سے تجاوز کرنا اور گنہگار ہے۔ سرکش ہے اور علاوہ ازیں بدنام بھی ہے۔ اس سبب سے کہ مال و اولاد رکھتا ہے جب اس کو ہمارے احکام سنائے جاتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ ہم جلد ہی اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔

ہم نے ان کو جانچا ہے جس طرح ہم نے باغ والوں کو جانچا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی کہ صبح ہوتے ہی ضرور اس کے پھل توڑ لیں گے اور انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا۔ پس راتوں رات آپ کے پروردگار کی طرف سے ان پر ایک پھرنے والا (عذاب) پھر گیا جبکہ وہ سوئے پڑے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ باغ صبح تک کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہو گیا پھر صبح کے وقت انہوں نے ایک دوسرے کو آواز دی کہ سویرے سویرے ہی کھیت میں جا پہنچو اگر پھل توڑنے کا ارادہ ہے۔ چنانچہ وہ چل دیئے اور چپکے چپکے ایک دوسرے سے کہتے جاتے تھے کہ آج کوئی مانگنے والا محتاج تمہارے باغ میں داخل نہ ہونے پائے اور اس زعم پر کہ وہ خیرات کو روک دینے پر قادر ہیں لپکے چلے گئے اور جب اس کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم تو راستہ بھول گئے ہیں۔ پھر سوچا اور بولے راستہ نہیں بھولے۔ بلکہ برگشتہ قسمت ہیں۔ ان میں سے ایک نے جو سب سے بہتر تھا کہا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم کیوں اس کا شکر نہیں کرتے۔ تب کہنے لگے کہ ہمارے رب کی ذات پاک ہے۔ بیشک ہم ظالم تھے سو وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ کہنے لگے ہائے شامت ہم حد سے بڑھ نکلے تھے بعید نہیں کہ ہمارا رب ہم کو اس سے بہتر کوئی چیز اس کے بدلے میں دیدے اب ہم اپنے رب کی طرف مائل ہوتے ہیں دنیا میں یوں عذاب ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھکر ہوگا۔ کاش ان کو معلوم ہوتا۔

شرح:- اس سورت میں اللہ تبارک تعالیٰ نے قلم اور قلم سے لکھی ہوئی تحریر کی قسم کھائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قلم کو اللہ تبارک تعالیٰ کے ہاں کتنا بلند درجہ حاصل ہے اور اس طرح قلم سے لکھی ہوئی تحریر کی اس کے ہاں کیا عظمت ہے۔

اہل مکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہتے تھے کہ آپ دیوانہ ہیں کوئی کہتا کہ آپ شیطان کے اثر میں ہیں۔ بعض کا خیال تھا کہ آپ شاعر ہیں یہ اسلام کا ابتدائی دور تھا لہٰذا آپ کی تسلی کے لئے اللہ تبارک تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں۔

Marfat.com

ارشاد ہوتا ہے کہ وہ شخص جس پر اللہ کے اتنے بڑے احسان ہوں اور وہ اپنے انبیائے زمان سے ہر بات میں افضل و اعلیٰ ہو مثلاً "اعلیٰ درجہ کا فصیح' اول درجہ کا حکیم و دانا' دشمنوں تک کے دلوں کو مسحور کر لینے والا' یتیموں کا والی اور غریبوں کا ماویٰ' اتنا کہ دشمن و دوست متفقہ طور پر اس کی امانت کو تسلیم کرتے ہوں' ٹیک اتنے کہ تمام عمر میں کوئی بدی چھوٹی یا بڑی سرزد نہ ہوئی ہو۔ کیا وہ دیوانہ قرار دیا جا سکتا ہے اور کیا اس کو دیوانہ کہنا خود اپنے آپ کو دیوانہ ثابت کرنا نہیں؟ تاریخ کے اوراق اس بات کے شاہد ہیں کہ ایسے دیوانوں نے کتنے بڑے کام کئے اور ان کو دیوانہ کہنے والے کس طرح ہلاک و برباد ہوئے۔ پھر اس طرح آئندہ بھی قلم کی بدولت تاریخ کے اوراق اس بات کی شہادت دیتے رہیں گے کہ آج جس کو تم دیوانہ کہتے ہو وہ کتنا بڑا مصلح کتنا بڑا معلم اور کتنا عظیم الشان رسول ہے۔

فرمایا اے رسول آپ ان لوگوں کی پرواہ نہ کریں اور اپنا کام کئے جائیں۔ آپ کو جو تکالیف پیش آئیں گی ان کا بہترین بدلہ دیا جائے گا۔ دیوانوں کے اقوال و افعال بالکل غیر منظم' غیر مرتب اور بے فائدہ و لایعنی ہوتے ہیں۔ برعکس اس کے آپ کی زبان پر ہمیشہ قرآن کے الفاظ ہیں اور آپ کے افعال ان الفاظ کی خاموش مگر جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ آپ جو کچھ کہتے ہیں وہی کرتے ہیں اور یہ چیزیں کسی دیوانے کسی شاعر کسی مجذوب یا کسی قصہ گو کو حاصل نہیں ہوتیں۔ آپ ان لوگوں کے خرافات کو سن کر دلگیر نہ ہوں ان لوگوں کو معلوم ہو یا نہ ہو مگر ہم کو خوب معلوم ہے کہ کون سیدھی راہ پر گامزن ہے اور کون ٹیڑھی راہ پر۔

اہل مکہ نے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عزم مصمم دیکھ کر معلوم کر لیا کہ کوئی چیز آپ کو بت پرستی کی مذمت سے باز نہیں رکھ سکتی اور ہم آپ کو نقصان بھی نہیں پہنچا سکتے تو انہوں نے آپ سے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ ہمارے بتوں اور بت پرستی کو برا نہ کہیں ہم آپ کے اللہ کو برا نہیں کہیں گے اور نہ آپ کی مخالفت کریں گے اس کا نام مداہنت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے کہ اے رسول! ان جھوٹے ذلیل طعنہ باز اور چغلیاں کھانے والے' نیکی کے کاموں سے روکنے' حدود سے تجاوز کرنے

Marfat.com

والے گنہگار، سرکش اور بدانجام لوگوں کا جو کفر و انکار کی راہ پر چل رہے ہیں آپ ہرگز کہنا

مانیں اور ان کے جھانسے میں ہرگز نہ آئیں دین کے معاملہ میں مداہنت کیا معنی۔

فرمایا اگر کوئی شخص مال و دولت رکھتا ہو، صاحب اولاد ہو، قوت و طاقت اور جتھہ

بندی کا مالک بھی ہو تو ضروری نہیں کہ وہ اتنا لائق بھی ہو جائے کہ اس کی ہر بات کو مانا

جائے اور خدا اور رسول کے احکام کے مقابلے پر اس کی رائے اور خیال کو بھی جگہ دی

جائے۔

فرمایا ایسے شخص یا اشخاص کو ہم دنیا میں ہی ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیتے ہیں۔ ولید

بن مغیرہ قریش کا ایک سردار تھا جس میں یہ تمام اوصاف بدرجۂ اتم پائے جاتے تھے۔ فرمایا اے

لوگو! مال و دولت اور جتھہ بندی کا ہونا انسان کی آزمائش کا ذریعہ ہے۔ انسان کو ان اشیاء

پر مغرور نہیں ہونا چاہئے۔ ایسی آزمائشیں اس سے قبل بھی ہوتیں رہی ہیں پھر ایک قصہ

بیان فرمایا کہ ایک مخیر شخص کے بیٹے نہایت بخیل تھے ان کا ایک باغ تھا جب وہ پک کر تیار

ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم اس میں سے بطور خیرات کے کسی کو کچھ نہیں دیں گے۔ ان

میں سے مجھلے بھائی نے کہا کہ اگر ہم نے ایسا کیا تو غلطی ہو گی۔ باپ کا طریقہ نیکو کاری پر

مبنی تھا۔ فقیر فقراء کو دیں گے تو وہ دعا کریں گے ایسا ہرگز نہ کرو۔ مگر اکثریت نے یہی طے

کیا کہ فقیروں کو کچھ نہ دیا جائے۔ اب انہوں نے سوچا کہ جب باغ میں فصل کاٹنے کو

جائیں گے تو فقراء حسب عادت آ ہی جائیں گے پھر ان سے چھٹکارا مشکل ہو گا۔ لہٰذا

بجائے دن کے رات کو چل کر پھل اتار لیں اور صبح ہونے تک تمام فصل گھر لے آئیں

اس پر اتفاق ہو گیا اور ان کو صبح جا کر فصل کاٹ لانے کا اتنا یقین تھا کہ انشاء اللہ تک منہ

سے نہ کہا چنانچہ وہ کچھ رات رہے اٹھے اور خوشی خوشی چل دیئے جب وہ وہاں پہنچے تو

خلاف توقع وہاں کا منظر کچھ اور ہی دکھائی دیا۔ حیران و ششدر ہو کر رہ گئے اور کہنے لگے کہ

ہو نہ ہو ہم راہ بھول گئے ہیں مگر جب اوسان درست کر کے دیکھا تو سمجھے کہ نہیں راہ تو

نہیں بھولے یہ تو ہماری قسمت پھوٹ گئی ہے۔ باغ ہی جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ اس پر

جیسا کہ قاعدہ ہے وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ کوئی کہتا تم نے ایسا کہا تھا کوئی کہتا

تم نے ایسا کہا تھا۔ اس مجھلے بھائی نے کہا کہ بھائیو میں نے تم کو متنبہ کر دیا تھا۔ کہ یہ

خطرناک قدم نہ اٹھانا مگر تم باز نہ آئے۔ یہ ہم سب کی غلطی ہے ہماری سرکشی اور غفلت

Marfat.com

کی سزا سب کو مل گئی ہے۔ مگر مایوس نہ ہونا چاہئے اپنے گناہوں سے توبہ کرلیں تو عین ممکن ہے کہ خدا ہم کو پھر خوشحال کردے۔

ترجمہ آیات ۳۳-۵۲:- اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈرنے والوں کے لئے ان کے رب کے پاس نعمتوں سے معمور باغ ہوں گے۔ کیا ہم فرمانبرداروں کو گنہگاروں کے برابر کردیں گے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ باتیں پڑھتے ہو کہ جو چیز تم پسند کرو گے وہ ضرور تم کو ملے گی۔ کیا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت تک چلی جائیں گی کہ تم کو وہ کچھ ملے گا جو تم فرمائش کرو گے۔ ان سے پوچھئے کہ ان میں سے کون اس کا ذمہ لیتا ہے۔ یا انہوں نے خدا کے کوئی شریک ٹھہرا رکھے ہیں اگر ایسا ہے تو چاہئے کہ وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر وہ سچے ہیں جس دن پنڈلی سے پردہ اٹھا دیا جائے گا اور لوگوں کو سجدہ کی طرف بلایا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوگی اور اس سے پہلے دنیا میں ان کو سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا اور اس وقت وہ اچھے خاصے تھے۔ سو مجھے، جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں ان سے نپٹ لینے دو اور ہم آہستہ آہستہ ان کو جہنم کی طرف لے جائیں گے اور ان کو علم بھی نہ ہوگا۔ اور میں انہیں ڈھیل دیئے جاتا ہوں۔ بلاشبہ میری تدبیر محکم ہے کیا آپ ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں جو وہ اس تاوان کے بوجھ سے دبے چلے جا رہے ہیں یا ان کے پاس غیب کی خبریں ہیں جو لکھتے جاتے ہیں۔ سو آپ اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کیجئے اور مچھلی والے حضرت یونس کی طرح نہ ہو جایئے۔ جب اس نے تنگ آکر نہایت غم میں پکارا۔ اگر اس کے رب کا احسان اس کی دستگیری نہ کرتا تو وہ چٹیل میدان میں پھینک دیئے جاتے اور ان کا برا حال ہوتا۔ پھر اسی کے رب نے اس کو نوازا اور پھر نیکو کاروں میں اسے کر دیا اور وہ لوگ جو کافر ہیں جب قرآن کو سنتے ہیں تو اپنی نگاہوں سے گھور گھور کر آپ کو پھسلا دینا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے اور یہ قرآن تو تمام جہان کے لئے نصیحت ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ یہ انسان کی خام خیالی ہے کہ وہ دنیاوی اشیاء کے پیچھے مارا مارا پھر رہا ہے۔ اگر وہ تقویٰ و طہارت کو اختیار کرے تو اس کے لئے بہشت بریں کے نعمتوں بھرے باغات ہوں گے اور اے لوگو! یہ جو تمہارا خیال ہے کہ اگر ان

Marfat.com

مفلس اور قلاش مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں سے انعامات دے گا تو ان سے بدرجہ اولیٰ ہم عطا کریں گے۔ کیونکہ اگر اس نے اپنی عنایات اور فضل و کرم کے لئے دنیا میں ہمیں منتخب کیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ آخرت میں بھی ہم پر اسی طرح اپنی عنایات کی بارش نہ کرے۔

فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم ایک وفادار غلام جو ہمیشہ اپنے آقا کی حکم برداری کرتا رہتا ہے اور ایک نافرمان اور سرکش شخص جو کبھی آقا کا کہنا مانتا ہی نہیں دونوں کو ایک ہی درجہ دیدیں اور دونوں کو ایک ہی نظر سے دیکھیں۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تمہاری ذہنیتوں کو کیا ہو گیا ہے تم کس طرح کی باتیں سوچتے اور کیسے فیصلے کرتے ہو۔ کیا تمہارے اس عقیدے کی تائید میں کہ جو یہاں خوشحال ہیں آگے چل کر بھی خوشحال ہوں گے۔ کوئی آسمانی کتاب ہے جسے پڑھ کر تم نے ایسا سمجھ لیا ہے۔ اگر ہو تو لاؤ دکھاؤ یا کیا تم نے ہم سے قسم لے رکھی ہے جو قیامت کے دن پوری ہو کر رہے گی کہ جو تم مانگو گے وہی تم کو دیا جائے گا۔ بتاؤ کون اس بات کا ذمہ لیتا ہے کہ جو کچھ تم نے سوچ سمجھ رکھا ہے وہ ضرور تم کو ملے گا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمیں اور ان کو جو اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں اپنے اپنے حال پر چھوڑ دیں اور دیکھیں کہ یہ لوگ کس طرح آہستہ آہستہ جہنم کی آتش سوزاں میں جا داخل ہوتے ہیں۔ فرمایا کتنے افسوس کا مقام ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگ آپ کی بات نہیں مانتے اور اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے اور اس طرح آہستہ آہستہ جہنم میں چلے جا رہے ہیں۔ کیا آپ ان سے کسی چیز کے خواہاں ہیں جس کے بوجھ سے بھاگتے ہیں اور آپ کی بات نہیں سنتے یا ان کے پاس غیب کی کوئی خبر آ گئی ہے۔ جسے قرآن کی طرح انہوں نے خود لکھ رکھا ہے اور ان کو یقین ہو گیا ہے کہ اس کے خلاف نہیں ہو گا اور اس طرح وہ آپ کی اتباع سے مستغنی ہو گئے ہیں۔

فرمایا اے ہمارے رسول! آپ ان لوگوں کی مخالفت اور شوریدہ سری سے گھبرائیں نہیں اور ہمت اور حوصلہ کو نہ چھوڑیں۔ حضرت یونس نے ہمت ہار دی تھی وہ لوگوں کی مخالفت سے گھبرا اٹھے اور بلا اجازت شہر چھوڑ کر چل دیئے۔ اس پر ان کو یہ سزا دی کہ مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا۔ جہاں انہوں نے معافی مانگی اور اپنے گناہ کی بخشش طلب

Marfat.com

کی۔ اگر ہمارا فضل و کرم نہ ہوتا تو مچھلی کے پیٹ سے نکلنے کے بعد بھی چٹیل میدان میں ہی پڑے رہتے اور کوئی نہ پوچھتا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ لوگ آپ کو دیوانہ سمجھتے ہیں حالانکہ ان کی اپنی حرکات دیوانوں کی سی ہیں اور قرآن کریم میں کوئی چیز نہیں جس سے انسان غیض و غضب میں آئے۔

(۳) سورۃ المزمل (۷۳)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱-۱۹:۔ اے کپڑے میں لپٹنے والے رات کو بجز تھوڑے سے دنت کے نماز میں کھڑے رہا کرو۔ آدھی رات تک یا اس سے کچھ کم یا کبھی زیادہ اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ ہم آپ پر عنقریب ایک بھاری فرمان نازل کریں گے بلاشبہ رات کا اٹھنا نفس کو زیر کرتا ہے اور جو بات منہ سے نکلتی ہے درست نکلتی ہے۔ دن کے وقت بلاشبہ آپ کو بہت مصروفیت رہتی ہے اور اللہ کے نام کا ذکر کرو اور سب سے تعلق توڑ کر اسی کے ہو رہو۔ وہ مشرق اور مغرب کا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں سو آپ اس کو اپنا کارساز بنائیں اور وہ جو باتیں کرتے ہیں آپ ان کو صبر سے برداشت کریں اور اچھے طریق سے ان سے مجتنب رہیں اور مجھے ان خوشحال جھٹلانے والوں سے نپٹ لینے دیں اور ان کو تھوڑی مہلت دیدیں۔ ہمارے پاس بلاشبہ ان کیلئے بیڑیاں ہیں اور آگ ہے اور ایسا کھانا ہے جو گلے میں پھنس جائے اور دردناک عذاب ہے۔ جس دن زمین اور پہاڑ کانپیں گے اور پہاڑ بھربھرے ٹیلوں کی مانند ہو جائیں گے اس میں شک نہیں کہ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو قیامت کے دن گواہی دیں گے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا سو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بہت سخت پکڑا۔ پس اگر تم نے بھی انکار کیا تو اس دن سے کس طرح بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ جس دن آسمان پھٹ جائے گا۔ اس کا وعدہ عمل

Marfat.com

میں آکر رہے گا بلاشبہ یہ ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کا راستہ اختیار کرے۔

شرح:۔ نبوت کی گرانبار ذمہ داریوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب پہلی دفعہ متعارف ہوئے تو گھبرائے اور گھر جاکر خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا مجھ پر چادر اوڑھا دو۔ المزمل سے اسی طرف اشارہ ہے۔ اس سورت میں زہد و عبادت کی ترغیب دیکر بتایا گیا ہے کہ مبلغ اسلام میں کون کون سی خوبیاں ہونی چاہئیں وہ کس قدر عبادت گذار شب بیدار محنت کش مستقل مزاج اور خدا یاد ہونا چاہئے۔ ان آیات کریمہ کا بغور مطالعہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغ و رسالت کا کام کوئی آسان کام نہیں جو ہر شخص اٹھ کر کرلیا کرے۔ اس کے بعد اگر ہم اپنے زمانے کے مبلغین اسلام کی ناکامی کے اسباب تلاش کرنا چاہیں تو یاسانی معلوم ہو جاتے ہیں گو اس سورت میں تمام تر خطاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ مگر حکم اس کا عام ہے اور خاص طور پر علمائے کرام صوفیائے عظام اور مبلغین اسلام کو متنبہ کیا گیا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے ہمارے رسول آپ سب سے بڑے اور پہلے مبلغ اسلام ہیں۔ انھیں اور رات کو ہماری عبادت کیا کریں کم از کم آدھی رات اور زیادہ سے زیادہ جتنا وقت آپ کا جی چاہے عبادت میں گزارا کریں اور اس دوران میں قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر اور سوچ سوچ کر اس طرح پڑھا کریں کہ لفظ لفظ کا مفہوم و معنی ذہن نشین ہوتا اور دل میں اترتا چلا جائے۔

فرمایا یہ رات کی عبادت کا ہم نے آپ کو حکم دیا ہے تو اس میں بھی آپ ہی کا فائدہ ہے کیونکہ تم کو اس عظیم الشان فرض کے لئے تیار ہونا ہے جو تبلیغ کہلاتا ہے۔ اور وہ ادا نہیں ہو سکتا جب تک انسان کو اپنے اوپر پورا پورا قابو حاصل نہ ہو۔ مزے کی نیند اور بستر کی راحت کو چھوڑنا کچھ آسان کام نہیں لہٰذا رات کا اٹھنا انسان کو محنتی، جفاکش، ریاضت پسند اور باصول بنا دیتا ہے۔ اس کا نفس خوب زیر ہو جاتا ہے۔ اور اسے عادت پڑ جاتی ہے کہ مشکل سے مشکل کام پر حوصلہ و ہمت سے ہاتھ ڈال لے اور جب تک اس میں کامیاب نہ ہو چھوڑنے کا نام نہ لے۔ علاوہ ازیں اس وقت منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ دل سے مطابقت رکھتی ہے۔ کیونکہ انسان کو کامل طور پر یکسوئی اور اطمینان حاصل ہوتا ہے مگر دن میں یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔

Marfat.com

فرمایا خدا کی عبادت کا حق یوں ادا ہوتا ہے کہ انسان تمام کام کاج اور تمام دھندوں سے فارغ ہو کر ایک طرف لوگا کر بیٹھ جائے اور اس کا ہو کر رہے اس کے ذہن میں کوئی دنیاوی اور مادی چیز نہ ہو وہ "گاؤ آمد و رفت" کے جنجال میں نہ پھنسا ہوا ہو۔ فرمایا یوں تو دن رات مجھ معبود یگانے اور کارساز حقیقی ہی کے نام کا ورد رکھنا چاہئے مگر مجھ سے لو لگانے اور کیفیات قلبی کے حاصل کرنے کا وقت رات ہی ہے۔

فرمایا اس سے ایک تو آپ کو صبر و تحمل کی مشق ہو جائے گی جس کی ایک مبلغ دین کو سخت ضرورت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ مخالفوں کی باتوں کو ایک کان سے سنو اور دوسرے کان سے نکال دو اور پورے صبر سے کام لو اور ایسے طریقے پر چھوڑو کہ تم انہیں دشمن بننے کا کوئی موقع نہ دو۔ اور خود ان کے ساتھ بات کرنے کا راستہ محدود ہونے دو تاکہ تبلیغ کے فرائض کی ادائیگی میں کوئی کمی واقع نہ ہو۔ آپ کی طرف سے یہ باتیں ہونی چاہئیں مگر اس کے باوجود جو لوگ آپ کو اور قرآنی تعلیمات کو جھٹلائیں گے ان سے ہم خود نپٹ لیں گے کہ وہ یاد رکھیں گے ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر ان کو دوزخ کی آتش سوزاں کے ڈھیر میں بھونا جائے گا اور کھانے کو ایسا کھانا دیا جائے گا جو حلق سے نیچے اترے ہی نہیں اور یہ عذاب اس وقت ہو گا جب قیامت آئے گی۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے اہل جہاں! تم کو کچھ یاد ہے کہ اس سے قبل ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی اسی طرح تمہاری رشد و ہدایت کے لئے بھیجا تھا مگر تم نے ان کی فرمانبرداری سے انکار کر دیا۔ سو تمہیں یاد رہے کہ اس وقت ہم نے تمہارے ان بزرگوں کو کس طرح ہلاک کیا تھا۔ لہٰذا اگر تم بھی باز نہ آئے تو اسی طرح ہلاک و برباد کر دیئے جاؤ گے۔ سنو! اس دن کے عذاب سے ڈرنا چاہئے جس دن جوان بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔ اور آسمان پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔

ترجمہ آیت بیس:- اس میں شک نہیں کہ آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ دو تہائی رات اور آدھی رات اور ایک تہائی رات کے قریب عبادت کے لئے اٹھتے ہیں اور تمہارے ساتھ کے لوگ بھی اور اللہ ہی رات اور دن کا ٹھیک اندازہ رکھتا ہے اسے معلوم ہے کہ تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے سو وہ تم پر مہربان ہوا۔ لہٰذا جتنی آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ لیا کرو۔ اسے معلوم ہے کہ بعض تم میں سے بیمار ہوں گے اور بعض خدا کے

Marfat.com

فضل کی تلاش میں ملک میں سفر کر رہے ہوں گے اور بعض خدا کی راہ میں مصروف جہاد و قتال ہوں گے سو جتنا آسانی سے ہو سکے تم اسے پڑھ لیا کرو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرو اور جو نیکی بھی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب میں زیادہ پاؤ گے اور اللہ سے گناہوں کی معافی مانگو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح:۔ آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ کی شب بیداری کا جو حکم گزشتہ رکوع میں آیا تھا اس میں یہاں کچھ تخفیف کر دی گئی ہے اور تعین و مقدار وقت کی قید کو بالکل اٹھا دیا ہے اور فرمایا ہے کہ رات کو اٹھو تو ضرور مگر اسی قدر جتنا آسانی سے اٹھ سکو اور صرف اتنا قرآن پڑھو جس کے پڑھنے میں تمہیں کوئی دقت درپیش نہ آئے۔ کیونکہ تم کو بیمار بھی ہونا ہے سفر میں بھی جانا ہے اور آگے چل کر جہاد فی سبیل اللہ میں بھی حصہ لینا ہے۔ ان سب باتوں کے پیش نظر یہ تخفیف کی جاتی ہے کہ رات کو اٹھو تو ضرور مگر بقدر استطاعت و طاقت۔ پہلا حکم پورے ایک سال تک نافذ رہا اور تاریخ بتاتی ہے کہ اس وقت تک جتنے لوگ مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے کتنی وفاداری سے اس پر عمل کیا اور ہم دیکھتے ہیں وہی لوگ تھے جنہوں نے آگے چل کر تمام دنیا کا مقابلہ کیا اور وہ صبر و استقلال ہمت و شجاعت، ریاضت و محنت اور پاک نفسی دکھائی جس کا دعویٰ قرآن نے اس سورت کے ابتدا میں کیا تھا مگر جب سے مسلمانوں نے شب بیداری کو چھوڑ دیا ہے ان کو اپنے اوپر کوئی قابو نہیں رہا اور وہ صفات عالیہ ان میں پیدا ہونے سے رہ گئی ہیں جن سے ہمارے وہ بزرگ متصف تھے جنہوں نے اسلام کو دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچا دیا تھا۔ افسوس کے اس تخفیف سے مسلمانوں نے پورا پورا فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ اس کو نظر انداز کر کے سخت نقصان اٹھایا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! رات کو اٹھو کہ جس قدر آسانی سے ہو سکے ہمارے بتائے ہوئے طریقے سے قرآن کی تلاوت کرو۔ علاوہ ازیں نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور دینی اغراض کے واسطے جہاں ضرورت پڑے اللہ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرو۔ اس طرح تم جو کچھ آگے بھیجو گے وہ اعمال نیک کی صورت میں خدا کے پاس محفوظ رہے گا اور اس کے عوض میں تم کو بہتر اور کئی گنا زیادہ اجر ملے گا۔ ہاں بتقاضائے بشریت اگر تم سے

Marfat.com

کوئی خطا ہو جائے تو اللہ سے گڑگڑا کر معافی مانگو وہ تمہیں معاف کردے گا کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۷۴ سورۃ المدثر

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱-۳۱:۔ اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھو اور لوگوں کو خدا کے عذاب سے ڈراؤ اور اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور نجاست سے دور رہو اور اس نیت سے نہ دو کہ زیادہ کے طالب ہو اور اپنے رب کے لئے صبر کرو جب صور پھونکا جائے گا تو یہ دن بڑا ہی سخت دن ہو گا کافروں کے لئے قطعاً آسان نہ ہو گا۔ چھوڑ دیجئے مجھے اور اس کو جسے میں نے تنہا پیدا کیا اور بہت سامان و دولت دیا اور اس کے پاس رہنے والے بیٹے دیئے اور دنیا کا تمام سامان اس کے لئے مہیا کر دیا پھر بھی وہ یہی خواہش رکھتا ہے کہ میں اسے اور دوں۔ ہرگز نہیں وہ ہمارے احکام کا مخالف رہا ہے اب اس میں بڑی چڑھائی چڑھاؤں گا۔ اس نے غور و فکر کیا اور تجویز کی۔ اس پر خدا کی مار ہو کیسی تجویز کی پھر اس پر خدا کی مار ہو اس نے کیسی تجویز کی پھر دوبارہ غور کیا پھر تیوری چڑھائی اور پھر برا سا منہ بنا لیا پھر پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور غرور کا اظہار کیا اور کہنے لگا یہ تو ایک جادو ہے جو سینہ بسینہ چلا آ رہا ہے۔ یہ محض انسانی کلام ہے عنقریب میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا اور تمہیں کیا معلوم ہے کہ دوزخ کیا چیز ہے نہ باقی رہنے دیگی اور نہ چھوڑے گی اور آدمی کو جھلس کر رکھ دے گی اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کے محافظ فرشتے ہی مقرر کئے ہیں اور ان کی تعداد منکروں کے لئے ایک ذریعہ آزمائش ہے تاکہ وہ لوگ کہ جن کو کتاب ملی ہے یقیں کرلیں اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کا ایمان اور بڑھے اور اہل کتاب اور مسلمانوں کو کوئی شبہ باقی نہ رہے اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے نیز وہ لوگ جو کافر ہیں کہہ دیں کہ اللہ کو اس مثال سے کیا مطلوب تھا۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اسی طرح گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ ہدایت

Marfat.com

دکھاتا ہے اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا قطعاً کوئی نہیں جانتا اور یہ تو لوگوں کو سمجھانے کے لئے ہے۔

شرح:۔ گزشتہ سورت میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو مزمل کے خطاب سے یاد فرمایا تھا۔ یہاں مدثر کے نام سے یاد کیا ہے دونوں لفظ تقریباً ہم معنی ہیں۔ یہ سورت بھی ابتدائی سورتوں سے ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے ہمارے رسول لوگوں کی مخالفت ان کی شوریدہ سری اور دریدہ دہنی سے ڈر کر آپ کو یوں لحافوں وغیرہ میں لپٹے بیٹھے نہیں رہنا چاہئے۔ آپ کا کام ہے تبلیغ سو آپ اپنے کام میں مشغول رہیں اور لوگوں کو خدا کی نافرمانی اور عذاب آخرت سے ڈراتے رہیں نیز اپنے رب کی بڑائی بیان کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ رکھیں۔ اٹھو اور کپڑوں کو صاف ستھرا اور دل کو غیر اللہ کی یاد سے پاک کرکے مشغول عبادت ہو جایئے اور لوگوں کی تبلیغ کے بدلے میں ان سے کچھ طلب نہ کریں۔ بلکہ محض اپنے رب کے بھروسے پر کام کرتے جائیں۔ مانا یہ لوگ روز آخرت کو نہیں مانتے اور آپ کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں مگر یہ کوئی فکر کی بات نہیں جس دن وہ گھڑی آئے گی جب صور پھونکا جائے گا تو یہ دن ان لوگوں کے واسطے بڑا مشکل ہوگا اور ولید بن مغیرہ کو جو عرب میں مال و دولت اور کثرت اولاد کی رو سے یکتائے زمان ہے اور آپ کی مخالفت کر رہا ہے اس کے حال پر چھوڑ دو اس کو تبلیغ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اس کی ناشکر گزاری کا یہ عالم ہے کہ باوجودیکہ ہم نے اس کو تمام دنیاوی نعمتوں سے سرفراز کیا ہے وہ زیادہ ہی زیادہ طلب کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے احکام کی خلاف ورزی میں لگا رہتا ہے۔ اس نے ایک دفعہ حلقہ بگوش اسلام ہونے کا وعدہ کرکے پھر دوبارہ کفر پر جمے رہنے کو ترجیح دی ہے۔ تو اس کی پاداش میں اور نیز اس امر کی پاداش میں جو یہ قرآن کو جادو بتاتا ہے ہم عنقریب اسے دوزخ کی نذر کریں گے اس کے بعد دوزخ کا ایک مبہم سا تصور پیش کیا ہے کہ وہ ہے کیا چیز۔

فرمایا دوزخ وہ خطرناک جگہ ہے جو انسان کو جلا کر راکھ کر دیگی اس پر انیس فرشتے متعین ہوں گے جو دیگر ملائکہ کے افسر ہوں گے اور ہر کام کے ذمہ دار ہوں گے تفسیر عزیزی میں حضرت شاہ عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انیس کے عدد کا حکمتوں کو کھول کر بیان کیا ہے۔ جس کو شوق ہو تفسیر عزیزی میں دیکھ لے۔

Marfat.com

مشرکین نے انبیں کا تعین سن کر حقارت آمیز قہقہہ لگایا کہ ہم لوگ تو لاکھوں کی تعداد میں ہیں انبیں ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ فرمایا ان کو کیا معلوم کہ ان فرشتوں میں کتنی طاقت ہے پھر فرمایا کہ اس قسم کی مثالیں اور ایسے بیانوں سے کافروں کا کفر و انکار اور زیادہ بڑھ جاتا ہے اور وہ گستاخیاں کرکے اور زیادہ مستوجب سزا ہوتے ہیں۔

فرمایا یہ جو فرشتے ہیں تو یہ آپ کے رب کا لشکر ہیں اور ان کا ذکر جو ہم کرتے ہیں تو اس لئے کہ لوگ نصیحت حاصل کریں اور ڈر جائیں۔

ترجمہ آیات ۳۲-۵۶:- ہاں ہاں چاند کی قسم اور رات کی جب وہ جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہو کہ دوزخ بڑی چیز ہے لوگوں کے لئے ڈراوا ہے۔ اس کیلئے جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے۔ ہر ایک شخص اپنے اعمال کے لئے خدا کے روبرو ذمہ دار ہے سوائے داہنی طرف والوں کے جو بہشت میں باہم مل کر سوال کریں گے گنہگاروں سے کہ تم کو کون سی چیز دوزخ میں لے آئی وہ جواب دیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور بیہودہ بحث کرنے والوں کے ساتھ ہم بھی بیٹھے فضول بحثیں کیا کرتے تھے اور ہم قیامت کے دن کو ہمیشہ جھٹلایا کرتے تھے حتی کہ ہم کو موت آگئی۔ سو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت ان کے کسی کام نہ آئے گی۔ ان کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ نصیحت سے منہ موڑتے ہیں گویا کہ وہ بدکنے والے گدھے ہیں جو شیر سے بدک کر بھاگتے ہیں بلکہ ان میں سے ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اسے کھلے ہوئے صحیفے ملیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ان لوگوں کو آخرت کا خوف ہی نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہ قرآن سرتاپا ایک نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اسے یاد رکھے اور وہ اس کو یاد بھی نہیں رکھ سکیں گے مگر اسی وقت کہ خدا چاہے وہی ہے جس سے ڈرنا چاہئے اور وہی بخشنے والا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں دوزخ کا ایک منظر دکھایا گیا ہے۔ فرمایا ہے کہ ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے لئے ذمہ دار ہے پس برے کام کرنے والے دوزخ میں جائیں گے اور نیک کام کرنے والے بہشت بریں میں مزے کریں گے۔ پھر بتایا ہے کہ دوزخ میں وہی لوگ جائیں گے جو نہ نماز پڑھتے ہیں نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے ہیں بلکہ مجالس میں بیٹھے فضول بحثوں میں پڑے رہتے ہیں اور روز جزاء کو جھٹلاتے ہیں۔ ان کے نزدیک صرف زندگی اتنی

Marfat.com

سی ہے جو انسان اس دنیا میں گزار دیتا ہے۔ اس کے بعد کی زندگی کے وہ قائل نہیں اور نہ اس بات کو مانتے ہیں کہ خدا کے ہاں نیک کاموں کا اچھا صلہ اور برے کاموں کی سزا ہے مگر جس روز وہ دوزخ میں پڑیں گے تو ان سب باتوں کا اعتراف کریں گے کہ آج جبکہ ہم نے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے ہمیں یقین آگیا ہے مگر اس سے قبل تو ہم مانتے ہی نہ تھے۔

فرمایا اس قسم کے لوگ ہوں گے جن کو شفاعت سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے حق میں شفاعت کریگا ہی کون اور جن بتوں پر ان کو ناز ہے وہ تو اتنے عاجز ہیں کہ اپنے نفع و نقصان پر اختیار نہیں رکھتے ان کو کیا فائدہ دیں گے۔ فرمایا ان کی یہ حالت ہے کہ جب ان کو نصیحت کی باتیں سنائی جاتی ہیں تو یہ ایسے بھاگ نکلتے ہیں جیسے وحشی گدھے شیر سے ڈر کر بھاگتے ہیں۔ فرمایا یہ قرآن سرتا سر نصیحت ہے مگر نصیحت اس وقت حاصل کر سکتے ہیں جب خدا چاہے۔ فرمایا میں ہی ہوں جس سے انسان کو ڈرنا چاہئے اور میں ہی ہوں جو اپنے بندوں کی خطاؤں کو بخشتا ہے۔

۵ سورۃ الفاتحہ ۱

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور اس میں سات آیتیں ہیں جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

منظوم ترجمہ:-

خدا ہی کے لئے ہر قسم کی تعریف زیبا ہے
وہ مولا، پالنے والا جو سارے عالموں کا ہے
بڑا ہی مہرباں ہے وہ نہایت رحم والا ہے
"بہ ہر عنوان" وہ مختار کل روز جزا کا ہے
خداوندا عبادت کرتے ہیں ہم تو فقط تیری
بھی سے "اے خدا!" درخواست کرتے ہیں اعانت کی
دکھا دے ہم کو سیدھا راستہ ان نیک بندوں کا

Marfat.com

کہ جن پر تو نے اپنی نعمتوں کا فیض پہنچایا

وہ "بندے" جو نہ تو تیرے غضب کی زد میں آئے ہیں

نہ وہ راہ ہدایت سے "کسی عنوان" بھٹکے ہیں

شرح:- یہ سورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی تھی اس میں صرف سات آیتیں ہیں چونکہ قرآن مجید کا افتتاح اسی سورت سے ہوا ہے اس لئے اسے سورۃ فاتحہ کہتے ہیں۔ اس سورت میں خدائے ذوالجلال نے اپنی چار اہم صفات کو بیان کرکے تمام مخلوقات سے اپنی حمد و ستائش کا طریق بتایا ہے کہ کیونکر زبان اس کی تعریف میں کھلے اور کیا کیا صفات اس کی طرف منسوب کی جائیں۔

ارشاد ہے کہ تمام ستائش اللہ کو سزاوار ہیں جو تمام جہان کو نہ صرف پیدا کرنے والا ہے بلکہ پرورش کرنے اور مرتبہ کمال تک پہنچانے والا ہے۔ جو رحمٰن ہے اور بغیر کسی استحقاق کے اپنے بندوں پر فضل و کرم کرتا ہے۔ سورج کی روشنی' ہوا' پانی' بچے کی پرورش کے لئے ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کرنا' یہ سب اس کی شان رحمانیت کے کرشمے ہیں۔ وہ رحیم ہے یعنی تھوڑے سے کام پر بھی امید سے زیادہ اجرت دیتا ہے۔ کاشتکار کو دیکھو ایک دانہ بوتا ہے اور سینکڑوں پاتا ہے۔ اپنے ماننے والوں اور نافرمانوں کو بلا امتیاز روزی دینا اسی کی شان رحمانیت ہے۔ وہ جزا اور سزا کے دن کا مالک ہے۔

لوگو! اگر اس کی آغوش رحمت میں آنا چاہتے ہو تو تم بھی وہ صفات پیدا کرو جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں یعنی غریبوں کی پرورش کرو۔ لوگوں پر رحم کرو ہر شخص کو اس کے کام کا پورا بلکہ بہتر معاوضہ دو۔ ماتحتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ بنی نوع انسان کے ساتھ پورا پورا انصاف کرو اور اس کی حق تلفی نہ کرو۔ وہی ایک ذات عبادت کے لائق ہے۔ اور اسی کا بتایا ہوا راستہ سیدھا راستہ ہو سکتا ہے۔ پس یاد رہے کہ تمہاری جبین نیاز کسی اور کے آستان عقیدت پر نہ جھکے اور تمہارا دست سوال کسی دوسرے کے آگے دراز نہ ہو۔ جب جھکو اسی کے حضور جھکو اور جب مانگو اسی سے مانگو اور ہمیشہ اسے شاہد و علیم جان کر یوں التجا کرو کہ اے اللہ ہم تیرے سوا نہ کسی کے سامنے سر بسجود ہوتے ہیں اور نہ تجھے چھوڑ کر دوسروں سے کچھ طلب کرتے ہیں۔ صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے امداد چاہتے ہیں۔

Marfat.com

اے اللہ! ہم بالکل بے خبر ہیں ہم نہیں جانتے کہ کیا طرز زندگی اختیار کریں اور کس طرح تیرے غضب سے بچیں؟ اس لئے تو اپنے فضل و کرم سے ہمیں بے خار اور سیدھی راہ پر چلا اور ہمیشہ اسی طریق پر قائم رکھ۔

اے اللہ! ہم تیرے ان انعام یافتہ بندوں کے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں جو تیری بارگاہ میں مقبول ہیں اور جن کو تو نے نگاہ غضب و غصہ سے نہیں دیکھا اور جو سیدھی راہ سے بہک نہیں گئے۔ ہمیں توفیق عطا کر کہ ہم اس پاک مقصد میں کامیاب ہوں۔

اگر اس سورت کو قرآن پاک کا عطر کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ عقائد اسلامی عبادت کی روح اور قرآنی تعلیمات کا خلاصہ کمال اختصار اور جامعیت کے ساتھ اس چھوٹی سی سورت میں آگیا ہے۔ قرآن کریم کا باقی حصہ سورۂ بقرہ سے والناس تک اسی اجمال کی تفصیل ہے۔ اگر کوئی شخص اس سورت کے مطالب کو اچھی طرح سمجھ لے تو وہ اسلام کی حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہو سکتا ہے۔

⑥ سورۃ اللھب ⑪①

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ آیتیں ہیں جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

منظوم ترجمہ:-

شکستہ بولہب کے خود ہی دونوں ہاتھ ہو جائیں
"سراپا" مبتلا ہو جائے وہ خود بھی ہلاکت میں
نہ دولت اس کے کام آئے نہ خود اس کی کمائی ہی
وہ ڈالا جائے گا اک شعلہ ساماں آگ میں جلدی
اور "اس کے ساتھ" اس کی زوجہ "بدکیش و سرکش بھی"
کہ جو ہے پشت پر ایندھن کا گٹھا لادنے والی
پڑی ہے جس کی گردن میں کھجوروں کی بٹی رسی

شرح:- ابولہب عبدالعزیٰ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک چچا تھا جو

Marfat.com

ابوجہل کے ساتھ شامل ہو کر آپ کی انتہائی درجہ کی مخالفت کرتا تھا۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ کے مشہور پہاڑ ابو قبیس پر کھڑے ہو کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور کہا کہ دیکھو میں ایسے مقام پر کھڑا ہوں جہاں سے پہاڑ کی دونوں جانب میں روشنی میں تم کو بھی دیکھ رہا ہوں اور جو چیز تم سے اوجھل ہے اسے بھی دیکھ رہا ہوں کیا تم اس بات کو مانتے ہو کہ اگر میں یہ کہوں کہ پہاڑ کی دوسری جانب ایک فوج گراں ڈیرے ڈالے پڑی ہے اور تمہیں غفلت میں پا کر ہلاک کرنا چاہتی ہے۔ ہر ایک نے کہا کہ آپ صادق القول ہیں آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ آپ جو فرمائیں گے درست ہوگا۔

اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے متعلق تمہاری یہی رائے ہے تو سن لو کہ جس طرح میں ان حالات سے واقف ہوں اسی طرح آخرت کی مجھے پوری پوری خبر ہے۔ تم غفلت میں پڑے ہو اس سے جاگو اور آخرت کا کچھ سامان کرو ورنہ انجام بہت برا ہوگا۔ اس پر ابولہب نے آپ کو برے الفاظ سے یاد کیا اور بددعائیں دیں۔

ابولہب کی بددعا کے جواب میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا یہ نالائق جس ہلاکت و بربادی کی آرزو ہمارے رسول کے لئے کرتا ہے وہی ہلاکت خود اسے پیش آئے گی۔ یہ مال و دولت جس پر اس کو گھمنڈ ہے اس کے کسی کام نہ آسکے گا بلکہ وہ یقینی طور پر شعلہ زن آگ کی نذر ہوگا اور اس کی بیوی جو اس کی معاون ہے وہ بھی نہایت حسرت و عبرت کی موت مرے گی۔ چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ قرآن کی پیش گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔

۷ سورۃ التکویر ۸۱

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں اُنتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ:- جب سورج ماند پڑ جائے اور جس وقت تارے بے نور ہو جائیں اور جب پہاڑوں کو چلایا جائے اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں اور جب دریا جوش ماریں اور جس وقت روحوں کو ان کے جسموں

Marfat.com

کے ساتھ ملایا جائے اور جس وقت اس لڑکی سے جو زندہ درگور کی گئی تھی پوچھا جائے کہ کس گناہ کے بدلے ماری گئی اور جب اعمال نامے کھولے جائیں اور جب آسمان کی کھال کھینچی جائے اور جب دوزخ دھکائی جائے اور جب بہشت قریب لائی جائے اس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر حاضر ہوا ہے۔ سو مجھے قسم ہے ان ستاروں کی جو الٹے پیچھے ہٹنے لگتے ہیں اور چلتے چلتے چھپ جانے والوں کی اور رات جب خوب تاریک ہو جائے اور صبح جب طلوع ہو بیشک یہ پیغام ذی عزت فرشتے کا پہنچایا ہوا ہے۔ جو قوت والے صاحب عرش کے پاس درجہ رکھنے والا ہے وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے اور وہ امین ہے اور تمہارا رفیق کچھ دیوانہ نہیں ہے اور اس نے اس جبرائیل کو آسمان کے روشن کنارے پر دیکھا ہے اور غیب کی باتیں بتانے میں کچھ بخل نہیں کرتا۔ اور یہ قرآن کسی مردود شیطان کی بنائی ہوئی باتیں نہیں ہیں۔ پھر تم کدھر کو چلے جا رہے ہو۔ یہ تو تمام جہان کے لوگوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔ جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہیں اور تم کچھ چاہ نہیں سکتے مگر جو اللہ چاہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

شرح:۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ان حوادثات کا ذکر کیا ہے جو قیامت کے دن رونما ہوں گے تاکہ ان کی عظمت دکھائی جائے اور ان کا خوف دلوں پر بٹھایا جائے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ہر شخص کو اس دن اس کے اعمال دکھائے جائیں گے اور نیکی اور بدی کا پتہ چل جائے گا اور وہ شک و شبہ جس میں انسان پڑا ہوتا تھا بالکل اٹھ جائے گا حتیٰ کہ جس شخص نے ذرا برابر نیکی کی ہوگی وہ بھی دیکھ لے گا اور جس نے ذرا برابر برائی کی ہوگی وہ بھی اس کے سامنے آجائے گی اور وہ حوادث جو قیامت کی ابتدا سے لے کر حساب کے وقت تک وقوع پذیر ہوں گے یہ ہیں:-

سورج کا بے نور ہو جانا۔ تاروں کا گر جانا اور پہاڑوں کا ہوا میں اڑتے پھرنا۔

یہ وہ حوادث ہیں جو قیامت کے آنے پر اول اول ظہور پذیر ہوں گے اور حکمت الٰہی کا یہ تقاضہ ہوگا کہ زمین الٹ پلٹ ہو جائے گی اور اس دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

فرمایا وہ اتنی سخت گھڑی ہوگی کہ انسان کو اپنی محبوب سے محبوب ترین چیز سے جدائی بھی شاق نہ گزرے گی۔ ہر شخص کو اپنی جان کی فکر پڑی ہوگی اور خوف کا یہ عالم ہوگا کہ وحوش تک ڈر کے مارے ایک جگہ جمع ہو جائیں گے حالانکہ امن کی صورت میں

Marfat.com

وہ کبھی اکٹھا ہونا پسند نہیں کرتے۔ غرض یہ کہ اس عالم کون و فساد کا تمام نقشہ ہی درہم برہم ہو جائے گا۔ ایک طرف دوزخ میں آگ بھڑکائی جائے گی دوسری طرف جنت کو اہل جنت کے قریب تر لایا جائے گا۔ اور ہر شخص کو اس کا اعمال نامہ واضح طور پر دکھایا جائے گا۔

اس کے بعد پانچ ستاروں عطارد، زہرہ، مریخ، مشتری اور زحل کی قسم کھا کر اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن ہم اس عظیم الشان فرشتے کے توسط سے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کر رہے ہیں جو مجلس عالیہ میں سب کا سردار اور امین تسلیم کیا گیا ہے چونکہ کفار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیوانہ کہتے تھے اس لئے فرمایا کہ تمہارے رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوانہ نہیں ہیں بلکہ اس قدر عالی مرتبہ ہیں کہ آپ نے جبرائیل امین کو اپنی آنکھوں سے آسمانوں پر دیکھا ہے اور ادھر فرشتے کی یہ حالت ہے کہ وہ کوئی ایسی بات جو ہم نبی کو بتانا چاہیں بتانے میں بخل سے کام نہیں لیتا۔ رہا تمہارا یہ قول کہ قرآن شیطانی کلام ہے۔ سو یہ تمہاری حماقت کا نتیجہ ہے۔ سن رکھو یہ ہمارا کلام ہے اور ایسے لوگوں کی رہنمائی کے لئے ہے جو سیدھی راہ پر چلنا چاہیں۔

۸۷ سورۃ الاعلیٰ ۸

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ:۔ اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح کیا کرو۔ وہ جس نے پیدا کیا اور بہت درست بنایا اور وہ جس نے کہ ہر چیز کا اندازہ کیا پھر راہ دکھائی اور وہ جس نے زمین سے چارہ نکالا پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا۔

ہم آپ کو اس طرح پڑھائیں گے کہ اسے ہرگز نہیں بھولیں گے مگر جو اللہ چاہے بلاشبہ وہ ظاہر، بھی جانتا ہے اور چھپی ہوئی بات کو بھی اور ہم آپ کو آسانیاں بہم پہنچائیں گے۔ سو اثر سمجھانا نفع دے تو لوگوں کو سمجھاتے رہو۔ جس کو ڈر ہو گا وہ سمجھ جائے گا اور بدبخت اس سے علیحدہ ہی رہے گا۔ وہ جو بڑی سخت آگ میں داخل ہو گا پھر وہاں نہ مرے گا

Marfat.com

اور نہ زندہ رہے گا۔

یقیناً" اس شخص نے فلاح پائی جس نے اپنے نفس کو پاک کرلیا اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہو حالانکہ آخرت کی زندگی بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔ بلاشبہ یہ بات پہلے صحیفوں میں بھی تھی یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

شرح:۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اپنے رب کی تسبیح کیا کرو یعنی اس کے ناموں کو اس طرح یاد کرو کہ ہر وقت اس کی صفات اور احکام یاد رہیں تاکہ کسی وقت اس کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ ہو سکے۔

خدا وہ ہے جس نے تمام کائنات کو بنایا اور نہایت ہی اچھا اور درست بنایا سو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو پہچانیں اور اس کے حکموں کو یاد رکھیں۔ وہی ہے جس نے اس کائنات عالم کو پیدا کیا اور ایسی حکمت اور دانائی سے پیدا کیا کہ اور کسی کے بس کی وہ چیز ہی نہیں۔ پھر ان اشیاء کی موت اور فنا بھی اس کے قبضے میں ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جانوروں کے واسطے اس نے چراگاہیں بنائی ہیں اور پھر ان کی پیداوار کو خشک کرکے بھوسہ بنا دیتا ہے۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرماتا ہے کہ گو کاروبار نبوت بے حد مشکل اور فرائض تبلیغ بے حد دشوار ہیں مگر ہم آپ کے لئے آسان کردیں گے۔ آپ اپنا کام کئے جائیں اور لوگوں کو نافرمانی کے نتائج و عواقب سے آگاہ کرتے رہیں وہ لوگ جن کی طبیعت میں اتقاء ہے وہ خود بخود آپ کی بات کو مان لیں گے اور جن کی طبیعت میں شقاوت ہے وہ آپ سے اور آپ کی تبلیغ سے الگ رہیں گے اور آتش دوزخ کی نذر ہوں گے۔

فرمایا دوزخ کے عذاب سے وہی بچیں گے جو اپنے دل کو رذائل و خیانت سے پاک کریں اور جو دل کی صفائی باطن کی پاکیزگی اور خشوع اور خضوع سے اس کی عبادت کے لئے حاضر ہوتے ہوں۔ اے لوگو! اغراض نفسانی کی خاطر دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت کے فائدے کہیں زیادہ اور دیرپا ہیں۔ صحیفہ حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت موسیٰ علیہ السلام میں بھی یہی تعلیم دی گئی تھی مگر تمہاری عادت ہے کہ تم دنیا کے نقد بہ نقد سودے پر آخرت کے دیرپا اور بہتر معاوضہ کو ضائع کردیتے ہو۔

Marfat.com

۹۲ سورۃ الیل ۹

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ:۔ قسم ہے رات کی جب چھا جائے اور دن کی جب روشن ہو اور اس کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔ بیشک تم لوگوں کی کوششیں مختلف ہیں سو جس کسی نے اللہ کی راہ میں دیا اور ڈرتا رہا اور اچھی بات کو سچ جانا تو ہم بہت جلد اس کے لئے نیکی کی راہ مگر جس نے بخل سے کام لیا اور خدا کے احکام کی پرواہ نہ کی اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم اس کے لئے بدی کی راہ پر چلنا آسان کردیں گے اور جب گڑھے میں گرے گا تو اس کی دولت اس کے کسی کام نہ آئے گی۔ سنو راہ بھجانا ہمارا کام ہے اور دنیا و آخرت دونوں ہمارے ہاتھ میں ہیں۔ سو ہم نے تم کو دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے اس میں وہی گرے گا جو بداشتی ہے یعنی وہ جس نے جھٹلایا اور منہ موڑ لیا اور پرہیزگار کو اس سے بچا لیا جائے گا۔ یعنی اس کو جو اپنا دل پاک کرنے کے لئے اللہ کی راہ میں اپنا مال دیتا ہے اور کسی کا اس پر احسان نہیں جس کا بدلہ اتارنا اس کو مقصود ہو مگر اس کو تو صرف اپنے پروردگار عالیشان کی رضاجوئی مطلوب ہے اور بس اور خدا اس سے بہت جلد راضی ہوگا۔

شرح:۔ اس سورت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے رات کی قسم کھائی ہے اور رات سے مراد اندھیرا ہے اس کے بعد دن کی قسم کھائی ہے کیونکہ وہ رات کا لازمہ ہے یعنی جہاں رات کا ذکر آئے دن کا آنا ضروری ہے۔ اس کے بعد مذکر اور مونث کے پیدا کرنے والا وہی خدائے علیم و قدیر ہے۔ اس موقع پر اپنی قسم کھانے سے منشا غالباً اپنے علیم و محیط ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

فرمایا کہ انسان کی کوششیں مختلف قسم کی ہیں یعنی نیک اور بد، مفید اور مضر، مخلصانہ اور ریاکارانہ، محمدبانہ اور تعصبانہ، متقیانہ اور فاجرانہ، وہ جن کا انجام برا ہے اور جن کا انجام اچھا ہے۔

فرمایا جو کوئی حاجت مند کی حاجت پوری کرنے یا کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دور

Marfat.com

کرنے یا عوام الناس کو نفع پہنچانے کے لئے مال و دولت خرچ کرے اور برے کام کرنے اور لوگوں کو ایذا پہنچانے سے ڈرے اور ظاہر اور باطن کی بے حیائیوں سے بچے اور نفس کو ارتکاب گناہ سے بچائے رکھے کہ نیکی کرنے میں فائدہ ہے اور برائی میں نقصان تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ان دونوں راہوں میں سے آسان تر راہ کو اور بھی آسان کر دیتا ہے۔ نیکی کی راہ تقویٰ و طہارت کو آسان راہ اس لئے کہا ہے کہ انسان کی فطرت میں سوچ بچار فکر و تدبر اور نیکو کاری کا مادہ رکھا ہے لہٰذا جب انسان کو یہ معلوم ہو جائے اور اسباب کے آثار اس کے اعمال سے ظاہر ہونے لگیں تو اللہ اس کے لئے وہ راہ آسان کر دیتا ہے جس کی طرف فطری طور پر وہ مائل ہے اور یہ مقام اس کے لئے تکمیل نفس کا مقام ہے جس سے وہ دنیا اور آخرت کی خوبیاں حاصل کر سکتا ہے۔

مگر جو اس کے خلاف مال کو روکے رکھتا ہو بے پرواہ رہتا ہو اور صداقت کو نہ مانتا ہو تو اس کے لئے وہ راہ جو دونوں میں سے مشکل تر ہے آسان کر دی جاتی ہے۔ بدی کی راہ کو اس لئے مشکل کہا گیا ہے کہ اس کے اختیار کرنے میں اسے کوئی مددگار نہیں ملتا نہ فطرت نہ انسان اور اگر چند لوگ مل کر کوئی جماعت بنالیں اور برائی پر اڑ جائیں تو خدا کوئی اور جماعت پیدا کر دیتا ہے جو ان کا سر توڑ کر ان کو درہم برہم کر دیتی ہے اور برائی کو مٹا کر رکھ دیتی ہے۔ فرمایا ایسے شخص کو ہلاکت سے کون چیز بچا سکتی ہے اور ان کی دولت اس کو کیا فائدہ دے سکتی ہے۔

۸۹ سورۃ الفجر ۱۰

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

ترجمہ:- قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب وہ گزرنے لگے عقلمند کے لئے ان چیزوں کی قسم بڑی قسم ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا یعنی عاد ارم کے ساتھ جو اس قدر قد آور تھی کہ ان

Marfat.com

کا مثل دنیا بھر میں پیدا نہیں کیا گیا اور ثمود جو وادی القریٰ میں بڑے بڑے پتھروں کو تراشا کرتے تھے اور میخوں والے فرعون کے ساتھ جنہوں نے ملکوں میں سرکشی اختیار کر رکھی تھی اور ان میں فتنہ و فساد کو بڑھا رکھا تھا۔ پس ان پر آپ کے رب نے عذاب کے کوڑے برسائے بیشک آپ کا رب تاک میں ہے مگر انسان ایسا ہے کہ جب اللہ ان کو آزماتا ہے اور عزت و نعمت بخشتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ میرے خدا نے مجھے عزت دی ہے اور جب اس کو آزما کر اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ میرے خدا نے مجھے ذلیل کر دیا ہے ہرگز نہیں نہ تو تم یتیموں کی عزت کرتے ہو اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو اور مردوں تک کا مال سمیٹ سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور مال و دولت سے انتہائی درجہ کی محبت رکھتے ہو۔ ہاں ہاں جب زمین کو توڑ پھوڑ کر چکنا چور کر دیا جائے گا اور آپ کا رب اور قطار در قطار فرشتے آموجود ہوں گے اور دوزخ کو سامنے لایا جائے گا اس دن انسان کو سمجھ آئے گی مگر اب سمجھ آنے کا کیا فائدہ؟ کہے گا اے کاش! میں نے اس زندگی کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا۔ پس اس روز خدا ایسی سزا دے گا جو کسی نے نہ دی ہو اور ایسی گرفت کرے گا کہ کسی نے نہ کی ہو۔ اے چین پکڑنے والی روح اپنے رب کی طرف آجا تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی ہو تو میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری بہشت میں داخل ہو۔

شرح:- اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اوقات روشن کی قسم کھا کر دنیا کو متنبہ کیا ہے کہ جو کوئی ہمارے احکام کی، ہمارے رسول کی اور ہماری کتابوں کی مخالفت کرے ان کو جھٹلائے اور اس پر عمل پیرا نہ ہو خواہ کیسی ہی طاقت کا مالک ہو ہمارے عذاب سے نہیں بچ سکتا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ عاد کو جو عرب عاربہ تھے ذرا دیکھو دنیا میں ان کا کوئی مثل نہ تھا۔ اسی طرح ثمود کو دیکھو جو عرب بائدہ تھے اور جنہوں نے پہاڑوں کو تراش تراش کر پتھروں کے محل تیار کر رکھے تھے اور فرعون کو دیکھو جس کے ہیکل دنیا میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ انہوں نے جو سرکشانہ روش اختیار کی اس سے تم واقف ہو پھر انہوں نے دنیا میں جو فساد برپا کیا وہ بھی اہل دنیا کو یاد ہے۔ جانتے ہو ان کا انجام کیا ہوا۔ ہم نے عذاب کا کوڑا جو ان پر برسایا تو آج ہمیں ان کا کوئی نشان تک دکھائی نہیں دیتا۔ سنو! خدا تمہارے اعمال سے

Marfat.com

خوب واقف ہے اور وہ سرکشوں اور باغیوں کو سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ مگر انسان کی حالت یہ ہے کہ اگر خدا اس کی آزمائش کی خاطر اسے وسعت و طاقت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہاں خدا نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ میں تو اس کا برگزیدہ ہوں اس نے مجھے اپنی عنایات کے لئے منتخب کیا ہے وہ دوسروں کو نگاہ حقارت سے دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ نہ اسے آخرت کا ڈر رہتا ہے اور نہ اعمال بد کی جزا اور سزا کا خوف۔

اس کے برعکس اگر اسے آزمانے کے لئے اس کی روزی تنگ کر دی جاتی ہے تو سمجھنے لگتا ہے کہ خدا نے مجھے ذلیل کر دیا ہے۔ حالانکہ اکثر اوقات روزی کی تنگی نہ اہانت و تذلیل کے لئے ہوتی ہے نہ عتاب و غضب کا نشان بلکہ اس کا مقصد محض سونے کو نکھار کر کندن بنانا ہوتا ہے۔ تاکہ انسان کا ایمان کندن کی طرح خالص ہو جائے مگر انسان کی کوتاہ نظری دیکھو کہ وہ فقر و افلاس کو جو اس کے واسطے عین باعث رحمت تھا اسے اپنے لئے اہانت و تذلیل کا سامان خیال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا نے مجھے ذلیل کیا ہے۔

فرمایا بات یہ ہے کہ اگر تمہارے دولتمندوں کی آنکھوں کو سرکشی و بغاوت اندھا نہ کر دیتی اور تمہارے مفلس لوگوں کی بصیرت پر اپنے آپ کو ذلیل سمجھنے کا پردہ نہ پڑ جاتا اور تم ارتقائی مدارج صحیح طور پر حاصل کرتے رہتے تو تمہارے اندر دوسروں کی تکلیف و راحت کا احساس پیدا ہوتا چنانچہ یتیموں کی حالت کو دیکھ کر تمہارے دلوں میں رحم پیدا ہو جاتا اور تم ان کی مدد کرتے اور بھوکوں کو دیکھ کر تمہارے دلوں کو بے چینی سی ہو جاتی سو تم ان کو کھانا کھلاتے۔ حق داروں کے حقوق ہڑپ نہ کر جاتے۔ مردوں کا مال ناجائز طریق سے نہ کھاتے اور مال و دولت سے اتنی محبت نہ کرتے پس رزق کی فراخی دی جائے تو تم کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوتا تمہاری یہ زندگیاں اسی غفلت و بیخبری میں گذر جائیں گی اور ایک روز جب یہ تمام سلسلہ کائنات درہم برہم ہو جائے گا اور قیامت برپا ہوگی اور جہنم کو سامنے لا کھڑا کر دیا جائے گا تو اس وقت انسان کو بھولی ہوئی باتیں یاد آئیں گی اور وہ کف افسوس ملنے لگے گا۔ وہ یاد کرے گا کہ میں اس فراخی اور دولت و عزت کی فراوانی سے یہ فائدے حاصل کر سکتا تھا مگر افسوس میں نے حاصل نہ کئے۔ اسی طرح وہ جو تمام عمر تنگ دست رہا وہ یاد کرے گا کہ مجھے جو موقع دیا گیا تھا میں اس سے یوں فائدہ حاصل کر سکتا تھا۔ مگر میں نے وقت رائیگاں گزارا اور غلط خیالات میں پڑا رہا۔

Marfat.com

فرمایا اس دن کے عذاب کا کیا حال پوچھتے ہو ایسا عذاب نہ تم نے کبھی دیکھا ہے نہ سنا مگر وہ جو اس ابتلا سے کامیابی کے ساتھ گذر جائیں گے اور دولتمندی و فراغتی یا تنگ دستی و افلاس سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر آخرت کا سامان مہیا کریں گے ان پر خدا کی صد ہزاراں رحمتیں ہوں گی اور ان امن و اطمینان کے پتلوں کو اللہ تعالیٰ اپنے بہشت بریں میں داخل کرے گا۔

۱۱ سورۃ الضحیٰ ۹۳

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

منظوم ترجمہ:۔

قسم ہے روشنیٔ صبح کی اور لمحۂ شب کی
وہ جس دم ڈھانک لے "آکر بساط عالم گیتی"
نہ تو ساتھ آپ کا چھوڑا ہے زنہار آپ کے رب نے
نہ وہ ناخوش ہوا ہے آپ "کی ذات گرامی" سے
یقیناً" آپ کے حق میں تو ہے "اے مرسل" داور"
"جہان" آخرت اس پہلی "منزل" سے کہیں بہتر
بہت جلد آپ کا رب آپ کو وہ نعمتیں دیگا
کہ جن کو پا کے راضی آپ ہو جائیں گے "حد درجا"
تو کیا پایا نہ اس نے آپ کو حال یتیمی میں
پھر اس نے آپ کو بخشا ٹھکانا "غور فرمائیں"
اور اس نے آپ کو نا محرم اسرار پایا تھا
پھر اس نے آپ کو رستہ دکھایا "دین برحق کا"
اور اس نے آپ کو نادار پایا "قبل بخشت کے"

Marfat.com

تو اس نے کر دیا خوشحال "تزویج خدیجہ" سے"

لہٰذا آپ سختی سے یتیموں سے نہ پیش آئیں

اور "اس کے ماسوا" سائل کو بھی زنہار مت جھڑکیں

اور اپنے رب کے انعامات کو بھی یاد فرمائیں

شرح:- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدا میں جب وحی آنی شروع ہوئی تو اس کی شدت کے باعث آپ اکثر اوقات گھبرا جایا کرتے تھے ممکن ہے یہی وجہ ہو کہ کچھ عرصہ کے لئے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے وحی کا نازل کرنا موقوف کر دیا تھا۔

اعدائے اسلام نے جن کا کام ہی نکتہ چینی کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنا تھا یہ اڑانا شروع کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا نے اب اس کو چھوڑ دیا ہے وہ اس سے ناراض ہو چکا ہے اب اس کو کوئی نہ الہام ہوتا ہے نہ ہوگا۔

حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اس سے کڑھتا اور آپ رنجیدہ خاطر نظر آتے اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے دوپہر کی روشنی اور آدھی رات کے اندھیرے کی قسم کھا کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ دن کی تھکاوٹ سے استراحت پانے کے لئے آدھی رات کا اندھیرا بھی ضروری ہے۔ تاکہ قویٰ انسانی کی جو طاقت دن کی تگ و دو کے باعث خرچ ہو جاتی ہے وہ رات کو آرام کرنے سے عود کر آئے۔

چنانچہ اس عظیم الشان حقیقت کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے ہمارے رسول ہم نے آپ کو نہ اکیلا چھوڑا ہے نہ ہم آپ سے ناراض ہیں یہ کچھ عرصہ تک جو وحی نازل نہیں ہوئی تو اس کا صرف یہ باعث تھا کہ آپ کی طبیعت پر وحی کی شدت کے باعث جو بوجھ سا پڑ گیا تھا اسے ہلکا کر دیا جائے اور کچھ عرصہ تک آپ کو آرام کرنے دیا جائے تاکہ اس سے زیادہ تیز رفتاری اور ہمت و حوصلہ سے تبلیغ جیسے مشکل کام کو سرانجام دے سکیں آپ دیکھیں گے کہ آئندہ آپ کی ہمت بہت زیادہ ہوگی اور آپ پر ہماری اتنی عنایات ہوں گی کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ خیال کرو کہ آپ ایک یتیم تھے ہم نے اپنی حفاظت میں لیکر پرورش کیا پھر آپ قوم کی اصلاح اور بہبودی کے عشق و غم میں گھل رہے تھے سو آپ کو وہ سامان ہدایت دیا۔ سو اب مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں بلکہ شکر کا مقام ہے لہٰذا اظہار تشکر کے طور پر یتیموں کے ساتھ حسن

Marfat.com

برداشت کرنے کی وصیت کرتے رہتے ہیں اور وہی فی الحقیقت دنیاوی زندگی کے سودے میں فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(۱۴) سورۃ العدیت (۱۰۰)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

منظوم ترجمہ:-

قسم ہے "غازیوں کے" اسپائے "برق فطرت" کی
تگ و دو کرتے ہیں جو ہانپ کر "وقت ہم آویزی"
وہ پھر کرتے ہیں ٹاپیں مار کر چنگاریاں پیدا
سحر کے وقت پھر کرتے ہیں وہ حملہ "قیامت کا"
وہ پھر اپنی تگ و دو سے اڑاتے ہیں غبار "آخر"
صف دشمن میں در آتے ہیں وہ درانہ وار "آخر"
یقیناً" سخت ناشکرا یہ انساں اپنے رب کا ہے
اور اس حالت سے پوری واقفیت بھی وہ رکھتا ہے
اور "از سر تا قدم" ہے غرق وہ دنیا کی الفت میں
تو آیا کیا نہیں واقف ہے وہ "اس روز محشر سے"
کئے جائیں گے زندہ سب مکیں جس روز قبروں کے
اور ان لوگوں کے دل کا حال ظاہر سربسر ہوگا
کہ ہے اس روز کی حالت سے ان کی با خبر مولا

شرح:- اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم کھا کر انسان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ اگرچہ انسان اور حیوان میں بہت فرق ہے مگر غازی کا گھوڑا زبان حال سے شہادت دے رہا ہے کہ جو لوگ مالک حقیقی کی دی ہوئی روزی کھاتے

اور اس کی بے شمار نعمتوں سے شب و روز فائدہ حاصل کرتے ہیں پھر اس کے باوجود اس کی فرمانبرداری نہیں کرتے۔ وہ جانوروں سے زیادہ ذلیل و حقیر ہیں۔ ایک شائستہ گھوڑے کو مالک گھاس کے تنکے اور تھوڑا سا دانہ کھلاتا ہے تو وہ اتنے سے احسان پر اپنے مالک پر جان قربان کر دیتا ہے جدھر سوار اشارہ کرتا ہے ادھر ہی چلا جاتا ہے۔ دوڑتا اور ہانپتا ہوا ٹاپیں مارتا اور غبار اٹھاتا گھمسان کے معرکوں میں جا گھستا ہے۔ گولیوں کی بارش میں تلواروں اور سنگینوں کے سامنے کسی جگہ منہ نہیں پھیرتا۔ بلکہ بعض اوقات وفادار گھوڑا سوار کو بچانے کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ کیا انسان نے ایسے گھوڑوں سے کچھ سیکھا کہ ان کا بھی کوئی پالنے والا مالک ہے جس کی وفاداری میں اسے جان و مال خرچ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ بیشک انسان بڑا ناشکر گذار نالائق ہے کہ ایک گھوڑے یا سکتے کے برابر بھی وفاداری نہیں دکھلا سکتا۔ فرمایا تعجب کی بات یہ ہے کہ اس قسم کی مثالیں اکثر اس کے مشاہدہ میں آتی رہتی ہیں اور اس کی چشم بصیرت ان سے آگاہ ہوتی رہتی ہے مگر مال و دولت کی حرص و ہوا اسے اندھا کر کے رکھ دیتی ہے اور وہ اس کے جال میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔ کیا اسے خیال نہیں آتا کہ مرچکنے کے بعد اس کو یہیں ختم نہیں ہو جانا بلکہ قبر میں مدفون ہونے کے بعد پھر اسے اٹھایا جائے گا اور اس کے تمام راز ہائے سربستہ کو جو کہ اس کے سینے کی گہرائیوں میں پنہاں تھے ظاہر کر دیا جائے گا۔ اس دن اس کے تمام اخلاص و محبت یا نفاق و ریا کا راز طشت از بام ہو جائے گا اور ان کو بتا دیا جائے گا کہ تم کیا کرتے رہے تھے۔

(۱۵) سورۃ الکوثر (۱۰۸)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

منظوم ترجمہ:-

یقیناً ہم نے بے پایاں بھلائی آپ کو بخشی
تو "اس کے شکر میں" پڑھیے نماز آپ "اپنے مولا کی"

Marfat.com

اور "اس کے راستہ میں پیش" کیجئے آپ قربانی
کہ بے نام و نشان تو آپ کا بدخواہ ہے خود ہی

شرح:- اعتراض محض کو کہتے ہیں جس کے پیچھے کوئی اس کا نام لینے والا نہ ہو۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نرینہ اولاد نہ تھی لہٰذا کفار کہا کرتے تھے کہ آپ نعوذ باللہ ابتر ہیں۔ آپ کے بعد کوئی آپ کا نام لینے والا نہیں۔ اس طعنہ آمیز باتوں کا جواب اللہ تبارک وتعالیٰ نے یوں دیا ہے کہ خیر و برکت کی چیز جس سے انسان کا نام باقی رہے صرف اولاد ہی نہیں اس کے علاوہ اور بھی بے شمار چیزیں ہیں۔

فرمایا ہم نے اپنے نبی کو خیر کثیر" عطا کی ہے یعنی ہر وہ چیز عطا کر دی ہے جو اس کے نام کو ہمیشہ لوگوں میں زندہ رکھے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا کہ اے پیغمبر! لوگوں کی باتیں آپ کو غمگیں نہ کریں۔ جس چیز میں کچھ بھی خیر و برکت ہے ہم نے آپ کو اس کا مالک بنا دیا ہے۔ لہٰذا شکریئے کے طور پر آپ اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں اور ہر قسم کی قربانی کو لازم قرار دیں اور یقین رکھیں کہ آپ کا نام کبھی اہل عالم کو نہ بھولے گا۔ ہاں یہ آپ کے دشمن جو آج بیٹھے باتیں بناتے ہیں ان کا کہیں نام و نشان تک نہ رہے گا۔

١٦ سورۃ التکاثر ١٠٢

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

منظوم ترجمہ:-

تمہیں غافل بنایا ہے "بہ ہر نقدیر" کثرت نے
یہاں تک کہ تم اپنے مرقدوں تک ہو پہنچ جاتے

نہیں، تم پر بہت ہی جلد کھل جائے گا حال اس کا

Marfat.com

نہیں ہرگز نہیں تم پر یہ ظاہر جلد تر ہوگا
ارے اے کاش ہوتی تم کو اس کی پوری آگاہی
کہ بیشک دیکھ لو گے جلد تم "صورت" جہنم کی
پھر اس کو دیکھ لو گے تم یقیں کی آنکھ سے خود ہی
پھر اس دن تم سے ساری نعمتوں کی پوچھ گچھ ہوگی

شرح:۔ اس سورت میں انسان کے لئے ایک تنبیہہ ہے۔ اسے اس بے ثبات زندگی اور موت کی شدت سے واقف کیا گیا ہے۔

فرمایا یہ دنیا اور اس کے لوازمات بالکل فانی اور بے وفا ہیں مگر تم کو اس کے انتظامات، مال و دولت کے حصول اور دیگر کاروبار زندگی میں اتنے منہمک ہو جاتے ہو کہ تمہیں وہ خدا ہی بھول جاتا ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور جس نے ہر طرح کی نعمتیں تمہیں عطا کیں۔

حتیٰ کہ تمہارا یہ انہماک ایک دن تم کو قبر کے کنارے لیجا کر کھڑا کرتا ہے۔ مگر تم کو پتہ نہیں چلتا فرمایا مال و دولت کی حرص سے تمہیں کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ کامیابی وہی ہے جو حق اور صداقت کے اتباع سے حاصل ہو۔

فرمایا اگر طلب مال و دولت اور حصول جاہ و حشمت کا یہ انہماک ترک کر دو تو بہتر اور آج ہی سے آخرت کا یقین کر لو تو اچھا ورنہ ایک دن دولت و ثروت کے جمع کرنے کا یہ جذبہ تمہیں دوزخ میں لے جائے گا۔ اس وقت علاوہ دوسرے سوالات کے تم سے یہ بھی پوچھا جائے گا کہ جن نعمتوں سے تم نے فائدہ اٹھایا کیا تم نے کبھی ان کی بنا پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا تھا۔ اگر نہیں کیا تو کیوں؟ اور اس کی سزا تم کو ملنی چاہئے یا نہیں۔

(۱۷) سورۃ الماعون (۱۰۷)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں سات آیتیں اور ایک رکوع جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

منظوم ترجمہ:-

بھلا اس شخص کو بھی "اے مخاطب" تو نے دیکھا ہے
کہ جو دین خدا کی "سربسر" تکذیب کرتا ہے
یہ وہ ہے جو جھڑکتا ہے "بہرعنوان" یتیموں کو
وہ کچھ ترغیب بھی قطعاً" نہیں دیتا ہے لوگوں کو
مساکین "اور اہل فقر" کو کھانا کھلانے کی
لہٰذا ابتری ہے واسطے ان اہل طاعت کے
تساہل جو کہ برتا کرتے ہیں اپنی نمازوں سے
وہی افراد جو سب کام کرتے ہیں دکھاوے کے
جو روکا کرتے ہیں لوگوں کو ادنیٰ شے بھی دینے سے

شرح:- معمولی برتنے کی چیزیں جن کی عام طور پر لوگوں کو ضرورت رہتی ہے۔ عربی زبان میں "ماعون" کہلاتی ہیں اس سورت میں ان متکبر و مغرور لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو دنیاوی مال و دولت کے نشے میں نیک و بد اعمال کی جزا و سزا ہی کے منکر ہیں۔ اور اس انکار کے نتیجہ کے طور پر یتیموں کو دھکے دے کر اپنے ہاں سے نکال دیتے اور مسکینوں کو جو نان شبینہ کے محتاج ہوتے ہیں روٹی تک کے لئے نہیں پوچھتے۔

فرمایا ان کے لئے اور ان نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں اور جو کام بھی کرتے ہیں دکھلاوے کے لئے کرتے ہیں اور اتنے بخیل اور لالچی ہیں کہ کسی چیز کا دے دینا تو درکنار معمولی اور بے حقیقت چیزیں بھی عارضی طور پر دینے کے لئے حوصلہ نہیں نکال سکتے۔

۱۸ سورۃ الکافرون ۱۰۹

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

منظوم ترجمہ:-

یہ فرما دیجئے اے کافرو میں تو نہیں کرتا
عبادت ان "بتوں" کی جن کی تم سب کرتے ہو پوجا

نہ تو تم ہی عبادت اس "خدا" کی کرنے والے ہو
کہ جس کی بندگانی میں ادا کرتا ہوں "اے لوگو"

نہ میں ہی بندگانی ان کی کرنے والا ہوں جن کی
کیا کرتے ہو تم پوجا "بہ ہر شام و سحرگاہی"

نہ تم اس کے پجاری ہو کہ جو معبود ہے میرا
مبارک تم کو دین اپنا مجھے کافی ہے دین اپنا

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ اے ہمارے پیغمبر اہل عالم کو سنا دیجئے کہ تم جن معبودوں کی عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا۔ یہ ممکن نہیں کہ میں تمہارے معبودان باطل کی پرستش کروں گا اور مجھے یہ بھی علم ہے کہ تم کبھی معبود برحق کو سجدہ نہیں کرو گے تو تم اپنے دین پر جمے رہو اور میں اپنے دین پر قائم ہوں۔

(۱۹) سورۃ الفیل (۱۰۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

منظوم ترجمہ:-

مخاطب تو نے کیا "اس وقت کا منظر" نہیں دیکھا
ترے رب نے کیا' کیا ہاتھیوں والوں سے برتاوا

بنا دی کیا نہ اس نے بے نتیجہ ان کی مکاری
اور ان سب پر ابابیلوں کی فوج اس نے مسلط کی

گندھی مٹی کے چھرے مارتی تھیں ان پہ جو پیہم

Marfat.com

بس ان کو کر دیا کھائے ہوئے چارے کے مثل "اکدم"

شرح:- حبشہ کے عیسائی حاکم کا یمن میں ابرہہ نامی ایک گورنر تھا۔ جسے اپنی روز افزوں ترقی پر بڑا ناز تھا حتی کہ اس نے یہ سوچا کہ تمام عرب کا مرکز اجتماع بجائے مکہ معظمہ کے صنعا قرار دیا جائے جو اس کا اپنا پایہ تخت تھا۔ اس مقصد کے پیش نظر اس نے ایک عظیم الشان گرجا بنایا اور تمام اردگرد کے ممالک کو دعوت دی کہ وہ آئیں اور اسی جگہ خدا کی عبادت کریں مگر خانہ خدا کو چھوڑ کر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے مرجع انام چلا آتا تھا۔ کوئی بھی صنعا کے گرجے کی طرف متوجہ نہ ہوا بلکہ اہل عرب نے تو اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کسی عرب نے گرجے کے قریب کہیں آگ سلگائی تھی اس کی کوئی چنگاری ہوا میں اڑ کر گرجے میں جا پڑی جس سے اسے بہت کچھ نقصان پہنچا۔ ابرہہ نے جھنجھلا کر خانہ کعبہ پر لشکر کشی کر دی اور تہیہ کر لیا کہ خانہ کعبہ کو منہدم کر کے چھوڑے گا۔ اس خیال سے اس نے ایک ایسا لشکر مرتب کیا جس میں کچھ ہاتھی بھی تھے۔ یہ واقع حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک سے پچاس روز قبل کا ہے۔ الغرض اس کا خوفناک لشکر مکہ معظمہ کے دامان کوہ میں اترا۔ ادھر غیرت خداوندی نے چھوٹے چھوٹے جانور نمودار کئے جن کے پاؤں اور پروں میں کچھ اس قسم کی چھوٹی چھوٹی کنکریاں تھیں کہ وہ جس کے اوپر جا پڑتیں ہلاک ہی کر دیتیں۔ جن سے اس لشکر جرار کا ایک بڑا حصہ ہلاک ہو گیا اور جو باقی رہے جان بچا کر صنعا کو بھاگے۔ ابرہہ بھی زخمی ہو چکا تھا وہ بھی بھاگ گیا۔ مگر صنعا جا کر مر گیا۔

اس تاریخی قصہ کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کا مقصد اس قدر ہے کہ ہم اگر چاہیں تو بڑی سی بڑی دنیاوی طاقت کو معمولی سے معمولی جماعت کے ہاتھوں ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیں۔ گویا مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ اگر تم ان مقاصد مقدسہ کو لیکر اٹھو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سکھائے ہیں تو دنیا میں بڑی سے بڑی طاقت تمہاری راہ میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی۔

(۲۰) سورۃ الفلق (۱۱۳)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

Marfat.com

جن کا بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

منظوم ترجمہ:-

یہ کہئے مانگتا ہوں میں اماں اس "ذات یزداں" کی
کہ جو خالق ہے ہنگام سحر کے نور تاباں کی
مضرت سے ان اشیاء کی جنہیں پیدا کیا اس نے
اور اس تاریکیاں پھیلانے والی رات کی شر سے
مسلط جب کہ وہ ہو جائے "کل اکناف عالم پر"
اور ان سب سحر کرنے والیوں کی بھی شرارت سے
کہ جو گنڈوں میں منتر پھونکنے والی ہیں پڑھ پڑھ کے
اور "ان کے ماسوا" اس وقت حاسد کی شرارت سے
وہ مصروف حسد جس وقت ہو "اپنی عداوت سے"

شرح:- قرآن مجید کا آغاز اس بات سے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام اہل تقویٰ کے لئے قابل ہدایت ہے اور اختتام اس بات پر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ آخر کی تین سورتوں میں بندوں کو آفات و بلیات ارضی وسماوی سے محفوظ رہنے کی دعا تلقین کی گئی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! تین چیزوں کے شر سے ہماری پناہ میں آنے کی دعا کیا کرو۔

(۱) شب تاریک کی ظلمت سے جس میں انسان شر و فساد کی طرف مائل ہوتا ہے۔
(۲) اس چیز سے جو دل میں برے خیالات پیدا کرے۔
(۳) ان حاسدوں سے جو دوسروں کی فارغ البالی سے جلتے ہیں اور ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۱۱۴) سورۃ الناس (۲۱)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں چھ آیات مبارکہ اور ایک

Marfat.com

رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

منظوم ترجمہ:۔

یہ کہئے مانگتا ہوں میں اماں اس "ذات یزداں" کی
جو رب ہے جو ملک ہے جو کہ ہے معبود انساں کی
بدی سکھلا کے پیچھے ہٹنے والے کی شرارت سے
کیا کرتا ہے پیدا وسوسے جو دل میں انساں کے
وہ شیطاں خواہ قوم جن سے ہو یا نوع انساں سے

شرح:۔ گزشتہ سورت میں اللہ کی ایک صفت بیان کر کے تین چیزوں کے شر سے پناہ مانگنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات بیان کی گئی ہیں اور صرف ایک چیز سے پناہ مانگنے کا طریق سکھایا گیا ہے۔

فرمایا! اے لوگو پروردگار عالم کی پناہ طلب کرو جو تمام انسانوں کا رب ہے۔ بادشاہ اور معبود ہے تم ہر شخص کے وسواس کے شر سے میری پناہ میں آنے کی دعا کیا کرو۔ جو تمہارے دلوں میں وسوسے پیدا کرے خواہ وہ از قسم جن ہو یا انسان' قلب انسان حیات کا مرکز ہے۔ اگر اس میں وسوسے اور خیالات فاسدہ جاگزیں ہو جائیں تو ان کا اثر افعال و اعمال پر لازمی طور سے پڑتا ہے اور انسان اعمال حسنہ سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۲۲) سورۃ الاخلاص (۱۱۲)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی' اس میں چار آیات مبارکہ اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

منظوم ترجمہ:۔

یہ کہہ دیجئے کہ یکتا اور بے پرواہ وہ مولا ہے

Marfat.com

نہ اولاد اس کی ہے کوئی نہ وہ بیٹا کسی کا ہے
اور اس کا کوئی ہمسر بھی نہیں ہے "برم ہستی میں"

شرح:- اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی واحدنیت کو شرک کی تمام آلائشوں سے پاک و صاف بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ قرآن کریم کے ایک تہائی حصہ میں توحید کے مضمون کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علی وسلم نے اس سورت کو قرآن کریم کا تہائی بیان فرمایا ہے۔ کفار دریافت کیا کرتے تھے کہ جس کی عبادت کا آپ حکم دیتے ہیں وہ کون ہے اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ اے پیغمبر فرمایا دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کے سوا کوئی ہستی مرتبہ الوہیت میں اس کی شریک و سہیم نہیں۔ کسی ہستی کے ساتھ دوسری ہستی کی شرکت تین وجہ سے ہو سکتی ہے یا تو وہ ہستی دوسرے کی محتاج ہو یا رشتہ توالد و تناسل رکھتی ہو یا کسی کے ساتھ مساوی الدرجہ ہو۔ اس سورت میں ان تینوں کی نفی کر دی گئی اور بتایا ہے کہ

(۱) وہ ذات واحد صمد یعنی بے نیاز ہے۔ اپنے افعال میں کسی کی دست نگر یا محتاج نہیں۔ اسی طرح اہل ہنود کے عقیدے کی تردید کی ہے جو خدا کو روح اور مادہ کا محتاج تسلیم کرتے ہیں۔

(۲) نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اس کو کسی نے جنا اس طرح نصاریٰ کے عقیدے کی تردید کر دی گئی ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں۔

(۳) کوئی ہستی اس کے ساتھ ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ اسی طرح مجوسیوں کے عقیدے کی تردید کر دی گئی ہے۔ جو اہرمن کو خدا تعالیٰ کا مد مقابل تسلیم کرتے ہیں۔

اس مختصر سورت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کاملہ کا ایک ایسا جامع اور مانع بیان ہے کہ اب خدا کی الوہیت میں کسی کی شرکت کا امکان ہی باقی نہیں رہا۔

سورۃ النجم (۵۳) (۲۳)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع

Marfat.com

ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

ترجمہ آیات ۱-۲۵:- قسم ہے ستارے کی جب وہ غروب ہونے لگے تمہارا رفیق نہ گمراہ ہوا ہے نہ بہکا ہے اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ وہ وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے اس کو بڑی قوتوں والے نے تعلیم دی ہے۔ وہ جو بڑا زور آور ہے سو وہ پورا نظر آیا اور وہ نیچے کنارہ پر تھا پھر وہ قریب ہوا اور آگے بڑھا یہاں تک کہ دو کمان کا یا اس سے بھی کم فرق رہ گیا پھر اللہ نے اپنے بندے پر وحی کی جو وحی کرنا چاہی۔ رسول نے جو کچھ دیکھا آپ کے دل نے اس سے دھوکہ نہیں کھایا۔ پھر کیا تم ان کی دیکھی ہوئی چیز میں جھگڑتے ہو اور آپ نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جس کے قریب ہی آرام سے رہنے والی جنت ہے۔ جس وقت کہ سدرۃ المنتہیٰ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا آنکھ نے غلطی کی نہ اسے دھوکہ ہوا۔ انہوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں پھر کیا تم نے لات اور عزیٰ کو بھی دیکھا اور تیسرے منات کو بھی۔ کیا تمہارے لئے بیٹے ہیں اور اس کے لئے بیٹیاں تب تو یہ بے انصافی کی تقسیم ہے۔ یہ تو صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں۔ ان کے لئے خدا نے کوئی سند نہیں بھیجی۔ یہ لوگ صرف وہم اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔ کیا انسان جس چیز کی تمنا کرتا ہے وہ اسے مل جاتی ہے! سنو! آخرت اور اس دنیا کی بھلائی اللہ ہی کے پاس ہے۔

شرح:- گزشتہ سورت کا اختتام اس حکم پر ہوا تھا کہ ستاروں کے ڈوبنے کے بعد بھی اے پیغمبر! آپ عبادت میں مشغول رہا کریں۔ اس جگہ ستاروں کی قسم کھا کر جو اللہ تعالیٰ کی عزت و عظمت کے مظہر ہیں یہ کہا ہے کہ لوگو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ گمراہ ہیں اور نہ بہکے ہوئے ان کی جو بات ہوتی ہے وہ وحی ہوتی ہے جو ہم بذریعہ وحی یا الہام بتا دیتے ہیں اور وہ اپنی من مانی خواہشات کے تبع ہو کر کوئی بات نہیں کرتے۔ یہ وحی کا سلسلہ اور پیغمبر کی تعلیم و تربیت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے ہم کر رہے ہیں جو بڑا طاقتور اور نہایت قوی ہے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنی اصلی صورت میں ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے اس شرق افق پر دیکھا جہاں سے سورج نمودار ہوا کرتا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے مستقر سے نیچے اترے اور حضور علیہ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام کے بہت قریب ہو گئے یہاں تک کہ درمیان میں دو ہاتھ یا دو کمان کا فاصلہ رہ گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی بھیجی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبرائیل علیہ السلام کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور دل نے اندر سے کہا کہ آپ جو کچھ دیکھ رہے ہیں یہ بالکل ٹھیک ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ایسا کلام جو اللہ تعالیٰ نازل کرے جبرائیل علیہ السلام لائے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر نازل ہو۔ کیا اس میں کوئی شک کی کوئی گنجائش باقی رہ سکتی ہے۔ فرمایا حضور الصلوٰۃ والسلام نے ایک ہی بار جبرائیل علیہ السلام کو نہیں دیکھا بلکہ دو بار دیکھا ہے۔ دوسری بار سدرۃ المنتہا پر جو کہ جنت میں ایک مقام ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں کہ یہ بیری کا ایک درخت ہے جس کی جڑیں چھٹے آسمان میں اور پھیلاؤ ساتویں آسمان پر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بہت سے بزرگان دین علمائے کرام اور صوفیائے کرام نے ان آیات کو معراج نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعات سے تطبیق دی ہے اور بتایا ہے کہ قوتوں والی زبردست ہستی سے مراد اللہ تعالیٰ ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم دی وہ جو عرش پر قائم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے وقت اللہ تعالیٰ کے اس قدر قریب ہوئے کہ صرف دو کمان کا فاصلہ رہ گیا اور اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بالشافہ گفتگو کی اور اس مقام پر پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا جو مشاہدہ کیا اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ نے وہاں جو کچھ دیکھا اس میں کوئی غلطی نہیں کھائی چنانچہ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق کے وہ نشانات دیکھے جو عظمت و جبروت میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ تم اس خدا کے سامنے سر جھکاؤ جو عرش پر ہے اور تمام نظام عالم کا خالق و مالک ہے۔ مگر تم من گھڑت بتوں کے پیچھے پڑے ہو۔ دیکھو تو لات، عزیٰ اور منات وہ بت جن کی تم پوجا کرتے ہو۔ ہیں کیا چیز محض بے جان پتھر یہ تو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے سربسجود ہونے کا حکم کہاں دیا ہے یا تم اپنی ہی مرضی کر رہے ہو۔ فرمایا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بت ہمارے سفارشی بنیں گے حالانکہ یہ ان کی خیالی

Marfat.com

آرزو میں اور امیدیں ہیں کیونکہ دنیا اور آخرت کی بھلائی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

ترجمہ آیات ۲۶-۳۲:- اور بہت سے فرشتے آسمان میں ہیں جن کی شفاعت کسی کے کچھ کام نہیں آتی مگر بعد اس کے کہ اللہ جس کے لئے چاہے اجازت دے اور پسند کرے وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے فرشتوں کے زنانے نام رکھتے ہیں حالانکہ اس بات کا انہیں کچھ علم بھی نہیں وہ تو محض وہم کی پیروی کرتے ہیں اور حق بات کے مقابلے میں وہم کچھ بھی کام نہیں آتا۔ سو آپ اس کی پرواہ نہ کریں۔ جس نے ہماری یاد سے منہ پھیر لیا اور دنیاوی زندگی کے سوا اور کچھ نہ چاہا ان کا علم یہیں تک پہنچا ہے۔ آپ کے رب کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت پر ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین پر ہے سب اللہ ہی کے لئے ہے تاکہ وہ برے کام کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے اور جو لوگ نیک کام کرتے ہیں ان کو نیک صلہ دے۔ یعنی ان لوگوں کو جو بڑے بڑے گناہوں سے اور بےحیائی کے کاموں سے بچتے ہیں سوائے چھوٹی چھوٹی لغزشوں کے آپ کا رب بیشک بڑی مغفرت والا ہے وہ تم کو اسی وقت سے اچھی طرح جانتا ہے جب سے تم کو اس نے زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں جنین (بچے) ہی تھے۔ سو اپنے کو بہت پاک صاف نہ جتاؤ وہ پاکبازوں کو خوب جانتا ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں سفارش اور شفاعت کا ذکر تھا یہاں بتایا ہے کہ یہ بت تو کیا چیز ہیں خدا کے بڑے بڑے مقرب فرشتے بھی اتنی جرات و ہمت نہیں رکھتے کہ اس کے ہاں کوئی کسی کی سفارش یا شفاعت اپنی مرضی سے کر سکیں وہ کسی کے حق میں دعا مانگتے ہیں یا خیر خواہی چاہتے ہیں تو وہ بھی اسی کے حکم و ارشاد سے۔ اس کے بعد فرمایا کہ منکرین حق کی ایک حماقت یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے نام عورتوں پر رکھتے ہیں۔ فرمایا یہ ان لوگوں کے خود تراشیدہ خیالات ہیں۔ کوئی یقینی بات ان کے پاس نہیں۔ یقینی چیز وہی ہے جو خدا کی جانب سے بندہ کو بتائی جائے اور ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ وہم و گمان حقیقت کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں۔

علاوہ دیگر حقائق و معارف کے اس رکوع کے آخر میں انسان کے اعمال کی قدر و قیمت پہچاننے والی ایک نہایت ضروری چیز کا ذکر کیا ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں کا طرز

Marfat.com

عمل آج بالکل اس کے خلاف چلا جا رہا ہے اور یہی بہت حد تک ہماری اخلاقی کمزوریوں اور پستیوں کا باعث ہے۔ فرمایا کہ اگر تقویٰ کی کچھ توفیق اللہ نے دی ہو تو شیخی نہ جتاؤ۔ وہ سب کی بزرگی اور پاکبازی کو جانتا ہے اور اس وقت سے جانتا ہے جب تم نے ہستی کے اس دائرہ میں بھی قدم نہ رکھا تھا۔ آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنی اصلیت کو نہ بھولے جس کی ابتدا مٹی سے تھی۔ پھر بطن مادر کی تاریکیوں میں ناپاک خون سے پرورش پاتا رہا۔ آخر میں اگر اللہ نے اپنے فضل سے ایک بلند مقام پر پہنچا دیا تو اس کو اس قدر بڑھ چڑھ کر دعویٰ کرنے کا استحقاق نہیں جو واقعی متقی ہوتے ہیں وہ دعویٰ کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ کمزوریوں سے پوری طرح پاک ہونا بشریت کی حد سے باہر ہے۔ بچتا وہی ہے جن کو اللہ تعالیٰ بچائے۔

ترجمہ آیات ۳۳-۶۲:- کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے منہ پھیر لیا اور تھوڑا سا دیا اور ہاتھ روک لیا۔ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے کیا اسے معلوم نہیں کہ موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں کیا ہے اور نیز ابراہیم علیہ السلام کے جس نے وفاداری کا اظہار کیا یہ کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے۔ اور یہ کہ آدمی کی اپنی کوشش جلدی ہی دیکھی جائے گی پھر اسکو پورا پورا بدلہ ملے گا اور یہ کہ آخر کار سب کو آپ کے رب کے پاس ہی پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے اور یہ کہ اس نے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا ایک قطرۂ آب سے جبکہ وہ ٹپکایا جاتا ہے۔ اور یہ کہ دوبارہ زندہ کرنا اسی کے ذمہ ہے۔ اور یہ کہ وہی غنی کرتا ہے اور وہی دولت دیتا ہے اور یہ کہ وہی شعریٰ (ستارے) کا رب ہے اور یہ کہ اس نے عاد اول کو ہلاک کیا اور ثمود کو پھر کسی کو باقی نہ چھوڑا اور اس سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم کو کیونکہ وہ بڑے ظالم اور سرکش تھے اور قوم لوط کی الٹی بستیوں کو دے پٹکا۔ پھر ان بستیوں کو گھیرا جن چیزوں نے گھیرا سو (اے انسان) تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلائے گا۔ یہ نبی پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے۔ آ پہنچی آنے والی جس کو اللہ کے سوا کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔ کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھیل رہے ہو۔ سو اللہ کو سجدہ کرو اور اس کی عبادت بجا لاؤ۔

Marfat.com

شرح:- اس رکوع کی ابتدائی آیات ولید بن مغیرہ کے متعلق ہیں۔ اگرچہ حکم عام ہے مگر ایک خاص موقع پر جس کا ولید بن مغیرہ سے تعلق ہے نازل ہوئی۔ کہتے ہیں کہ ولید حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مواعظ حسنہ سن سن کر آخر مائل بہ اسلام ہو گیا مگر تھوڑے ہی عرصے کے بعد پھر انکار کر گیا اور پتھر دل ہو گیا۔ فرمایا یہ لوگ کیوں بے خوف ہیں۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ آخرت کا عذاب ضرور ہو کر رہے گا اور کیا قرآن سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئی ہیں ان میں انہوں نے نہیں پڑھا کہ اللہ کے ہاں اپنے اعمال کے لئے جوابدہ وہی ہے جو اکتساب کرتا ہے اور یہ کہ انسان کو اسی چیز کا ثمرہ ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی کی محنت رائیگاں نہیں جانے دیتا۔ اس کے بعد بتلایا ہے کہ انسان کی خوشی و غمی موت و حیات اور امیری اور غریبی سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا ہی ہر چیز کا حقیقی مالک ہے اور اس نے گستاخ اور شریر قوموں کو اس سے پہلے ہلاک کیا ہے۔ سو اگر تم نگاہ حق بین کو کھول کر دیکھو تو خدا کی کسی نعمت سے انکار نہ کر سکو گے۔ آخر میں فرمایا کہ تم کو چاہئے کہ قرآن پر ایمان لاؤ اور اس پر عمل پیرا ہو کر ہماری عبادت اور فرمانبرداری میں مشغول ہو جاؤ۔

اس کے بعد ملک عرب میں بسنے والی ان اقوام گزشتہ کا ذکر کیا جو اپنے زور و قوت اور عقل و دانش کی بنا پر یگانہ روزگار تسلیم کی گئی تھیں۔ مثلاً عاد اور ثمود وغیرہ۔ ان اقوام کے زور و قوت اور ان کے استحکام و دولت کی یہ کیفیت تھی کہ اور تو اور خود ان کو بھی کبھی یہ وہم نہ گزر سکتا تھا کہ ایک دن آئے گا جب دنیا میں ہمارا نشان تک باقی نہ رہے گا اور ہماری یہ تمام طاقت خاک میں مل کر رہ جائے گی۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اقوام سابقہ کے ان حالات سے درس عبرت حاصل کرو اور یقین رکھو کہ خواہ تم کتنی ہی قوت و طاقت کے مالک کیوں نہ ہو جاؤ جب ہمارے عذاب نے آکر گرفت کی تو تمہارے بچاؤ کی کوئی صورت باقی نہ رہے گی۔

بعض لوگوں کی عادت ہوا کرتی ہے کہ جب ان کو نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرایا جاتا ہے تو وہ بس ہنس دیتے ہیں اور بات ٹال کر نکل جاتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! یہ باتیں ہنسنے کی نہیں رونے کی ہیں سو تمہیں چاہئے کہ کل کو پیش آنے والے واقعات سے ڈر کر ہمارے سامنے سجدہ میں گر جاؤ اور اپنے گناہوں کی معافی حاصل کر کے بقیہ ایام زندگی ہماری فرمانبرداری اور عبادت میں گزار دو۔

Marfat.com

(۲۴) سورۃ عبس (۸۰)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی' اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

ترجمہ:۔ تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا اس بات پر کہ ان کے پاس ایک اندھا آیا اور آپ کو کیا خبر ہے کہ شاید وہ سنور جاتا یا نصیحت سنتا تو نصیحت اس کے کام آتی لیکن جو پرواہ نہیں کرتا آپ اس کی فکر میں ہیں حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں اگر وہ پاک نہ ہو لیکن جو شخص آپ کے پاس دوڑا ہوا آتا ہے اور وہ ڈرتا بھی ہے تو آپ اس سے تغافل برتتے ہیں یوں نہیں یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے۔ پس جو کوئی چاہے اس کو پڑھے۔ وہ ہمارے ہاں بڑی قابل عزت اوراق میں لکھا ہوا ہے۔ جو اونچے رکھے ہوئے نہایت ستھرے ہیں اور ایسے لکھنے والے فرشتوں کے ہاتھ میں رہتے ہیں جو بڑے عزت والے اور نیکو کار ہیں۔ آدمی پر خدا کی مار! کتنا ناشکر گزار ہے۔ ذرا دیکھو تو خدا نے اس کو کس چیز سے بنایا ایک قطرہ آب سے اس نے اسے پیدا کیا پھر اس کی ہر چیز کا اس نے اندازہ باندھ دیا پھر اس کی راہ آسان کر دی پھر اس کو موت دی پھر قبر میں داخل کیا۔ پھر جب چاہے گا اس کو اٹھا کھڑا کرے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ خدا نے اس کو جو حکم دیا تھا وہ اس نے پورا نہیں کیا۔ چاہئے کہ انسان اپنے کھانے کی طرف دیکھے کہ ہم نے کیسے اچھی طرح پانی برسایا پھر ہم نے زمین کو چیر پھاڑ کر اس میں اناج اگایا اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور گھاس تمہارے اور تمہارے چوپاؤں کے فائدے کے لئے۔ پھر جب آئے گی وہ کانوں کے پردے پھاڑنے والی۔ جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا اور اپنے ماں اور باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے۔ اس دن ہر شخص کو ایسا فکر لاحق ہوگا جو اسے دوسروں سے بے پرواہ کر دے گا یعنی ہر ایک کو اپنی ہی پڑی ہوگی۔ اس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے خنداں اور شاداں اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلودہ ہوں گے ان کے اوپر سیاہی چھائی ہوگی یہی وہ لوگ ہیں جو کافر اور بدکار تھے۔

Marfat.com

شرح:- یہ سورت حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خالہ زاد بھائی تھے۔ آپ نابینا تھے اور مہاجرین اول میں سے تھے۔ مدینہ منورہ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد اکثر امامت کرایا کرتے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عدم موجودگی میں اذان دیا کرتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام مکہ معظمہ میں ہی تھے آپ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت قریش کے چند سردار عتبہ' شیبہ' ابوجہل' حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ بیٹھے تھے۔ اس امید سے کہ یہ مسلمان ہو جائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دعوت اسلام دے رہے تھے۔ ابن ام مکتوم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا اور پڑھایا ہے آپ مجھے بھی سکھا اور پڑھا دیجئے اور مکرر سہ کرر اپنا مطالبہ دہرایا کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام چند اشخاص کے ساتھ بیٹھے گفتگو کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کا بیچ میں دخل دینا ناگوار گزرا اور یہ ناگواری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے مبارک پر نمایاں ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ پھیر لی اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو بصورت انتباہ فرمایا ہے کہ نابینا کا ضعف اور اس کا فقر سخت کلامی اور عدم توجہ کا باعث نہ ہونا چاہئے کیونکہ وہ ایک نیک دل اور پاک طینت ہے۔ جب حکمت و دانش کی کوئی بات سنتا ہے تو اسے یاد رکھتا ہے جس سے شرک کی آلائشیں جاتی رہتی ہیں اور وساوس شیطانی اس سے دور ہو جاتے ہیں مگر یہ دولتمند جو بڑی طاقت والے ہیں۔ اکثر جھگڑالو اور کند ذہن ہیں ان کی طرف جانا اور ان کو پکارنا محض اس لئے کہ وہ صاحب اقبال ہیں۔ مفید فائدہ چیز ہے۔ کیونکہ انسان کی قوت اس کے دل کی زندگی اور اس کی ذکاوت طبع اذعان حق سے ظاہر ہوتی ہے۔ باقی مال و منال' جاہ و حشم اور تاج و تخت تو آنے جانے والی چیزیں ہیں۔ دولت ایک چلتی پھرتی چھاؤں ہے آج یہاں کل وہاں گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو حکم دے رہے ہیں کہ اے نبی! اگر آپ قدم آگے بڑھانا چاہتے ہیں تو

Marfat.com

عقل ذکی اور قلب نقی کی طرف بڑھائیں مگر جو حق سے منہ موڑ کر جاہ و قوت اور مرتبہ بزرگی کی طرف جائے اس کو راہ راست پر لانے کی فکر کرنا آپ کے لئے ضروری نہیں۔ یہ ایک ادب ہے جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا گیا ہے۔ جسے اگر وہ سیکھ لیں تو آج اقوام عالم میں سب سے زیادہ صاحب نصیب ہو جائیں۔

علاوہ ازیں اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ہم نے انسان کو کس عجیب و غریب طریقے اور کتنی معمولی چیز سے بنایا ہے مگر وہ بڑا ہو کر اپنی اصلیت کو بالکل بھول جاتا ہے اور حد ادب سے بڑھ کر باتیں کرنے لگتا ہے۔ سو اگر وہ حد کے اندر رہے تو اخروی زندگی میں آرام پائے گا ورنہ دائمی عذاب میں مبتلا ہوگا۔

(۲۵) سورۃ القدر (۹۷)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

منظوم ترجمہ:۔

اسے تو اک مبارک رات میں ہم نے اتارا ہے
خبر ہے آپ کو آخر مبارک رات وہ کیا ہے
وہ برکت والی شب ہے جو کہ الف شہر سے بہتر
فرشتے اور جبرائیلؑ اس میں نازل ہوتے ہیں "یکسر"
امور خیر لے کر حسب ارشاد اپنے مولا کے
سراسر خیر و برکت سے بھری یہ رات ہے "بیشک"
یہ اس کی برکتیں رہتی ہیں قائم صبح صادق تک

شرح:۔ لیلۃ القدر وہ رات ہے جس رات قرآن پاک کا نزول شروع ہوا۔ قرآن پاک کی بعض دیگر آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات رمضان شریف میں ہے اور حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس رات کو رمضان شریف کے آخری عشرہ میں

Marfat.com

تلاش کرنا چاہئے۔ اس سورت میں اس رات کی فضیلت و منزلت بیان کی ہے اور فرمایا ہے کہ اس رات کو کوئی معمولی رات تصور نہ کرو۔ یہ تو خیر و برکت کے لحاظ سے ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس رات تمام فرشتوں کو جو کسی نہ کسی کام پر مامور ہیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھی آئندہ سال کے فرائض تفویض کئے جاتے ہیں۔

فرمایا طالبان حق کے لئے اور رضا جویان الٰہی کے واسطے اس رات ہر طرح کی سلامتی ہے اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ مقبولیت کا وقت اس تمام رات میں کچھ تھوڑا سا وقت ہوتا ہے۔ جس کا تعین کسی مصلحت کی بنا پر نہیں کیا گیا بہر حال مغرب سے لے کر فجر تک اس کو تلاش کرنے سے کسی نہ کسی وقت ضرور کامیابی ہو سکتی ہے۔

(۲۶) سورۃ الشمس (۹۱)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

منظوم ترجمہ:۔

قسم ہے مہر عالمتاب اور اس کے نور تاباں کی
قسم ہے چاند کی جو اس کے بعد آئے "مرگیتی"
قسم ہے دن کی جس دن خوب چمکا دے وہ سورج کو
قسم ہے رات کی، اس کی چمک پر جب وہ غالب ہو
قسم گردوں کی اور اس ذات کی جس نے اسے چھایا
قسم گیتی کی اور اس کی کہ جس نے اس کو پھیلایا
قسم ہے جاں کی اور اس کی درستی اس کو جس نے دی
پھر اس کو بخش دی قدرت برائی اور بھلائی کی
یقیناً" مل گیا سر رشتہ اس کو بامرادی کا
کہ جس نے نفس کو اپنے بنایا خوب پاکیزا
اور ایسا شخص رسوا ہو گیا جس نے "یہ ہر عنواں"

Marfat.com

بنا رکھا ہے اپنے نفس کو آلودۂ عصیاں

بہ وجہ سرکشی تکذیب کی تھی قوم صالحؑ نے

اٹھا تھا جبکہ وہ سب سے بڑا بدبخت ان میں سے

تو "اس موقعہ پہ" ان سے اس طرح صالحؑ نے فرمایا

کہ تم ناقے اور اس کے پانی پینے پر نظر رکھنا

تو اس کے باوجود ان سب نے پیغمبرؑ کو جھٹلایا

اور اس کے پاؤں کو "بے محابا" قطع کر ڈالا

بس ان کی اس جسارت کی سزا میں ان پہ مولا نے

ہلاکت کر دی نازل "یک بیک اوج سماوی سے"

پھر اس نے یہ ہلاکت ان کے حق میں عام فرما دی

اور اس کو کوئی پروا بھی نہ تھی اس کے نتیجے کی

شرح:۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی توجہ ایک بہت اہم حقیقت کی طرف مبذول کی ہے اس لئے کائنات کی تمام بڑی بڑی چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں۔ مثلاً "سورج' چاند' دن' رات' آسمان زمین کی اور اپنی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اسلوب محاورہ عرب کے مطابق یقین پیدا کرنے کے لئے اختیار کیا ہے ورنہ ارباب حقیقت جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو قسمیں کھانے کی نہ ضرورت ہے نہ احتیاج۔

وہ اہم حقیقت کیا ہے جس کے اثبات کے لئے سب قسمیں کھائی گئی ہیں فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کو نیکی اور بدی کے راستے دکھائے ہیں۔ اب اسے اختیار ہے جو راستہ چاہے اختیار کرلے اس کے بعد اس صداقت کا اعلان فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے نفس کا تزکیہ کرے گا وہ فلاح پا جائے گا اور جو اس کی استعدادوں کو دبا دے گا وہ نامراد رہے گا۔ فجور کہتے ہیں نفس انسانی کی اس حالت کو جو اسے ہلاکت اور صریح خسارہ کی طرف لے جاتی ہے اور تقویٰ کہتے اس کی اس حالت کو جو اسے برے انجام اور ایسے اعمال سے بچاتی ہے۔ جو اس کی شقاوت کا باعث ہوں سو جو کوئی نیکی کی راہ اختیار کرے وہ فلاح پاتا ہے اور جو کوئی بدی کی راہ پر چلے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے۔ اس نے فرمایا کہ جو کوئی برائی کی راہ پر چلے اور شہوات بہیمہ کا مطیع ہو جائے تو اس نے وہی کام کئے جو تمام حیوان کرتے

Marfat.com

ہیں اس نے عقل و دانش کا کوئی ثبوت نہ دیا جو بالخصوص انسان کا حصہ ہے۔ اس کے بعد ثمود کا تذکرہ فرمایا ہے کہ ثمود نے جو ایک بہت بڑی زبردست قوم تھی از راہ سرکشی اپنے نبی صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور جب ان سے کہا گیا کہ اس اونٹنی کو اللہ نے نبی کی معجزات کا ایک نشان ٹھہرایا ہے سو اس کے لئے پانی پینے کی باری مقرر کردو اور جس دن اس کی باری ہو تم اپنے جانوروں کو پانی نہ پلاؤ۔ تو انہوں نے اس بات کی پرواہ نہ کی اور اونٹنی کو زخمی کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان کو ہلاک کیا بلکہ نشان تک مٹا دیا۔ پس اسی تذکرہ میں جواب قسم ہے یعنی روشنی اور اندھیرے اور نفس انسانی کی قسمیں کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! ہم کو ان چیزوں کی قسم کہ اگر تم ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانو گے اور آپ کی اتباع نہ کرو گے تو یاد رکھو کہ جس طرح ہم نے قوم ثمود کو جو تم سے کہیں بڑھ کر زور و قوت والے تھے ہلاک کر دیا تھا۔ تمہیں بھی ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ منکرین حق کو کس طرح بدر کے میدان اور دوسرے مقامات پر مولی گاجر کی طرح کاٹ کر رکھ دیا گیا اور کس طرح ان کا نام و نشان مٹا دیا۔

(۲۷) سورۃ البروج (۸۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ بمع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ:۔ قسم ہے آسمان کی جس میں برج ہیں اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور گواہ کی اور جس کے مقابلے میں گواہی دیتا ہے اس کی کہ خندقوں والے کافر مارے گئے وہ ایندھن بھر کر آگ سلگا رکھنے والے جب وہ اس میں بیٹھے تھے اور جو کچھ وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے وہ اسے دیکھ رہے تھے اور ان کو ان سے صرف اس بات کا رنج تھا کہ وہ خدائے زبردست ستودہ صفات پر ایمان لائے تھے۔ اس پر جس کے لئے آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت ہے اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دی پھر توبہ نہ کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلنے کا عذاب بھی ہے۔

Marfat.com

بلاشبہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کر گئے ان کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی یہ بڑی ہی کامیابی ہے۔ آپ کے رب کی گرفت یقیناً بڑی سخت ہے۔ بلاشبہ وہی اول بار پیدا کرتا ہے وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور وہ بڑا بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔ مالک عرش کا بڑی شان والا ہے۔ جو کچھ چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ کیا آپ تک لشکروں کے حالات بھی پہنچے ہیں یعنی فرعون اور ثمود کے مگر کافر قرآن اور ان واقعات کو جھٹلانے میں لگے ہیں۔ اور اللہ ان کو سب طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ سنو! اس میں جھٹلانے کی کوئی بات نہیں بلکہ یہ تو بڑی شان کا قرآن ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

شرح:- بروج جمع ہے برج کی جس کے معنی لغت میں قلعہ، محل اور بارہ برجوں کے ہیں۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے بارہ برجوں کی روز قیامت کی اور شاہد و مشہود کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ جس طرح اخدود ہلاک و برباد ہوئے عین اسی طرح وہ لوگ خانماں برباد اور ذلیل و رسوا ہوں گے جو مسلمانوں کو محض اس لئے تکلیف دے رہے ہیں کہ وہ ایک خدا کے پجاری ہیں اور اہل دنیا کو پیغام امن و راحت دے رہے ہیں۔ اصحاب اخدود کے متعلق علمائے کرام نے کئی واقعات لکھے ہیں مگر ترمذی شریف میں جو واقع مذکور ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی زمانے میں ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اگر مجھے کوئی ہوشیار اور ہونہار لڑکا مل جائے تو اس کو اپنا علم سکھا دوں تاکہ میرے بعد یہ علم مٹ نہ جائے۔ چنانچہ ایک لڑکا تجویز ہوا جو اس کے پاس جا کر روز درس ساحری لے کر آیا کرتا تھا۔ لڑکے کے راستے میں ایک عیسائی راہب رہتا تھا جو نیکوکار اور مومن صفت انسان اور دین حق کا متبع تھا۔ لڑکا اس کے پاس بھی جانے لگا اور ہوتے ہوتے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے دین حق کو قبول کر لیا اور تزکیہ نفس اور ریاضت و عبادت کرتے کرتے ولایت و کرامت کے درجے تک جا پہنچا ایک روز لڑکے نے دیکھا کہ کسی بڑے جانور نے راستہ روک رکھا ہے جس کی وجہ سے خلق خدا پریشان ہے اس نے ہاتھ میں ایک پتھر لیکر دعا کی کہ خدایا! اگر وہ دین جس پر ہم ہیں سچا ہے تو یہ جانور اس پتھر سے مارا جائے یہ کہا اور پتھر پھینک مارا جس سے وہ جانور مر گیا۔ لوگوں میں مشہور ہوا کہ اس لڑکے کو کوئی عجیب و غریب علم آیا ہے۔ سن سنا کر کوئی اندھا بھی اس کے پاس آگیا اور کہنے لگا کہ میری آنکھیں اچھی کر دو۔ اس نے کہا کہ اچھا کرنے والا تو خدا ہے جس کا نہ کوئی شریک ہے نہ ساتھی۔ ہاں اگر تو اس پر ایمان لے آئے

Marfat.com

تو میں دعا کروں گا اور امید ہے کہ وہ تجھے آنکھیں دیدے گا چنانچہ اس طرح کی کئی باتیں بادشاہ کے کانوں تک پہنچیں اس نے غصے میں آکر راہب' لڑکے اور اندھے تینوں کو طلب کیا اور بحث و مباحثہ کے بعد راہب اور اندھے کو قتل کرا دیا اور لڑکے کے متعلق حکم دیا کہ اونچے پہاڑ سے گرا کر ہلاک کر دیا جائے مگر خدا کی قدرت یہ ہوئی جو لوگ اس کو گرانے کے لئے گئے تھے وہ خود گر کر ہلاک ہو گئے مگر لڑکا صحیح و سالم بچ کر آگیا۔ پھر دریا میں غرق کئے جانے کا حکم دیا مگر وہاں جو غرق کرنے گئے تھے وہ خود غرق ہو گئے اور لڑکا بچ گیا۔ آخر لڑکے نے کہا اگر مجھ کو مارنا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ سب لوگوں کو ایک وسیع میدان میں جمع کر کے اور مجھے سولی پر لٹکا کر مجھ پر تیر مارا جائے اور کہا جائے "بسم اللہ رب العلام" چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور لڑکا اپنے رب کے نام پر قربان ہو گیا۔ لوگوں کو پہلے سے لڑکے کے تمام حالات معلوم تھے۔ یہ حیرتناک واقعہ دیکھ کر بلا تکلف ہر ایک زبان سے نکلا کہ "امنا رب العلام" کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے بادشاہ حیران ہوا کہ جس کی روک تھام کے لئے اتنا کچھ کیا تھا آخر وہی ہوئی پہلے تو کوئی اکا دکا مسلمان ہوا مگر اب تمام خلقت ہی مسلمان ہو گئی ہے۔ اس پر اس نے حکم دیا کہ بڑی بڑی خندقیں کھودی جائیں اور ان میں آگ بھر دی جائے جو کوئی اسلام سے نہ پھرے اسے خندقوں میں ڈال دیا جائے۔ آخر بیشمار بیگناہ مسلمان اس آگ کی نذر ہوئے اور ظالم بادشاہ اور اس کے امرا کو قطعاً ڈر نہ آیا کہ ہم بے گناہوں کا خون بہا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو یہ ستم و ظلم منظور نہ تھا۔ آخر اس نے اس بادشاہ اور اس کے معاونوں کو بھی تباہ و برباد کر دیا۔ اس سورت میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ اصحاب الاخدود کی طرح کبھی بھی مسلمانوں کو تنگ کریں گے ان کے لئے علاوہ دنیاوی ہلاکت و بربادی کے اخروی عذاب بھی تیار ہے۔

(۲۸) سورۃ التین (۹۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی' اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

Marfat.com

منظوم ترجمہ:-

قسم انجیر کی، زیتون کی اور طور سینا کی
اور اس شہر امانتدار کی "یعنی کہ بطحا کی"
کہ بیشک ہم نے انساں کو حسین انداز میں ڈھالا
پھر اس کے بعد اس کو آخری پستی میں لا ڈالا
سوائے ایسے لوگوں کے کہ وہ ایمان بھی لائے
اور "اپنی زندگی میں" کام بھی کرتے رہے اچھے
لہٰذا ان کو ہوگا مرحمت ایسا ثواب اس کا
جو "یکسر" دائمی "یعنی کہ غیر منقطع" ہوگا
تو اب کیا امر باعث ہے ترے انکار محشر کا
بھلا سب حاکموں سے بڑھ کے حاکم کیا نہیں مولا

شرح:- والتین والزیتون سے اس مقام مقدس کی قسم کھانا مطلوب ہے جہاں یہ درخت بکثرت پائے جاتے ہیں یعنی فلسطین جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے اور سینین سے مراد وہ پہاڑ ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے شرف ہمکلامی بخشا تھا۔ بلد الامین سے مراد مکہ معظمہ ہے اور امین یا امن والا مکہ معظمہ کو اس واسطے کہا گیا ہے کہ اس میں قتل اور ایذا دہی قطعاً ممنوع ہے۔

ان قسموں کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا کیا ہے وہ اپنی سرکشی کی وجہ سے اچھی چیزوں کو چھوڑ کر خود بری باتوں کے پیچھے پڑتا اور ذلیل ہوتا ہے۔ جب تک اس کا دھیان نافرمانی کی طرف نہ گیا تب تک وہ جنت میں عزت کے مقام پر فائز رہا مگر جب اس نے اپنی فطرت کی مخالفت کی تو وہ جو فرشتوں سے بھی بہتر تھا حیوانوں میں جا ملا اور ان سے زیادہ گیا گزرا ہو گیا۔

فرمایا وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں وہ اپنی فطرت پر قائم ہیں اور وہ رذالت نفسانی کا شکار ہونے سے بچے رہتے ہیں۔ لہٰذا ان کے لئے لا انتہا اجر ہوگا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کیا ان حقائق و معارف کو معلوم کرنے کے بعد بھی کوئی شخص

Marfat.com

نیک و بد اعمال کی جزا سزا کے نتائج کو جھٹلا سکتا ہے اور کیا تم اب بھی نہیں سمجھتے کہ احکم الحاکمین صرف خدا ہی ہے۔

(۲۹) سورۃ القریش (۱۰۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے۔
جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

منظوم ترجمہ:۔

قریش قوم رکھتی ہے سفر سے چونکہ دلچسپی
وہ گرمی اور جاڑے کے سفر سے رغبت ان سب کی
تو لازم ہے عبادت وہ کریں اس گھر کے مولا کی
کہ جو ان کو عطا کرتا رہا ہے بھوک میں روزی
اور ان لوگوں کو ہر اک خوف میں جس نے بچایا ہے

شرح:۔ مکہ معظمہ کے رہنے والے اکثر قبائل قریش تھے جو اپنی معیشت کے لئے تجارت کرتے تھے ان دنوں وسائل آمد و رفت بہت محدود تھے اور سفر کرنا بڑی جان جوکھوں کا کام ہوتا تھا۔ چونکہ مکہ معظمہ خانہ خدا تھا اس واسطے تمام عرب الہالیان مکہ کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔
اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ ہمارا احسان دیکھو کہ نہ تم زراعت کر سکتے ہو اور نہ تمہیں کوئی دستکاری آتی ہے پھر بھی تمہیں بہترین روزی دیتے ہیں اور پھر تمہیں ہر طرح محفوظ بھی کر دیا ہے۔ لہٰذا تمہارا بھی فرض ہے کہ اس خدائے قدوس کی عبادت کرتے رہا کرو۔

(۳۰) سورۃ القارعہ (۱۰۱)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

Marfat.com

جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

منظوم ترجمہ:-

وہ شور انگیز شے، آخر، وہ شور انگیز شے کیا ہے
ہوا کچھ آپ پر ظاہر وہ شور انگیز شے کیا ہے
سب انسان ہوں گے بکھری ٹیڑیوں کی طرح سے جس دن
جبل ہو جائیں گے مانند دھنکے اون کے جس دن
لہٰذا پلہ اس دن جس کے ایماں کا گراں ہوگا
مزا پائے گا وہ اک عیش والی زندگانی کا
مگر وہ شخص، ہلکا ہوگا پلہ جس کے ایماں کا
تو اس کا دائمی مسکن "مقام" ہاویہ ہوگا
اور اس کی بھی خبر ہے آپ کو وہ ہاویہ کیا ہے؟
وہ اک شعلہ فشاں آتش "بحکم حق تعالیٰ ہے"

شرح:- القارعہ سے مراد قیامت ہے۔ جس کی گھبراہٹ سے دل لرز جائیں گے۔ فرمایا تم کو اس بات کا اندازہ نہیں ہو سکتا کہ یہ حادثہ کیسا ہوگا۔ بہرحال اس کی بعض خصوصیات اور اوصاف بیان کئے جاتے ہیں تاکہ تم کو اس کا کچھ اندازہ ہو سکے۔ سنو! اس دن لوگ اپنی گھبراہٹ اور پریشانی میں اس طرح مارے مارے پھریں گے جس طرح پتنگے اڑتے پھرتے ہیں اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی طرح ہو جائیں گے۔

فرمایا اس دن پریشانی و بیقراری کے عالم میں وہ لوگ جن کے ترازو کا پلہ نیک اعمال بھاری کر دیں گے ان کو ہر طرح کی سہولت دی جائے گی اور وہ مزے کی زندگی گزاریں گے۔ مگر جن کے اعمال نیک کا پلہ ہلکا رہے گا ان کو ہاویہ یعنی دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ جس کی آتش سوزاں آپ اپنی نظر ہے۔

(۳۱) سورۃ القیمۃ (۷۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں چالیس آیتیں اور اور دو رکوع

Marfat.com

ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱-۳۰:۔ مجھے روز قیامت کی قسم ہے اور قسم ہے اس نفس کی جو برائی پر ملامت کرے۔ کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے کیوں نہیں ہم اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اس کو پورا پورا درست کر دیں مگر انسان تو چاہتا ہے کہ آئندہ بھی نافرمانی کرتا رہے۔ وہ پوچھتا ہے کہ بھلا قیامت کا دن کب ہوگا پھر جب اس کی آنکھیں چندھیا جائیں گی اور چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج اور چاند ایک مقام پر اکٹھے ہو جائیں گے تو انسان کہے گا کہ آج بھاگ کر کہاں جاؤں۔ کہیں بچاؤ کی جگہ نہیں اس دن خدا ہی کے پاس ٹھہرنے کی جگہ ہوگی۔ اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا بلکہ آدمی اپنا آپ گواہ ہے۔ گو کتنے ہی بہانے پیش کرے۔ اے نبی! آپ وحی کے نازل ہوتے وقت اپنی زبان کو نہ چلایا کریں کہ اس کو جلدی جلدی سیکھ لیں۔ اس کو جمع کرنا اور آپ کو پڑھا دینا ہمارا کام ہے۔ پھر جب ہم اس کو پڑھ چکیں اس وقت آپ پڑھیں۔ پھر اس کو کھول کر بیان کر دینا بھی ہمارا کام ہے۔

سنو! اے منکرو تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو ترک کئے دیتے ہو۔ سنو کتنے ہی چہرے اس روز تر و تازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے اور بہت سے چہرے اس روز اداس و بے رونق ہوں گے۔ کیونکہ ان کو یقین ہوگا کہ ان کے ساتھ ایسی سختی کی جانے والی ہے جو ان کی کمر توڑ دے گی۔ جس وقت جان گلے کی ہنسلی تک آپہنچے گی۔ اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا اور اسے یقین آجائے گا کہ جدائی کا وقت آپہنچا ہے۔ اور ایک پنڈلی دوسری پنڈلی پر لپٹ جائے گی اس دن تمہارے رب کی طرف تمہیں جانا ہوگا۔

شرح:۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس سورت میں قیامت کا ذکر آیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ انسان یہ خیال کرتا ہے کہ جب وہ مر کر مٹی میں مٹی ہو جائے گا تو دوبارہ اس کی ہڈیاں جمع نہ ہو سکیں گی۔ مگر اس کو معلوم نہیں کہ ہم اس کی انگلیوں کی پوروں تک ہو بہو اسی طرح بنا کر کھڑا کریں گے۔

فرمایا جب قیامت آئے گی تو نظام شمسی و قمری بھی درہم برہم ہو جائے گا اس دن انسان کو چھپ کر بیٹھنے کی کوئی جگہ بھی میسر نہیں آئے گی۔ اور دوزخ کی لپٹ سے نکلنا

Marfat.com

محض ناممکن ہوگا۔ اس دن ہر شخص کو خدا ہی کے پاس جا کر ٹھہرنا ہوگا۔ وہاں اس کو تمام اعمال سے خواہ وہ نیک ہوں یا بد مطلع کیا جائے گا اور کوئی عذر قابل پذیرائی نہ ہوگا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب ابتدا میں وحی آنا شروع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ساتھ الفاظ کو جلدی جلدی دہرایا کرتے تھے۔ مبادا کوئی لفظ ذہن سے اتر نہ جائے اس پر ارشاد ہوتا ہے کہ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں اس قرآن کا نازل کرنا پھر اس کو ترتیب دینا اور آپ کو پڑھانا ہمارا کام ہے۔ پس جب جبرائیل علیہ السلام پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سنا چکیں اس کے پیچھے پیچھے آرام سے آپ بھی دہرالیں اور اس معاملہ میں نہایت اطمینان سے کام لیں کیونکہ پڑھنا یاد کرانا اور اس کے مطالب کا کھول کھول کر بیان کرنا ہمارا ہی کام ہے۔

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش بیٹھ کر وحی کو سنتے رہتے اور جب جبرائیل علیہ السلام پڑھ چکتے تو پھر زبان مبارک سے آخر تک لفظ بلفظ وحی کو دہرا لیتے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ ایک ہی دفعہ سننے کے بعد خواہ کتنا کلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حفظ ہو جاتا۔

آگے ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر جس طرح ہم آپ کو وحی کا کلام لفظ بلفظ یاد کرانے پر قادر ہیں بالکل اسی طرح انسان کے اعمال جو دنیا میں کرتا ہے ایک دن ہم من و عن اس کے سامنے موجود کر دیں گے اور اسی طرح ان کی ہڈیوں کے منتشر اجزا کو جمع کر کے موت کے بعد پھر زندہ کر کے کھڑا کر دیں گے۔ مگر انسان کی عادت ہے کہ وہ نقد اور جلد از جلد حاصل ہونے والی چیز کو پسند کرتا ہے اور ذرا دیر سے حاصل ہونے والی چیز کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی طرح چونکہ نیکوکاری کا پھل آخرت ہی میں انسان کو ملتا ہے اور وہ دیر سے ملے گا لہٰذا انسان آخرت کو پس پشت ڈالتا ہے اور دنیاوی مفاد کے پیچھے دوڑتا ہے مگر اس کو کیا معلوم کہ قیامت کے روز جب اس امتحان کا نتیجہ نکلے گا جو انسان دنیا میں دیکھ رہا ہے تو اس نتیجہ کو سن کر کئی چہرے ہشاش بشاش نظر آئیں گے اور کئی ایک اداس ہو جائیں گے۔

فرمایا انسان موت کے آنے سے پہلے پہلے بڑی شیخی کا اظہار کرتا ہے۔ مگر جب روح ہنسلی تک آ پہنچتی ہے اور زندگی سے پوری مایوسی ہو جاتی ہے تو پھر تم دیکھتے ہو کہ ڈاکٹروں

Marfat.com

اور طبیبوں کی تو کچھ چلتی نہیں نہ زور و قوت اور مال و دولت کام آتا ہے۔ اس وقت جہاز پھونک کرنے والوں کی تلاش تک لگ جاتے ہیں مگر مریض کو یقین کامل ہو جاتا ہے کہ اب اس کی جدائی کا وقت ہے پھر بیہوشی اور جان کی تکلیف سے اس کی پنڈلیاں ایک دوسرے پر چڑھ جاتی ہیں اور نہایت مشکل کا سامنا ہوتا ہے اور یہیں سے سفر آخرت کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔

ترجمہ آیات ۳۱-۴۰:- مگر وہ نہ یقین لایا اور نہ اس نے نماز پڑھی بلکہ خدائی احکام کو اس نے جھوٹ سمجھا اور روگردانی کی پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر کی طرف چلتا بنا۔ افسوس ہے تجھ پر افسوس ہے تجھ پر۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ قطرہ آب نہیں تھا جو ٹپکایا گیا تھا۔ پھر لوتھڑا ہوا پھر اس میں اللہ نے جان ڈالی اور اس کو درست کیا۔ پھر نر اور مادہ کی دو قسمیں بنائیں۔ کیا ایسا خدا مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی خام خیالی کی تردید فرمائی ہے۔ کہ جو کچھ ہے یہی جہان ہے۔ جس کی زندگی جس طرح گزر جائے وہی غنیمت ہے۔ فرمایا موت کے وقت جو بے حد تکلیف اور مصیبت کا وقت ہوتا ہے انسان کو یاد آتا ہے کہ اوہ! نہ میں نے پیغمبروں کو سچ جانا نہ خدا کی عبادت کی بلکہ ہمیشہ ان کو جھٹلاتا رہا اور نماز و عبادت سے پہلو تہی کرتا رہا۔ میں نے ہمیشہ غرور و تکبر کا اظہار کیا سو اب مجھے خرابی پر خرابی نظر آ رہی ہے۔

(۳۲) سورۃ الھمزۃ (۱۰۴)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں نو آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

منظوم ترجمہ:-

خرابی ہے بڑی اس عیب جو بدست غیبت کی
کمال حرص و رغبت سے اکٹھا جس نے دولت کی

Marfat.com

"وفور شوق سے" جو اس کو گنتا رہتا ہے پیہم
سمجھتا ہے یہ مال اس کا رہے گا دائمی ہمدم
نہیں ہرگز نہیں اس آگ میں وہ ڈالا جائے گا
جو کر دیتی ہے چکنا چور "سارے جسم کے اعضا"
بھلا کیا اے نبیؐ واقف ہیں آپ "اس کی حقیقت سے"
خدا کی آگ دہکائی ہوئی ہے جو کہ شدت سے
دلوں تک جا پہنچتی ہے جو "اکدم جسم کو چھو کر"
وہ آتش بند کر دی جائے گی ان "بدنماداروں" پر
وہ سب اس آگ کے لمبے ستونوں میں گھرے ہوں گے

شرح:- بعض لوگوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے اعمال و افعال کو تو نہیں دیکھتے دوسروں کو طعنے دینے اور ان پر نکتہ چینی کرنے کے لئے بڑے زبان دراز ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ محض یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں دنیاوی مال و اسباب موت کے خوف کو ان کے دلوں سے محو کر دیتا ہے وہ اس حیات فانی کو حیات جاودانی سمجھنے لگتے ہیں۔ موت ہی کا خوف ایک ایسا خوف ہے جو انسان کو افعال بد سے روک سکتا ہے۔ جب انسان موت کو بھلا دے پھر کوئی چیز بدکاری سے اس کو مانع نہیں آسکتی۔ اس سورت میں اس قسم کے لوگوں کی مذمت آتی ہے۔ اور متنبہ کیا گیا ہے کہ ان کا انجام بے حد برا ہونے والا ہے۔

فرمایا دولتمند طبقہ سمجھتا ہے کہ یہ مال کبھی ان سے جدا نہیں ہوگا۔ بلکہ ہمیشہ ان کی آفات ارضی و سماوی سے بچاتا رہے گا۔ حالانکہ یہ محض ایک خام خیالی ہے۔ مال و دولت کسی کو موت سے نہیں بچا سکتی۔ سب دولت یوں ہی پڑی رہ جائے گی اور ان کو دوزخ کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

۳۳ سورۃ المرسلت ۷۷

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہے۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

Marfat.com

ترجمہ آیات ۱-۴۰:- قسم ہے ان خوش آئند ہواؤں کی جو نرم نرم چلتی ہیں پھر قسم ہے ان تند ہواؤں کی جو زور سے چلتی ہیں اور قسم ہے ان کی جو بادلوں کو پھیلا دیتی ہیں پھر ان ہواؤں کی جو ان کو ایک دوسرے سے جدا کر دیتی ہیں۔ پھر ان فرشتوں کی قسم جو نصیحت لاتے ہیں تاکہ حجت تمام ہو یا ڈر سنایا جائے۔ تم سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ پھر جب ستارے ماند پڑ جائیں گے اور جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے اور جب رسول وقت مقررہ پر جمع کئے جائیں گے۔ اس دن کے واسطے ان چیزوں میں تاخیر کی گئی ہے۔ فیصلہ کن دن کے لئے جب ہر ایک چیز کا دوٹوک فیصلہ کیا جائے گا اور تمہیں کیا معلوم کہ فیصلہ کا دن کیسا ہوگا۔ سنو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے کیا ہم نے اگلے نافرمان لوگوں کو ہلاک نہیں کر دیا اور پھر ان کے پیچھے اور لوگوں کو بھیجا۔ اس طرح ہم گنہگاروں کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ سنو! جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے۔ کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا پھر اس کو ایک محفوظ جگہ پر رکھا ایک مقررہ وقت تک پھر ہم نے اس کا ایک اندازہ مقرر کیا سو ہم کیسا اچھا اندازہ مقرر کرنے والے ہیں۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے۔ کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا زندوں کو اور مردوں کو اور علاوہ ازیں اس میں بڑے اونچے اونچے پہاڑ ہم نے بنائے اور تم کو میٹھا پانی پلایا۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے۔ اب اس کی طرف چلو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اس سائے کی طرف چلو جس کے تین حصے ہیں نہ اس میں ٹھنڈک ہے اور نہ وہ آگ کی تپش سے بچا سکے گا۔ وہ آگ اتنے بڑے انگارے برسائے گی جیسے محل گویا کہ وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ لوگ نہ بات کر سکیں گے اور نہ ان کو اجازت دی جائے گی کہ وہ عذر ہی پیش کر سکیں۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے۔ یہ وہ دن ہے جبکہ ہر بات کا دوٹوک فیصلہ کیا جائے گا۔ ہم نے تم کو اور اگلوں کو جمع کیا ہے پھر اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو آزما دیکھو۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے۔

شرح:- اس سورت میں دیگر ابتدائی مکی سورتوں کی طرح حشر و نشر اور جزا و سزا کا یقین دلایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح قیامت کا آنا ممکن الوقوع اور کیوں ضروری ہے۔ المرسلات' العاصفات' الناشرات' الفارقات اور الملقیات سے مراد بعض نے

الماجد - الواجد - المیت - الحیی - الحی - القیوم - الواجد - الماجد - الواحد - الصمد - القادر - المقتدر - المقدم - المؤخر - الاول - الآخر - الظاهر - الباطن - الوالی - المتعالی - البر - التواب - المنتقم - العفو - الرؤف - مالک الملک - ذوالجلال والاکرام - المقسط - الجامع - الغنی - المغنی - المانع - الضار - النافع - النور - الهادی - البدیع - الباقی - الوارث - الرشید - الصبور

Marfat.com

ہوائیں بعض نے فرشتے اور بعض نے پیغمبر لئے ہیں اور بعض نے پہلی چار سے مراد ہوائیں اور پانچویں سے مراد فرشتے لئے ہیں۔

فرمایا ان ہواؤں کی قسم جو بخارات وغیرہ کو اٹھا کر آسمان کی طرف لے جاتی ہیں اور بادلوں کو ادھر ادھر پھیلا دیتی ہیں۔ اور جہاں جہاں اللہ کا حکم ہوتا ہے ان کو تقسیم کر دیتی ہیں اور پھر جب بارش ہو جاتی ہے تو بادلوں کو ادھر ادھر منتشر کر دیتی ہیں۔ ہمیں ان ہواؤں کی قسم ان فرشتوں کی قسم جو ان کاموں پر مامور ہیں اور ان پیغمبروں کی قسم جو تبلیغ دین کے لئے باران رحمت کی طرح برستے ہیں۔ کہ قیامت جس کے وقوع پذیر ہونے کا ہم نے تم سے وعدہ کر چکے ہیں یقیناً" واقع ہو کر آئے گی۔ اس وقت ستارے مٹ جائیں گے۔ آسمان مچھلی چھلنی ہو جائے گا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور رسولوں کو حکم دیا جائے گا کہ مقررہ اوقات پر پیشی کے لئے حاضر ہوں۔

فرمایا جانتے ہو کہ ان امور کو کس وقت کے لئے ٹال رکھا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ امور ہم نے اس وقت کے لئے اٹھا رکھے ہیں جب ہر چیز کا دوٹوک فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ ایسا دن ہوگا جب ان کفران نعمت کرنے' قرآن کو جھٹلانے' رسولوں کو نہ ماننے' اپنی ضمیر سے غداری کرنے والوں کے لئے بہت خرابی کا دن ہوگا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ کیا ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے موت کا پیالہ پلایا نہیں پھر تم کو جو انہیں کے نقش قدم پر چلے جا رہے ہو کیوں موت کے گھاٹ اتار کر انہیں کے ساتھ نہ ملا دیں گے فرمایا مجرموں کے ساتھ یقیناً" ہم یہی سلوک کریں گے اور اس دن ان کے لئے بیحد خرابی اور بڑی مصیبت ہوگی۔

فرمایا تم ذرا اپنی اصلیت کو دیکھو کہ ایک قطرہ منی سے جو خود تمہاری نگاہ میں قابل نفرت ہے ہم نے تمہیں پیدا کیا۔ ایک وقت معین تک تمہیں ماں کے پیٹ میں قید رکھا اور پھر مکمل انسان بنا کھڑا کیا۔ اس پر بھی جو لوگ ہماری قدرت کو تسلیم نہیں کرتے ان کے لئے سخت خرابی اور بڑا عذاب ہوگا۔

فرمایا کیا تم روز مرہ نہیں دیکھتے کہ تم کو زمین اپنے اندر سمیٹے چلی جا رہی ہے اور اس پر تم رہتے بستے ہو گویا زمین ہی سے تم پیدا ہو۔ تے ہو اور اس میں مر کر چلے جاتے ہو پھر اس پر فلک بوس اور بھاری پہاڑ بھی گاڑ دیئے ہیں اور اس میں سے پانی کے چشمے بھی بہا دیئے

Marfat.com

ہیں اس کے باوجود جو لوگ ہماری قدرتوں کو نہیں مانتے قیامت کے دن ان کے لئے بڑی خرابی کا سامنا ہوگا۔

قیامت کے روز جب حساب کتاب کے لئے خلقت جمع ہوگی تو ان کے سروں پر بجائے ٹھنڈے سائے کے ایسا چھاتوں والا سایہ ہوگا جس میں سایہ کی خصوصیت نہ پائی جائے گی اور نہ گرمی سے بچاؤ حاصل ہوگا۔ فرمایا اس دن دوزخ کی آگ سے اتنے بڑے شرارے نکلیں گے جیسے اونچے اونچے محل ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کو زرد اونٹوں کی شکل میں نظر آئیں گے۔ الغرض اس دن ان کے لئے بڑی خرابی ہوگی۔

فرمایا اس دن لوگوں کو بتا دیا جائے گا کہ یہ دن وہ ہے جس میں دو ٹوک فیصلہ کیا جائے گا اس دن تمہارے ساتھ ان کو بھی شامل کر دیا گیا ہے جو تم سے پہلے ہو گزرے تھے۔ اگر تم ہماری گرفت سے نکلنے کی کوئی تدبیر کرنا چاہتے ہو تو بیشک کر دیکھو مگر یاد رکھو کہ تمہارا کوئی چارہ نہ چل سکے گا۔ اور بڑی خرابی اور عذاب کا سامنا ہوگا۔

ترجمہ آیات ۴۱ - ۵۰:- بلاشبہ اللہ سے ڈرنے والے بہشت کے سائے اور چشموں میں ہوں گے اور میوے جس قسم کے وہ چاہیں گے ان کو میسر آئیں گے اور حکم دیا جائے گا کہ جو نیک عمل کرتے رہے ہو۔ ان کے صلہ میں اب مزے سے کھاؤ پیو نیکو کاروں کو ہم یوں ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن بڑی تباہی ہے۔ کھاؤ اور تھوڑے دن فائدہ اٹھا لو بیشک تم گنہگار ہو۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے آگے جھکو تو وہ نہیں جھکتے۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے۔ اب اس کے بعد وہ کیا بات ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

شرح:- فرمایا جو لوگ دنیا میں ایمان لائیں گے اور تصدیق و تسلیم سے کام لیتے رہے ان کو جنت میں ہر طرح کی سہولت اور اللہ تعالیٰ کے تمام انعامات حاصل ہوں گے ہاں جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہوگی۔ سنو! اگر تم قرآن پاک کو نہیں مانتے تو اس کے بعد کس چیز پر ایمان لاؤ گے۔

Marfat.com

۳۴ سورۃ قٓ ۵۰

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی' اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱-۱۵:۔ قسم ہے قرآن مجید کی بلکہ ان کو تعجب ہوا ہے کہ ان کے پاس انہیں میں سے ایک ڈرانے والا آیا ہے۔ سو کافروں نے کہہ دیا کہ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے تو دوبارہ زندہ ہوں گے جو بعید از قیاس ہے۔ ہم کو معلوم ہے کہ زمین ان میں سے کتنا گھٹاتی ہے اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ ان تک پہنچا سو وہ الجھن میں پڑے ہیں کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کس طرح بنایا اور آراستہ کیا اور اس میں کوئی شگاف نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں ہم نے پہاڑوں کو جما دیا اور اس میں ہر قسم کی پر رونق چیزیں اگائیں تاکہ ہر رجوع ہونے والا انسان نشانات قدرت کو دیکھے اور اللہ کو یاد کرے۔ اور بادلوں سے ہم نے مینہ برسایا جس میں بڑی برکت ہوتی ہے پھر اس کے ساتھ ہم نے باغ اور کٹنے والی کھیتی کا اناج اگایا اور اونچی اونچی کھجوریں اگائیں جن کے گابھے تہہ بہ تہہ ہیں۔ یہ بندوں کو روزی دینے کے لئے ہے اور اس پانی کے ساتھ ہم نے مردہ شہر کو زندہ کیا اسی طرح قبروں سے نکلنا ہوگا۔ اس سے پہلے نوح کی قوم' کوئیں والوں نے' ثمود نے' عاد' فرعون اور لوط کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا۔ اور بن کے رہنے والوں اور تبع کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا۔ سب نے رسولوں کو جھٹلایا سو وہ عذاب کے مستحق ہوئے۔ کیا ہم پہلی دفعہ پیدا کرنے سے تھک گئے ہیں؟ بلکہ یہ لوگ دوبارہ پیدائش کے بارے میں شبہ کر رہے ہیں۔

شرح:۔ تمام مکی سورتوں کی طرح اس میں بھی اعتقاد' حشر و نشر اور جزا سزا کا ذکر کیا ہے گزشتہ سورتوں میں بارہ حکم صادر کئے تھے۔ اس سورت میں بتایا ہے کہ اخروی زندگی میں نجات اس کے لئے ہے جو ان احکامات پر چلے اور جو خلاف ورزی کرے اس کے لئے جہنم اور مصیبت کی زندگی ہوگی۔

Marfat.com

فرمایا ہمیں اس قرآن مجید کی قسم کہ یہ رسول جن کے ذریعے ہم دنیا کو اپنے احکام سنا رہے ہیں بالکل سچے ہیں گو نہ ماننے والے تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں ایک شخص جو ہم ہی میں سے ہے ہم جیسا ہی ہے۔ ہماری ہی طرح کھاتا پیتا اور سوتا جاگتا ہے وہ کس طرح رسول بن گیا۔ علاوہ ازیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مر کر مٹی میں مل کر مٹی ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کا مسئلہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ حشر و نشر کو ناممکن سمجھتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ آسمان جو ان کے سروں پر کھڑا ہے کیا اس کو ہم نے نہیں بنایا؟ کیا اس کو تاروں سے ہم نے نہیں سجایا اور کیا اس میں ان کو کوئی بھی رخنہ دکھائی دیتا ہے۔ پھر زمین کو بچھونے کی طرح سطح آب پر نہیں بچھا دیا۔ اور پانی پر اسے قائم رکھنے اور ہلنے جلنے سے بچانے کے لئے کیا اس میں پہاڑوں کی شکل میں میخیں نصب نہیں کیں اور پھر لوگوں کے کھانے کے لئے ہر قسم کی پیداوار کی صلاحیت اس میں نہیں رکھ دی اگر یہ سب چیزیں ہیں اور لوگ روز مرہ بلا کسی رکاوٹ کے ان کا مشاہدہ کرتے ہیں تو پھر ان کو اس امر میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے کہ وہ خدا جو ایسی ناممکن اشیاء کو پیدا کر سکتا ہے بنا سکتا ہے اور جب چاہے فنا کر سکتا ہے تو پھر انسان کو ایک بار یا دو بار پیدا کرنا اس کے لئے کیا مشکل ہے اور فنا کرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اس کو جزا سزا دینا اس کے لئے کیوں محال ہے۔

فرمایا بات صرف اس قدر ہے کہ ان حقائق سے وہی لوگ واقف ہو سکتے ہیں جو آنکھوں سے دیکھنے اور دل سے سوچنے سمجھنے کا کام لیتے ہیں اور حق بات معلوم ہونے کے بعد اپنے خالق اور مالک کے سامنے سر عبودیت جھکا دیتے ہیں فرمایا دیکھو تو سہی کہ ہم نے کس طرح آسمانوں سے مینہ برسایا۔ کس طرح اس میں خیر و برکت کا مادہ رکھا کیونکر اس سے باغ باغیچے غلہ اور اناج اور دیگر کھیتیاں انسان کے لئے تیار کیں۔ پھر آسمانوں سے باتیں کرنے والے کھجور کے درخت جس کے خوشے تہہ بہ تہہ ہوتے ہیں تمہاری روزی کے حامل بنائے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب ایک مدت تک بارش نہ ہونے کی وجہ سے زمین خشک اور بستیاں مردہ ہونے لگتی ہیں تو ہم کس طرح اسے تر و تازہ کر کے اس میں سے نہایت خوشنما پھول اور نہایت ذائقہ دار میوے پیدا کر دیتے ہیں۔ پس جس طرح زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد ہم اس میں سے پھل پھول اور حشرات الارض نکال

الماجد۔ الواجد۔ الواحد۔ الصمد۔ القادر۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاہر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ الغنی۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الہادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔ الواحد۔ الا

دیتے ہیں بالکل اسی طرح ہم تم کو بھی قبروں سے نکال کھڑا کریں گے۔ دیکھو راہ انکار نہ اختیار کرو کیونکہ تم سے قبل جس جس قوم نے یہ راہ اختیار کی تھی وہ تباہ کر دی گئی۔

ترجمہ آیات ۲۶-۲۹:- اور البتہ ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں کہ اس کے دل میں کیا خیالات آتے ہیں اور ہم تو اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں جب وہ ضبط کرنے والے فرشتے اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے رہتے ہیں وہ کوئی لفظ بھی منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر محافظ فرشتے اس کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے تیار رہتے ہیں اور موت کی بیہوشی فی الحقیقت آپہنچی یہ وہ چیز ہے کہ جس سے تو بھاگا کرتا تھا اور صور پھونکا جائے گا یہی ہے عذاب کا دن اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا تو بلاشبہ اس سے غفلت میں تھا سو ہم نے تجھ سے پردہ ہٹا دیا۔ آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور اس کا ساتھی کہے گا کہ جو کچھ میرے پاس تھا حاضر ہے حکم ہوگا اے دونو فرشتو! ہر ناشکر گزار سرکش کو جہنم میں ڈال دو جو لوگوں کو نیکی سے منع کرتا حد سے گزرنے والا اور شک کرنے والا تھا۔ جو اللہ کے ساتھ اوروں کو معبود ٹھہراتا تھا سو اس کو تم دونوں سخت عذاب میں ڈال دو پھر اس کا ساتھی شیطان کہے گا کہ اے ہمارے رب میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا وہ خود ہی پرلے درجہ کی گمراہی میں تھا۔ حکم ہوگا کہ میرے پاس مت جھگڑو اور میں تو تمہیں پہلے ہی تنبیہ کر چکا تھا۔ میرے ہاں حکمتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی اور نہ میں اپنے بندوں پر ظلم کیا کرتا ہوں۔

شرح:- درحقیقت انسان خدائے لایزال کی بے انتہا قدرتوں کا ایک بڑا خزانہ ہے اگر یہ اپنے حالات میں غور کرے تو اس کو بیشمار دلائل صاف صاف مل جائیں گے کہ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور اس کا علم بے انتہا ہے کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں۔

فرمایا دیکھو ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اب اگر انسان اپنی پیدائش پر غور کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ نہ تو وہ از خود پیدا ہو گیا ہے نہ خدا کے سوا کوئی اور اسے پیدا کر سکتا ہے۔ پھر اس کا خدا اس سے اتنا قریب ہے کہ اس کے نہاں خانہ ء دل میں بھی جو راز پنہاں ہوتا ہے وہ اس سے بھی واقف ہوتا ہے۔ یوں سمجھو کہ اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہے۔ علاوہ ازیں ہر شخص کے ساتھ دائیں اور بائیں طرف ایک ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے دائیں طرف والا اس شخص کی تمام نیکیاں تمام افعال حسنہ اور

Marfat.com

تمام اقوالِ طیبہ ایک دفتر میں لکھتا جاتا ہے اور بائیں طرف والا اس کی تمام برائیاں تمام اعمالِ سیئہ اور تمام افعال خبیثہ کو معرضِ تحریر میں لاتا رہتا ہے گویا کہ کسی شخص کے منہ سے کوئی بات اچھی یا بری نہیں نکلتی جو اس کے دفترِ اعمال میں مندرج نہ ہوتی ہو۔ یہاں تک کہ موت کی بیہوشی آطاری ہوگی اور لاکھ کوئی بھاگنا چاہے یا اس سے بچنے کی تدبیر کرے مگر موت سے بچ نہیں سکتا۔ پس جب تم ایسے ہزاروں واقعات دیکھ رہے ہو تو تمہیں اس قادرِ مطلق خدا کا یقین کیوں نہیں آتا۔ ہاں یاد رکھو کہ موت کے بعد قیامت کا ایک دن ضرور آئے گا جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اس دن ہر شخص خدا کے حضور پیش ہو کر جوابدہ ہوگا کہ وہ دنیا میں کیا کرتا رہا۔

ارشاد ہوگا کہ آج ہم نے تمام پردے تیرے سامنے سے ہٹا دیئے ہیں اور تیری نگاہ تیز ہے لہٰذا اپنا نامہ اعمال دیکھ اور ان حقائق کا مشاہدہ کر جن کا تمہیں انکار تھا۔ ان کے بعد فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ہر اس شخص کو جو ناشکر گزار و سرکش تھا نیکی سے لوگوں کو منع کرتا تھا ہماری قائم کردہ حدود کو توڑا کرتا تھا۔ آخرت اور جزا و سزا کے بارے میں شک کیا کرتا تھا اور مشرک تھا اس کو دوزخ میں پھینک دو۔ اس وقت شیطان کہے گا کہ خدایا! میں نے قطعاً اس کو گمراہ نہیں کیا یہ تو خود ہی گمراہی میں پڑا ہوا تھا۔

ارشاد ہوگا کہ تمہاری صفائی کی ضرورت نہیں واقعات جو کچھ بھی ہیں ہمارے سامنے ہیں اور ہم کسی کو بلاوجہ سزا نہیں دیں گے۔

ترجمہ آیات ۳۰-۴۵:- جس دن ہم جہنم سے کہیں گے کہ کیا تو بھر چکی ہے وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے اور پرہیزگاروں کے لئے جنت کو قریب تر لایا جائے گا وہ کچھ دور نہ ہوگی۔ یہ ہے وہ جس کا تم سے وعدہ تھا۔ ہر رجوع کرنے والے اور حقوق کا خیال رکھنے والے کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو بن دیکھے اللہ سے ڈرے اور رجوع کرنے والا دل لے کر آئے ان کو حکم ہوگا کہ جنت میں سلامتی سے چلے جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے وہاں جو کچھ وہ چاہیں گے میسر آئے گا اور ہمارے پاس اس سے بڑھ کر بھی ہے۔ اور اس سے قبل ہم نے بہت سی جماعتوں کو جو ان سے بھی زیادہ طاقتور تھیں برباد کر کے رکھ دیا پھر وہ شہروں کو چھانتے پھرتے تھے کہ کیا بھاگ نکلنے کے لئے کوئی جگہ ہے۔ بیشک اس میں نصیحت ہے ایسے شخص کے لئے جس کے پاس دل ہو یا جس نے پوری توجہ

الواحد۔ الواجد۔ الماجد۔ الاحد۔ الصمد۔ القادر۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاہر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ الغنی۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الہادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔

Marfat.com

سے بات سنی۔ اور البتہ ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے مابین ہے چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہمیں قطعاً کوئی تکان نہ ہوئی۔ سو جو کچھ لوگ کہتے ہیں اس پر صبر سے کام لیں اور سورج کے چڑھنے اور چھپنے سے پہلے اپنے رب کی تسبیح و تحمید بیان کرتے رہیں اور کچھ رات سے اس کی تسبیح بیان کرنا شروع کریں اور نماز کے بعد بھی اور جس دن پکارنے والا قریب کی جگہ سے پکارے گا اس کو سننا۔ جس دن کہ لوگ بلاشبہ ایک چنگھاڑ سنیں گے وہی دن قبروں سے نکلنے کا ہوگا۔ بلاشبہ ہم زندہ کرتے اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری طرف سب کو پھر کر آنا ہے۔ جس دن کے زمین پھٹنے کے بعد وہ دوڑتے ہوئے نکل آئیں گے۔ لوگوں کا یہ جمع کرنا ہمارے لئے بالکل آسان ہے جو کچھ وہ کہتے ہیں اس کا ہم کو خوب علم ہے اور آپ ان پر زبردستی نہیں کر سکتے پس آپ اس شخص کو جو میرے عذاب سے ڈرے قرآن سے سمجھاتے رہیں۔

شرح:- اس حکم کے بعد جب گنہگار دوزخ میں چلے جائیں گے اور دوزخ سے پوچھا جائے گا کہ کیا کچھ باقی ہے یا سب جگہ پر ہو گئی مگر اس کی فراخی کا یہ عالم ہوگا کہ وہ کہے گی کہ اگر کچھ اور ہے تو اسے بھی لے آؤ۔ اس کے برعکس اہل جنت کو بجائے ہانک کر لے جانے کے جنت ہی کو ان کے قریب لایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جگہ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ سو وہ جو خدا سے غائبانہ ڈرا کرتے تھے اور رجوع کرنے والا دل اپنے سینوں کے اندر رکھا کرتے تھے وہ امن و امان کے ساتھ اس میں داخل ہو جائیں اور خوشی سے ہمیشہ اس میں رہیں وہ جو چیز طلب کریں گے ان کو وہی دی جائے گی۔

ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! اگر تم میں جو تم سے بھی زیادہ طاقتور تھیں ایک دن ان کے افراد کی ہم نے یہ حالت کر دی تھی کہ انہیں کہیں ڈھونڈھنے سر چھپانے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی۔ سو یہ باتیں ایسی ہیں کہ جن کے سینوں میں دل ہیں یا جو کان دھر کر بات کو سنتے ہیں ان میں ایسے واقعات صد ہزاروں عبرت کے سبق اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ہماری قوت و طاقت کا اس سے اندازہ کر لو کہ ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور تمام کائنات کو کل چھ دن میں پیدا کیا اور اس دوران میں ہمیں ذرا برابر تکان نہ ہوئی۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! اگر لوگ آپ کے پیغام نہ مانیں تو آپ صبر سے کام لیتے جائیں اور خدا کی عبادت ہر روز صبح و شام اور رات دن جیسا کہ آپ کو سکھا دی گئی

Marfat.com

ہے کرتے رہیں اور اس دن کا انتظار کریں جب صور پھونکنے والا صور پھونکے گا اور فرشتہ پوچھے گا کہ آج کس کی حکومت ہے؟ فرمایا: یہی وہ دن ہو گا جس دن لوگ قبروں سے نکل کر حشر میں جمع ہوں گے۔ اہل عالم سن رکھیں کہ خدا ہی ہے جو زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے اور اسی کی طرف سب کو پھر پھرا کر جانا ہے۔

فرمایا منکرین حق جو کچھ کہتے ہیں وہ ہم سے مخفی نہیں سواے پیغمبر! جو کوئی میری سزا سے ڈرے اس کو قرآن مجید سنا دیجئے اور دوسروں کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے کیونکہ آپ کسی کو جبراً منوا نہیں سکتے۔

(۳۵) سورۃ البلد (۹۰)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی' اس میں بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ:۔ مجھے قسم ہے اس شہر کی درانحالیکہ آپ اس میں مقیم ہیں نیز باپ اور اس کی اولاد آدم اور بنی آدم کی کہ ہم نے انسان کو ایسا پیدا کیا ہے (کہ وہ اکثر) مصیبت میں رہتا ہے کیا اسے گمان ہے کہ کسی کا بس اس پر نہ چلے گا۔ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال خرچ کر دیا کیا اس کا گمان ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا؟ کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ اور اس کو دونوں راستے دکھا دیئے مگر وہ شکر کی گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا اور آپ کو کیا خبر ہے وہ گھاٹی کیا ہے۔ سنو وہ کس کی گردن کا چھڑانا ہے یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا ہے۔ یتیموں کو جو قرابت دار بھی ہوں یا محتاج خاک نشین کو پھر وہ ایمان والوں میں سے ہو اور ان میں سے ہو جو ایک دوسرے کو صبر اور برداشت سے کام لینے اور رحیم و مہربان ہونے کی تاکید کرتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے خوش نصیب ہوں گے اور وہ لوگ جنہوں نے ہمارے احکام سے انکار کیا وہ منحوس اور بدنصیب ہوں گے ان کو آگ میں داخل کر کے نکلنے کے سب دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔

شرح:۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی ہے کہ اگرچہ یہ منصب نبوت بیحد مشکل مقام ہے مگر آپ کو مایوس نہیں ہونا چاہئے اور

Marfat.com

مکہ والے اگرچہ آپ کی مخالفت میں سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں مگر اس شہر کی عظمت و حرمت اور آپ کی موجودگی کے باعث ہم ان لوگوں کی اس طرح تربیت کریں گے جیسے باپ اپنے بیٹوں کی تربیت کرتا ہے۔

فرمایا انسان کو دیکھو شروع سے لے کر آخر تک اس کی زندگی سختیوں اور جھمیلوں کا ایک لامتناہی سلسلہ نظر آتی ہے وہ پیدائش سے لے کر مرنے تک مختلف مصیبتوں اور تکلیفوں میں سے گزرتا ہے کہیں روزی کی فکر ہے کہیں بیماری کا غم کہیں اولاد کی تربیت کی فکر ہے۔ الغرض کسی دم انسان کو چین نہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ وہ منکسر المزاج ہوتا اور اس میں عجز و درماندگی پیدا ہوتی مگر یہاں الٹا معاملہ ہے وہ غرور نفس میں اتنا بڑھ جاتا ہے کہ اپنے آپ سے اوپر کسی کو سمجھتا ہی نہیں۔ اس کی یہ حالت ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ نیکی کی راہ میں کچھ خرچ کرو تو کہتا ہے کہ میں نے اپنی دولت اللہ کی راہ میں لٹا دی ہے اور اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے۔

یہ ان دولتمند بخیل زر پرستوں کی حالت ہے جو دولت جمع کرتے رہتے ہیں اور جب کوئی ان سے کہتا ہے کہ اللہ کے لئے بھی کچھ خرچ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا کام ہی یہی ہے حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہوتا ہے۔ وہ خدا کی راہ میں قطعاً کچھ خرچ نہیں کرتے بلکہ اپنے نفس کے کہنے پر کرتے ہیں اور ذاتی مفاد یا نام و شہرت کے لئے کرتے ہیں۔

فرمایا کیا انسان کو خیال نہیں آتا کہ اس کے اعمال کا بدلہ اور اس کے جھوٹ کی سزا ضرور ملے گی۔ فرمایا انسان کو ہم نے دو آنکھیں' زبان اور دو ہونٹ اس لئے دیئے ہیں کہ وہ ان کی مدد سے راہ حق کو دیکھے اور دوسروں کی رہنمائی کرے پھر اس کو نیکی اور بدی کی بھی راہیں دکھا دی ہیں۔ نیکی کی راہ بڑی دشوار گزار گھاٹی کی مانند سمجھو کیونکہ شہوات نفسانی اور حرص و طمع سے بچنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ دشوار گزار گھاٹی سے گزرنا۔

فرمایا اس گھاٹی سے گذرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم غلاموں کو آزاد کرو۔ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ خستہ حال مسکینوں کی خبر گیری کرو۔ قریبی رشتہ دار یتیموں کی حفاظت کرو۔ اور پھر باہم نرمی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔ فرمایا ایسے لوگ بابرکت اور بڑے نصیب والے لوگ ہوں گے مگر جو دوسری راہ اختیار کرتے ہیں جو اگرچہ بظاہر بڑی آسان ہے ان کو دوزخ کی آگ میں ڈال کر اوپر سے دروازے بند کر دیئے جائیں گے کہ اس میں پڑے

Marfat.com

جمعے رہیں۔

(۳۶) سورۃ الطارق (۸۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ:۔ قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں آنے والے کی اور آپ کو کیا خبر کہ اندھیرے میں آنے والا کیا ہے وہ چمکتا ہوا تارہ ہے۔ کوئی ایسا شخص نہیں جس پر کوئی نگہبان نہ ہو۔ پس انسان کو چاہئے کہ وہ دیکھے وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ایک ایسے آب سے پیدا کیا گیا ہے جو اچھل کر نکلتا ہے اور پیٹھ اور سینے کے بیچ سے نکلتا ہے۔ بیشک وہ اس کو لوٹانے پر بھی قادر ہے جس دن انسان کے دل کے بھید جانچے جائیں گے تو اس دن نہ اس کا کچھ زور چلے گا اور نہ کوئی مدد کرنے والا ہوگا۔ قسم ہے بارش لانے والے آسمان کی اور زمین پھٹنے والی کی کہ بلاشبہ قرآن ایک قطعی بات ہے اور یہ کچھ ہنسی کی بات نہیں ہے بلاشبہ لوگ داؤ پیچ کرنے میں لگے ہیں۔ اور میں بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں سو آپ کافروں کو تھوڑی سی مہلت دے دیجئے اور کچھ عرصہ کے لئے ان کو چھوڑ دیجئے۔

شرح:۔ عالم سماوی اور مافیہا کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر شخص پر ہم نے محافظ قائم کر رکھے ہیں جو اس کے نیک و بد اعمال کو دیکھتے رہتے ہیں اور ان کے اعمال لکھتے رہتے ہیں۔ سو اعمال بد سے بچنے اور ہماری طرف رجوع کرنے کے لئے انسان کو چاہئے کہ وہ دیکھے کہ اس کی اصلیت کیا ہے اور جس چیز سے اس کو پیدا کیا گیا ہے کیا اسے معلوم نہیں کہ وہ ایک قطرہ منی سے پیدا ہوا ہے اور جس طرح وہ پہلے بے نام و نشان تھا۔ اسی طرح خدا دوبارہ اس کو بے نام و نشان کرنے پر قادر ہے۔ سو اس بات کو بھولنا نہیں چاہئے کہ جس روز اس کے اعمال کی تمام قلعی کھل جائے گی۔ اس دن نہ دنیا کی کوئی طاقت اس کو فائدہ دے گی اور نہ کوئی مددگار کام آئے گا اسکے بعد عالم علوی اور عالم سفلی دونوں کی قسم کھا کر ارشاد ہوتا ہے کہ یہ قرآن قول فیصل ہے کوئی سرسری بات نہیں جو اس سے تم اعتراض کرو۔ ان آیات میں الوہیت معاد اور رسالت تینوں عقیدوں کی توضیح کی ہے اور

Marfat.com

آخری دو تین آیات میں منکرانِ حق کی مساعی اور ان کی حالت کا ذکر کیا ہے فرمایا جو لوگ اپنی عادات و خصائل کو نہیں چھوڑتے اور آپ کی بات نہیں مانتے اور لوگوں کو اپنی خواہشات پر چلنے کی ترغیب دیتے ہیں ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دیجئے ہم اُن سے خود نپٹ لیں گے۔

۵۴ سورۃ القمر ۳۷

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۲۲:- قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر یہ لوگ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو روگردانی کرتے ہیں اور کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ ایک جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اپنی خواہشات پر چلے اور ہر ایک کام کا ایک وقت مقرر ہے اور ان کے پاس بہت سی ایسی خبریں پہنچ چکی ہیں جن میں کافی تنبیہ ہے۔ علاوہ ازیں سراسر نادانی کی باتیں ہیں۔ پس ڈرانے والی باتیں ان کے لئے مفید نہیں ہوئیں۔ سو آپ ان سے کنارہ کش رہئے جس وقت ایک بلانے والا ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔ ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی اس دن وہ قبروں سے اسی طرح نکل پڑیں گے کہ وہ گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور کافر کہتے جا رہے ہوں گے کہ یہ دن تو بڑا ہی دشوار ہے۔ ان سے پہلے حضرت نوح (علیہ السلام) کی قوم نے پیغمبر کو جھٹلایا۔ انہوں نے ہمارے بندے کی تکذیب کی اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور اسے دھمکی دی لہٰذا اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں ان کے مقابلے میں کمزور ہوں سو تو ان سے میرا انتقام لے۔ پس ہم نے زور کی بارش سے آسمان کے دہانے کھول دیئے اور زمین میں سے چشمے بہا دیئے۔ پھر زمین و آسمان کا پانی ایک مقررہ کام کے لئے مل گیا اور ہم نے اس کو ایک تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کیا جو ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی یہ انتقام کے لئے کیا گیا تھا۔ جس کو کافر نہیں مانتے تھے۔ اور البتہ ہم نے اس کو ایک نشان عبرت بنا چھوڑا پھر کوئی ہے جو سوچے سمجھے پھر کیا ہوا میرا

Marfat.com

عذاب اور میرا ڈرانا اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سوچنے والا۔ خدا نے جھٹلایا تھا سو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا کہ ہم نے ان کے اوپر ایسے منحوس دن میں جس کی نحوست کسی طرح نہیں ٹلتی تھی ایک سخت آندھی بھیجی جس نے لوگوں کو اس طرح اکھاڑ مارا کہ گویا وہ کھجور کے درختوں کی جڑ سے اکھڑے ہوئے تنے ہیں۔ سو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔ اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سوچنے والا۔

شرح:- اس سورت میں چونکہ معجزہ شق القمر کا ذکر ہے اس لئے اس مناسبت کی بنا پر اس کا نام القمر ہے۔ ہجرت سے پیشتر کا واقعہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ رات کا وقت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر مخالفین بھی وہاں جمع تھے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی فوق العادۃ نشانی کا مطالبہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا آسمان کی طرف دیکھو! انہوں نے جو نگاہ اٹھائی تو دیکھا چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ہے۔ ایک ٹکڑے ان میں مغرب کی طرف اور دوسرا مشرق کی طرف چلا گیا۔ جب لوگوں نے خوب اچھی طرح اس نظارہ کو دیکھ لیا تو پھر دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے مگر اس پر بھی وہ لوگ ایمان نہ لائے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند پر یا ہم پر جادو کر دیا ہے۔ اس واقعہ کو معجزہ شق القمر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

بعض کے نزدیک یہ واقعہ قیامت کے روز ظہور میں آئے گا مگر حق یہ ہے کہ قیامت کے روز تو چاند کی کیا خصوصیت ہے تمام نظام شمسی درہم برہم ہو جائے گا۔ شق القمر کا وقوع پذیر ہونا قدرت خداوندی کے سامنے کچھ بعید نہیں کیونکہ نبی کے ہاتھوں ایسی بات کا ہو جانا معجزہ کہلاتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ اے منکران حق تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ چاند کس طرح پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ہے۔ حالانکہ تمہارے نزدیک ایسا ہو جانا محض محال ہے۔ اسی طرح قیامت کے روز باقی تمام نظام شمسی کے توڑنے یا درہم برہم کرنے میں بھی ہمیں نہ کوئی دقت ہوگی اور نہ وقت خرچ ہوگا۔ مگر تم ایسے آدمی ہو کہ جب ایسا معجزہ تمہیں دکھا بھی دیا جاتا ہے تو پھر بھی تم یہی کہتے ہو کہ یہ ایک جادو ہے۔ جو اکثر مدعیان نبوت سے ظاہر ہوتا رہا ہے۔ سو جس طرح وہ جاتے رہے یہ بھی جاتا رہے گا۔

Marfat.com

فرمایا اسی طرح تم نے حق کو جھوٹ جانا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی حالانکہ تم کو کئی ایک ایسی اطلاعیں دی گئی ہیں جن میں کافی سے زیادہ ڈانٹ تھی اور بڑی عقل و دانش کی باتیں۔ مگر ان باتوں نے تم پر کوئی اثر نہ ڈالا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! ان کو چھوڑ دو اور قیامت کے روز کا انتظار کرتے رہو اس کے بعد میدان حشر میں جمع ہونے کی حالت کا نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کا واقعہ بیان کیا ہے۔ جو چھوٹے پیمانے پر ایک قیامت تھی۔ اس طوفان سے صرف وہی بچا جس کو اللہ تعالیٰ نے بچایا ورنہ تمام دنیا غرقاب ہو کر رہ گئی۔ فرمایا اس واقعہ کو ہم نے دنیا کے لئے ایک درس عبرت بنا رکھا ہے۔ تاکہ حضرت انسان سوچے کہ خدا کا عذاب اور اس کا ڈرانا کیسا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہم نے قوموں کے کئی ایک عبرت خیز واقعات قرآن میں بیان کر کے تمہیں پوری طرح واقف کر دیا ہے۔ نیز قرآن کا سمجھنا ہر شخص کے لئے آسان کر دیا ہے جو کوئی سمجھنا چاہے آئے سوچے اور سمجھے۔ اس کے بعد عاد کی تباہی کی طرف اشارہ کر کے سمجھایا ہے کہ جس طرح اقوام عالم میں سے گاہ بگاہ ہم کسی نہ کسی قوم کے لئے ایک قیامت صغریٰ قائم کر دیتے ہیں اسی طرح ایک دن اس تمام کائنات کے بسنے والوں پر قیامت کھڑی کریں گے سو تم میرے عذاب سے ڈرو اور قرآن کو سوچنے اور سمجھنے کی طرف آؤ۔

ترجمہ آیات ۲۳-۴۰:- ثمود نے پیغمبروں کی تکذیب کی۔ انہوں نے کہا کہ کیا ہم اپنے میں سے ایک انسان کی پیروی کریں تو ہم گمراہی اور جنون میں پڑ جائیں۔ کیا ہم سب میں سے صرف اسی پر نصیحت نازل ہوئی ہے۔ بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور لپاٹیا ہے یہ کل ہی جان جائیں گے کہ کون جھوٹا اور لپاٹیا ہے۔ ہم ان کو آزمانے کے لئے عنقریب ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں سو تم اس کا انتظار کرو اور صبر سے کام لو اور ان کو آگاہ کر دو کہ ان کے درمیان پانی کی باری مقرر کر دی گئی ہے۔ ہر فریق اپنی باری پر حاضر ہوا کرے گا پھر انہوں نے اپنے رفیق کو بلایا۔ اس نے اونٹنی کو پکڑ کر اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ سو دیکھ لو کہ میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔ ہم نے ان پر ایک زور کی چیخ کا عذاب نازل کر دیا تو وہ ایسے ہو گئے جیسے باڑ چورا ہو جائے اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سوچنے والا۔ لوط کی قوم نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔ ہم نے ان پر پتھروں

Marfat.com

کی بارش کی سوائے لوط کے گھر کے کہ ہم نے ان کو سحر ہوتے ہی بچالیا یہ ہمارا فضل وکرم تھا۔ اس طرح ہم ان لوگوں کو جزا دیتے ہیں جو شکر گزاری کریں۔ لوط نے ان کو ہماری گرفت سے ڈرایا بھی دیا تھا مگر وہ اس کے ڈرانے میں حجتیں نکالنے لگے اور اس سے اس کے مہمانوں کو بارادۂ بد لیجانے لگے تو ہم نے ان کی آنکھیں بے نور کردیں اور کہا کہ میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو اور ان کو صبح کے وقت ہی اسی دائمی عذاب نے جو مقرر ہو چکا تھا آلیا۔ سو میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو اور البتہ ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کردیا ہے پھر ہے کوئی سمجھنے والا۔

شرح:- فرمایا! عاد کے بعد ثمود نے بھی ہمارے نشانات اور احکام کو جھٹلایا اور ہمارے نبی کو تکلیف دی تو ان کا جو انجام ہوا وہ بھی سن لو کہ ہمارے عذاب کی ایک ہی چیخ سے ان کے کلیجے پھٹ گئے اور سب تباہ برباد ہو کر رہ گئے۔ اس کے بعد قوم لوط کی بے اعتدالیوں کو دیکھو اور ہمارے پیغمبر کی تنگ ودو کو اور ہمارے عذاب کی وجہ سے ان کا جو برا حال ہوا وہ بھی تمہارے لئے درس عبرت ہونا چاہئے۔ جب ہمارا عذاب ان پر آیا تو وہ اندھے ہو گئے۔ کہ ادھر ادھر ٹھوکریں کھاتے پھرتے تھے اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اس کے بعد ہم نے ان کی بستیاں الٹ دیں اور اوپر سے پتھر برسائے اور کہا کہ لو ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لو۔ فرمایا جو کوئی بہ نظر غائر قرآن کا مطالعہ کرے اس کے لئے ہم نے ان کا سمجھنا آسان کردیا ہے۔

ترجمہ آیات ۴۱-۵۵:- اور آل فرعون کے پاس بھی ڈر سنانے والے آئے مگر انہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا سو ہم نے ان کو ایسا پکڑا جیسے زبردست صاحب قدرت پکڑا کرتا ہے۔ کیا تم میں سے جو کافر ہیں وہ ان سے بڑھ کر ہیں یا کتابوں میں تمہارے لئے نجات لکھ دی گئی ہے۔ یا کہتے ہیں کہ ہم سب بڑے بدلہ لینے والے ہیں۔ عنقریب یہ جماعت شکست کھا جائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بڑی آفت اور بڑی ناگوار چیز ہے۔ بیشک گنہگار لوگ غلطی اور جنون میں پڑے ہیں۔ جس دن وہ آگ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اب آگ کا مزہ چکھو۔ ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا ہے اور ہمارا حکم تو یکبارگی ایسا ہوتا ہے کہ جیسے آنکھ جھپکنا اور ہم تمہارے کتنے ساتھ والوں کو ہلاک کر چکے ہیں پھر ہے

Marfat.com

کوئی سوچنے والا اور ہر وہ کام جو یہ لوگ کر چکے ہیں تحریروں میں موجود ہے۔ اور ہر ایک چھوٹا اور بڑا کام لکھا جا چکا ہے۔ جو لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں وہ بلاشبہ جنت کے باغوں اور اس کی نہروں [illegible] صداقت کی جگہ ہے بادشاہ قادر مطلق کے نزدیک بیٹھے ہوں گے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ جس طرح مذکورہ بالا واقعات سے ہر سمجھدار انسان یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ یہ چھوٹے پیمانے پر قیامت کا نمونہ ہیں۔ اسی طرح فرعون اور اس کی قوم کی تباہی بھی قیامت ہی کا نمونہ تھی۔ کیا فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کو بھی خیال آ سکتا تھا کہ وہ تاج و تخت اور عیش و عشرت سے محروم کئے جائیں گے اور دریا میں غرق ہو کر ایک حسرت ناک موت مریں گے۔ اگر کوئی شخص ان سے ایسی بات کہتا تو وہ گُدّی سے اس کی زبان کاٹ دیتے مگر جب ہمارے عذاب کی گرفت نے ان کو سختی سے پکڑا تو وہ اس سے بچ نہ سکے۔

فرمایا اے لوگو! کیا تم میں سے کافر پہلے کافروں سے کچھ اچھے ہیں جو کفر و عصیان کی سزا میں تباہ نہیں کئے جائیں گے؟ یا اللہ کے ہاں ان کو کوئی پروانہ لکھ دیا گیا ہے کہ تم جو چاہو کرو تم سے کوئی باز پرس نہ ہوگی یا وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہمارا مجمع یا جتھا بہت بڑا ہے سب مل کر ایک دوسرے کی مدد پر آجائیں گے۔

فرمایا ان سرکش اور باغی قوموں کی ہزیمت و شکست کے حالات تم قرآن میں پڑھ کر معلوم کر چکے ہو مگر یہ ہزیمت و شکست اس کے مقابلہ میں کوئی چیز ہی نہیں جو قیامت کے روز ان کو دیکھنی نصیب ہوگی۔ علاوہ ازیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کے لئے بھی اس میں ایک تنبیہ ہے کہ اگر تم مخالفت سے باز نہ آئے تو بہت جلد تمہاری جمعیت کو پریشان کر دیا جائے گا اور تم پشت پھیر کر بھاگ کھڑے ہو گے قیامت کا دن تمہارے لئے ایک آفت ہوگی اور تمہارے اوپر ایک بڑی تلخ گھڑی آئے گی۔ جو لوگ اس وقت غفلت کے نشہ میں پاگل بن رہے ہیں ان کا یہ سودا دماغ میں سے اس وقت نکلے گا جب اوندھے منہ دوزخ کی آگ میں گھسیٹے جائیں گے۔ دیکھو ہر وہ چیز جو پیش آنے والی ہے اللہ کے علم میں پہلے سے موجود ہے۔ وہ اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ ہم چشم زدن میں جو چاہیں کر ڈالیں کسی چیز کے بنانے یا بگاڑنے میں ہم کو کچھ دیر نہیں لگتی نہ

Marfat.com

کوفت ہوتی ہے تمہاری قماش کے بہت سے کافروں کو ہم پہلے تباہ کر چکے ہیں پھر تم میں اتنا کوئی سوچنے والا نہیں کہ ان کے حال سے عبرت حاصل کر سکے۔ مجرموں کی زبوں گداز حالت بیان کرنے کے بعد متقین کا خوش آئندہ انجام بتایا ہے کہ وہ اپنی سچائی کی بدولت اللہ اور رسول کے سچے وعدوں کے موافق ایک پسندیدہ مقام میں ہوں گے جہاں انہیں اس شہنشاہ مطلق کا قرب حاصل ہوگا۔

۳۸ سورۃ صٓ ۳۸

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱۔۱۴:۔۔ قسم ہے قرآن سمجھانے والے کی۔ اس کی تعلیمات میں کوئی نقص نہیں بلکہ کافر ہی غرور اور مخالفت میں پڑے ہیں۔ ان سے پیشتر ہم بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں اور وہ اسی وقت چلانے لگے کہ جو مخلصی کا وقت نہ تھا اور انہوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ انہیں میں سے ایک ڈرانے والا آیا ہے اور کافروں نے کہا کہ یہ تو جھوٹا جادوگر ہے۔ کیا اس نے تمام معبودوں کا ایک معبود قرار دیا ہے یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے اور انہیں میں سے سرکردہ لوگ یہ کہتے ہوئے چلائے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو بیشک اس بات میں کوئی غرض پنہاں ہے ہم نے گزشتہ اقوام میں ایسی باتیں نہیں سنیں یہ تو ایک بناوٹی بات ہے کیا ہم میں سے اس شخص پر اللہ کا کلام نازل ہوا ہے بلکہ ان کو میری نصیحت میں ہی شک ہے بلکہ انہوں نے میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا۔ کیا ان کے پاس آپ کے زبردست اور فیاض رب کی رحمت کے خزانے ہیں یا ان کے پاس آسمانوں کی اور زمین کی اور ان دونوں کے مابین جو کچھ ہے ان کی بادشاہت ہے۔ تو ان کو چاہئے کہ سیڑھیاں لگا کر آسمان پر چڑھ جائیں یہ بھی لوگوں کا ایک گروہ ہے جن کو دوسرے گروہوں کی طرح شکست ہوگی۔ ان سے قبل نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والے فرعون اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا یہی تباہ شدہ گروہ تھا ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا سو وہ میرے عذاب کے مستحق ہوئے۔

Marfat.com

شرح:- حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے چچا ابو طالب بیمار ہوئے تو ابو جہل وغیرہ قریش ان کی بیمار پرسی کے لئے آئے۔ ان سے شکایت کی کہ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کو باطل اور نکما کہتا ہے۔ آپ اسے منع کریں۔ چنانچہ ابو طالب نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تو ایک ہی بات کہتا ہوں اور وہ بھی ایسی کہ اس کے دل سے قائل ہو جانے کے بعد تمام دنیا ہمارے زیر نگیں ہو سکتی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ ایک نہیں اگر دس ایسی باتیں بھی ہوں جن سے ایسا عظیم الشان نتیجہ نکل سکے تو ہم نہ صرف سننے بلکہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صرف اتنا ماننے کی ضرورت ہے "لا الہ الا اللہ" اللہ تعالیٰ کی ہستی کے سوا کوئی اور عبادت و فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا تھا کہ تمام حاضرین چیں بہ جبیں ہونے لگے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ چیز اس وضاحت سے بیان فرمائی کہ ہر ایک شخص دل سے دراصل قائل ہو گیا۔ اس پر اس سورت کی پہلی آٹھ آیتیں نازل ہوئیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ عظیم الشان قرآن جو سراسر مفید نصیحتوں اور اچھی باتوں کا مجموعہ ہے وہ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ جو لوگ مجھے نہیں سمجھتے ان کی اپنی طبیعتیں غرور و نخوت اور معاندانہ مخالفت کا شکار ہیں۔ اگر یہ لوگ ان باتوں کو چھوڑ دیں تو انہیں راہ حق صاف نظر آنے لگے اور اگر یہ اپنی بات پر جمے رہے تو بھی ان کا نقصان ہے کیونکہ ان سے پہلے جن جن لوگوں نے ہمارے رسولوں کی مخالفت کی اور ہماری تعلیمات کو پس پشت ڈالا ان کو ہم نے سطح ارض سے مٹا دیا تھا۔ اب بھی اگر کوئی قوم وہی طرز عمل اختیار کرے گی تو ہم ان کو بھی ویسی ہی سزا دیں گے۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر جو شکوک و شبہات لاتے تھے ان کا تذکرہ ہے۔ فرمایا وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی فرشتہ آسمان سے اترتا اور آکر ہمیں کہتا کہ میں خدا کی جانب سے بشیر و نذیر ہوں تو ایک بات بھی ہوتی مگر ہم میں سے ایک آدمی اٹھتا ہے اور ہمیں ڈرانے اور دھمکانے لگتا ہے اور اپنے آپ خدا کا فرستادہ بن بیٹھا ہے اس کو سحر کاری اور جادوگری کے کچھ کلمات آگئے ہیں۔ جن کے زور سے یہ ہمیں مرعوب کر لیتا ہے۔ مگر تم اپنے آبائی مذہب پر جمے رہو اور اس کی بات کو نہ سنو۔

Marfat.com

خدا تعالیٰ از راہ تعجب ان سے دریافت کرتے ہیں کہ تم لوگ جو محض ایک بندہ کے مجبور ہو بڑی بڑی باتیں کیوں بناتے ہو۔ تمہارا کس چیز پر قبضہ ہے۔ کس چیز پر تمہیں اختیار ہے جو تم خدا کے کاموں پر نکتہ چینی کرنے کے لئے آتے ہو۔ تمہارا بس نہ آسمان پر چل سکتا ہے نہ زمین پر نہ تم کسی کا کچھ بگاڑنے پر قادر ہو اور نہ سنوارنے پر تو پھر خدائی معاملات و انتظامات میں تمہاری نکتہ چینی بیجا مداخلت کے برابر ہے۔ تم سے قبل قوم نوح علیہ السلام و عاد' فرعون' ثمود اور قوم لوط وغیرہ نے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔ ان کو یہ سزا ملی کہ آج ان کا نام و نشان تک سطح ارض پر کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ سو اگر تم نے ہمارے رسول کی مخالفت کی تو تمہیں بھی ایسے ہی حالات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

ترجمہ آیات ۱۵-۲۶:- اور یہ لوگ صرف ایک چیخ کے منتظر ہیں جس میں کوئی وقفہ نہ ہوگا اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یوم حساب سے پہلے ہی ہمیں ہمارا حصہ دیدے۔ آپ صبر سے ان کی باتیں سنیں اور ہمارے بندے داؤد کو جو بڑی طاقت اور قوت والا تھا یاد کریں۔ بیشک وہ رجوع کرنے والا تھا۔ ہم نے پہاڑوں کو اس کا تابع کر دیا جو صبح و شام اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور پرندے بھی اس کے ساتھ جمع ہو کر تسبیح کرتے سب اس کے تابع فرمان تھے اور ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط کر دیا اور اس کو حکمت بخشی اور تقریر و فیصلہ کا سلیقہ دیا آپ کو ان دعویداروں کی بات معلوم ہے وہ دیوار پھاند کر عبادت خانہ میں آگئے جب وہ داؤد کے پاس آئے تو وہ گھبرا گیا انہوں نے کہا آپ ڈریں نہیں ہم دو مخالف فریق ہیں ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ہمارے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی سے کام نہ لیجئے اور ہمیں سیدھی راہ دکھایئے۔ بیشک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے۔ یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے دیدے اور گفتگو میں مجھ کو دبا تا ہے۔ داؤد نے جواب دیا کہ وہ اپنی دنبیوں میں تیری دنبی بھی ملا لینے کو جو کہتا ہے تو یہ اس کا ظلم ظالمانہ ہے اور اکثر شرکا ایک دوسرے پر ظلم کیا کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور داؤد نے سمجھا کہ ہم نے اس کی آزمائش کی ہے سو اس نے اپنے رب کی مغفرت طلب کی اور سجدے میں گر پڑا اور خدا کی طرف رجوع ہوا پھر ہم نے اس کو معاف کر دیا اور بلاشبہ ہمارے ہاں اس کے لئے

Marfat.com

خاص مرتبہ ہے اور عمدہ ٹھکانا ہے۔ اے داؤد ہم نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا ہے سو تم حق و انصاف سے فیصلہ کیا کرو اور اپنی خواہش پر نہ چلنا ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھکا دے گی۔ وہ لوگ جو اللہ کی راہ سے بھک جاتے ہیں ان کو اس وجہ سے کہ انہوں نے حساب کو بھلا رکھا تھا سخت عذاب ہوگا۔

شرح:- اس رکوع میں حق سبحانہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ انسان کی ہلاکت ہماری ایک ہی ڈانٹ سے ظہور پذیر ہو سکتی ہے۔ اس کے پاس کوئی طاقت نہیں جو اسے ہمارے عذاب سے بچا سکے۔ لہٰذا اے پیغمبر! آپ کو کسی مخالفت سے متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات بیان کئے ہیں اور ارشاد فرمایا ہے کہ داؤد علیہ السلام ایک ایسا قوی، بہادر، دانا اور سیاست دان پیغمبر تھا کہ وحوش و طیور تک اس کے مطیع اور فرمانبردار تھے وہ اعلیٰ درجہ کا خطیب اور عادل تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ دو فریق لڑتے جھگڑتے آپ کے محل میں ایسے وقت آ دھمکے جو اس نے عبادت کے واسطے مقرر کر رکھا تھا۔ اور کسی شخص کو ملنے کی اجازت نہ ہو سکتی تھی۔ یہ لوگ کسی طریقہ سے محل کی دیوار پھاند کر اچانک آپ کے پاس آ گئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام گھبرا گئے کہ یہ دشمن ہیں جو کسی برے ارادہ سے یہاں آئے ہیں۔ آپ کو غصہ آیا اور ڈانٹ کر پوچھا کہ تم اس وقت کیوں آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم سے ڈرنے کی بات نہیں ہم دو فریق ہیں اور دونوں میں ایک بات پر جھگڑا ہے آپ سے اس بات کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے سنایا کہ ہم میں سے ایک کے پاس ننانوں دنبیاں ہیں اور ایک کے پاس ایک ہی دنبی ہے۔ ننانوے والا چاہتا ہے کہ حیلے بہانے سے دوسرے فریق کی ایک دنبی بھی لے لے وہ اپنا مقصد نکالنے کے لئے مجھ سے تلخ کلامی کرتا ہے اور دھمکیاں دیتا ہے اور اپنے حق کی فوقیت میں چند ایسے دلائل پیش کرتا ہے جو بالکل حق پر مبنی نہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ واقعی تم پر ظلم کر رہا ہے۔ اور اکثر شرکائے کار ایک دوسرے سے ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ یہ بات ہو چکنے کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نے غور کیا کہ یہ واقعہ بھی میرے صبر و تحمل کا ایک امتحان تھا۔ مجھ سے غلطی ہوئی میں نے انہیں ڈانٹا۔ خدایا تو ارحم الرحمین ہے میری خطاؤں کو بخش دے۔ میں تیرے سامنے سربسجود کناں ہوں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اس دوران میں ان سے جو غلطی ہوئی ہم نے اس سے قطع نظر

Marfat.com

کرلی اور فرمایا کہ اے داؤد علیہ السلام تو در حقیقت اس دنیا میں میرا نائب ہے تیرا فرض ہے کہ ہمارے احکام کو دنیا میں نافذ کرے اور دیکھے کہ صحیح طریقے سے ان پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں لہٰذا جب لوگوں کے فیصلے تیرے سامنے آئیں تو پورا حق وانصاف پیش نظر رکھنا چاہئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا قصہ بیان فرما کر ایک طرف تو مبلغ اعظم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو صبر وتحمل اور خلافت وریاست سے کام لینے کی تلقین کی دوسری طرف یہ بتایا کہ جو کوئی ہمارا ہو رہا ہے اس کا بال تک بیکا نہیں ہو سکتا۔ تیسری چیز یہ بتائی گئی ہے کہ انسانی فطرت کا تقاضا یہی ہے کہ طاقتور کمزور کو کھا جائے۔ بڑا حصہ دار چھوٹے حصہ دار کو ہڑپ کر جائے۔ بجز ان لوگوں کے جو پاکباز اور متقی ہوں۔

ترجمہ آیات ۲۷-۴۰- اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے بےفائدہ پیدا نہیں کیا یہ ان لوگوں کا خیال ہے جو منکر ہیں۔ جن منکروں کے لئے دوزخ کی آگ کی خرابی ہے یا کیا ہم ایمان والوں کو ان کی مانند قرار دیں گے جو زمین میں فساد مچاتے ہیں یا متقی لوگوں کو بدکاروں ایسا قرار دیں گے۔ یہ بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقلمند لوگ نصیحت حاصل کریں اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا۔ کیسا اچھا تھا وہ بندہ بلاشبہ وہ خدا کی طرف رجوع ہونے والا تھا۔ جب اس کے سامنے شام کے وقت اصیل اور عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے تو اس نے کہا کہ میں اس مال کی محبت کو اپنے رب کی عبادت سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں یہاں تک کہ سورج اوٹ میں چھپ گیا۔ اس نے حکم دیا ان کو میرے پاس پھر لاؤ اور وہ ان کی پنڈلیاں اور گردنیں ملنے لگا اور بیشک ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور اس کے تخت پر ایک جسم لا ڈالا تب وہ خدا کی طرف رجوع ہوا۔ اس نے دعا کی کہ اے میرے رب مجھے معاف کر دے اور مجھے ایسی حکومت عطا کر جو میرے بعد کسی کو زیبا نہ ہو بیشک تو بڑا عنایت کرنے والا ہے۔ پھر ہم نے ہواؤں کو ان کے تابع کر دیا کہ وہ ان کے حکم کے ماتحت چلتی تھیں جدھر وہ جانا چاہتا تھا اور تمام عمارتیں بنانے والے اور غوطہ خور جنات اس کے تابع فرمان کر دیئے اور دوسرے جنات بھی جو بیڑیوں میں جکڑے رہتے تھے۔ یہ ہماری بخشش ہے خواہ (اس کے ذریعے اوروں پر) احسان کر خواہ نہ کر آپ کو پورا اختیار ہے اور ہمارے ہاں اس کے لئے بلند رتبہ ہے اور بہت عمدہ ٹھکانا

الواحد - الواحد القیوم - ابیت العبد - العصی - الولی - انیبن - اوکیل - لمامت - المجید

Marfat.com

شرح:- اس رکوع میں ایک بڑے ضروری اور اہم امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ارشاد ہوا ہے کہ اگر انسان کو چند روز زندہ رہ کر مرجانا ہو اس کے بعد حساب کتاب نہ دینا ہو تو پھر یہ تمام کارخانہ بازیچہء اطفال بن کر رہ جاتا ہے اور زمین و آسمان اور اس کائنات کی پیدائش کا کوئی مقصد ہی نہیں ہو سکتا فرمایا کوئی چیز بلا ضرورت پیدا نہیں کی گئی۔ منکرین حق کا گمان غلط ہے اور اس غلط گمانی ہی کی بنا پر ان کو دوزخ کی آتش سوزاں کے سپرد کیا جائے گا۔ دیکھو دنیا میں کئی طرح کے لوگ موجود ہیں۔ بعض وہ ہیں جو ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں بعض کافر ہیں۔ اگر آخرت کا حساب کوئی چیز نہ ہو تو پھر نافرمان اور مفسد لوگ جو دنیا میں شور و فتنہ برپا کیے رکھتے ہیں ان ایمان والے نیکو کاروں سے کہیں مزے میں رہیں گے جن کی عمریں ریاضت و عبادت کی صعوبتیں جھیلنے اور دنیا میں امن قائم رکھنے کی غرض سے ایثار و قربانی میں گزرتی ہیں۔

فرمایا ایسے ہی مسائل کو سمجھنے کے لئے ہم نے اس قرآن کو نازل کیا تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و خوض کریں اور عقلمند حضرات اس سے نصیحت حاصل کریں اس کے بعد فرمایا کہ ہم نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حضرت سلیمان علیہ السلام عطا کیا اور وہ بھی ایک بہترین انسان اور فرمانبردار نبی تھے۔ ایک دن شام کے وقت ایک نہایت اعلیٰ نسل کے سبک قدم اور تیز رفتار گھوڑے ان کے سامنے لائے گئے۔ آپ نے ان کی دوڑ لگوائی اور دیکھ بھال میں اس قدر مشغول ہوئے کہ سورج چھپ گیا اور یاد الٰہی کا وقت جاتا رہا۔ آپ پشیمان ہوئے کہ میں نے یہ کیا غلطی کی کہ اس مال کی محبت میں اپنے رب کی یاد سے غافل رہا۔ مگر معاً خیال آیا کہ میں لہو و لعب میں مشغول نہ تھا جہاد کے گھوڑے تھے ان کی طاقت و شوکت کا امتحان کر رہا تھا۔ آخر ان گھوڑوں کو تیار کرنا اور ان کی قوتوں کا جائزہ لینا بھی یاد الٰہی سے خالی نہیں یہ بھی اسی کے دین کی خدمت ہے۔ چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ ان کو دوڑاتے ہوئے واپس لاؤ اور پھر ان کی گردنوں اور ٹانگوں کو تھپکا اور ملاحظہ کرنے میں مصروف ہوئے اس قصہ کے بیان سے شاید حضرت سلیمان علیہ السلام و السلام کے شوق جہاد، آپ کی فوجی طاقت اور ذکر الٰہی سے محبت کا جتانا مقصود ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ہم نے سلیمان علیہ السلام کی آزمائش کی ایک موقعہ پر اس کی سلطنت کے ارکان

Marfat.com

ایسے تھے جن میں روحانی طاقت نام کو بھی نہ تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے تخت حکومت کے خلاف سازشیں ہونے لگیں اور حکومت کا بوجھ ان کو گراں معلوم ہونے لگا۔ یہ تکلیفیں محض اس واسطے فرو ہو گئیں کہ وہ ہر وقت ہماری طرف رجوع رہتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے دعا کی کہ اے میرے رب مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد ایسی سلطنت کسی کو نہ ملے۔ جس پر ہم نے ہوا اور جنات کو اس کے قابو میں کر دیا کہ جو چاہیں ان سے کام لیں اور ایسے وزیر مہیا کئے جو آنکھ جھپکنے سے پہلے ملکہ سبا کا تخت حاضر کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔ جس کا ذکر آئندہ سورہ سبا میں آئے گا۔

ترجمہ آیات ۴۱-۶۴:- اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے رنج اور تکلیف پہنچائی ہے ہم نے کہا کہ اپنا پاؤں زمین پر دے مار (اور لو) یہ ایک ٹھنڈا چشمہ نکل آیا نہانے اور پینے کو اور ہم نے اس کو اس کا اہل عیال بخشا اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی (یہ ان پر) ہماری طرف سے ایک مہربانی تھی اور عقلمندوں کے لئے سامان نصیحت (اور ہم نے کہا کہ) اپنے ہاتھ میں تیلیوں کا مٹھا لو اور اسے مارو اور قسم نہ توڑو۔ ہم نے واقعی اس کو بڑا صابر پایا۔ وہ بہت ہی اچھا بندہ تھا بیشک وہ بہت رجوع ہونے والا تھا۔ اور ہمارے بندوں ابراہیمؑ اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو صاحب قوت اور صاحب بصارت تھے۔ بلاشبہ ہم نے ان کو دار آخرت کی یاد کیلئے خاص طور پر چن لیا تھا اور بیشک وہ ہمارے ہاں برگزیدہ اور نیک بندوں میں ہیں اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کرو اور یہ سب نیک لوگ تھے۔ یہ حالات بجائے خود نصیحت ہیں اور پرہیزگاروں کے لئے واقعی عمدہ ٹھکانا ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے۔ وہ وہاں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوں گے وہ وہاں بہت سے میوے اور شربت طلب کریں گے اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں ہوں گی اور کہا جائے گا یہ وہ چیز ہے جس کا تم سے روز حساب کو ملنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ بلاشبہ یہ ہماری بخشش ہے جو کبھی کم نہ ہوگی۔ یاد رکھو سرکشوں کے لئے بہت برا ٹھکانا ہے۔ جہنم کہ جس میں وہ جائیں گے سو وہ بہت ہی بری جگہ ہے اس کا مزہ چکھو ابلتا ہوا پانی اور پیپ اور اس طرح کی کئی اور چیزیں ہوں گی۔ یہ ایک اور گروہ تمہارے ساتھ گھس رہا ہے ان کے لئے خوش آمدید نہیں یہ دوزخ میں پڑنے والے ہیں۔ وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ہو کہ تمہارے لئے

Marfat.com

خوش آمدید نہیں تم ہی تو اس مصیبت کو ہمارے آگے لائے ہو۔ سو دوزخ برا ٹھکانا ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہمارے رب اس مصیبت کو جو ہمارے آگے لایا ہے اس کو دوزخ میں دونا عذاب دے اور کہیں گے کہ کیا بات ہے جو ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جن کو شریروں میں ہم شمار کیا کرتے تھے۔ جن سے ہم ہنسی کیا کرتے تھے یا ہماری نظریں ان سے چوک گئی ہیں۔ بلاشبہ دوزخیوں کا باہم جھگڑنا درست ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں اسی اختصار کے ساتھ حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر و شکر اور امتحان اور ابتلا کا ذکر ہے فرمایا حضرت ایوب علیہ السلام کسی بیماری کا شکار ہوئے اور اس سے بہت تنگ آ گئے یہاں تک کہ صبر و تحمل کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ آپ نے ہم سے دعا کی کہ خدایا میری غلطی اور غفلت سے مجھے یہ مرض لگ گیا ہے جو میرے گناہوں کی سزا کی شکل میں نمودار ہوا ہے۔ میں تجھ سے اور صرف تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے اپنی پناہ میں لے لے اور اس کو مجھ سے دور کر دے کیونکہ تو اور صرف تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اس دعا کے جواب میں ہم نے حضرت ایوب علیہ السلام کے واسطے اس کے پاؤں تلے پانی کے چشمے بہا دیئے۔ جن کا پانی پینے اور استعمال کرنے سے آپ کی تمام تکلیفیں دور ہو گئیں اور آپ کو مکمل صحت ہو گئی یہاں تک کہ مرض کے دوران میں ایک حادثہ کے ذریعہ ان کا اہل و عیال جو تباہ ہو چکا تھا اس سے بھی دوگنے افراد ان کو دیئے۔ اس کی طفیل کئی اوروں پر بھی ہم نے اپنی رحمت نازل کی اور ایوب علیہ السلام کے حالات' اس کے صبر و شکر' اس کے جذبہ تسلیم و رضا اور اس کے خلوص و محبت کو ہم نے اوروں کے لئے قابل تقلید بنایا۔ اس کے بعد آپ کو ایک قسم میں سچا ہونے کی راہ بتلائی ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام بیمار تھے کہ بیوی سے کسی بات میں ناراض ہو گئے اور غصے میں آ کر کہا کہ صحت ہوتی ہے تو تجھے سو کوڑے ماروں گا۔ اللہ کا کرنا وہ بیوی آخری وقت تک آپ کے ساتھ وفادار اور آپ کی خدمت گذار کہ ڈھونڈے سے اس کی مثال نہ ملے۔ فی الحقیقت اس کی خطا بھی کوئی نہ تھی۔ بیمار آدمی بعض دفعہ بلاوجہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ کچھ ایسا ہی واقع معلوم ہوتا ہے۔ حاصل کلام آپ تندرست ہوئے تو قسم کو پورا کرنا چاہا مگر بڑے تذبذب میں پڑے کہ در حقیقت تو میری ہی غلطی تھی۔ میری بیوی کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ جھاڑو کا ایک مٹھا لیکر جس میں

Marfat.com

کم از کم سو تیلیاں ہوں بیوی کو ایک دفعہ مار دیجئے۔ پس اس کے لئے اتنی ہی سزا کافی ہے۔ اس کے بعد چند دیگر انبیائے کرام کے حالات بیان فرما کر ارشاد کیا ہے کہ ان لوگوں نے محنت اور مشقت اور خلوص و محبت سے کام لیکر فریضہء تبلیغ کو ادا کیا جس کے صلے میں ہم نے ان کو کئی انعامات بخشے اور آخرت کی خوشگوار زندگیاں عطا کیں۔ فرمایا یہ لوگ اور ان کے متبعین تو اپنی زندگیاں دنیا میں بھی خوش اسلوبی اور خدا کی رضامندی کے مطابق گزار گئے۔ اور آخرت میں بھی ان کو جاودانی راحتیں مل گئیں مگر نافرمانوں کے واسطے بدترین ٹھکانا ہے یعنی دوزخ۔ گویا ان کو آگ میں رہنا' جلنا اور بار بار وہی عذاب جھیلنا ہوگا۔ ابلتا پانی اور بہتی پیپ ان کو پینے کے لئے دی جائے گی۔ پھر جس قسم کے یہ لوگ ہیں ایسے ہی ان کے ساتھی ہوں گے جو سب کے سب جہنم میں ڈالے جائیں گے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو مطعون کریں گے اور ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے بعد ان کو وہ غریب لوگ یاد آئیں گے جن کا تمسخر دنیا میں اڑایا کرتے تھے اور خیال کریں گے کہ شاید وہ جنت میں ہوں گے۔

ترجمہ آیات ۶۵-۸۸:- کہہ دیجئے کہ میں تو صرف آگاہ کرنے والا ہوں اور معبود صرف وہی اللہ ہے جو یگانہ ہے اور سب پر غالب ہے۔ وہ جو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کا [illegible] اور سب پر غالب اور سب کو بخشنے والا ہے۔ کہہ دیجئے کہ یہ عظیم الشان خبر ہے تم اس سے منہ پھیر رہے ہو۔ مجھے عالم بالا والوں کی کوئی خبر نہ تھی جبکہ وہ جھگڑ رہے تھے۔ مجھے تو وحی کے ذریعے صرف یہی بتایا جاتا ہے کہ میں محض صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانا چاہتا ہوں۔ پس جب میں اسے مکمل طور پر بنا چکوں اور اس میں روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔ سو تمام کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے۔ اس نے غرور کا اظہار کیا اور نافرمان بن بیٹھا۔ پوچھا اے ابلیس! تجھے کس چیز نے اس کو سجدہ کرنے سے روکا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ کیا تو غرور میں آگیا یا تو بلند مرتبہ تھا۔ ابلیس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے بنایا ہے۔ فرمایا یہاں سے نکل جا تو مردود ہے اور قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے۔ ابلیس کہنے لگا کہ اے میرے رب مجھے قیامت کے دن تک

Marfat.com

مہلت دے۔ فرمایا جا تجھے مہلت ہے یعنی قیامت کے دن تک۔ ابلیس نے کہا کہ تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے ان بندوں کے جو مخلص ہیں۔ فرمایا ٹھیک بات یہ ہے اور میں ہمیشہ ٹھیک بات ہی کہا کرتا ہوں۔ میں تجھ سے اور تیرے سب ماننے والوں سے دوزخ کو بھردوں گا۔ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والا ہوں۔ یہ اقوام عالم کے لئے ایک نصیحت ہے اور تھوڑے ہی زمانے کے بعد اس کا حال ضرور تم کو معلوم ہو جائے گا۔

شرح:- اس رکوع میں بتلایا ہے کہ مبلغ اسلام کو چاہئے کہ انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات و کوائف کو مدنظر رکھے اور اپنے فریضہء تبلیغ میں کوئی کسر واقع نہ ہونے دے۔ فرمایا کہ مبلغ کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی نافرمانی سے ڈراتا رہے اور یہ تعلیم شد و مد سے دیتا رہے کہ خدائے یگانہ و غالب کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کیونکہ ارض و سما کے بنانے اور ذی حیوۃ چیزوں کو روزی دینے کا اور ان کی حفاظت کا انتظام اس خدا کے ہاتھ میں ہے جس نے ان کو بنایا۔ جو تمام کائنات پر قدرت رکھتا ہے اور اس کا قصور معاف کردینے کا کامل اختیار رکھتا ہے۔

فرمایا اے پیغمبر! آپ لوگوں کو سنا دیجئے کہ قیامت کی خبر اور حشر اور نشر کے واقعات کوئی معمولی اور ہنسی کی باتیں نہیں ہیں جو تم سرسری طور پر منہ موڑ کر ان سے چھٹکارا کرلو گے۔ ان باتوں کو ذرا غور اور فکر سے سوچو پھر میری صداقت پر بھی ایمان لاؤ کیونکہ میں تم سے اس وقت کے حالات بیان کر رہا ہوں جب تم ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب ملائکہ کرام حضرت انسان کے متعلق باہمی مباحثوں میں مصروف تھے۔ میں تمہیں اس زمانے کی باتیں سناتا ہوں سنو میں تمہیں اللہ کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اور تمہیں واضح کئے دیتا ہوں کہ میں اس قادر مطلق اور خدائے یگانہ کا سچا رسول ہوں۔

فرمایا لوگوں کو سنا دیجئے کہ جب خدا نے بشر کو پیدا کرنا چاہا تو سب سے اول ملائکہ کرام سے کہا کہ دیکھو میں ایک انسان بنانے کا ارادہ کرتا ہوں پھر اسے بنا کر اس میں اپنی روح پھونکی جس سے وہ بے شمار کمالات کا حامل بن گیا اور چونکہ اس طرح وہ تمام مخلوقات سے اشرف و اعلیٰ قرار دیا گیا تھا۔ ہم نے ملائکہ کرام کو اس کی تعظیم کرنے اور اس کے کمالات کا اعتراف کرنے کا حکم دیا ملائکہ کرام از راہ ادب و احترام اس کے

Marfat.com

سامنے سجدے میں گر پڑے اور ادب بجالائے مگر ابلیس نے ایسا نہ کیا۔ وہ سمجھا کہ میری شان بشر سے کہیں اعلیٰ ہے۔ خدا کا یہ حکم مجھ پر عائد نہیں ہوتا اس کا یہ قیاس برتری اس کو لے مرا اور وہ منکر حق ٹھہرا۔ حق تعالیٰ نے پوچھا کہ تو نے کیوں ایسا کیا ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ خدایا! آگ ہر طرح سے مٹی سے افضل ہے تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اس کو مٹی سے پھر مجھے اس پر کیوں فضیلت نہ ہو۔

ارشاد ہوا! تیری یہ کج بحثی اور غرور تیری گمراہی کا باعث ہوئے ہیں۔ سو جا دور ہو جا۔ اس نے گڑگڑا کر التجا کی کہ مجھے قیامت تک مہلت دی جائے اور مجھے آج ہی فوراً ہلاک کر کے نہ رکھ دیا جائے۔ ارشاد ہوا کہ اچھا اسی طرح سہی تجھے قیامت تک مہلت ہے جو کرنا چاہے کر لے۔ اس نے کہا کہ کروں گا کیا۔ اس بشر کو جس کی بدولت آج میں راندۂ درگاہ قرار دیا گیا ہوں۔ تیرے مخلص بندوں کے علاوہ سب کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یاد رکھ کہ قیامت کے روز میں تجھے اور تیری پیروی کرنے والوں کو جہنم میں ڈالوں گا۔ اس تذکرہ کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ لوگوں کو سنا دیجئے کہ تبلیغ پر میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا یعنی اس میں میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ پھر تم کو کیوں بدگمانی ہے۔ یہ قرآن ترجمان کے سمجھانے اور انہیں بھلائی کی راہ بتلانے کے لئے نازل ہوا ہے اور اس کی صداقت کا علم تمہیں موت کے بعد معلوم ہو جائے گا۔

۳۹ سورۃ الاعراف ۷

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی' اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۲-۱۰:- یہ ایک کتاب ہے جو آپ کی جانب نازل کی گئی ہے۔ سو اس کی وجہ سے آپ کے سینے میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہئے تاکہ آپ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو عذاب آخرت سے ڈرائیں اور ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے لوگو تمہارے

Marfat.com

رب کی جانب سے تمہاری طرف کچھ نازل کیا گیا ہے اس پر چلو اور خدا کو چھوڑ کر اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو۔ افسوس تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر ڈالا اور ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا جبکہ وہ دن کو سو رہے تھے جس وقت ان پر ہمارا عذاب آیا تو ان کا کہنا اس کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ وہ بول اٹھے کہ واقعی ہم ظالم تھے۔ پھر ان لوگوں سے ہم ضرور ہی پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے۔ پھر چونکہ ہم جانتے ہیں سب حالات ان کو بتا دیں گے اور ہم کہیں غائب تو تھے ہی نہیں اور تول اس دن کی برحق ہے پھر جس کا پلہ بھاری ہوگا وہی لوگ نجات پانے والے ہوں گے اور جس کا پلہ ہلکا ہوگا وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال لیا کیونکہ وہ ہمارے احکام کے ساتھ ناانصافی کرتے تھے اور ہم نے زمین میں تمہارے رہنے کو جگہ دی اور اس میں تمہاری ضروریات زندگی کے سامان رکھے مگر افسوس تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

شرح:- اس سورت میں صداقت دین کا بصیرت افروز بیان ہے اور خدا کے بعض رسولوں کے حالات اور ان کی تبلیغی جدوجہد کا ذکر ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کر دیا گیا ہے کہ جنت و جہنم خود انسان کے اپنے اعمال کے نتائج و عواقب ہیں۔ جو ایمان لائے گا نیک عمل کرے گا رسولوں کی بات پر کان دھرے گا۔ خدا کا فرمانبردار ہوگا وہ آنے والی زندگی میں راحت و آرام سے رہے گا اور جنت میں رہے گا۔ اور جو رسولوں کو جھوٹا کہے گا خدا کا نافرمان ہوگا کفر و شرک سے اپنے اعمال کو ملوث کرے گا اور شیطان کے قدم بقدم چلے گا جہنم میں ڈالا جائے گا اور بڑی ہی سخت زندگی سے دوچار ہوگا۔ اس رکوع میں پیغمبر اسلام علیہ التحیۃ والسلام کو مخاطب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگوں کے سردار! یہ عظیم الشان کتاب آپ کی طرف اس واسطے نازل کی گئی ہے کہ اس کے مطابق آپ لوگوں کو نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرائیں اور جو لوگ ایمان لے آئیں انہیں نصیحت و موعظت کی باتیں بتائیں اس میں شک نہیں کہ یہ کام بڑا ہی عظیم الشان ہے اور ہمت بلند چاہتا ہے مگر آپ کو متذبذ نہ ہونا چاہئے اور نہ ہمت ہارنی چاہئے بلکہ بیباک دل لوگوں کو سنا دینا چاہئے کہ اے لوگو! خدا کی جانب سے جو کچھ نازل ہوا ہے اسی پر چلو اور اسے چھوڑ کر دوسروں کو رفیق نہ بناؤ اور یہ بھی ان کو بتا دو کہ جن لوگوں نے متذکرہ بالا

Marfat.com

بات کے ماننے سے کبھی بھی انکار کیا ہے ہم نے ان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ پھر جب نافرمانوں کو ان کی نافرمانی کی سزا ملتی ہے تو وہ اس بات کے کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ واقعی سب قصور ہمارا ہی تھا۔ ہم ہی ظالم تھے۔ لوگو! اس بات کو یاد رکھو کہ تبلیغ حق کے لئے جن ہستیوں کو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا وہ صرف اپنے ہی اعمال کے لئے جوابدہ ہیں اور جن لوگوں کو انہوں نے تبلیغ کی تھی وہ اپنے اعمال کے لئے جوابدہ ہوں گے۔ یہ بات تمہیں کبھی بھولنی نہیں چاہیے کہ تمہارے نیک و بد اعمال ایک دن وزن ہونے والے ہیں۔ پس جس شخص کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ فائز المرام قرار دیا جائے گا۔ جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا وہ خائب و خاسر ہوگا۔ پس اے انسان! جس خدا نے تجھے پیدا کیا زمین میں جائے قیام بخشی اور کھانے پینے کا سامان عطا کیا اسی کا ہو کر رہ۔ اور اس کا شکر ادا کرتا رہ مگر افسوس صد افسوس کہ انسان بہت ہی کم شکر گزار واقع ہوا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۱-۲۵:- ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری شکل و صورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں کو کہا کہ آدم کے آگے جھکو۔ پس سب کے سب جھک گئے مگر سوائے ابلیس کے وہ جھکنے والوں میں شامل نہ ہوا۔ خدا نے پوچھا کہ تجھے کس بات نے روکا تھا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جبکہ میں حکم دے چکا تھا۔ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ ارشاد ہوا یہاں سے نیچے اتر جا کیونکہ یہ تیرے لئے مناسب نہیں کہ تو یہاں رہ کر تکبر کرے سو نکل باہر ہو یقیناً تو ذلیلوں میں سے ہے۔ کہنے لگا مجھے مہلت دیدیجئے اس دن تک کہ لوگ اٹھائے جائیں فرمایا تجھے مہلت ہے۔ ابلیس نے کہا کہ جیسا تو نے مجھے بے راہ کر دیا ہے میں بھی تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا۔ پھر یقیناً ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے داہنے سے اور ان کے بائیں سے ان کے پاس آؤں گا اور ان میں سے اکثر کو تو شکر گزار نہ پائے گا۔ فرمایا یہاں سے خوار اور راندہ ہو کر نکل جا! البتہ جو ان میں سے تیری پیروی کرے گا میں یقیناً ان سے اور تم سب سے دوزخ کو بھر دوں گا اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو پھر جہاں سے دونوں چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم دونو ظالم قرار پاؤ گے۔ پھر شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈال دیا تاکہ ان سے جو اعضاء پوشیدہ رکھے گئے تھے انہیں ان کو کھول دکھائے اور کہا کہ تمہارے رب

Marfat.com

نے تمہیں اس درخت سے اور کسی وجہ سے نہیں روکا مگر محض اس لئے کہ دونوں فرشتے نہ بن جاؤ یا کہیں اس میں ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ اور ان سے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ واقعی میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔ پھر دونوں کو فریب دیکر پھسلا لیا پس ان کا درخت کو چکھنا ہی تھا کہ ان کے پوشیدہ اعضاء انہیں دکھائی دینے لگے اور لگے بہشت کے پتوں سے اپنے جسم کو ڈھانپنے اور ان کے رب نے انہیں پکار کر کہا کہ کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہیں کر دیا تھا اور کیا یہ نہیں کہا تھا کہ شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے۔ وہ دونوں فوراً کہہ اٹھے اے ہمارے رب ہم نے اپنا نقصان کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشش دے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور خائب اور خاسر ہو جائیں گے۔ فرمایا! نیچے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اور تمہارے لئے زمین قرار کی جگہ ہے اور مقرر زمانہ تک فائدہ اٹھانا۔ فرمایا اسی میں تم زندگی بسر کرو گے اور اسی میں مرو گے تو پھر اسی میں نکالے جاؤ گے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسانو! جب ہم نے تمہیں پیدا کرنا چاہا تو سب سے پہلے تمہارے باوا آدم کو پیدا کیا اور فیصلہ کر لیا کہ تمام مخلوقات کا سردار آدم اور اولاد آدم ہی کو بنایا جائے چنانچہ آدم علیہ السلام کی برتری کا سکہ جمانے کی خاطر ہم نے ملائکہ کو جو آدم علیہ السلام سے پہلے معرض وجود میں آ چکے تھے اور ہماری مقرب ترین مخلوق تھے۔ حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کے سامنے جھک جاؤ۔ کیونکہ زمین پر عنقریب مخلوقات پیدا کی جانے والی ہے۔ اس سب کا سردار آدم ہی کو بنایا جائے گا اور اس اعتبار سے وہ ہمارا نائب ہوگا۔

ابلیس نے سمجھا کہ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے جس کی سرشت میں بگڑ جانا اور اسی طرح کے ہزاروں عیوب ہیں یہ تو کچھ اچھا ثابت نہ ہوگا مگر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے اوصاف جمیلہ سے ان کو واقف کر دیا تو وہ سمجھ گئے اور سجدہ میں گر پڑے مگر ابلیس جس کی سرشت میں تکبر تھا اکڑ بیٹھا اور کہنے لگا کہ آدم کی برتری کی منطق میری سمجھ میں نہیں آتی۔ میں بہرکیف اس سے بہتر ہوں۔ جس طرح آگ ہر لحاظ سے مٹی سے بہتر ہے پھر میں جو آگ سے پیدا کیا گیا آدم سے جو مٹی سے بنایا گیا کس طرح کم درجہ ہوا۔ ابلیس کی اس نافرمانی اور اس کے غرور و تکبر پر خدا کو غضب آیا اور فرمایا کہ

Marfat.com

تیرے جیسے نافرمانوں کے لئے جنت میں جگہ نہیں۔ یہاں سے نکل جا۔ ابلیس سٹ پٹایا اور اسے اپنی معزولی اور اخراج سے آدم پر اور غصہ آیا کیونکہ اس نے سمجھا کہ نہ اس کا معاملہ پیش ہوتا نہ آج مجھے یہ روز بد دیکھنا نصیب ہوتا۔ عرض کرنے لگا بار خدایا تو نے مجھے ذلیل و خوار اور راندۂ درگاہ تو کر دیا مگر میری ایک آخری درخواست قبول کر لے۔ فرمایا وہ کیا ہے؟ کہنے لگا کہ قیامت کے دن تک مجھے اور میری ذریت کو یہ مہلت ملنی چاہئے کہ ہم آدم اور بنی آدم سے کسی نہ کسی طور پر انتقام لے سکیں۔ فرمایا جاؤ تمہیں مہلت ہے جو چاہو کرنا۔ ابلیس کہنے لگا خدایا! جس طرح تو نے مجھے بے راہ کیا ہے میں بھی تیری صراط مستقیم کے سرے پر ڈیرا جما کر بیٹھوں گا اور بنی آدم کو جو تیری راہ اختیار کرنا چاہیں گے۔ دائیں سے بائیں سے، آگے سے اور پیچھے سے آکر ورغلاؤں گا اور جس طرح ہو گا ان پر سیدھی راہ گم کر کے ہی چھوڑوں گا جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تو بہت ہی کم لوگوں کو شکر گزار اور ثابت قدم پائے گا۔

ارشاد ہوا! جاؤ رہو اور جنت سے نکل جو تیری پیروی کرے گا تیرا اشارا کرنے گا اور تیرے نقش قدم پر چلے گا۔ ان سب کو تیرے سمیت آتش دوزخ کے حوالے کیا جائے گا۔ اور فرمایا کہ اے آدم! تم میاں بیوی جنت میں رہو اور باغ میں سے جو پھل کھانا چاہو کھاؤ۔ یہ ایک درخت ہے اس کا پھل کھانا تو ایک طرف رہا تم اس کے قریب تک نہ جانا ورنہ تمہیں نقصان پہنچے گا۔ کچھ عرصہ گزرا تو شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ پیدا کرنا شروع کر دیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جو خلعت ان کو عطا ہوا ہے اور جو مقام عزت ان کو مل چکا ہے اس سے ان کو محروم کر دے۔ چنانچہ کہنے لگا کہ دیکھو! ہر شخص فانی ہے آج نہیں تو کل اسے موت کے گھاٹ اترنا ہے۔ باقی یا تو ذات خدا رہنے والی ہے یا وہ جو اس درخت کا پھل کھائیں گے۔ جس سے تمہیں منع کر دیا ہے اور منع کرنے سے مقصد بھی یہی تھا۔ کہ کہیں تمہیں بھی ہمیشگی کی زندگی حاصل نہ ہو جائے۔ یا تم بھی فرشتہ نہ ہو جاؤ چنانچہ ان کے سامنے قسمیں کھائیں اور ان کو یقین دلایا کہ دیکھو میں تو صرف تمہاری خیر خواہی کے خیال سے ایسا کہتا ہوں ورنہ میرا ذاتی فائدہ اس میں کیا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہ اس کے فریب آ گئے اور شجر ممنوع کا پھل توڑ کر کھانے لگے۔ ابھی اس کا چکھنا ہی تھا کہ لباس جنت ان سے چھن گیا اور وہ آن واحد میں ننگے نظر آنے لگے اور مارے شرم کے باغ جنت کے

Marfat.com

چوں سے اپنے آپ کو ڈھانپنے لگے۔ پس خدا کی جانب سے ایک آواز آئی کہ کیا تمہیں اس درخت کے قریب پھٹکنے سے منع نہیں کر دیا تھا اور نہیں کہہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اس کے فریب میں نہ آنا۔ پس آدم و حوا دونوں نے فوراً ہی پکار کر کہہ دیا کہ خدایا! واقعی ہم نے اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارا ہے اور اگر تو ہماری یہ غلطی معاف نہ کر دے اور پھر اپنے دامن رحمت میں نہ چھپا لے تو ہمارا کوئی ٹھکانا نہیں اور ہم سے بڑھ کر کوئی خائب و خاسر نہ ہوگا۔ حکم ہوا کہ اچھا اب تو جنت سے نکل جاؤ نافرمان جنت میں نہیں رہ سکتے۔ زمین میں رہ کر ڈیرا جماؤ تجھے اور تیری اولاد کے لئے ایک وقت تک دنیاوی امور اور دنیاوی اشیاء سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہوگی پس تم زمین میں ہی پیدا ہوا کرو گے وہیں زندگی بسر کیا کرو گے اور وہیں مرو گے۔ جب دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے تو تمہیں زمین ہی سے نکال کھڑا کیا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۲۶ - ۳۱ :- اے اولاد آدم ہم نے تمہارے لئے لباس اتارا جو تمہاری شرم کی چیزوں کو چھپائے اور باعث زینت بھی ہو اور پرہیزگاری کا لباس یہ بہتر ہے۔ (یاد رکھو) یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ اے اولاد آدم شیطان تمہیں بہکا نہ دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال باہر کیا ان سے ان کا لباس اتروا دیا تاکہ ان کی پردہ کی چیزیں ان کو دکھا دے۔ یہ شیطان اور اس کا لشکر تمہیں ہر وقت اس طرح دیکھ رہا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو بیشک شیطانوں کو ہم نے ان لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے اور یہ لوگ جب بے حیائی کا کوئی کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے اور خدا نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے۔ اے پیغمبر اسلام کہہ دیجئے کہ اللہ بے حیائی کے کاموں کے لئے حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اس کے متعلق وہ باتیں کہہ رہے ہو جن کا تمہیں علم ہی نہیں۔ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ ہر نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھو اور اس کو مخلصانہ نری فرمانبرداری کے خیال سے پکارو۔ اللہ نے جس طرح تمہیں پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح موت کے بعد دوبارہ لوٹو گے۔ اس نے ایک گروہ کو تو راہ ہدایت دکھائی اور ایک گروہ پر گمراہی کا ثبوت ہو چکا۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنایا اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں اے اولاد آدم! ہر نماز کے وقت اپنے آپ

Marfat.com

کو آراستہ کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے آگے نہ بڑھو۔ بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں تخلیق انسان اور آدم علیہ السلام و ابلیس کا ایک بصیرت افروز قصہ بیان ہوا ہے۔ اس رکوع میں ان شاندار نتائج کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو اس قصہ سے ماخوذ ہوتے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان جس طرح آدم علیہ السلام کو ہم نے ایک شاندار خلعت جنت میں پہننے کو کہا تھا۔ اسی طرح تمہیں بھی حکم دیا جاتا ہے کہ ایسا لباس زیب تن کیا کرو جس میں شرم و حیا پایا جائے اور تمہاری زینت کا بھی باعث ہو۔ مگر یاد رکھو دلوں پر لباس تقویٰ کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ لباس تقویٰ یہ ہے کہ تمہارا دل کبھی خدا کی نافرمانی کی جرأت نہ کرے اور تم جو کچھ کھاؤ پیو اور پہنو محض اسی کی خوشنودی اور اسی کے احکام کی تعمیل میں کھاؤ پیو اور پہنو اور عبرت حاصل کرنے کے لئے بابا آدم کا افسوسناک واقعہ ہمیشہ یاد رکھو۔ اے بنی آدم! اس بات کو کبھی نہ بھولو کہ شیطان آزمائشوں میں ڈالنے اور تمہارا لباس تقویٰ چھیننے کے لئے قسم کھا چکا ہے اور اس کی ذریت ہاتھ دھو کر تمہارے پیچھے پڑ چکے ہیں۔ وہ تمہارے ساتھ وہی کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے آدم علیہ السلام اور حوا کے ساتھ کیا تھا اور ہمارے ہاں یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ جو شیطان کی بات پر کان دھرے گا اس کا کمانے گا اس کے نقش قدم پر چلے گا وہ شیطان کا دوست شمار کیا جائے گا اور اس کا حشر بھی شیطان ہی کے ساتھ ہوگا۔ دیکھو شیطان' خصلت انسانوں اور ان کے مریدوں کا یہ طریقہ ہوگا کہ جب وہ کوئی برا' مذموم اور بے حیائی کا کام کیا کریں گے اور انہیں منع کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کو یہی کرتے دیکھتے آئے ہیں اور خدا نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ نعوذ باللہ۔

اے بندگان خدا! یاد رکھو خدا کبھی ایسے کام کا حکم نہیں دیتا جس میں بے حیائی اور برائی پائی جاتی ہو۔ یہ لوگ خدا کے متعلق ایسی بات کہتے ہیں جس کا انہیں مطلق علم نہیں۔ اے پیغمبر اسلام! اپنی امت سے کہہ دیجئے کہ حق و انصاف کو اپنا وطیرہ بناؤ اور عبادت کے اوقات میں نہایت مطیعانہ اللہ کی جناب میں کھڑے ہو جایا کرو اور اس کا نام پکارا کرو۔ اور اسی سے اپنی حاجات طلب کرو۔ یاد رکھو جس طرح اس نے تمہیں "نیستی" سے پیدا کیا اسی طرح جب تمہارا نام و نشان تک مٹ چکا ہوگا تو وہ پھر تمہیں دوبارہ پیدا

Marfat.com

کرکے نیک کو جزا اور بد کو سزا دے گا اور اس بات کو یاد رکھو کہ انسان کا ایک گروہ تو سیدھی راہ اختیار کرے گا مگر ایک ایسا گروہ بھی ہوگا جو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے کفر و ضلالت کی گمراہیوں میں پھنس جائے گا اور وہ وہی ہوں گے جو خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا کارساز، رہنما اور دوست بنائیں گے۔ اور اس زعم باطل میں مگن ہوں گے کہ بس وہ ہی سیدھی راہ پر ہیں۔ اے اولاد آدم! کسی بات میں حسد سے نہ گزرو۔ جائز حد تک کھاؤ پیو اور پہنو مگر خدا کو کبھی نہ بھولو اور عبادت کے اوقات میں دلوں کو سنوارو اور لباس پہنو اور قصہ آدم کو ہمیشہ یاد رکھو کہ کہیں تم بھی معتوب الٰہی نہ گردانے جاؤ۔

ترجمہ آیات ۳۲-۳۹:- کہہ دیجئے کہ اللہ نے زینت کا جو ساز و سامان اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے اس کو اور کھانے کی صاف ستھری چیزوں کو کس نے حرام ٹھہرایا ہے۔ فرما دیجئے یہ چیزیں دنیا میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن خاص طور پر انہی کے لئے ہوں گی۔ اس طرح ہم اپنی آیتوں کو ان لوگوں کے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں جو جاننے چاہتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے تو بیحیائی کی باتیں خواہ کھلی ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کے کام اور ناحق زیادتی اور یہ بات کہ تم اللہ کے ساتھ اس کو شریک کرو جس کے حق میں اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ باتیں کہو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں۔ حرام قرار دیا ہے اور ہر گروہ کے لئے ایک وقت مقرر ہے پس جب ان کا وہ مقررہ وقت آجائے گا تو وہ اس سے ایک گھڑی پیچھے رہیں گے نہ آگے بڑھیں گے اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں جو تمہیں میری آیتیں پڑھ کر سنائیں تو جو تقویٰ اختیار کرے گا اور نیکوکار بن جائے گا پس ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرکشی کی وہ لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کے احکام کو جھٹلائے۔ ان لوگوں کے نصیب میں جو لکھا ہے وہ انہیں مل جائے گا حتیٰ کہ جب ہمارے فرستادے ان کی جان قبض کرنے کے لئے ان کے پاس آئیں گے تو کہیں گے کہ کہاں ہیں وہ جنہیں اللہ کو چھوڑ کر تم پکارا کرتے تھے کہیں گے کہ وہ تو ہم سے کہیں غائب ہو گئے ہیں۔ اور اپنے آپ ہی کے خلاف شہادت دیں گے کہ وہ فی الحقیقت کافر تھے۔ حکم ہوگا جو گروہ جنوں اور انسانوں

Marfat.com

میں سے تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ جس وقت بھی کوئی گروہ دوزخ میں جائے گا دوسرے گروہ پر لعنت کرے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ سب کے سب اس میں جمع ہو جائیں گے تو پچھلی امتیں پہلی امتوں کے متعلق کہیں گی۔ اے ہمارے رب ان لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔ اس لئے ان کو آتش دوزخ کا دگنا عذاب دے۔ حکم ہوگا ہر ایک کے لئے دگنا ہے مگر تم جانتے نہیں۔ اور یہی امتیں پچھلی امتوں سے کہیں گی کہ تم کو بھی تو ہم پر کوئی فضیلت نہیں ہے سو تم بھی جو کچھ کرتے رہے ہو اس کے بدلے میں عذاب چکھو۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں ارشاد ہوا تھا کہ انسان کو چاہئے کہ ظاہر و باطن کی صفائی رکھے اور شیطان کے پیچھے نہ لگے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ لوگوں کا یہ خیال غلط ہے کہ زینت اور خوبصورتی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے بنائی ہے اس کا استعمال کرنا اور عمدہ عمدہ کھانے کی چیزیں کھانا حرام ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ دنیا میں سب انسان ان چیزوں میں شریک ہیں جس کو جو کچھ اور جس قدر میسر آئے وہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ مگر آخرت کی زندگی میں یہ چیزیں صرف ان لوگوں کو عطا ہوں گی جو دنیا کی زندگی کے دوران میں اللہ پر ایمان لائے ہوں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر اسی ایک بات پر انسان غور کرے تو اسے معلوم ہو کہ ہم نے کس قدر تفصیل سے اس بات کو بیان کر دیا ہے۔ فرماتا ہے کہ وہ زینت و خوبصورتی جس میں اتقاء پرہیزگاری اور خوف خدا ہو حرام نہیں۔ حرام اگر ہے تو وہ زینت و خوبصورتی ہے جس میں بیحیائی پائی جائے۔ خواہ وہ بے حیائی ظاہر ہو یا پوشیدہ پھر گناہگاری کے کام دوسروں پر زیادتی اور اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا حرام قرار دیا گیا ہے۔ اے انسان اس بات کو یاد رکھ کہ تجھے صرف ایک مقررہ زمانے تک یہاں رہنا ہے۔ اس کے بعد جب تیرا زمانہ ختم ہو گیا تو ایک لحظہ کے لئے بھی دنیا میں نہ ٹھہر سکے گا۔ اے اولاد آدم! جب تمہارے پاس ہمارے فرستادے آئیں اور ہمارے احکام تمہیں سنائیں تو تم میں سے جو ہم سے ڈرے گا اور اپنی اصلاح کرے گا تو اس کو کسی طرح کا خوف و غم نہیں مگر جو لوگ اپنی ضد پر اڑے رہے اور ہمارے احکام کی پروانہ کی نہ اصلاح حال کی ان کا نتیجہ وہی ہوگا جو دوسرے منکرین حق کا ہوا یعنی آنے والی زندگی میں انہیں آتش دوزخ کے حوالے کیا جائے گا جس میں پڑے سڑتے رہیں گے۔

Marfat.com

فرماتا ہے کہ اے انسان جس بات کا تجھے کتاب الٰہی نے صحیح صحیح علم نہ دیا ہو اسے جھوٹ موٹ اللہ کے سر نہ تھوپ اور نہ خدا کے ان احکام کی خلاف ورزی کر جو تیرے پاس پہنچ چکے ہیں ورنہ تیری قسمت میں جو سزائیں مقرر ہیں وہ سب تم کو پہنچیں گی اور ذرہ بھر رعایت نہیں ہوگی فرماتا ہے کہ دنیا میں خواہ تم کچھ خیال کرتے رہو مگر آخرت میں جب ہر شخص کو خدا کے روبرو ہو کر حساب دینا ہوگا تو پھر کوئی حمایتی یاد نہ آئے گا۔ اور انسان کو مجبوراً یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ واقعی اس نے منکرانہ زندگی گزاری ہے۔ اس واسطے اس قسم کے تمام گروہ ہائے انسان کو حکم دیا جائے گا کہ جاؤ سب آگ میں داخل ہو جاؤ پھر تم ایک دوسرے کے سر الزام دو گے اور کہو گے ہماری تو کوئی غلطی نہیں۔ ہم نے فلاں فلاں کو ایسا کرتے دیکھا اور سمجھا کہ یہ ہم سے پہلے تھے انہیں کا طریقہ صحیح ہوگا۔ لہٰذا ان کے پیچھے لگ گئے یا فلاں فلاں نے ہم کو ایسا سنایا اور سمجھایا۔ ہم نے خیال کیا کہ یہ اہل علم ہیں۔ خدا لگتی کہتے ہیں ہم نے مان لیا مگر آہ! آج ہمیں یہ روز دیکھنا پڑا ہے کہ آگ میں دھکیلے جا رہے ہیں خدایا ہم کو چھوڑ دے اور ان کو پکڑ لے اور ہمارا عذاب بھی انہیں کو دے۔ ارشاد ہوگا نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ گمراہ کرنے اور گمراہی قبول کرنے والے سب ایک دوسرے کے بھائی بند ہیں۔ خواہ وہ عالم ہوں یا جاہل۔ جوان ہوں یا بوڑھے۔ تم سب برابر ہو کوئی کسی سے کم نہیں لہٰذا سب کو برابر عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا۔

ترجمہ آیات ۴۰ - ۴۷:- بالیقین یاد رکھو کہ جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے سرکشی کی ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے تا آنکہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے ہو کر نہ گزر جائے اور اسی طرح ہم مجرموں کو سزا دیتے ہیں۔ ان کے لئے آگ ہی کا بچھونا ہوگا اور اوپر سے آگ کا اوڑھنا۔ اور ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ہم کسی شخص کو بھی اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے یہی لوگ جنتی ہیں یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کے سینوں میں از قسم کینہ جو کچھ تھا اسے ہم نکال دیں گے اور ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ پکار اٹھیں گے۔ اس خدا ہی کے لئے تعریف و ستائش ہے جس نے ہمیں یہ راہ دکھائی ہم تو کبھی بھی یہ راہ نہ پا سکتے اگر اللہ ہم کو راہ نہ دکھاتا۔ ہمارے رب کے رسول واقعی حق و

Marfat.com

صداقت کے ساتھ آئے تھے اور ان سے پکار کر کہہ دیا جائے گا اے لوگو! یہ جنت ہے تمہارے اعمال کی وجہ سے تمہیں اس کا وارث ٹھہرایا گیا ہے اور جنت والے دوزخ والوں کو پکاریں گے کہ جو کچھ ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اسے سچا پایا؟ وہ کہیں گے کہ ہاں! پھر ایک آواز دینے والا ان میں آواز دے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت۔ جو لوگ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں کجی پیدا کرنے کے خواہش مند تھے اور آخرت کے بھی منکر تھے۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان ایک آڑ ہے یعنی اعراف اور اس اعراف پر بھی کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو ان کے نشانوں سے پہچان لیں گے اور اہل جنت کو پکاریں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ ابھی یہ جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اور دلوں میں اس کے خواہشمند ہوں گے اور جب ان کی نگاہیں دوزخ کی طرف جا پڑیں گی تو وہ کہہ اٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کر۔

شرح:- گزشتہ رکوع کا سلسلہ مضمون جاری رکھتے ہوئے اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ جو لوگ ہمارے احکام ماننے سے انکار کریں اور متکبرانہ زندگی گزاریں ممکن نہیں کہ ان کے لئے ہم اپنی رحمت کے دروازے کھولیں۔ انہیں کبھی جنت میں داخل نہ کیا جائے گا۔ ایسے لوگوں کے نیچے اور اوپر آگ ہی آگ ہوگی اور اسی طرح کے عذابوں سے ان کو ان کی زیادتیوں کی سزا دی جائے گی۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہوں گے اور عمل بھی نیک کرتے رہے ہوں گے وہ صرف انہیں امور کے لئے جوابدہ ہوں گے۔ جو ان کی طاقت کے برابر ہوں۔ اور انہی لوگوں کو جنتی قرار دیا جائے گا۔ یہ لوگ ہر قسم کی نجاست ظاہری و باطنی سے پاک و صاف ہوں گے اور اگر دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ کچھ کدورت رکھتے بھی ہوں گے تو وہ بھی اب ان کے دلوں سے نکال دی جائے گی اور ترانہ شکر گا گا کر کہیں گے کہ بار خدایا! تو ہی لائق تحمید و توصیف ہے جس نے ہمیں سیدھی راہ دکھائی۔ واقعی تیرے رسول حق و صداقت لے کر آئے تھے۔ ادھر فرشتہ غیب منادی کرے گا کہ سنو! تم نے دنیا میں جو نیک کام کئے تھے اس کے عوض میں تم جنت کے وارث بنائے گئے ہو۔ اہل جنت اہل دوزخ کو پکار کر کہیں گے دیکھ لو دنیا میں تم ہماری ہنسی اڑایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مرنے کے بعد کون دوبارہ اٹھے گا۔ اور کہے جزا و سزا ملے گی مگر آج تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ہم سے جو وعدے کئے تھے وہ

Marfat.com

سب سچے نکل آئے ہیں۔ اب ذرا تم بھی بتاؤ کہ اللہ نے نافرمانی پر جو سزائیں دینے کی وعید فرمائی تھی کیا وہ بھی ثابت ہوئی ہے یا نہیں۔ وہ اعتراف کریں گے کہ ہاں ہر ایک بات حق ثابت ہوئی ہے۔ پھر فرشتہ غیب منادی کرے گا کہ کفر و شرک کرنے والے ظالموں پر خدا کی لعنت ہو۔ کیونکہ وہ خلق خدا کو خدا کے راستے سے روکتے' اور دین الٰہی میں کجی تلاش کرتے تھے اور روز آخرت سے سراسر منکر تھے۔

ترجمہ آیات ۴۸-۵۳:- اور اہل اعراف ان لوگوں کو جن کو وہ ان کے نشانوں سے پہچانتے ہیں پکاریں گے اور کہیں گے کہ تمہارے جتھے اور تمہارا تکبر کرنا تمہارے کچھ کام نہ آیا۔ کیا یہی لوگ تھے جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان پر اللہ رحمت نہیں کرے گا۔ ارشاد ہوگا جنت میں چلے جاؤ تمہارے لئے نہ ڈر ہے اور نہ غم کھاؤ گے اور دوزخ والے اہل جنت کو پکاریں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی انڈیل دو یا جو کچھ اللہ نے تمہیں کھانے کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی دو۔ وہ کہیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں منکرین حق پر حرام قرار دی ہیں۔ ان لوگوں پر جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا پھر آج ہم ان کو بھلا دیں گے جس طرح کہ وہ اپنے اس دن کی ملاقات کو بھولے ہوئے تھے اور جس طرح انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا تھا اور ہم نے ان کو ایک کتاب پہنچا دی ہے جس کی ہم نے علم و دانش سے تفصیل کر دی ہے اور ایمان والوں کے لئے یہ ہدایت اور رحمت کا سامان ہے۔ کیا یہ لوگ اس کی صداقت کو دیکھنے کے منتظر ہیں جس روز اس کی صداقت ظاہر ہوگی تو جن لوگوں نے اس کو پہلے بھلا رکھا تھا کہہ اٹھیں گے کہ بیشک ہمارے رب کے رسول حق و صداقت لے کر آئے تھے تو کیا اب ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والا ہے کہ وہ ہماری سفارش کر دے یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے کہ جو کچھ ہم عمل کرتے رہے ہیں اس کے خلاف عمل کریں یقیناً" ان لوگوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈال لیا اور اب انہیں وہ سب افترا پردازیاں بھول گئی ہیں جو یہ کیا کرتے تھے۔

شرح:- وہ خدا کے بندے جو عذاب و ثواب کا منظر ایک درمیانی سطح سے مشاہدہ کر رہے ہوں گے اہل دوزخ میں سے لوگوں کو پہچانتے ہوں گے ان سے دریافت کریں گے کہ بتاؤ اب تمہاری تعمیشیں کیا ہوئیں اور تمہارا وہ تکبر کیا ہوا۔ تم تو ان اہل جنت کو دنیا

Marfat.com

میں دیکھ دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ اللہ کی رحمت ان لوگوں پر کبھی نہیں ہو سکتی۔ اہل اعراف کو ارشاد ہوگا کہ تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ جہاں تمہارے لئے کوئی خوف و ہراس نہیں۔ دوزخی جنتیوں سے کہیں گے کہ ہمیں تھوڑا سا پانی پلا دو یا جو کچھ اللہ نے تمہیں جنت میں دیا ہے اس سے ہمیں بھی کچھ دو۔ اہل جنت کہیں گے کہ جنت کا کھانا تمہارے لئے حرام ہے کیونکہ تم نے خدا کے دین کو مخول سمجھ رکھا تھا اور دنیاوی زندگی کے فریب میں آگئے تھے۔ دیکھو جس طرح تم نے خدا کی ملاقات کے دن کو بھلا رکھا تھا اسی طرح آج تمہیں خدا نے بھلا دیا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! ہم نے تمہیں ایک ایسی کتاب دی ہے جو علم' ہدایت اور رحمت سے بھرپور ہے۔ اب تم نہ تاویلات تلاش کرو نہ عذاب خداوندی کو بلاؤ ورنہ سفارشیوں کو تلاش کرو گے اور کوئی نہیں ملے گا۔ یا دنیا میں واپس آکر صحیح طریق عمل کو اختیار کرنے کے خواہاں ہوں گے۔ مگر سب ریضائدہ خائب و خاسر ہوں گے اور جو من گھڑت باتیں تراشتے رہے ہو' وہ سب بھول جائیں گے۔

ترجمہ آیات ۵۴-۵۸ - لوگو بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہی رات کو دن کا پردہ پوش بناتا ہے رات ہے کہ اس کے پیچھے پیچھے لپکی چلی آتی ہے اور اس نے سورج' چاند اور ستاروں کو اپنے حکم کا تابع فرمان بنا دیا۔ سن رکھو کہ تخلیق اور فرمانروائی کا حق صرف اسی کو سزاوار ہے۔ اللہ بڑی ہی بابرکت ذات ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ لوگو! خدا کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو۔ اللہ حد سے گزرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔ اور زمین پر انتظام ملک درست ہو جانے کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور امید سے اس کی عبادت کرو بلاشبہ اللہ کی رحمت نیکو کاروں سے بہت قریب ہے اور وہی ہے جو باران رحمت کے آگے آگے خوشخبری کے لئے ہوائیں بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب بھاری بھاری بادلوں کو یہ ہوائیں اٹھا لیتی ہیں تو کسی مردہ بستی کی طرف ہم اسے ہانک دیتے ہیں پھر اس سے پانی برساتے ہیں پھر پانی سے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں اسی طرح ہم مردوں کو نکالیں گے تاکہ تم اس سے نصیحت حاصل کرو۔ اور جو زمین اچھی ہے اس کا سبزہ خدا کے حکم سے خوب نکلتا ہے اور جو زمین ناقص ہے اس سے کچھ نکلتا بھی ہے تو نکمی ہی چیز۔ اسی طرح ہم ان لوگوں

Marfat.com

کے لئے جو شکر گزار ہیں اپنی آیتیں اس طرح طرح سے بیان کرتے ہیں۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تمہارا رب خالق اور معبود وہی ذات ہے جس نے زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا جو دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن کو لاتا ہے۔ سورج، چاند اور ستاروں کو اپنے حکم سے مطیع کئے ہوئے ہے۔ لوگو! اس نے کائنات کو پیدا کیا اور وہی اس پر حکمرانی کر سکتا ہے۔ تم اپنے رب کو ہمیشہ یاد کرتے رہو اور اپنی فروگذاشتوں پر گڑگڑا کر اور خفیہ خفیہ اظہار ندامت کرتے رہو اور کبھی اس کے احکام سے سرکشی نہ کرو۔ وہ سرکشوں کو پسند نہیں کرتا۔ خدا کی عبادت کرو کہ آنے والی زندگی میں آتش دوزخ سے بچ سکو اور جنت کی خوشگوار زندگی حاصل ہو۔ دیکھو یہ کتنی بڑی بات ہے کہ ہم ہوائیں پیدا کرتے ہیں جو تمہارے لئے باران رحمت کی خوشخبری لاتی ہیں اور جب وہ پانی سے بھرے بادلوں کے ساتھ بھاری ہو جاتی ہیں تو ہم اسے ایک ایسے خطہ زمین اور شہر کی طرف بھیج دیتے ہیں جہاں کے رہنے والوں کو خشک سالی نے آدبایا ہو اور بارش سے مایوس ہو چکے ہوں۔ ایسی حالت میں ہم ان بادلوں کے ذریعہ سے اپنی رحمت یعنی بارش ان پر برسا دیتے ہیں۔ پھر وہاں پر ہر قسم کی پیداوار، پھل پھول اور میوے اس مردہ زمین سے نکال دیتے ہیں تاکہ وہاں کے باشندے خوشحال زندگی بسر کریں اور خدا کا شکر بجا لائیں۔ اگر تم غور سے دیکھو تو اس میں تمہارے لئے بڑی نصیحت و موعظت ہے۔

لوگو! اس طرح جب تم مرنے کے بعد مٹی میں مل کر مٹی ہو جاؤ گے اور تمہارا نشان تک بھی نہ ہوگا تو تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ کیا ہی اچھا ہو جو تم اس بات کو سمجھو اور خدا کی فرمانبرداری کرنے لگو۔

دیکھو جو زمین جو ہردار ہوتی ہے اگر اس پر بارش ہو تو عمدہ عمدہ روئیدگیاں پیدا ہوتی ہیں اور وہ ہر قسم کے پھل پھول اور پودے اگاتی ہے۔ مگر نکمی اور خراب زمین سے سوائے کانٹا ہی نکلتا ہے اور بس یہی حال انسانی طبائع کا ہے کہ وہ جو نیک طبیعت رکھتے ہیں ان پر تذکیر و موعظت کا اثر ہوتا ہے اور وہ جو تمام جوہر کھو بیٹھتے ہیں ان پر کسی بات یا نصیحت کا اثر نہیں ہوتا اور ہم بار بار اس طرح احکام بیان کرتے ہیں کہ لوگ سمجھیں مگر صرف وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جن میں شکر گزاری کی عادت ہے۔

ترجمہ آیات ۵۹-۶۴:- بلاشبہ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ سو اس

Marfat.com

نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بیشک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ اس کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم تو تمہیں یقیناً کھلی گمراہی میں دیکھ رہے ہیں۔ نوح نے کہا۔ اے میری قوم! مجھ میں تو کوئی گمراہی کی بات نہیں بلکہ میں تو تمام جہان کے پروردگار کی طرف سے رسول ہوں۔ تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور تمہارا بھلا چاہتا ہوں اور اللہ کی طرف سے مجھے ان باتوں کا علم ہے جن کو تم نہیں جانتے کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کوئی نصیحت کی بات تمہیں میں سے ایک آدمی کے ذریعہ سے آئی ہے تاکہ تمہیں ڈرائے تاکہ تم متقی بن جاؤ اور اس لئے بھی کہ تم پر رحمت ہو پھر انہوں نے اس کے بعد بھی نوح کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اور ان لوگوں کو جو کشتی میں ان کے ساتھ تھے نجات دی اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہم نے غرق کر دیا یقیناً" وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے۔

شرح:۔ شروع سورت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخاطب فرمایا ہے کہ قرآن ذکر و نصیحت کا باعث ہے۔ اس کے بعد لوگوں کو تلقین کی ہے کہ بہرحال خدا کی اطاعت کریں۔ پھر عذاب کا ذکر کیا اور وزن اعمال کی بحث ہے۔ اس کے بعد قصہ آدم علیہ السلام اور شیطان کا تذکرہ ہے اور بنی آدم کو ضروری ہدایت دی ہیں۔ اس رکوع سے لے کر آخر تک ان تعلیمات خداوندی کا ذکر ہے جو مختلف انبیائے کرام اپنے اپنے زمانے میں دیتے چلے آئے ہیں۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کی تعلیم کا لب لباب یہی ہے کہ نیک عمل کی سچی روح پیدا کی جائے اور انسان کو فرض شناس، حق گو اور بے ضرر ہستی بنایا جائے وہ اپنے ہم جنس کی عزت، خیر خواہی اور آرام و سہولت کے لئے ایسا ہی کوشاں رہے جیسا کہ خود اپنے لئے ہے اور ساتھ ہی اس بات کا بھی یقین رکھے کہ دنیاوی زندگی ایک عارضی امتحان گاہ ہے جسے آن واحد میں چھوڑنے کا حکم آ سکتا ہے اور پھر آگے چل کر نیک و بد اعمال کے نتائج بھگتنے ہیں جن سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ مثلاً" حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ان الفاظ میں احکام خداوندی پہنچائے اے لوگو! تم صرف اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا کسی کو عبادت کا حق نہیں پہنچتا اور اگر تم اس کی عبادت میں اور ہستیوں کا حق بھی سمجھو گے تو مجھے اس دن کا خیال کر کے بڑا ہی ڈر لگتا ہے جب تمہیں

Marfat.com

اس نافرمانی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ مگر انسان ہمیشہ سے کچھ ایسا مطلق العنان چلا آیا ہے کہ آج کل کے مغربیت زدہ اور آزاد مسلمانوں کی طرح سب نے جواب دیا کہ آپ تو ایک غلط چیز کی رٹ لگا رہے ہیں اور الٹے راستے پر چلے جا رہے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کہنے لگے بھلے لوگو! میں تو اللہ کا فرستادہ ہوں میں کیسے الٹی راہ چل سکتا ہوں۔ میرا وظیفہ تو صرف اس قدر ہے کہ احکام خداوندی تم تک پہنچا دو۔ تمہیں نصیحت کردوں اور جن باتوں کا تمہیں علم نہیں وہ تمہیں بتا دوں مگر تم اس بات کو تعجب سے دیکھتے ہو کہ مجھ جیسا انسان خدا کا رسول ہو جائے۔

ترجمہ آیات ۶۵-۷۲:- اور اسی طرح عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں سو کیا تم اس سے نہیں ڈرتے۔ اس کی قوم میں سے جن لوگوں نے انکار کیا ان کے سرداروں نے کہا ہم تو یقیناً تمہیں حماقت میں دیکھتے ہیں اور تم کو یقیناً جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ہود نے کہا کہ اے میری قوم! مجھ میں ذرا بھی حماقت نہیں بلکہ میں تو تمام کائنات کے پروردگار کی طرف سے رسول ہوں۔ میں تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک آدمی کی معرفت تمہارے رب کی طرف سے نصیحت کی بات آئی ہے؟ تاکہ تمہیں نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرائے اور یاد کرو کہ جب نوح کی قوم کے بعد اس نے تمہیں جانشین مقرر کیا اور قد و قامت اور طاقت میں اوروں سے بڑھا دیا تو تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ فلاح پاؤ۔ وہ کہنے لگے کیا تم اس واسطے ہمارے پاس آئے ہو کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں ان کو چھوڑ دیں؟ سو اگر تم سچے ہو تو جس عذاب کا ڈراوا دکھاتے ہو وہ ہمارے پاس لے آؤ۔ ہود نے کہا تمہارے رب کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب واقع ہو گیا۔ کیا تم میرے ساتھ ان ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے خود گھڑ لئے ہیں حالانکہ اللہ نے ان کے حل میں کوئی سند نازل نہیں کی سو تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظرین میں سے ہوں۔ پھر ہم نے اس کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان

Marfat.com

لانے والے نہ تھے۔

شرح:۔ پھر اس کے بعد دنیا کی ایک عظیم الشان قوم عاد کی طرف ان کے اپنے ہی بھائی حضرت ہود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ انہوں نے بھی وہی تعلیمات و ہدایتیں اور کہا کہ اے لوگو! اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی ہے ہی نہیں جس کی عبادت کی جائے۔ پس نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرو۔ اور میری بات مان لو۔ قوم کے سردار جو آج کل کے بڑے سیاستدانوں اور وڈیروں کے بھائی بند تھے وہ کہنے لگے کہ ہم اور ہماری قوم تجھے بیوقوف اور جھوٹا خیال کرتی ہے ہم تیری بات نہیں مانیں گے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اللہ کا فرستادہ ہوں مجھ سے بیوقوفی کا کیا تعلق۔ میں تو تمہیں اللہ کے احکام پہنچاتا اور نصیحت کرتا ہوں مگر تم ہو کہ اس بات پر تعجب کئے بیٹھے ہو کہ ہم میں سے ایک نے نبوت کا دعویٰ کر لیا ہے یہ کیسے ممکن ہے سنو! قوم نوح کے بعد اللہ نے تمہیں دنیا بھر کے انسانوں پر فوقیت دی ہے اور اپنا نائب تمہیں مقرر کیا ہے۔ پس شکر بجا لاؤ اور خدا ہی کو یاد کرو کہ تمہاری اخروی زندگیاں بھی شاندار ہو جائیں۔ انہوں نے نہ مانا پر نہ مانا اور صاف کہہ دیا کہ جو کچھ ہمارے بڑے کرتے چلے آئے ہیں وہ درست ہے۔ تو غلط ہے تو ہم تو اسی کے پابند رہیں گے۔ بتوں سے استمداد اور انہیں پکارنے کو ہم نہیں چھوڑ سکتے۔ اگر اس بات پر ہمیں عذاب ہو سکتا ہے تو جاؤ عذاب لے آؤ۔

حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا بتوں کو تم نے خود تراش لیا ہے اور یہ محض نام ہیں نام ہمیں نہ نقصان دے سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ان کے معبود ہونے کے متعلق اللہ نے کوئی سند ہی نازل کی ہے۔ پس تم اس ضد کو چھوڑ دو اور اگر نہیں چھوڑتے تو آؤ عذاب الٰہی کا انتظار کریں۔ چنانچہ وہ نافرمان لوگ عذاب کی لپیٹ میں آ کر تباہ ہوئے اور حضرت ہود علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بچا لیا۔

ترجمہ آیات ۷۳-۸۴:۔ اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے رب کی جانب سے تمہارے پاس روشن دلیل آ چکی ہے۔ یہ خدا کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشان ہے اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے۔ اور برائی کی نیت سے اسے ہاتھ تک نہ لگاؤ کہ تم کو کہیں دردناک عذاب نہ آئے۔ اور اس وقت کو یاد کرو

Marfat.com

جب عاد کے بعد تمہیں زمین میں جانشین مقرر کیا اور زمین میں تمہیں جگہ دی کہ اس کے میدانوں میں تم محلات تعمیر کرتے اور پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور زمین پر فتنہ وفساد نہ کرتے پھرو۔ اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے ان غریب لوگوں سے جو ایمان لے آئے تھے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ صالح واقعی اپنے رب کی جانب سے بھیجے ہوئے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ بیشک جو احکام دے کر ان کو بھیجا گیا ہے ہمارا ان پر ایمان ہے۔ متکبروں نے کہا کہ جس بات پر تم ایمان لائے ہو ہم تو اس کا انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اسی اونٹنی کو زخمی کر دیا اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے۔ اے صالح اگر تم واقعی رسول ہو تو جس عذاب کا ڈراوا دکھاتے ہو اسے لے آؤ۔ پس زلزلے نے انہیں اچانک آلیا سو وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔

اس وقت حضرت صالح (علیہ السلام) نے ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم! میں نے اپنے رب کا پیغام تم کو پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور ہم نے لوط کو بھی بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم ایسا بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان بھر میں کسی نے نہیں کیا یعنی تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لئے مردوں کی طرف جھکتے ہو۔ حالانکہ تم حد فطرت سے گزرنے والے ہو اور اس کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب ہی نہ تھا کہ کہنے لگے اپنے گاؤں سے ان کو نکال باہر کرو کیونکہ یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔ پس ہم نے اس کو اور اس کے اہل خانہ کو نجات دی سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ انہیں باقی ماندہ عذاب پانے والے لوگوں میں رہی اور ہم نے ان پر پتھروں کی بارش کی۔ سو دیکھو مجرموں کا کیا انجام ہوا۔

شرح:- پھر تاریخ تمہیں بتائے گی کہ ثمود نامی بھی ایک عظیم الشان قوم گزری ہے۔ ان کی ہدایت کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مبعوث کیا۔ انہوں نے بھی آکر بس خدا کے سامنے سربسجود ہونے اور صرف اس ایک کی عبادت کرنے کو کہا مگر انہوں نے نہ مانا۔ پھر ان سے کہا کہ دیکھو یہ اونٹنی جو میرے پاس ہے یہ اللہ کی ایک نشانی ہے اس کو ہرگز نہ مارنا اور زمین میں چلے پھرنے دینا ورنہ اللہ کا عذاب تم پر نازل ہوگا۔ انہوں نے اس ممانعت کی بھی کوئی پروا نہ کی۔ حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو طرح طرح سے احسانات خداوندی یاد دلائے اور کہا دیکھو قوم عاد کے بعد دنیا میں

Marfat.com

تمہارا ثانی کسی قوم کو پیدا نہیں کیا۔ تمہیں انتہائی درجہ کی تندرستی اور زور و قوت عطا کی ہے۔ تم کو چاہئے کہ خدا کے احسانات کو یاد کرو اور زمین میں سرکشی و نافرمانی نہ پھیلاؤ مگر قوم کے سردار مخالفت پر تلے بیٹھے تھے وہ ایک بات بھی نہ مانتے تھے۔ انہوں نے قوم سے دریافت کیا کہ ان تعلیمات کے بارہ میں تمہارا کیا خیال ہے جو حضرت صالح علیہ السلام آج کل پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ سچ کہتے ہیں اور ہمیں ان باتوں پر کلی ایمان ہے مگر متکبروں نے انکار کر دیا اور حضرت صالح علیہ السلام کے لائے ہوئے احکام سے منہ موڑا اور کہا کہ ہم تو صالح علیہ السلام کو خدا کی طرف سے بھیجا ہوا نہیں تسلیم نہیں کرتے۔ صرف انکار پر ہی صبر نہیں کیا بلکہ انکار کرنے والوں کو ساتھ لیا اور خدا کی نشانی یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو زخمی کر دیا۔ پس ان پر عذاب خداوندی آیا اور ان کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا اور دنیا کو ان کے فتنہ و فساد سے پاک کر دیا۔ اس وقت حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اے قوم! میں نے تمہاری انتہائی خیر خواہی کی مگر تم اپنے خیر خواہوں کی قدر نہیں جانتے۔

اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا۔ اس زمانے میں فحاشی و بے حیائی کی حد ہو چکی تھی۔ بدکار قوم عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے عشق بازی کی عادی ہو گئی تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ہر چند ان کے اس فعل بد کے خلاف جدوجہد کی اور ان کو سمجھایا اور کہا کہ تم ایسے فعل کا ارتکاب کر رہے ہو جو دنیا میں کسی نے نہیں کیا اور وہ یہ کہ تم شہوت کے وقت بجائے عورتوں کے مردوں سے اپنی ضروریات پوری کرتے ہو۔ مگر ان لوگوں نے نہ یہ بات مانی تھی نہ مانی بلکہ الٹا حضرت لوط علیہ السلام کی پھبتیاں اڑاتے اور تمسخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میاں پاکباز! اگر ہماری حرکات ناشائستہ اور گندہ ہیں تو ہمارے شہر سے باہر نکل جاؤ۔ ہم تو اس فعل کو برا نہیں سمجھتے۔ نتیجہ وہی ہوا جو ہونا تھا۔ یعنی خدا نے ان پر پتھروں کی بارش کی اور ان کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیا۔ اور آج دنیا میں اس قوم کا کہیں نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔

کاش اس زمانے کے لوگ قوم لوط کے انجام کو دیکھتے اور خدا کے اس عذاب سے سبق لیتے جو اس قوم پر نازل ہوا۔ یہ اس کا دستور ہے کہ وہ جرم کی نوعیت کو دیکھتا ہے اور جرم کرنے والوں کو نہیں دیکھتا کہ کون ہے اور کون نہیں۔ پس اگر وہ جرم قابل سزا ہے تو

Marfat.com

ضرور سزا ملے گی خواہ مجرم کوئی ہو۔ مسلمان ہو یا غیر مسلم سید ہو یا آقا' عالم ہو یا جاہل' اسی وجہ سے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی بھی ان نافرمانوں کے ساتھ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئی۔

ترجمہ آیات ۸۵ - ۹۲:- اور مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل آچکی ہے۔ تم ماپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور ملک میں انتظامات درست ہو جانے کے بعد فساد نہ پھیلاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم میں ایمان ہو اور ہر راستے پر یوں نہ بیٹھو کہ لوگوں کو ڈراتے دھمکاتے رہو اور اللہ کے راستے سے ان کو روکتے رہو جو اللہ پر ایمان لائیں اور لوگوں اس راہ کے لئے کجی ڈھونڈھنے اور اس وقت کو یاد کرو جب تم تھوڑی سی تعداد میں تھے اس نے تمہیں زیادہ کیا اور اس بات کو بھی دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوا اور اگر ایک ایسا گروہ ہے جو ایمان نہیں رکھتا تو تم صبر کرو۔ حتیٰ کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہی بہترین حاکم ہے۔ ان کی قوم کے سرکش سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ مومن ہیں یقیناً اپنی بستی سے نکال باہر کریں گے یا آپ لوگ ہمارے مذہب میں پھر لوٹ آئیے۔ شعیب نے کہا کہ کیا اگر ہم پسند نہ کریں گے تو بھی؟ بیشک ہم اللہ پر جھوٹ بہتان باندھیں گے اگر ہم تمہارے دین میں پھر لوٹ آئیں اس کے بعد کہ اللہ نے ہم کو اس سے نجات دی اور یہ ہمارے لئے ہرگز زیبا نہیں کہ ہم اس میں پھر آداخل ہوں مگر یہ کہ ہمارا رب ہی ویسا چاہے از روئے علم ہمارا رب ہر چیز پر حاوی ہے۔ ہم نے اللہ پر توکل کیا۔ اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق و صداقت کے ساتھ فیصلہ فرمادے اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے اور اس کی قوم کے سرداروں میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا تھا کہا کہ اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تو یقیناً" خسارہ اٹھاؤ گے۔ پھر ان کو زلزلہ نے آپکڑا سو اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے جن لوگوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی وہ گویا کبھی ان گھروں میں بسے ہی نہ تھے۔ وہ لوگ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی خسارہ اٹھانے والے ہوئے۔ پھر شعیب ان سے منہ موڑ کر چل دیئے اور کہا اے میری قوم! میں نے اپنے رب کے بھیجے

Marfat.com

ہوئے احکام بلاشبہ تمہیں پہنچا دیئے اور تمہاری خیر خواہی کی سو میں نہ مانے والی قوم پر کیوں کر افسوس کروں۔

شرح:- پھر مدین کے رہنے والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو احکام دے کر بھیجا اس زمانے میں بھی یہی مرض موجود تھا جو آج کل عام پھیلا ہوا ہے۔ یعنی بیوپار اور روز مرہ کے معاملات میں جھوٹ، دھوکا، فریب، کم تولنا، کم ماپنا، ناقص اور خراب چیز کا دینا اور اس کے عوض پوری قیمت وصول کرنا۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے ان سے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلائل لایا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ماپ تول میں کمی نہ کرو اور اس طرح دنیا میں فساد پیدا نہ کرو کیونکہ یہ گناہ عظیم ہے۔ اس سے بچو اور لوگوں کو ان کی چیزیں پوری پوری دیا کرو۔ نیز احکام خداوندی کو بیان کرنے والوں اور ان پر عمل کرنے والوں کی امداد کرو اور ان کی بات مانو۔

تم سے پہلے جن لوگوں کو نافرمانی کی سزائیں مل چکی ہیں ان کی مثال پیش نظر رکھو اور ان سے عبرت کا سبق حاصل کرو اور اگر کسی وقت حق و باطل، صدق اور کذب کا مقابلہ آجائے تو تم حق پر ثابت قدم رہو اور اس کے عوض ہر قسم کے مصائب اور تکلیف کو برداشت کرو مگر حق و انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دو تا آنکہ بارگاہ خداوندی سے کوئی فیصلہ صادر نہ ہو جائے۔ ایک طرف تو حضرت شعیب علیہ السلام وعظ و نصیحت کر رہے تھے اور لوگوں کو تمام قسم کے اخلاقی عیوب سے نفرت دلا رہے تھے دوسری طرف سرکشوں اور گستاخوں کی شیطانی طاقتیں کام کر رہی تھیں۔ انہوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت کا جواب دیا تو یہ کہ اے شعیب! تم ان باتوں سے باز آؤ اور لوگوں میں افتراق نہ ڈالو ورنہ یاد رکھو کہ تم اور تمہارے ساتھی جلا وطن کر دیئے جاؤ گے اور سب سے بہتر تو یہ بات ہے کہ باپ دادا کے مذہب کو نہ چھوڑو۔ حضرت شعیب علیہ السلام فرمانے لگے بھلے لوگو! میں نے تمہارے باپ دادا کے مذہب کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے اور میرے متبعین کو ان خرافات سے بچایا اور اگر اب ہم پھر وہی مذہب اختیار کریں تو بھلا ہم سے بڑھ کر خدا کی تکذیب اور اس پر افترا باندھنے والا کون ہوگا۔ خدا ہمیں بچائے ہم تو حتی الوسع از خود ایسا کرنے والے نہیں پھر حضرت شعیب علیہ

Marfat.com

السلام نے اللہ پاک سے یوں درخواست کی "فرمایا مجھے ہر چیز کا علم ہے کون سی بات ہے جو تجھ سے پوشیدہ ہے اور میری تو یہ حالت ہے کہ میں نے ہر ایک معاملہ تیرے سپرد کر رکھا ہے سو اب میرے اور میری قوم کے درمیان فیصلہ کر دے کیونکہ تجھ سے اچھا کوئی منصف ہے ہی نہیں" مگر مخالفوں کی اب بھی آنکھیں نہ کھلیں۔ انہوں نے لگاتار مخالفت جاری رکھی اور لوگوں کو آپ کی پیروی کرنے سے منع کرتے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ ایک زلزلہ آیا اور ایسا سخت آیا کہ کسی کو دوڑ کر شہر سے نکل جانے اور جان بچانے کی مہلت نہ ملی۔ سب بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے اور یہ کیفیت ہو گئی کہ ڈھونڈو تو کہیں ان کا نشان تک نہ ملے۔ گویا وہ کبھی تھے ہی نہیں یہ تھے ان کی نافرمانی کے نتائج و عواقب جن سے بار بار قرآن کریم ہم مسلمانوں کو ڈراتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ ایسا کرو اور ایسا نہ کرو تاکہ تم بچ جاؤ مگر آہ! آج کس قدر مسلمان ہیں جو ان زہرہ گداز مثالوں سے عبرت حاصل کر رہے ہیں۔ مثالوں اور قصوں کے بیان کرنے اور تاریخی حالات سنانے سے صرف اسی قدر مقصود ہوتا ہے کہ انسان کو جو بات تلخ تجربوں کے بعد جا کر معلوم ہو سکتی ہو۔ وہ اسے قبل از وقت ہی بتا دی جائے۔ تجربے کے بعد اصلاح کرنے یا تجربہ سے فائدہ اٹھانے کی مہلت شاذ و نادر ہی کسی کو نصیب ہوتی ہے اور اسی طرح عمر تمام تر رائیگاں جاتی ہے۔ برعکس اس کے جن کو تجربہ شدہ چیز مل جائے اور وہ اسے تقلید ہوں کہ اس پر بلا تامل عمل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار ہو جائیں ان سے بڑھ کر کوئی سعادت مند نہیں اور ان کی عمر حقیقتاً کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

ترجمہ آیات ۹۳-۹۹:- اور ہم نے کس بستی میں نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہاں کے رہنے والوں کو سختی اور تنگی میں مبتلا نہ کیا ہوتا تاکہ وہ عاجزی کریں۔ پھر تکلیف کی جگہ راحت کو بدلا۔ یہاں تک کہ انہوں نے خوب ترقی کی اور کہنے لگے کہ ہمارے باپ دادوں کو بھی اسی طرح سختی اور راحت پیش آ چکی ہے پس ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا اور انہیں اس کی خبر تک نہ تھی اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور اللہ سے ڈرتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی تمام برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی پس ہم نے انہیں ان کے اعمال کی سزا میں پکڑ لیا۔ کیا بستیوں والے اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں کہ راتوں رات ان پر عذاب آ جائے اور وہ سو رہے ہوں۔ کیا بستیوں والے اس بات سے بےخوف

Marfat.com

ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن دہاڑے آموجود ہو اور وہ کھیل کود میں مشغول ہوں۔ کیا یہ لوگ اللہ کی تدبیر سے بیخوف ہو گئے ہیں سو اللہ کی تدبیر سے سوائے گھاٹا پانے والے لوگوں کے کوئی بھی بیخوف نہیں ہوتا۔

شرح:۔ قوم شعیب علیہ السلام کے سر پر جو تباہی آئی اس کا ہولناک منظر گزشتہ رکوع میں دکھایا جاچکا ہے۔ اس رکوع میں فطرت انسانی کا ایک ایسا خاکہ کھنچا ہے جو رہتی دنیا تک دیکھنے والوں کے لئے مشعل ہدایت بن سکتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ روز اول سے ہم نے یہ قاعدہ ٹھہرا رکھا ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام بھیجے جائیں تاکہ وہ انہیں دنیاوی زندگی خوشگوار طریق پر گزارنے اور آخرت میں مقامات قرب حاصل کرنے کے طور طریقے بتائیں مگر دیکھا گیا ہے کہ اکثریت نے ہمیشہ ان کی مخالفت کی ہے۔ پر جب ہم نے دیکھا کہ اب پانی سر سے گزر چکا ہے اور ان کمبخت لوگوں نے کوئی بات نہیں مانی تو پھر ہم نے ان کی آنکھیں کھولنے اور بعد میں آنے والوں کے لئے ایک درس عبرت مہیا کرے گی غرض سے ہمیشہ ایسی قوموں پر آسمانی عذاب نازل کئے اور انہیں طرح طرح کی تکلیف میں مبتلا کیا تاکہ وہ اپنے غلط مسلک کو چھوڑ دیں کیونکہ یہ چیز انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ جب اسے دکھ پہنچتا ہے تو پھر وہ اللہ اللہ پکارنے لگتا ہے مگر خوشحالی میں وہ فرعون سرکش بن کر رہ جاتا ہے۔

فرماتا ہے کہ اگر یہ لوگ مخالفت کی بجائے دل سے مومن ہو جاتے اور نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرنے لگتے تو زمین و آسمان میں جو چیز بھی یہ لوگ مانگتے ہم ان کو دیتے اور کبھی تنگ حال اور ذلیل و خوار نہ رکھتے لیکن انسان راہ ہدایت کے قبول کرنے سے ہمیشہ انکار ہی کرتا رہا۔

فرماتا ہے لوگو! ذرا سوچو تو کیا مجھے اس قدر طاقت نہیں کہ اگر کسی قوم کو چاہوں کہ وہ رات کو سوئے تو اسے ہمیشہ کی نیند سلا دوں یا دن کے وقت لہو و لعب میں مشغول ہو تو وہیں اسے مٹی کا ڈھیر بنا کر رکھ دوں۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اے مسلمانو! کیا لوگ خدا کی تدابیر اور اس کی طاقت و قوت قہرمانی سے بیخوف ہیں؟ یاد رکھو کہ خدا کی گرفت سے صرف وہی لوگ نہیں ڈرتے جو اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے خسارہ اٹھانے کے عادی ہو چکے ہیں۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۱۰۰-۱۰۸:- کیا ان لوگوں پر جو گزشتہ مالکان زمین کے بعد زمین کے وارث ہوئے یہ بات واضح نہیں ہوئی کہ اگر ہم چاہتے تو ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو عذاب میں پکڑ لیتے اور ہم ان کے دلوں پر مہر کر دیتے سو وہ نصیحت کی بات کو بھی نہیں سنتے۔ اے پیغمبر یہ چند بستیاں ہیں جن کے حالات ہم آپ کو سناتے ہیں اور یقیناً" ان لوگوں کے پاس ان کے پیغمبر معجزات لے کر آئے تھے پھر جس چیز کو یہ لوگ پہلے جھٹلا چکے تھے یہ نہ ہو سکا کہ اس کو مان لیں۔ اللہ اسی طرح نہ ماننے والوں کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے اور ان میں سے اکثر کو ہم نے قول و قرار کا پکا نہیں پایا اور اس میں سے اکثر کو ہم نے نافرمان ہی پایا۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا مگر انہوں نے ان نشانات کو جھٹلایا۔ سو دیکھئے کہ فساد برپا کرنے والوں کا کیا انجام ہوا اور موسیٰ نے کہا کہ اے فرعون! میں دنیا جہان کے پروردگار کی طرف سے رسول ہوں۔ میرے لئے یہی زیبا ہے کہ خدا کے متعلق جو بات بھی کہوں سچ کہوں میں بلاشبہ تمہارے رب کی طرف سے روشن دلائل لے کر تمہارے پاس آیا ہوں سو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دو۔ فرعون نے کہا کہ اگر آپ کوئی نشانی لے کر آئے ہیں تو اس کو پیش کیجئے اگر آپ سچے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے اپنا عصاء ڈال دیا سو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صاف اژدہا ہے اور بغل سے اپنا ہاتھ جو نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کے لئے سفید نورانی ہو گیا۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں مضمون کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ لوگ جب نافرمانی کرتے کرتے اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ دل بالکل ہی مسخ ہو جائیں پھر ان کے دلوں کی وہی شکل ہو جاتی ہے جو اس چیز کی ہو جس کا منہ بند کر کے اوپر سے اس پر ایک مضبوط سی مہر کر دی جائے۔ تاکہ اس میں کچھ داخل نہ ہو اور نہ کچھ نکل سکے۔ پس جب ان کے دل مہر بلب ہو جاتے ہیں تو وہ ٹیڑھی راہ پر چلے جاتے ہیں۔ اس وقت ان سے لاکھ کہو سنو ان پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔

فرماتا ہے افسوس تو اس بات پر ہے کہ انسان کسی بات کو سوچتا ہی نہیں۔ اگر سوچے تو اسے معلوم ہے کہ اگرچہ اس نے خوشحالی اور دولتمندی برسوں سے ورثہ میں حاصل کی ہے مگر ہم چاہیں تو ایک منٹ میں اس سے سب کچھ چھین لیں اور اس کو کنگال

Marfat.com

بنادیں پھر معلوم نہیں کہ اس دولت اور اس دنیائے فانی پر انسان کیوں اس قدر مرتا ہے اور اس کے نشہ میں کیوں اس قدر سرشار رہتا ہے کہ ہمیں بھی بھول جاتا ہے اور دنیائے دون میں تباہ و برباد بھی ہوتا ہے اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! قرآن کریم میں ہم نے گذشتہ قوموں اور لوگوں کے جو حالات و قصص بیان کئے ہیں صرف اس لئے کہ آنے والی دنیا اس سے درس عبرت حاصل کرے اور جن غلطیوں اور کمزوریوں کا شکار پہلے لوگ ہو چکے ہیں ان سے آپ کی اتباع کرنے اور قرآن کے ماننے والے ہمیشہ بچے رہیں۔ سنو! جس طرح آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے اسی طرح آپ سے پہلے بھی کئی رسول بھیجے جا چکے ہیں۔ مگر لوگ ہمیشہ اپنے ہی خیالات و عقائد پر قائم رہے اور رسول کا پیغام سن لینے کے بعد بھی انہوں نے اپنے عقیدہ و عمل میں اصلاح نہ کی۔ نہ انہوں نے رسم و رواج کو چھوڑا۔ وہ توہم پرستی پر اسی طرح جمے رہے جیسے پہلے تھے۔ سو وہ لوگ ہمیشہ سنگدلی کا صحیح نمونہ بنتے چلے آئے ہیں۔ سنگدلی یہی ہے کہ جب انسان کے سامنے حق و صداقت کو پیش کیا جائے تو بھی وہ راہ حق کی طرف نہ آئے اور اپنے پہلے غلط عقائد پر جما رہے۔

حق! کتنے ہی پیغمبروں کے قصے تمہیں سنائے جا چکے ہیں موسیٰ اور فرعون کے حالات بھی تمہیں بتائے گئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم کے امراء کو جو عوام پر اپنا پورا تسلط جمائے ہوئے تھے کہا کہ "اے فرعون! مجھے اس پروردگار عالم نے تمہاری طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے جو ہم تم سب کا رب ہے۔ کئی نشانات مجھ کو عطا کئے ہیں۔ تمہارے لئے مناسب یہی ہے کہ تم میری ان باتوں کو بالکل درست مان لو۔ بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے آزاد کر کے میرے ساتھ جانے کی اجازت دے دو۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی بات کو نہ مانا اور کہا کہ اگر تمہارے پاس نبوت کے نشانات ہیں تو دکھاؤ محض تمہارے کہنے سے ہم کس طرح مان جائیں' موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے لو دیکھو اگر نشانات ہی دیکھنا ہے تو دیکھائے دیتا ہوں۔ آپ نے عصاء زمین پر پھینکا اس نے آن واحد میں اژدھا کی شکل اختیار کر لی اور بھاگا کافروں کی طرف کہ انہیں نگل جائے۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے پکڑ کر فرعون اور اس کے درباریوں کی جانیں بچائیں۔ پھر ایک اور نشان بھی دکھایا وہ یہ کہ اپنا ہاتھ بغل میں دبا کر جو

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ - الصَّمَدُ - الْقَادِرُ - الْمُقْتَدِرُ - الْمُقَدِّمُ - الْمُؤَخِّرُ - الْاَوَّلُ - الْاٰخِرُ - الظَّاهِرُ - الْبَاطِنُ - الْوَالِيْ - الْمُتَعَالِيْ - الْبَرُّ - التَّوَّابُ - الْمُنْتَقِمُ - الْعَفُوُّ - الرَّءُوْفُ - مَالِكُ الْمُلْكِ - ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ - الْمُقْسِطُ - الْجَامِعُ - الْغَنِيُّ - الْمُغْنِيُ - اَلْمَانِعُ - الضَّارُّ - النَّافِعُ - النُّوْرُ - الْهَادِيُ - الْبَدِيْعُ - الْبَاقِيُ - الْوَارِثُ - الرَّشِيْدُ - الصَّبُوْرُ

نکالا تو وہ چاند کی طرح چمکنے لگا اور ان کی آنکھیں خیرہ ہونے لگیں۔

ترجمہ آیات ۱۰۹-۱۲۶: فرعون کی قوم کے سردار کہنے لگے کہ بلاشک یہ تو بڑا علم والا جادوگر ہے۔ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے۔ اب کہو کہ تم کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا موسیٰ اور اس کے بھائی کو تو مہلت دیں اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیں جو تمہارے پاس تمام اہل علم جادوگروں کو لے آئیں تو فرعون کے پاس تمام جادوگر آ گئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم غالب آئے تو ہم کو ضرور انعام ملے گا۔ فرعون نے کہا ہاں اور تم مقرب بھی بنو گے۔ جادوگروں نے کہا اے موسیٰ! یا تو آپ پہلے ڈالیں یا ہم پہلے ڈالتے ہیں۔ موسیٰ نے کہا تم ہی ڈالو۔ سو جب انہوں نے ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کر دیا اور اس طرح ان کو خوف زدہ کر دیا اور بڑا بھاری جادو کیا اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ اپنا عصا ڈال دو سو ناگہاں وہ ان چیزوں کو جو انہوں نے بنائی تھیں نگل گیا۔ پس حق ثابت ہو گیا اور جو کام وہ کر رہے تھے وہ باطل ثابت ہوا۔ پس انہیں وہاں شکست ہوئی اور وہ ذلیل و خوار ہو کر واپس آئے اور تمام جادوگر سجدہ میں گر پڑے۔ کہنے لگے ہم دنیا جہان کے رب پر ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ فرعون نے کہا کہ تم قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا ایمان لے آئے ہو یہ ایک چال ہے جو تم نے اس شہر میں اس واسطے چلی ہے کہ اہالیان شہر کو یہاں سے نکال باہر کرو۔ پس عنقریب تمہیں اس کا نتیجہ معلوم ہو گا۔ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں الٹے سیدھے کاٹ ڈالوں گا پھر تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا۔ وہ کہنے لگے ہم تو سب اپنے رب کے پاس ہی واپس لوٹ کر جانے والے ہیں اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔ کیا اس بات کا کہ جب ہمارے پاس ہمارے رب کے احکام پہنچے تو ہم ایمان لے آئے اے ہمارے رب! ہمیں صبر عطا فرما اور ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے۔

شرح:- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ معجزات دکھانے چاہے تھے کہ سب لوگ ان پر ایمان لے آتے اور سعادت ابدی حاصل کرتے۔ مگر فرعون تو ابھی کچھ بولا نہ تھا کہ اس کے حاشیہ نشین خوشامد خور درباری جھٹ بول اٹھے موسیٰ تو ایک کامل جادوگر معلوم ہوتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ ہم لوگوں کو ڈر ڈرا کر ملک سے باہر نکال دے اور اپنی سلطنت قائم کر لے فرعون نے پوچھا تو پھر تمہاری کیا مرضی ہے۔ وہ کہنے لگے کہ آپ فی الحال ان

Marfat.com

دونوں بھائیوں کا تو کوئی فکر نہ کریں مگر تمام ملک میں ہرکارے اور ڈھنڈورچی بھیج دیں وہ ان تمام بڑے بڑے ماہر فن جادوگروں کو بلا لائیں جو آپ کے زیر سایہ بستے ہوں وہ آ جاتے ہیں تو ابھی موسیٰ کا سب پول کھل جاتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جتنے بڑے بڑے شعبدہ باز اور افسون ساز تھے دربار شاہی میں جمع ہو گئے ان سے ذکر کیا گیا کہ یہ معاملہ ہے وہ ہنس کر کہنے لگے ہم سب تماشہ آپ کو دکھائے دیتے ہیں مگر آپ ہم سے وعدہ کریں کہ اگر ہم نے موسیٰ پر غلبہ حاصل کر لیا تو کیا ہمیں انعامات ملیں گے؟ فرعون نے بڑے زور سے ان کو انعامات دینے کا وعدہ کیا اور کہا کہ علاوہ انعامات کے تمہیں دربار نشینی کا منصب بھی عطا کیا جائے گا۔ الحاصل دن مقرر ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے معجزات دکھانے کے لئے طلب کئے گئے۔ وہ آئے اور آتے ہی کہنے لگے۔ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ حق کو ہمیشہ باطل پر غلبہ دے گا تم اس بات کو مان جاؤ۔ جادوگر کہنے لگے پہلے آپ کوئی چیز دکھائیں گے یا ہم دکھائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم ہی پہلے دکھاؤ چنانچہ انہوں نے شعبدہ بازی کر کے ایسا تماشا دکھایا کہ لوگ حیران ہو گئے جب وہ اپنا کرشمہ دکھا چکے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے معجزات دکھائے جن کو دیکھتے ہی تمام جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے اور کہنے لگے کہ جو کچھ انہوں نے دکھایا ہے یہ جادو نہیں یہ چیز تو جادوگری سے کہیں بعید معلوم ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واقعی سچ کہا تھا۔ ہم تو صدق دل سے ایمان لاتے ہیں۔ چنانچہ اس پر فرعون اور اس کے حاشیہ نشینوں نے ان بیچاروں کو بہت ڈرایا دھمکایا اور اذیتیں بھی دیں مگر وہ آخر وقت تک یہی کہتے گئے کہ نہیں موسیٰ علیہ السلام جو کچھ کہتے ہیں بالکل ٹھیک ہے خدا ہم کو ایمان پر ثابت قدم رکھے خواہ ہماری جانیں بھی چلی جائیں اب پھر کفر و شرک اختیار نہیں کر سکتے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے پروردگار سے یوں دعا کی کہ خدایا! ہمارے دلوں کو صبر کی نعمت عظیم عطا فرما اور ہماری موت ایسی حالت میں آئے کہ ہم حقیقی معنوں میں تیرے فرمانبردار ہوں۔

ترجمہ آیات ۱۲۷-۱۲۹:- اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ کیا تم موسیٰ اور اس کی قوم کو یونہی چھوڑ دو گے کہ وہ ملک میں فساد برپا کرتے پھریں اور تمہیں اور تمہارے معبودوں کو ترک کر دیں۔ کہنے لگا ہم عنقریب ان کے بیٹوں کو مار ڈالیں گے

Marfat.com

اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور ہم تو ہر طرح ان پر غالب ہیں۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو۔ زمین خدا کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے دیدے اور آخر کار کامیابی انہی کو ہوتی ہے جو پرہیز گار ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ ہمیں تو تکلیفیں ہی پہنچتی ہیں۔ آپ کے آنے سے پہلے بھی اور آپ کے آنے کے بعد بھی موسیٰ نے فرمایا امید ہے کہ عنقریب تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کردے اور زمین میں تمہیں جانشین مقرر کردے پھر دیکھئے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

شرح:۔ اس رکوع میں ایک طرف فرعون کے انتہائی مظالم کا ذکر ہے اور دوسری طرف بنی اسرائیل کی انتہائی بزدلی اور گستاخی کو ظاہر کیا گیا ہے۔ سرداران ملک نے فرعون سے مطالبہ کیا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم کا کوئی ایسا بندوبست کرے کہ ہمارے خلاف زبان نہ کھول سکیں تاکہ ملک میں ایسا ہی امن اور چین قائم رہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے تھا۔ فرعون نے کہا کہ ہم پہلے ہی سے ان کے بیٹوں کو ہلاک کردیتے ہیں اور لڑکیوں کو لونڈیاں بنا لیتے ہیں۔ ہم تو ہر طرح سے زیادہ طاقتور اور زبردست ہیں۔ ان میں ہمت نہیں کہ وہ ہمیں مغلوب کر سکیں۔ ان کے پاس دولت ثروت نہیں۔ ان کے پاس اسلحہ حرب نہیں وہ لڑنا نہیں جانتے۔ ان کی کوئی تنظیم نہیں کہ تمہیں خوف ہو۔ ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ تبلیغی سرگرمیوں میں مشغول تھے۔ انہوں نے قوم سے کہا کہ دیکھو اسباب ظاہری نہ ہونے سے مت ڈرو۔ تم اپنی لو خدا سے لگاؤ۔ اسی سے مدد طلب کرو اور سختیوں پر صبر کرو یاد رکھو تمام زمین کا مالک حقیقی خدائے عزوجل ہی ہے اگر اس کا کوئی بندہ موجود ہو تو وہ اسے حکومت عطا کرتا ہے اور اگر اس کا فرمانبردار موجود نہ ہو تو نافرمانوں میں سے جو زیادہ مادی اسباب فراہم کرے اور قوت مہیا کرے۔ وہ جس خطہ پر چاہے مسلط ہو جائے پھر جب کوئی فرمابردار قوم پیدا ہو جائے تو نافرمانوں کو ان کے لئے جگہ خالی کرنی پڑے گی۔ قوم نے کہا کہ ہمارے لئے تو وہی مصیبت رہی۔ پہلے بھی ہم کو تنگ کیا جا رہا تھا اور نہ معلوم کب تک ان مصائب میں ہمیں مبتلا رہنا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے تو پوری امید ہے کہ خدا تمہارے دشمن کو ہلاک کرے گا اور نافرمانوں کو ختم کرکے تمہارا تسلط جما دے گا پھر وہ تمہیں بھی دیکھے گا کہ آیا تم بھی اسی طرح نافرمانیوں پر تو نہیں اتر آتے اور سرکش تو نہیں

Marfat.com

بن جاتے۔

ترجمہ آیات ۱۳۰-۱۴۱:- اور ہم نے آل فرعون کو خشک سالی اور کمی پیداوار کے عذاب میں گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کرلیں۔ پس جب ان کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ ہمارا حق ہے اور اگر ان کو کوئی تکلیف پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے۔ دیکھو اللہ کے نزدیک نحوست انہیں کی ہے لیکن ان میں اکثر اس بات کو نہیں مانتے اور فرعون کے لوگوں نے کہا کہ خواہ آپ کوئی بھی نشانی ہمارے پاس لائیں تاکہ اس کے ساتھ آپ ہم کو مسحور کریں پھر بھی ہم آپ کو نہیں مانیں گے۔ پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون کہ سب الگ الگ نشانیاں تھیں مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرموں کی قوم تھی اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو کہنے لگتے اے موسیٰ! ہمارے واسطے اپنے رب سے اس طور پر کہ اس نے آپ کو سکھا رکھا ہے دعا کیجئے اگر آپ نے ہم پر سے اس عذاب کو اٹھا دیا تو ہم ضرور آپ پر ایمان لے آئیں گے اور آپ کے ساتھ ضرور بنی اسرائیل کو بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم نے ان سے اس عذاب کو ایک خاص وقت تک کہ وہ اس تک پہنچنے والے ہی تھے ٹال دیا تو انہوں نے فوراً بد عہدی کی۔ پس ہم نے ان سے انتقام لیا سو ہم نے ان کو گہرے پانی میں غرق کر دیا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور ان سے غفلت برتتے تھے۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے اس زمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا جس میں کہ ہم نے برکت رکھی ہے اور آپ کے رب کا نیک وعدہ بنی اسرائیل پر پورا ہو گیا اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا اور جو محلات فرعون اور اس کی قوم بنایا کرتی اور جو بیلیں وہ کوٹھے پر چڑھا کرتے تھے ان سب کو ہم نے ملیامیٹ کر کے رکھ دیا اور بنی اسرائیل کو سمندر پار پہنچا دیا تو ایک قوم پر ان کا گذر ہوا جو اپنے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ کہنے لگے اے موسیٰ! ہمیں بھی ایک معبود بنا دیجئے جس طرح کہ ان لوگوں کے معبود ہیں۔ انہوں نے کہا بلاشبہ تم بے سمجھ قوم ہو۔ بیشک یہ لوگ جس دین میں ہیں وہ مٹ جانے والا ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں محض باطل ہے۔ کیا میں اللہ کو چھوڑ کر تمہارے لئے کوئی معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تم کو تمام اہل جہان پر فضیلت دی ہے اور جب ہم نے تم کو آل فرعون سے نجات دلائی جو تمہیں سخت ایذا دیتے اور تمہارے بیٹوں کو قتل کر دیتے

Marfat.com

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بھاری آزمائش تھی۔

شرح:- چنانچہ فرعون اور اس کی قوم کو بد اعمالیوں اور نافرمانیوں کی پاداش میں کئی سزائیں بھگتنی پڑیں اور یہ سزائیں محض اس واسطے دی گئیں کہ وہ ان سے درس عبرت حاصل کریں اور آئندہ کے لئے کفر و شرک سے توبہ کر لیں مگر قوم فرعون اس راستے پر ہرگز نہ آئی۔ چنانچہ جب کبھی ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی اور وہ کسی بلا میں گرفتار ہوتے تو کہہ دیتے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے ہم پر یہ وبال آرہا ہے۔ یہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اعمال کی شامت ہے وہ ہمارے معبودوں کی نہیں مانتا اس واسطے ہمارے خدا ہم سے ناراض ہو کر یہ تکلیفیں ہم کو دے رہے ہیں اور کبھی خوشحالی کا دور دورہ ہوتا تو وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے اور کہتے کہ دیکھا کہیں وہ لوگ بھی خوشحال ہو سکتے ہیں جو خدا کے نافرمان اور معتوب و مقہور گردانے گئے ہوں۔ ہماری خوشحالی اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارا طریق عمل غلط نہیں۔ جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام آل فرعون کو وعظ و نصیحت کرتے رہے یہی جواب سنتے رہے اور وہ برابر یہی کہتے رہے کہ اے موسیٰ! ہمیں تم کوئی بھی معجزہ دکھاؤ ہم نہیں مانیں گے۔ پس ان پر یکے بعد دیگرے کئی عذاب نازل ہوئے۔ مثلاً "سب سے پہلے دریائے نیل میں ایک ایسا طوفان آیا کہ ان کی کھیت اور اکثر بستیاں تباہ کر کے رکھ گیا۔ پھر ٹڈی آئی اور جو کھیتیاں طوفان کی زد سے بچ گئیں تھیں ان کو کھا کر ختم کر گئی۔ اس کے بعد ان کے کپڑوں میں اس قدر جوئیں پڑیں کہ کوئی بھی نہ بچ سکا۔ پھر مینڈک اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ ان کے کھانے پینے کی چیزوں میں گھس جاتے اس طرح گویا ہم نے آل فرعون پر عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ سب سے آخر میں ان کی تمام چیزوں میں لہو نظر آنے لگا۔ تازہ میوے چبرو تو ان سے خون بہے، کھانے کی چیزوں کو ہاتھ لگاؤ تو وہ خون آلودہ نظر آئیں۔ پانی پیو تو اس سے خون کی بو اور مزہ آئے۔ آخر وہ تنگ آ گئے اور حضرت موسیٰ علہ السلام سے التجا کی کہ دعا کیجئے اور ہمارے سر سے گوناگوں عذاب کو ٹلوا دیجئے ہم آپ کو رسول برحق مان لیتے ہیں۔ چنانچہ خدائے عز و جل نے یہ عذاب بھی ان پر سے ٹال دیا۔ جب عذاب ٹل گیا تو پھر وہی کج بحثیاں کرنے لگے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر ایمان نہ لائے۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ

Marfat.com

شائد اب کبھی ہم پر کوئی عذاب مسلط نہ ہوگا۔ مگر یہ ان کا خیال خام تھا ہم نے ان سب کو یہ سزا دی کہ سب کو دریائے نیل میں غرق کر دیا۔ ہمارے رسول اور ہمارے احکام کو جھٹلانے کی انہوں نے وہ سزا پائی کہ دنیا کے لئے ہمیشہ ان کی مثال درس عبرت بنی رہے گی۔ اس کے بعد دنیا نے دیکھا کہ فرعون اور اس کی قوم کو ان کی دولت و ثروت اور باغات و محلات سمیت صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا گیا۔ ان کے اسباب مادی بالکل ان کے کام نہ آئے۔ اور وہ بنی اسرائیل جو بالکل نہتے، ننگے اور بھوکے تھے حاکم وقت بنا دیئے گئے اور ہر قسم کی نعمتوں سے سرفراز کئے جانے لگے۔ پھر دیکھو کہ یہی بنی اسرائیل خوشحالی اور کامیابی کے نشہ میں بد اعتدالیاں کرنے لگے چنانچہ کنعان کو آتے ہوئے وہ راستے میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گذرے جو بت پرست تھی۔ ان کو دیکھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہم کو بھی ایسے بت بنا دیجئے۔ ہم بھی اس طرح ان کی پرستش کریں گے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سخت ناراض ہوئے اور کہا کہ جاہلو! یہ لوگ اور ان کے بت سب کے سب عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جانے والے ہیں اور دنیا دیکھے گی کہ ان کا طریقہ عمل محض باطل تھا۔ تم خدا کا شکر کرو کہ ہر طرح کی غلامی سے نجات پا کر آئے ہو۔ اب نئی غلامی میں کیوں پھنستے ہو۔ تم صرف خدائے واحد کا شکر کرو جو سب کائنات عالم کا پروردگار ہے اور جس نے رسالت و حکومت تمہارے خاندان کو عطا کر کے اہل عالم پر اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ تم ہی سب سے افضل و اعلیٰ ہو۔ دیکھو! ایک وہ زمانہ تھا کہ تمہارے لخت جگر بیٹوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے قتل کیا جاتا تھا اور تمہاری معصوم بچیوں کو لونڈیاں بنایا جاتا تھا۔ دیکھو اس میں تمہارے لئے کس قدر جانکاہی اور ذلت تھی اور اس مصیبت سے کس طرح بظاہر بچاؤ نظر نہ آتا تھا سو اگر خدا تمہاری مدد نہ کرتا تو ایک دن آتا کہ تم صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جاتے مگر اسی کے ساتھ تم شرک کرتے ہو۔ یاد رکھو اگر اس کی نافرمانی کرو گے یا اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ گے تو تمہیں سے بھی زیادہ دردناک اور عبرت خیز سزا کا مزا چکھو گے۔

ترجمہ آیات ۱۴۲-۱۴۷:- ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور ہم نے دس راتیں اور بڑھا کر ان کی تکمیل کر دی سو ان کے رب کا چالیس رات کا وعدہ پورا ہوا موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میرے پیچھے میری قوم میں نیابت کرنا اور ان کی

Marfat.com

اصلاح کرتے رہنا اور مفسدوں کی راہ نہ چلنا۔ رجب موسیٰ ہمارے وعدہ پر آئے اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں تو موسیٰ نے کہا اے رب تو مجھے اپنے تئیں دکھا کہ میں تجھے ایک نظر دیکھ لوں۔ ارشاد ہوا تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے البتہ پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہا تو تم بھی مجھے دیکھ لوگے۔ پس جب اس کے رب نے نور کا چکارا پہاڑ کو دکھایا تو اس کو پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ پس جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے تیری ذات پاک ہے میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔ ارشاد ہوا اے موسیٰ! میں نے اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ تجھے تمام لوگوں پر برگزیدہ کیا ہے پس جو کچھ میں نے تمہیں دیا ہے لے لو اور شکر گزار رہو اور ہم نے تختیوں پر موسیٰ کے لئے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی پس مضبوطی سے ان کو تھام لو اور اپنی قوم کو بھی حکم دو کہ وہ ان کی بہترین باتوں پر عمل پیرا ہوں۔ میں تمہیں عنقریب نافرمانوں کے گھر دکھاؤں گا۔ اور میں بہت جلد ان لوگوں کو اپنے احکام پر عمل کرنے سے روک دوں گا جو زمین پر ناحق تکبر کرتے ہیں اگر وہ تمام قسم کی نشانیاں بھی دیکھ لیں گے تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے اور ہدایت کا راستہ دیکھ لیں تو اس کو اختیار نہ کریں گے اور اگر گمراہی کی راہ دیکھ پائیں تو اس پر چلنے لگیں گے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے غافل رہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا ان سب کا کیا دھرا اکارت گیا۔ ان لوگوں کو جو سزا ملے گی تو انہیں کے اعمال کی۔

شرح:- اس رکوع سے بنی اسرائیل کی بے اعتدالیوں کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب بنی اسرائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیت میں مصر سے کنعان آگئے تو ہم نے موسیٰ کو ایک ضابطہ قانون دینا چاہا جو آج توریت کے نام سے مشہور ہے۔ ہم نے موسیٰ سے کہا کہ فلاں پہاڑی پر تیس روز تک عبادت میں مشغول رہو اور دنیاوی کام میں حصہ نہ لو۔ جب تیس روز گذر گئے تو ہم نے کہا کہ دس روز اور اس طرح عبادت کرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اس پہاڑی پر آئے تو اپنے پیچھے اپنے بھائی ہارون کو اپنا نائب مقرر کر آئے تھے اور کہہ آئے تھے کہ قوم کا خیال رکھنا۔ انہیں اسی بداعتدالی میں نہ پڑنے دینا اور نہ مفسدوں کا طرز عمل اختیار کرنا یہاں جب چالیس روز گزر گئے تو

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند عزوجل سے درخواست کی کہ مجھے اپنے تئیں دکھا دیجئے ارشاد ہوا تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ بہرحال سامنے کے پہاڑ پر نظر دوڑاؤ۔ میں وہاں تجلی کی ایک جھلک دکھاتا ہوں اگر پہاڑ اپنی جگہ پر قائم رہا تو تم بھی جو پہاڑ کا سا دل رکھنے والے ایک انسان ہو مجھے دیکھ لوگے۔ مگر جب نور کا پرتو پہاڑ پر پڑا تو پہاڑ چورا چورا ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے۔ حواس قائم ہوئے تو پکار اٹھے کہ الٰہی! تو اس سے کہیں بالاتر ہے کہ ہماری آنکھیں تجھے دیکھ سکیں۔ میں نے توبہ کی اور سب سے پہلے میں تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔

پس ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ! میں نبوت کے واسطے تجھے ہی منتخب کرتا ہوں۔ میں کسی سے بات نہیں کرتا مگر تجھے ہم کلام ہونے کا شرف بخشتا ہوں۔ سو تجھے آج جو کچھ عطا ہو رہا ہے اس کو بصد شکریہ قبول کرو۔ ہم نے ان تختیوں میں جو تجھے عطا کی جاری ہیں ہر قسم کی نصیحت کی باتیں لکھ دی ہیں۔ پس ان باتوں کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور ان ہی کے مطابق اپنی قوم کو حکم دو اور انہیں تاکید کرو کہ وہ ان کی اتباع کریں باقی رہے وہ لوگ جو دنیا میں سرکشانہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور ہمارے احکام کی پرواہ نہیں کرتے تو جلد از جلد تم دیکھ لوگے کہ ان کا کیا انجام ہوتا ہے۔ اے موسیٰ! جو لوگ ضد پر اڑ جائیں اور ہماری پرواہ نہ کریں ان کو تم لاکھ معجزے دکھاؤ وہ ماننے والے نہیں۔ ان کو کوئی غلط راستہ نظر آ جائے تو وہ اس پر چلنے کے لئے بے تاب ہوں گے۔ مگر جب سیدھی راہ ان کے سامنے پیش کرو تو اس پر چلنے کی ہمت ہی نہیں کرتے اس کی یہ وجہ ہوتی ہے کہ وہ ہماری آیتوں سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ اور ہمارے احکام کی پرواہ کرنا تو درکنار الٹا انہیں جھٹلاتے ہیں۔ اب ایسے لوگ جو ہمارے احکام کی پرواہ نہ کریں نہ قیامت کے دن سے ڈریں ظاہر ہے کہ کتنے ہی نیک کام کیوں نہ کریں انہیں فائدہ نہ ہوگا اور بد اعمالیوں کی انہیں سزا ضرور دی جائے گی۔

ترجمہ آیات ۱۴۸-۱۵۱:- اور موسیٰ کے بعد اس کی قوم نے اپنے زیوروں کا ایک بچھڑا بنا لیا جو ایک جسم تھا جو گائے کی طرح آواز رکھتا تھا۔ کیا انہوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ وہ نہ تو ان سے بات کرتا ہے اور نہ ان کو سیدھی راہ دکھا سکتا ہے انہوں نے یوں ہی اسے معبود ٹھہرا لیا اور اپنے آپ پر ظلم کمایا اور جب وہ نادم ہوئے اور انہوں نے دیکھا

Marfat.com

کہ وہ واقعی گمراہ ہو گئے تو کہنے لگے کہ ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے اور بخش نہ دے تو بلاشبہ ہم گھاٹے میں رہیں گے اور جب موسیٰ غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف لوٹے تو کہنے لگے کہ میرے بعد تم نے میری بڑی نیابت کی۔ کیا تم اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی جلدی کر بیٹھے اور موسیٰ نے تختیاں پھینک دیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ اپنی طرف کھینچنے لگے۔ اس نے کہا اے میری ماں جائے ان لوگوں نے مجھے ناتوان سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر ڈالیں۔ سو مجھ پر دشمنوں کو مت ہنساؤ اور مجھے ان ظالموں کے ساتھ نہ ملاؤ۔ موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب مجھ کو اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہم کو اپنی رحمت میں داخل کر لے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

شرح:- حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس دن رات کوہ طور پر رہے۔ پیچھے گستاخ قوم نے اپنے سونے چاندی کے زیوروں کو جمع کر کے اور انہیں پگھلا کر ایک بچھڑے کی شکل کا بت بنا لیا اور ایسی حکمت سے کہ وہ ایک طرح کی آواز بھی نکال سکتا تھا۔ انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ محض ایک بت بے جان ہے جو نہ ان سے بات کر سکتا نہ کسی کی بات کا جواب دے سکتا اور نہ ان کی کسی طرح کی رہنمائی کر سکتا ہے الحاصل وہ اس کی بے فائدہ پوجا کرنے لگے اور مشرک بن کر اپنے آپ پر ظلم کیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس آئے تو سخت غضبناک ہوئے توریت کی تختیاں زمین پر پھینک دیں اور کہنے لگے کہ تم نے میرے بعد کس قدر برا کام کیا تمہیں اتنی جلدی کیا پڑی تھی۔ عبادت کا طریقہ جب بھی خدا بتاتا بتا دیتا الغرض ان کی تنبیہ سے بچھڑے کی پجارگی کی حقیقت ان پر واضح ہو گئی اور سخت نادم ہوئے اور لگے توبہ کرنے۔ اپنی قوم کو سمجھانے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی سے باز پرس کی اور سر کے بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا انہوں نے عجز و انکساری کے ساتھ درخواست کی کہ بھائی مجھے لوگوں کے سامنے رسوا نہ کرو۔ انہوں نے مجھے بالکل اکیلا اور کمزور سمجھا اور میرا کہنا مطلق نہ مانا بلکہ مجھے تو قتل کر دینے کی دھمکیاں دیتے رہے آپ کی بدسلوکی دیکھ کر یہ لوگ مجھ پر اور ہنسیں گے۔ مجھے معاف کیجئے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ خدایا! ہم کو اپنی رحمت میں لے لے اور ہم دونوں بھائیوں کو بخش دے تو بڑا ہی رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۵۲ - ۱۵۷:- بیشک جن لوگوں نے گؤ سالہ کو معبود بنایا تھا ان پر

Marfat.com

بہت جلد ان کے رب کی طرف سے عذاب نازل ہوگا اور دنیا کی زندگی میں ذلت بھی اور اسی طرح ہم افترا پردازوں کو سزا دیا کرتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے برے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے تو بیشک آپ کا رب توبہ کے بعد بخش دینے والا مہربان ہے اور جب موسیٰ کا غصہ کم ہوا تو ان تختیوں کو اٹھالیا اور ان میں جو کچھ لکھا ہوا تھا وہ ان لوگوں کے لئے سرمایہ ہدایت و رحمت تھا یہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر آدمی ہمارے مقررہ وقت کے لئے چن لئے پھر جب ان کو زلزلے نے آلیا تو کہا کہ اے میرے رب اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو بھی اس سے پہلے ہلاک کردیتا۔ کیا ہم میں سے چند بیوقوفوں کی حرکت پر تو ہم کو ہلاک کردے گا۔ یہ تو تیری طرف سے محض ایک آزمائش تھی جس کو چاہے تو گمراہ کردے اور جس کو چاہے سیدھی راہ دکھادے تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بخشنے والوں سے بہتر ہے اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ اور آخرت میں بھی ہم فی الحقیقت تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں اس کو پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر ایک چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ سو میں اس بھلائی کو ان لوگوں کے واسطے ضرور لکھ دوں گا جو پرہیزگاری اختیار کرتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ لوگ جو ایسے رسول، نبی اُمّی کی پیروی کرتے ہیں۔ جن کو وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ جو ان کو نیکی کے کام کرنے کو کہتے اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال قرار دیتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان کے لئے حرام ٹھہراتے ہیں اور ان پر سے ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر تھے اترواتے ہیں۔ سو وہ لوگ جو ان پر ایمان لاتے اور ان کو تقویت پہنچاتے اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل ہوا یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

شرح:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے جواب میں خداوند عزوجل نے فرمایا! کہ وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پوجا کی ہے وہ دنیاوی زندگی میں ذلیل و خوار ہوں گے اور ان کے پروردگار کا غضب ان پر نازل ہوگا۔ اور جو لوگ اپنے مشرکانہ افعال پر نادم ہیں اور آئندہ کے لئے انہوں نے توبہ کرلی ہے۔ ان کے لئے ہم گناہ معاف کرنے اور رحم

Marfat.com

کرنے والے ہیں۔

اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ فرو ہوا اور انہوں نے توریت کی ان تختیوں کو جو زمین پر غصے کے عالم میں دے ماری تھیں اٹھالیا۔ جو اپنے اندر سراسر ہدایت و رحمت صرف ان لوگوں کے لئے تھی جو اس کے طالب تھے۔ اور جو اس کی طرف مائل ہی نہ تھے ان کو نہ ہدایت کا کوئی فائدہ ہوا اور نہ رحمت الٰہی کا۔ وہ جیسے پہلے تھے ویسے ہی کورے کے کورے بعد میں رہے۔ ہاں! تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر توریت لینے کے لئے گئے تھے اپنے ساتھ بنی اسرائیل کے ستر آدمی لیتے گئے انہوں نے وہاں یہ گستاخانہ مطالبہ کیا کہ ہم تو خدا کو ان آنکھوں سے دیکھیں گے تب مانیں گے ورنہ نہیں۔ پس اس گستاخی کی پاداش میں ان پر ایک ایسا زلزلہ آیا کہ زمین ان کے پاؤں تلے سے نکل گئی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سمیت وہ سب کے سب بیہوش ہو کر زمین پر آ رہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام تو جلدی ہوش میں آ گئے اور درگاہ باری تعالیٰ میں یوں عرض پرداز ہوئے کہ خدایا! ہم نے خود ہلاکت کا سامان پیدا کیا اور اگر تو چاہتا تو اس سے پہلے ہی ہم کو ملیامیٹ کر دیتا مگر تیری رحمت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہی جس طرح اس سے پہلے تو ہماری لغزشوں کو معاف کرتا چلا آیا ہے اسی طرح اب بھی کر اور بے وقوفوں کی گستاخی کی وجہ سے ہم کو ہلاک نہ کر تیری آزمائش ایسی ہے کہ بعض لوگ ان پر پورے نہیں اتر سکتے مگر بعض اولوالعزم اور نیک بندے باحسن وجوہ تمام مراحل و منازل طے کر جاتے ہیں اور راہ ہدایت پر گامزن رہتے ہیں تو سب کا پروردگار ہے۔ ہم کمزور انسانوں کے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم کر تیرے سوا اور کون ہے جن سے گناہوں کی معافی طلب کی جائے۔ تو ہی حاکم الحاکمین ہے۔ خدایا حکم دے دے کہ ہم دنیا میں بھی دکھ درد سے بچے رہیں اور آخرت میں بھی ہم پر عذاب نہ ہو۔

ارشاد ہوا اے موسیٰ! میری رحمت ہر شخص کے لئے ہے مگر میرا عذاب ان نافرمانوں کو ضرور ہو گا جن کو میں سزا دینا چاہوں گا۔ اور جو یہ کہتے ہو کہ ہمارے حق میں رحمت لکھ دو تو کسی فاجر شخص کے لئے ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہاں ان سب کے لئے رحمت لکھ دی جاتی ہے جو ہم سے ڈریں گے۔ زکوٰۃ ادا کریں گے اور ہمارے احکام کو مانیں گے۔ اور جو ہمارے بھیجے ہوئے رسول امی کی اتباع کریں گے جن کا ذکر توریت و انجیل میں ہے

Marfat.com

وہ ہر نیک کام کی ترغیب دے گا۔ ہر برے کام سے لوگوں کو منع کرے گا صاف ستھری اور پاکیزہ چیزوں کو لوگوں کے لئے حلال قرار دے گا اور گندی اور قابل نفرت چیزوں کو حرام ٹھہرائے گا۔ اور ان فضول عادات و رسوم کو مٹا دے گا جو ان کے گلے کا ہار بنی ہوں گی۔ پس اے موسیٰ! جو لوگ اس نبی امی پر ایمان لائیں گے اس کی مدد کریں گے اور اس کا دست راست بنیں گے اور قرآن یعنی اسی نور کی جو اس نبی امی کے ساتھ نازل کیا جائے گا اتباع کریں گے وہ لوگ شاد کام ہوں گے اور وہی نجات اخروی حاصل کر سکیں گے۔

ترجمہ آیات ۱۵۸-۱۶۲:- کہہ دیجئے اے لوگو! بلاشبہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ اللہ جس کے لئے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے سو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول نبی امی پر جو اللہ اور اس کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت حاصل ہو۔ اور موسیٰ کی قوم میں چند لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کے ساتھ راہ دکھاتے اور حق کے مطابق انصاف کرتے ہیں اور ہم نے ان کو بارہ قبیلوں میں گروہ در گروہ تقسیم کر دیا اور جب موسیٰ کی قوم نے اس سے پانی طلب کیا تو اس کی طرف ہم نے وحی کی کہ اپنے عصا سے پتھر کو مارو سو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کر دیا اور ان پر من و سلوا نازل کیا اور جو کچھ ہم نے تمہیں حلال اور طیب دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا۔ اور جب ان کو حکم دیا گیا کہ اس گاؤں میں رہو سہو اور اس جگہ سے جہاں چاہو کھاؤ اور مغفرت طلب کرو۔ اور دروازہ میں عاجزانہ طور سے داخل ہونا ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے۔ ہم نیک کام کرنے والوں کو بہت جلد فراوانی دیں گے پھر ان میں سے ان لوگوں نے جو ظالم تھے۔ اس بات کو جو ان کی تلقین کی گئی تھی دوسری بات سے بدل دیا۔ تب ہم نے ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا۔

شرح:- سو اے پیغمبر! آپ دنیا کو سنا دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں سنو اللہ وہی ہے جو زمین اور آسمان کا مالک اور معبود برحق ہے۔ وہی اشیاء عالم کو پیدا کرتا ہے اور وہی انہیں فنا کرتا ہے۔ پس تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس نبی امی کو جس کے

Marfat.com

مختلف تمہاری کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے کلام پر ایمان رکھتا ہے۔ ہاں تو اور اس کی اتباع کرکے راہ ہدایت پاؤ اور اے پیغمبر! تو تمہاری مخالفت بڑے شد و مد کے ساتھ ہوگی مگر حق پرستوں کا ایک گروہ امت موسیٰ علیہ السلام میں سے ایسا بھی ہوگا جو بالکل توریت کے مطابق چلے گا اور اسی کے موافق اپنے تمام اعمال و افعال کو ڈھال لے گا۔ یہود کے بارہ فرقے خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بن چکے تھے جن کی بنیاد قبائل کے نظام پر رکھی گئی تھی۔ جنگل میں جب پانی کی ضرورت محسوس ہوئی تو معجزانہ طریق سے ہر ایک کے لئے الگ الگ گھاٹ بنا دیئے گئے اور ہم نے بادلوں کا سائبان بھی ان پر پھیلا دیا۔ کھانے کو انہیں من و سلویٰ میسر تھا اور ہر پاکیزہ اور ستھری چیز ان کے لئے مباح تھی۔ مگر وہ اس قدر کج رو تھے کہ زیادتیاں اور گستاخیاں کرنے سے باز نہ آئے۔ چنانچہ جب ان کو یہ حکم دیا گیا کہ بیت المقدس میں فاتحانہ داخل ہوتے وقت خدا کی حمد شکر بجالانا اور اس کی فرمانبرداری کا اظہار کرنا تو ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ لیکن اس ظالم قوم نے ہمارے ارشادات کے بالکل مخالف طرز اختیار کیا بجائے اس کے کہ توبہ کرکے مغفرت مانگتے لگے گندم اور غلہ مانگنے اور بجائے خدا کے روبرو عجز و انکساری دکھانے کے لگے غرور اور تکبر کا مظاہرہ کرنے۔ چنانچہ یہ چیزیں خداوند جل و اعلیٰ کو ناپسند تھیں اس واسطے یہ قوم ظالم و سرکش گردانی گئی اور بجائے برکات آسمانی کے عذاب آسمانی ان پر نازل ہوا۔

ترجمہ آیات ۱۶۳-۱۷۱:- اے پیغمبر ان یہودیوں سے اس گاؤں کا حال پوچھئے جو سمندر کے کنارے پر تھا جب وہ ہفتہ کے دن شرعی حد سے بڑھ جاتے تھے کیونکہ جب ان کا ہفتہ کا دن ہوتا تھا تو مچھلیاں ابھر ابھر کر ان کے سامنے آتیں اور جب ہفتے کا دن نہ ہوتا تو نہ آتیں۔ اسی طرح ہم ان کو فسق و نافرمانی کی وجہ سے آزماتے تھے اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کہ تم کیوں ایسے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہو جنہیں خدا تباہ کرنے یا سخت ترین سزا دینے والا ہے انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے پروردگار کے حضور اپنے اوپر سے الزام اتارنے کو ایسا کرتے ہیں اور اس واسطے بھی کہ شاید وہ باز آجائیں۔ پھر جب ان باتوں کو بھول گئے جو ان کو سمجھائی جاتی تھیں تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو برائی سے منع کرتے تھے اور ہم نے ان لوگوں کو جو ظالم تھے ان کی نافرمانی کی وجہ سے

Marfat.com

عذاب میں گرفتار کیا۔ پھر جس کام سے ان کو روکا گیا تھا جب اس میں وہ حد سے بڑھ گئے تو ہم نے ان سے کہہ دیا کہ ذلیل و خوار بندر بن جاؤ اور جب آپ کے رب نے حکم دیا کہ ان پر قیامت تک ایسے لوگوں کو مسلط رکھے گا جو انہیں سخت تکلیفیں پہنچاتے رہیں گے۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار بہت جلد سزا دینے والا ہے نیز وہ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا بھی ہے اور ہم نے ان کو دنیا میں کئی گروہ بنا کر تقسیم کر رکھا ہے ان میں سے نیکوکار بھی ہیں اور ان میں سے اس کے برعکس بھی ہیں اور ہم نے ان کو خوشحالیوں اور بدحالیوں سے ہر طرح آزمایا کہ شاید وہ باز آجائیں۔ پھر ان کے بعد نالائق جانشین آئے جو کتاب کے وارث بنے۔ اس دنیائے حقیر کے مال و متاع کو تحریف کے بدلے میں بلا تامل قبول کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عنقریب ہماری مغفرت ہو جائے گی۔ اور اگر پھر ایسا ہی مال ان کے پاس آنے لگے تو اسے بھی قبول کر لیں۔ کیا ان سے یہ عہد جو کتاب اللہ میں موجود ہے نہیں لیا گیا کہ اللہ کے متعلق صرف وہی بات کہیں جو سچ ہو اور انہوں نے جو کچھ اس میں تھا پڑھ بھی لیا اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے کہیں بہتر ہے جو پرہیزگار ہیں۔ تو کیا تم اس قدر بھی نہیں سوچتے اور وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں یقیناً ہم ایسے نیک لوگوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے اور جب ہم نے ان کے اوپر پہاڑ کو سائبان کی طرح لا معلق کیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب گرا۔ جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھامے رہو اور جو کچھ اس کے اندر ہے اسے یاد رکھو تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

شرح:۔ یہود کی چند بے اعتدالیوں کا ذکر گزشتہ رکوع میں بتایا جا چکا اور انسان کو نافرمانیوں پر جو سزا ملتی ہے اس کی طرف بھی مختصر سا اشارہ کر دیا گیا۔ اس رکوع میں یہود کی ایک اور بہت بڑی نافرمانی کا ذکر ہے اور اس نافرمانی کی وجہ سے ان کو جس نتائج و عواقب کا سامنا ہوا اس کا بیان ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ سمندر کے کنارے یہود کی ایک بستی تھی وہاں مچھلیاں بکثرت ہوا کرتی تھیں۔ ہم نے یہود کو حکم دے رکھا تھا کہ ہفتہ کا دن ذکر و عبادت کے لئے خالص کر دو اور لہو و لعب بالخصوص مچھلی کا شکار اس روز ہرگز نہ کیا کرو۔ چھ دن دنیاوی کام کاج کے لئے کافی ہیں۔ اس سمندر کی مچھلیوں نے جب دیکھا کہ چھ دن تو ہمیں بکثرت شکار کیا

Marfat.com

جاتا ہے اور ساتویں دن کوئی شکاری نہیں آتا تو وہ چھ دن سمندر میں کنارہ سے دور جا کر چھپی رہتیں اور ساحل کے قریب نہ پھٹکتیں۔ شکاری اکثر ناکام جاتے۔ اب اہل بستی کو ساحلی لوگوں کی طرح مچھلیاں کھانے کی سخت عادت تھی وہ مجبور ہو گئے کیونکہ یا تو عوام کو مچھلی میسر نہ تھی اور اگر تھی بھی تو بڑی گراں لہٰذا بعض آزاد منش اور سرکش طبائع نے آہستہ آہستہ ہفتہ کے روز مچھلی کا شکار کرنے کی جرات کی۔ انہوں نے دیکھا کہ اس دن توقع سے زائد مچھلیاں قابو میں آجاتی ہیں۔ چنانچہ ان کی دیکھا دیکھی دوسروں کو بھی جرات ہو گئی اور اب تو اکثر لگے ہفتہ کے روز ہی مچھلی کا شکار کرنے اور اس طرح بعض لوگ مچھلی پکڑنے، بعض بیچنے، بعض خریدنے اور بعض اس کے متعلق دوسرے کاموں میں اس قدر مشغول رہتے اور خدا کو سب نے بھلا دیا عبادت سے قاصر رہنے لگے۔ خدا کے نیک بندوں نے بہت سمجھایا اور وعظ و نصیحت کی مگر انہوں نے کج بحثیاں کرنی شروع کر دیں کہ بھائی! اچھ روز تو مچھلی دینے نہ آئے اور ساتویں روز نہ ہمیں پکڑنے کی اجازت نہ فرمت اس طرح ہم تو خود بخود ہلاک ہوئے۔ پیٹ بھرا ہوا گا تو خدا ابھی سوجھے گا۔ دین یہ نہیں کہ کاروبار چھوڑ دو اور بیٹھے اللہ اللہ کیا کرو۔ دین تو یہ ہے کہ بھوکے نہ مرو۔ حلال کی کمائی کر کے کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ۔ آج بھی جن مسلمانوں کو نماز ۔ پنجگانہ یا نماز جمعہ یا روزہ رمضان کی تاکید کی جاتی ہے وہ بھی قریباً اسی قسم کے جواب دیتے ہیں۔ سو آہستہ آہستہ یہود کی یہ حالت ہو گئی کہ ہفتہ کے روز کا احترام ان کے دل سے بالکل اٹھ گیا اور وہ اعلانیہ نافرمانی کرنے لگے۔ پس خدا کے ہاں سے حکم ہو گیا کہ جاؤ اگر تمہیں ہمارے احکام کا پاس نہیں تو اپنے کئے کی سزا بھگتو۔ چنانچہ وہ لوگ اپنی بداعمالیوں کی پاداش میں بندر بنا دیئے گئے باقی ماندہ قوم کو حکم ملا کہ گناہ و سرکشی نے تمہارے تمام جوہر کھو دیئے ہیں لہٰذا اب ہمیشہ ذلت کی حالت میں اپنی زندگیاں گزارو اور ان گستاخیوں اور نافرمانیوں کی پاداش میں تمہیں یہ سزا بھگتنی ہوگی کہ قیامت کے روز تک تم کہیں بھی برسر حکومت نہ ہو گے۔ ہمیشہ تم پر ایسے لوگوں کی حکومت مسلط ہو گی جو تمہیں نگاہ نفرت سے دیکھیں اور زندگی بھر کبھی چین نہ لینے دیں اور اس کے بعد جب تمہارا رشتہ حیات منقطع ہو جائے گا تو اخروی زندگی کا سخت ترین عذاب تمہیں بھگتنا ہو گا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! میں یہ نہیں چاہتا کہ تمہیں خواہ مخواہ عذاب میں مبتلا کر

Marfat.com

دوں۔ بلکہ جو جس چیز کا مستحق ہوگا وہی پائے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہوا کہ یہ نہ سمجھو کہ تمام یہودی قوم اس طرح کی نافرمان اور شوخ چشم تھی۔ نہیں نہیں ان میں بھی کئی فرقے اور گروہ تھے۔ ان میں نیکو کار بھی تھے اور بدکار و بدنیت بھی۔ وقتاً فوقتاً ان کو بھی مصائب و تکلیف میں گرفتار کیا جاتا تھا تاکہ مجھے نہ بھولیں۔ ابتدا میں تو یہ لوگ اچھے رہے مگر بعد میں آنے والے نالائق و ناخلف پیدا ہوئے اور دنیادار اسباب و دنیا پر ایسے لٹو ہوئے کہ سرمایہ حیات ہی اس کو خیال کرنے لگے۔ ان کو نہ تو تورت کے احکام کا پاس رہا نہ ناسمان قوم کی بات کی پرواہ۔ حالانکہ تمام قوم سے یہ عہد لیا جا چکا تھا کہ تمہیں صرف تعلیمات تورت پر چلنا ہوگا اور بس اور واضح الفاظ میں سنا دیا گیا تھا کہ اخروی زندگی کی خوشیاں اور کامرانیاں صرف ان لوگوں کے لئے ہوں گی جو مجھ سے ڈریں گے تورت پر عمل کریں گے اور نماز ادا کریں گے۔ پھر جو لوگ نیک کام کریں گے ان کے اعمال ضائع نہیں جائیں گے مگر یہود نے کسی ایک کی بھی پرواہ نہ کی۔ کیا بدقسمتی سے موجودہ مسلمان کی حالت بھی یہی نہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہود سے مضبوط اور پختہ عہد لینے کے لئے ان پر پہاڑ معلق کر دیا گیا اور کہا گیا کہ تورت کو مضبوطی و استحکام سے تھامے رہو ورنہ مصائب کے پہاڑ تمہارے سر پر لا کھڑے کئے جائیں گے مگر انہوں نے اس وقت تو مان لیا اور بالآخر پھر مکر گئے۔

ترجمہ آیات ۱۷۲-۱۸۱:- اور اے پیغمبر! جب آپ کے رب نے بنی آدم سے یعنی ان کی پشت سے ان کی نسل کو نکالا اور ان کو انہیں پر گواہ بنایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا کیوں نہیں ہم اس پر شاہد ہیں۔ کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے۔ یا یوں کہو کہ شرک تو ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا اور ہم تو انہیں کی نسل ہیں۔ جو ان کے بعد آئے۔ تو کیا تو ہمیں ان غلط کاروں کے افعال پر ہلاک کر دے گا اور اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ رجوع کریں اور اے پیغمبر! ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنایئے جس کو ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں پھر وہ ان سے نکل گیا۔ پھر شیطان ان کے پیچھے لگ گیا پس وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔ اگر ہم چاہتے تو اس کا درجہ ان نشانیوں کی وجہ سے بلند کر

Marfat.com

دیتے۔ لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرنے لگا۔ سو اس کی مثال کتے کی سی ہے اگر اس پر حملہ کرو تو وہ زبان نکال لیتا ہے اور اگر اسے چھوڑ دو تو بھی زبان نکالتا ہے۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ تو یہ قصے آپ ان کو سنا دیجئے تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ ان لوگوں کی یہ مثال بہت ہی بری ہے جنہوں نے ہمارے احکام کو جھٹلایا۔ اور اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے راہ ہدایت پر تو وہی ہے جس کو اللہ ہدایت دے اور جس کو وہ گمراہ کر دے وہی لوگ خسارہ میں ہیں اور ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں کو جہنم ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ان لوگوں کے دل و دماغ تو ہیں مگر وہ ان کے ساتھ سوچتے نہیں اور ان کی آنکھیں بھی ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان بھی ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں۔ یہ لوگ چوپاؤں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں۔ یہی لوگ غافل و بے خبر ہیں اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں سو اس کو انہیں ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کی غلط تاویلیں کرتے ہیں انہیں بہت جلد ان کے اعمال کی سزا ملے گی۔ اور ہماری مخلوقات میں ایسے لوگ بھی ہیں جو حق و صداقت کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اور اسی کے مطابق انصاف بھی کرتے ہیں۔

شرح:۔ اس سورت مبارکہ میں مختلف انبیائے کرام کے مختصر حالات اور ان کی تعلیمات کا نچوڑ اور لب لباب نہایت اختصار کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ اس رکوع میں ایک بڑی دور کی اور بے حد گہری بات کی طرف اشارہ ہے اور ہمارے نزدیک یہ اشارہ لطیف اس روشنی سے مشابہ ہے جو کسی ایسے شخص کو دکھائی جائے جو چاروں طرف سے اندھیروں میں گھرا ہوا اور راہ نہ پانے کی وجہ سے یا تو پتھر کی طرح جما کھڑا رہے یا ادھر ادھر ٹٹولتا ٹٹولتا قدم تو اٹھائے مگر خاردار جھاڑیوں میں الجھ کر رہ جائے پھر جب اسے روشنی کا ایک جلوہ نظر آئے تو وہ نہایت ہوشیاری اور احتیاط سے اپنی راہ کا ایک انداز قائم کرے اور اس پر منزل مقصود تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے۔ پس کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو روشنی کے اس جلوہ سے فائدہ اٹھانے کی سعادت نصیب ہو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جس قدرت کاملہ سے ہم انسان کو پردۂ کتم سے نکال کر عالم شہود میں لے آتے ہیں اور بالآخر پھر اسے پردۂ کتم میں لے جا کر چھپا دیتے ہیں جب ہم

Marfat.com

نے تکوین عالم کا ارادہ کیا تو اسی قدرت کاملہ سے ان تمام ارواح و نفوس سے جو روز ازل سے لے کر تا قیامت آنے والے تھے پیدا کر کے پوچھا کہ جانتے ہو تم کو کس نے پیدا کیا ہے تمام ارواح و نفوس نے بیک زبان کہا کہ خدایا تو ہی ہمارا خالق و رب ہے۔ فرمایا دیکھو اس پر تم میں سے ہر ایک شاہد رہے اور میں تم سب پر شاہد ہوں۔ یہ عہد و قرار تم سے اس واسطے لیا گیا ہے کہ جب تمہیں اجسام خاکی کے اندر مقید کیا جاوے گا کہ کہیں تم مجھے بھول نہ جاؤ۔ غرور و سرکشی میں آکر مجھ سے بے پرواہ نہ ہو جاؤ اور جب تمہیں قیامت کے روز اس نافرمانی کی سزا دینے لگوں تو کہیں تم یہ نہ کہنے لگو کہ خدایا! ہم نے جب ہوش سنبھالا تو جس طرح اپنے بڑوں کو کرتے پایا سو ان ہی کی لکیر پر ہم بھی چلنے لگے۔ اب اگر ہمارے بڑوں نے ہمارے سامنے غلط نمونہ پیش کیا تو ہمارا کیا قصور۔ پس ان کو سزا دے اور ہم سے مواخذہ نہ کر۔ ارشاد ہوتا ہے کہ آج کے روز تم نے جس بات کا اعتراف کیا ہے تمہارا فرض ہے کہ اس بات کو یاد رکھو اور اگر تم میں سے کوئی شخص خواہ وہ تمہارا بڑا ہو یا چھوٹا اس عہد و قرار کو بھول جائے تو تم اس سے الگ ہو جاؤ اور اسے اس کے حال پر چھوڑ کر خود وفادار رہو۔ تمہاری وفاداری تمہارے ہی کام آئے گی اور وہ اپنی بد عہدی کا آپ نقصان اٹھائیں گے۔ اس کے بعد پیغمبر علیہ التحیۃ والسلام کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ بنی آدم سے جو عہد و قرار لیا گیا تھا اس کی کیفیت تو تم سن چکے۔ اب تم اپنی زبانی ان لوگوں کی حالت کا نقشہ کھینچ کر دنیا کو دکھاؤ جو اس عہد "الست" کو بھول چکے ہیں اور بنی آدم نے وفاداری کا عہد و قرار کیا تو ہم نے ان کو عزت و فضیلت کا خلعت عطا کیا اور تمام مخلوقات سے اشرف و اعلیٰ ٹھہرایا۔ مگر جن لوگوں نے عہد شکنی کی انہوں نے گویا خلعت و فضیلت کو اتار پھینکا اور منجملہ اس ادنیٰ مخلوق کے ہو گئے جو عقل و شعور سے یکسر خالی ہے۔ چونکہ دنیا میں ہم نے انسان کو اس کی اپنی مرضی کے مطابق تمام اختیارات کے استعمال کی اجازت دے دی ہے اس واسطے اس زٹیل حالت کے قبول کرنے سے ہم اسے روکتے نہیں اور وہ بھی بجائے اس کے کہ بلندی کی خواہش کرے۔ پستی ہی کی طرف جاتا ہے۔ وہ اس پستی میں جوں جوں گرا جاتا ہے۔ اسی قدر انسانیت کے مدارج عالیہ سے بعید تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ یوں سمجھ لو کہ اس کی حالت کتے کے مشابہ ہو جاتی ہے۔ کتے کو تم دیکھتے ہو کہ اگر اس پر حملہ کیا جائے تو کبھی بالشت بھر زبان نکال کر ہانپنے لگتا ہے اور اگر

Marfat.com

اسے آرام سے بٹھائے رکھو تو بھی ہانپتا رہتا ہے۔ کسی لحظہ سے قرار اور اطمینان نہیں اس کے بعد فرمایا کہ جو لوگ اقرار اور وفاداری کو بھول جاتے ہیں ان کی مثالیں کیا بیان کی جائیں۔ بہت ہی بری مثالیں ہیں۔ پس اے لوگو! اللہ ہی سے ہدایت طلب کرو اور اس بات سے ڈرتے رہو کہ کہیں تمہیں گمراہی میں ہی نہ پڑا رہنے دے۔ کیونکہ جو لوگ گمراہی میں پڑے رہیں وہی مقاصد حیات میں پورا نہ اترنے کی وجہ سے نقصان میں رہتے ہیں۔

فرماتا ہے کہ تمام انسان ایک جیسے نہیں ان میں نیک بھی ہیں اور بد بھی۔ اور جو جہنم تیار ہے تو ان ہی میں بد لوگوں کے لئے یہ جہنم میں جانے والے لوگ حیوانات سے بھی بدتر ذہنیت کے لوگ ہیں۔ ظاہر اپنے ہم جنس انسانوں جیسے دل رکھتے ہیں مگر وہ ایسے دل ہیں جو عقل و شعور سے کورے ہیں۔ گو وہ لوگ ظاہر آنکھیں بھی رکھتے ہیں مگر وہ ایسی آنکھیں جو برے بھلے میں مفید و مضر میں اور حق و باطل میں تمیز کر سکیں۔ ان کے کان بھی ہیں مگر ایسے کان جن میں سننے کی صلاحیت نہیں۔ پس ایسی مخلوق کا کیا نام رکھو گے؟ حیوان؟ نہیں نہیں! یہ حیوانوں سے بھی بدتر ہیں۔ اور ان سے بھی زیادہ بے راہ، زیادہ جاہل اور زیادہ بیہوش۔ لوگو! خبردار کہیں یہ نہ کہہ دینا کہ خدا ہی گمراہ کرتا اور وہی انسان سے صفات حسنہ چھین کر ان کو صفات بد حیوانیہ سے متصف کرتا ہے۔ نہیں نہیں خدا کا کوئی وصف برا نہیں۔ اس کا کوئی کام برا نہیں۔ یہ کج بختیاں ملحد بے دین لوگوں کی اختراعیں ہیں۔ خدا نے تم کو ڈھیل دے رکھی ہے۔ آزاد چھوڑ رکھا ہے اور فاعل مختار بنایا ہے۔ سو جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ یاد رکھو کہ جو بو کر گندم کاٹنے کی توقع کرنا احمقوں کا شیوہ ہے۔

ترجمہ آیات ۱۸۲-۱۸۸:- اور جو لوگ ہمارے احکام کو جھٹلاتے ہیں ہم عنقریب انہیں آہستہ آہستہ گرفت میں لیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوگا۔ اور میں انہیں ڈھیل دوں گا بلاشبہ میری تدبیر بہت معقول ہے۔ کیا انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ ان کے رفیق کو کسی قسم کا جنون نہیں وہ تو صاف ڈرانے والے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے انتظام اور ان چیزوں کو جو اللہ نے پیدا کی ہیں نظر غائر سے نہیں دیکھا اور نہ اس بات پر غور کیا کہ شائد ان کی مدت عمر ہی قریب الاختتام ہو پھر تم ہی بتاؤ کہ اس کے بعد وہ اور کس بات پر ایمان لائیں گے۔ جن کو اللہ گمراہ کر دے کوئی بھی اس کو راہ دکھانے والا

Marfat.com

نہیں اور وہ ان کو ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے۔ اے پیغمبر! لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو میرے رب ہی کے پاس ہے۔ وہی اس کو اس کے وقت پر ظاہر کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں ایک بھاری حادثہ ہوگا تمہیں تو بس اچانک ہی آلیگی اے پیغمبر! آپ سے تو اس طرح پوچھتے ہیں گویا آپ اس کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ کہہ دیجئے کہ میں اپنی جان کے لئے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی ضرر کا مگر اس قدر جو اللہ کو منظور ہو اور اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت کچھ فائدہ حاصل کرلیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف بھی نہ پہنچتی۔ میں تو صرف ڈرانے والا اور جو ایمان رکھتے ہیں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں۔

شرح:۔ اس رکوع میں ایک اور حقیقت پر روشنی ڈالی ہے اور ایک بڑے تکلیف دہ کانٹے کو انسانی قلوب سے نکال کر باہر پھینکنے کا سامان مہیا کیا ہے۔ فرمایا ہے کہ اے حق پرستو! تم دنیا میں دیکھتے ہو کہ لوگ سرکشی تمرد ایسے افعال قبیحہ میں بھی دن رات مصروف رہتے ہیں۔ قوانین الہیہ کی توہین بھی کرتے ہیں اور ہر وہ کام جو خدا کی ناراضگی اور اس کے عذاب کا مستوجب ہو کر گزرتے ہیں۔ مگر ان تمام باتوں کے باوجود تم دیکھتے ہو کہ وہ عیش و تنعم اور راحت و فرحت کی زندگیاں گزارتے ہیں۔ دنیاوی طاقتیں سب کی سب ان کے قدم چومتی ہیں! سنو! یہ کاٹھ کی ہنڈیا والی بات ہے جو روز روز نہیں چڑھا کرتی۔ وہ بہت جلد اپنے کئے کی سزا چکھ لیں گے۔ حق کو ثبات ہے اور استقلال مگر دروغ کو فروغ نہیں۔ تم انجام کو دیکھو کہ اس غفلت اور بھول کے کیا نتائج ان لوگوں کو پیش آنے والے ہیں۔

اے پیغمبر! آپ ان حقائق و معارف کی طرف لوگوں کی توجہ پھرا دیں۔ آپ کے زمانے کے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ تو عقلمند اور صحیح القلب انسان ہیں دیوانہ نہیں، مجنون نہیں آپ وہ ہستی ہیں جو لوگوں کو عذاب آخرت سے ڈرانے اور انہیں ابدی راحت کی طرف بلاتے ہیں۔ آپ کی بیان کردہ تمام نشانیوں کو زمین و آسمان میں اور ہر اس شے میں موجود پا رہے ہیں جسے ہم نے پیدا کیا ہے اور ہر ایک کو معلوم ہے کہ حیات دنیا ابدی نہیں پس جو لوگ آپ کی بات کو سچ نہیں سمجھیں گے اور قرآن پر ایمان نہیں

Marfat.com

لائیں گے ان کے لئے اور کون سی بات باقی رہ گئی ہے۔ اب بھی جو نہ مانے تو وہ ایسا گمراہ ہے کہ اس کے ہدایت یافتہ ہونے کی کوئی توقع ہی باقی نہیں۔ وہ گمراہی کے دریاؤں میں بہتا بہتا دور تک بہہ جائے گا اور بالآخر وہیں غرقاب ہو کر رہ جائے گا۔ ہم اس کو وہاں سے نکالنے والے نہیں۔

اے پیغمبر! لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں قیامت کا صحیح صحیح پتہ دیجئے کہ وہ کب آنے والی ہے۔ سو ان کو آپ یہ بتا دیں کہ قیامت کوئی معمولی چیز نہیں۔ قیامت تو ایک ایسے واقعہ کا نام ہے جس کے وقوع پذیر ہونے سے دنیا مانیا کی سب چیزیں پناہ مانگتی ہیں اس کا علم ہم نے کسی کو نہیں عطا کیا وہ جب آئے گی اچانک آئے گی۔ لہٰذا تم علی الاعلان لوگوں کو سنا دیجئے کہ قیامت کا علم صرف خدائے واحد کو ہے مجھے تو صرف اتنا ہی علم ہے اور نفع حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کا صرف اتنا مقدور ہے جس قدر خداوند تعالیٰ نے مجھے خود عطا کر رکھا ہے اگر ہر قسم کا علم غیب مجھے حاصل ہوتا تو میں یقیناً" ہر مضرت سے بچ جایا کرتا اور ہر طرف سے کامیابی ہی کامیابی حاصل ہوتی مگر تم دیکھتے ہو مجھے اذیتیں بھی پہنچتی ہیں۔ دشمن بھی ستاتے ہیں۔ بیماریاں بھی آتی ہیں۔ لوگوں کی شرارتوں کے جال میں بھی پھنس جاتا ہوں۔ دولت مند بھی نہیں ہوں۔ شاہانہ شان و شوکت بھی نہیں رکھتا۔ پس اگر علم غیب سے بہرہ مند ہوتا تو ان تمام اذیتوں اور تکلیفوں سے بچ جاتا۔ لوگو سنو! مجھے ان باتوں سے قطعاً" کوئی تعلق نہیں میرا فرض منصبی تو یہ ہے کہ لوگوں کو نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈراؤں اور فرمانبرداری کے خوشگوار نتائج سے آگاہ کروں۔

ترجمہ آیات ۱۸۹-۲۰۶:- وہ وہی ذات ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے دل لگائے پھر جب مرد عورت سے مقاربت کرتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل ہو جاتا ہے جسے وہ لئے پھرتی ہے پس جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے تو دونوں مل کر اپنے رب سے دعا کرتے ہیں کہ خدایا! اگر تو نے ہمیں صحیح و سالم بچہ عنایت فرمایا تو ہم بالضرور شکر گزار رہوں گے۔ پس جب وہ انہیں صحیح و سالم بچہ عنایت فرماتا ہے تو وہ دونوں اس چیز میں اللہ کے شریک ٹھہرانے لگتے ہیں جو اس نے ان کو دی ہے سو ان کے شرک سے اللہ کی ذات بہت بلند ہے۔ کیا یہ ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں

Marfat.com

جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود مخلوق ہیں اور وہ ان کی مدد کی طاقت بھی نہیں رکھتے اور نہ ہی خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اگر آپ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ آپ کی پیروی نہیں کریں گے۔ آپ کے لئے برابر ہے آپ ان کو دعوت دیں یا خاموش ہو رہیں۔ وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہارے جیسے بندے ہی ہیں۔ پس تم ان کو پکارو تو چاہئے کہ وہ بھی تمہاری بات مان لیں اگر تم سچے ہو۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں۔ اے پیغمبر! کہہ دیجئے تم اپنے شریکوں کو بلا لو پھر جو تدبیر چاؤ اختیار کر لو اور مجھ کو کوئی مہلت نہ دو۔ بلاشبہ میرا کارساز تو وہی اللہ ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہی تمام نیکو کار لوگوں کی کارسازی کرتا ہے اور تم جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ سنتے نہیں اور آپ نے انہیں دیکھا کہ وہ بظاہر تو دیکھتے حالانکہ وہ آنکھوں سے دیکھ سکتے ہی نہیں درگذر ہی کریں اور نیکی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں اور اگر شیطان کی طرف سے آپ کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ سے پناہ طلب کر لیا کریں بیشک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ یقیناً" وہ لوگ جو پرہیزگار ہیں جب شیطان کی طرف انہیں کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو وہ خبردار ہو جاتے ہیں حتی کہ فورا" بصیرت سے کام لینے لگتے ہیں اور ان لوگوں کے بھائی بند ان کو گمراہی میں کھینچے لئے جاتے ہیں پھر کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے اور جب آپ ان کے پاس کوئی حکم نہیں لاتے تو کہتے ہیں آپ نے اسے خود کیوں نہیں بنا لیا۔ کہہ دیجئے کہ میں تو اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔ یہ تمہارے رب کی جانب سے بصیرت کی باتیں ہیں اور جو ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور آپ اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ چپکے چپکے بغیر آواز بلند کئے ہوئے اپنے رب کو صبح و شام یاد کریں اور غفلت شعار لوگوں میں سے نہ ہو جایئے گا۔ بیشک وہ جو آپ کے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت کرنے سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

Marfat.com

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ پیشتر اس کے کہ بنی آدم دنیا میں ظہور پذیر ہوتے۔ اللہ عزوجل نے اپنی قدرت کاملہ سے سب ارواح سے یہ عہد و اقرار لیا تھا کہ وہ دنیا میں جا کر اسے بھولیں گے نہیں اور سوائے اس کے کسی کو اپنا کارساز، پروردگار اور قاضی الحاجات نہیں تسلیم کریں گے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اس کے بعد جب انسان کو دنیا میں بھیجا گیا تو تھوڑے عرصہ کے بعد ہی ہوں سے لیکر چھوٹوں تک سب خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگے۔ مثلاً" والدین کو جب یہ امید ہوئی کہ اللہ ان کو اولاد دینے والا ہے تو پہلے انہوں نے دعائیں کیں کہ خدایا! اگر بچہ صحیح و سالم اور تندرست پیدا ہوا اور جیتا رہے تو ہم مارے ممنونیت کے ہر وقت تیرے سامنے سرنگوں رہیں گے مگر جب ان کے حسب منشا خدا نے انہیں بچہ دے دیا تو کہنے لگے کہ صاحب یہ بچہ فلاں دیوتا اور فلاں بت کے طفیل ہمیں ملا ہے۔ اور بعض منچلوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ یہ بچہ تو فلاں دیوتا یا فلاں بت نے دیا ہے۔ حالانکہ ان کے دیوتا، دیویاں اور بت سب میرے محتاج ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان اس قدر ظالم اور جاہل واقع ہوا ہے کہ باوجود اس امر کے کہ وہ دیکھتا ہے کہ حقیقتاً" ہمارے سوا کوئی کسی کا نہ خالق ہے نہ رزاق۔ نہ کوئی کسی کا کچھ بگاڑ سکتا ہے نہ سنوار سکتا ہے۔ پھر بھی وہ دوسروں کے سامنے سرنگوں ہوتا اور ذلیل ہو کر ان کو اپنا قبلہ حاجات قرار دیتا ہے جو اپنے ہاتھ، پاؤں کا بھی آپ مالک نہ ہو۔ جو آنکھوں اور کانوں کے لئے کسی دوسری ہستی کا محتاج ہو وہ بھلا ان کی کیا مدد کرے گا۔ خاک؟

اے پیغمبر! دنیا کو سنا دو کہ مجھے سوائے خدا کے کسی سے کچھ واسطہ نہیں۔ وہی معبود برحق ہے۔ میں اس کی عبادت کرتا ہوں اور وہی میرا کارساز حقیقی ہے۔ لہٰذا اسی کا محتاج ہوں۔ وہ خدائے برحق ہے۔ جس نے یہ قرآن مجید نازل کیا ہے۔ وہ صرف نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے۔ تم خدا کو چھوڑ کر جس سے بھی مدد طلب کرو گے وہ تمہیں مدد نہیں دے سکے گا۔ پس کسی سے ایسی چیز طلب کرنا جو نہ اس کے پاس ہو اور نہ اس کے پیدا کرنے پر قادر ہو بڑی جہالت کی بات ہے۔

اے پیغمبر! تم اپنے تبلیغی کام میں برابر لگے رہو اور درگذر کرنے کا شیوہ اختیار کرو۔ جو لوگ متعصب ہوں ان سے زیادہ تعرض نہ کرو۔ جن میں نیکی کی ذرا صلاحیت

Marfat.com

موجود ہو ان کو نیکی کی راہ دکھاؤ۔ متعصب اور جاہل لوگ خود بخود راہ راست پر آجائیں گے اور تمہاری بات پر جو لوگ کان دھریں۔ ایمان لے آئیں اور برے کاموں سے بچنے لگیں ان سے کہو کہ وہ کسی لحظہ خدا کو نہ بھولیں اور شیطانی پھندوں میں نہ پھنسیں۔ اگر ان کا یہ طریق عمل رہا تو ان کے دل کبھی غفلت کی لپیٹ میں نہیں آئیں گے۔ اور منکرین حق کی کج بحثیوں کے جواب میں تم صرف اس قدر کہہ دیا کرو کہ میں تو ایک ایسا انسان ہوں جو پروردگار عالم کے حکموں کا مطیع ہوں۔ میں نے تم کو جو باتیں بتا دی ہیں وہ تمہارے غافل دلوں کو بیدار کرنے کے لئے بالکل کافی ہیں۔ میری بتلائی ہوئی راہ پر چلنا ہی راہ ہدایت پر چلنا ہے اور یہی بخشش و رحمت کی راہ ہے۔ جب قرآن کے احکام تمہیں سنائے جائیں تو ہمہ تن گوش بن کر سنا کرو اور کامل خاموشی اختیار کر رکھو اس طریق کار سے تمہیں وہ باتیں معلوم ہو جائیں گی جو بخشش و رحمت کا باعث ہوا کرتی ہیں اور جب تم ان پر عمل کرو گے تو یقیناً "صد ہزاراں رحمتوں کے مستحق قرار دیئے جاؤ گے۔ نیز تمہارے لئے ضروری ہے کہ خدا کا خیال کسی وقت بھی تمہارے ذہن سے نہ اترے۔ صبح و شام اسے یاد رکھو یہ ضروری نہیں کہ اونچی اونچی اللہ پکارتے پھرو اس کو یاد رکھنا اس کے اوامر و نواہی کو یاد رکھنا ہے۔ پس جس کسی کو اس کے اوامر و نواہی یاد نہیں تو وہ غافل ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ ملائکہ کی طرح بلند مرتبت بن جاؤ تو عبادت سے جی نہ چراؤ اور اس کے حضور سر بسجود ہونے میں سستی نہ کرو اور نہ غفلت برتو۔

سورۃ الجن

(۴۰) (۷۲)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۹:- اے پیغمبر! اعلان کر دیجئے کہ مجھے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے مجھے قرآن پڑھتے سنا پس انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک

الواحد۔ الاحد۔ الصمد۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاہر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ الغنی۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الہادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔ الحمید۔ الشہید۔ الحق۔ الوکیل۔ القوی۔ المتین۔ الولی۔ الحمید۔ المحصی۔ المبدئ۔ المعید۔ المحیی۔ المیت۔ الحی۔ القیوم۔ الواجد۔ الماجد۔ الواحد۔ الصمد۔ القادر

عجیب قرآن سنا ہے جو راہ ہدایت دکھاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب تو ہم کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی شان بڑی بلند ہے۔ اس نے نہ تو کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے نہ بیٹا اور یہ کہ ہم میں سے جو احمق تھا وہ اللہ کی نسبت بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتا تھا اور ہم خیال کیا کرتے تھے کہ انسان اور جن اللہ کی نسبت جھوٹ نہیں بولتے اور انسانوں میں سے بعض لوگ۔ جنوں کے بعض افراد کی پناہ لیا کرتے تھے۔ ان لوگوں نے انہیں اور بھی زیادہ مغرور کر دیا۔ اور جس طرح تم خیال کیا کرتے ہو انہوں نے بھی خیال کر رکھا ہے کہ اللہ کسی کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا اور ہم نے آسمان کو بھی ٹٹولا تو اسے بڑے مضبوط چوکیداروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور یہ کہ ہم آسمان کے کئی بیٹھنے کے ٹھکانوں پر باتیں سننے کے لئے جا بیٹھا کرتے تھے مگر جو اب سننا چاہے تو وہ اپنے لئے ایک شعلہ تیار پاتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ زمین پر بسنے والوں کو کوئی نقصان پہنچانا مطلوب ہے یا اللہ تعالیٰ ان کے حق میں بہتری کا ارادہ رکھتا ہے اور ہم میں بعض تو نیک ہیں اور بعض کچھ اور طرح کے ہیں ہم بھی مختلف طریقوں پر تھے اور ہمیں یقین ہے کہ ہم نہ تو زمین میں اللہ کو ہرا سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں اور ہم نے جب یہ ہدایت نامہ سنا یا تو اس پر ایمان لے آئے پھر جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا وہ نہ تو کسی نقصان سے ڈرے گا اور نہ کسی کے ظلم سے اور ہم میں بعض فرمانبردار ہیں اور بعض سرتابی کرنے والے۔ سو جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی انہوں نے سیدھی راہ ڈھونڈھ نکالی اور جو سرتابی کرنے والے ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔ اگر وہ سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ہم ان کو افراط سے پانی دیتے تاکہ ان کو اس میں آزمائیں اور جو کوئی اپنے رب کی یاد سے روگردانی کرے گا وہ اس کو کٹھن عذاب میں داخل کرے گا۔ مسجدیں تو اللہ کے لئے ہیں سو تم خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو نہ پکارو اور جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوا کہ اس کو پکارے تو لوگوں کا اس پر جھرمٹ بند ہونے لگتا ہے۔

شرح:- اس سے پہلے بھی ایک جگہ یہ واقعہ گزر چکا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کی نماز میں قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ چند جنوں نے آکر سنا اور قرآن مجید کی تاثیر بلاغت' فصاحت اور مضامین پر غور کر کے یہ اندازہ لگایا کہ یہ کسی بندہ کا کلام نہیں یقیناً" خدا کا کلام ہے چنانچہ وہ ایمان لے آئے اور اپنی بستی میں آکر اوروں کو

Marfat.com

اطلاع کی کہ ہم سے آج ایسا واقعہ پیش آیا ہے اس سورت میں اس کی تفصیل ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ہمارا رسول قرآن پڑھ رہا تھا کہ جنوں کی ایک جماعت آئی اور اسے قرآن سننے کا اتفاق ہوا۔ جب وہ سن چکے تو انہوں نے فوراً کہہ دیا کہ یہ ایک عجیب کتاب ہے کیونکہ اس کا حرف حرف اور اس کا ہر شوشہ رشد و ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔ لہٰذا ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور جو کچھ بیان کرتا ہے سب درست ہے اور بجا گو ہماری گزشتہ زندگیاں خدا کے ساتھ شرک کرتے گزری ہیں۔ اب ہم اقرار کرتے ہیں کہ آئندہ ایسا نہ کریں گے۔ اور یہ جو ہم لوگ کہتے تھے کہ اللہ کی بیوی بھی ہے اور فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں تو یہ بھی ہماری غلطی تھی۔ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے خدا کے معاملے میں کوئی جھوٹ بات نہ کہے۔ اس سے پہلے بعض لوگ جنوں سے مدد لیا کرتے تھے جس سے جنوں کو اور بھی جرات ہو گئی تھی۔ مگر اب ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ جنوں کے یہ اختیارات بھی اب ان سے چھن گئے ہیں۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ آسمان پر جہاں سے وہ بعض خبریں سن سنا کر لایا کرتے تھے۔ سخت پہرے لگ گئے ہیں۔ پہلے ہم آسمان کے نزدیک بعض مقامات پر گھات لگا کر بیٹھ جاتے اور ادھر ادھر کی کچھ باتیں سن آیا کرتے تھے۔ کیونکہ زیادہ رکاوٹ نہ تھی مگر اب یہ حالت ہے کہ اگر کوئی اوپر جاتا ہے تو فوراً اس پر شہاب ثاقب پھینکا جاتا ہے جس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس تبدیلی سے یا تو اہل عالم کو کوئی فائدہ پہنچانا مقصود ہے یا ان کو کسی نافرمانی کی پاداش میں نقصان پہنچانا مطلوب ہے۔ آج سے پہلے ہم مختلف گروہوں اور فرقہ بندیوں میں منقسم تھے۔ کوئی ہم میں سے نیک تھا کوئی بد کوئی ہدایت پر تھا کوئی گمراہ کوئی فرمانبردار تھا کوئی نافرمان۔ مگر جب ہم نے قرآن سن لیا ہے ہمیں یقین کامل ہو گیا ہے کہ کسی کو طاقت نہیں کہ وہ قرآن کی نافرمانی کر کے خدا کے عذاب سے بچ سکے یا بھاگ کر کہیں جا سکے۔ لہٰذا ہم سنتے ہی ایمان لے آئے ہیں۔ سو جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا اسے تو کسی طرح کا خوف ہی نہیں اور جو کوئی قرآن کو سننے کے بعد بھی مسلمان نہ ہوا اور اپنے رب پر ایمان نہ لایا وہ جہنم کا ایندھن بنے گا۔

یہ تھیں وہ باتیں جو مسلمان جنوں نے قرآن سننے کے بعد اپنی بستی میں جا کر کیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ہمارے رسول اہل مکہ جو قحط کی صعوبتیں آج

Marfat.com

کل جھیل رہے ہیں اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں اگر یہ ہماری بتائی ہوئی سیدھی راہ پر چلتے اور قرآن پر عمل پیرا ہوتے تو ہرگز ہرگز ان مصیبتوں میں گرفتار نہ ہوتے۔ قحط اور خشک سالی کی بجائے فراوانی اور باران رحمت کے مزے اڑاتے اور عزو وقار کی زندگیاں بسر کرتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا ہماری نصیحتوں کو نہ سنا اور ہماری یاد کو سرے سے بھلا ہی دیا۔ ایسے لوگوں کو ہم روز بروز عذاب کے قریب تر کرتے جایا کرتے ہیں۔ سو یہی حال ان کا ہو رہا ہے۔

سنو! مسجدیں محض اس لئے ہیں کہ ان میں بیٹھ کر اللہ کو یاد کیا جائے اور اس کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے مگر اہل مکہ تم نے خانہ کعبہ کی مسجد میں بت بنا رکھے ہیں اور ہماری عبادت کے ساتھ ساتھ بتوں کی عبادت بھی کرتے ہو۔ گویا ایک طرح سے ان کو شریک بنا رکھا ہے۔ تمہارا یہ فعل بالکل ناروا اور مستوجب سزا ہے۔ دیکھو ہمارا رسول قرآن پڑھ کر سناتا ہے تو تم کس طرح جھرمٹ کے جھرمٹ اور ہجوم در ہجوم اس کے گرد جمع ہو جاتے ہو۔ چاہئے کہ تم اس کی بات سن کر اسے اپنے دلوں میں جگہ دو اور اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔

ترجمہ آیات ۲۰-۲۸:- کہہ دیجئے کہ میں تو اپنے رب کو پکارتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔ فرما دیجئے کہ میرے اختیار میں نہ تمہارا نقصان ہے اور نہ نفع۔ کہہ دیجئے کہ مجھے خدا سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور نہ اس کے سوا میرے لئے کوئی جائے پناہ ہے ہاں میرے ذمے اللہ کے احکام اور اس کے پیغاموں کو پہنچا دینا ہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہوگی جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تب جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور اور تعداد میں تھوڑے ہیں کہہ دیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ آیا وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے قریب ہے یا میرا رب اس کے لئے میعاد ٹھہرا دے گا۔ وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیبی علوم پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ہاں اپنے کسی ایسے رسول کو جس کو منتخب کر لے پھر اس کے آگے پیچھے چوکیدار مقرر کر دیتا ہے تاکہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور ان کے سارے معاملات اس کے احاطہ علم میں ہیں اور تمام چیزوں کو

Marfat.com

اس نے اپنی نظر میں گن رکھا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ مخالفین اسلام جو اسلام اور پیغمبر اسلام سے دور بھاگتے ہیں محض حماقت جہالت اور ضد سے ایسا کرتے ہیں ورنہ تعلیمات اسلامیہ میں کون سی ایسی بات ہے جو ان کو ناپسند ہے یا کسی کو بھی ناپسند ہو سکتی ہے۔ فرمایا اے ہمارے رسول! لوگوں کو بتا دیجئے کہ تعلیمات قرآنیہ کا لب و لباب یہ ہے کہ خدائے یگانہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو سمیع و شریک نہ بناؤ دوسرے یہ مت سمجھو کہ کوئی کسی کو نفع دے سکتا ہے یا نقصان پہنچا سکتا ہے حتیٰ کہ میں بھی جو اس کا آخری رسول ہوں کچھ نفع و نقصان اپنے اختیار میں نہیں رکھتا یعنی اگر بالفرض میں اپنے فرائض میں کوتاہی کروں تو کوئی شخص نہیں جو مجھ کو اللہ کے ہاتھ سے بچا لے اور کوئی جگہ نہیں جہاں بھاگ کر چلا جاؤں اور اس کے عتاب سے بچ سکوں۔ میرا کام صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام تم لوگوں تک من و عن اور بلا کم و کاست پہنچا دوں۔ ہاں اگر تم ان کو نہ مانو گے تو اپنے اللہ کی اور میری نافرمانی کرو گے تو اللہ تم کو سزا دے گا اور وہ یہ کہ تم کو دوزخ کی آتش سوزاں کے سپرد کر دے گا۔

سنو! آج تم کو اپنی جتھہ بندی اور اپنے ساتھیوں کی تعداد پر بڑا ناز ہے مگر وہ دن دور نہیں جب تم کو پتہ چل جائے گا کہ کس کے ساتھی کمزور اور گنتی میں بڑے تھوڑے تھے۔ باقی رہا وہ وعدہ جو جلدی پورا ہونے والا ہے یا دیر میں۔ تو اس کا علم بھی مجھے نہیں دیا گیا۔ کیونکہ یہ ایک غیب کی بات ہے اور خدا اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ ہاں اگر کچھ بتانا ہوتا ہے تو صرف اپنے محبوب و مرتضیٰ رسولوں کو بقدر ضرورت بتاتا ہے۔ اور اس کا انتظام بھی ایسا کرتا ہے کہ اس کے علاوہ دوسرا کوئی کچھ سننے نہ پائے۔ فرمایا! یہ انتظامات ہم نے اس لئے کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ لے کہ آیا فرشتوں نے رسولوں کو اور رسولوں نے لوگوں کو ہمارے احکامات بلا کم و کاست پہنچا دیئے ہیں اور اتمام حجت کر دیا ہے؟

(۴۱) سورۃ یٰسٓ (۳۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

Marfat.com

ترجمہ آیات ۲-۱۲:- قسم ہے قرآن با حکمت کی بیشک آپ رسولوں میں سے ہیں۔ سیدھی راہ پر ہیں۔ یہ قرآن غالب و مہربان خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جس کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے تھے سو وہ غفلت میں پڑے ہیں۔ بیشک ان میں سے اکثر عذاب کے مستوجب ہو چکے ہیں۔ سو وہ ایمان نہیں لائیں گے ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جو ٹھوڑیوں تک ہیں اس لئے ان کے سر اوپر کو اٹھے رہ گئے ہیں اور ہم نے ان کے آگے ایک دیوار اور ان کے پیچھے ایک دیوار کھڑی کر دی اس طرح ہر طرف سے ان کو گھیر دیا۔ سو وہ نہیں دیکھتے اور ان کے حق میں برابر ہے کہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ آپ صرف ان کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور بن دیکھے اللہ سے ڈرے سو ایسے شخص کو اجر عظیم اور مغفرت کی خوشخبری دیجئے۔ بیشک ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ وہ آگے بھیجتے اور جو کچھ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اس کو ضابطہ تحریر میں لے آتے ہیں اور ہر ایک چیز کو ہم نے واضح کتاب میں مضبط کر رکھا ہے۔

شرح:- متعدد احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کریم کا دل سورۃ یٰسین ہے اس کو تلاوت کرنے اور اس کے معانی پر غور و خوض کرنے کا بڑا ثواب بتایا گیا ہے۔ اس سورۃ کی ابتدا اس امر سے ہوئی ہے کہ قرآن کریم اپنی شان اعجازی و حکیمانہ تعلیمات اور ناقابل انکار مضامین کے لحاظ سے اس بات کا گواہ ہے کہ وہ ان پڑھ نبی جو اس کو لے کر آیا ہے یقیناً "وہ اللہ کا بھیجا ہوا اور بلاشک و شبہ سیدھی راہ پر ہے۔ اس کی پیروی کرنے والوں کو اس بات کا قطعاً" کوئی اندیشہ نہیں ہے کہ وہ سیدھی راہ سے بھٹک جائیں گے۔

فرمایا! یہ تعلیم اس خدائے قادر و مطلق کی طرف سے ہے کہ اگر تم ان پر عمل پیرا نہ ہو گے تو وہ تمہیں سزا دے گا اور اگر تم ان پر عمل کرو گے تو اجر و ثواب کی نعمتوں سے مالا مال کر دیئے جاؤ گے۔ اس کے بعد فرمایا کہ تبلیغ حق کا جو کام آپ کے سپرد ہوا ہے وہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ آپ کو اس قرآن کے ذریعے صدیوں کے ان سوئے ہوئے انسان نما وحوش کو جگانا ہے جو قوانین انسانیت کو طاق نسیاں پر رکھ چکے ہیں وہ جملائے مطلق ہیں نہ سمجھ و شعور رکھتے ہیں نہ علم و عقل۔ نہ دلوں میں رحم و ترس ہے اور نہ نیکی

Marfat.com

اور بدی کے نتائج و عواقب سے آگاہ ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۳-۳۲:- اور ان کو ایک بستی والوں کا قصہ سنایئے جب وہاں کئی رسول آئے تھے جب ہم نے ان کی طرف دو کو بھیجا تو انہوں نے انہیں جھٹلا دیا پھر تیسرے کے ذریعے ہم نے ان کی تائید کی سو ان نبیوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا تم ہمارے جیسے شہری تو ہو اور خدا نے کچھ بھی نازل نہیں فرمایا تم محض جھوٹ بولتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف ہی بھیجے گئے ہیں اور ہمارا فرض تو صرف پیغام صریح کا پہنچا دینا ہے۔ انہوں نے کہا ہم تو آپ لوگوں کو منحوس سمجھتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو ہم تم کو پتھروں سے ہلاک کر ڈالیں گے اور تم کو ہماری جانب سے بہت دردناک سزا ملے گی۔ رسولوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا اگر تم کو نصیحت کی جائے تو یہ نحوست ہے بلکہ تم حد سے گزرنے والے ہو۔ اور شہر کے دور مقام سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا اے میری قوم ان رسولوں کی بات مانو۔ ان لوگوں کی بات مانو جو تم سے کسی عوض معاوضے کے خواہاں نہیں اور راہ ہدایت پر ہیں اور کیا وجہ ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور سب اس کی طرف لوٹائے جائیں گے کیا میں خدا کو چھوڑ کر ایسے معبود اختیار کروں کہ اگر خدا مجھے تکلیف پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش نہ مجھے کچھ فائدہ پہنچا سکے اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں اگر میں ایسا کروں تو میں یقیناً" صریح گمراہی میں جا پڑوں گا۔ میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں سو میری بات سنو۔ ارشاد ہوا کہ جا جنت میں داخل ہو۔ اس نے عرض کی کہ اے کاش! میری قوم کو بھی یہ بات معلوم ہوتی کہ کس سبب سے میرے رب نے مجھے بخشا ہے اور اپنے معززین میں قرار دیا ہے اور اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ ہمیں لشکر اتارنے کی ضرورت تھی وہ عذاب تو بس ایک سخت آواز تھی کہ وہ بجھ کر رہ گئے۔ ایسے بندوں کے حال پر افسوس ہے ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کی انہوں نے ہنسی نہ اڑائی ہو۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان سے قبل ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک کیا ہے۔ جو کبھی ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے اور سب کے سب ہمارے روبرو حاضر کئے جائیں گے۔

شرح:- اس رکوع میں مثال کے طور پر ایک قصہ بیان کیا ہے جس سے ثابت کیا ہے

Marfat.com

کہ رسولوں کا آنا اور منکروں کا انکار کوئی نئی بات نہیں اس سے پیشتر بھی ایسے کئی واقعات ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ایک گاؤں تھا جہاں کے لوگ بت پرست تھے خدا کے دو رسول ان لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے کے لئے گئے مگر گاؤں والوں نے ان کی باتوں پر کان نہ دھرا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کے لئے ایک تیسرا شخص بھی بھیج دیا اور اب تینوں نے مل کر وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کیا۔ وہ صرف یہی بات کہتے کہ اے لوگو! ہمیں خدائے رحمٰن کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ ہم تمہیں اس کے احکام سے آگاہ کریں اور جس اخلاقی پستی میں پڑ کر تم اپنی زندگی اور عاقبت دونوں کو گنوا رہے ہو۔ اس سے تمہیں نکالیں۔ وہ کہنے لگے تم کس طرح رسول بن گئے ہو۔ ہم میں تم میں کیا فرق ہے۔ تم بھی تو آخر ہماری طرح ہو اور جو یہ کہتے ہو کہ خدا نے یہ احکام نازل کئے ہیں سو اس نزول کی ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ تم افترا پردازی کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا قسم بخدا! ایسا نہیں ہم واقعی اس کے رسول ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ اس کے احکام کو ہر حال میں تم تک پہنچا دیں اس زمانے میں وہاں قحط تھا لوگ کہنے لگے کہ اے رسولو! جب سے تم نے ہمارے شہر میں قدم دھرا ہے ہم قحط کی مصیبت میں گرفتار ہو رہے ہیں۔ ہو نہ ہو یہ تمہاری ہی نحوست کا نتیجہ ہے۔ تم ہمارا شہر چھوڑ کر فوراً نکل جاؤ ورنہ ہم تمہیں پتھر مار مار کر جان سے ہلاک کر دیں گے اور سخت تنگ کریں گے۔ رسولوں نے کہا بھلے لوگو! تم غلطی پر ہو۔ یہ قحط سالی تمہاری شامت اعمال کی وجہ سے ہے۔ ہماری نحوست نہیں کیونکہ ہم تو وہی بات کرتے ہیں جو خدا کو پسند ہیں اور اس کی خوشنودی کا باعث ہیں۔ آؤ تم بدکاریوں سے باز آجاؤ تمہیں اس شہر کی کسی دوسری جانب سے ایک آدمی آیا اور اس نے اس بحث میں حصہ لے کر رسولوں کی حمایت کرنی چاہی اس نے کہا کہ لوگو! میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ واقعی خدا کے رسول ہیں اور یہ تبلیغ کسی لالچ کے خیال سے نہیں کرتے جو کچھ کہتے ہیں سب درست اور ٹھیک ہوتا ہے۔ سنو! یہ کہتے ہیں کہ صرف ایک خدائے واحد کی عبادت کرو۔ بت پرستی کو چھوڑ دو سو ان کا کہنا بالکل بجا ہے۔ ہمیں صرف اسی خدائے یگانہ کے سامنے سر جھکانا چاہئے اور اسی کے خوف سے لرزنا چاہئے جس نے ہم کو پیدا کیا ہے اور جس کے پاس پھر ہمیں لوٹ کر جانا ہے ان بتوں کی دہلیزوں پر سر جھکانے کا کیا فائدہ جو نہ

Marfat.com

مشکل میں کام آسکیں نہ کچھ سنوار سکیں اگر کوئی چیز خدا کا پلہ چھوڑ کر ان خیالی خداؤں سے دامن گیر ہوتا ہے تو وہ یقیناً "صریح گمراہی میں پڑتا ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ جو کچھ یہ رسول کہہ رہے ہیں حق اور بجا ہے اور میرا اس پر ایمان ہے اس پر لوگوں نے فرط جوش اور غضب میں آکر بت پرستی کے نشے میں اس حق گو مرد کو قتل کر دیا۔ وہ سیدھا اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر انعامات الٰہی سے مالا مال ہو گیا۔ کیونکہ شہید تھا اس نے وہاں بھی یہ آرزو ظاہر کی کہ اے کاش! اس کی قوم اس کی بات پر کان دھرتی اور جو انعامات آج مجھے عطا ہو رہے ہیں وہ بھی ان سے متمتع ہوتی۔ الغرض ان لوگوں نے رسولوں کی باتوں کو نہ مانا۔ راہ راست پر نہ آئے اور تباہ برباد ہو گئے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ایسے کئی عبرتناک انجام دنیا کی قومیں دیکھ چکی ہیں مگر پھر بھی اہل دنیا سبق حاصل نہیں کرتے۔ حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ اس چند روزہ زندگی کو گزارنے کے بعد اس کے حضور میں پیش ہوں گے اور اپنے اچھے برے کی جزا سزا پائیں گے۔

ترجمہ آیات ۳۳-۵۰:- اور ان کے لئے ایک نشان مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا یعنی شاداب اور اس میں سے اناج نکالا سو اس سے لوگ کھاتے ہیں اور اس میں ہم نے کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور اس میں چشمے جاری کئے تاکہ لوگ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور ان چیزوں کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا پھر یہ کیوں شکر گزار نہیں ہوتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ان سب چیزوں کے جوڑے بنائے ان میں سے جن کو زمین اگاتی ہے اور خود ان کو بھی اور ان چیزوں کو بھی جو ان کے علم میں بھی نہیں جوڑا جوڑا بنایا اور ان لوگوں کے لئے رات بھی ایک نشانی ہے کہ اس میں سے ہم دن کو نکالتے ہیں سو وہ یکایک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور آفتاب اپنی قرار گاہ کی طرف چلا جا رہا ہے۔ یہ اندازہ ہے اس خدا کا جو غالب اور باخبر ہے اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر دیں یہاں تک کہ وہ پرانی شاخ کی مانند رہ جاتا ہے نہ سورج کے لئے زیبا ہے کہ وہ چاند کو جا لے اور نہ رات ہی دن سے پہلے نمودار ہو سکتی ہے۔ اور تمام اپنے اپنے مدار میں تیرتے رہتے ہیں اور ان کے لئے ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا اور ان کے لئے ہم نے کشتی ہی کی طرح چیزیں پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں پھر نہ ان کا کوئی فریاد رس ہو اور نہ چھٹکارے جا

Marfat.com

سکیں مگر ہاں یہ ہماری مہربانی ہے اور وقت مقرر تک ان کو قطع پہنچانا ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس سزا سے ڈرو جس سے دوچار ہو اور جو بعد کو ہوگی تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی ایسی نہیں آئی جس سے انہوں نے منہ نہ موڑا ہو اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو یہ کافر ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم کسی ایسے شخص کو کھانا کھلائیں جس کو خدا چاہتا تو خود کھلا دیتا۔ تم تو صریح گمراہی میں ہو اور پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ قیامت کب پورا ہوگا۔ یہ لوگ بس ایک آواز سخت کے منتظر ہیں جو ان کو اچانک آپکڑے گی اور یہ لڑ جھگڑ رہے ہوں گے پھر یہ نہ تو کسی کو وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل و عیال کے ہاں لوٹ کر جا سکیں گے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے سامنے اپنی کمالات قدرت کو گنانا شروع کیا ہے اور بتایا ہے کہ معبود حقیقی صرف وہی ہو سکتا ہے جو ایسی قدرت رکھے اور چونکہ خدائے یگانہ کے علاوہ کوئی ہستی ان قدرتوں کی مالک نہیں لہٰذا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ فرمایا دیکھو اور غور کرو کہ زمین میں کس نے جان ڈالی ہے۔ وہ کون ہے جو اس میں طرح طرح کے درخت رنگ رنگ کے پھول اور میوے پیدا کرتا ہے۔ تم خوب سمجھ سکتے ہو کہ یہ چیزیں خالق کے بغیر نہیں بنیں جس نے کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگائے ہیں اور جس نے زمین میں پانی کے چشمے جاری کئے ہیں۔ وہی تمہارا معبود حقیقی ہے۔ وہ تم پر اتنا مہربان ہے کہ تمہارے کھانے پینے کا سامان اور تمہاری ضروریات کو بغیر مانگے پورا کرتا ہے پھر افسوس ہے کہ اگر تم اس کے شکر گزار نہ بنو۔ سنو رات بھی تمہارے لئے ایک نشان حق ہے جنگلے بھلے روشن دن کو ایک طرف کر دیا جاتا ہے۔ تم اندھیرے میں بیٹھے کے بیٹھے رہ جاتے ہو۔ پھر سورج کو دیکھو وہ بلا ناغہ روز طلوع ہوتا اور غروب ہو جاتا ہے۔ اپنے فرض کو بجا لانے میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ چاند کو دیکھو کہ وہ اپنی منازل کے طے کرنے میں کتنا مستعد ہے۔ سورج چاند کے کام میں حارج نہیں ہو سکتا اور رات دن کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ہر کام اپنے اپنے متعین اوقات پر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پھر کتنی ناشکری ہے جو تم حق اطاعت بجا نہ لاؤ۔ حکایت ایک عیسائی عالم نے جو قرآن پاک کی جامعیت کا قائل نہ تھا مسلمان عالم سے پوچھا کہ خدا قرآن میں کیا کہتا ہے

Marfat.com

کہ ہم نے چاند کی منازل مقرر کر دی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند چند معین منازل طے کرتا ہے اب ان منازل کا ذکر قرآن میں کہیں بھی نہیں آیا لہٰذا اس طالب علم کو جو اس بات کا ثبوت بھی قرآن سے ہی چاہے کہ چاند کتنی منزلیں سال میں طے کرتا ہے؟ مایوس ہونا پڑے گا۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ ان منزلوں کی تعداد قرآن میں مذکور ہے۔ اور اگر مذکور نہیں تو پھر قرآن کا دعویٰ کہ وہ تبیان لکل شئی ہے کیوں کر تسلیم کیا جائے؟ اس عالم نے کہا پادری صاحب قرآن نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ چاند سال بھر میں کتنی منزلیں طے کرتا ہے۔ پادری حیران رہ گیا اور اس سے پوچھا کہ وہ کون سی آیت ہے۔ جس سے آپ نے یہ مفہوم نکالا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ لفظ "قدرنٰہ" کے حروف کی الگ الگ قیمت ابجد کے لحاظ سے معلوم کر کے ان کو جمع کر دیں۔ ان ہندسوں کا جو مجموعہ ہوگا وہی منزلوں کی تعداد ہوگی یعنی ۳۶۰ پادری بے اختیار پکار اٹھا کہ مولوی صاحب واقعی اس میں ہر چیز کا بیان ہے مگر اسے سمجھنے کے لئے ذوق سلیم کی ضرورت ہے۔ نظام ارضی و سماوی کو قائم کر کے انسان کو جو فائدہ اللہ نے پہنچایا ہے اس کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ تمہارے لئے اسباب حمل و نقل کو میسر کرنا بھی ہماری عنایت میں سے ہے۔ مگر تم ہو کہ جب ان اسباب سے فائدہ اٹھاتے ہو تو اپنے آپ ہی کو بڑا سمجھنے لگتے ہو حالانکہ تمہیں اتنا بڑا بنا دینے کے بعد بھی کہ تم آسمان اور زمین پر ایک طرح کی حکومت کرنے لگتے ہو۔ اور سمندر پر چلتے اور بے روک ٹوک اس میں سفر کرتے ہو۔ اتنا ضعیف و ناتواں رکھا ہے اگر وہ تمہیں نیست و نابود کرنا چاہے تو ایک لحظہ میں کر سکتا ہے۔

فرمایا انسان ان تمام نشانات حق کو دیکھتا ہے مگر ان پر غور و فکر نہیں کرتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ راہ حق سے بھٹک کر اپنی زندگی کو ذلیل و خوار کر لیتا ہے۔ فرمایا ایسے لوگوں سے اگر کہا جائے کہ تم کو خدا نے آسودہ حال بنایا ہے۔ غریبوں کی مدد کرو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ تم تو کہتے ہو کہ خدا ہر کسی کا خود رزاق ہے پھر کیا وہ ان غریبوں کو کھانے کے لئے نہیں دیتا جو ہم دیں۔ ان کا یہ جواب گستاخی و بے ادبی پر محمول کیا جائے گا۔ اس طرح وہ قیامت کے دن کو بھی نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ اگر قیامت آ سکتی ہو تو آج ہی لے آؤ۔ ایسا کہنا بھی ادب و احترام کے منافی ہے۔ فرمایا ایسے لوگ اپنے آپ کو بہت بڑی ہستی سمجھ کر ایسی باتیں کرتے ہیں مگر جب فنا کا وقت آئے گا تو یہ ایک جھڑک سہنے کی تاب

Marfat.com

بھی نہ لا سکیں گے۔

ترجمہ آیات ۵۱-۶۷:- جب صور پھونکا جائے گا تو یہ فوراً" قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف لپکنے لگیں گے کہیں گے ہائے محرومی! ہمیں کس نے ہماری خواب گاہوں سے جگا دیا۔ یہ وہی قیامت ہے جس کا وعدہ خدائے رحمٰن نے ہم سے کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔ محض ایک آواز ہی تو ہوگی کہ وہ یکایک سب کے سب ہمارے حضور لا حاضر کئے جائیں گے سو اس دن کسی شخص پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور تم کو جو بدلہ ملے گا تو انہیں اعمال کا جو تم کیا کرتے تھے بلاشبہ اہل جنت اس دن اپنے اپنے شغلوں میں دل بہلا رہے ہوں گے وہ اور ان کی بیویاں سایہ تلے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کو وہاں تمام میوے میسر ہوں گے اور جو کچھ وہ طلب کریں گے ان کو ملے گا۔ ان کے پروردگار کی طرف سے ان کو سلام پہنچایا جائے گا اور اے مجرمو! آج تم ان سے الگ ہو جاؤ۔ اے بنی آدم! کیا میں نے تم سے اس بات کا عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی پرستش کرنا۔ یہی سیدھی راہ ہے اور وہ تم میں سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر چکا سو کیا تم عقل و خرد سے کام نہیں لیتے یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ تھا۔ اس کفر و انکار کے صلے میں جو تم نے روا رکھا آج اس میں جاؤ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ہم سے ان کے ہاتھ باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں بھی وہ سب کچھ بتا دیں گے جو وہ کرتے تھے۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو ضائع کر دیتے پھر یہ راستے کی طرف دوڑتے تو کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کی صورتیں مسخ کر دیتے پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے ہٹ سکتے۔

شرح:- اس رکوع میں آخرت کا تھوڑا سا حال بتایا ہے۔ فرمایا! ہم کو جب یہ منظور ہوگا کہ اس دنیا کو ختم کر دیں تو ایک دفعہ صور پھونکا جائے گا جس سے ہر ایک زندہ چیز مر کر فنا ہو جائے گی پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا جس سے تمام وہ مخلوق جو روز ازل سے صور اول تک مر چکی تھی زندہ ہو کر اپنی اپنی قبروں سے نکل کر میدان حشر میں جمع ہو جائے گی اس کے بعد محاسبہ اعمال شروع ہوگا۔ جس کے دوران میں نہ کسی کے ساتھ زیادتی کی جائے گی نہ کسی پر ظلم ہوگا۔ جو جو کچھ کسی نے کیا ہوگا اس کا ثمرہ اسے ملے گا۔ وہ لوگ جو جنتی قرار پائیں گے وہ خوش و خرم نظر آئیں گے اور عیش و راحت کی زندگی پائیں گے۔

Marfat.com

خدا کی طرف سے ان کو سلام بھیجا جائے گا اور گنہگاروں کو حکم دیا جائے گا کہ تم ان سے الگ ہو جاؤ۔ ہم نے تم سے عہد لیا تھا کہ تم شیطان کی فرمانبرداری نہ کرو گے بلکہ تم ہمیشہ میری ہی عبادت کرو گے اور اسی سیدھی راہ سے مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرو گے۔ تم نے ہماری بات نہ مانی اور شیطان نے تم میں سے اکثر کو گمراہ کر دیا۔ سو جس جہنم سے تمہیں دنیا میں ڈرایا جاتا تھا وہ یہ ہے آج اپنے کفر و انکار کی بدولت تمہیں اس میں داخل ہونا ہے۔ ہم نے تمہاری زبانوں کو بند کر دیا ہے اور باقی اعضاء و جوارح کو گویائی بخش دی ہے چنانچہ تمہارا ہر ایک عضو بتائے گا کہ وہ کیا کرتا رہا ہے۔ افسوس تم پر کہ تمہیں جو قوتیں بخشے گئے تھے تم نے ان سے صحیح کام نہ لیا اور انہیں خدا کی فرمانبرداری میں استعمال کرنے کی کوشش نہ کی۔ خیال کرو کہ اگر ہم تمہیں قوتیں عطا نہ کرتے یا ان میں سے کسی کی طاقت زائل کر دیتے تو تمہارا کیسا برا حال ہوتا۔

ترجمہ آیات ۶۸ - ۸۳:- اور جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں اس کے خلقی قوتی کو الٹا گھماتے چلے جاتے ہیں سو کیا یہ نہیں سوچتے اور ہم نے آپ کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ یہ فن ان کے لئے زیبا ہے وہ تو محض نصیحت ہے اور روشن قرآن ہے تاکہ وہ اس کو جو زندہ ہو عذاب سے ڈرائے اور منکروں پر حجت تمام ہو۔ کیا انہوں نے بغور نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے لئے وہ چیزیں پیدا کیں جن کو ہمارے دست قدرت نے بنایا پھر یہ ان کے مالک بن بیٹھے ہیں اور ہم نے ان کا مطیع بنا دیا سو بعض تو ان میں سے سواری کے لئے ہیں اور بعض کو یہ کھاتے ہیں اور ان کے لئے ان میں ان سے اور فائدے بھی ہیں اور پینے کی چیزیں بھی پھر وہ شکر کیوں نہیں کرتے اور انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں تاکہ ان کو مدد ملے۔ وہ ان کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ خود لشکروں کے لشکر حاضر کئے جائیں گے سو ان کی باتیں آپ کو غم زدہ نہ کریں ہم کو معلوم ہے جو ان کے دلوں میں پنہاں ہے اور جن کا یہ اظہار کرتے ہیں کیا انسان نے غور نہیں کیا کہ ہم نے اس کو ایک قطرۂ آب سے پیدا کیا ہے پھر وہ کھلے بندوں جھگڑنے لگا اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور اپنی حقیقت کو بھول گیا ہے کہتا ہے کون ہڈیوں کو زندہ کرے گا جبکہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی۔ کہہ دیجئے وہی ان کو زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی مرتبہ بنایا تھا وہ اپنی ہر مخلوق کو جانتا ہے۔ وہ جو تمہارے لئے ہرے بھرے درختوں سے آگ

Marfat.com

پیدا کر دیتا ہے پھر تم اس سے آس لگاتے ہو۔ کیا وہ خدا جس نے آسمانوں کو پیدا کیا اور زمین کو اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ ان کی طرح اور پیدا کر دے کیوں نہیں وہ خالق ہے اور باخبر ہے۔ اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ اسے کہہ دے "ہو" پس وہ ہو جاتی ہے۔ سو وہ خدا جس کے قبضۂ قدرت میں تمام کائنات کی بادشاہت ہے وہ پاک ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

شرح:- اس رکوع میں قرآن کریم کے ایک نافع اور مفید کتاب ہونے کا ذکر ہے فرمایا جو حقائق اوپر بیان کئے گئے ہیں یہ کوئی شعرانہ تخیل کا نتیجہ نہیں نہ بیکار باتیں ہیں بلکہ یہ ٹھوس نصیحتیں اور روشن دلیلیں ہیں یہ نری طبع آزمائی اور خیالی تک بندیاں نہیں ہیں بلکہ خدائے یگانہ کا کلام ہے جو اس لئے نازل ہوا کہ مردہ دلوں میں زندگی کی روح پھونکے اور عالم انسان کی اصلاح کرے۔ دیکھو! ہم نے چارپایوں اور مویشیوں کو تمہارا ایسا مطیع کیا ہے کہ جس کو چاہو سواری میں لاؤ اور جس کو چاہو کھاؤ۔ علاوہ ازیں اور کئی طرح کے فائدے ان سے تم اٹھاتے ہو مگر اس کے باوجود تم میں سے بعض ایسے ناشکر گزار ہیں کہ وہ بجائے اس کے کہ خدا کا شکر بجالائیں اور اس کی عبادت کریں خود ساختہ بتوں کو پوجتے اور شیطان کی پیروی کرتے ہیں جو نہ دنیا میں ان کی کوئی مدد و اعانت کر سکتے ہیں نہ آخرت میں ان کے کام آسکتے ہیں وہ ان کی مدد کیا کریں گے اپنی مدد آپ بھی نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جب لوگوں کو ان کی مدد و اعانت کی ضرورت ہو وہ ان کو گرفتار کرا دیں پھر جا کر ان کو معلوم ہو گا کہ جس کی حمایت میں عمر بھر لڑتے رہے تھے وہ کس طرح نکمے و ناکارہ ثابت ہوئے ہیں۔ اس کے بعد اسلام کے سب سے بڑے مبلغ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ بت پرستی کو نہیں چھوڑتے اور ہمارے سامنے سر عبودیت خم نہیں کرتے ان کی مخالفت سے تمہیں دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے۔ ان کے پاس کوئی ایسی طاقت نہیں جو آپ کو شکست دے سکے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو انسان کے قبضے میں طاقت بھی کیسے ہو سکتی ہے وہ ایک نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ مگر اپنی اصل کو بھول گیا ہے۔ اسے یاد نہیں رہا کہ یہ تمام قوتیں خدا نے ہی اسے عطا کی تھیں وہ اپنی نادانی سے خدا ہی کے ساتھ لڑتا اور جھگڑتا ہے اور اس کو ماننے سے انکار کرتے ہوئے سو طرح کی مثالیں بیان کرتا ہے اور حشر و نشر کا قائل نہیں ہوتا اور کہتا ہے کہ انسان جب مر کر مٹی کے

Marfat.com

جاتا ہے ملی ہو جائے گا تو کس طرح زندہ ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کو کم از کم اتنی بات ضرور ذہن نشین کرا دینی چاہئے کہ جس نے اس وقت تم کو پیدا کیا جب تمہارا نام و نشان نہ تھا۔ وہ تمہیں دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے علم اور اس کی قدرت کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ ہرے بھرے پتوں سے آگ بھی نکال سکتا ہے پھر وہ خدا جو آسمان و زمین جیسی اشیاء پیدا کر سکتا ہے کیا وہ دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا؟

(۴۲) سورۃ الفرقان (۲۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱-۹:۔ بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر حق و باطل میں تمیز کرنے والا قرآن بھیجا تاکہ تمام کائنات انسان کو وہ آگاہ کرے۔ وہ وہ ہے جو تمام آسمانوں کا اور زمین کا بادشاہ ہے اس کے اولاد نہیں اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی اس کا شریک ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر اس کا اندازہ مقرر کیا اور لوگوں نے اس کے علاوہ اور معبود بنا رکھے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود مخلوق ہیں اور اپنے آپ کو بھی نہ نقصان سے بچا سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ان کے قبضے میں موت اور زندگی ہے اور نہ مر کر اٹھ کھڑا ہونا اور کافر کہتے ہیں کہ یہ تو محض بہتان ہے جو اس نے خود تراشا ہے اور لوگوں نے اس میں اس کی مدد کی ہے بیشک یہ لوگ ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوتے ہیں اور انہوں نے کہا کہ یہ اگلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں جو اس نے لکھ لئے ہیں اور جو اسے صبح و شام پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ کہہ دیجئے کہ قرآن کو اس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں کے اور زمین کے تمام بھیدوں سے واقف ہے بیشک وہ غفور اور رحیم ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا کہ اس کے ساتھ آگاہ کرنے کو رہتا۔ یا اس کی طرف کوئی خزانہ آپڑتا یا اس کے پاس کوئی باغ ہوتا جس میں سے وہ کھایا کرتا اور ظالموں نے کہا کہ تم تو ایسے آدمی کی پیروی کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ دیکھئے

Marfat.com

تو سبی آپ کی نسبت کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں یہ گمراہ ہو چکے ہیں لہٰذا راہ نہیں پا سکتے۔

شرح:۔ اس سورت کا مضمون سراسر توحید پر ہے۔ توحید کا عقیدہ انسان کے اندر سب سے زیادہ قوت پیدا کرتا ہے وہ دلوں کو مضبوط کرتا اور شرک کی نجاست سے پاک کرتا ہے۔ جہاں ایک خدا کو پوجنے والا شخص دنیا اور ما فیہا سب سے مستغنی ہوتا ہے وہاں ایک مشرک دنیا کی ہر شے سے ڈرتا ہے اس کا دل بیحد کمزور اور مذبذب ہوتا ہے۔ وہ ایک خدا کو چھوڑ کر سب دنیا کا بننا چاہتا ہے۔ مگر دنیا اس کو اپنا نہیں بناتی۔ اس کے برعکس خدا پرست تمام دنیا کو چھوڑتا ہے اور خدا کو اپنا بنانا چاہتا ہے۔ خدا اس کی محنتوں کو اکارت نہیں جانے دیتا اس کو انعام دیتا ہے اور دنیا بھی اس کے پاؤں پڑتی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو ایک ایسی کتاب بنایا ہے جو حق و باطل اور توحید و شرک کے مابین پورا پورا امتیاز کر کے رکھ دیتی ہے اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو خدائی نافرمانی سے ڈرایا جائے۔ اس کے بعد خدا کی تعریف فرمائی ہے کہ خدا وہ ہے جو زمین و آسمان پر بلا شرکت غیرے حکومت کرنے پر قادر ہے اور ہر ایک چیز کو پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ فرمایا! خدا کی ان قدرتوں کو بعض لوگ نہیں دیکھتے اور انسان یا دیگر اشیاء کی پرستش کرنے لگتے ہیں حالانکہ وہ اشیاء بھی خدا کی پیدا کی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود اپنی ہستی کے لئے میرے محتاج ہیں۔ وہ نہ اپنا بھلا کر سکتے ہیں نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ زندگی پر قابو رکھتے ہیں نہ مارنے کی قدرت رکھتے ہیں اور لوگ ان کے متعلق جو قصے کہانیاں مشہور کر لیتے ہیں وہ ان کی محض اپنی اختراع ہوتی ہے۔ جسے چند ایک لوگ تراش لیتے ہیں اور پھر اوروں کے ساتھ مل کر ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگتے ہیں۔ اور ہماری الہامی کتابوں کو پرانے اور فرسودہ قصوں سے تعبیر کرنے لگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فرسودہ قصے نہیں ہیں بلکہ اس خدا کا کلام ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے فرماتا ہے لوگوں کا یہ کہنا بھی فضول ہے کہ خدا کا رسول ہماری طرح کھاتا اور سوتا جاگتا ہے۔ یہ انسان ہو کر کس طرح رسول ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول کے ساتھ ایک فرشتہ بھی ہونا چاہئے جو اس امر کی تائید کرے کہ ہاں یہ اللہ کا رسول ہے اور

Marfat.com

اگر تم نہ مانو گے تو نقصان اٹھاؤ گے اور اللہ کے عذاب میں پڑو گے۔ اس طرح منکروں کی باتوں کو رد کرنے سے اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو اس قدر ذلیل خیال نہ کرے کیونکہ اللہ نے انسان کا مرتبہ سب سے بلند ٹھہرایا ہے۔ وہ اشرف المخلوقات ہے لہٰذا وہ فرشتوں سے کسی طرح کم نہیں۔ پھر اس کا یہ وہم بے فائدہ کہ خدا کا رسول فرشتہ ہی ہو سکتا ہے اور اگر انسان ہو تو اس کی تائید کے لئے فرشتے کا ہونا ضروری ہے۔ اور ان کی یہ بات بھی بے معنی ہے کہ نبی کے پاس ایک بیشمار خزانہ ہونا چاہئے جس سے وہ خرچ کرے یا اس کے پاس کوئی شاندار اور خوبصورت باغ ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبھی مخالفین ہمارے نبی کو کہتے ہیں کہ اس پر جادو ہو گیا ہے حالانکہ یہ سب بہتان اور افترا ہے اور یہ سب تمثیلیں گمراہ کن اور گمراہی پر مبنی ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۰-۲۰- بابرکت ہے وہ جو اگر چاہے تو ان سے کہیں اچھے باغات جن کے نیچے نہریں رواں ہو آپ کے لئے مہیا کر دے اور آپ کو محلات عطا کرے۔ بات یہ ہے کہ یہ قیامت کے منکر ہیں اور جو کوئی قیامت کا انکار کرے ہم نے اس کے لئے دوزخ کی آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے۔ دوزخ جب ان کو دور سے دیکھے گی تو یہ لوگ اس کے غصے سے بھری آواز کو چیخنے چلانے کو سنیں گے۔ اور جب ان کو اس کے کسی تنگ مقام میں ہاتھ پاؤں جکڑ کر ڈال دیا جائے گا تو وہاں موت کو پکاریں گے آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو۔ پوچھئے کہ کیا یہ چیز اچھی ہے یا ہمیشگی کی جنت جس کا پاکبازوں سے وعدہ ہے۔ یہ ان کا بدلہ اور رہنے کی جگہ ہے جو کچھ وہ چاہیں گے وہاں ان کو ملے گا وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ آپ کے رب نے اپنے اوپر یہ وعدہ لازم قرار دے لیا ہے اور یہ اس لائق ہے کہ اس سے مانگ لیا جائے۔ اور جب وہ ان کو اور جن کی اللہ کے سوا یہ عبادت کرتے ہیں جمع کرے گا تو ان سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرے بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود رستے سے بھٹک گئے تھے۔ وہ کہیں گے سبحان اللہ! اس بات کا ہمیں حق نہ تھا کہ تجھے چھوڑ کر ہم اور مددگار بنائیں۔ لیکن تو نے ان کو اور ان کے بڑوں کو آسودگی عطا کی۔ یہاں تک کہ یہ تیری یاد کو بھول گئے اور یہ ہلاک ہونے والی قوم تھی۔ تمہارے معبودوں نے اس بات کی تردید کر دی ہے جو تم بیان کرتے تھے سو اب نہ تم عذاب کو ٹال سکتے ہو نہ کسی سے مدد حاصل کر سکتے ہو اور تم میں سے جس نے یہ ظلم کیا ہم اسے بہت

Marfat.com

بڑی سزا کا مزہ چکھائیں گے۔ اور ہم نے آپ سے پیشتر بھی جو رسول بھیجے تھے وہ بھی کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم کو ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے۔ کیا تم صبر کرو گے اور آپ کا پروردگار سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں اللہ تعالیٰ نے رسول کے مخالفین کے اعتراضات کا ذکر کیا تھا اور بتایا تھا کہ ان سب کے اعتراضات، جہالت، گمراہی اور ظلم پر مبنی ہیں۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر ہم اپنے نبی کو خزانے یا باغات دینا چاہیں تو کیا کوئی بہت بڑی بات ہوگی۔ فرماتا ہے اگر میں چاہوں تو یہ چیزیں بھی دیدوں مگر یہ چیزیں اگرچہ تمہاری نظر میں بڑی وقعت رکھتی ہیں۔ خدا کے ہاں بڑی ہی معمولی ہیں۔ فرمایا کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے دوزخ میں دھکیلے جاؤ اور ایک خوفناک زندگی بسر کرو یا تمہیں یہ منظور ہے کہ ہمیشگی کے جہان میں تمہارا داخلہ ہو جو کچھ تم چاہو تمہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن لوگوں کی دنیا میں پرستش ہوتی رہی ہے ان سے حشر کے روز پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے لوگوں کو گمراہ کرکے کہا تھا کہ ہمیں اپنا قبلہ حاجات بناؤ۔ یا انہوں نے خود ایسا کیا ہے۔ وہ جواب دیں گے کہ سبحان اللہ! ہم سے ایسا ہو سکتا تھا۔ کہ اس طرح تیری صریح مخالفت کرتے ہمارے انداز میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے دنیا کے نشے میں آکر تیری مخالفت کی ہے اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگے ہیں اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال گئے ہیں۔ فرماتا ہے جس شخص نے کوئی بات حق و انصاف کو چھوڑ کر کی ہوگی ہم اس کو سخت عذاب میں ڈالیں گے۔

فرمایا انبیاء کرام ہمیشہ اسی طرح چلے آئے ہیں۔ وہ انسان ہوتے تھے اور انسانوں میں مل جل کر رہتے تھے اور دنیا کو سبق دیتے تھے کہ دیکھ لو اگر تم بھی اللہ کے محبوب بن جاؤ تو تم بھی دنیا و آخرت ہر دو جگہ میں عزت و احترام حاصل کر سکتے ہو۔ بہرحال خدا تمہارا امتحان کرتا ہے وہ دولت اور غربی میں انسان کا خلوص اور اس کی محبت کو معلوم کرنا چاہتا ہے اور صبر کرنے والوں کو دیکھتا اور نیک جزا دیتا ہے۔

ترجمہ آیات ۲۱-۳۴:۔ اور جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے انہوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں کئے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے انہوں نے اپنے آپ کو بڑا سمجھ لیا ہے اور بہت سرکش ہو گئے ہیں۔ جس دن وہ فرشتوں کو دیکھ لیں گے

Marfat.com

اس دن گنہگاروں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اور کہیں گے خدا کرے تم نظر نہ آؤ۔ اور ہم نے ان کے اعمال کی طرف جو توجہ کی تو ان کو اڑتی ہوئی خاک کی مانند کر دیا۔ اہل جنت اس دن بہترین جگہ قیام کریں گے اور بہترین خواب گاہ پائیں گے اور جس دن آسمان بدلی پر سے پھٹ جائے گا اور فرشتوں کو لگاتار اتارا جائے گا اسی دن حقیقی بادشاہی خدائے رحمان ہی کے لئے ہوگی اور یہ دن کافروں کے لئے بے حد سخت ہوگا اور نافرمان شخص جس دن اپنا ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کاش! میں نے رسول کے ساتھ رستہ اختیار کیا ہوتا ہائے میری کمبختی کاش! میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے مجھے ذکر و نصیحت سے جبکہ وہ میرے پاس آچکی تھی بہکا دیا اور شیطان انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں گے کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے گنہگاروں میں سے دشمن بنا دیئے ہیں اور آپ کا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے اور کافروں نے کہا کہ قرآن ان پر ایک دم کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ اس طرح اس لئے نازل کیا گیا کہ آپ کے قلب کو اس سے مضبوط و قائم رکھیں اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے اور آپ کے سامنے وہ جو اعتراض پیش کرتے ہیں ہم اس کا صحیح اور خوب مفصل جواب بھیج دیتے ہیں۔ وہ لوگ جن کو منہ کے بل چلا کر دوزخ کی طرف ہانکا جائے گا ان کا ٹھکانا بھی برا ہے اور رستے سے بھی بھٹکے ہوئے ہیں۔

شرح:۔ مگر جن کو یہ امید نہیں کہ حساب دینا ہے وہ سزا کے خوف سے بے فکر ہو کر گستاخانہ کلمات زبان سے نکالنے لگتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح ہم پر فرشتے وحی لے کر کیوں نہیں آتے یا خدا سامنے آکر ہم سے ہم کلام کیوں نہیں ہوتا یا خود خدا سامنے آکر تمہارے دعویٰ کی تائید کیوں نہیں کرتا۔

فرمایا ایسی گستاخانہ باتیں کرنے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے ذرا غور کرو کہ یہ لوگ وحی اور فرشتوں کے آنے کی تمنا رکھتے ہیں اور باوجود ایسی سیاہ کاریوں کے دنیا میں ان آنکھوں سے خداوند قدوس کو دیکھنے اور شرف ہمکلامی چاہتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ گھبراؤ نہیں ایک دن آنے والا ہے جب فرشتے تم کو نظر آئیں گے لیکن ان کو دیکھنے سے تم جیسے مجرموں کو کچھ خوشی حاصل نہ ہوگی۔ جو لوگ آج فرشتوں

Marfat.com

کے نزول کا مطالبہ کرتے ہیں اس دن پناہ طلب کریں گے اور چاہیں گے کہ ان کے اور فرشتوں کے درمیان کوئی مضبوط اوٹ قائم ہو جائے چنانچہ فرشتوں کو جواب دیں گے کہ آج عزت و کامیابی ہمیشہ کے لئے تم سے چھین لی گئی ہے۔ فرمایا! کہ وہ ہم کو بلاتے تھے اور اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے تھے سو ہم جلوہ کناں ہیں مگر ان کی عزت بڑھانے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ ملیامیٹ کر دیں۔ اس دن وہ غریب اور مسکین لوگ جن کی یہ ہنسی اڑایا کرتے تھے عیش و راحت کی زندگی بسر کریں گے اور وہ لوگ جنہوں نے ناعاقبت اندیشی سے ہمارے احکام کی پروانہ کی تھی۔ مارے افسوس کے اپنے ہاتھ کاٹیں گے۔ اور کہیں گے کاش! ہم نے ایسا نہ کیا ہوتا ہم رسول خدا کی مخالفت کرنے کی بجائے ان کے ساتھ ہوتے اور شیطان کے پھندے میں نہ پھنستے۔ شیطان نے ساری زندگی کو تباہ کر دیا اور بالآخر غداری کر کے چھوڑ دیا۔ آنے والے وقت کا صحیح صحیح علم انسان کو از خود معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس کے معلوم ہونے کے دو ہی طریقے ہیں ایک الہامی کتابوں کے ذریعے دوسرے موت کے بعد۔ اگر کوئی شخص الہامی کتابوں کی پرواہ نہ کرے تو موت فیصلہ کرے گی۔ مگر اس وقت فیصلہ سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ کیونکہ عمل کرنے کا زمانہ ختم ہو چکا ہوگا۔

ان آیات میں آخرت کا جو نقشہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کھینچ کر دکھایا ہے وہ اس قدر ہولناک ہے کہ کوئی مسلمان ان آیات کو سمجھنے کے بعد مذہب سے بے پرواہ نہیں ہو سکتا بشرطیکہ وہ عقل سلیم رکھتا ہو۔ قرآن پاک میں صرف یہی ایک جگہ ہے جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دربار الٰہی میں مدعی اور ان کی قوم کو مدعا علیہ کی شکل میں دکھایا گیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکایت کو ان الفاظ میں ادا کیا گیا ہے کہ خدایا! میری اس قوم نے اس قرآن کو جو تیرا کلام اور تیرے احکام پر مشتمل ہے دنیا میں چھوڑ دیا اور ان کی پرواہ نہیں کی۔ مسلمانوں کو غور کرنا چاہئے کہ آیا یہ دعویٰ کہیں ان کے خلاف تو دائر نہیں ہو سکتا۔ اگر بد قسمتی سے انہیں کے خلاف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عدالت میں مقدمہ چلا دیا پھر کس کو وکیل اور کس کو سفارشی بنا کر لائیں گے۔ کس قدر افسوسناک امر ہے کہ مسلمانوں نے ایک زمانے سے قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا ہے۔ ان کی تعلیمات سے منہ پھیر لیا ہے۔ ان کا رنگ اور روپ ان کی وضع قطع اور ان

Marfat.com

کے اخلاق و عادات سب یورپ کی لادینیت اور الحاد کے زیر اثر آچکے ہیں۔ نہ وہ شعور سے پہچانے جاتے ہیں نہ اسلامی روایات میں سے کوئی روایت ان میں پائی جاتی ہے۔ تو ان حالات میں اگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام اس زمانہ کے لوگوں کے خلاف قیامت کے روز رب جلیل کی عدالت میں دعویٰ دائر کردیں تو کیا آپ حق بجانب نہیں ہوں گے؟ کیا اس کا امکان ہے یا نہیں؟ پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان خواہ وہ عوام ہوں یا علماء اس طرف سے بے فکر بیٹھے ہیں۔ اور کافروں کا یہ اعتراض بالکل بودا ہے کہ قرآن ایک بارہی کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ فرمایا کہ اس میں ہمارے پیش نظر کئی مصلحتیں ہیں اگر ہم یکبارگی تمام قرآن اتار دیتے تو تم لوگ ان مصلحتوں سے یکسر محروم رہتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۳۵-۴۴:- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو وزیر مقرر کیا۔ سو ہم نے ان کو حکم دیا کہ ان لوگوں کی طرف جاؤ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا ہے۔ تو ہم نے ان کو بالکل ہلاک کردیا اور نوح کی قوم نے بھی جب رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو غرق کردیا اور ہم نے ان کو لوگوں کے لئے نشان عبرت بنایا اور ظالموں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور عاد اور ثمود اور اصحاب الرس اور کئی قوموں کو بھی ہلاک کردیا جو ان کے درمیان ہوئیں اور ہم نے سب کے سمجھانے کے لئے مثالیں بیان کیں اور سب کو ہلاک کردیا اور ان کا اس بستی پر بھی گذر ہو چکا ہے۔ جس پر بری طرح پتھروں کا مینہ برسایا گیا انہوں نے اسے نہیں دیکھا بلکہ وہ دوبارہ زندہ ہونے کی امید ہی نہیں رکھتے اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کی ہنسی اڑانے لگتے ہیں کہ کیا یہ وہ شخص ہے جس کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر ہم اپنے دیوتاؤں کے بارے میں ثابت قدمی سے کام نہ لیتے تو یہ ضرور ہم کو گمراہ کرچکا ہوتا اور جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون رستہ سے بھٹکا ہوا ہے۔ کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرا رکھا ہے تو کیا آپ اس پر نگہبان ہو سکتے ہیں۔ یا کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ وہ تو محض جانور ہیں بلکہ وہ راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

شرح:- اس کے بعد اقوام سابقہ کے حالات کی طرف توجہ دلائی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کی قوم کی ہدایت کے لئے بھیجا مگر اس قوم

Marfat.com

نے ان کی تعلیمات کو سننے سے انکار کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کو ہم نے صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا اسی طرح ہلاکت کی کئی مثالیں اس سے پہلے بھی موجود ہیں مثلاً "نوح کی قوم نے اپنے پیغمبر کی بات کو نہ مانا۔ وہ اسی طرح غرق آب کئے گئے کہ رہتی دنیا تک طوفان نوح کو کوئی بھول نہیں سکتا۔ اس کے بعد عاد اور ثمود اور متعدد اقوام کو جنہوں نے اپنے رسولوں کی بات نہ مانی ہم نے خاک سیاہ کر کے رکھ دیا جاؤ دھونڈو۔ کیا تمہیں ان کا کوئی نشان ملتا ہے۔ فرمایا ان لوگوں کی تباہی کے وجوہات یہ تھے کہ اول تو انہوں نے نبیوں کی باتوں پر عمل نہ کیا دوسرے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر حساب دینے پر ایمان نہ لائے تیرے رسولوں کی تعظیم نہ کی اور چوتھے خواہشات نفسانی پر چلتے رہے۔ فرمایا جن لوگوں میں مذکورہ بالا چار باتیں پائی جائیں ان میں اور چارپایوں میں کوئی فرق نہیں بلکہ ایسے انسان تو چارپایوں سے بھی زیادہ غافل اور گمراہ ہوا کرتے ہیں۔

افسوس اس زمانے کے مسلمانوں میں یہ تمام باتیں موجود ہیں۔ الا ماشاء اللہ مسلمان اپنے نبی کی بات پر عمل پیرا نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کو ایک ایک کر کے چھوڑ رکھا ہے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر حساب دینے پر بھی ایمان نہیں۔ اگر ہوتا تو گستاخانہ طور پر قرآن کی صریح نصوص کے خلاف عمل کرنے کی جرات نہ ہوتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی تعظیم یہ تھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا جاتا مگر مسلمانوں نے زبانی جمع خرچ تک تعظیم نبوی کو محدود کر رکھا ہے۔ باقی رہا خواہشات نفسانی پر چلنا سو یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ آج مسلمان کا خدا اس کا مذہب اس کا رسول محض اس کی ذاتی خواہشات ہیں وہ اگر خدا کا کوئی حکم مانتا ہے تو اس لئے کہ یہ اس کی ذاتی خواہش اس حکم ربانی کے مطابق ہے۔ اگر بدقسمتی سے ایسا ہو جائے کہ اس کی ذاتی خواہش یا مفاد کے خلاف قرآن کا حکم واقع ہو تو وہ نہایت دیدہ دلیری سے اس کی تاویلیں کرتا اور نہایت شرمناک طریقے سے اسے پس پشت ڈال دیتا ہے۔

ترجمہ آیات ۴۵-۶۰:- کیا آپ نے اپنے رب کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح سایہ کو بڑھاتا ہے اگر وہ چاہتا تو اسے ساکن کر دیتا۔ ہم نے آفتاب کو اس پر رہبر مقرر کیا۔ پھر اسے ہم آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں اور وہی تو ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس اور نیند کو راحت اور دن کو چلنے پھرنے کے لئے بنایا۔ اور وہی تو ہے جو

Marfat.com

ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے بشارت کے لئے بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں تاکہ اس کے ساتھ ہم مردہ شہر کو زندہ کردیں اور اسے بہت سے چوپایوں اور آدمیوں کو جو ہم نے پیدا کئے ہیں پلاتے ہیں اور ہم نے اس کو ان میں تقسیم کردیا تاکہ وہ غور کریں مگر اکثر لوگ ناشکری کئے بغیر نہ رہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر گاؤں میں ایک ڈرانے والا بھیجتے سو آپ کافروں کی پیروی نہ کریں اور ان کا مقابلہ پورے زور سے کرتے رہیں اور وہی تو ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا۔ یہ میٹھا خوشگوار ہے اور یہ کھاری کڑوا اور دونوں کے درمیان ایک پردہ اور ایک رکاوٹ سی پیدا کردی اور وہی تو ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور اسے نسب والا اور سسرال والا بنایا اور آپ کا رب قادر ہے۔ اور لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نہ نفع دے سکتی ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور کافر تو اپنے رب کی مخالفت پر تلا ہوا ہے۔ اور ہم نے آپ کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دیجئے میں تم میں سے اس پر کوئی مزدوری طلب نہیں کرتا مگر یہ کہ جو چاہے اپنے رب کی طرف رستہ اختیار کرے اور اس زندہ رہنے والے پر بھروسہ رکھے جو کبھی مرے گا نہیں اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کیجئے وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے پوری طرح واقف ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو اور ان دونوں کے مابین کی کائنات کو چھ دن میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر مستوی ہوا۔ وہ رحمٰن ہے۔ پس اس کے متعلق کسی باخبر سے پوچھ لو اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ تم خدائے رحمٰن کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ رحمٰن کون ہے کیا جس کو تم کہو گے اس کو ہم سجدہ کریں اور وہ نفرت میں اور بڑھتے ہیں۔

شرح:۔ اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی عنایات گنواتا ہے جس سے مقصود یہ کہنا ہے کہ ان عنایات سے فائدہ اٹھانے کے بعد کیوں ناشکر گزار ہوتے ہو اور کیوں خالق و معبود کی عبادت نہیں کرتے فرمایا سایہ کو گھٹتے بڑھتے دیکھتے ہو اگر غور کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ اس میں تمہارے لئے کتنا بڑا نفع ہے۔ فرمایا اگر ہم چاہتے تو سایہ ایک ہی جگہ قائم رہتا۔ پھر تم دیکھتے کہ یہ امر تمہارے لئے کتنا تکلیف دہ ہوتا۔ اسی طرح اگر ہمیشہ ہی دن ہوتا اور رات تمہارے آرام کے لئے نہ آتی تو تم ہر وقت روزی کی تلاش میں ایسے سرگرداں ہوتے کہ ہلاک ہو جاتے۔ پھر ہواؤں کو دیکھو کہ وہ تمہارے پاس باران رحمت

الصبور الرشید الوارث الباقی البدیع الهادی النور
النافع الغنی المغنی الجامع المقسط مالک الملک الرؤف العفو المنتقم التواب البر المتعالی الوالی الباطن الظاهر الآخر الاول المؤخر المقدم المقتدر
القادر الصمد الواحد جل جلاله الحی المحیی المبدی

الماجد - الواحد القیوم - المیت المعید المحصی الولی - المتین - الوکیل - الباعث - المجید

Marfat.com

کی خوشخبری لاتی ہیں اور مردہ زمین کو تر و تازہ کر کے تمہیں پھل پھول اور اناج مہیا کرتی ہیں۔ مگر اکثر لوگ ہمارے ان انعامات کو جانتے بوجھتے ناشکر گزاری کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اب تک اپنے رسولوں کو بھیجتے رہے ہیں کہ وہ لوگوں کو ہماری نافرمانی و ناشکر گزاری کے نتائج و عواقب سے آگاہ کریں۔ اور عذاب دوزخ سے ڈرائیں۔ اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی رحمت کا ایک کرشمہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ تم اکثر سمندروں اور دریاؤں میں دیکھو گے کہ دو رنگ اور دو ذائقہ کا پانی ایک ہی سمندر میں موجود ہے اور اس طرح موجود ہے کہ باوجود اپنی ماہیّت کے ایک دوسرے سے الگ رہتا ہے۔ غور کرو کہ کیا یہ کوئی معمولی بات ہے۔ پھر اسی طرح پانی کے ایک قطرہ سے قوی ہیکل انسان بنا کھڑا کیا مگر اس کی پست ذہنیت نے اس کا سر بجائے خدائے رحمٰن کے سامنے جھکانے کے ایسی ایسی ہستیوں اور ایسے ایسے بے جان بتوں کے سامنے جھکایا جو اس کو نہ نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان فرمایا ان لوگوں کو جو محض میری عبادت کریں اور میرے احکام پر عمل پیرا ہوں آخرت کی خوشگوار زندگی کی خوشخبری سنائیں اور جن بدبختوں نے ہم سے روگردانی اختیار کر رکھی ہے ان کو عذاب دوزخ سے ڈرائیں شائد کہ وہ راہ ہدایت پر آجائیں فرمایا انسان کو چاہئے کہ وہ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھے کہ عبادت کے لائق صرف وہی معبود حق ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور جو کائنات عالم کا خالق ہے۔

ترجمہ آیات ۶۱-۷۷:- مبارک ہے وہ ذات جس نے آسمانوں میں برج بنائے اور ان میں نہایت روشن چراغ اور چمکتا ہوا چاند پیدا کیا اور وہ وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کا جانشین بنایا۔ اس شخص کے لئے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر گزاری کا قصد کرے اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو آہستگی کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے رب کے آگے سجدہ کر کے اور قیام کر کے رات گزارتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو خرچ کرنے پر آئیں تو فضول خرچی نہ کریں اور تنگدلی سے کام لیں اور ان کی گزران افراط اور تفریط کے درمیان ہوتی ہے اور وہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ اور معبودوں کو نہیں پکارتے اور جس کے قتل کو خدا نے حرام ٹھہرایا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر حق پر اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو افعال قبیحہ کا مرتکب ہوگا وہ گناہ کی سزا پائے گا۔ قیامت کے دن

Marfat.com

اسے دوہرا عذاب ہوگا اور وہ وہاں ہمیشہ رسوائی کے ساتھ رہے گا۔ مگر جس شخص نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور عمل نیک کیا ان لوگوں کی برائیوں کو بھی اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرتا ہے اور اچھے عمل کرتا ہے حقیقتاً وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بیہودہ جگہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں اور وہ لوگ جن کو ان کے رب کی آیات سے سمجھایا جاتا ہے تو ان پر وہ بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور بچوں کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنادے ان ہی لوگوں کو جنت میں بالا خانے ملیں گے۔ اس سبب سے کہ انہوں نے صبر سے زندگی بسر کی اور فرشتے ان کو دعا و سلام کہتے ہوئے ملیں گے وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے جو ٹھہرنے اور رہنے کی بہترین جگہ ہے کہہ دیجئے میرے رب کو تمہاری کچھ پروا نہیں اگر تم اس کو نہ پکارو گے تو تم نے اس کے حکموں کی تکذیب کی ہے سو اس کی سزا لازمی ہوگی۔

شرح:- فرمایا اگر تم برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہو تو یاد رکھو تمہیں صرف خدائے قدوس کو پکارنا اور صرف اس کے سامنے سر سجود ہونا ہوگا۔ دیکھو! یہ اس کا کتنا بڑا کرشمہ ہے کہ اس نے آسمان میں متعدد برج بنا رکھے ہیں اور ان برجوں میں سورج اور چاند ایسے اجرام فلکی رکھ کر تمہاری دنیا کو روشن و منور کردیا کہ تم اندھیرے اور تاریکی میں نہ پڑے رہو۔ پھر تمہارے آرام اور تمہاری آسائش کے لئے دن اور رات کو تسلسل بخشا۔ مگر افسوس! کہ تم ہماری ان مصلحتوں اور نعمتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور شکر بجا نہیں لاتے۔ اس کے بعد اپنے بندوں کی صفات شمار کیں ہیں تاکہ وہ لوگ جو اس کے بندے بننے کے خواہاں ہیں لاعلمی میں نہ رہیں اور مقصود کی تلاش میں کوئی غلط اقدام نہ کر بیٹھیں فرمایا میرے بندے وہ ہیں جو

(۱) غرور و تکبر میں مبتلا نہ ہوں اور جب مغرور اور جاہل لوگوں سے واسطہ پڑے تو ان کو درگزر سے سلام کرکے گزر جائیں۔

(۲) راتوں کو اٹھ اٹھ کر میری عبادت کریں بیہوش سوتے رہنے یا برے کام کرنے میں رات کو برباد نہ کریں۔

Marfat.com

(۳) عذاب جہنم سے ہر وقت خائف رہیں اور پناہ مانگتے رہیں کیونکہ نافرمانوں کو جہنم کا عذاب ضرور ہو کر رہے گا۔

(۴) خرچ کے معاملہ میں نہ مسرف ہوں نہ بخیل۔ بلکہ اعتدال پسند ہوں۔

(۵) اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ کسی ہستی کو خواہ وہ زندہ ہو یا مر چکی ہو شریک نہ ٹھہرائیں۔

(۶) کسی متنفس کو بلاوجہ اور بلاقصور قتل نہ کریں۔

(۷) زنا کے مرتکب نہ ہوں کیونکہ اس گناہ کا ارتکاب قیامت کے دن انسان کو ذلیل و رسوا کرے گا۔ اور دگنے عذاب کا موجب ہوگا۔ الا یہ کہ وہ توبہ کرے اور اس کے بعد پھر کبھی ایسے گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔

(۸) فضول اور لغو باتوں اور کھیل تماشے میں وقت نہ گزاریں۔

(۹) جب ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام اور اس کا کلام سنایا جائے تو گوش ہوش سے سنیں اور اس پر عمل کریں۔

(۱۰) خدا سے اور صرف خدا سے اس بات کے خواہاں رہیں کہ وہ ان کی ازواج و اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور لوگوں کی رہنمائی کا فخر عطا کرے۔

یہ دس صفات جن لوگوں میں پائی جائیں ان کو بجا طور پر خدا کے بندے اس کے محبوب اور خدمتگار کہا جا سکتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کو آنے والی زندگی میں نہایت عظیم الشان مستقر اور بہترین محلات رہنے کو عطا کئے جائیں گے۔ ان کو کبھی ناخوشی اور تکلیف کا شکار نہ ہونا پڑے گا۔ جو بات بھی ان کے کانوں میں پڑے گی خوش آئند ہوگی۔ جو کلمہ بھی ان کی زبان سے نکلے گا شیریں ہوگا۔ برعکس اس کے جو لوگ جھٹلائیں گے ان کو سزا سے کسی طرح چھٹکارا نہ ہوگا۔ آخرت کی ہلاکت تو ہے ہی دنیا میں بھی اگر حق و باطل کی مڈبھیڑ ہوگی تو باطل کی دھجیاں اڑ جائیں گی۔ چنانچہ غزوہ بدر اور دیگر غزوات اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

Marfat.com

سورۃ فاطر (۴۳) (۳۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۷:- تمام حمد و ثنا اس معبود حقیقی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور فرشتوں کو جن کے دو دو تین تین اور چار چار پر ہیں اپنا قاصد بنانے والا ہے۔ مخلوقات کی پیدائش اور بناوٹ میں جو کچھ چاہتا ہے زیادہ کر دیتا ہے بیشک اللہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اللہ لوگوں کے لئے جو رحمت کھول دے کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جسے وہ بند کر دے اسے جاری کرنے والا اس کے بعد کوئی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اے لوگو! اللہ کے احسان جو تم پر ہیں ان کو یاد کرو کیا اللہ کے سوا کوئی ایسا خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی پہنچائے کوئی معبود نہیں مگر وہی پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے قبل بھی رسول جھٹلائے گئے ہیں اور بالآخر تمام امور کو اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔ اے لوگو! اللہ کا وعدہ بلاشبہ برحق ہے سو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالنے پائے اور نہ خدا کے بارے میں شیطان تمہیں فریب میں رکھے۔ شیطان بلاشبہ تمہارا دشمن ہے سو تم بھی اس کو دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو محض اپنے گروہ کو بلاتا ہے۔ تاکہ وہ آتش دوزخ میں پڑیں۔ وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے رہے ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

شرح:- فرمایا لوگو! تم کیوں دھوکے میں پڑے ہو اور کیوں خدا کو بھول گئے ہو۔ تم ہر وقت ہر لحظہ اسی کی صفت و ثنا اور اسی کی مدح و ستائش کرو۔ جس نے آسمانوں کو کھڑا کیا جس نے زمین کو پھیلایا اور نظام عالم کو چلانے کے لئے نہایت تیز رفتار امور قائم کئے سنو! وہ قادر مطلق ہے کہ جو کچھ چاہے پیدا کر دیتا ہے اور جسے چاہے فنا کر دیتا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے جس کے کام میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی نعمتیں یاد دلاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ جو

Marfat.com

نعمتیں تمہیں عطا کرتے ہیں وہ کسی اور سے بھی تمہیں میسر آسکتی ہیں؟ سنو! آسمان سے اور زمینوں سے تمہاری روزی نازل کی جاتی ہے اور علاوہ ازیں اور بھی جس قدر تمہاری ضروریات ہیں وہ بھی ہم ہی پورا کرتے ہیں۔ تمہیں معلوم ہوگا کہ بجز ہمارے کوئی ہستی تمہاری ضروریات و حاجات کو پورا نہیں کر سکتی مگر تم اندھے ہو کر بے دھیان مسافت زندگی کو طے کرتے چلے جا رہے ہو۔ رسولوں کو جھٹلا رہے ہو اور آخرت سے غافل بیٹھے ہو۔ لوگو! تم سے خدا نے جو وعدے کئے ہیں وہ سب درست ہیں اور پورے ہو کر رہیں گے۔ مثلاً" تمہیں ضرور ایک نہ ایک دن مرنا ہے۔ قیامت کو ضرور واقع ہونا ہے اور تمہیں اس قادر مطلق کے سامنے حاضر ہو کر حساب دینا ہے۔ شیطانی فریب میں مت آؤ اور خدا کو مت بھلاؤ اور اپنے بچاؤ کے لئے شیطان کو اپنا دشمن سمجھو کیونکہ وہ اور اس کے ساتھی دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور جو لوگ ان کے فریب میں آتے ہیں وہی عذاب دوزخ کی لذتیں جھیلنے کے مستوجب ہو جاتے ہیں۔ برعکس اس کے جو لوگ ایمان لے آتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں وہ مقصد حیات کو پا لیتے مزے کی زندگی گزارتے اور خدا کے عفو و رحمت کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۸ - ۱۴:- تو کیا جس شخص کے برے اعمال خوبصورت کر کے دکھائے گئے ہوں اور وہ انہیں نیک اعمال سمجھنے لگے اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے سو آپ ان پر افسوس کر کے جان نہ دیدیں جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اللہ کو اس کا علم ہے۔ اللہ وہ قادر مطلق ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے پھر ہوائیں بادل کو ابھارتی ہیں۔ پھر ہم اس (بادل) کو ایسے شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں جو مردہ پڑا ہو۔ سو اس کے ساتھ زمین کے مرے پیچھے ہم اسے دوبارہ زندہ کرتے ہیں اسی طرح جی اٹھتا ہے جو عزت حاصل کرنا چاہے کہ ہر طرح کی عزت اللہ ہی کے پاس ہے اچھی اچھی باتیں اس تک پہنچتی ہیں اور نیک اعمال اس کے مدارج کو بلند کرتے ہیں اور جو لوگ برے اعمال کا ارتکاب کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان لوگوں کی سب تدبیریں ملیامیٹ ہو جائیں گی اور اللہ وہ ہے جس نے تم کو مٹی سے پھر پانی کے ایک صاف و مصفی قطرے سے پیدا کیا پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا اور مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے اور جو کچھ وہ جنتی ہے وہ لازمی طور پر اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔ اور کسی بڑی عمر والے کی عمر میں کوئی زیادتی نہیں کی جاتی نہ اس کی عمر سے کچھ گھٹایا جاتا ہے مگر کتاب میں لکھا ہوا ہے یہ بات اللہ کے لئے آسان

Marfat.com

ہے اور دونوں دریا برابر نہیں ہیں یہ میٹھا ہے جس کا پانی خوشگوار ہے اور یہ کھاری ہے تلخ اور ہر ایک میں سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ چیرتی ہوئی چلتی ہیں تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اس کا شکر بجا لاؤ۔ وہ رات کو دن کے اندر اور دن کو رات کے اندر داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو تابع فرمان بنا رکھا ہے۔ سب وقت معین تک چلتے رہیں گے یہی معبود حقیقی تو تمہارا پروردگار ہے۔ بادشاہی اس کی ہے اور وہ جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ تو کھجور کے ایک چھلکے کے برابر اپنا اختیار نہیں رکھتے۔ اگر ان کو پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنیں گے اور اگر سن پائیں تو حاجت روائی نہیں کر سکیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے۔ اور جس طرح وہ باخبر تمہیں بتا سکتا ہے دوسرا نہیں بتا سکے گا۔

شرح:- اس رکوع میں انسان کے غرور نفس اور فریب خوردگی کو نہایت عمدہ طریق سے سمجھایا ہے۔ فرمایا بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ برے کام کرتے ہیں مگر انہیں اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ شرک کرتے ہیں مگر اپنے آپ کو موحد کہتے ہیں۔ عبادت سے کوسوں دور ہیں مگر عابد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں فرمایا یہ لوگ گمراہ ہیں ان کے حال پر افسوس بھی نہیں کرنا چاہئے۔ خدا کو معلوم ہے کہ ان کے دلوں میں کیا روگ ہے اور کیا ناپاکی۔ تم ان لوگوں کی باتوں میں نہ آؤ بلکہ نہایت منصف مزاج بلکہ خدا کی قدرتوں کا مطالعہ کرو۔ دیکھو بادل کس طرح اٹھتے ہیں۔ ہوائیں کیسے چلتی ہیں۔ بارش کیسے ہوتی ہے۔ زمین کس طرح خشک ہو کر پیداوار سے انکار کر دیتی ہے۔ پھر بارش سے سیراب ہو کر تر و تازہ ہو جاتی ہے۔ دیکھو جس طرح مردہ زمین کو دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے اسی طرح تمہارے مرجانے کے بعد ہم تمہیں بھی زندہ کر سکتے ہیں۔ پھر قیامت کے روز حشر و نشر میں شک و شبہ کرنے کے کیا معنی؟

فرمایا دنیا میں اگر عزت حاصل کرنے کا تمہیں خیال ہو تو اصل عزت خدا کے احکام کے سامنے سر جھکانے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ باطل کے ذریعہ اور نافرمانی و سرکشی کو کام میں لا کر اگر تم کوئی عزت حاصل کر لو تو وہ ناپائدار اور دھوکا اور فریب ہے ایسے لوگوں نے جو کھیل بنایا ہوتا ہے اس کا تار و پود بکھر کر رہ جاتا ہے۔ تم دیکھو تو سہی جو خدا تمہیں مٹی

Marfat.com

سے بنا کر یہ شکل و شباہت دے سکتا ہے جو تمہارے اندر روح پھونک کر تمہیں چلنے پھرنے سمجھنے سوچنے اور بات چیت کرنے کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ وہ جس نے مذکر و مونث کی تقسیم کی۔ وہ جس کے حکم اور علم کے بغیر نہ کوئی بچہ پیدا ہو سکتا ہے نہ مر سکتا ہے۔ وہ جو عمریں بڑھاتا اور کم کرتا ہے کیا وہ اتنا نہیں کر سکتا کہ تمہاری ضروریات کو پورا کر سکے۔ پھر اسے چھوڑ کر تم ادھر ادھر کیوں مارے مارے پھرتے ہو۔ اس کی شان کے کرشمے دیکھنے ہو تو جاؤ کھاری اور میٹھے سمندروں پر جا کر دیکھو۔ تمہیں عجیب عجیب راز معلوم ہوں گے۔ دریاؤں اور سمندروں میں تمہارے کھانے کے تازہ بتازہ گوشت موجود ہیں۔ پہننے کے لئے زیورات، تجارت کرنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے کشتیاں موجود ہیں۔ سورج اور چاند کو تمہارے لئے اس طرح مسخر کیا ہے کہ وہ وقت پر طلوع ہوتے وقت پر غروب ہوتے اور تمہیں اپنے فوائد سے مستفیض کرنے سے قطعاً انکار نہیں کر سکتے۔ دیکھو تمہارا خدا وہ ہے جو تمہارے لئے ایسی ایسی نعمتیں پیدا کرتا۔ ایسے ایسے انتظامات مقرر کرتا اور تمہاری پرورش کرتا ہے مگر جن پر تم نگاہیں لگائے رکھتے ہو اور جو تمہارے قبلہ حاجات ہیں ان کے پاس تو کھجور کا چھلکا بھی نہیں جو وہ تمہیں دے سکیں اگر تم ان کو بلاؤ تو وہ جواب نہیں دے سکتے اور تو اور وہ خود قیامت کے دن تمہاری طرف سے کانوں پر ہاتھ دھریں گے اور کہیں گے کہ ہم نے تو کسی کو شرک پر ستی پر مجبور نہیں کیا تھا۔ نہ ترغیب ہی دی تھی فرمایا یہ تنبیہہ بروقت ہے تاکہ بعد میں تم نہ کہو کہ ہم کو خبر نہیں ہوئی۔

ترجمہ آیات ۱۵-۲۶:- اے لوگو تم سب اللہ کے محتاج ہو اور وہ سب سے بے نیاز ستودہ صفات ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور تمہاری جگہ کوئی دوسری مخلوقات لا کھڑی کرے اور یہ چیز خدا کے لئے کچھ دشوار نہیں اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی بوجھ سے دبا ہوا اپنا بوجھ اٹھوانے کے لئے کسی کو بلائے گا تو اس کا ذرا بھر بوجھ نہیں اٹھایا جائے گا خواہ وہ قریبی ہی ہو۔ آپ صرف ان لوگوں کو آگاہ کر سکتے ہیں جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو پاکیزگی اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے ایسا کرتا ہے اور سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور نابینا اور بینا برابر نہیں اور نہ اندھیرا اور روشنی اور نہ سایہ اور دھوپ اور نہ

Marfat.com

زندہ اور نہ مردہ برابر ہیں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سنوار دیتا ہے اور جو گمراہوں میں ہیں آپ ان کو نہیں سنا سکتے۔ آپ صرف ڈرانے والے ہیں ہم نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں ڈرانے والا نہ گزرا ہو اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلایا کرتے تھے۔ ان کے رسول ان کے پاس روشن دلائل صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے۔ پھر جن لوگوں نے انکار کیا میں نے ان سے مواخذہ کیا سو ان کے حق میں میرا عذاب کیسا ہوا۔

شرح:- اس رکوع میں ارشاد ہوا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو اچھی طرح سے سمجھ لے کہ وہ خدا کا محتاج ہے اور خدا کسی کا محتاج نہیں وہ چاہے تو تمام مخلوق کو تباہ و برباد کر کے کوئی دوسری مخلوق لے آئے مگر مخلوق خدا کے خلاف کسی بات میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ فرمایا انسان اپنے اعمال کے لئے آپ خدا کے سامنے ذمہ دار ہے۔ اگر کوئی نیک ہو تو اس کی نیکی واجر کا ثواب کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا اور اگر کوئی شخص برا ہو تو اس کے برے ہونے کی وجہ سے دوسرے کسی شخص کو بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا اس کے بعد فرمایا نافرمانی کے نتائج و عواقب سے تو محض وہی لوگ ڈرتے ہیں جو اولاً خدا کو مان لیں اور اس کے بعد پابند صلوٰۃ ہوں۔ یہ اعتقاد اور پابندی عبادت انسان کے دل کو پاک کر دیتی ہے اور عاقبت بخیر ہوتی ہے۔ فرمایا منکران حق کو ایمان والوں سے وہی نسبت ہے جو اندھوں کو آنکھوں والوں سے یا اندھیروں کو روشنی سے یا دھوپ کو سایہ سے یا مردہ کو زندہ سے فرمایا! ایسے اندھے اندھیروں میں پھنسے ہوئے اور مردہ روح اور مردہ دل والے انسانوں کو راہ راست پر نہیں لا سکتا ہے۔ جس طرح تم مردہ جسموں کو اپنی بات سنا نہیں سکتے اس طرح تم منکران حق کو بھی راہ راست پر نہیں لا سکتے۔ ہاں تمہارا وظیفہ تو یہ ہے کہ تم نافرمانی کرکے نتائج و عواقب اور آنے والے عذاب سے لوگوں کو متنبہ کرتے رہے۔ فرمایا اے پیغمبر! لوگ مانیں یا نا مانیں ہم نے آپ کو اپنا سچا فرستادہ بنا کر بھیجا ہے کہ آپ ان لوگوں کو جو راہ راست پر چلنے اور خدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیں کہ اللہ ان سے خوش ہے اور جو سیدھی راہ پر گامزن نہ ہوں ان کو متنبہ کریں کہ آگے آنے والی زندگی کی صعوبتیں اتنی کڑی ہوں گی کہ وہ برداشت نہ کر سکیں گے۔ اگر اس پر وہ آپ کی بات نہ مانیں تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے۔ وہ اپنی گمراہی

Marfat.com

کی آپ سزا بھگتیں گے اگر انہیں یقین نہ آئے تو جو نافرمان قومیں ان سے قبل گزر چکی ہیں ان کے حالات و کوائف سے آگاہی حاصل کر کے معلوم کریں کہ ان پر عذاب کیسے آیا۔

ترجمہ آیات ۲۷-۳۷:- کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے بادلوں سے مینہ برسایا سو اس کے ذریعے سے ہم نے مختلف رنگ کے میوے نکالے اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ حصے ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں اور بعض گہرے سیاہ ہیں اور اسی طرح انسانوں، جانوروں اور چوپایوں کے مختلف رنگ ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ غالب بخشنے والا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے ظاہر و پوشیدہ خرچ کرتے ہیں وہی حقیقتاً ایسی تجارت کی توقع رکھتے ہیں جس میں کبھی گھاٹا نہ پڑے تاکہ اللہ ان کے صلے ان کو پورے پورے دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ بھی دے وہ حقیقتاً بخشنے اور شکریہ قبول کرنے والا ہے۔ اور ہم نے آپ کی طرف جو کتاب وحی کے طور پر بھیجی ہے وہ حق پر مبنی ہے اور اس سے پہلے جو کتابیں نازل ہو چکی ہیں اس کی تصدیق کرتی ہے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں سے باخبر اور ان کے حالات کو دیکھنے والا ہے۔ پھر اپنے بندوں میں سے جن کو ہم نے منتخب کیا ان کو کتاب کا وارث بنا دیا سو ان میں سے بعض اپنے حق میں ظلم روا رکھتے ہیں اور بعض ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعض ان میں سے اللہ کے فضل سے نیکی کرنے میں پیش قدم ہیں یہی سب سے بڑا فضل ہے یہ باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے جن میں وہ داخل ہوں گے۔ وہاں وہ سونے کے کنگن اور موتی پہنیں گے اور وہاں ان کا لباس حریر ہوگا اور کہیں گے کہ اس خدائے ستودہ صفات کا شکر ہے کہ اس نے ہم سے غم کو دور کیا۔ ہمارا رب یقیناً "بخشنے والا اور شکریہ قبول کرنے والا ہے۔ جس نے ہم کو اپنے فضل سے دار بقا میں لا اتارا۔ اس میں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی نہ تھکاوٹ ہوگی۔ اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی ہے ان کے لئے آتش دوزخ ہے نہ تو ان کو قضا ہی آئے گی کہ وہ مر جائیں اور نہ اس کا کچھ عذاب ان پر سے ہلکا کیا جائے گا اس طرح ہم ہر ایک منکر کو سزا دیں گے اور وہ اس میں فریاد کریں گے۔ اے ہمارے رب ہم کو یہاں سے نکال ہم نیک عمل کریں گے۔ برخلاف ان کاموں کے جو ہم

Marfat.com

کیا کرتے تھے۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جو شخص نصیحت حاصل کرنا چاہتا کر سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔ سو مزہ چکھو ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی کئی اور قدرتیں بیان ہوئی ہیں مثلاً ارشاد ہوتا ہے کہ بارش کے نازل ہونے پر غور کرو۔ تو تمہیں معلوم ہو کہ اس میں خدا نے کتنی مصلحتیں پنہاں کر رکھی ہیں۔ شگافتہ مردہ، خشک بنجر زمین پر بارش نازل ہوتی ہے اور رنگ برنگ کی بوٹیاں طرح طرح کے درخت، عجیب عجیب پودے رونما ہوتے ہیں اسی طرح زمین کو دیکھو مختلف رنگ، مختلف استعداد اور مختلف طاقتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ سب ایک ہی زمین ہے اسی طرح انسان، حیوان، پرند، چرند اور درندے انواع و اقسام ہیں۔ اگر ان باتوں پر غور کرو تو لاتعداد عجائبات قدرت کا تمہارے لئے انکشاف ہو۔ فرمایا جو لوگ عجائبات قدرت کا علم حاصل کرتے ہیں اور خدا کے سامنے سرِ عبودیت جھکا دیتے ہیں وہی فی الحقیقت خدا کی نافرمانی سے ڈرتے اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے گناہ اور ان کی خطائیں خدا معاف بھی کر دیتا ہے۔ فرمایا اگر تاجرانہ نقطہ نگاہ سے بھی دیکھو تو تمہیں یقین آ جائے گا کہ جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں، نماز ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جو کچھ دے رکھا ہے اس کو ہر ممکن طریقہ سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ وہی فلاح و نجات پاتے ہیں۔ اور وہی فائدے میں رہتے ہیں کیونکہ اس محنت و کاوش کا جو اجر ملے گا وہ کہیں زیادہ ہوگا۔ فرمایا جو احکام اور تعلیمات ہم نے قرآن میں نازل کئے ہیں وہ آخری و حتمی ہیں اور ان کی صداقت میں قطعاً کوئی شک نہیں کرنا چاہئے۔

سنو قرآن کریم کے وارث تین طرح کے لوگ ہوں گے۔ ایک تو وہ جو اس کے احکام کی حکم عدولی کر کے اپنے لئے خود ہی مصیبت کا باعث بن جائیں گے یعنی اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کریں گے۔ ایک وہ جو درمیانی درجہ کے لوگ ہوں گے جن کے دل میں قرآن کا عشق ہوگا جو اس کی تعظیم و تکریم پوری طرح کریں گے مگر بعض کوتاہیاں ان سے سرزد ہو جائیں گی اور بعض گناہوں کے وہ مرتکب ہوں گے مگر بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس پر پوری طرح عامل ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ کوئی شخص عامل

Marfat.com

قرآن ہو۔ ایسے لوگوں کے لئے جو قرآن کریم کے متبع ہیں آنے والی زندگی میں بہترین آسائش گاہیں ہوں گی اور ہر طرح کی آسانیاں میسر ہوں گی اور وہ بھی اپنے خدا سے بڑے خوش ہوں گے کہ ان کو اس نے حزن وملال سے بچالیا ہے اور دنیا اور محشر کا غم دور کیا۔ گناہ بخشے اور دنیا کی چل چلاؤ اور ناپائیداری کی تکلیف دہ زندگی سے نجات دلا کر استقلال و ہمیشگی کی آرام دہ نیند عطا کی۔ پہننے کو بہترین اور عمدہ لباس عطا کیا۔ دنیاوی تکالیف کو دور کیا مشقتوں سے نجات دلائی۔ اب نہ بیماری اور بڑھاپے کا خطرہ رہا نہ سامان معیشت کا فکر و رنج۔ مگر برعکس اس کے منکروں کی یہ حالت ہوگی کہ دوزخ کی آگ میں ڈالے جائیں گے جہاں نہ ان کو موت آئے گی نہ عذاب ختم ہوگا۔ وہاں وہ روئیں گے چیخیں چلائیں گے مگر کوئی ان کی دادرسی کو نہ پہنچے گا۔ فرمایا ایسے ناشکروں کو ہمارے ہاں یہی سزا ملا کرتی ہے۔

فرمایا دنیا میں یہ لوگ جو کام کیا کرتے تھے انہی کو بہترین اور صحیح ترین سمجھا کرتے تھے مگر ایسے عذاب کو دیکھ کر ان کی آرزو ہوگی کہ اگر ہم ذرا دوزخ سے نکل جائیں تو ہم خوب نیکیاں سمیٹ کر لائیں اور فرمانبردار بن کر حاضر ہوں۔ ان کو جواب دیا جائے گا کہ ہم نے تم کو عقل دی تھی جس سے تم سمجھتے تھے اور کافی عمر دی جس میں اگر تم سوچنا چاہتے تو سب نیک و بد سوچ کر سیدھا راستہ اختیار کر سکتے تھے حتی کہ تم میں سے بہت سے لوگ بڑی بڑی دراز عمریں پا کر فوت ہوئے اس کے بعد ایسے ایسے مبلغین حق بھیجے اور ایسے ایسے واقعات رونما کئے جن سے تم نصیحت حاصل کر سکتے تھے۔ مگر تم نے نصیحت حاصل نہ کی۔ سو اب اپنی غلط کاری کا مزہ چکھو۔

ترجمہ آیات ۳۸-۴۵:- اللہ آسمانوں اور زمین کے تمام پوشیدہ و مخفی رازوں کو جاننے والا ہے کیونکہ وہ دل کی باتوں تک کو جانتا ہے۔ وہ وہ ہے جس نے تم کو زمین میں نائب بنایا۔ جو راہ کفر اختیار کرے گا وہ اپنے کفر کا آپ نقصان اٹھائے گا اور منکرین کا کفر خدا کے ہاں کچھ ناراضگی ہی بڑھاتا ہے اور کافروں کا انکار اس طرح ان کے گھاٹے میں اضافہ کر دیتا ہے۔ پوچھئے کہ کیا تم نے اپنے ان شریکوں کو نہیں دیکھا جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ دکھاؤ تو سہی انہوں نے زمین سے کیا پیدا کیا ہے یا آسمانوں کے بنانے میں ان کا کچھ حصہ ہے یا کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس میں سے کسی دلیل پر

قائم ہیں بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے نرے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے چلے آئے ہیں۔ بلاشبہ اللہ آسمانوں کو اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں اپنی جگہ نہ چھوڑ دیں۔ اور اگر وہ اپنی جگہ سے ٹل جاتے تو اس کے سوا ان کو کوئی تھام نہ سکتا وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے اور انہوں نے اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھائی تھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے گا تو وہ سب قوموں میں سے زیادہ راہ راست پر ہوں گے مگر جب ان کے پاس ڈرانے والا آپہنچا تو اس سے ان کی بیزاری ہی بڑھی اور یہ دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے اور بڑی تدبیریں سوچنے سے ہوئی اور بری تدبیر کرنے والے کی تدبیر اس پر لوٹ کر پڑتی ہے تو کیا یہ لوگ پہلے لوگوں کے سے برتاؤ کا انتظار کر رہے ہیں۔ سو آپ اللہ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔ اور نہ آپ اللہ کے دستور میں کوئی تغیر پائیں گے۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں سو انہیں چاہئے کہ وہ ان لوگوں کا انجام دیکھیں جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں حالانکہ وہ ان سے از روئے قوت زیادہ بڑھے ہوئے تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں میں اور زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے وہ بلاشبہ جاننے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔ اور اگر خدا لوگوں کے اعمال پر مواخذہ کرنے لگتا تو روئے زمین پر کوئی جاندار نہ بچتا۔ لیکن وہ ان کو ایک وقت مقرر تک ڈھیل دیتا رہتا ہے۔ پھر جب ان کا مقررہ وقت آ جائے گا پس وہ اپنے بندوں کو دیکھ لے گا۔

شرح:۔ اس رکوع میں خداوند تعالیٰ نے اپنی قدرت ہائے کاملہ اور انسان کی بے بضاعتی کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بندوں کے سب کھلے چھپے احوال اور دلوں کے بھید ہم کو معلوم ہیں۔ کسی کی نیت اور استعداد ہم سے پوشیدہ نہیں ہم اسی کے موافق معاملہ کرتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ جو لوگ اب چلا رہے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دو پھر ایسی خطا نہ کریں گے وہ بالکل جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ اگر بار بار چھوڑ کر بار بار لوٹائے جائیں تو بھی باز نہ آئیں۔ کیونکہ ان کی افتاد طبع ہی کچھ ایسی ہے فرمایا! اگلی امتوں کی طرح تم کو زمین پر آباد کیا تمام مخلوقات پر تم کو حکومت دی۔ تمام انعامات و عنایات سے تمہیں نوازا۔ سو اس کے بعد بھی اگر تم ناشکری کرو گے تو اس کی سزا آپ ہی بھگتو گے۔ فرمایا تمہارا کفر خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس میں تمہارا ہی نقصان ہے۔ دریافت فرمایا ہے کہ اپنے معبودوں کے احوال میں غور کر کے بتاؤ۔ کہ زمین کا کون سا حصہ انہوں نے

الماجد۔ الواجد۔ الواحد۔ الصمد۔ القادر۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاہر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ الغنی۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الہادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔

Marfat.com

بنایا۔ آسمانوں کے بنانے یا تھامنے میں ان کا کس قدر حصہ ہے۔ اگر کچھ نہیں تو آخر خدا کس طرح بن بیٹھے۔ کچھ تو سوچ بچار اور عقل و ہوش سے کام لو۔ فرماتا ہے اگر تمہارے پاس کوئی عقلی دلیل نہیں ہے تو کوئی ایسی نقلی دلیل پیش کرو کہ قابل اعتبار ہو۔ اگر وہ بھی نہیں تو پھر اس مشرکانہ دعویٰ کی سند تمہارے پاس کیا ہے کہ اللہ کے نزدیک یہ ہمارے شافع ہوں گے۔ اور اس کے عذاب سے بچالیں گے۔ بلکہ اس کے قرب کا ہمارے لئے موجب بنیں گے۔ حالانکہ یہ خالص دھوکا اور نرا فریب ہے۔ اور وہاں بڑے سے بڑا مقرب بھی کسی دشمن دین کی سفارش میں لب کشائی نہیں کر سکتا۔

فرمایا دیکھو تو آسمان اور زمین میں کتنے بڑے کرّے ہیں۔ ان کو اس طرح قابو میں رکھنا کہ اپنے مرکز سے کوئی نہ ہلے۔ یہ خدائے یگانہ ہی کے بس کی بات ہے اور اگر یہ کرّے اپنے مرکز سے ہٹ جائیں تو پھر کوئی ہے بجز اس کے کہ ان کو تھام سکے۔

عرب کے لوگ جب سنتے کہ اقوام گزشتہ نے انبیاء کی اس طرح نافرمانی کی تو کہتے کہ کبھی ہم میں ایک نبی آئے تو ہم ان قوموں سے بہتر طریق پر نبی کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور حق رفاقت ادا کریں۔ مگر جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی بھیجا اور نبی بھی ایسا جو تمام انبیاء سے بڑھ کر شان و عظمت والا ہے اور وہ اوروں سے بھی زیادہ حق کی مخالفت کرنے لگے۔ ان کے غرور تکبر نے ان کو اجازت نہ دی کہ وہ نبی کے سامنے سر اطاعت جھکائیں۔

فرماتا ہے کہ وہ جو تم میں سے بہت زیادہ قوت و طاقت رکھتے تھے وہ اللہ کی گرفت سے نہ بچ سکے۔ تم کون ہوتے ہو جو اس کا مقابلہ کر سکو۔ تمہیں چاہئے کہ اس بات کو سمجھ لو کہ زمین و آسمان کی کوئی طاقت خدا کو عاجز نہیں کر سکتی علم اس کا محیط اور قدرت اس کی کامل ہے پھر وہ عاجز آئے تو کیوں۔

ارشاد ہوتا ہے اگر سوچو تو کیا اتنا ہی ہمارا احسان کیا کم ہے کہ ہم تمہارے گناہوں کو دیکھتے اور اس کے باوجود تمہاری روزی نہیں روکتے۔ اگر ہم ہر چھوٹی موٹی بات پر مواخذہ کرنا شروع کر دیتے تو کوئی جاندار روئے زمین پر باقی نہ رہ سکتا۔ محاسبہ اعمال اور نیک و بد کی جزا سزا کے لئے اس نے ایک خاص وقت مقرر کر رکھا ہے۔ یہاں کی زندگی کے قوانین و ضوابط وہاں کی زندگی سے بالکل جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں اور چونکہ وہ اپنے

Marfat.com

بندوں کے احوال سے پوری طرح واقف ہے اس لئے کسی کے ساتھ ناانصافی کا معاملہ نہ یہاں ہوتا ہے نہ وہاں ہوگا۔""

(۴۴) سورۃ مریمؑ (۱۹)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

ترجمہ آیات ۲-۴۰:- یہ تیرے رب کی اس رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی۔ جب اس نے اپنے رب کو دبی آواز سے پکارا۔ کہا اے میرے رب! میرے بدن کے جوڑ کمزور ہو گئے ہیں اور سر بڑھاپے کی وجہ سے سفید ہو گیا ہے اور میرے رب! میں کبھی تجھ سے مانگ کر محروم نہیں رہا اور میں اپنے بعد اپنے اقارب سے ڈرتا ہوں اور میری عورت بانجھ ہے سو مجھے اپنی عنایت سے ایک وارث عطا کر۔ جو میرا اور خاندان یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے رب! اس کو پسندیدہ بنا۔ اے زکریا! ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ ہم نے اس کا ہمنام اس سے قبل پیدا نہیں کیا۔ زکریا نے کہا اے رب! میرے ہاں لڑکا کیونکر پیدا ہوگا۔ جب کہ میری بیوی بانجھ ہے۔ اور میں بڑھاپے کی حد کو پہنچ گیا ہوں۔ فرمایا! اس طرح ہوگا تیرے رب نے فرمایا کہ یہ بات میرے لئے آسان ہے اور میں نے اس سے پہلے تمہیں بھی پیدا کیا تھا اور تم کچھ بھی نہ تھے۔ کہا کہ اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشان مقرر فرمایئے۔ فرمایا! تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات تک برابر لوگوں سے بات چیت نہ کر سکے گا۔ سو وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور اس کو اشارہ سے کہا کہ تم صبح و شام عبادت کرتے رہو۔ اے یحییٰ اس کتاب کو قوت سے پکڑے رہو۔ اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دیدی تھی اور اپنے ہاں سے رحمدلی اور پاکیزگی بخشی تھی اور وہ پرہیزگار تھے اور اپنے والدین کے حق میں نیک تھے اور سرکش اور نافرمان نہ تھے اور ان پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ مریں گے اور جس دن وہ زندہ ہو کر اٹھیں گے۔ اور کتاب میں

Marfat.com

مریم کا بھی ذکر کیجئے۔ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف ایک جگہ چلی گئی۔ پھر ان سے پردہ کر لیا۔ اس وقت ہم نے ان کی طرف جبرائیل کو بھیجا اور وہ ان کے سامنے ٹھیک آدمی کی شکل میں آ کھڑے ہوئے۔ مریم کہنے لگی کہ اگر تم پاک باز ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ انہوں نے کہا میں تو تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تاکہ میں تمہیں ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ انہوں نے کہا میرے لڑکا کیسے ہوگا؟ حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ میں بدچلن رہی۔ فرمایا اسی طرح ہوگا آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ یہ کام میرے لئے آسان ہے اور یہ اس لئے کہ ہم انہیں لوگوں کے لئے نشان بنا دیں اور اپنی رحمت قرار دیں۔ اور یہ بات طے ہو چکی ہے اس پر وہ حاملہ ہو گئیں اور اسے لے کر وہ دور ایک جگہ جا بیٹھیں۔ پھر درد زہ انہیں کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ کہنے لگیں کاش! میں اس سے پہلے ہی مر چکی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی۔ پھر درخت کے نیچے سے فرشتے نے آواز دی کہ غم نہ کھاؤ تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف جنبش دو اس سے تم پر تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔ سو کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ پھر تم اگر کسی آدمی کو دیکھ پاؤ تو کہہ دو کہ میں نے خدائے رحمٰن کے لئے روزے کی منت مان رکھی ہے۔ اس لئے ہرگز آج کے دن کسی سے بات نہ کروں گی۔ پھر وہ بچے کو گود میں اٹھائے قوم کے پاس آئیں انہوں نے کہا اے مریم! تم نے بہت برا کام کیا ہے۔ اے ہارون کی بہن! تمہارا باپ کوئی برے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں ہی بدکار تھیں۔ اس پر اس نے اسے بچے کی طرف اشارہ کیا وہ کہنے لگے کہ ہم جھولے کے بچے سے کس طرح بات کریں۔ بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور نبی بنایا ہے اور جہاں کہیں میں رہوں مجھے مبارک قرار دیا ہے اور جب تک زندہ ہوں مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے اور نیز مجھے اپنی ماں کا خدمتگار بنایا ہے۔ اور مجھے سخت گیر اور بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام اور رحمت ہے۔ جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا یہ ہے عیسیٰ ابن مریم۔ یہ سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ خدا کو زیب نہیں کہ اس کے ہاں اولاد ہو وہ پاک ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اسے صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے اور بیشک اللہ میرا بھی رب ہے اور

Marfat.com

تمہارا بھی رب ہے سو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھی راہ ہے۔ پھر اہل کتاب کے گروہوں نے ایک دوسرے سے اختلاف کیا تو ان لوگوں کے لئے افسوس ہے۔ جو بڑے دن خدا کے حضور کھڑا ہونے سے انکار کریں گے۔ جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے کس قدر سننے والے اور کس درجہ بیزار ہوں گے۔ مگر آج نافرمان لوگ صریح گمراہی میں ہیں اور ان کو حسرت کے دن سے آگاہ کیجئے جب ہر ایک بات کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اور وہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ بیشک ہم ہی زمین کے اور لوگوں کے جو اس پر ہیں وارث ہیں اور ہماری طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔

شرح:- اس سورت میں اپنے چند برگزیدہ بندوں کا حال بیان فرمایا ہے۔ لب لباب تمام سورت کا یہ ہے کہ بندگان دین کو مخلوق خدا سے اپنی پرستش و عبادت نہیں کرانی چاہئیں۔ وہ ہمیشہ خدا کی عبادت کرنے کی تعلیم و تلقین کرتے رہے ہیں اور خود بھی اسی کے سامنے سر بسجود رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت زکریا علیہ السلام کے ذکر سے سورت کا آغاز ہوتا ہے کہ جب حضرت زکریا علیہ السلام بوڑھے ہو گئے اور سر میں بال بھی سفید آگئے تو ایک دن ہم سے یوں دعا کرنے لگے کہ اے خدا! میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے مجھے تو نے کوئی فرزند عطا نہیں کیا جو میرا' میری روایات کا اور میرے علوم و فنون کا صحیح وارث ہو اور مجھے اس امر کا بہت خوف ہے کہ کہیں میرے بعد میرے نقش قدم پر چلنے والا ہی کوئی نہ رہے۔ خدایا! میں نے جب کبھی تجھ سے دعا مانگی ہے میں مایوس و محروم نہیں ہوا اور اب بھی مجھے توقع ہے کہ مایوس نہیں ہوں گا۔ سو مجھے ایک فرزند عطا کر جو میرا اور آل یعقوب کا جائز وارث ہو اور ہمارا نام روشن رکھ سکے۔ نیز تیرا محبوب اور فرمانبردار ہو۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو یحییٰ نامی لڑکا عطا کیا۔ جو بعد میں ایک جلیل القدر پیغمبر ہوا۔ مگر جب حضرت زکریا علیہ السلام کو یہ مژدہ سنایا گیا کہ تمہاری دعا سن لی گئی ہے اور یحییٰ نامی لڑکا تمہیں عطا کیا جائے گا۔ وہ متعجب بھی ہوئے اور خوش بھی اور پوچھنے لگے خدایا! مقبولیت دعا کی نشانی کیا ہے۔ کیونکہ بظاہر جو حالات ہیں یعنی میرا بوڑھا ہونا اور میری بیوی کا بانجھ ہونا وہ کوئی امید نہیں دلاتے۔ ارشاد ہوا کہ جب وقت آئے گا تو تم تین دن تک متواتر گفتگو نہیں کر سکو گے۔ چنانچہ حسب بشارت حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ آپ بچپن ہی سے حکیم اور متقی تھے۔ والدین کے حق میں بہت شفیق' نرم دل

الواحد۔ الواجد۔ الماجد۔ الواحد۔ الاحد۔ الصمد۔ القادر۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاهر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ الغنی۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الهادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔ الواحد۔ الماجد۔ الواجد۔ الوا

اور عوام میں لمخسار تھے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے اسے مبارک گھڑی میں پیدا کیا۔ مبارک گھڑی میں وفات دی اور مبارک گھڑی میں اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

اس کے بعد حضرت مریم کا ذکر شروع ہوتا ہے جس طرح حضرت زکریا علیہ السلام کے ہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت عجیب وغریب حالات کے ماتحت ہوئی اسی طرح بلکہ اس سے بہت زیادہ حیران کن حالات میں حضرت مریم کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت کا قصہ یوں ہے کہ حضرت مریم جن کو زمانہ طفولیت میں ہی ان کی والدہ نے بیت المقدس کی نذر کر دیا تھا۔ اپنے خالو حضرت زکریا علیہ السلام کی زیر نگرانی عنفوان شباب تک ہیکل ہی میں تعلیم پاتی رہیں۔ آپ ایک پاک باز، عفت شعار، خدا ترس عورت تھیں اور یہی وجہ تھی کہ ہیکل میں رہنے والے حضرت زکریا علیہ السلام تک آپ کی تعظیم کرتے تھے۔ ایک دن اتفاق سے حضرت زکریا علیہ السلام آپ کے حجرے میں آئے۔ آپ نے دیکھا حضرت مریم کے پاس بے موسم کا پھل دھرا ہے۔ آپ نے تعجب کا اظہار کیا اور پوچھا کہ کہاں سے آیا ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ خدا نے بھیجا ہے اور اس کے لئے ایسا کرنا مشکل نہیں۔ اسی واقعہ کے کچھ عرصہ بعد ایک دن بیٹھیں تھیں کہ فرشتہ انسانی لباس میں آپ کے پاس آیا۔ چونکہ وہ اجنبی تھا۔ آپ دہشت زدہ ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ اگر تم خدا ترس ہو تو میں خدائے رحمٰن کا واسطہ دے کر تم سے التجا کرتی ہوں کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ فرشتہ نے کہا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ میں انسان نہیں فرشتہ ہوں۔ اس لئے آیا ہوں کہ تجھے ایک فرزند پاک نفس کی بشارت دوں۔ اس پر آپ پہلے سے بھی زیادہ تعجب اور خوف زدہ ہوئیں اور فرمانے لگیں کہ میں نے نہ شادی کی نہ بدکار ہوں پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہو۔

فرشتہ نے کہا خدائے مطلق کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ وہ بلا اسباب ووسائل کے بھی سب کام کر سکتا ہے اور چاہتا ہے کہ تمہارے لڑکے کو لوگوں کے لئے نشان حق بنائے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خدا کی قدرت سے حضرت مریم کو حمل ہو گیا اور جب مدت حمل پوری ہو گئی اور بچہ جننے کا وقت آیا تو آپ بہت گھبرائیں اور کہنے لگیں کہ خدایا! اس شدت درد

Marfat.com

کو برداشت کرنے کی نسبت اگر میں پہلے مرچکی ہوتی کہیں بہتر ہوتا مگر فرشتہ غیب نے کہیں پاس ہی سے آواز دی ڈرو نہیں۔ اس مکان سے نکل کر دوسرے مکان میں چلی جاؤ جس کے صحن میں کھجور کا درخت ہے جب درد کی شدت ہو تو تازہ تازہ کھجوریں کھاؤ اور چشمے کا تازہ پانی پیو۔ اس طرح کچھ افاقہ رہے گا اور اگر کوئی شخص تمہارے پاس اس دوران میں آئے تو اسے کہہ دو کہ میں نے آج خاموشی کا روزہ رکھا ہے۔ میں کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ حاصل کلام اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور حضرت مریم ان کو گود میں اٹھا کر ہیکل میں لائیں۔ لوگ دیکھ کر غم و غصہ سے بھر گئے اور سمجھے کہ خدانخواستہ حضرت مریم زنا کی مرتکب ہوئی ہیں۔ لہٰذا انہوں نے سخت سست کہنا شروع کیا۔ آپ نے گود کے بچے کی طرف اشارہ کیا وہ ہنسے اور کہنے لگے کہ بھلا کل کا بچہ کیا بات کرے گا۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود بول اٹھے کہ میں اللہ کا فرمانبردار انسان ہوں۔ اس نے مجھے نبی بنایا ہے۔ اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ نیز والدہ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا مجھے حکم ہوا ہے اور میری ولادت، موت اور میرے حشر کے دن کو مبارک ٹھہرایا ہے۔ اس گفتگو کے بعد لوگ ششدر رہ گئے اور اس بات کو مان گئے کہ فی الواقع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ایک معجزہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت مریم پر زنا کا الزام نہ لگایا۔ ورنہ وہ آپ کو یہودی قانون کے مطابق سنگسار کر دیتے۔ اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور بقیہ حالات یہی کچھ ہیں جو یہاں بیان کئے گئے ہیں مگر لوگ افراط و تفریط میں گرفتار ہیں۔ حتیٰ کہ بعض آپ کو خدا کا بیٹا تصور کرتے ہیں اور بعض آپ کو نبی بھی نہیں مانتے۔ فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدت العمر یہی واعظ کرتے رہے کہ میں اللہ کا بیٹا نہیں ہوں اس کا ایک بندہ ہوں۔ وہ ہم سب کا رب ہے اور ہمیں اس کی عبادت کرنی چاہئے اور اس کی عبادت کرنا سیدھی راہ ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد لوگوں نے آپ کی تعلیمات کی مختلف تاویلیں کیں اور آپ کے حقیقی مقصد ہی کو بھول گئے جس کا نتیجہ انہیں قیامت کے روز بھگتنا پڑے گا۔ اس دن وہ اپنی آنکھوں سے ہر اس چیز کو جسے وہ جھٹلایا کرتے تھے دیکھ لیں گے اور اپنے کانوں سے ہر ایک فیصلہ کو سنیں گے۔ مگر اب پچھتائے کیا ہو جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

الواحد - الواجد - القیوم - أنت المبدئ المعيذ - الولي - المتين - الوكيل - الباعث - المجيد

ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ اس یوم حسرت کے آنے سے پہلے وہ اپنی غفلت کو دور کردے اور اس بات پر یقین کرے کہ اس کے لئے سطح ارض پر بقا نہیں ہے اور اسے مختصر سی زندگی گزارنے کے بعد اس جہان کو بالآخر خیرباد کہنا ہے۔ پس چاہیے کہ وہ ان حقائق کے پیش نظر ابھی سے احتیاط ملحوظ رکھے۔

ترجمہ آیات ۴۱-۵۰:- اور کتاب میں ابراہیم کا ذکر کیجئے بیشک وہ نہایت سچے نبی تھے۔ جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا! تم ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں اور نہ تمہارے کچھ کام آسکتی ہیں۔ اے ابا! مجھے وہ علم حاصل ہے جو تمہیں نہیں۔ سو میری پیروی کیجئے۔ میں تمہیں سیدھی راہ پر ڈال دوں گا۔ ابا! شیطان کی پوجا نہ کرو۔ شیطان خدائے رحمٰن کا نافرمان ہے۔ اے ابا! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں خدائے رحمٰن کی طرف سے آپ پر عذاب نازل نہ ہو پھر آپ شیطان کے ساتھی ہو جائیں گے۔ اس نے کہا کہ اے ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے بیزار ہے۔ اے ابراہیم اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کروں گا اور مجھ سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جا۔ ابراہیم نے سلام علیک کہا اور کہا کہ میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا بیشک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے اور میں تم سے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان سے کنارہ کش ہوتا ہوں اور اپنے رب کو پکارتا ہوں۔ امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہیں رہوں گا۔ سو جب اس نے ان سے اور اللہ کو چھوڑ کر جن کی وہ پوجا کرتے تھے ان سے کنارہ کشی اختیار کرلی تو ہم نے اسے اسحٰق اور یعقوب بخشے اور ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا۔ اور ان پر اپنی رحمت ارزانی کی اور ان کے تذکرہ جمیل کو بلند کیا۔

شرح:- اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات زندگی بیان کئے ہیں۔ فرمایا! کہ وہ بڑے خوش گو اور صداقت شعار تھے چنانچہ انہوں نے بلا رو و رعایت اپنے باپ سے کہہ دیا کہ تم لوگ کیوں ایسی چیزوں کی پوجا کرتے ہو جو نہ تمہاری بات سنتی ہیں نہ آنکھوں سے تمہیں دیکھتی ہیں اور نہ کسی نقصان سے تمہیں بے پروا کرسکتی ہیں۔ سنو مجھے اللہ نے وہ علم عطا کیا ہے جو تمہیں حاصل نہیں۔ پس چاہئے کہ تم میری پیروی کرو کہ یہی سیدھی راہ ہے اور شیطان کی عبادت نہ کرو۔ کیونکہ وہ اللہ کا نافرمان ہے۔ اور انسان کو نافرمانی سکھاتا ہے جس کا نتیجہ سخت عذاب ہے۔

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی معاندانہ باتوں کو سن کر آذر سخت ناراض ہوا اور کہنے لگا اے ابراہیم! اگر تو ایسی باتوں سے باز نہ آیا تو میں تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دوں گا حضرت خلیل علیہ السلام نے دیکھا کہ توحید ناشناس سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ وہ کسی طرح مانتا نظر نہیں آتا۔ اسی لئے سلام علیک کہہ کر بحث کو بند کر دیا۔ اور کہا میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں راہ ہدایت پر چلنا نصیب کرے۔ باقی اگر میری اپنی نسبت پوچھو تو سن لو کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ اور تمہارے معبودوں کو بھی اور اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں۔ مجھے کامل امید ہے کہ خدا مجھے کبھی محروم نہیں رکھے گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس جرات ایمانی اور حق گوئی کے باعث ہم نے اس پر کرم کیا اور اسحٰق اور یعقوب علیہ السلام ایسے اولوالعزم نبی اس کی اولاد میں سے مبعوث کئے اور ہر ایک کو صداقت شعار بنایا۔

ترجمہ آیات ۵۱-۶۵:- اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کیجئے بے شک وہ برگزیدہ تھے اور رسول و نبی تھے اور ہم نے انہیں طور کی داہنی طرف سے آواز دی اور رازداری کی گفتگو کے لئے انہیں نزدیک بلایا۔ اور ہم نے اپنی رحمت سے ان کو ان کے بھائی ہارون نبی عطا کیا اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کیجئے وہ بلاشبہ وعدے کے سچے تھے اور رسول بھی تھے اور نبی بھی اور اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم کرتے رہتے تھے اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے اور کتاب میں ادریس کا ذکر کیجئے وہ بے شک سچے نبی تھے اور ہم نے انہیں بلند مرتبہ عطا کیا تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ منجملہ انبیاء کے آدم کی نسل سے اور ان لوگوں کی نسل سے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر سوار کیا اور ابراہیم اور یعقوب کی نسل سے اور ان لوگوں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ قرار دیا۔ جب ان کے سامنے خدائے رحمٰن کے احکام پڑھے جاتے تھے تو وہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر پڑتے تھے۔ پھر ان کے بعد چند ناخلف آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑ گئے۔ سو بہت جلد وہ گمراہی کی سزا پائیں گے۔ بجز اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے سو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر مطلق ظلم نہ ہوگا۔ ہمیشگی کے لئے ایسے باغوں میں جن کا وعدہ خدائے رحمٰن نے اپنے بندوں سے غائبانہ کر رکھا ہے۔ بلاشبہ اس کا وعدہ آکر رہے گا۔

Marfat.com

وہاں کوئی تعوبات نہ سنیں گے مگر سلام سلام اور ان کو وہاں ان کی روزی صبح و شام ملتی رہے گی۔ یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اس شخص کو دیا کرتے ہیں جو پرہیزگار ہو اور ملائکہ نے کہا کہ ہم اتر کر نہیں آتے مگر آپ کے رب کے حکم سے۔ اسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے درمیان ہے اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں۔ وہ رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور اس کا جو ان کے مابین ہے۔ آپ اس کی عبادت کیجئے اور اسی کی عبادت پر قائم رہے۔ بھلا آپ کو اس کا کوئی ہم نام معلوم ہے۔

شرح:۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ، حضرت اسماعیل اور حضرت ادریس علیہم السلام کے مختصر سے ابتدائی حالات بیان ہوئے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک مخلص رسول تھے۔ ہم نے ان کو ہمکلامی کا رتبہ بخشا اور حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی جو ان کا بھائی تھا نبی بنا دیا۔ اسی طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بھی جو ایک صادق الوعد پیغمبر تھے۔ ہم نے عالی مرتبہ بنایا۔ وہ بھی انبیائے کرام کی طرح اپنے اہل اور امت کو فرمانبرداری اور عبادت گزاری کے لئے تلقین کرتے رہے یہی وجہ تھی کہ وہ بھی ہمارے مقرب اور پسندیدہ قرار پائے۔

فرمایا حضرت ادریس علیہ السلام بھی ایک سچے نبی تھے۔ اور ان کو ہم نے بڑا بلند مرتبہ بنایا تھا۔ متذکرہ بالا انبیائے کرام کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے یا حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے یا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل میں سے چند لوگ ہیں جن کو ہم نے نبی بنا کر دنیا میں بھیجا اور اپنی عنایت وافرہ سے نوازا۔ ان کی یہ کیفیت تھی کہ جب اللہ کا کوئی حکم ان کے سامنے پڑھا جاتا وہ روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے۔ مگر جب ان لوگوں کا وقت گذر گیا۔ تو ان کے بعد ایسے نالائق پیدا ہوئے جن کے دلوں میں بجائے خشیت الٰہی کے نفسانی خواہشات کا زور تھا۔ سو جہاں ان کے پیشروؤں کو آخرت کے بلند ترین درجے عطا کئے جائیں گے۔ ان کو دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالا جائے گا۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے دور الحاد و بے دینی میں ان انبیائے کرام کے اسوۂ حسنہ کو نہ چھوڑا۔ ان کو دائمی جنت کی نعمتیں عنایت ہوں گی۔ جنت کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں دنیاوی

Marfat.com

خلشوں میں سے کوئی خلش بھی نہ پائی جائے گی۔ اور صرف ایسے ہی لوگوں کو یہ جگہ نصیب ہوگی جو دنیا میں فرمانبرداری کی زندگی گذار چکے ہوں گے۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا ہے کہ ملائکہ کرام خود بخود اپنی مرضی سے زمین پر نازل نہیں ہوا کرتے وہ اس وقت نازل ہوتے ہیں جب خدائے عز وجل کی طرف سے ان کو کوئی حکم پہنچتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ زمین و آسمان اور ان کے مابین جو کائنات ہے اللہ تبارک وتعالیٰ سے پوشیدہ نہیں اور ہر چیز کا جزوی و کلی علم اسی ذات بہیمتا کو ہے جس کا نہ کوئی ثانی ہے نہ ہمنام۔

ترجمہ آیات ۶۶ - ۸۲:- اور انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا پھر جلدی ہی زندہ ہو کر نکلوں گا۔ کیا انسان کو یاد نہیں کہ اس سے قبل ہم نے اس کو پیدا کیا حالانکہ وہ کوئی چیز نہ تھا۔ آپ کے رب کی قسم ہم ان کو اور شیطانوں کو ضرور اکٹھا کریں گے پھر ہم ان کو حاضر کریں گے کہ جہنم کے گرداگرد گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے پھر ہر گروہ میں سے اس گروہ کو جدا کریں گے۔ جو خدائے رحمٰن کے آگے سب سے زیادہ اکڑتا تھا۔ پھر ان کو بھی خوب جانتے ہیں جو اس میں گرنے کے زیادہ مستحق ہیں اور تم میں سے کوئی نہیں جس کا اس پر گذر نہ ہو۔ اس بات کا آپ کے رب نے حتمی طور پر فیصلہ کر دیا ہے۔ پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیدیں گے جنہوں نے پرہیز گاری اختیار کی اور نافرمانوں کو وہاں اوندھا پڑا رہنے دیں گے اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو کافر ہیں ان سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں کہ دونوں فریقوں میں سے کون سا فریق مرتبے اور مجلس کے لحاظ سے عمدہ ہے۔ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی جماعتوں کو ہلاک کر دیا جو اثاثہ اور نمود کے لحاظ سے ان سے اچھی تھیں کہہ دیجئے کہ جو گمراہی میں (پڑ جاتا ہے) اسے خدائے رحمٰن ڈھیل دیئے جاتا ہے حتی کہ جب وہ اپنی آنکھوں سے اسی چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (یعنی) یا عذاب کو یا قیامت کو تو یا انہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ کون بری حالت میں ہے اور کس کی فوج کمزور ہے۔ اور وہ لوگ جو ہدایت قبول کرتے ہیں اللہ ان کو ہدایت میں اور بڑھاتا ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں آپ کے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے ہمارے احکام کو ماننے سے انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے آخرت میں مال اور اولاد دی جائے گی۔ کیا اسے

Marfat.com

غیب کی خبر معلوم ہوتی ہے یا اس نے خدائے رحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے۔ ہرگز نہیں جو کچھ وہ کہتا ہے۔ ہم اسے لکھ لیتے ہیں اور اس کے لئے عذاب بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ بتلاتا ہے اس کے مرنے کے بعد اس کے ہم وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس تن تنہا آئے گا۔ لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر کئی معبود بنا رکھے ہیں تاکہ وہ ان کے لئے عزت کا باعث ہوں۔ ایسا ہرگز نہیں وہ جلد ہی ان کی عبادت سے انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔

شرح :- چند انبیائے کرام کے تذکرے کے بعد عامۃ الناس کی ذہنیت کا بیان ہے ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو اس بات میں بہت حد تک شبہ ہے کہ اس دنیاوی زندگی کے گزار چکنے کے بعد پھر اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور دنیاوی زندگی کے دوران میں اس نے جو اچھے یا برے اعمال کئے ہیں ان کی سزا یا جزا دی جائے گی۔ فرماتا ہے کیا اسے اتنا یاد نہیں کہ پہلی مرتبہ جب ہم نے اسے پیدا کیا تھا اس وقت اس کا نام و نشان تک نہ تھا۔ پھر اب جب کہ پہلے کی نسبت کئی چیزیں موجود ہیں ہمیں اس کی دوبارہ تخلیق میں کیا مشکل پیش آئے گی۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ شیطانی وسوسے ہیں جو انسان کو گمراہ کرتے ہیں اور حقیقت حال وہی ہے جو قرآن میں بیان کر دی گئی ہے۔ جو لوگ اس کے خلاف اعتقاد رکھیں گے وہ سب حشر کے دن اکٹھے کر کے دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب سے ہم نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے کتنی قومیں ہلاک ہو چکی ہیں کہ جن کو دوبارہ زندہ ہونے کا اور اعمال کے محاسبہ کا یقین نہیں ان کو اس وقت یقین آئے گا جب عذاب نازل ہونا شروع ہو جائے گا یا قیامت سر پر آ کھڑی ہوگی۔ انسان کو اپنی وہ حقیت جسے ہم نے قرآن کریم میں کھول کر بتا دیا ہے وہاں بالکل عریاں نظر آئے گا اور اس وقت اس کے کام صرف وہی باقی رہنے والی نیکیاں نظر آئیں گی جو وہ دنیا میں کر چکا ہے اور اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ آپ کو ایک شخص عاص بن وائل سہمی سے کچھ قرضہ لینا تھا۔ آپ تقاضا کے لئے گئے۔ تو اس نے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دو میں تمہارا قرضہ ادا کر دیتا ہوں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر

Marfat.com

دوبارہ پیدا ہو کر آئے تب بھی ایسا نہ کروں گا۔ اس نے جواب دیا کے مرچکنے کے بعد جب میں دوبارہ زندہ ہوں گا تب بھی میرے پاس مال واولاد اس طرح ہوگا۔ میں اسی وقت دے دوں گا۔ اس قصہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ہے کہ کوئی اس سے پوچھے کہ آیا تمہیں غیب کا علم حاصل ہوگیا ہے یا خدا نے تم سے کوئی اس قسم کا معاہدہ کیا ہے۔ جو ایسی باتیں کرتے ہو۔ فرمایا یہ جھوٹ ہے اور گناہ کی بات ہے۔ ہم ایسی باتوں کو انسان کے اعمال نامہ میں لکھ لیتے اور ان کی ہر نوع کی لاف وگزاف کو قابل مواخذہ قرار دیتے ہیں۔ اس کے بعد ناشکروں کی مذمت ہے۔ جو خدائے تعالیٰ کی عبادت سے انکار کرتے اور جدا جدا کئی معبود ٹھہرا لیتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۸۳-۹۸:- کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطانوں کو چھوڑ رکھا ہے کہ وہ انہیں ابھارتے رہتے ہیں۔ سو آپ ان کے معاملہ میں جلدی نہ کریں ہم تو ان کے لئے دن گن رہے ہیں۔ جس دن ہم پرہیزگاروں کو خدائے رحمٰن کے پاس گروہ بنا کر جمع کریں گے اور گنہگاروں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے۔ یہ لوگ سفارش نہ کر سکیں گے مگر جس نے خدائے رحمٰن سے اقرار لیا ہوگا اور کہتے ہیں کہ خدائے رحمٰن بیٹا رکھتا ہے۔ اے لوگو! تم بڑی بھاری بات بنا لائے ہو۔ جس کی وجہ سے ممکن ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر جائیں۔ اس سبب سے کہ انہوں نے خدائے رحمٰن کے لئے بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ خدائے رحمٰن کو زیبا نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے۔ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین پر ہیں یہ سب خدا کے حضور بندے ہو کر آئیں گے۔ اللہ نے ان سب کو احاطہ کر رکھا ہے اور ان کی پوری پوری گنتی کر رکھی ہے اور ہر ایک قیامت کے دن اس کے سامنے تنہا حاضر ہو گا۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور نیک کام کرتے رہے خدائے رحمٰن ان کے لئے دوستی پیدا کرے گا۔ تو ہم نے قرآن کو آپ کی زبان میں اس لئے آسان کر دیا کہ آپ اس سے پرہیزگاروں کو بشارت دیں اور جھگڑالو لوگوں کو اس سے ڈرائیں اور ان سے پہلے ہم نے کتنی جماعتوں کو ہلاک کیا ہے۔ کیا ان میں سے کسی کو آپ دیکھتے ہیں یا کسی کی آواز بھی سنتے ہیں۔

شرح:- یہاں شیطان اور شیطان سیرت لوگوں کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے کہ جو لوگ حق

Marfat.com

بات ماننے سے انکار کر دیتے ہیں شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے۔ جو انہیں گناہ پر آمادہ کرتا ہے فرماتا ہے کہ ایسے لوگ عذاب جہنم کے مستوجب ہیں جو ان کے لئے ہم نے تیار کر رکھا ہے اس وقت خواہ وہ کسی کی سفارش لائیں مطلق قبول نہ کی جائے گی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ سب سے بڑا گناہ جو کسی انسان سے سرزد ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کسی کو خدا کا بیٹا قرار دے۔ اس گناہ کے خوف سے آسمان پھٹ سکتے زمین شق ہو سکتی اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ہر وہ متنفس جو زمین پر ہے یا آسمان پر خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہے کوئی اس کا بیٹا نہیں ہو سکتا۔

فرمایا! ہم نے ان باتوں کو قرآن کریم میں واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔ اب جو شخص چاہے فرمانبرداری کی راہ اختیار کرے اور سیدھا جنت میں جائے اور جو چاہے نافرمانی کا وطیرہ اختیار کرے اور دوزخ کا ایندھن بنے۔

سورہ مریم میں خدا تعالیٰ نے بتایا تھا کہ میرے لئے کوئی امر مشکل نہیں جو چاہوں کروں۔ ناممکن کو ممکن کر دینا میرے اختیار کی بات ہے۔ سورۂ طٰہٰ میں بتایا گیا ہے کہ نبوت کا عطا کرنا ہمارے لئے کچھ مشکل نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کی تلاش میں گئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہمکلام ہوئے اور نبی بن گئے۔

(۴۵) سورۃ طٰہٰ (۲۰)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح کے قارئین حضرات کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۲-۲۴:- ہم نے آپ پر اس قرآن کو اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں بلکہ ایسے شخص کی نصیحت کے لئے اتارا ہے جو خوف رکھتا ہے۔ اس کو اس نے نازل کیا ہے جو زمین اور اونچے اونچے آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے یعنی خدائے رحمٰن نے نازل کیا ہے جو عرش پر مستوی ہے۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین پر ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے۔ اگر تم

Marfat.com

بات پکار کر کہو تو وہ پوشیدہ باتوں کو اور مخفی تر رازوں کو بھی جانتا ہے۔ اللہ ایسا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے اچھے اچھے نام ہیں اور کیا آپ کو موسیٰ کا واقعہ معلوم نہیں جب انہوں نے آگ کو دیکھا تو اپنے گھر والوں سے کہا تم یہاں ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے۔ ممکن ہے کہ اس میں سے تمہارے لئے چنگاری لے آؤں یا آگ پر کسی رہبر کو پاؤں۔ سو وہ جب وہاں پہنچے تو ان کو آواز دی گئی کہ اے موسیٰ میں تمہارا رب ہوں سو اپنی جوتیاں اتار دو تم یہاں طویٰ کی مقدس وادی میں ہو اور میں نے تمہیں منتخب کیا ہے۔ تو جو کچھ تجھے حکم دیا جا رہا ہے اسے سنو! بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں سو میری ہی عبادت کرو اور مجھے یاد رکھنے کے لئے نماز پڑھا کرو۔ یقین رکھو کہ قیامت آنے والی ہے میں اسے مخفی ہی رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی کوشش کا بدلہ ملے۔ تو وہ شخص جو ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔ کہیں تمہیں اس سے باز نہ رکھے ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور اے موسیٰ! تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ میری لاٹھی ہے۔ میں اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور بھی کئی فائدے مجھے اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ فرمایا! اے موسیٰ اسے پھینک دو تو انہوں نے اسے پھینک دیا تو وہ ناگہاں سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ فرمایا! اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں ہم ابھی اس کی پہلی حالت پر اسے لوٹا دیں گے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے لگاؤ۔ وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکتا ہوا نکل آئے گا یہ دوسری نشانی ہے تاکہ ہم تمہیں اپنے بڑے بڑے نشان دکھائیں۔ فرعون کے پاس جاؤ اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔

شرح:۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر جب قرآن پاک نازل ہونا شروع ہوا تو آپ تمام تمام رات قیام کرتے جس سے آپ کے پاؤں پر ورم ہو جاتا۔ دوسری طرف کافروں کی مخالفت آپ کو چین نہ لینے دیتی تھی۔ آپ دن بھر ان کی ریشہ دوانیوں کا جواب دینے میں مصروف رہتے اور رات بھر عبادت میں چنانچہ مخالفین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ قرآن اچھا نازل ہوا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مصیبت میں ڈال دیا اس پر سورۂ مبارکہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں اور ارشاد ہوا کہ اے پیغمبر! قرآن پاک کو ہم نے تم پر اس لئے نازل کیا ہے کہ تم لوگوں کو نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈراؤ۔ اس لئے قرآن نازل نہیں ہوا کہ تمہیں یا کسی اور کو مشقت و مصیبت میں ڈال دے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے اپنے علم کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ کہ جس چیز کو تم سر مخفی کہتے ہو یا جو باتیں تمہارے دلوں میں کھٹکتی ہیں میں ان سے بھی واقف ہوں۔

اگر انسان صرف اس قدر بات دل سے مان لے کہ خدائے مطلق سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں تو نہ اس کی نافرمانی کر سکتا ہے اور اس کی یاد سے اس کا دل غافل ہو سکتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مدین سے مصر کو جا رہے تھے اور آپ کا اہل و عیال آپ کے ساتھ تھا۔ تو آپ کہیں راستہ بھول گئے۔ رات کا وقت تھا آپ نے آگ کی چنگاری دور سے دیکھی اور اپنے اہل سے کہا کہ میں وہاں جاتا ہوں ممکن ہے وہاں کوئی رہبر مل جائے جو ہماری رہنمائی کر سکے۔ مگر در حقیقت وہ آگ نہ تھی۔ اللہ عزوجل کے نور کی تجلی تھی۔ جب آپ اس مقام پر پہنچے جہاں آگ جلتی دکھائی دیتی تھی تو آپ کو غیب سے ایک آواز آئی کہ اے موسیٰ! میں تمہارا رب ہوں اور میں نے تجھے اپنا نبی مقرر کیا ہے۔ پس تجھے چاہئے کہ جو کچھ میں حکم دوں اسے کان دھر کر سنے۔ دیکھ اور یقین کر کہ میں ہی وہ خدائے یگانہ ہوں جو تیرا پروردگار ہے۔ پس تو میری ہی عبادت کر اور نماز پڑھ۔ قیامت عنقریب آئے گی مگر میں اس کا صحیح وقت کسی کو بتانا نہیں چاہتا تاکہ ہر شخص کامل آزادی سے عمل کرے۔ چاہئے کہ جو لوگ قیامت کو تسلیم نہیں کرنے والے ان کی پیروی نہ کریں۔ ورنہ وہ بھی انہیں کی طرح گمراہ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ میری لاٹھی ہے۔ باری تعالیٰ نے فرمایا! کہ اب یہ محض عصا ہی نہیں ہے بلکہ یہ ایک عجیب و غریب چیز ہے اور اس میں سے یہ اعجاز رکھ دیا گیا ہے کہ اگر تو چاہے کہ یہ سانپ بن جائے تو اسے زمین پر پھینک دے سانپ بن جائے گا۔ اور جب پھر دوبارہ پکڑے گا تو یہ وہی عصا کا عصا ہو گا۔ اسی طرح اپنے ہاتھ کو اگر تو بغل میں دبا کر باہر نکالے تو وہ چمکنے لگے گا۔ دیکھ! یہ مافوق العادۃ چیزیں ہیں جو تجھے عطا کی جا رہی ہیں۔ اب تجھے چاہئے کہ فرعون کے پاس جائے اور اسے سمجھائے کہ وہ ہماری نافرمانی سے باز آجائے۔

ترجمہ آیات ۲۵-۵۴:- موسیٰ نے دعا کی اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرا معاملہ آسان کر دے اور میری زبان سے لکنت کو دور کر دے تاکہ وہ میری بات سمجھیں اور میرے کنبہ میں سے میرا ایک معاون قرار دے۔ میرے بھائی ہارون کو۔ اس

Marfat.com

سے میری ڈھارس بندھا اور میرے کام میں اسے شریک کر۔ تاکہ ہم تیری بہت بہت تسبیح کریں اور تجھے بہت بہت یاد کریں۔ بیشک تو ہمارے حالات کو دیکھتا ہے۔ فرمایا! اے موسیٰ! تم نے جو کچھ مانگا بیشک تمہیں دے دیا گیا اور ہم نے تم پر ایک بار اور احسان کیا ہے۔ جب ہم نے جو کچھ کہنا تھا تمہاری ماں سے بذریعہ وحی کہہ دیا۔ کہ تو اسے ایک صندوق میں ڈال دے پھر اس صندوق کو دریا میں ڈال دے پھر دریا سے اسے ساحل تک پہنچا دوں گا۔ جہاں سے اسے میرا اور اس کا دشمن اٹھالے گا اور میں نے تم پر اپنی محبت ڈال دی تاکہ تو میرے سامنے پرورش پائے۔ جب تمہاری بہن گئی اور کہنے لگی کہ کیا میں تمہیں بتاؤں جو اس کی کفالت کرے۔ سو ہم نے تمہاری ماں کے پاس لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائے اور تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تو ہم نے تمہیں غم سے نجات دی اور تمہیں آزمائش میں ڈالا۔ پھر تم کئی سال تک اہل مدین میں رہے۔ پھر اے موسیٰ! وقت مقرر پر تم وہاں سے آئے۔ اور میں نے تمہیں اپنے لئے پسند کر لیا۔ تم اور تمہارا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں تساہل نہ کرو۔ تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ کہ اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے اور اس کے ساتھ نرمی سے بات کرنا ممکن ہے کہ وہ نصیحت حاصل کرے یا خوف کھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی نہ کرے یا زیادہ سرکش نہ ہو جائے۔ فرمایا! تم ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا ہوں سو تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونوں تیرے رب کے پیغمبر ہیں ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کر دو۔ اور انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ ہم تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آئے ہیں اور جو ہدایت قبول کر لے اس کے لئے سلامتی ہو۔ بیشک ہمارے پاس اس کا حکم پہنچا ہے کہ عذاب اس کے لئے ہے جو جھٹلائے اور منہ پھیرے۔ اس نے کہا کہ اے موسیٰ تمہارا رب کون ہے۔ اس نے کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر ایک چیز کو صورت و شکل بخشی پھر رہنمائی فرمائی۔ اس نے کہا کہ سابقہ قوموں کا کیا حال ہے کہا اس کا علم میرے رب کو ہے جو لوح محفوظ میں درج ہے۔ میرا رب نہ غلطی کرتا ہے نہ بھولتا ہے۔ وہ خدا جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش کی طرح بچھایا اور اس میں تمہارے لئے رستے نکالے اور آسمان سے مینہ برسایا اور پھر ہم نے اس پانی سے مختلف قسم کی نباتات پیدا کیں۔ تم

Marfat.com

کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ بیشک اس میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

شرح:- اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ خدایا! یہ بار بہت گراں ہے۔ پس میرا سینہ کھول دے کہ اسے اٹھا سکوں نیز اس کام کی مشکلات کو میرے لئے آسان کردے اور میری زبان میں روانی پیدا کردے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے بھائی ہارون کو میرا دست بازو بنا۔ تاکہ وہ مجھے تقویت بہم پہنچائے اور میرے کام میں میرا شریک ہو تاکہ ہم دونوں تیرا ذکر بلند کر سکیں۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا! کہ اے موسیٰ! جو کچھ تو نے مانگا ہے تجھے دے دیا گیا ہے اور یہ تجھ پر ہمارا دوسرا عظیم الشان احسان ہے۔ پہلا احسان یہ ہے کہ جب تو پیدا ہوا تو بحکم فرعون قبطی حاکم تجھے قتل کر دیتے مگر ہم نے تیرے بچاؤ کی تدبیر کی اور تجھے تمام حوادث سے محفوظ اور تیرے دشمن ہی کے گھر میں تجھے تربیت دی اور اس کے پرشکوہ محل میں تجھے پروان چڑھایا اور پھر ایسی تدابیر اختیار کی کہ تیری ماں کا کلیجہ بھی ٹھنڈا رہے وہی تجھے دودھ پلاتی رہی۔ وہی تیری نگران اور محافظ رہی۔ پھر جب تو جوان ہوا تو اہل مدین میں عرصہ تک رہا اور اب تجھے نبی بنا دیا گیا ہے اور تم دونوں بھائیوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم میرے احکام لے کر جاؤ اور میرا ذکر بلند کرو اور دیکھو! اس میں کوئی تساہل نہ ہو۔ تم دونوں جب فرعون کے پاس جاؤ تو اس کے ساتھ نرمی سے باتیں کرو۔ ممکن ہے وہ اس طرح نصیحت حاصل کرے یا اس کے دل میں خوف اور اللہ کا ڈر پیدا ہو جائے۔ اس پر دونوں کہنے لگے کہ ہمارے رب! ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر اس کے پاس جا کر اس طرح تبلیغ کرنے لگے تو وہ ہم پر کہیں سختی ہی نہ کرے۔ ارشاد ہوا کہ ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں کون ہے جو تمہارا بال بھی بیکا کر سکے۔ تم جا کر کہو کہ اے فرعون! بنی اسرائیل کو ہجرت کی اجازت دیدے۔ وہ تمہارے استبداد کو اب برداشت نہیں کر سکتے۔ انہیں مت ستا۔ ہم تیرے رب کے فرستادہ ہیں اور تمہیں بتایا گیا ہے کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے معاملہ میں جھوٹ بولے گا یا بے پروائی کرے گا اسے دوزخ کی آگ میں جلنا ہوگا۔ چنانچہ وہ دونوں بھائی گئے اور فرعون سے اسی طرح کہا۔ اس نے پوچھا اے موسیٰ تمہارا رب کون ہے۔ آپ نے جواب دیا میرا رب وہ ہے جو تمام کائنات ارضی وسماوی کا خالق ہے جو زمین پر انسانی ضروریات کی تمام اشیاء

Marfat.com

پیدا کرتا ہے اور تمہیں حکم دیتا ہے کہ کھاؤ پیو خوش رہو اور ہماری عبادت کرو۔

ترجمہ آیات ۵۵-۷۶:- ہم نے تمہیں زمین ہی سے پیدا کیا ہے اور اس میں تمہیں لوٹائیں گے اور ہم دوبارہ اسی میں سے تمہیں نکالیں گے اور اس کو یعنی فرعون کو ہم نے اپنی تمام نشانیاں دکھائیں مگر وہ جھٹلاتا اور انکار ہی کرتا رہا اور کہا کہ اے موسیٰ! کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے نکال دو تو ہم بھی تمہارے مقابلہ میں ایسا ہی جادو پیش کریں گے سو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر لو جس کے نہ ہم خلاف کریں اور نہ تم ایک ہموار میدان میں یہ مقابلہ ہو۔ موسیٰ نے کہا اچھا تم سے میلہ کے دن کا وقت طے ہے اور یہ لوگ دن چڑھے جمع ہو جائیں۔ سو فرعون لوٹ گیا اور اپنے حیلہ و مکر کو جمع کر کے پھر آیا۔ موسیٰ نے ان جادوگروں سے کہا کہ تمہاری بدبختی ہے تم اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ورنہ وہ تمہیں عذاب سے غارت کر دے گا۔ اور جس نے بھی افترا کیا ہے وہ نامراد ہی رہا ہے۔ تو باہم وہ اپنے معاملہ میں بحث کرنے اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دونوں محض جادوگر ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے اپنے جادو کے ذریعہ نکال باہر کریں اور تمہارے عمدہ مذہب کو مٹا دیں۔ سو تم اپنے حیلہ و مکر کو جمع کر لو پھر قطار باندھ کر آؤ اور جو آج غالب آ رہا وہی کامیاب ہو۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ یا تو تم پہلے اپنا عصا ڈالو یا ہم ہی پہلے ڈالتے ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو سو ناگاں ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے ذریعے سے موسیٰ کو ایسی نظر آنے لگیں کہ وہ دوڑتی ہیں۔ تو موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا موسیٰ ڈرو نہیں بلاشبہ تم ہی غالب ہو۔ اور جو تمہارے ہاتھ میں ہے اسے زمین پر ڈال دو جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ اسے نگل جائے گا۔ وہ محض جادو کا فریب ہے اور جادوگر کچھ بھی کرے کامیاب نہیں ہوتا۔ پس تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لے آئے۔ فرعون نے کہا کہ تم قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا ایمان لے آئے ہو۔ بیشک یہ تمہارا بزرگ ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ سو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں الٹے سیدھے کٹوا دوں گا اور تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی چڑھا دوں گا اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے۔ انہوں

Marfat.com

نے کہا ان روشن دلائل کے ہوتے ہوئے جو ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں اور اس کے مقابلہ میں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ہم تمہیں ترجیح نہ دیں گے۔ تو تم جو کچھ کرنا چاہو کر ڈالو تمہارا حکم اس دنیا تک ہی ہے۔ ہم بیشک اپنے رب پر ایمان لے آئے ہیں تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کردے اور اسے بھی جو کچھ تو نے ہمیں جادو کی قسم سے مجبور کرکے کرایا ہے اور اللہ بہت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ یاد رکھو کہ جو اپنے رب کے پاس مجرم ہو کر آئے گا اس کے لئے جہنم ہے۔ نہ وہ وہاں مرے گا نہ زندہ رہے گا اور جو اس کے پاس مومن ہو کر آئے گا جس نے نیک عمل کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے بلند درجے ہیں۔ ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اس شخص کا بدلہ ہے جس نے پاکیزگی کی زندگی گزاری۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے مطالبہ کا ذکر تھا۔ یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ فرعون کو اپنے تمام نشانات حق دکھا دیئے مگر اس نے سب کو جھٹلایا اور کسی کو بھی نہ مانا۔ کہا تو یہ کہا کہ اے موسیٰ! تیرا مقصد اس قدر نظر آتا ہے کہ مدین سے شعبدہ بازی اور جادوگری کے جو کرتب سیکھ کر آیا ہے ان کے زور سے ہمیں ملک سے باہر نکال دے اور خود قابض ہو جائے۔ ہم تیرا ہر طرح مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے تو شعبدہ بازی ہی میں مقابلہ کرے تو ایک دن مقرر کرلے اور حتمی وعدہ کرلے کہ اس دن میدان میں آجائے گا تو ہمیں منظور ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس طرح سہی۔ میلے کے دن صبح سویرے لوگوں کو بلا لو۔ چنانچہ یہی بات قرار پائی فرعون اٹھ کر چلا گیا۔ ساحران ملک کو جمع کرانے میں مصروف ہو گیا اور پھر وقت مقررہ پر سب کا اجتماع ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مخالفین سے خطاب کرکے فرمایا کہ سنو! خدا تعالیٰ کے متعلق کوئی بے پایاں، بے ثبوت اور من گھڑت بات مت کہو ورنہ اس کا عذاب تم پر نازل ہوگا اور یہ بھی یاد رکھو کہ جو شخص جھوٹ پر قائم ہو وہ یوں بھی ناکام رہا کرتا ہے۔ اس پر ان میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں بالآخر فرعون نے اپنے ساحروں کو مخاطب کرکے کہا کہ دیکھو کہ یہ دو جادوگر ہیں جو تمہیں تمہارے ملک سے نکال دینا چاہتے ہیں اور تمہاری بہترین تہذیب کو مٹا دینا چاہتے ہیں پس تم جو کچھ کرسکتے ہو متفق ہو کر دکھاؤ اور یاد رکھو کہ جو آج کے دن غالب

آئے گا وہی کامیاب شمار ہوگا۔ اس تقریر نے فرعون کے جادوگروں میں ایک تازہ روح پھونک دی اور انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ اگر تو ابتدا کرنا چاہتا ہے تو کر ورنہ ہم ابتدا کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اجازت دی کہ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں تم پہلے کر لو۔ چنانچہ انہوں نے کچھ رسیاں اور لکڑیاں زمین پر پھینکیں اور نظروں کو کچھ ایسا مسحور کیا کہ وہ چیزیں چلتے پھرتے سانپ نظر آنے لگیں حضرت موسیٰ دل میں ڈرنے لگے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی بھیجی کہ موسیٰ ڈرو نہیں اپنے عصا کو زمین پر پھینک دو۔ چنانچہ عصا کا پھینکنا تھا کہ ان کا تمام جادو کافور ہو گیا اور جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار کر کہنے لگے کہ ہم حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔ اب فرعون کے غیض و غضب کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اور وہ کہنے لگا کہ تم میری اجازت سے پہلے ہی موسیٰ کے رب پر ایمان لے آئے۔ اب تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹوں گا اور کھجوروں کے درختوں کے ساتھ باندھ کر سولی چڑھاؤں گا۔ پھر تمہیں معلوم ہوگا کہ کس کی سزا زیادہ سخت ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ بادشاہ سلامت آپ کے خیال میں جو کچھ آئے کر گزریں۔ ہم کو جو کچھ کرنا تھا کر لیا۔ آپ زیادہ سے زیادہ ہماری اس عارضی زندگی تک ہمارے ان فانی جسموں پر حکومت کر سکتے ہیں۔ ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہماری تمنا ہے کہ خدائے ذوالجلال ہماری لغزشیں معاف کر دے کیونکہ ہم جان چکے ہیں کہ جو شخص گنہگاری کی حالت میں خدا کے سامنے حاضر ہوگا اسے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ جہاں نہ موت آئے گی نہ آرام کی زندگی حاصل ہوگی مگر جو شخص مومن ہو کر خدا کے حضور میں پیش ہوگا اس کے لئے ہر طرح کا سامان عزت مہیا ہے۔ جو کبھی اس سے چھینا نہیں جائے گا۔

ترجمہ آیات ۷۷-۸۹:- اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات نکال لے جائے اور دریا میں عصا مار کر ان کے لئے خشک راستہ بنا دو۔ نہ پکڑنے کا خطرہ رہے گا نہ ڈر۔ پھر فرعون اپنے لشکروں سمیت ان کے پیچھے ہو گیا سو دریا نے جیسا کچھ ان کو گھیرنا تھا گھیر لیا۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور صحیح رہنمائی نہ کر سکا۔ اے بنی اسرائیل ہم نے تمہیں تمہارے دشمنوں سے نجات دی اور ہم نے تم سے کوہ طور کی دہنی جانب کا وعدہ کیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ نازل کیا۔ اور حکم دیا جو

Marfat.com

پاکیزہ اشیاء تم کو ہم نے دی ہیں انہیں کھاؤ اور اس معاملہ میں زیادتی نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا۔ اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو وہ ہلاک ہوا۔ اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر سیدھی راہ پر چلے اس کے گناہوں کو میں ضرور بخشنے والا ہوں۔ اے موسیٰ! تم اپنی قوم سے جلدی کرکے کیوں آگے آگئے۔ موسیٰ نے کہا کہ اے رب! وہ سب میرے پیچھے ہیں اور میں تیری طرف جلدی جلدی آگیا ہوں۔ کہ تیری رضا حاصل کروں۔ فرمایا بلاشبہ ہم نے تمہارے بعد تمہاری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا ہے اور ان کو سامری نے گمراہ کیا ہے۔ موسیٰ غم و افسوس سے بھرے ہوئے قوم کے پاس واپس آئے کہنے لگے کہ اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔ پھر کیا زمانہ تمہارے لئے زیادہ طویل ہوگیا تھا۔ یا تم نے چاہا تھا کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر غضب آنا نازل ہو جو تم نے میرے وعدہ کی خلاف ورزی کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے اختیار سے وعدہ شکنی نہیں کی بلکہ ہم پر قوم قبط کے کچھ زیورات کا بوجھ لاد دیا گیا تھا۔ اس کو ہم نے سامری کے کہنے سے آگ میں ڈال دیا اور سامری نے بھی اسی طرح اپنے زیور کو ڈال دیا۔ تو اس نے ان کے لئے بچھڑے کی سی شکل بنا نکالی۔ جس سے ایک آواز آئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود بھی۔ مگر وہ بھول گئے ہیں۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا اور نہ ان کے نقصان اور نفع کا مالک ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے معرکہ کا ذکر تھا۔ جس میں فرعون نے ایک بھاری شکست کھائی۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ ملا لیا تو ہم نے اسے حکم دیا کہ ان کو راتوں رات یہاں سے نکال لے جا۔ اور بلا خوف اور کھٹکے کے دریا میں سے گذر جا تمہیں کوئی گزند نہ پہنچے گا اور نہ تم کو کوئی پکڑ سکے گا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور فرعون نے اس کا تعاقب کیا اور معہ اپنے لاؤ لشکر کے غرق ہوگیا۔

اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو مخاطب فرمایا ہے اور اپنے احسانات یاد دلا کر ارشاد کیا ہے کہ اے بنی اسرائیل فرعون اور اس کی قوم کے چنگل سے جب ہم نے تم کو نجات دی اس وقت کو یاد کرو۔ پھر ہم نے کوہ طور کے دامن میں تم سے

Marfat.com

وعدہ کیا تھا کہ تمہیں تمام جہان پر فضیلت دی جائے گی۔ چنانچہ ظالموں کے خوف سے تمہیں اطمینان دلایا اور بھوک اور ناداری کی مصیبت سے بھی تمہیں مخلصی عطا کی اور رزق کی اس قدر فراوانی کردی کہ ہر صاف ستھری اور پاک چیز تمہارے استعمال میں آنے لگی اور کہا کہ سرکشی نہ کرنا اور حلال کو حرام نہ ٹھہرانا ورنہ تم پر غضب نازل ہوگا۔ اس سے پہلے جس قدر لغزشیں اور گناہ تم کر چکے ہو اگر ان سے توبہ کرلو اور آئندہ کے لئے نیک کردار بن جاؤ تو تمہارے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ مگر اس نافرمان قوم نے اللہ تعالیٰ کے تمام احسانات کو بھلا دیا اور بجائے اس یگانہ کی عبادت کرنے کے بت پرستی شروع کردی اور سامری کی سازش میں گرفتار ہوگئے ہو چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ذمہ دار تھے ان سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے پوچھا کہ تمہاری قوم ایسا کیوں کر رہی ہے۔ ان کو اس گمراہی سے روکو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے قوم! کیا میں نے تم سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنا احسان عظیم تم پر کرنے والا ہے۔ کیا اس دوران میں عرصہ دراز گزر گیا تھا۔ جو تم نے اتنی بے صبری کا مظاہرہ کیا یا کیا تم نے خواہ مخواہ اس بات کو پسند کیا کہ اللہ کا غضب تم پر نازل ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے از خود کوئی بات نہیں کی۔ واقعہ یوں ہے کہ جب ہم مصر سے بھاگے تھے تو ہمارے پاس کچھ زیورات تھے جو سامری نے ہم سے طلب کئے۔ جب ہم نے اس کو تمام زیورات جمع کردیئے تو اس نے آگ پر ان کو پگھلایا اور اس سے گائے کے بچھڑے کی مورتی بنا دی۔ بعد ازاں اس میں کچھ ایسی چیز ڈال دی کہ اس سے آواز نکلنے لگی۔ اس پر سامری نے ان لوگوں کو جو وہاں حاضر تھے کہا کہ یہی تمہارا معبود ہے۔ پس اس کی عبادت کرو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کیا وہ لوگ اتنے ہی بے سمجھ تھے کہ اس پر بھی غور نہ کرسکے۔ کہ وہ نہ تو ان کی بات کا جواب دے سکتا ہے اور نہ کسی کو نفع اور نقصان پہنچا سکتا ہے۔

ترجمہ آیات ۹۰ - ۱۰۴:- اور اس سے قبل ہارون نے ان سے کہا تھا کہ اے میری قوم! اس سے تمہاری آزمائش کی گئی ہے اور تمہارا رب بلاشبہ خدائے رحمٰن ہے۔ سو میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو۔ انہوں نے کہا جب تک موسیٰ ہمارے پاس نہ لوٹیں ہم برابر اس کی پوجا پر قائم رہیں گے۔ موسیٰ نے کہا کہ اے ہارون! جب تو نے ان کو دیکھا

Marfat.com

تھا کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں تو تجھے اس بات سے کس نے منع کیا تھا۔ کہ تو میری پیروی کرے پھر کیا تو نے میری نافرمانی کی۔ ہارون نے کہا کہ اے میرے ماں جائے بھائی مجھے نہ داڑھی سے پکڑیں اور نہ سر کے بالوں سے۔ میں اس بات سے ڈرتا رہا۔ کہیں آپ یہ نہ کہہ دیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا ہے۔ اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔ موسیٰ نے کہا کہ اے سامری! تیرا کیا حال ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ اوروں نے نہیں دیکھا۔ میں نے رسول کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر مٹی اٹھائی تھی پھر وہ میں نے اس قالب میں ڈال دی تھی اور یہی بات میرے دل کو اچھی لگی۔ موسیٰ نے کہا کہ تو جا عمر بھر تو یہی کہتا رہے گا کہ مجھے کوئی نہ چھوئے اور تجھ سے ایک اور وعدہ ہے جو تجھ سے قطعاً ٹلنے کا نہیں اور اپنے اس معبود کو دیکھ۔ جس کی تو عبادت کرتا رہا ہے ہم اسے جلا دیں گے پھر اسے دریا میں بکھیر دیں گے۔ بیشک تمہارا معبود صرف وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اس طرح ہم آپ کو گزشتہ واقعات بیان کرتے ہیں اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے نصیحت کی کتاب عطا کی ہے۔ جو اس سے منہ پھیرے وہ قیامت کے دن تک اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھائے گا یہ لوگ اس حالت میں ہمیشہ رہیں گے اور قیامت کے دن ان کا بوجھ اٹھانا ان کے لئے بہت برا ہو گا۔ جس دن صور پھونکا جائے گا اور مجرموں کو ہم اس دن ایسی حالت میں جمع کریں گے کہ ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی وہ آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں گے کہ تم محض دس دن دنیا میں رہے ہو۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں جبکہ وہ جو ان سے طریقے میں بہتر ہے کہے گا کہ تم تو محض ایک دن وہاں رہے ہو۔

شرح:- ایک طرف سامری کا جادو بنی اسرائیل پر چل رہا تھا تو دوسری طرف حضرت ہارون علیہ السلام بھی کچھ خاموش نہ تھے۔ انہوں نے قوم سے کہا کہ خبردار! یہ تمہارا امتحان ہے۔ تمہارا معبود یہ بچھڑا نہیں ہو سکتا۔ معبود حقیقی تو وہی ہے جو تمہارا پروردگار حقیقی ہے۔ پس تم سامری کی بات نہ سنو! میری طرف دھیان کرو اور جو کچھ کہوں مانتے جاؤ مگر بچھڑے کی محبت ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی تھی۔ لہٰذا انہوں نے جواب دیا کہ جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام نہ آئیں ہم تو ٹلنے والے نہیں۔ حضرت ہارون علیہ السلام کو بالآخر ان سے علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔ مگر اب جو حضرت موسیٰ علیہ

Marfat.com

السلام واپس آئے تو انہوں نے آتے ہی حضرت ہارون علیہ السلام کو پکڑا اور پوچھا کہ جب یہ لوگ بت پرستی پر مائل ہوئے تھے تو تو نے ان کو کیوں نہیں روکا۔ کیا تو نے مجھ سے سرکش ہونے کا ارادہ کر لیا تھا۔ چنانچہ آپ نے غصے میں آکر اپنے بھائی کو داڑھی سے پکڑ لیا اور قریب تھا کہ آپ مزید سختی کرتے مگر انہوں نے کہا کہ اے میرے ماں جائے بھائی میں نے ہر چند کوشش کی مگر یہ لوگ نہ مانے بالآخر میں نے سوچا کہ اگر میں نے سختی سے کام لیا تو ممکن ہے کہ قوم کے اندر تفریق پیدا ہو جائے اور آپ مجھے اس کا ذمہ دار قرار دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سمجھ گئے کہ میرے بھائی کا کوئی قصور نہیں یہ کسی اور شخص کی شرارت ہوگی چنانچہ آپ نے سامری کو بلایا اور پوچھا تجھے کیا ہو گیا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ جب ہم دریائے نیل عبور کر رہے تھے تو جبرائیل کے نقش قدم میں مجھے ایک ایسی چیز نظر آئی جو کسی دوسرے نے نہ دیکھی۔ چنانچہ میں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے بہت ہی برا کام کیا۔ اب تیری یہی سزا ہے کہ دیوانہ اور کوڑھی کی طرح کہتا پھرے کہ مجھے کوئی نہ چھوئے اور تیرے معبود کا جو حشر ہونا چاہئے وہ دیکھ تیری نظروں کے سامنے میرے ہاتھوں ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس مورتی کو زمین پر دے مارا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرمایا کہ اب اس کو آگ میں ڈال کر راکھ بناؤں گا اور اس راکھ کو سمندر کے حوالے کروں گا۔ اس کے بعد آپ نے قوم کی طرف رخ کیا اور فرمایا کہ لوگو! تمہارا معبود حقیقی وہی ایک معبود یگانہ ہے جسے ہر بات کا علم ہے۔

اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ پرانے لوگوں کے عبرت آموز قصے ہیں جو شخص ان سے فائدہ اٹھالے وہ خوش قسمت ہے اور جو نہ مانے وہ نہ ماننے کی سزا بھگتے گا اور آتش دوزخ کی نذر ہوگا۔ فرمایا اس وقت سے ڈرو جب تم پچھتاؤ گے اور کہو گے کہ ہم تو محض ایک دن دنیا میں ٹھہرے ہیں ورنہ ضرور نیک عمل کرتے۔

ترجمہ آیات ۱۰۵-۱۱۵:- لوگ آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کو اڑا کر بکھیر دے گا۔ سو ان کو ہموار میدانوں کی طرح بنا دے گا۔ تم اس میں نہ کوئی کجی دیکھو گے اور نہ ٹیلہ اور بلندی اس روز پکارنے والے کے پیچھے ہو لیں گے۔ جس کے سامنے انحراف کی جرات نہ ہوگی اور خدائے رحمٰن کے سامنے تمام آوازیں پست ہو جائیں گی۔ سو تم آہٹ کے سوا کچھ نہیں سنو گے۔ اس دن

Marfat.com

شفاعت فائدہ نہ دے گی۔ مگر اس شخص کو جسے خدائے رحمٰن اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔ جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ اسے خوب جانتا ہے اور لوگ اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے اور خدائے حی وقیوم کے سامنے سب سرجھکائے جائیں گے اور جس نے نافرمانی کا بوجھ اٹھایا وہ نامراد رہا اور جو نیک کام کرے اور وہ مومن بھی ہو تو اسے ظلم کا خوف ہوگا نہ نقصان کا اور اس طرح ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے اس میں طرح طرح کے ڈراوے بیان کئے ہیں تاکہ لوگ پرہیز گاری اختیار کریں یا وہ ان کے لئے نصیحت پیدا کردے۔ سو وہ اللہ جو بادشاہ حقیقی ہے بلند مرتبہ ہے اور قبل اس کے کہ اس کی وحی جو آپ کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ پوری نازل ہو چکے قرآن پڑھنے میں تعجیل نہ کیا کیجئے اور کہا کیجئے کہ خدایا میرے علم میں اضافہ کر۔ اور ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا۔ مگر وہ بھول گئے اور ہم نے ان کے ارادے میں قصد واختیار نہیں پایا۔

شرح:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتحان نبوت ابتداء میں تمام قبائل واقوام عرب نے کیا۔ مختلف ذرائع سے آپ کو پرکھا گیا۔ دیکھنا صرف یہ مقصود تھا کہ جو جو شرائط و صفات انبیاء کرام میں پائی جانی چاہئیں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں۔ جب سمجھدار طبقہ کو آپ کی صداقت پر یقین آگیا تو اکثریت نے آپ کو تسلیم کر لیا منجملہ ان امتحانی سوالات کے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھے گئے ایک یہ بھی تھا کہ جب قیامت آئے گی تو بقول آپ کے ہر ایک چیز فنا ہو جائے گی تو کیا پہاڑ بھی ٹوٹ پھوٹ جائیں گے یا اسی طرح قائم رہیں گے۔ اس جگہ اس سوال کا جواب ارشاد ہوتا ہے کہ تم پہاڑوں کو کوئی بڑی چیز سمجھتے ہو گے۔ مگر سنو! قیامت کے دن ان کی یہ کیفیت ہوگی کہ روئی کے گالوں کی طرح اڑ جائیں گے۔ اور زمین ایک چٹیل میدان بن جائے گی۔ جس میں کوئی معمولی سا ٹیلہ تک نظر نہ آئے گا اور خوف کا یہ عالم ہوگا کہ پاؤں کی آہٹ کے سوا کوئی آواز سنائی نہ دے گی۔ قواعد وضوابط کی پابندی کا یہ حال ہوگا کہ کوئی شخص کسی کی سفارش نہ کر سکے گا۔ سوائے اس شخص کی جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ اجازت بخشیں۔ اس روز صرف وہی لوگ بےخوف ہوں گے جنہوں نے نیک اعمال کئے ہوں گے۔ چونکہ قرآن پاک کے ذریعے تمام اقوام عالم کو تبلیغ کرنا مقصود تھا۔ اس واسطے قرآن پاک کو عربی زبان

Marfat.com

میں نازل کیا اور نافرمانی کے نتائج و عواقب سے اچھی طرح آگاہ کر دیا تاکہ لوگ ڈر جائیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کو بیحد خوشی ہوتی اور آپ جلدی جلدی الفاظ کو دہرانے لگتے۔ اس پر ارشاد ہوا کہ اے پیغمبر! اطمینان کے ساتھ وحی کو سنا کرو اور دعا کیا کرو خدایا میرے علم میں اضافہ کر۔

ترجمہ آیات ۱۱۶-۱۲۸:- اور یاد کیجئے جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سوائے ابلیس کے سجدہ کیا اس نے انکار کیا۔ تو ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم! یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے وہ تمہیں جنت سے نکلوا نہ دے ورنہ تمہیں تکلیف ہوگی۔ یہاں تم نہ بھوکے رہو گے اور نہ برہنہ اور نہ یہاں پیاسے رہو گے اور نہ دھوپ برداشت کرو گے۔ شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا اس نے کہا کہ اے آدم! بھلا میں تمہیں ہمیشگی کا درخت بتاؤں اور ایسی بادشاہت بتاؤں جو کبھی پرانی نہیں ہوتی۔ پھر انہوں نے اس میں سے کھا لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی برہنگی ان پر ظاہر ہو گئی اور لگے اپنے اوپر بہشت کے پتے چپکانے اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی سو وہ حقیقی راہ سے بھٹک گئے۔ پھر ان کے رب نے انہیں برگزیدہ کیا۔ پھر ان پر مہربان ہوئے اور ان کو ہدایت دی فرمایا تم دونوں کے دونوں یہاں سے نیچے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ پھر اگر تم کو میری طرف سے پیغام ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ رستے سے بھٹکے گا اور نہ تکلیف و زحمت میں پڑے گا اور جو میری یاد سے منہ پھیر لے گا اس کے لئے تنگی سے زندگی بسر کرنا ہوگا اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا کہ اے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔ حکم ہوگا کہ یونہی تیرے پاس ہمارے نشانات آیا کرتے تھے مگر تو نے ان کو بھلا دیا اور اسی طرح آج تجھے بھی بھلایا جا رہا ہے اور اسی طرح ہم اس کو بدلہ دیں گے۔ جس نے زیادتی کی اور اپنے رب کے حکموں پر ایمان نہیں لایا اور آخرت کا عذاب یقیناً بہت سخت اور دیرپا ہے کیا ان کی اس بات نے رہنمائی نہیں کی کہ ان سے پہلے ہم نے کئی قوموں کو ہلاک کر دیا جن کے رہنے کے گھروں میں یہ چل پھر رہے ہیں۔ اس بات میں ان لوگوں کے لئے یقیناً کئی نشانیاں ہیں جو عقل والے ہیں۔

شرح:- اس رکوع میں نافرمانی اور نافرمانوں کی ابتدا کا ذکر ہے ارشاد ہوتا ہے کہ جب

الواحد۔ الواجد۔ الماجد۔ الاحد۔ الصمد۔ القادر۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاہر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ الغنی۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الہادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔

Marfat.com

ہم نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ملائکہ کرام کو حکم دیا کہ اسے سجدہ کرو چنانچہ ما سوائے ابلیس کے سب نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ ہم نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہ بات القا کر دی کہ شیطان تیرا دشمن ہے۔ تم دونوں میاں بیوی اس کی باتوں میں نہ آنا۔ ورنہ خراب ہو گے۔ یہاں تمہیں نہ پیاس کی زحمت ہو گی نہ گرمی کی سختیاں جھیلنی ہوں گی۔ مگر شیطان کی بات چل گئی اور اس نے حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں وسوسہ پیدا کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لباس جنت چھین لیا گیا اور جنت سے نکل کر زمین پر آرہنے کا حکم دے دیا گیا۔

بعد ازاں آپ کو معلوم ہوا کہ میں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی ہے اس پر آپ نے اظہار ندامت کیا اور توبہ کی کہ آئندہ کبھی ایسا نہ ہو گا۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی اور حکم دیا کہ اب تم سطح زمین پر ہی بسیرا کرو۔ اور پھلو پھولو۔ تمہاری اولاد میں سے جو ہمارے احکام پر چلتا رہے گا اسے نہ تو کوئی ڈر ہو گا اور نہ وہ کوئی تکلیف میں گزرے گا اور جس طرح اس نے خدا کو دنیا میں بھلایا ہو گا۔ اسی طرح جزا و سزا کے دن عنایات خداوندی اس کو بھلا دے گی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر اب تک صدہا اقوام گذر چکی ہیں جو نافرمانی کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ دانشمند لوگ اگر ان سے سبق عبرت حاصل کرنا چاہیں تو یقیناً ان کے لئے بہتر ہو گا۔

ترجمہ آیات ۱۲۹ - ۱۳۵:- اور اگر آپ کے رب کی طرف سے پہلے ہی حکم صادر نہ ہو چکا ہوتا اور وقت مقرر نہ ہوتا تو عذاب لازم ہو جاتا۔ پس جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس پر صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد و ستائش کیا کیجئے سورج کے نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اور رات کی بعض گھڑیوں میں بھی تسبیح کیا کیجئے اور دن کے اطراف میں بھی تاکہ آپ اس سے خوش ہوں اور آپ ان چیزوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے کہ جو ہم نے کافروں کے مختلف گروہوں کو دے رکھی ہیں۔ یہ محض دنیا کی رونق ہے ہم ان کو آزمانا چاہتے ہیں اور آپ کے رب کا عطا کردہ رزق بہتر اور دیر تک قائم رہنے والا ہے۔ اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور اس پر قائم رہئے۔ ہم آپ سے روزی کے طالب نہیں بلکہ ہم آپ کو رزق دیتے ہیں اور عاقبت پرہیزگاروں ہی

Marfat.com

کے لئے ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اپنے رب کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں لائے۔ کیا ان کے پاس پہلی کتابوں کی واضح دلیل نہیں پہنچی اور اگر ہم ان کو اس سے پہلے ہلاک کر دیتے تو یہ کہتے کہ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا کہ ہم پیشتر اس کے کہ ذلیل و خوار ہوتے تیرے احکام پر عمل کرتے۔ کہہ دیجئے! ہر ایک منتظر ہے سو تم بھی انتظار کرو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھی راہ پر چلنے والا ہے اور کون ہدایت پانے والا ہے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! لوگوں کی نافرمانیوں کو اگر دیکھا جائے تو ابھی ان پر عذاب نازل ہو مگر ہم نے ہر کام کے لئے الگ الگ وقت کر رکھے ہیں۔ یعنی اگر تاخیر عذاب کا حکم اور قیامت کا وقت مقرر نہ ہو چکا ہوتا تو کفار قریش پر ابھی عذاب نازل ہو جاتا۔ پس آپ کو چاہئے کہ یہ لوگ قرآن پر طعن اور آپ کی تکذیب کے سلسلے میں جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کریں اور اوقات مقررہ پر نماز ادا کرتے رہیں۔ طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر اور غروب سے پیشتر عصر کا وقت ہے اور رات کی بعض ساعتوں سے مغرب اور عشا کی نمازیں مراد ہیں اور دن کے اطراف کا مطلب نماز ظہر ہے کیونکہ ظہر کا وقت زوال کے قریب ہے یہی وقت پہلے نصف دن کا آخری کنارا اور پچھلے نصف یوم کا پہلا کنارا ہے۔

فرمایا ہمارے بعض نافرمانوں کو دیکھو گے کہ وہ مالی حالت کی رو سے بڑے کامیاب ہیں۔ تم اس پر تعجب نہ کرو۔ خدا کے نافرمان لوگوں کے لئے مال و دولت بھی ایک امتحان کا سامان ہے۔ اور اسی سے وہ مبتلائے عذاب ہوتے ہیں۔ بہتر وہ زندگی ہے جس کا انجام بہتر ہو لہٰذا تم اپنے متعلقین کو خواہ وہ تمہارے ماننے والے ہوں خواہ وہ تمہارے رشتہ دار ہوں یہی ہدایت کرو کہ وہ ہماری عبادت کریں اور مشکلات کو صبر و استقامت کے ساتھ جھیلیں۔ یہ عنقریب سب پر کھل جائے گا کہ کون سیدھی راہ پر گامزن ہے اور کون رشد و ہدایت کی نعمتوں سے بہرہ مند ہے۔

(۴۶) سورۃ الواقعہ (۵۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

Marfat.com

جن کا تعیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۳۸:- یاد کرو جب وہ واقع ہونے والی وقوع پذیر ہو جائے گی جس کے وقوع پذیر ہونے کو کوئی چیز جھٹلا نہیں سکتی بعض کو پست کر دے گی اور بعض کو بلند۔ جس وقت زمین پر بڑے زور کا زلزلہ آئے گا اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور غبار کی طرح اڑتے پھریں گے اور تمہارے تین گروہ بن جائیں گے۔ ایک تو دائیں طرف والے' سو دائیں طرف والوں کا کیا کہنا اور ایک بائیں طرف والے سو بائیں طرف والوں کا کتنا برا حال ہے اور جو لوگ آگے ہوں گے وہ آگے ہی ہوں گے یہ مقرب لوگ ہیں جو نعمتوں بھرے باغوں میں رہیں گے۔ ان میں سے بہت سے اگلے لوگوں میں سے ہوں گے اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے جڑاؤ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ان کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے بچے جو ہمیشہ بچے ہی رہیں گے۔ آب خورے اور آفتابے اور ایسی خالص شراب کے جام لئے گھوم رہے ہوں گے جن سے نہ درد سر ہوگا اور نہ اس سے ان کو بے ہوشی ہوگی اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے اور پرندوں کا گوشت جو ان کا جی چاہے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جو مستور موتیوں کی مانند ہوں گی۔ ان کے نیک اعمال کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے وہاں نہ تو وہ لغو کلام سنیں گے اور نہ گناہ کی بات۔ بجز سلام سلام کی آوازوں کے جو ہر طرف سے ان کے کانوں میں آئیں گی۔ اور دہنی طرف والے سو دہنی طرف والوں کا کیا کہنا وہ بے خار بیریوں کے درختوں اور تہہ بہ تہہ کیلوں اور دراز سایوں اور پانی کے جھرنوں اور میووں کے ایسے ڈھیروں میں رہیں گے جن کی فصل نہ تمام ہوگی اور نہ ان سے کسی کو روکا جائے گا اور بلند فرش ہوں گے۔ ہم نے ان حوروں کو ایک خاص طریقے سے بنایا ہے پھر ان کو کنوارا رکھا' پیاری پیاری اور ہم عمر بنایا داہنے ہاتھ والوں کے لئے۔

شرح:- اس سورت میں پھر واقعہ قیامت اور اس کے وقوع پذیر ہونے کے دلائل کو قدرے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس میں زیادہ تر تین چیزیں بیان کی ہیں اول یہ کہ قیامت ضرور آئے گی دوسرے یہ کہ اس دن لوگ دو طرح کے ہوں گے ایک نیک دوسرے بد۔ یعنی ایک وہ جو عنایات الٰہی کے مستحق قرار دیئے جائیں گے دوسرے وہ جو خدا کے مغضوب ٹھہریں گے تیسری بات کہ انسان کو اس کی اصلیت' بے بضاعتی اور بے

Marfat.com

ثباتی کی طرف دھیان دلایا ہے۔ اور پھر بتایا ہے کہ تیری کتنی نادانی ہے کہ اس قدر حقیر ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرتا ہے اور پھر بتایا ہے کہ تیری اس گستاخی کا کیا نتیجہ ہوگا۔ قیامت کے وقوع پذیر ہونے کا اعتقاد انسان کے ایمان و اعمال پر بہت زیادہ اثر رکھتا ہے۔ اس دن کا تصور یہ ہے کہ خداوند کریم اپنی تمام مخلوقات کو اس دن جمع کر کے یہ اعلان کرے گا کہ فلاں فلاں نے دنیا میں نیک کام کئے اور میرے احکام کو مانا اور فلاں فلاں برائیوں میں پڑا رہا۔ اور میرے احکام کی خلاف ورزی میں زندگی کے دن گذارتا رہا۔ پھر اس اعلان کے بعد نیکو کاروں اور فرمانبرداروں پر اپنے انعامات کی بارش کرے گا اور بدکاروں کو ہمیشہ کے لئے عذاب کی نذر کرے گا۔ جو لوگ اس اعتقاد کو اپنے دل کے اندر جاگزیں کر لیتے ہیں ان کے اعمال و اخلاق سدھر جاتے ہیں اور وہ منشائے الٰہی کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں مگر جن کو اس بات کا یقین نہیں وہ فرعون مزاج بن کر اور بے پرواہی سے ایام زندگی کو برباد کرتے رہتے ہیں۔

فرمایا جب وہ دن آئے گا تو کوئی چیز اپنی جگہ پر قائم نہ رہے گی اور کسی کو اطمینان و سکون حاصل نہ ہوگا۔ انسان بے ہوش ہو جائے گا زمین لرزنے لگی۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور اسی طرح اڑیں گے جیسے غبار اڑتا ہے۔ گویا یہ نظام شمسی اور نظام ارضی تمام درہم برہم ہو جائے گا۔ اس کے بعد ایک نئی زندگی کی ابتدا ہوگی اور انسان تین جماعتوں میں منقسم ہو جائے گا ایک وہ جن کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں ملیں گے اور دوسرے وہ جن کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور تیسرے وہ جو سب سے آگے ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب حاصل ہوگا۔ دائیں ہاتھ میں اعمال نامے لینے والے بھی نہایت خوش نصیب ہوں گے۔ مگر برا حال ہوگا ان کا جن کے بائیں ہاتھوں میں اعمال نامے دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد ان لوگوں کی جگہ کا ذکر کیا ہے جو آگے آگے ہوں گے یعنی وہ جنہوں نے دنیا میں ظہور حق کے بعد سب سے اول ایمان و اطاعت کی طرف سبقت کی اور ہر طرح فضل و کمال کے حاصل کرنے میں اوروں سے پیش قدمی کی۔ فرمایا ان لوگوں کو جنت میں بھی سب سے پہلے اور سب سے اعلیٰ درجہ کی جگہیں دی جائیں گی۔ اس کے بعد ان کی زندگیوں کا نقشہ کھینچا ہے وہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہی لوگ کچھ اس چیز کا لطف اٹھا

Marfat.com

سکتے ہیں جن کو مبداء فیض سے ژرف نگاہی پاکدامنی اور قلب سلیم عطا ہوا ہے۔ بچار سلیم القلب کو تاہ نگاہ اور آلودۂ گناہ کیا سمجھ سکے کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کا جو قرآن کے الفاظ میں موتیوں کی طرح صاف ستھرے نظر آرہے ہوں گے پانی پلانا کس قدر خوشی اور لطف کا نظارہ پیدا کردیتا ہے۔ داہنے ہاتھ میں اعمال نامے حاصل کرنے والے بھی ایک نہایت عمدہ جگہ میں ہوں گے اور تمام وہی نعمتیں ان کو میسر آئیں گی جن سے ان کے دل خوش ہوں گے اور تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی۔

ترجمہ آیات ۳۹-۷۳:- اگلے لوگوں میں سے بھی ایک گروہ ہوگا اور پچھلے لوگوں میں سے بھی ایک گروہ اور بائیں ہاتھ والے تو یہ بائیں ہاتھ والے کیسے برے ہیں وہ گرم ہوا اور کھولتے ہوئے پانی میں اور دھوئیں کے سائے میں ہوں گے جو نہ ٹھنڈا ہوگا نہ فرحت بخش۔ وہ پہلے واقعی ناز و نعمت میں پلے تھے اور اس بڑے گناہ پر اصرار کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم کو اٹھایا جائے گا اور کیا ہمارے باپ دادوں کو بھی کہ دیجئے ہاں پہلے بھی اور پچھلے بھی۔ سب اکٹھے ہونے والے ہیں ایک مقررہ دن کے وقت پر۔ پھر تم اے گمراہو اور جھٹلانے والو۔ البتہ تم کو تھوہر کا درخت کھانا ہوگا۔ اور اس سے پیٹ بھرنا ہوگا اور پھر اوپر سے گرم پانی پینا ہوگا۔ سو پیاسے اونٹ کی طرح پئے جاؤ گے۔ قیامت کے دن یہ ان کی مہمانی ہوگی۔ ہم ہی نے تم کو پیدا کیا پھر کیوں تم سچ نہیں مانتے۔ بھلا دیکھو تو پانی کا وہ قطرہ جو تم ٹپکاتے ہو کیا تم اس کو بناتے ہو یا ہم ہیں بنانے والے۔ ہم نے تمہارے لئے موت مقرر کردی ہے اور ہم کو کوئی عاجز نہیں کر سکتا کہ ہم تمہاری جگہ اور قوم لے آئیں جو تمہاری مانند ہو اور تم کو ایسی جگہ لا کھڑا کریں جس کو تم جانتے ہی نہیں اور تم نے ہمارے پہلی بار پیدا کرنے کو جان ہی لیا ہے پھر کیوں نہیں سوچتے۔ کیا تم نے اس کھیتی کو دیکھا ہے جو بوتے ہو۔ کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اس کو اگانے والے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اس کو چورا چورا کردیں سو تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ۔ کہ اب تو ہم پر تاوان ہی پڑ گیا بلکہ ہمارے تو نصیب ہی پھوٹ گئے۔ بھلا دیکھو تو اس پانی کو جسے تم پیتے ہو۔ کیا تم نے اسے بادل سے اتارا ہے یا ہم اتارتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اس کو کھاری کردیں پھر تم ہمارے شکر گزار کیوں نہیں ہوتے۔ بھلا دیکھو تو اس آگ کو جسے تم سلگاتے ہو کیا تم نے اس کا درخت پیدا کیا تھا یا ہم

Marfat.com

اس کے پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے اس کو عبرت دلانے اور مسافروں کے فائدے کے لئے بنایا ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا فرمایا ان کمبختوں کو اس سایہ میں رکھا جائے گا جو دوزخ کی آگ کے کالے دھوئیں سے پیدا ہوگا۔ جس سے نہ جسمانی آرام ملے گا نہ روحانی خوشی حاصل ہوگی نہ ٹھنڈک پہنچے گی نہ عزت حاصل ہوگی۔ بلکہ ذلیل و خوار ہو کر اس کی تپش میں بھنے چلے جائیں گے۔ فرمایا! یہ ان کی دنیاوی خوشحالی کا جواب ہوگا۔ جس کے غرور میں انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے ضد باندھ رکھی تھی۔ فرمایا! ان لوگوں کو ایسی سزا محض اس لئے دی جائے گی کہ ان لوگوں نے دنیا میں نبیوں کی تکذیب کی اور جھوٹی قسمیں کھا کھا کر یہ کہا کہ مرنے کے بعد ہرگز ہرگز کوئی زندگی نہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ بھلا انسان مر چکنے کے بعد جب ہڈیوں کی ایک مٹھی بن کر رہ جاتا ہے اور وہ ہڈیاں بھی بالآخر مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتی ہیں۔ تو پھر کس طرح وہ دوبارہ پیدا ہو سکے گا۔ وہ از راہ تمسخر پوچھتے ہیں کہ جب ان کو جو قبروں میں ہیں اٹھایا جائے گا تو کیا ہم سے صدیوں قبل بھی جو لوگ ہوئے ہیں ان کو بھی دوبارہ زندہ کر کے ہمارے ساتھ ملایا جائے گا۔ فرمایا! یہ تھے ان لوگوں کے بنیادی اعتقادات جنہوں نے ان کے اعمال کو متاثر کیا۔ سو ان کو بتا دیا جائے گا کہ ہاں ہاں دیکھو سب کے سب ایک وقت معلوم پر اکٹھے کر لئے گئے ہو۔ سو اب اس کفر و تکذیب کے بدلے جو تم سے سرزد ہوتی رہی ہے۔ آج تھوہر کا خاردار درخت کھاؤ۔ اسی سے پیٹ بھرو اور اوپر سے ابلتا ہوا پانی پیو اور پیاسے اونٹ کی طرح پئے جاؤ۔ کیونکہ یہ ہے انصاف کا دن۔ ارشاد ہوتا ہے کہ منکران حق سے ذرا پوچھ دیکھو کہ جب تم کو خدا نے اول بار پیدا کیا تو کیا وجہ ہے کہ تم دوبارہ پیدا ہونے کو سچ نہیں مانتے۔ ہمارے سوا کون ہے جو پانی کے قطرے سے ایسی خوبصورت تصویر کھینچتا اور اس میں جان ڈال دیتا ہے۔ فرمایا زندہ کرنا مارنا سب ہمارے قبضہ و اختیار میں ہے۔ جب وجود و عدم کی باگ ہمارے ہاتھ میں ہوئی تو مرنے کے بعد اٹھا دینا کیا مشکل ہے۔ فرمایا ہم اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اگر تم نافرمانوں کو اور جہاں میں لے جانا چاہیں تو لے جائیں اور تمہاری جگہ اور لوگوں کو بسا دیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بظاہر زمین کے اندر تم بیج ڈالتے ہو لیکن زمین کے اندر اس کی پرورش کرنا پھر

Marfat.com

باہر نکال کر ایک لہلہاتی کھیتی بنا دینا کس کا کام ہے۔ اس کے متعلق تو ظاہری اور سطحی دعویٰ بھی تم نہیں کر سکتے کہ یہ چیز ہماری تیار کی ہوئی ہے۔ کھیتی پیدا کرنے کے بعد اس کا محفوظ اور باقی رکھنا بھی ہمارا ہی کام ہے۔ ہم چاہیں تو کوئی آفت بھیج دیں۔ جس سے ایک دم میں ساری کھیتی بھسم ہو کر رہ جائے گی۔ پھر تم آپس میں بیٹھ کر باتیں بنانے لگو کہ میاں ہمارا تو بڑا بھاری نقصان ہو گیا بلکہ سچ پوچھو تو بالکل خالی ہاتھ ہو گئے۔ فرمایا! بارش بھی ہمارے حکم سے آتی ہے اور زمین کے خزانوں میں وہ پانی ہم ہی جمع کرتے ہیں۔ جو تمہاری جان ہے تم کو کیا قدرت تھی کہ پانی بنا لیتے یا خوشامد اور زبردستی کر کے بادل سے اسے لے لیتے۔ ہم چاہیں تو میٹھے پانی کو بدل کر کھاری بنا دیں جو تم سے نہ پیا جا سکے نہ کھیتی کے کام آئے پھر بھی تم ہمارا احسان نہیں مانتے کہ ہم نے میٹھے پانی کے کتنے خزانے تم کو دے رکھے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ دیکھو ہم نے کئی درخت ایسے پیدا کر دیئے ہیں جن کی رگڑ سے آگ پیدا ہوتی ہے اور آگ جو فائدے اپنے اندر رکھتی ہے تم اس سے ناواقف نہیں ہو چاہئے کہ اے انسان تو ہمیشہ اپنے رب کے نام کی تسبیح و تقدیس بیان کرتا رہ۔

ترجمہ آیات ۷۴-۹۶:- سو تم اپنے پروردگار کے نام کی جو بڑی عظمت والا ہے تسبیح بیان کرو۔ پس قسم ہے ستاروں کی منزلوں کی اور اگر سمجھو تو یہ بہت ہی بڑی قسم ہے۔ بیشک یہ قرآن بڑی قدر و منزلت والا قرآن ہے۔ جو لوح محفوظ میں مرقوم ہے۔ اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک ہیں یہ پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ کیا تم اس بات سے منکر ہو اور تم نے اپنا وظیفہ ہی یہ بنا لیا ہے کہ اسے جھٹلاتے رہو۔ پس کیوں نہیں روکتے جب کسی کی جان حلق تک آ پہنچے اور تم اس وقت دیکھ رہے ہو اور ہم تمہاری نسبت اس کے قریب تر ہوتے ہیں لیکن تم تو نہیں دیکھتے پھر ایسا کیوں نہیں کہ اگر تم کسی کے اختیار میں نہیں ہو اس کو لوٹا کیوں نہیں لیتے۔ پھر اگر وہ مقرب لوگوں میں سے ہو گا تو آرام و آسائش اور نعمتوں بھرے باغ اس کے لئے ہوں گے اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں سے ہو گا تو سلامتی ہو تمہارے لئے دائیں ہاتھ والوں کی طرف سے اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہوا تو کھولتے ہوئے پانی سے اس کی مہمانی ہو گی اور دوزخ میں جانا ہو گا۔ بلاشبہ یہ بات یقیناً حق ہے سو تم اپنے رب کے جو بڑی عظمت والا ہے تسبیح بیان

Marfat.com

کرو۔

شرح:۔ اس رکوع میں قرآن کی ایک بڑی عظیم الشان اور کثیر المنفعت کتاب ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تاروں کے ڈوبنے کی قسم کھائی ہے اور فرمایا کہ کہیں دھوکے میں نہ رہنا۔ قرآن ایک بڑی ہی مفید پر منفعت اور عظمت والی کتاب ہے۔ جو لوح محفوظ میں ہمارے پاس لکھی ہوئی موجود ہے۔ اس کو ہمارے پاک فرشتے ہی چھوتے ہیں تم بھی بلا وضو اس کو نہ چھوؤ اور یاد رکھو کہ اس کے مضامین تک صرف انہی لوگوں کی رسائی ہے جو صاف دل اور پاکیزہ اخلاق کے مالک ہیں۔ آیت ۷۹ یعنی "لَا یَمَسُّہٗ" کے دونوں معنی ہیں یہ بھی کہ اس کو جب ظاہری ہاتھوں سے چھوؤ تو طہارت کا التزام کرلو اور یہ بھی کہ اس کے معانی و حقائق تک پاکیزہ قلب لوگوں کو دسترس حاصل ہے۔

فرمایا ذرا اپنی موت کا وقت یاد کرو جب جان حلق تک آپہنچے گی اور تم ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ جاؤ گے دیکھو ایسے واقعات روز مرہ تمہاری آنکھوں کے سامنے گذرتے ہیں اور اگر تم کسی کے اختیار میں نہیں تو اس وقت تم مرنے والے کی روح کو روک کیوں نہیں لیا کرتے۔ اسے کیوں نکلنے دیتے ہو۔

فرمایا وہ لوگ جو قرآن کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں وہ ہمارے مقرب ہیں۔ جان نکلنے کی ان کو ایک گونہ خوشی ہوتی ہے۔ اور نعمتوں بھرے باغوں کی ان کو خوشخبریں آتی ہیں اور خدا کی طرف سے ان کو سلام بھیجا جاتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو قرآن کو جھٹلاتے ہیں وہ گمراہ ہیں ان کی مہمانی کھولتے ہوئے پانی سے کی جائے گی اور ان کو دوزخ کی آتش سوزاں کے سپرد کیا جائے گا۔ فرمایا یقین رکھو کہ یہ باتیں جو تمہیں بتائی گئی ہیں بالکل اسی طرح ہوں گی سو تم اپنے پروردگار عالیشان کی تسبیح و تقدیس کرتے رہا کرو۔ اور اس کی فرمانبرداری اور عبادت گذاری میں وقت کاٹو۔

۴۷ سورۃ الشعراء ۲۶

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۲-۹:- یہ کتاب روشن کی چند آیات ہیں۔ شائد آپ اپنے آپ کو اس غم سے ہلاک کردیں گے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اتار دیں جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جائیں اور ان کے پاس جو نئی خدائے رحمٰن سے نصیحت کی کوئی نئی بات آتی ہے وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ سو یہ تکذیب کر چکے اب ان کے سامنے وہ حقیقتیں آموجود ہوں گی جن کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے زمین کو غور سے نہیں دیکھا ہم نے کس قدر ہر نوع کی عمدہ چیزیں اس میں اگائی ہیں اس میں لوگوں کے لئے بلاشبہ نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ اور آپ کا رب بیشک غالب و مہربان ہے۔

شرح:- یہ سورت مکہ معظمہ میں اس وقت نازل ہوئی جبکہ مخالفوں کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہر طرف سے سخت ہجوم تھا اور اسلام کی روح افزا باتیں ان کو عجیب و غریب معلوم ہوتی تھیں۔ لہٰذا وہ مسئلہ نبوت پر طرح طرح کے شبہات وارد کیا کرتے۔ جب جواب سن کر عاجز آ جاتے تھے تو اپنی خواہش کے مطابق ہر شخص ایک عجیب و غریب معجزے کا طالب ہوتا تھا کوئی کہتا تھا کہ اس خشک پہاڑی جگہ میں نہر جاری کردو۔ علی ہذا القیاس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں قوم کی خراب حالت کی اصلاح کا جوش تھا۔ دردمندی حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ ان کے نہ ماننے اور سچی بچتیاں کرنے سے نہایت رنج ہوتا تھا۔ اس لئے اس سورت میں آپ کو تسلی دی گئی کہ اگر یہ ایمان نہ لائیں گے تو کیا آپ غم میں گھٹ کر اپنے آپ کو ہلاک کردیں گے۔ اس کے بعد چند اولوالعزم انبیاء اور ان کی سرکش امتوں کا تذکرہ کرکے یہ بتلایا کہ پہلے لوگ بھی ایسا ہی کیا کرتے آئے ہیں۔ چونکہ عرب میں شاعری کا بڑا زور تھا اس لئے قرآن کو بھی اس کی تاثیر اور فصاحت و بلاغت کی وجہ سے شعر سے تعبیر کرتے تھے۔ اس لئے سورۂ کے آخیر میں شعرا کی حقیقت بھی بیان کردی کہ وہ واہی تباہی باتیں اشعار میں جمع کیا کرتے اور ہر وادیٔ سخن میں حیران و پریشان پھرا کرتے ہیں۔ برخلاف قرآن مجید کے کہ اس میں سراسر راستی، مکارم اخلاق اور توحید و عبادت الٰہی کے بلند پایہ مضامین ہیں۔ اس سورۃ کا پایہ فصاحت و بلاغت خاص طور پر بہت زیادہ بلند ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ مخالفوں کی باتوں پر نہ جاؤ اور اگر وہ مخالفت پر اڑے ہوئے ہیں تو ان کی پرواہ نہ کرو۔ وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اس سے قبل بھی لوگوں نے

Marfat.com

نہیں کو جھٹلایا تھا جو حشر ان کا ہوا وہی حشر ان لوگوں کا ہوگا۔

ترجمہ آیات ۱۰-۳۳:- اور اس واقعہ کو یاد کیجئے جب آپ کے رب نے موسیٰ کو حکم دیا کہ تم ان ظالم لوگوں کے پاس جاؤ یعنی قوم فرعون کے پاس۔ کیا یہ ڈرتے نہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے اور میرا دل تنگ ہوگا اور میری زبان نہیں چلے گی سو ہارون کو پیغام بھیج دیجئے اور میرے ذمہ ان کا ایک الزام ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے۔ فرمایا! ہرگز نہیں تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں سنتے ہیں سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم پروردگار عالم کے بھیجے ہوئے ہیں کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔ فرعون نے کہا کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا اور تو برسوں ہمارے ہاں رہا اور وہ حرکت بھی تم نے کی تھی جو کی تھی اور تم بڑے ناسپاس ہو موسیٰ نے کہا بیشک میں نے اس وقت یہ حرکت کی تھی اور میں پیغمبر تھا۔ سو میں تم سے ڈر کر بھاگ نکلا پھر میرے پروردگار نے مجھے دانائی عطا کی اور مجھے پیغمبروں میں کیا اور کیا یہ بھی کوئی احسان ہے جو تو مجھے جتلا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔ فرعون نے کہا کہ پروردگار کون ہے۔ موسیٰ نے جواب دیا کہ وہ رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو۔ جو لوگ اس کے گرد تھے فرعون نے ان سے کہا کیا تم سنتے نہیں۔ موسیٰ نے کہا وہ تمہارا اور تمہارے گزشتہ بڑوں کا پروردگار ہے۔ فرعون نے کہا کہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے دیوانہ ہے۔ موسیٰ نے کہا وہ مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے اگر تم سمجھ سکو۔ فرعون نے کہا اگر تو نے میرے سوا کوئی اور معبود بنایا تو میں تجھے قید کر دوں گا۔ موسیٰ نے کہا کہ اگرچہ میں تیرے پاس روشن چیز لایا ہوں۔ فرعون نے کہا اگر تم صداقت پر ہو تو اسے پیش کرو۔ پس موسیٰ نے اپنا عصا پھینک دیا اور وہ ناگہاں صاف اژدہا نظر آنے لگا اور بغل میں سے ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کو چمکتا ہوا نظر آنے لگا۔

شرح:- اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعونیوں کی مڈبھیڑ کا ذکر ہے اور بتایا ہے کہ فرعونیوں کو باوجود اپنی شان و شوکت کے کس طرح زک اٹھانی پڑی اور بے مرو سامان اسرائیلیوں کو غلبہ حاصل ہوا۔

الواحد - الواجد - الماجد - الواجد - الواجد - الوا

فرمایا ہم نے موسیٰ کو فرعون کی طرف جانے کا حکم دیا تو وہ اپنی بے سروسامانی کو دیکھ کر کہنے لگا کہ خدایا ویسے تو مجھے کوئی انکار نہیں مگر میں ایک کمزور و ناتواں انسان ہوں۔ مخالف کے دبدبے اور رعب سے نہ زبان چل سکے گی نہ ہمت ہی پیدا ہوگی لہٰذا میرے بھائی ہارون کو میرے ساتھ شامل کیا جائے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہارون کو بھی نبی مقرر کر دیا۔ اب دونوں گئے اور فرعون کو دعوت ایمان دی اور اسرائیلیوں کی سیاسی آزادی کا مطالبہ کیا مگر وہ کب ماننے والا تھا الٹا جوش میں آگیا اور اپنے احسان جتانے لگا کہ اب تک تم جس شاخ پر بیٹھے تھے آج اسی شاخ کو کاٹنے آئے ہو۔ میں نے تمہاری پرورش کی اور شہزادوں کی طرح پالا مگر تم ہو کہ میری ہی بیخ کنی پر آمادہ ہو گئے۔ الغرض طرح طرح سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مرعوب کرنا چاہا مگر انہوں نے جواب دیا کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں خدا کے حکم سے کہہ رہا ہوں اپنی مرضی سے نہیں۔ باقی رہے وہ احسانات جو تم جتاتے ہو تو تمہارا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ تم نے میری قوم کو غلام بنا رکھا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ قوم تو غلامی کی زنجیروں میں جکڑی کراہ رہی ہو اور میں تمہارے احسانات کو جو محض میری ذات سے وابستہ ہیں دیکھتا ہوا قوم کی اصلاح سے قاصر رہوں اور احکام خداوندی تم کو نہ پہنچاؤں فرعون نے غصہ میں آکر کہا کہ تمہارا رب کون ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا۔ وہ رب ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے اور تمام کائنات عالم کا مالک ہے۔ ہم تم اور ہر وہ چیز جسے تم دیکھتے ہو اور محسوس کرتے ہو اسی کی عنایات کا نتیجہ ہیں۔ فرعون کے ارد گرد جو حاشیہ نشین بیٹھے تھے۔ اس نے ان سے کہا کہ سنو! موسیٰ کیا کہہ رہا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں کوئی غلط بات نہیں کہہ رہا۔ وہ تمہارا بھی رب ہے اور تم سے پہلے جو تمہارے بڑے گزر چکے ہیں ان کا بھی رب تھا۔ یہ تمہاری بے بصیرتی ہے جو آج تم اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے گریز کر رہے ہو۔ فرعون اور اس کے حاشیہ نشینوں نے جب یہ سنا تو وہ لاجواب ہو گئے اور کہا تو یہ کہا کہ موسیٰ دیوانہ ہے یہ ایسی باتیں کرتا ہے جن میں کوئی معقولیت نہیں مگر چونکہ بعض اس کی پیروی کر کے فرعون کی حکومت کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اسے تنبیہ کر دیا جائے کہ اگر باز نہ آیا تو قید خانے میں ڈال دیا جائے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ مجھے تمہاری دھمکی کی پرواہ نہیں میں جو بات کہوں گا واضح اور غیر مبہم کہوں گا۔ فرعون نے کہا وہ کون

Marfat.com

سے مجزے ہیں جن سے تو ہمیں ڈراتا ہے۔ آپ نے اسی وقت اپنے عصا کو زمین پر پھینک دیا۔ وہ آن واحد میں اژدھا کی شکل بن کر انہیں کھانے کو دوڑا۔ جس سے ان کی روح پرواز کرنے لگی مگر آپ نے جلدی سے اس پر ہاتھ رکھ دیا اور پھر وہ عصا کا عصا بن گیا۔ بعد ازاں آپ نے بغل میں سے اپنے ہاتھ کو نکالا تو وہ اپنی اصلی ہیئت کو چھوڑ کر ایک نورانی شکل اختیار کر گیا اور چمکنے لگا۔ یہ چیز بھی ان مادہ پرستوں کے لئے کچھ کم حیران کن نہ تھی۔ وہ انگشت بدنداں رہ گئے مگر جب انسان کی طبیعت گناہ و نافرمانی کرتے کرتے مسخ ہو جائے تو پھر حق کو قبول کرنا اس کے لئے بے حد مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہی حال ان بدبختوں ازلی کا ہوا۔

ترجمہ آیات ۳۴-۵۱:- فرعون نے ان سرداروں سے جو اس کے ارد گرد بیٹھے تھے کہا یہ تو بڑا عالم جادوگر ہے یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے باہر نکال دے۔ سو اب تمہاری کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے اور اس کے بھائی کو تو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیجئے جو آپ کے پاس تمام بڑے بڑے علم والے جادوگروں کو لے آئیں۔ سو تمام جادوگر مقررہ دن کو جمع کئے گئے اور لوگوں سے کہا گیا کہ تم بھی اکٹھے ہو جاؤ۔ شاید ہم جادوگروں کی پیروی پر ہی مجبور ہوں اگر وہ غالب رہیں۔ چنانچہ جب جادوگر آئے تو انہوں نے اس سے کہا کہ اگر ہم غالب رہے تو کیا ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا۔ فرعون نے کہا ہاں اور اس صورت میں تم میرے مقربین میں سے ہو جاؤ گے۔ موسیٰ نے ان سے کہا جو چیز تمہیں ڈالنا ہو ڈال دو تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر دے پھینکیں اور کہنے لگے فرعون کے اقبال کی قسم ہم ہی غالب رہیں گے۔ پھر موسیٰ نے بھی اپنا عصا ڈالا تو ناگہاں جو چیزیں انہوں نے جھوٹ موٹ کی بنائی تھیں یہ ان کو نگلنے لگا۔ تب تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم پروردگار عالم پر ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ فرعون نے کہا کہ پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم ایمان لے آئے۔ بلاشبہ یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادوگری سکھائی ہے۔ سو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا تمہارے ہاتھ اور پاؤں الٹے سیدھے کٹوا دوں گا۔ اور تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔ انہوں نے کہا مضائقہ نہیں ہم یقیناً اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری لغزشیں معاف کر دے کہ ہم پہلے

Marfat.com

ایمان لانے والے ہیں۔

شرح:۔ فرعون کے حاشیہ نشین فرعونیت میں اس سے بھی دو قدم آگے تھے۔ اگر وہ قبول حق کو آمادہ ہوتا تو بھی حاشیہ نشینوں کی خوشامد اسے اس پر آمادہ نہ ہونے دیتی۔ چنانچہ ان تمام معجزات کو دیکھ لینے کے بعد انہوں نے فرعون کو تسلی دی کہ حضرت سلامت گھبرائیں نہیں یہ ایک ماہر فن جادوگر ہے جس نے اس علم میں کمال حاصل کر لیا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ملک بھر میں اس جیسا کوئی اور جادوگر نہ ہوگا۔ اگر حضور حکم دیں تو ملک کے تمام جادوگر ایک مقام خاص پر اور ایک وقت متعین میں جمع ہو جائیں اور پھر ان سب کا مقابلہ ہو۔ اور ممکن نہیں کہ یہ سب کا مقابلہ کر سکے۔ اسے شکست ہو جائے گی اور خود بخود ان باتوں سے باز آجائے گا۔ نہ قید کرنے کی ضرورت نہ جلاوطن کرنے کی حاجت چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فرعون نے حکم شاہی سے تمام ملک بھر کے جادوگروں کو بلا لیا اور سب کو انعامات اور مقرب خاص بنا لینے کا لالچ دیا۔ بشرطیکہ کہ وہ موسیٰ کو پچھاڑنے اور زک دینے میں کامیاب ہو جائیں۔ چنانچہ انہوں نے خوشی خوشی موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کی تیاریاں شروع کر دیں اور طرح طرح کی تدابیر سوچنے لگے۔ اور میدان میں آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کہ پہلے آپ کوئی کرشمہ دکھانا چاہتے ہیں یا ہم سے کچھ دیکھنے کی خواہش ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ بھائی تم ہی کچھ دکھاؤ۔ انہوں نے یہ کہا کہ چند رسیاں اور چند لکڑیاں زمین پر پھینک دیئے۔ اور کچھ ایسے کلمات پڑھ کر ان پر پھونکے کہ وہ چھوٹے چھوٹے سانپ بن کر لوگوں کو چلتے پھرتے نظر آنے لگے۔ اور ایک طرح کا خوفناک منظر انہوں نے پیش کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب ان کی کارستانی دیکھی تو اپنا عصا زمین پر دے مارا جو دیکھتے دیکھتے ایک عظیم الشان اژدہا بن کر دوڑنے لگا اور ان رسیوں کے سانپوں کو نگل کر فرعون کی طرف بڑھا۔ فرعون نے دیکھا کہ اب ہلاکت سر پر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے التجا کی کہ بچالے۔ چنانچہ آپ نے بڑھ کر اس پر ہاتھ رکھ دیا اور پھر وہ عصا کا عصا بن گیا۔ جادوگر جو مقابلہ کو آئے تھے یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے اور چونکہ جادو کی حقیقت سے خوب واقف تھے جھٹ پہچان گئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جادوگر نہیں ہیں۔ ان کو کوئی روحانی قوت حاصل ہے ورنہ انسان جو کچھ بغیر تائید غیبی کر سکتا تھا وہ سب ہم نے کر دکھایا ہے۔ ہمارا مقابلہ دراصل جادوگروں کا

Marfat.com

مقابلہ نہ تھا بلکہ حق و باطل کا مقابلہ تھا۔

ہم باطل پر تھے اس لئے ہمیں شکست ہوئی لہٰذا ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔ حقیقتاً یہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام کے رب ہی کی عنایات کا نتیجہ ہے۔ کہ ان کا مقابلہ کسی سے ممکن نہیں۔ جادوگروں کے اس قول حق کو دیکھ کر فرعون اور اس کے ساتھیوں کا غیض و غضب آپے میں نہ رہا اور لگے وہ ان کو دھمکیاں دینے کہ تم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر حکومت کے خلاف ایک سازش کی ہے۔ لہٰذا تمہیں تختہ دار پر لٹکایا جائے گا۔ اور دردناک سزائیں دی جائیں گی۔ انہوں نے نہایت بے باکانہ طور پر جواب دیا کہ ہم اپنے رب کی طرف جا رہے ہیں اور اس بات کا مطلق ڈر نہیں کہ تو کیا کرتا ہے اور کیا نہیں۔ یہ زندگی چند روزہ ہے آخر ایک دن مرنا ہے چند روز پہلے کیا اور پیچھے کیا ہماری خواہش ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری لغزشوں کو معاف کر دے اور ہمارے ایمان کو قبول کرے۔

ترجمہ آیات ۵۲ - ۶۸:- ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے نکلو کیونکہ تمہارا تعاقب کیا جانے والا ہے۔ تو فرعون نے تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیئے۔ یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور ہمیں غصہ دلانے والی باتیں کر رہی ہے اور ہم سب کے سب ڈر رہے ہیں۔ پھر ہم نے ان کو باغات اور چشموں سے اور خزانوں اور عمدہ عمدہ جگہوں سے نکال باہر کیا یہ بات اس طرح ہوئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو ان کا وارث بنا دیا۔ تو انہوں نے دن چڑھے بنی اسرائیل کا تعاقب کیا۔ جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم تو پکڑے گئے۔ موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں میرا رب میرے ساتھ ہے وہ میری رہنمائی کرے گا۔ اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنا عصا مار پس دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا بڑے پہاڑ کی مانند نظر آنے لگا اور دوسروں کو وہاں ہم نے اور قریب کر دیا اور موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو تو بچا لیا پھر دوسروں کو غرق کر دیا بلاشبہ اس واقعہ میں نشانی ہے۔ مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب بلاشبہ غالب اور مہربان ہے۔

شرح:- اس معرکہ آرائی کے بعد دونوں فریقوں میں کھلے بندوں عداوت کا اظہار ہونے لگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ جو لوگ تمہارے تابع ہیں ان کو ساتھ لے

Marfat.com

کر مصر سے ہجرت کر جاؤ اور اپنے قدیمی ملک کنعان میں جا بسو۔ ادھر فرعون نے حکم دے دیا کہ تمام ملک اسرائیلیوں کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائے اور ان مٹھی بھر آدمیوں کو پیس کر رکھ دو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگرچہ قبطیوں کے پاس بیشمار طاقت تھی مگر وہ ہمارے مقابلہ کی تاب نہ لا سکتے تھے۔ انہوں نے مخالفت کرنی چاہی تو ہم نے خود انہیں پیس کر رکھ دیا۔ وہ جو کل تک عظیم الشان عمارتوں دیدہ زیب باغوں اور سونے چاندی کے خزانوں میں مزے سے رہتے تھے آج بیکس و بے نوا ہو کر دوسروں کی غلامی پر قناعت کرنے لگے۔ اور اسرائیلی ان کے دیکھتے دیکھتے ملک شام کی بادشاہی پر قابض ہو گئے۔ قبطیوں نے ہرچند مقابلے کی کوشش کی مگر ان کی تمام طاقت بالآخر دریائے نیل کی نذر ہوئی اور وہ ایسے ہو گئے کہ کبھی تھے ہی نہیں۔ اس آیت سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ اسرائیلی اس واقعہ کے بعد مصر کی حکومت پر متمکن ہو گئے تھے۔ حالانکہ یہ واقعہ نہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس کے سینکڑوں سال بعد تک قبطی مصر میں رہے۔ کبھی بر سر حکومت اور کبھی محکوم۔ ایک عرصہ کے بعد جا کر ان کی طاقت ختم ہوئی مگر وہ شان و شوکت نہ رہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دنوں میں تھی۔ اس کے برعکس اللہ تبارک و تعالیٰ نے قبطیوں سے بھی زیادہ شان و شوکت اسرائیلیوں کو عطا کی۔ اگرچہ مصر میں نہیں مگر شام میں ان کے مقابلہ کی کوئی حکومت نہ تھی اور یہی ان آیات کا مفہوم ہے۔

ترجمہ آیات ۶۹ - ۱۰۴:- ان کو ابراہیم کا قصہ سناؤ۔ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور انہیں کی عبادت پر قائم ہیں۔ ابراہیم نے پوچھا جب تم ان کو پکارتے ہو کیا وہ تمہاری آواز سنتے ہیں یا تمہیں وہ نفع پہنچاتے ہیں یا تمہارا کوئی نقصان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے اپنے بڑوں کو اسی طرح کرتے پایا ہے۔ ابراہیم نے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جن کی تم عبادت کرتے ہو تم بھی اور تمہارے پہلے باپ دادا بھی وہ سب کے سب میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے وہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ وہی مجھے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی شفا بخشتا ہے اور وہ جو مجھے مارے گا اور پھر اس کے بعد زندہ کرے گا۔ اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ میرے گناہوں کو قیامت کے دن بخش دے گا۔ اے میرے رب مجھے

Marfat.com

علم و دانش عطا کر اور نیکو کاروں میں شامل کر اور میرے بعد جو نسلیں آنے والی ہیں میرا ذکر ان میں جاری رکھ اور مجھ کو نعمتوں بھرے جنت کا وارث بنا اور میرے باپ کو بخش دے بیشک وہ گمراہوں میں سے ہے۔ اور قیامت کے دن مجھے رسوا نہ کر۔ جس دن نہ مال فائدہ دے گا نہ اولاد ہاں جو قلب سلیم لے کر اللہ کے پاس آئے جنت پاکبازوں کے لئے قریب کر دی جائے گی اور گمراہوں کے لئے دوزخ ظاہر کر دی جائے گی۔ اور ان سے کہا جائے گا وہ جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے کہاں ہیں۔ یعنی وہ جن کی پوجا تم اللہ کو چھوڑ کر کرتے تھے کیا وہ آج تمہاری مدد کرتے ہیں یا بدلہ لے سکتے ہیں۔ پھر وہ اور تمام گمراہ اوندھے منہ اس میں ڈالے جائیں گے اور ابلیس کے لشکر سب کے سب وہ آپس میں جھگڑیں گے اور کہیں گے اللہ کی قسم ہم بلاشبہ کھلی گمراہی میں تھے۔ جبکہ ہم تمہیں رب العالمین کے برابر سمجھتے رہے اور ہم کو گمراہ کیا ہے تو صرف ان مجرموں نے۔ سو آج نہ تو ہماری سفارش کوئی کرنے والا ہے اور نہ کوئی سچا دوست۔ اگر ایسا ممکن ہو کہ ہم دوبارہ دنیا میں جا سکیں تو ہم یقیناً "مومن ہوں۔ بلاشبہ اس واقعہ میں نشانی ہے۔ مگر ان میں اکثر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب غالب اور مہربان ہے۔

شرح:- اس رکوع میں ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل ایک قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مخالفت پر کفر و الحاد کی ترویج و اشاعت میں کوشاں تھی۔ اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سمجھایا کہ اے قوم! بت پرستی چھوڑ دو یہ ایک نجس فعل ہے بھلا بیجان بت تمہاری کیا بات سنیں گے۔ تمہیں کیا نفع دیں گے اور کیا نقصان پہنچائیں گے انہوں نے کہا سب ٹھیک سہی مگر ہمارے لئے باپ دادا کی تقلید کو چھوڑنا بیحد مشکل ہے اور ہمارا اعتقاد ہے کہ اگر ہم بتوں کی پوجا نہ کریں تو وہ ہم سے ناراض ہو کر ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ تمہارا محض وہم ہے۔ دیکھ لو کہ تم اور تمہارے بت سب میرے مخالف ہیں مگر کوئی بھی میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ سب سے زیادہ مجھے ہدایت کی ضرورت ہے۔ وہ براہ راست مجھے خدا سے پہنچتی ہے۔ پھر مجھے کھانے پینے کے سامان کی احتیاج ہے اس کا کفیل بھی خدائے رزاق ہے۔ بیمار ہوتا ہوں تو اللہ مجھے شفا بخشتا ہے۔ خطا کرتا ہوں تو اس سے معافی کا خواستگار ہوتا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مجھے بخش دے گا۔ میں اس سے التجا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اپنی رحمت سے نعمتوں بھرے

الواحد - الاحد - الصمد - الوتر - الحی - القیوم - الباقی - الوارث - الرشید - الصبور - الوفی - الوکیل - الباعث - المجید

Marfat.com

باغوں میں داخل کرے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ میرے باپ کے گناہوں کو بھی بخش دے اور اسے سیدھی راہ دکھادے تاکہ وہ بھی ایمان لے آئے۔ میں اس سے التجا کرتا ہوں کہ وہ قیامت کے دن کسی طرح مجھے ذلیل نہ کرے۔ نہ ایسا کڑا دن ہے کہ اس دن نہ دوست دوست کے کام آئیں گے نہ اولاد جو چیز کام آسکتی ہے وہ صرف قلب سلیم ہے۔ جو صرف اتقا یعنی خوف خدا سے پیدا ہوتا ہے اور اتقا ہی سے انسان جنت کو پہنچ سکتا ہے مگر جو لوگ صاحب اتقا نہیں ان کے دلوں میں کجی ہے اور کجی والے دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ اور ان سے پوچھا جائے گا۔ کہ تم جن کی عبادت کرتے تھے وہ کہاں ہیں۔ کیا آج وہ تمہاری مدد کرسکتے ہیں یا بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہیں؟ جب اللہ تعالیٰ ان کو لاجواب پائے گا تو ان کو دوزخ میں داخل کرنے کا حکم دے گا۔ اس دن تمام طاغوتی افواج کو اپنے کئے کی سزا مل جائے گی۔ ان کی تمنا ہوگی کہ اگر وہ دوبارہ دنیا میں واپس بھیجے جائیں تو پھر کبھی خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں مگر توبہ اور عمل کا وقت گذر چکا ہوگا۔ دوبارہ دنیا میں واپس آنا مشکل ہوگا۔ لہٰذا انہیں ہمیشہ دوزخ میں رہنا' جلنا اور سزائیں بھگتنا ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے آخرت کا علم بروقت اپنے بندوں کو پہنچادیا ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اور گمراہی میں عذاب جاودانی کو مول لیتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۰۵-۱۲۲:- نوح کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان سے ان کے بھائی نوح نے کہا کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو۔ میں تمہارے لئے رسول امین ہوں۔ سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ انہوں نے جواب دیا کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں حالانکہ تیری پیروی رذیل لوگ کرتے ہیں۔ نوح نے جواب دیا کہ مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے ہیں ان کا حساب میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش تم سمجھتے۔ اور میں ایمان والوں کو اپنے پاس سے ہٹانے والا نہیں ہوں۔ میں تو محض کھلے بندوں ڈرانے والا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر تم اس سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں پتھر مار کر ہلاک کرڈالیں گے۔ نوح نے کہا کہ اے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے سو تو میرے اور ان کے درمیان قطعی فیصلہ فرمادے اور مجھے اور ایمان والوں کو جو میرے ساتھ ہیں ان سے نجات دیدے۔ چنانچہ ہم نے ان کو اور جو ان کے ساتھ بھری

Marfat.com

ہوئی کشتی میں سوار تھے نجات دی۔ اس کے بعد جو باقی رہے ان کو ہم نے غرق کر دیا۔ اس واقعہ میں بھی نشان عبرت ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب ہی سب پر غالب اور مہربان ہے۔

شرح:- اس رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کی کشاکش کا ذکر ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام بھی اپنی قوم کے ایک معزز فرد تھے۔ اور ان کے نزدیک بڑے امین اور معتمد تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ میں اللہ کا ایک رسول ہوں اس کی ہر ایک بات اور اس کا ہر ایک حکم تم تک پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ پس تم اللہ کی نافرمانی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو کہ خدا کی خوشنودگی حاصل کر سکو۔ میں اپنے لئے تم سے کسی ذاتی فائدے کا خواہشمند نہیں ہوں۔ یہ کوشش جو رات دن کرتا ہوں سب اس لئے ہے کہ خدا کے احکام بجالاؤں۔ اپنی محنت کا ثمرہ خدائے قدوس سے چاہتا ہوں۔ تم سے نہیں چونکہ میری کوئی ذاتی غرض اس میں پنہاں نہیں لہٰذا تمہیں چاہئے کہ میری بات کے ماننے میں مطلق پس و پیش نہ کرو اور خدا کی نافرمانی سے ڈرتے رہو۔ مگر وہ لوگ بڑے متکبر اور سرکش تھے کہنے لگے اے نوح! تیرے ماننے والے سب کے سب نچلے درجہ کے لوگ ہیں۔ ہمیں تو ایسے لوگوں کے ساتھ ملنے ملانے میں شرم آتی ہے اگر ہم تیری اطاعت قبول بھی کر لیں تو بھی ان لوگوں کے ساتھ مل کر رہنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے جواب دیا کہ تم دھوکے میں پڑے ہو۔ ان ایمانداروں کو نگاہ حقارت سے دیکھنا سخت غلطی ہے۔ میں کسی طرح انہیں اپنے پاس سے ہٹا نہیں سکتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو ایمان کی قدر ہے اور تقویٰ کی نہ جاہ و جلال کی۔ تم جو چاہو کرو مگر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے نتائج خوشگوار نہ ہوں گے۔ میرا فرض تمہیں اصل حالات سے آگاہ کرنا تھا۔ سو وہ میں نے کر دیا ہے اس پر وہ لوگ بڑے چیں بجبیں ہوئے اور کہنے لگے اے نوح! اپنے وعظ کو آج سے چھوڑ دے ہم کبھی تیری بات ماننے کو تیار نہیں اور اگر باوجود اس تنبیہ کے تو نے اپنا سلسلہ جاری رکھا تو ہم پتھر مار مار کر تجھے ہلاک کر دیں گے۔ پس حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی جانب سے مایوس ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اس نافرمان قوم صفحہ ہستی سے مٹا دے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی اس دل سے نکلی ہوئی دعا کو قبول کیا اور حضرت نوح علیہ السلام آپ کے کنبہ اور چند ایماندار حضرات کے علاوہ تمام

الماجد ۔ الواجد ۔ الماجد ۔ الاحد ۔ الصمد ۔ القادر ۔ المقتدر ۔ المقدم ۔ المؤخر ۔ الاول ۔ الآخر ۔ الظاهر ۔ الباطن ۔ الوالي ۔ المتعالي ۔ البر ۔ التواب ۔ المنتقم ۔ العفو ۔ الرؤف ۔ مالك الملك ۔ ذوالجلال والاكرام ۔ المقسط ۔ الجامع ۔ الغني ۔ المغني ۔ المانع ۔ الضار ۔ النافع ۔ النور ۔ الهادي ۔ البديع ۔ الباقي ۔ الوارث ۔ الرشيد ۔ الصبور ۔ الواحد ۔ الاحد ۔ الصمد ۔ القادر ۔ المقتدر ۔ المقدم ۔ المؤخر ۔ الاول ۔ الآخر ۔ الظاهر ۔ الباطن ۔ الوالي ۔ المتعالي ۔ البر ۔ التواب ۔ المنتقم ۔ العفو ۔ الرؤف ۔ مالك الملك ۔ ذوالجلال والاكرام ۔ المقسط ۔ الجامع ۔ الغني ۔ المغني ۔ المانع ۔ الضار ۔ النافع ۔ النور ۔ الهادي ۔ البديع ۔ الباقي ۔ الوارث ۔ الرشيد ۔ الصبور ۔ الواحد ۔ الماجد ۔ الواج

نافرمانوں کو جن میں آپ کا ایک لڑکا بھی تھا غرق کر کے رکھ دیا۔

ترجمہ آیات ۱۲۳-۱۴۰:- اسی طرح عاد نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کیا تم اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے نہیں۔ سنو! میں تمہارے لئے رسول امین ہوں سو تم اللہ کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اسبات کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتا میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔ کیا تم ہر اونچی جگہ پر بے فائدہ عمارتیں بناتے ہو اور بڑے بڑے محل بناتے ہو شائد تم ہمیشہ زندہ رہو گے۔ اور جب تم پکڑتے ہو تو ظالمانہ پکڑتے ہو۔ سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اس ذات اقدس سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جن کو تم جانتے ہو۔ اس نے تماری چوپایوں سے اور اولاد سے مدد کی اور باغوں اور چشموں سے۔ مجھ کو تمہارے معاملہ میں بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے انہوں نے جواب دیا ہمارے لئے یکساں ہے خواہ تم نصیحت کرو یا نہ کرو۔ یہ تو پہلے لوگوں کی عادتیں ہیں اور ہمیں قطعاً عذاب نہیں ہوگا۔ الغرض انہوں نے ہود کو جھٹلایا لہٰذا ہم نے ان کو ہلاک کر دیا بلاشبہ اس میں نشان عبرت ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب بلاشبہ غالب اور مہربان ہے۔

شرح:- حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگوں کو بہت سمجھایا اور کہا کہ اللہ سے ڈرو۔ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے ہے میں تم سے کوئی معاوضے کا خواہاں نہیں۔ میں تو اللہ سے اپنی محنتوں کا ثمرہ چاہتا ہوں۔ میرے اخلاص کو دیکھو اور اس تعلیم کو جو تمہیں دے رہا ہوں میرا مقصد صرف یہ ہے کہ تم اللہ کی نافرمانی سے احتراز کر کے عذاب دوزخ سے بچ جاؤ تمہارے روز مرہ کے مشاغل کچھ ایسے فضول واقع ہوئے ہیں کہ تم ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ تمہاری محنت اور تماری دولت یادگاریں بنانے پر صرف ہوتی ہے ایسی یادگاریں جن کو تم سمجھتے ہو کہ ہمیشہ رہیں گی حالانکہ معاملہ یہ نہیں ہے۔ یہ چند روزہ کھیل ہے جس میں تم سب کچھ بھول چکے ہو اور مقاصد عالیہ کو چھوڑ کر غرور و فریب کے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔ سن لو! نہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو اور نہ تمہارے محلات۔ لہٰذا چاہئے کہ اس معاملہ کو غور سے سوچو اور اپنی زندگیوں کو ضائع نہ کرو۔ تم نے خدا کو بالکل بھلا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تم جب آپس میں کسی سے مواخذہ

Marfat.com

کرنے لگتے ہو تو انصاف و اعتدال کی حد سے بے دھڑک گزر جاتے ہو۔ یہ سخت غلطی ہے چاہئے کہ خدا کا خوف کبھی تمہارے دل سے محو نہ ہو۔ اس نے تمہیں ہر طرح کی نعمتیں عطا کی ہیں۔ مویشی دیئے ہیں۔ اولاد دی ہے۔ باغات دیئے ہیں اور علاوہ ازیں بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں جن کو تم خوب جانتے ہو۔ ان تمام باتوں کو سننے کے بعد قوم عاد نے جواب دیا کہ اے ہود! تیرے ان وعظوں کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہوتا تو پرانے لوگوں کے قصے ہم کو سناتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم کو مرنے کے بعد کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ ان کے اس گستاخانہ جواب کے پیش نظر ہم نے اس عظیم الشان قوم کو خاک کا ڈھیر بنا کے رکھ دیا۔

ترجمہ آیات ۱۴۱-۱۵۹:- ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی صالح نے ان سے کہا کیا تم اللہ کی نافرمانی سے نہیں ڈرتے۔ میں تمہارے لئے رسول امین ہوں۔ سو تم اللہ کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔ کیا جو چیزیں دنیا میں ہیں تمہیں ان میں بے خوف چھوڑ دیا جائے گا یعنی باغوں اور چشموں میں اور کھیتوں میں اور کھجوروں میں جن کے خوشے لطیف و نازک ہوتے ہیں اور تم پہاڑوں میں خوشی سے تراش تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس تم اللہ کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور حد سے گزر جانے والوں کی بات نہ مانو۔ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم پر تو جادو ہو چکا ہے۔ تم محض ہم جیسے بشر ہو۔ اگر صداقت پر ہو تو کوئی نشانی پیش کرو۔ صالح نے کہا یہ اونٹنی ہے اس کے پانی پینے کی باری ہے اور ایک مقرر روز تمہاری باری ہے۔ اس کو تکلیف نہ دینا ورنہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آپکڑے گا۔ تو انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر پشیمان ہوئے سو ان کو عذاب نے آپکڑا بلاشبہ اس واقعہ میں نشان عبرت ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

شرح:- اس رکوع میں ثمود کی ہلاکت کا عبرت انگیز بیان ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب قوم عاد تباہ ہو چکی تو ثمود نے ان کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیا۔ ہم نے انہی میں سے ایک نیک انسان حضرت صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اس نے بھی حضرت ہود علیہ السلام کی طرح اپنی قوم کو بہت سمجھایا بجھایا مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ آپ نے ان کو بتایا کہ

الواحد۔ الواجد۔ الماجد۔ الواجد۔ الصمد۔ القادر۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاهر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ الغنی۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الهادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔

Marfat.com

تمہارے ہاتھ۔ تمہاری فصلیں تمہارے محلات اور تمہاری کوٹھیاں سب یہیں پڑی رہ جائیں گی۔ تم نے فضول ان میں دل لگا رکھا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرو اور میری پیروی کر کے نجات اخروی حاصل کرو۔ تم عاد جیسی ہلاکت شدہ قوموں کے نقش قدم پر نہ چلو۔ کیونکہ انہوں نے دنیا میں فساد پھیلایا اور امن قائم کرنے کی کوشش نہ کی۔ یہی وجہ تھی کہ خدائے تعالیٰ نے ان کو تباہ کر دیا اور ان کی جگہ تم کو پیدا کیا اب اگر تم بھی انہی کے نقش قدم پر چلو گے تو اسی طرح تم کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور عاقبت میں بھی دوزخ کا عذاب سہنا ہوگا۔ انہوں نے جواب دیا کہ تجھے ایک طرح کا وہم ہو گیا ہے اور تو ایک ہی رٹ لگائے جا رہا ہے اگر تو نبی ہے تو ہمیں کوئی معجزا دکھاؤ آپ نے کہا کہ دیکھو یہ ایک اونٹنی ہے اگر تم نے اسے کوئی ایذا دی تو خدا تمہیں ہلاک کر دے گا۔ انہوں نے پیغمبر کی بات کو مہذوب کی بڑ سمجھا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان پر ایک آندھی بھیجی جس نے ان کے مکانات اور درختوں کو اکھاڑ پھینکا اور اس قوم کو بھی زیر و زبر کر دیا۔

ترجمہ آیات ۶۰-۷۵:- لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی لوط نے ان سے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔ سنو! میں تمہارے لئے رسول امین ہوں لہٰذا تم اللہ کی نافرمانی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ تو محض رب العالمین کے ذمے ہے۔ کیا سارے جہان میں سے تم ہی مردوں پر مائل ہوئے ہو اور تمہارے لئے تمہارے پروردگار نے جو بیویاں پیدا کی ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو۔ واقعہ یہ ہے کہ تم حد سے گزر جانے والی قوم ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو تجھے ہم یہاں سے نکال دیں گے۔ لوط نے کہا میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں۔ اے میرے رب مجھے اور میرے خاندان کو ان لوگوں کے اعمال کے وبال سے بچا لے سو ہم نے اس کو اور اس کے خاندان کو بچا لیا مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور ہم نے ان پر پتھروں کی بارش کی۔ سو جن لوگوں کو ڈرایا جا رہا تھا ان پر کیسی بری بارش ہوئی۔ بلاشبہ اس واقعہ میں نشان عبرت ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ اور آپ کا رب بلاشبہ سب پر غالب اور مہربان ہے۔

شرح:- اس رکوع میں ایک اور شریر قوم کا حال ظاہر کیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے پیغمبر

Marfat.com

حضرت لوط علیہ السلام کو سخت ایذا دی اس کی کوئی بات نہ مانی اپنی شرارتوں سے کبھی باز نہ آئے۔ خلاف فطرت افعال قبیحہ کے ارتکاب نے ان کے دل و دماغ کو بالکل اندھا کر رکھا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ان سے کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو تاکہ تمہیں سیدھی راہ پر لے چلوں۔ میں اس رہنمائی سے کسی معاوضہ کا خواہاں نہیں۔ سنو! تم خلاف فطرت افعال قبیحہ کو چھوڑ دو۔ یہ سخت گناہ ہے۔ اس مقصد کے لئے اللہ نے جو قانون ٹھہرا دیا ہے اس کی خلاف ورزی تمہارے لئے عذاب دردناک کا باعث ہوگی اور خدا کا عذاب کوئی معمولی چیز نہیں جس سے تم بے خوف رہ سکو۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے لوط! تو بڑا پاک باز بنا پھرتا ہے اگر ان باتوں کو چھوڑ دے تو بہتر ورنہ ہم تجھے اپنے ملک سے باہر نکال کریں گے۔ اس کے بعد جب دیکھا کہ وہ قوم کس طرح راہ ہدایت پر آنے والی نہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے کنبے کو سوائے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کے سب کو بچالیا۔ اور باقی قوم کو ایک زلزلے کے جھٹکے سے تباہ کر دیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم جس بدکاری کا شکار تھی وہ سب کو معلوم ہے۔ جو ان کو سزا ملی یعنی زلزلے سے تباہی۔ اس سے بھی کوئی مسلمان نا آشنا نہیں۔ تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس گناہ کا ارتکاب کرنے والی تمام قوموں کو یہی سزا ملتی آئی ہے۔ بہار اور کوئٹہ کے زلزلے جن کی یاد لوگوں کے دلوں میں ابھی تازہ ہے اسی فعل بد کے نتائج ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۷۶-۱۹۱:- اس طرح اصحاب ایکہ نے رسولوں کو جھٹلایا جب شعیب نے ان سے کہا کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو۔ میں تمہارے لئے رسول امین ہوں۔ پس تم اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور اس پر میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ رب العالمین کے ذمے ہے۔ پیمانہ پورا پورا بھر کر دیا کرو اور لوگوں کو نقصان نہ پہنچایا کرو اور ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اور اس ذات اقدس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی مخلوقات کو بھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم پر تو جادو ہو چکا ہے اور تم بھی تو ہم جیسے بشر ہو اور ہم تمہیں محض جھوٹا تصور کرتے ہیں۔ سو تم ہم پر آسمان سے پتھر برسا دو اگر اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ اس نے کہا جو کچھ تم کرتے ہو میرا رب اس کو جانتا

Marfat.com

ہے۔ مگر انہوں نے اس کو جھٹلایا تو سائے کے دن کے عذاب نے ان کو آپکڑا! بلاشبہ وہ بڑے سخت دن کا عذاب تھا۔ بلاشبہ اس واقعہ میں بھی لوگوں کے لئے نشان عبرت ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

شرح:- حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی تباہی کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت کے اسباب بیان فرمائے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس قوم کو یہ مرض تھا کہ وہ سودا سلف کے تولنے میں بڑی بددیانتی سے کام لیا کرتے تھے جس کسی کو کچھ تول کر کچھ دینا ہو۔ اسے تول میں کم کر دیتے اور رقم پوری وصول کرتے چونکہ اسی طرح ناجائز طور پر لوگوں کی حق تلفی ہوتی تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے جلیل القدر پیغمبر حضرت شعیب علیہ السلام کے ذریعے لوگوں کو بتادیا کہ کم تولنا سخت گناہ ہے اور بڑے دردناک عذاب کا موجب۔ لہٰذا تم اس رویہ سے باز آؤ اور دنیا میں بے چینی نہ پھیلاؤ۔ مگر وہ قوم نہ مانی بلکہ الٹا آپ کو مخول کرنے اور ہنسی ٹھٹھا اڑانے لگے۔ کوئی کہتا یہ دیوانہ ہے اس کے دماغ پر اثر ہے۔ کوئی کہتا کہ آخر شعیب بھی تو ہماری طرح کا ایک انسان ہے۔ اسے عالم بالا کی باتیں کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔ یہ کیسے نبی بن گیا۔ اس میں کون سی خصوصیت ہے۔ علی ہذاالقیاس وہ اس طرح کی سینکڑوں کج بحثیاں کرتے۔ آخر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی کو سچا ثابت کیا اور جھٹلانے والوں کو ان کی گستاخی کی ایسی سزا دی کہ وہ زمین میں دھنس گئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ گزشتہ اقوام وافراد کی یہ باتیں جو تمہیں سنائی گئی ہیں۔ کیا یہ عبرت کے لئے کافی نشان نہیں۔ فرمایا یہ تمام باتیں ہیں مگر سبق صرف وہی لوگ سیکھتے ہیں جن کے دلوں میں ایمان ہو۔

ترجمہ آیات ۱۹۲-۲۲۷:- یہ قرآن پروردگار جہاں کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین لے کر نازل ہوا۔ اس نے اسے آپ کے دل پر نازل کیا ہے۔ تاکہ آپ ڈرانے والے ہوں۔ عربی زبان میں جو بالکل واضح ہے اور اس کی خبر پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔ کیا ان کے لئے یہ نشانی کافی نہیں ہے کہ اس کو بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں اور اگر ہم یہ قرآن کسی عجمی پر نازل کرتے پھر وہ اسے انہی پڑھ کر سناتا تو وہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ اسی طرح ہم نے کفر کو مجرموں کے دل میں داخل کیا۔ وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ دردناک عذاب کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ سو وہ اچانک ان کے سامنے آ

Marfat.com

موجود ہوگا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔ اس وقت وہ کہیں گے کہ ہم کو کچھ مہلت بھی ملے گی۔ تو کیا وہ ہمارے عذاب کو جلدی طلب کر رہے ہیں بھلا دیکھئے تو اگر ہم زندگی سے ان کو برسوں تک بہرہ مند رکھیں پھر ان پر وہ عذاب آئے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو یہ بہرہ مندی ان کو فائدہ نہ پہنچا سکے گی اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے لئے ڈرانے والے بھیجے تھے۔ یہ ایک نصیحت ہے اور ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے اور قرآن کو شیطان لے کر نہیں اترتے۔ اور یہ ان کے لئے زیبا بھی نہیں اور نہ اس پر وہ قادر ہیں۔ کیونکہ وہ تو سننے کی جگہ سے الگ کر دیئے گئے ہیں۔ پس اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا ورنہ تم کو عذاب دیا جائے گا۔ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو نافرمانی سے ڈراؤ۔ اور مومن جنہوں نے تمہاری پیروی اختیار کی ہے ان سے شفقت و مہربانی سے پیش آؤ۔ پھر اگر وہ نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں تمہارے اعمال سے بے تعلق ہوں اور خدائے عزیز و مہربان پر توکل کرو جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے اٹھنے بیٹھنے کو بھی بلاشبہ وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترا کرتے ہیں۔ ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں جو جھوٹی باتیں سننے کے لئے کان لگائے رکھتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں حیران و پریشان پھرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جن پر خود عمل نہیں کرتے۔ بجز ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہے۔ اور جب ان پر ظلم کیا گیا تو اس کے بعد انہوں نے بدلہ لے لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹ کر جاتے ہیں۔

شرح: — اس سورت کی ابتداء اس بات سے ہوئی تھی کہ قرآن واضح اور عام فہم مضامین پر مشتمل ہے اور توحید باری کی تبلیغ کرتا ہے تاکہ انسان کہیں اپنے خالق اور رازق خدا سے دور نہ پڑے اور آنے والی زندگی میں عذاب دوزخ نہ سہنا پڑے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اس حقیقت پر غور کرتے ہیں اور راہ راست پر چلتے ہیں اس واسطے ہم نے نبیوں کے بھیجنے کا سلسلہ قائم کیا تاکہ ان کو یہ بھولا ہوا سبق یاد کروائیں۔ فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلا خر یہ سلسلہ آپ تک آپہنچا ہے

Marfat.com

اور یہیں آکر ختم ہوتا ہے۔ اب آپ ان کی نافرمانیوں اور سرکشیوں کو دیکھ دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتے ہیں اور اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر دینا چاہتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں آپ کا فرض تبلیغ ہے اس میں دل و جان سے کوشش کیجیے جو نہ سنے اس کا غم نہ کھائیں۔ کیونکہ زمانہ قدیم سے انسان کی عادت چلی آئی ہے کہ وہ دنیا میں آکر خدا کو بھول جاتا ہے اور غرور نفس میں پڑ کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیا کرتا ہے۔ چنانچہ زمانہ گزشتہ میں تمہیں اس قسم کی کئی مثالیں نظر آئیں گی۔ مثلاً" قبطیوں نے اپنے زمانے میں جس سرکشی سے کام لیا اور وہ اپنی نظیر آپ تھا۔ ہم نے ان لوگوں کی ہدایت کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا۔ مگر وہ نہ مانے اور تباہ ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے بھی بت پرستی کو نہ چھوڑا۔ اسی طرح عادؑ ثمود اور قوم شعیب نے کیا۔ علیٰ ہذاالقیاس بے شمار ایسی قومیں گذر چکی ہیں جو گمراہی پر اڑی رہیں اور ہلاک ہوئیں لہٰذا آپ کو غم نہ کھانا چاہئے اس آخری رکوع میں ارشاد فرمایا کہ ان گزشتہ اقوام کے جو قصص آپ کو بتائے گئے ہیں ان سے مقصود یہ ہے کہ آنے والی نسلوں کو معلوم ہو جائے کہ ہم نے رہتی دنیا تک انسان کی ہدایت کے لئے اس قرآن کو نازل کر دیا ہے۔ لہٰذا انہیں چاہئے کہ اس کی تعلیمات سے کبھی غافل نہ ہوں اور عذاب آسمانی کے نازل ہونے سے پہلے پہلے ہی ایمان لے آئیں اور اگر عذاب نازل ہونے سے پہلے یا موت آنے کے قبل انہوں نے اپنی اصلاح نہ کرلی تو پھر ان کو کوئی چیز آنے والے عذاب سے بچا نہیں سکے گی فرمایا! یہ تمام اقوام جن کی ہلاکت کے حالات تم سن چکے ہو دوزخ کے عذاب سے ڈرائی جا چکی تھیں۔ کیونکہ ہمارا دستور ہے کہ جب تک ہم اتمام حجت نہیں کر لیتے تب تک کسی قوم یا فرد کو ہلاک نہیں کرتے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ یہ قرآن جیسا کہ اکثر معاندین اسلام کہتے ہیں نہ شیاطین کی اختراع ہے اور نہ کسی شاعر کا کلام۔ یہ ان کے بس کی چیز ہی نہیں۔ یہ تو خدائے رحمٰن کا کلام ہے۔ پھر فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ کا کام اپنے گھر سے شروع کرو۔ سب سے پہلے نزدیک ترین رشتہ داروں کو قرآن کے احکام سناؤ اور انہیں اپنے ساتھ شامل کرو۔ پھر اس دائرہ کو وسیع تر کرتے جاؤ اور جو لوگ ایمان لے آتے ہیں ان کے ساتھ انتہائی محبت و اخلاص کا سلوک کرو اور جو نہ مانیں ان کو چھوڑ دو نیز ان لوگوں کو سنا دو کہ تم اپنے زمانے کے شاعروں کو بڑی چیز سمجھے بیٹھے ہو۔ مگر در حقیقت وہ کچھ بھی نہیں۔ ان کا قول ان کے فعل کے

Marfat.com

مطابق نہیں۔ وہ دور از کار خیالات لانے کے لئے دور دراز وادیوں میں سرمارتے پھرتے اور خیال آرائیاں کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اتباع محض گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ ہدایت یافتہ حضرات ان کے پیچھے نہیں لگتے۔ ہاں تمام شاعر ایک جیسے نہیں۔ بعض ایمان والے صالح خواہ نیکو کار بھی ہوا کرتے ہیں۔ جو زیادہ تر اللہ کا ورد کرتے ہیں اور برے کام کرنے اور ایذا دینے سے باز رہتے ہیں۔ بہرحال جو لوگ قرآن کو خدا کا کلام نہ مانیں اور اس پر عمل پیرا نہ ہوں تو آپ دیکھیں گے کہ وہ کس بری جگہ لوٹ کر جاتے ہیں۔

(۴۸) سورۃ النمل (۲۷)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱۔۱۴:۔ یہ قرآن اور کتاب روشن کی آیتیں ہیں۔ مومنوں کے لئے باعث ہدایت و بشارت ہیں۔ وہ جو نماز پڑھتے زکوٰۃ دیتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال کو ان کے سامنے بنا سنوار کر پیش کیا ہے سو وہ بھٹکے بھٹکے پھرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے بدترین عذاب ہے۔ اور آخرت میں یہی لوگ خسارے میں رہیں گے۔ اور آپ کو حکیم و علیم خدا کی طرف سے قرآن عطا کیا جاتا ہے۔ جب موسیٰ نے اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے میں جلد ہی تمہارے پاس وہاں سے کوئی خبر لاؤں گا تاکہ تم اسے تاپو۔ سو جب موسیٰ اس کے پاس آئے تو آواز دی گئی کہ جو آگ کے اندر ہے وہ بھی بابرکت ہے اور جو اس کے ارد گرد ہیں وہ بھی۔ اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے پاک ہے۔ اے موسیٰ! میں ہی معبود حقیقی ہوں۔ غالب اور حکمت والا اور اپنا عصا ڈال دو۔ تو جب موسیٰ نے اسے دیکھا کہ ہل رہا ہے۔ گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر وہاں سے بھاگ نکلے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ ہم نے آواز دی کہ اے موسیٰ ڈرو مت۔ میرے ہاں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔ ہاں جس نے ظلم کا ارتکاب کیا پھر برائی کے بعد اسے نیکی سے بدل دیا تو میں بخشنے والا مہربان ہوں اور

Marfat.com

اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈالو بغیر کسی تکلیف کے چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ ان نو نشانات میں سے ہیں جن کو فرعون اور اس کی قوم کے پاس تم لے جاؤ بیشک وہ بڑی سرکش قوم ہے۔ جب ان کے پاس ہمارے بین احکام آئے تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو ایک صریح جادوگری ہے اور انہوں نے از راہ ظلم و سرکشی اس سے انکار کیا حالانکہ ان کے دل ان نشانات حق کو مان چکے تھے۔ سو دیکھئے کہ ان مفسدوں کا کیسا انجام ہوا۔

شرح:- ایک بار حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر کسی ایسے مقام پر سے گذرا کہ جہاں چیونٹیوں کے بل تھے چیونٹیوں نے جب لشکر کو آتے دیکھا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ بیخبری میں تم پاؤں تلے روندی جاؤ چونکہ چیونٹی کا ذکر اس سورت میں جس انداز سے کیا گیا ہے وہ بڑا اہم ہے۔ لہٰذا اس سورت کا نام النمل ٹھہرا۔ نمل عربی میں چیونٹی کو کہتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نملہ نامی قوم عمالیق کا ایک قبیلہ تھا جو ملک شام کی ایک وادی میں رہتا تھا۔ انہوں نے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی افواج قاہرہ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ اپنے اپنے مکانوں کے اندر گھس جاؤ ورنہ یہ لشکر تمہیں اپنے پاؤں تلے روند دیں گے۔ مگر یہ تاویل دور از قیاس معلوم ہوتی ہے کیونکہ خدا نے حیوانات کو بھی علم و ادراک دیا ہے جن سے وہ باہم ہمکلام ہو سکیں اور ایک دوسرے کو اطلاع دے سکیں یہ الگ بات ہے کہ ہم ان کی ہمکلامی اور گفتگو کو نہیں سمجھ سکتے۔ مگر جس طرح آج مڑبوس بنگالی درختوں کی باہمی گفتگو اور اس کے احساسات کا پتہ چلا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انسان اس سے زیادہ آسانی کے ساتھ جانوروں کی بولیوں کو سمجھ سکے کیونکہ جانوروں کی حرکات و سکنات اور لب و لہجہ ہمیں بعض وقت صاف طور پر بتاتا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے ہیں۔ پس اگر جانوروں کی بولیوں کا علم انسان کے لئے ناممکن نہیں تو پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کو اگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان سے بہرہ ور کر دیا تو کون سی محال بات ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن اور لوح محفوظ کی آیات ان لوگوں کے لئے جو ان پر ایمان لائیں سراسر ہدایت اور ایک بشارت نامہ ہے۔ ایمان لانے والوں کی صفات یہ ہیں کہ وہ نماز پڑھتے، زکوٰۃ ادا کرتے اور قیامت کو مانتے ہیں۔ فرمایا یاد رکھو جو لوگ قیامت کو نہیں

Marfat.com

مانتے ان کو سیدھی راہ کبھی نصیب نہیں ہوتی وہ ایسے سرگرداں ہو جاتے ہیں کہ اپنے الٹے اور نامناسب افعال کو بھی اچھا سمجھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ دوزخ کا عذاب جھیلیں گے۔ فرمایا تمہارا ایمان اس وقت کامل ہو سکتا ہے جب اس قرآن کو خدائے حکیم و علیم کا کلام سمجھو اور اس پر تمہارا عمل ہو۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا ہے۔ جب وہ اپنے خسر حضرت شعیب علیہ السلام کے گھر سے واپس اپنی بیوی کو لے کر مصر میں جا رہے تھے۔ سردی کا موسم تھا رات کو رستہ میں دور سے آگ کی چمک نظر آئی۔ بیوی سے کہا کہ تم ٹھہرو میں جا کر تمہارے تاپنے کے لئے آگ لاتا ہوں۔ اور وہاں جو کوئی ہوگا اس سے رستہ کی خبر پوچھوں گا۔ کیونکہ آپ رستہ بھول گئے تھے۔ جب وہاں آئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سبز درخت آگ کا شعلہ ہو رہا ہے۔ وہ دراصل حق کی تجلی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کو دیکھ کر حیرت میں رہ گئے۔ آواز آئی کہ حیران نہ ہو میں خدا ہوں جو تمہیں بلا رہا ہوں اور تم کو منصب نبوت پر فائز کرنا چاہتا ہوں۔ تجھے چاہئے کہ فوراً فرعون کے پاس جائے اور اسے ہم پر ایمان لانے اور عبادت شعار بننے کی تلقین کرے اور اس سے کہے کہ وہ بنی اسرائیل کو غلامی سے آزاد کر دے تاکہ وہ اپنے وطن کنعان کو واپس جائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ میں بسر و چشم حاضر ہوں مگر زبان میں روانی نہ ہونے کی وجہ سے با اثر گفتگو نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں فرعون کی ہیبت سے بھی ڈرتا ہوں لہٰذا اگر کوئی ایسی صورت ہو جائے کہ مجھے ان باتوں میں تیری خاص مہربانی سے بہرہ وافر نصیب ہو تو شائد یہ کام میرے لئے آسان ہو جائیں۔ ارشاد ہوا! ڈرنا فضول ہے۔ دیکھ اگر تو نے اپنے عصا کو زمین پر پھینکا تو وہ ایک اژدہا کی شکل اختیار کرے گا۔ جس سے تیرے دشمن خائف ہو جائیں گے۔ علاوہ ازیں اگر تو اپنا ہاتھ بغل میں سے نکال کر لوگوں کے سامنے پیش کرے گا تو وہ چاند کی طرح چمکنے لگے گا اور بات کرنے کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام کو تیرا معاون مقرر کر دیتا ہوں تاکہ اس جانب سے بھی تیرا اطمینان ہو جائے۔ فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے مگر فرعون اور اس کی قوم ایمان نہ لائی۔ جس کی ہم نے ان کو سخت سزا دی۔

ترجمہ آیات ۱۵-۳۱:- ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا کیا اور ان دونوں نے کہا تھا کہ اس اللہ کے لئے تمام حمد و ثنا ہے جس نے ہم کو اپنے بہت سے مومن بندوں پر

Marfat.com

فضیلت دی اور سلیمان داؤد کے وارث ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور اس میں ہر چیز عطا کی گئی ہے۔ بیشک یہ اس کا صریح فضل ہے اور سلیمان کے لئے جنوں' انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے۔ جن کو روک روک کر رکھا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں آئے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں پاؤں تلے نہ روند ڈالے اور انہیں تمہاری خبر بھی نہ ہو۔ اس پر سلیمان مسکرا کر ہنس پڑے اور کہنے لگے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور یہ میں نیک عمل کر سکوں جو تجھے پسند ہوں۔ اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے۔ اور پرندوں کی حاضری لی تو کہا کہ کیا بات ہے جو میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہو گیا ہے۔ تو میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا۔ یا وہ میرے سامنے معقول دلیل پیش کرے۔ وہ تھوڑی دیر باہر رہا پھر آکر کہا کہ میں وہ خبر لایا ہوں جو آپ کو معلوم نہیں اور سب سے پہلے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔ میں نے وہاں ایک عورت کو دیکھا ہے جو ان کی ملکہ ہے اور اسے ہر چیز میسر ہے۔ اور اس کے پاس ایک بڑا تخت حکومت ہے۔ میں نے اس کو اور اس کی قوم کو خدا کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے پایا ہے اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نظروں میں خوشنما کر دکھائے ہیں۔ سو اس نے ان کو سیدھی راہ سے روک رکھا ہے۔ پس وہ ہدایت پر نہیں۔ حتیٰ کہ وہ اس معبود حق کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اور تمہارے ڈھکے چھپے اور اعلانیہ کاموں کو جانتا ہے۔ سنو! اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش عظیم کا رب ہے۔ سلیمان نے کہا اچھا ہم دیکھیں گے کہ آیا تو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے؟ جا میرے اس خط کو لے جا اور ان کی طرف پھینک دے پھر ان کے ہاں سے لوٹ آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ملکہ سبا کو جب وہ خط ملا تو اس نے کہا کہ اے سردارو! مجھے ایک گرامی نامہ ملا ہے۔ یہ سلیمان (علیہ السلام) کی طرف سے ہے اور خدائے رحمٰن اور رحیم کے نام سے شروع ہوتا ہے۔ لکھا ہے کہ تم میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور فرمانبردار ہو کر میرے پاس چلی آؤ۔

شرح: اس رکوع میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے علم و فضل

Marfat.com

اور ان کے رعب واقتدار کا ذکر فرمایا۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام دونوں ہمارے شکر گذار بندوں میں سے تھے اور اس بات کو تسلیم کیا کرتے تھے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم کو اپنے اکثر بندوں پر فضیلت عطا کی ہے اور علم اشیاء سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ لوگو! ہمیں جانوروں کی بولیوں کا بھی علم دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ جس چیز کی ہمیں ضرورت ہے وہ ہمیں اس نے عطا کر رکھی ہے یہ اس کا بڑا ہی بے پایاں احسان ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے رعب واقتدار اور جاہ وجلال کا یہ حال تھا کہ جب اس کی افواج قاہرہ جو انسانوں جنوں اور پرندوں پر مشتمل ہوا کرتی تھیں جمع کی جائیں تو وہ بے شمار قطاریں بن جاتیں جو ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ و منسلک ہوتیں۔ ایک دفعہ آپ اپنی فوج کے ساتھ چلے آ رہے تھے کہ ایسی وادی سے گذر ہوا جہاں چیونٹیاں بہت ہوا کرتی تھیں۔ ایک چیونٹی نے لشکر کو آتے دیکھا تو اس نے دوسری چیونٹیوں میں اعلان کر دیا کہ دیکھنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر جرار آ رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں اپنے پاؤں تلے روند دیں۔ لہٰذا اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس آواز کو سن لیا اور آپ مسکرا اٹھے۔ مسکراہٹ کا مطلب غالباً یہ تھا کہ آپ نے چیونٹی کی بات کو سمجھ لیا تھا۔ جو کسی دوسرے انسان کے بس کی بات نہ تھی۔ اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے پکارا خدایا مجھے توفیق دے کہ میں تیرے ان احسانات کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کئے ہیں شکریہ ادا کروں اور ایسے کام کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور اپنے بندوں کی فہرست میں مجھے بھی شامل کر لے۔

پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی افواج میں پرندے بھی ہوا کرتے تھے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے دیکھا کہ ہدہد فوج سے غائب ہے۔ چونکہ وہ بلا اطلاع غیر حاضر تھا آپ ناراض ہوئے کہ ایسا کیوں ہوا اور ارشاد فرمایا کہ جب ہدہد واپس آئے گا تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔ مگر تھوڑی ہی دیر گزرنے پائی تھی کہ وہ واپس آ گیا اور آ کر یوں گویا ہوا کہ میں ملک یمن کے شہر سبا میں گیا تھا اور وہاں سے ایک نادر خبر لایا ہوں جو آپ کے لئے یقیناً بڑی دلچسپی کا باعث ہوگی۔ میں نے دیکھا ہے اس ملک کی حکومت ایک عورت کے ہاتھ میں ہے جو بڑی صاحب توفیق ہے۔ اور خدا تعالیٰ

Marfat.com

نے اسے ہر ایک نعمت عطا کر رکھی ہے۔ جس تخت حکومت پر وہ بیٹھتی ہے وہ بھی ایک بڑا عظیم الشان تخت ہے۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ وہ سب سورج پرست ہیں اور سورج پرستی ہی کو درست سمجھتے ہیں مگر یہ ہدایت پاتے دکھائی نہیں دیتے کہ اس خدائے حکیم کو سجدہ کریں جو زمین اور آسمان کے پوشیدہ رازوں سے واقف ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اس خدائے مطلق کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا! بہت بہتر۔ ابھی تمام حالات منکشف ہو جائیں گے۔ تو میرے اس خط کو لے جا جب دربار لگا ہو تو ملکہ کے سامنے اسے پھینک کر خود الگ ہو جا اور اس بات کو دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتی ہے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔

ملکہ نے خط کو اٹھایا اسے پڑھا اور درباریوں سے کہا کہ اے امیران دربار یہ ایک قابل عزت خط مجھے ارسال کیا گیا ہے اس میں یہ کلمات لکھے ہیں۔

منجانب حضرت سلیمان علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تم میرے مقابلے میں تکبر نہ کرو اور مطیع ہو کر میرے پاس آجاؤ۔

ترجمہ آیات ۳۲-۴۴:- ملکہ نے کہا اے سردارو میرے معاملہ میں مجھے مشورہ دو۔ میں کسی بات کا قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم رائے نہ دو۔ انہوں نے کہا کہ ہم طاقتور اور سخت جنگجو ہیں اور معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ دیکھ لو کہ ہمیں کیا حکم دینا چاہتی ہو۔ اس نے جواب دیا کہ بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں وہاں کے معززین کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے اور میں ان کی طرف کچھ ہدیہ بھیجتی ہوں اور دیکھنا چاہتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں۔ جب وہ قاصد سلیمان کے پاس آیا تو اس نے کہا کیا تم مال و دولت سے میری مدد کرنا چاہتی ہو۔ سنو! اللہ نے جو کچھ مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے۔ جو اس نے تم کو دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہو رہے ہو گے۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں جا ان کے پاس لوٹ جا ہم اپنے ایسے لشکروں کے ساتھ چڑھائی کریں گے جن کے مقابلہ کی طاقت ان میں نہیں ہوگی اور ان کو وہاں سے ہم ذلیل کر کے نکال دیں گے اور وہ بے عزت ہوں گے سلیمان نے کہا کہ اے سردارو! تم میں سے میرے پاس ملکہ سبا کا تخت اٹھا لائے گا۔

Marfat.com

اس سے پہلے کہ وہ لوگ میرے پاس فرمانبردار ہو کر آئیں۔ جنوں میں سے ایک طاقتور جن نے کہا کہ اس سے پیشتر کہ آپ اپنے اجلاس سے اٹھیں میں اس کو آپ کی خدمت میں پیش کردوں گا اور میں یقین دلاتا ہوں کہ میں اس بات پر قدرت رکھتا ہوں اور قابل اعتماد ہوں۔ ایک شخص جس کے پاس کتاب الٰہی کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ کے پاس اس کو پیش کر سکتا ہوں آنکھ جھپکنے سے پہلے۔ سو جب سلیمان نے اسے اپنے پاس رکھا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے رب کے فضل کا نتیجہ ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں ناشکری اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب اس سے بے نیاز اور صاحب کرم ہے۔ سلیمان نے کہا اس کے تخت کی شکل بدل ڈالو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ عقلمند ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ پھر جب وہ آئی تو اس سے پوچھا گیا کیا آپ کا تخت بھی ایسا ہی ہے تو اس نے کہا یہ تو گویا بالکل وہی ہے اور ہمیں اس سے پہلے آپ کی صداقت کا علم ہو چکا تھا اور ہم فرمانبردار ہیں اور اب تک جو روکے رکھا تو اس چیز نے کہ وہ خدا کے سوا دوسروں کی پوجا کی عادی تھی اور منکرین میں سے تو تھی ہی اس سے کہا گیا کہ محل میں جاؤ جب اس نے فرش کو دیکھا تو سمجھی کے پانی کا حوض ہے اور اپنی پنڈلیاں کھول دیں سلیمان نے کہا کہ یہ ایک محل ہے جو شیشوں کا بنایا گیا ہے وہ بول اٹھی اے میرے رب میں اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی اور اب سلیمان کے ساتھ اللہ پر ایمان لاتی ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

شرح:- ملکہ نے ان سے پوچھا کہ کہو اس معاملہ میں کیا رائے ہے۔ کیونکہ میں نے تمہاری رائے لئے بغیر کبھی کسی امر کا فیصلہ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر دیکھا جائے تو ہمارے پاس ہر طرح کی قوت ہے اور ہماری قوم سخت جنگجو جو واقع ہوئی ہے۔ ہم ہر ایک حملہ آور کا بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی تو مصلحت کو ہم سے بہتر جانتی ہے۔ ملکہ نے کہا تمہارا کہنا درست ہے مگر اس بات کو بھی یاد رکھو کہ جب حملہ آور بادشاہ کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیا کرتے ہیں اور ایسا انقلاب عظیم بپا کر دیا کرتے ہیں کہ عزت والے ذلیل ہو جاتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ اس بادشاہ کی طرف ایک تحفہ ارسال کروں اور دیکھوں کہ وہ کیا جواب دیتا ہے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس قاصد تحفہ لے کر پہنچے تو ان کے سردار سے آپ

Marfat.com

نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مجھ پر عنایت ہے اس نے مجھے بہت مال و دولت دے رکھا ہے۔ مجھے تحفہ تحائف کا لالچ نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں اللہ کا دین پھیلے اور انسان صرف ایک خدا کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی دوسری چیز کو شریک نہ کرے تو اس تحفہ کو واپس لے جا اور اپنی قوم سے جا کر کہہ دے کہ اگر وہ میرے فرمانبردار نہ بن گئے اور خدا کا دین انہوں نے قبول نہ کیا تو ایسے لشکروں کے ساتھ ان پر چڑھائی کروں گا کہ اس کی تاب نہ لا سکیں گے اور ذلیل و خوار ہو کر اپنے وطن سے نکلیں گے۔ یہ کہہ کر قاصد کو رخصت کیا اور اپنے درباریوں سے کہا کہ تم میں سے کون ملکہ کے تخت کو میرے پاس اٹھا کر لا سکتا ہے۔ قبل اس کے کہ وہ ہمارے مطیع ہو کر آئیں۔ ایک بڑے قوی جن نے کہا کہ حضور دربار برخاست ہونے سے پہلے پہلے میں اسے اٹھا کر لے آؤں گا اور آپ کے سامنے پیش کر دوں گا۔ آپ جانتے ہیں کہ میں طاقتور بھی ہوں اور امانت دار بھی۔ مجھ سے انشاء اللہ کوئی خیانت نہ ہوگی۔ مگر اس شخص نے جو اسم اعظم کا عامل تھا کہا میں پلک جھپکنے سے پہلے اسے یہاں لا حاضر کر سکتا ہوں۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کر دکھایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اس پر خدا کا شکر بجا لائے کہ اس نے ایسے ایسے طاقتوروں کو اس کے قبضہ میں رکھا ہے۔ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے اتنے بڑے احسانات مجھ پر اس لئے کرتا ہے کہ دیکھے آیا میں اس کا شکر گزار ہوتا ہوں یا نہیں اور اصلیت یہ ہے کہ جو خدا کا شکر گزار ہوتا ہے وہ اس کا اپنا فائدہ ہے۔ اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو تو کسی کی احتیاج نہیں وہ خود سب کا داتا ہے۔ اب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس ملکہ کو حیران کرنے اور اس پر یہ بات واضح کرنے کے لئے کہ اس کی ہر بات قابل اعتماد نہیں اور یہ کہ جس طرح علم اشیاء میں انسان غلطی کر سکتا ہے اسی طرح خدا کے معلوم کرنے میں بھی اس سے غلطی ہو سکتی ہے۔ یہ کیا کہ اس کے تخت میں جس پر وہ بیٹھا کرتی تھی کچھ تبدیلیاں کر دیں اور جب وہ آئی تو اس سے پوچھا کہ آیا یہی تیرا تخت ہے۔ ملکہ نے اسے دیکھا تو کہنے لگی کہ میرا تخت بھی تقریباً ایسا ہی تھا۔ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس پر ثابت کر دیا کہ یہی دراصل اس کا تخت تھا۔ اسے مغالطہ لگا ہوا تھا کہ وہ اسے چیز دیگر سمجھے بیٹھی تھی۔ اس پر وہ آپ کے علم کی قائل ہو گئی اور کہنے لگی کہ ہم پہلے ہی سن چکے تھے کہ آپ بڑے زیرک اور

Marfat.com

بڑے عالم انسان ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو بڑی قوتیں عطا کر رکھی ہیں۔ اسے سمجھنے کے بعد ہم پہلے ہی آپ کے فرمانبردار ہو چکے تھے۔ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس پر یہ واضح کر دیا کہ تم جو سورج پرستی کرتی ہو تو یہ بھی تمہاری ایک غلطی ہے بعد ازاں موقع پا کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ کا ایک اور امتحان لیا۔ آپ نے ایک ایسا محل بنوایا جس کے صحن میں پانی کا حوض تھا۔ جس میں رنگ رنگ کی مچھلیاں تھیں مگر اس کو اوپر سے صاف بلوریا سفید شیشے سے بند کر دیا آپ نے ایک دن اس محل کے صدر میں تخت بچھوا دیا تھا اور دربار قائم کیا ادھر ملکہ کو حکم دیا کہ وہ صحن میں سے گذر کر دربار میں حاضر ہو چنانچہ ملکہ گزرنے لگی تو اس نے دیکھا کہ پانی ہی پانی ہے مگر سمجھی کے ٹخنوں سے اوپر نہ ہوگا لہٰذا اس نے پائنچے اٹھالئے اور پنڈلیاں ننگی کر کے گزرنے لگی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے بے دھڑک اوپر سے گزر آؤ۔ اس نے جب اس کی حقیقت کو پایا تو بہت شرمسار ہوئی اور کہنے لگی کہ واقعی انسان کا علم بہت ناقص ہوتا ہے صحیح علم وہ ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے ہو۔ اس پر اس نے اعلان کر دیا کہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی رہنمائی میں رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں۔

ترجمہ آیات ۴۵-۵۹:- بلاشبہ ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ اس نے کہا تم اللہ کی عبادت کرو۔ تو وہ دو گروہ ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے صالح نے کہا کہ میری قوم! تم نیکی کرنے سے پہلے برائی کے لئے کیوں جلدی کرتے ہو۔ تم اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے تاکہ اللہ تم پر رحم کرے۔ وہ کہنے لگے ہم نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس پایا ہے۔ صالح نے کہا کہ تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے بلکہ تم ایک ایسی قوم ہو جن کی آزمائش ہو رہی ہے اور اس شہر میں نو شخص تھے جو ملک میں فساد پھیلاتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپس میں قسمیں کھاؤ کہ ہم رات کو صالح اور اس کے اہل وعیال پر جا پڑیں گے اور ان کو مار ڈالیں گے اور پھر اس کے وعید ار سے کہہ دیں گے کہ ہم نے تو اس کے اہل وعیال کی موت کا منظر دیکھا ہی نہیں اور ہم اس میں بالکل سچے ہیں اور انہوں نے ایک تجویز سوچی اور ہم نے بھی ایک تجویز سوچ لی اور ان کو کچھ خبر نہ ہوئی۔ سو دیکھو ان کی تجویز کا کیا حشر ہوا۔ ہم

Marfat.com

نے ان کو اور ان کی قوم سب کو ہلاک کر ڈالا۔ اب یہ ان کے گھر میں جو ان کے ظلم کی وجہ سے گر پڑے ہیں اس میں جاننے والے لوگوں کے لئے نشان عبرت ہے اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لے آئے اور نافرمانی کے نتائج سے ڈرا کرتے تھے اور ہم نے لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بےحیائی کرتے ہو اور تم دیکھتے ہو کہ یہ بےحیائی ہے کیا تم شہوت کی خاطر عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم بڑی جاہل قوم ہو۔ ان کی قوم کے پاس اس کے سوا اور کوئی جواب نہ تھا کہ لوط کے گھرانے کو اپنے شہر سے نکال باہر کرو یہ بڑے پاکباز بنے پھرتے ہیں تو ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے نجات دی۔ عورت کے متعلق مقدر تھا کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی اور ہم نے ان پر خوفناک مینہ برسایا اور جو مینہ ان لوگوں پر برسایا جن کو آگاہ کر دیا گیا تھا برا تھا۔ کہہ دیجئے! تمام حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے اور سلام ہے اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے چن لیا کیا اللہ بہتر ہے یا وہ بت جن کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

شرح:۔ اس رکوع میں حضرت صالح علیہ السلام کا کچھ تھوڑا سا قصہ بیان فرمایا ہے۔ درحقیقت گزشتہ سورت میں یہ واقعہ بالتفصیل ذکر کیا تھا۔ یہاں بس اس کا تتمہ سا ذکر کیا گیا ہے۔ فرمایا جب حضرت صالح علیہ السلام نے وعظ اور دعوت اسلام شروع کی تو دو فریق ہو گئے۔ ایک اہل توحید کا اور دوسرا گمراہوں کا اور دونوں باہم جھگڑنے لگے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم نہ مانو گے تو عذاب الٰہی نازل ہوگا۔ وہ کہنے لگے کہ جب ہم نافرمانی کر رہے ہیں تو پھر کیوں وہ نازل نہیں ہوتا۔ اس پر حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا سے برائی کیوں مانگتے ہو۔ اس سے بھلائی طلب کرو۔ حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت کے بعد ان پر کچھ خشک سالی کا حملہ ہوا۔ اس پر وہ حضرت صالح علیہ السلام سے کہنے لگے کہ یہ خشک سالی تیرے اور تیرے ساتھیوں کی نحوست کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایسا نہیں۔ یہ تمہارے اعمال بد کی نحوستوں کا نتیجہ ہے۔ اور تم کو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے ذریعے آزمانا چاہتا ہے۔ مگر انہوں نے اس جواب پر غور نہ کیا۔ اور ان میں سے نو آدمیوں نے جو شہر کی چھٹے ہوئے بدمعاش تھے یہ تہیہ کیا کہ چلو رات کے وقت حضرت صالح علیہ السلام کو قتل کر دیں اور صبح کے وقت جب مجرموں

Marfat.com

کی تفتیش ہونے لگے تو ہم اپنی لاعلمی کا اظہار کر دیں مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور اس قوم کی قوم کو عذاب آسمانی کے ذریعے ہلاک کر دیا فرمایا! اس گستاخ قوم نے ہمارے نبی کو ایذا دینی چاہی اس پر ہم نے ان کی شرارتوں کی سزا دنیا ہی میں دیدی۔ اور قوم کی قوم کو ہلاک کر دیا۔ چنانچہ اب جا کر ان کے کھنڈرات دیکھو۔ تو تمہیں ایک عجیب سبق عبرت حاصل ہو۔ فرمایا حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ ہم نے ان لوگوں کا بال بھی بیکا نہیں ہونے دیا تھا جو حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور اس کے فرمانبردار تھے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ گزشتہ اقوام اور انبیائے کرام کی معرکہ آرائیوں کا ذکر کرنے کے بعد ہمیشہ یہ فرماتا ہے کہ نافرمانوں کو ہم نے دنیا ہی میں ہلاک کر دیا اور آخرت میں بھی ان کی زندگی بڑی تلخ ہوگی۔ اس سے وہ تمام موجودہ اقوام درس عبرت حاصل کر سکتی ہیں۔ جن کے اعمال قرآن کے خلاف ہیں اور جو سنت نبوی پر چلنے یا نہ چلنے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کا مختصر سا ذکر فرمایا اور کہا ہے کہ یہ قوم غیر فطری طور پر اپنی خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کی عادی تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ہمیشہ ان کو منع کیا اور باز رکھنے کی کوشش کی مگر کسی نے پیغمبر کی بات پر کان نہ دھرا بالآخر ہم نے تمام نافرمان قوم کو جس میں حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی بھی شامل تھی عذاب آسمانی کی نذر کر دیا اور ان پر پتھروں کی بارش برسا کر انہیں ہلاک کر دیا۔

ترجمہ آیات ۶۰-۶۶:- بھلا آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور کس نے آسمان سے تمہارے لئے مینہ برسایا پھر مینہ کے ذریعے ہم نے شاداب و خوبصورت باغ لگائے۔ یہ تمہارے بس کی بات نہ تھی کہ تم ان کے درختوں کو اگاتے۔ کیا خدا کے ساتھ اور معبود بھی ہے۔ بلکہ یہ لوگ کج روی اختیار کر رہے ہیں۔ بھلا کس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے اندر ندی نالے بنائے اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں میں حد فاصل رکھی۔ کیا اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہے نہیں بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ بھلا کون ہے جو بے چین اور بیقرار کی سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور زمین پر تم کو جانشیں مقرر کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہے مگر تم بہت ہی کم سوچتے ہو۔ بھلا کون ہے جو تم لوگوں کی جنگل اور دریا کے اندھیروں میں

Marfat.com

رہنمائی کرتا ہے اور کون ہے جو اپنی رحمت کے آگے ہواؤں کو خوشخبری کے لئے بھیجتا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہے۔ اللہ ان سے برتر ہے جن کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ بھلا کون ہے جو مخلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے پھر اس کو بار بار پیدا کرتا ہے اور کون ہے جو تم لوگوں کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہے ان لوگوں سے کہئے کہ اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو ان سے کہئے کہ جس قدر مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے ان میں سے غیب کی باتیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ لوگوں کو معلوم ہے کب اٹھا کھڑے کئے جائیں گے۔ بلکہ آخرت میں ان لوگوں نے شکست کھائی بلکہ وہ اس کے بارے شک میں پڑے ہیں بلکہ یوں کہئے کہ اس کی طرف سے نابینا ہیں۔

شرح:۔ گزشتہ صفحات میں انبیاء سابقین اور ان کی اقوام کے حالات بیان ہوئے تھے اور بتایا گیا تھا کہ جن اقوام نے انبیاء کی تعلیم پر عمل نہ کیا انہیں ہلاک کر کے جو انسانی طاقت سے باہر ہیں اور صرف اس کے بس کی چیزیں ہیں تاکہ انسان ان باتوں پر غور کر کے اپنا سر اس کے سامنے جھکائے۔ اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے سر مو انحراف نہ کرے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ پہلے یہ تو بتاؤ کہ یہ آسمان اور یہ زمین کس کی صنعت اور کس کی تخلیق کا نتیجہ ہے۔ پھر زمین کو جو تمہارے رہنے اور بسنے کا مقام ہے رنگا رنگ کے درختوں اور طرح طرح کی روئیدگی اور سبزیوں سے ایسا سجایا ہے کہ تمہارے دل کو لبھائے، تم ذرا بھی غور کرو گے تو معلوم ہو جائے گا کہ اس میں سے کوئی بات بھی تمہارے قابو اور بس کی نہیں ہے۔ اور نہ میرے سوا کوئی ایسی ذات ہے جو یہ کام کر سکے اگر کسی کے اندر تم ان کمالات کو پاتے ہو تو اس کا نام لو اور اگر ایسا نہیں تو پھر جن لوگوں یا بتوں پر تمہارا اعتماد ہے۔ ان کو تم کیوں خدا کے برابر سمجھتے ہو۔ پھر دیکھو کہ زمین کو پانی کی سطح پر اس طرح مضبوط کر کے قائم کیا ہے کہ ہلے جلے نہیں اور اس کے اوپر اور نیچے دریا بہا دیئے ہیں کہ تمہیں پانی کے حاصل کرنے میں جو تمہاری غذا کا جزو لاینفک ہے تکلیف نہ ہو۔ پھر زمین پر پہاڑ جما دیئے جس میں تمہارے لئے صد ہزاراں فائدے ہیں۔ کیا میرے سوا کسی کو یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ بھی یہ چیزیں پیدا کر سکے۔ اگر نہیں تو تم کیوں خدا کی صریحوں کی ناشکری کرتے ہو۔ اور کیوں اس کے سامنے سر بسجود نہیں ہو جاتے۔ اسی

Marfat.com

طرح یہ بھی بتاؤ کہ جب تم سخت بیمار ہو کر جان بلب ہو جاتے ہو یا کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہو تو کون ہے جو تم کو شفا بخشتا۔ تمہاری مشکل کشائی کرتا ہے کیا تمہیں یہ فوائد کسی اور ہستی یا کسی بت سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر اللہ کے ساتھ کون معبود ہوا۔ جب اس کا کوئی ساجھی نہیں تو تم کیوں سیدھی راہ پر نہیں چلتے۔ اس طرح تری اور خشکی میں خدا تمہارے لئے روشنی کرتا ہے اور اپنی رحمت سے بارش لانے والی ہوائیں بھیجتا ہے۔ کیا یہ کام کوئی اور بھی کر سکتا ہے۔ اگر نہیں تو پھر تم کیوں دوسروں کے سامنے ناصیہ فرسائی کرتے ہو اگر وہ ایسے ایسے کام کر سکتا ہے تو کیا پھر تمہاری ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ وہی ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا اور وہی پھر اسے معدوم کر دے گا۔ وہی تمام مخلوق کو روزی پہنچاتا ہے۔ سو تم اس کی ناشکری نہ کرو۔ ہاں جو کچھ تمہیں کہا گیا ہے اگر اس کے خلاف تمہارے پاس کوئی دلائل ہوں تو لا کر پیش کرو اور اس بات کو یاد رکھو کہ زمین و آسمان کے بھید کسی کو معلوم نہیں۔ بجز خدا کے اور کسی کو معلوم نہیں کہ نظام کائنات کب درہم برہم کیا جائے گا۔ انسان کا علم اس بارے میں بالکل محدود ہے۔ یا یوں کہو کہ وہ آنے والے حالات سے بالکل اندھا ہے۔

ترجمہ آیات ۶۷-۸۲:- جو لوگ کافر ہیں کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے تو کیا پھر بھی ہم نکالیں جائیں گے یہ وعدے پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے ہوتے چلے آئے ہیں یہ محض اگلے لوگوں کے قصے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو مجرموں کا کیسا انجام ہوا ہے۔ ان پر آپ غم نہ کیجئے اور نہ ان کی ریشہ دوانیوں سے آپ تنگ دل ہوں اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہو گا اگر تم سچے ہو۔ کہہ دیجئے ممکن ہے کہ اس عذاب کا کچھ حصہ جس کے لئے تم جلدی کر رہے ہو جو تمہارے نزدیک آ پہنچا ہو اور آپ کا رب لوگوں پر بہت مہربانی کرتا ہے مگر ان میں سے اکثر شکر گزار نہیں ہوتے اور آپ کا رب جانتا ہے جو کچھ ان کے سینے میں پنہاں ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اور آسمان اور زمین میں کوئی مخفی چیز ایسی نہیں جو کتاب واضح میں نہ لکھی ہو۔ یہ قرآن بنی اسرائیل پر اکثر باتوں کو واضح کرتا ہے جن میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے تھے اور یہ قرآن بلاشبہ ایمان والوں کے لئے باعث ہدایت و رحمت ہے۔ آپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ کر دے گا اور وہ

Marfat.com

غالب اور علم والا ہے۔ سو آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں بلاشبہ آپ صریح حق پر ہیں۔ آپ مردوں کو اپنی باتیں نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔ جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے روک کر رستہ دکھا سکتے ہیں۔ آپ تو صرف ان لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہمارے احکام پر ایمان لاتے ہیں سو وہ مسلمان ہیں۔ اور جب اللہ کا وعدہ ان کے حق میں پورا ہو جائے گا تو ہم زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا حالانکہ لوگ ہماری باتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

شرح:- اس رکوع میں منکرین کی کج بحثی اور اس کے جوابات کو نقل کیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے منکر ہیں ان کا اعتراض ہے کہ جب وہ مر کر ایک دفعہ گل سڑ جائیں گے اور مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ زندہ ہونا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ باتیں تو ہم زمانہ قدیم سے سنتے چلے آ رہے ہیں اور اتنا جانتے ہیں کہ یہ بس پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ سو ان کو یہ جواب دینا چاہئے کہ اگر تم گھروں سے نکل کر اطراف واکناف عالم کی سیر کرو تو تمہیں معلوم ہو جائے کہ دنیا میں بیشمار قومیں پیدا ہوئیں اور بیشمار برباد ہو کر چلی گئیں۔ کسی کو یہاں بقا نہیں یہ لوگ بڑی بے باکی سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ قیامت کب آنے والی ہے اور وہ عذاب جو نافرمانوں کو ملنے والا ہے۔ وہ کب ہونے والا ہے سو ان کو بتا دینا چاہئے کہ پوری قیامت جو تمام کائنات عالم پر یک دم آئے گی اس کے لئے تو ایک دن مقرر ہے۔ مگر اس قیامت کا نمونہ تمہیں کچھ نہ کچھ دکھایا جا سکتا ہے اور وہ بھی اس لئے کہ تمہیں امکان قیامت میں کوئی شک نہ رہے۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ کا عذاب جو زلزلہ وغیرہ کی شکل میں آکر دنیا کے مکینوں کو گاہ بگاہ حیران کر جاتا ہے۔ اس کی طرف سے ایک تنبیہہ ہوتی ہے اس طرح جب ہم چاہیں گے اس دنیا کو تہ و بالا کر کے رکھ دیں گے۔ چنانچہ قرآن میں گزشتہ لوگوں کے جس قدر قصے بیان ہوئے ہیں ان کا مقصد صرف یہی ہے کہ انسان ماضی سے سبق سیکھ کر حال کی اصلاح کرے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن اور اس کے قصص کو ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت و رحمت بتایا گیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو کوئی ان واقعات سے سبق نہ سیکھے گا وہ خدائے علیم وعزیز کے پاس پہنچ کر فیصلہ کو پالے گا۔

فرمایا اے پیغمبر اسلام! وہ لوگ جو حق سے منہ موڑ چکے ہیں اور دل کو نور حق سے

Marfat.com

محروم کر کے ظلمت میں رہنے کا عادی بنا چکے ہیں ان کو زندہ مت سمجھو وہ چلتے پھرتے مردے ہیں۔ وہ حرکت کرنے والی کاغذی تصویریں ہیں وہ پتھروں کی مورتیاں ہیں جو کوئی بات بھی سننے کی اہل نہ ہوں۔ پس آپ ان اندھوں کو سیدھی راہ پر نہیں ڈال سکتے کیونکہ حق بات کو صرف وہی سنتے ہیں جن کے سینوں کے اندر ایمان ہو۔

ترجمہ آیات ۸۳ - ۹۳:- جس دن ہر امت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہمارے حکموں کو جھٹلایا کرتے تھے۔ ان کو صف بستہ کر کے کھڑا کریں گے۔ حتیٰ کہ جب وہ آجائیں گے خدا ان سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرے احکام کو جھٹلایا تھا حالانکہ ان احکام کو اچھی طرح سمجھا بھی نہ تھا۔ اگر یہ نہیں تو تم کیا کرتے رہے ہو اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان کے حق میں عذاب کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ وہ بات بھی نہ کر سکیں گے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات بنائی ہے تاکہ وہ اس میں آرام کریں اور دن کو روشن بنایا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔ اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے وہ سب گھبرا اٹھیں گے مگر جسے خدا چاہے اور ہر ایک اس کے دربار میں دبا جھکا حاضر ہوگا اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو تو خیال کرتے ہو کہ وہ جمے کھڑے ہیں مگر یہ قیامت کے دن بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ یہ اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا بیشک وہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔ جو نیکی لے کر آئے گا اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور ایسے لوگ اس دن کی گھبراہٹ سے مطمئن ہوں گے اور جو برائی لے کر آئے گا اس کو منہ کے بل آگ میں ڈالا جائے گا اور کہا جائے گا تمہیں صرف انہی اعمال کی سزا دی جارہی ہے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔ ان سے کہہ دیجئے مجھے تو صرف یہی حکم ہوا ہے کہ میں اس شہر کے مالک کی عبادت کروں جس نے اس کو عزت دی ہے اور سب کچھ اس کا ہے اور مجھے حکم ملا ہے کہ اس کے فرمانبرداروں میں رہوں اور یہ کہ قرآن پڑھ کر سناؤں سو جو ہدایت حاصل کرتا ہے اپنے ہی فائدے کے لئے حاصل کرتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے تو اسے کہہ دیجئے کہ میں تو محض خدا کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اور کہئے کہ خدا کا شکر ہے وہ عنقریب ان کو اپنی نشانیاں دکھائے گا اور تم ان کو پہچان لوگے اور جو کام تم کر رہے ہو اللہ اس سے

Marfat.com

غافل نہیں۔

شرح:- اس رکوع میں ان منکرین کی حیات ثانیہ کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ جنہوں نے خدا کے احکام پر عمل کرنے اور اس کے نشانات حق کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا فرمایا کہ قیامت کے بعد روز حشر کے دن ان لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے کہا جائے گا کہ تم نے ہمارے احکام کو ماننے سے روگردانی کی تھی۔ لہٰذا آج اس امر کی سزا چکھو۔ اگر تم ایمان لانا چاہتے تو دور جانے کی ضرورت نہ تھی۔ دن اور رات پر غور کرتے تو تمہاری آنکھیں کھل جاتیں اور تم ایمان لے آتے مگر جب صور پھونکا جائے گا تو زمین اور آسمان کے تمام جاندار مخلوق گھبراہٹ میں پڑ جائے گی اور ہر شخص شرم اور رعب کا مارا خدا کے حضور میں سرنگوں ہو جائے گا۔

اس دن انسان تو انسان کسی اور چیز کو بھی قرار نہ ہوگا۔ یہ سربفلک پہاڑ اس دن روئی کے گالوں کی طرح فضائے آسمانی میں اڑتے نظر آئیں گے۔ الحاصل تمام نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا۔ اس دن وہی شخص اس ہیبت ناک عذاب کی شدت سے بچ سکے گا جس کے دل میں جذبہ ایمان کارفرما ہوگا۔ اور جس کے اعمال نیک ہوں گے۔ مگر جن لوگوں نے اپنی عمر سیاہ کاری میں گذاری ہوگی اس کو دوزخ کی آگ میں اوندھے منہ پھینکا جائے گا اور اس طرح انہیں برے اعمال کی سزا دی جائے گی۔

فرمایا اے پیغمبر اسلام! لوگوں کو سنا دیجئے کہ میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں کہ خدائے بلند و برتر کی عبادت کروں اور فرمانبرداری کے ساتھ زندگی گزاروں اور دنیا کو دعوت دوں کہ میرے نقش قدم پر چلے۔ تاکہ لوگ اخروی زندگی کی مشکلات سے بچ جائیں اور دنیا میں بھی عزت سے دن گزاریں۔ میرا فرض ہے کہ میں قرآن پڑھ کر لوگوں کو سناؤں اور سمجھاؤں۔ سو جو قرآن سے ہدایت پائے گا وہ اپنا بھلا کرے گا اور جو گمراہی اختیار کرے گا اسے زبردستی ہدایت پر لگایا نہیں جا سکتا۔ میرا کام تو آخرت کی مشکلات و مصائب سے باخبر کر دینا ہے۔ ان سے ڈرانا نہ ڈرنا تمہارا کام ہے۔ یاد رکھو خدائے یگانہ تمہیں ایسے ایسے نشانات دکھائے گا جن سے تم اس کی قدرت اور ہستی کے قائل ہو جاؤ گے۔ نیز وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا سزا بھی ضرور دے گا کیونکہ وہ بے خبر نہیں۔

Marfat.com

(۴۹) سورۃ القصص (۲۸)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۲-۱۳:- یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں۔ ہم موسیٰ اور فرعون کے سچے سچے حالات آپ کو ان لوگوں کی خاطر سناتے ہیں جو ایمان لے آئے ہیں۔ فرعون نے ملک میں سرکشی اختیار کر رکھی تھی اور وہاں کے باشندوں کو گروہ در گروہ بنا رکھا تھا جن میں سے ایک گروہ کو اس قدر کمزور کر دیا کہ وہ ان کے لڑکوں کو جان سے مار ڈالتا اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا فتنہ پرداز تھا اور ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر جن کو وہاں کمزور سمجھا جاتا تھا۔ ایک احسان کریں اور ان کو ملک کا سردار بنا دیں اور انہی کو وارث ٹھہرائیں اور ملک میں ان کے پاؤں جما دیں اور فرعون و ہامان اور ان کے لشکروں کو ان کی جانب سے جس بات کا ڈر تھا وہ دکھا دیں۔ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف یہ وحی بھیجی کہ تو اپنے بچے کو دودھ پلاتی رہ اور جب اس کے متعلق خطرہ لاحق ہو گا تو اسے دریا میں ڈال دینا اور نہ تو خوف کرنا اور نہ رنج کرنا ہم یقیناً اسے تیرے پاس لوٹا دیں گے اور اسے رسولوں میں سے ایک رسول بنا دیں گے۔ چنانچہ جب موسیٰ کو دریا میں ڈال دیا گیا تو فرعون کے آدمیوں نے اسے اٹھا لیا تاکہ وہی ان کی دشمنی اور رنج کا باعث ہو۔ اس میں شک نہیں کہ فرعون، ہامان اور اس کے لشکر سب غلطی پر تھے اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے ہلاک نہ کرو۔ ممکن ہے کہ یہ ہمیں نفع دے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لیں گروہ انجام سے بے خبر تھے اور موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا۔ قریب تھا کہ وہ اس راز کو فاش کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ رکھتے۔ غرض یہ تھی کہ وہ اعتقاد میں ثابت قدم رہے اور اس نے موسیٰ کی بہن سے کہا کہ جدھر یہ صندوق جائے تو اس کے پیچھے پیچھے جا چنانچہ وہ ایک طرف ہو کر اسے دیکھتی رہی اور انہیں اس کا علم بھی نہ ہوا۔ اور ہم نے پہلے ہی سے موسیٰ پر سب کے دودھ حرام کر رکھے تھے۔ پس موسیٰ کی بہن نے کہا کیا میں تمہیں ایسے گھر کے لوگ نہ

الماجد۔ الواحد۔ الصمد۔ القادر۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاهر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ الغنی۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الهادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔ الجلیل۔ الکریم۔ الرقیب۔ المجیب۔ الواسع۔ الحکیم۔ الودود۔ المجید۔ الباعث۔ الشهید۔ الحق۔ الوکیل۔ القوی۔ المتین۔ الولی۔ الحمید۔ المحصی۔ المبدئ۔ المعید۔ المحیی۔ المیت۔ الحی۔ القیوم۔ الواجد۔

بتاؤں جو تمہارے لئے اس کو پالیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں گے۔ سو ہم نے اسے اس کی ماں کے پاس واپس بھیج دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غم نہ کرے تاکہ اس کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

شرح:- سورت نمل میں انسان کی توجہ توحید باری تعالیٰ کی طرف مبذول کرائی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ انسان کو چاہئے کہ وہ صرف ایک خدا کی عبادت کرے اور اس کا فرمانبردار بنا رہے۔ منکروں کی منطق اور ان کی سرکشیوں کے المناک نتائج کا بھی ذکر تھا۔ اس سورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا تصہ مذکور ہوا ہے۔ جس میں توحید و شرک اور حق و باطل کے معرکہ کا ذکر ہے۔ جیسا کہ سورت نمل کے خاتمہ پر فرمایا تھا کہ ہم لوگوں کے اعمال سے ناواقف نہیں۔ لہٰذا جو لوگ سرکشی اور انکار کا وطیرہ اختیار کرتے ہیں ان کو ہم اپنے نشانات جلد ہی دکھا دیتے ہیں۔ اس مقام پر فرعون کی تباہ کاریوں کا دکھانا بے حد ضروری تھا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! آؤ آپ کو کھری کھری اور عام فہم باتیں سنائیں۔ اور آپ یہ باتیں عوام الناس تک پہنچا دیں۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے نصیحت آموز اور عبرت خیز قصے ہیں اور اس لئے بیان کئے جا رہے ہیں کہ لوگ ان کو پڑھ اور سن کر متنبہ ہو جائیں۔ فرمایا فرعون نے دنیا میں متکبرانہ روش اختیار کر رکھی تھی اسرائیلیوں پر بیشمار مظالم روا رکھے تھے اور ان کو محض غلام بنا رکھا تھا۔ جس طرح چاہتا ان کی جانوں کے ساتھ کھیلتا آخر وست قدرت نے اسرائیلیوں کی یاوری کرنی چاہی اور مشیت ایزدی نے فیصلہ کیا کہ ان غلام اسرائیلیوں کو اقوام عالم کا امام اور لیڈر بنایا جائے اور تخت حکومت پر متمکن کیا جائے۔ آخر اسرائیلیوں کے مخالفین فرعون، ہامان اور ان کی افواج قاہرہ کے خدشات حق بجانب نکلے اور آنے والے انقلاب عظیم کی بنیاد رکھ دی گئی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اگرچہ حکومت کے قانون کے مطابق ان کو مار ڈالنا چاہئے تھا مگر قدرت نے ایک معجزہ نما طریق سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جان بچائی اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام بھی خود فرعون کے گھر میں کر دیا۔ چنانچہ فرعون کی بیوی نے جو ایک نیک نہاد عورت تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا بیٹا بنا لیا اور اہتمام سے ان کی پرورش کی۔ ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل کو بھی جو ہمارے خوف و ہراس کے سبب تھا ہم نے مضبوط کر دیا اور اسے دایہ بنا کر اس کا

Marfat.com

بیٹا اس کے حوالہ کر دیا۔ جس سے اس کو اپنا آنکھوں کا نور اور دل کا سرور حاصل ہو گیا اور اسے معلوم ہو گیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۴-۲۱:- جب موسیٰ جوان ہوا اور پورا طاقتور ہوا تو ہم نے اسے حکمت و علم عطا کیا اور نیک بندوں کو یونہی ہم صلہ دیا کرتے ہیں۔ اور ایک دن کا ذکر ہے کہ وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوا جب یہاں کے لوگ غافل سوئے پڑے تھے وہاں انہوں نے دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے دیکھا ایک تو اس کی قوم میں تھا اور دوسرا دشمنوں میں سے تھا۔ تو جو آدمی اس کی قوم سے تھا اس نے اس سے اس کے خلاف مدد چاہی جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ موسیٰ نے اسے ایک مکا مارا چنانچہ اس کا کام تمام کر دیا۔ بعد میں موسیٰ نے کہا کہ یہ ایک شیطانی کام تھا بیشک شیطان ہمارا دشمن اور ہمیں گمراہ کرنے والا ہے۔ اس وقت موسیٰ کہنے لگے اے میرے رب میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے سو خدا نے اسے بخش دیا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اس پر موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب تو نے جو مجھ پر احسان کیا ہے میں کبھی گنہگاروں کا مددگار نہیں بنوں گا۔ الغرض صبح کو ڈرتے ڈرتے شہر میں داخل ہوئے کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ اچانک وہی شخص جس نے کل اس سے مدد چاہی تھی وہ پھر اس کو پکارنے لگا۔ موسیٰ نے اس سے کہا کہ تو صریح گمراہ ہے۔ جب موسیٰ نے اسے پکڑنا چاہا جو ان دونوں کا دشمن تھا تو اس نے کہا کہ اے موسیٰ کیا تو مجھے بھی اسی طرح مار ڈالنا چاہتا ہے جس طرح تو نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا۔ تو تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ملک بھر میں جور و ستم کرتا پھرے اور نیک بن کر نہیں رہنا چاہتا اور شہر کی دوسری طرف سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا کہ اے موسیٰ! سردارانِ قوم تمہارے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ تمہیں ہلاک کر ڈالیں سو تو یہاں سے نکل جا بیشک میں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں۔ سو موسیٰ وہاں سے ڈرتا ہوا نکل کھڑا ہوا کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ کہا کہ اے میرے رب مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات دے۔

شرح:- خیر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں علم و حکمت سے بہرہ ور کیا اور اس طرح اسے نیک خو، خوش اخلاق اور سعادت گزار ہونے کا صلہ دیا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ دوپہر کے وقت جبکہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں

Marfat.com

آرام کر رہے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اتفاق سے دیکھا کہ دو شخص جن میں سے ایک قبطی اور دوسرا اسرائیلی تھا اسرائیلی کمزور اور ڈرپوک تھا۔ قبطی دست دراز اور زبردست تھا اس لئے اسرائیلی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر فریاد کی۔ کہ مجھے اس کے ظلم و تعدی سے بچا لیجئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبطی کو لاکھ سمجھایا بجھایا مگر وہ نہ مانا آخر آپ کو غصہ آگیا اور آپ نے طیش میں آکر اسے ایک مکا رسید کیا جس کے صدمے سے وہ جانبر نہ ہو سکا اور سیدھا موت کے گھاٹ اتر گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ فرو ہوا تو انہوں نے سوچا کہ میں نے ناروا حرکت کی ہے۔ مجھے کسی کی جان لینے کا حق نہ تھا۔ شرعاً" اور قانوناً" میں مجرم ہوں اور یہ جو اپنے آپے سے باہر نکل کر میں نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے یہ دراصل شیطانی فعل ہے اور قابل تعزیر۔ الغرض شرم و ندامت کے مارے آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کی کہ خدایا میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے مجھے بخش دے میں گنہگار ہوں اور تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پریشانی میں تھے کہ اگلے دن جب وہ بازار سے گزر رہے تھے تو پھر اسی اسرائیلی کو ایک آدمی سے لڑتے دیکھا۔ اس نے چیخ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو امداد کے لئے پکارا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام موقع پر آئے اور کہنے لگے کہ تو بڑا برا آدمی ہے جو ہر شخص کے ساتھ لڑتا رہتا ہے۔ آپ نے اسے کہنے سننے کے بعد اس کے دشمن کو پکڑ کر الگ کرنا چاہا۔ اسرائیلی نے سمجھا کہ آپ مجھے پکڑنے لگے ہیں۔ لہٰذا ڈر کے مارے وہ فوراً" بول اٹھا کہ جس طرح کل تو نے ایک آدمی کو ہلاک کر دیا تھا۔ کیا اسی طرح آج مجھے بھی ہلاک کرنے کا خیال ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ بہت بری بات ہے اور ظالموں اور زبردستوں کا طریقہ ہے۔ نیکو کاروں کا طریقہ نہیں۔ اتنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوئی خیر خواہ بھاگا بھاگا آیا اور کہنے لگا کہ حکومت کے اداروں میں یہ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ آپ نے کل جو آدمی مار ڈالا تھا اس کے عوض میں آپ کو جان سے مار ڈالا جائے۔ لہٰذا میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ جس طرح ہو سکے یہاں سے بھاگ جاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سن کر ڈر گئے اور خدا سے التجا کی کہ وہ ظالموں کے پنجہ سے انہیں بچا لیں۔

ترجمہ آیات ۲۲-۲۸:- جب وہ شہر مدین کی طرف روانہ ہوا۔ کہا کہ قریب ہے

Marfat.com

کہ میرا رب مجھے رستہ دکھادے اور جب مدین کے پانی کے کنوئیں پر پہنچا تو وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ پانی پلا رہی ہے اور ان سے الگ دو عورتوں کو دیکھا جو بکریوں کو روکے کھڑی تھیں۔ موسیٰ نے کہا تمہیں کیا کام ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم اپنی بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں جب تک دوسرے چرواہے پانی پلا کر نہ لے جائیں اور ہمارا باپ ایک بوڑھا آدمی ہے تو موسیٰ نے ان کے لئے بکریوں کو پانی پلا دیا پھر سائے تلے چلا گیا اور کہا کہ اے میرے رب! اپنے خوان نعمت سے تو مجھے کچھ بھی بھیج دے میں اس کا محتاج ہوں۔ چنانچہ دو لڑکیوں میں سے ایک شرم وحیا سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا باپ تجھے بلاتا ہے کہ تو نے ہمارے لئے جو پانی پلایا تھا اس کا معاوضہ ادا کرے۔ پھر جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اس سے اپنا قصہ بیان کیا اس نے کہا ڈر نہیں تم ظالموں سے بچ گئے ہو۔ ان لڑکیوں میں سے ایک نے کہا کہ ابا! اسے ملازم رکھ لیجئے۔ یہ بہتر ہے کہ آپ جو ملازم رکھیں اسے توانا اور با اخلاق ہونا چاہئے۔ اس پیر مرد نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تیرے ساتھ بیاہ دوں اس شرط پر کہ تو آٹھ سال میری خدمت کرے اگر تو نے دس سال پورے کر دیئے تو یہ تیرا احسان ہوگا۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تجھ پر سختی کروں انشاء اللہ تعالیٰ تو مجھے نیک پائے گا۔ موسیٰ نے کہا کہ آپ کے اور میرے درمیان یہ طے رہا دونوں میں سے جونسی مدت پوری کر دوں مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں ہوگا اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اللہ اس پر گواہ ہے۔

شرح:۔ جان کے خوف سے بالآخر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شہر چھوڑنا پڑا۔ لہٰذا مصر سے نکل کر عرب جانے کا تہیہ کر لیا۔ ان دنوں مدین میں حضرت شعیب علیہ السلام کا چرچا تھا۔ آپ بڑے ضعیف العمر تھے اور قوم کو وعظ و نصیحت کرکے تھک چکے تھے کوئی راہ راست پر نہ آتا تھا۔ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت میں قدرت نے بچپنے ہی سے صلاحیت ڈال رکھی تھی آپ نے ہجرت کا فیصلہ کیا تو سیدھی مدین کی راہ لی۔ چلتے چلتے آپ مدین پہنچ گئے۔ گاؤں کے باہر ایک کنواں تھا جہاں لوگ پانی پیتے اور اپنی بکریوں کو پانی پلایا کرتے تھے۔ آپ اس کنوئیں پر پہنچے اور پانی پینے کے لئے ٹھہر گئے آپ نے وہاں دیکھا کہ دو لڑکیاں پانی پلانے کی باری کا انتظار کر رہی ہیں اور نہایت مسکین صورت بنائے کھڑی ہیں۔ آپ کو انہیں دیکھ کر رحم آیا اور پوچھا کہ تم کیوں کھڑی ہو۔ انہوں نے

Marfat.com

کہا کہ بکریوں کو پانی پلاتے ہو اور تمہاری باری ابھی آئی نہیں۔ جب تک یہ تمام لوگ اپنے اپنے ریوڑوں کو پانی پلا کر چلے نہ جائیں ہم یہاں کھڑی ہیں۔ ہمیں ناتوان عورتیں سمجھ کر کوئی شخص ہمیں پہلے پانی پلانے نہیں دیتا اگر ہمارا کوئی بھائی ہوتا یا خاندان سے کوئی مرد اس فریضہ کو ادا کر سکتا تو وہ یقیناً" ہم سے پہلے باری حاصل کر لیا کرتا۔ سو ایسا کوئی ہے نہیں۔ باپ ہے سو وہ بوڑھا اور ناتوان پس ہم مصیبت کی ماری یہاں کھڑی ہیں۔ جب موقعہ ملے گا ہم بکریوں کو پانی پلا کر گھر جائیں گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان بچاریوں کی بے کسی پر ترس آیا۔ آپ تنومند اور زور آور جوان تھے۔ جھٹ کنویں کی طرف بڑھے اور ڈول پکڑ کر پانی نکالنے اور ان لڑکیوں کی بکریوں کو پانی پلانے لگے۔ جب تمام بکریاں پانی پی چکیں تو آپ پیچھے ہٹ گئے۔ لڑکیاں بکریوں کو لے کر گھر چلی گئیں۔ باپ نے دیکھا کہ آج لڑکیاں بڑی جلدی آگئیں ہیں۔ پوچھا کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ انہوں نے تمام ماجرا سنایا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے ایک لڑکی سے کہا کہ فوراً" جاؤ جہاں وہ مسافر ملے اسے بلا لاؤ۔ وہ اسی کنوئیں پر آئی تو ایک درخت کے نیچے اسے بیٹھا پایا اور کہا کہ میرے والد بزرگوار آپ کو یاد کرتے ہیں آپ اٹھ کر اس کے ساتھ چل دیئے جب گھر پہنچے تو ان لڑکیوں میں سے ایک نے کہا کہ اگر آپ اس نوجوان کو ملازم رکھ لیں تو بہت بہتر ہو۔ اس پر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تو آٹھ دس سال تک میری بکریاں چرائے تو میں اپنی دونوں لڑکیوں میں سے ایک تیرے نکاح میں دے دوں گا۔ اور انشاء اللہ وعدہ وفا کروں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مان گئے اور عرض کرنے لگے کہ خواہ آٹھ سال کام کروں خواہ دس سال اسے میری مرضی پر چھوڑ دیجئے اور اللہ کو گواہ کر لیجئے۔

ترجمہ آیات ۲۹-۴۲:- جب موسیٰ نے وہ مدت پوری کر دی اور اپنی اہل کو لے کر چلا تو راستے میں کوہ طور کے ایک جانب آگ دکھائی دی اور اپنی اہل سے کہا کہ یہاں ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے۔ شاید میں وہاں سے تمہارے لئے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا انگارہ لاؤں تاکہ تم اسے سینکو۔ سو جب یہاں پہنچا تو اس مبارک جگہ میں اس وادی کے دائیں کنارے سے ایک درخت کی جھاڑی مبارک میں سے آواز آئی کہ موسیٰ میں ہی وہ اللہ ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور یہ کہ اپنا عصا پھینک دے چنانچہ جب اس نے

Marfat.com

دیکھا کہ ہل رہا ہے گویا ایک اژدھا ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے گھوم کر بھی نہ دیکھا۔ ہم نے کہا اے موسیٰ آگے بڑھ آؤ اور ڈرو نہیں کیونکہ تم ہر طرح امن میں ہو۔ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو بغیر کسی نقص کے وہ چمکتا ہوا سفید نکل آئے گا اور خوف رفع کرنے کے لئے پھر اپنے بازو اپنی طرف سکیڑ لو۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں کے لئے دو معجزے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے بدکار لوگ ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب! میں نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کر ڈالا تھا۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے۔ اور میرا بھائی ہارون مجھ سے زیادہ فصیح اللسان ہے لہٰذا تو اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج تاکہ وہ میری تصدیق کرے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔ فرمایا ہم نے تیرے بھائی سے تیرے بازو کو مضبوط کر دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے وہ لوگ تم تک پہنچ بھی نہ سکیں گے۔ ہمارے نشانات کے ساتھ جاؤ تم اور تمہارے پیرو غالب رہیں گے۔ پس جب موسیٰ ان کے پاس ہمارے کھلے نشانات لے کر آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو ایک خود ساختہ جادو ہے۔ اور ہم نے اس کا ذکر اپنے اگلے باپ دادا سے نہیں سنا۔ اور موسیٰ نے کہا کہ میرا رب اس کو خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور جن کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔ بلاشبہ نجات نہیں پائیں گے اور فرعون نے کہا کہ اے سردارو! میرے علم میں میرے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اے ہامان! تم میرے لئے گارے کی اینٹوں کو آگ لگوا دو اور پکواؤ پھر ایک محل تیار کراؤ تاکہ میں اوپر چڑھ کر موسیٰ کے معبود کو دیکھوں اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا تصور کرتا ہوں اور فرعون اور اس کے لشکروں نے ناحق ملک میں سرکشی کی اور انہوں نے یقین کر لیا کہ ان کو کبھی ہماری طرف لوٹ کر آنا ہی نہیں ہے۔ لہٰذا ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو گرفتار کیا اور پھر انہیں دریا میں پھینک دیا۔ سو دیکھو ظالموں کا انجام کیسا ہوا اور ہم نے ان کو پیشوا بنایا تھا۔ جو دوزخ کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے۔ اور قیامت کے دن ان کی مطلق مدد نہیں کی جائے گی۔ اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی۔ اور قیامت کے دن بھی ان کا حال بہت ہی برا ہوگا۔

شرح:۔ بالآخر موعودہ وقت آگیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح حسب وعدہ ایک لڑکی سے ہو گیا۔ اس کے بعد اہل و عیال سمیت آپ نے مصر کا رخ کیا۔ جب بحر

Marfat.com

قلزم کے قریب پہنچے تو کوہ طور کے دامن میں آپ راہ بھول گئے۔ اتفاق سے اس وقت ان کو کوہ طور پر آگ کی روشنی دکھائی دی۔ آپ نے بیوی سے کہا آپ یہاں بیٹھ جائیں اور میں آگ کے مقام پر پہنچ کر راہ کی خبر لاتا ہوں اور اگر ہو سکا تو سیکنے کے لئے آگ بھی لے آؤں گا۔ مگر آپ جب وہاں پہنچے تو نہ آگ تھی اور نہ کوئی بشر تھا۔ حیران تھے کہ کیا ماجرا ہے۔ اتنے میں ایک آواز آئی کہ اے موسیٰ! یہاں کوئی مادی چیز نہیں۔ میں تیرا پروردگار ہوں۔ سو حیران مت ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تجھے اپنی نشانات حق دکھاؤں لہٰذا تیرے ہاتھ میں جو عصا ہے اسے زمین پر پھینک دے۔ آپ نے جونہی عصا پھینکا وہ پھن دار سانپ کی طرح چلنے لگا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھاگ کھڑے ہوئے۔ مگر پھر آواز آئی کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ سامنے آکر اسے پکڑ لے چنانچہ پکڑا تو پھر وہ عصا بن گیا پھر فرمایا اپنا ایک ہاتھ بغل میں سے گزار کر نکال۔ نکالا تو چاند کی طرح چمکنے لگا۔ آپ حیران ہوئے کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ مگر آواز آئی کہ ڈر مت اور اسے پھر اپنی بغل میں سکیڑ لے تاکہ ویسا ہی ہو جائے۔ یہ ہماری رحمت سے ایسا ہوا ہے۔ کسی بیماری سے نہیں۔ اے موسیٰ ان دو معجزوں کے ساتھ تو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس جا۔ وہ بدکار لوگ ہیں۔ ان کو سمجھا کہ راہ راست پر آجائیں۔ آپ نے عرض کیا کہ خدایا میں نے ان کی قوم کا ایک شخص قتل کر دیا تھا۔ وہ مجھے قتل نہ کر دیں۔ اور اگر مجھے اسی فریضہ پر بھیجنا ہی ہے تو میرے بھائی ہارون کو جو مجھ سے زیادہ فصیح البیان ہے میرا ساتھی مقرر کر تاکہ میں جو کچھ کہوں وہ اس کی تصدیق کرے اور لوگوں سے منوالے۔ ارشاد ہوا اسی طرح سہی۔ ہم تیرے بھائی کو بھی تیرا دست بازو بنائے دیتے ہیں اور یہ بھی تسلی دیتے ہیں کہ تم اور تمہارے ساتھی ہی اس معرکہ حق و باطل میں کامیاب ہوں گے۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں سے چل کر سیدھے فرعون کے پاس پہنچے اور جا کر تبلیغ حق کرنے لگے۔ مگر فرعون کب ماننے والا تھا وہ کہنے لگا کہ یہ محض تیرا افترا ہے۔ کیونکہ ہم نے یہ باتیں اس سے قبل اپنے بزرگوں سے کبھی نہیں سنیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ بات میرے رب کو خوب معلوم ہے کہ کون ہدایت پر ہے اور کون گمراہ میں تو اس قدر جانتا ہوں کہ جو لوگ ہدایت پر نہیں اور ظالمانہ روش اختیار کئے بیٹھے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پائیں گے فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا کہ دیکھو میں تو جانتا تھا کہ میرے سوا تمہارا

Marfat.com

کوئی معبود نہیں۔ مگر موسیٰ آج ایک ایسے معبود کا پتہ دے رہا ہے جس کا ہمیں علم نہ تھا۔

اس کے بعد فرعون نے ہامان سے کہا کہ میرے لئے ایک اونچا محل تیار کراؤ تاکہ میں اس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھوں اور اس سے باتیں کروں۔ کیونکہ موسیٰ کہتا ہے کہ میں نے کوہ طور پر چڑھ کر خدا سے باتیں کیں ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ وہ جھوٹ کہہ رہا ہے۔ الغرض نہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور نہ اس کی قوم نے۔ بالآخر ان کی سرکشی اس قدر بڑھ گئی کہ ہم نے ان کو دریا کے اندر پھینک دیا اور بری طرح ان کی مٹی خراب کی۔ ان لوگوں کو ہم نے نافرمانی کی سزا دنیا میں یہ دی تھی کہ وہ کسی کو نیکی کی طرف بلاتے ہی نہ تھے اور قیامت کی سزا ان کو ایسی ملے گی کہ کوئی شخص بھی ان کی مدد نہ کر سکے گا۔ اس دنیا میں بھی ان کے گلے میں لعنت کا پھندا پڑا رہا اور قیامت کے دن بھی ان کا برا حال ہوگا۔

ترجمہ آیات ۴۳-۵۰:- پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ کو ایک ایسی کتاب دی جو لوگوں کے لئے سراسر بصیرت' ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور جب موسیٰ کی طرف حکم بھیجا تو آپ طور کے مغربی جانب موجود نہ تھے اور نہ آپ ان لوگوں میں تھے جو بچشم خود دیکھتے بلکہ ہم نے ادھر کی قومیں پیدا کیں اور ان کو گذرے ہوئے مدتیں گذر گئی ہیں نہ آپ اہل مدین میں رہے ہیں کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے تھے بلکہ ہم آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجنے والے ہیں اور نہ آپ طور کے دامن میں تھے جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی تھی لیکن آپ کے رب کی جانب سے یہ ایک مہربانی ہے تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں۔ جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور مبادا ان پر کوئی مصیبت ان کے اپنے ہی کرتوتوں کی وجہ سے آنازل ہو اور وہ کہنے لگیں کہ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کیوں کوئی رسول نہ بھیجا کہ ہم تیرے حکموں کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں سے ہوتے۔ پھر جب ہماری طرف سے صداقت ان کے پاس آ پہنچی تو کہنے لگے کہ جیسی کتاب موسیٰ کو دی گئی تھی ویسی آپ کو کیوں نہیں ملی۔ کیا موسیٰ کو جو کتاب ملی تھی اس کو یہ لوگ جھٹلا نہیں چکے ہیں۔ کہنے لگے کہ یہ دونوں مجسم جادو ہیں ایک دوسرے کے موافق اور کہا کہ ہم کسی کو نہیں مانتے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اللہ کے

Marfat.com

ہاں کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے ہدایت میں زیادہ بہتر ہو تو میں بھی ان کی پیروی کروں گا۔ پھر اگر وہ آپ کی بات تسلیم نہ کر سکیں تو جان لیجئے کہ وہ محض اپنی خواہشات کے پیچھے لگے ہیں اور اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔ بلاشبہ اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

شرح:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا کی جانب سے توریت نامی ایسی کتاب دی گئی جس میں لوگوں کی ہدایت کا سامان تھا۔ اور سراسر رحمت و برکت تھی۔ مقصد یہ تھا کہ جس طرح ہو سکے لوگوں کو نصیحت کر کے راہ راست پر لایا جائے ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام ہم نے اس تفصیل کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات و واقعات سنائے ہیں کہ کوئی شخص ان سے واقف نہ تھا۔ نہ ان واقعات کا مشاہدہ کرنے والا آج کوئی موجود ہے کیونکہ ان واقعات کو اب زمانہ دراز گذر چکا ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ یہ دیکھ کر آپ کو سچا نبی تسلیم کر لیں کہ آپ ان کو ایسے واقعات بتا رہے ہیں جو نہ آپ کا مشاہدہ ہیں اور نہ تجربہ اور نہ کسی سے سنے سنائے ہیں۔ مگر اس کے باوجود بالکل درست ہیں۔ اگر وحی الٰہی کے ذریعے یہ باتیں نہ بتائی جاتیں تو اور کوئی صورت ممکن نہیں ہو سکتی جس سے یہ واقعات معلوم ہو سکیں۔ بہرحال لوگوں کو عذاب سے ڈرانا اور ان حالات و واقعات سے سبق سیکھنا چاہئے ورنہ اس فانی زندگی کے اختتام پر وہ پچھتائیں گے۔

یہاں سے پھر اس رسولوں کے بھیجنے کے مسئلہ کو دلائل سے بیان کیا ہے اور فرماتا ہے کہ ہم نے اس لئے رسول بھیجا کرتے ہیں کہ جب اعمال بد کی سزا لوگوں کو دی جانے لگے تو وہ یہ نہ کہیں کہ اگر اللہ ہمارے پاس رسول بھیجتا تو ہم ضرور آیات الٰہی پر چلتے اور ایمان لا کر اس مصیبت سے یقیناً بچ جاتے۔ مگر جب دین حق آیا تو لوگ اس میں شبہات پیدا کرنے لگ گئے اور کہنے لگے اس رسول کو ایسے معجزے کیوں نہ دیئے گئے جو موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے تھے۔ فرماتا ہے کہ کیا اگلے لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کا انکار نہیں کیا تھا۔ افسوس کی بات ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو جادوگر بتاتے ہیں۔ اے پیغمبر اسلام! لوگوں کو مخاطب کر کے پوچھیں کہ اگر قرآن سے بہتر کوئی دستور العمل تمہارے پاس ہے تو وہ لاؤ۔ اور قرآن سے مقابلہ کر لو۔ اگر تمہارا دستور العمل بہتر نکلا تو میں بھی اس کی پیروی کر لوں گا۔ فرمایا اگر وہ کوئی ایسی

Marfat.com

کتاب یا دستور العمل نہ لا سکیں تو ظاہر ہو جائے گا کہ وہ اپنی خواہشات پر چلتے ہیں اور جھوٹی حجتیں کرتے ہیں اور جو ایسا کرے وہ یقیناً "سب سے زیادہ گمراہ" بے انصاف اور ہٹ دھرم ہے اور ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں ہوا کرتی۔

ترجمہ آیات ۵۱-۶۰:- لوگوں کے لئے ہم اپنے احکام مسلسل بھیجتے رہے ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ جن لوگوں کو ہم نے قرآن سے پہلے کتاب دی وہ اس پر بھی ایمان لے آتے ہیں۔ اور جب ان کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے یہ ہمارے رب کی طرف سے برحق ہے ہم تو درحقیقت پہلے ہی سے اس کو مانتے تھے۔ یہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کی وجہ سے دوہرا اجر دیا جائے گا اور یہ لوگ نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جب لغو بات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے ہیں۔ ہماری طرف سے تم کو سلام ہو ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے۔ اے پیغمبر! آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جس کو چاہے ہدایت دے سکتا ہے اور وہ ان سے خوب واقف ہے۔ جو ہدایت یافتہ ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کرنے لگیں تو ہم کو اپنی جگہ سے اچک لیا جائے گا لیکن کیا ہم نے ان کو حرم مکہ میں جہاں ہر طرح امن ہے جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں یہ ہماری طرف سے ان کا رزق ہے مگر ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے اور ہم نے کتنی ہی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جن کو اپنی معیشت پر بڑا ناز تھا۔ سو یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے ہیں اور ہم ہی ان کے وارث ہوئے۔ اور اے پیغمبر! آپ کا رب بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ وہ ان کے بڑے شہر میں رسول نہ بھیج لے۔ جو ان کو اس کے احکام پڑھ پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے مگر اس صورت میں جب کہ ان کے باشندے نافرمانی اختیار کر لیں۔ اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی کا سامان اور اس کی زیب و زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہت بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ کیا تم لوگ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔

شرح:- منکرین اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا کرتے تھے کہ جس

Marfat.com

طرح توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یکبارگی نازل کی گئی تھی۔ اسی طرح قرآن کیوں یکبارگی آپ پر نازل نہیں کیا گیا۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا ضرورت کے مطابق اس واسطے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اس کے مطالب ذہن نشین کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ یکبارگی بوجھ کے پڑ جانے سے وہ گھبرا نہ جائیں۔ چنانچہ وہ لوگ جو قرآن سے قبل نازل شدہ آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں وہ قرآن کو بھی مانتے ہیں اور اس کی فرمانبرداری پر فخر بجا لاتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ فی الحقیقت اجر و ثواب کے مستحق ہیں۔ کیونکہ ایک تو وہ ایمان لاتے ہیں دوسرے مخالفوں کی تکلیفوں کو سہتے ہیں۔ پھر برائی کے جواب میں بھلائی سے کام لیتے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے جو کچھ انہیں عطا ہوا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جب لوگوں کی فضول اور واہیات باتوں کو سنتے ہیں تو ان میں شامل نہیں ہوتے۔ بلکہ الگ ہو کر یہ کہتے ہیں کہ تمہارے اعمال تمہارے کام آئیں گے اور ہمارے اعمال ہمارے۔ لہٰذا ہم جاہلوں کا ساتھ نہیں چاہتے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ہدایت کسی کے بس کی بات نہیں۔ خدا جس کو اس کا مستحق دیکھتا ہے اسے ہدایت عطا کر دیتا ہے اور جو اسے مستحق نظر نہ آئے اس کے لئے خواہ لاکھ کوشش کی جائے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور نہ ایسے لوگوں کو خدا ہدایت دیتا ہے۔ فرمایا بعض لوگ جن کو قبول حق میں تامل ہوتا ہے کہا کرتے ہیں کہ اگر ہم اپنے باپ دادا کے رسم و رواج چھوڑ کر اسلام کو جو ایک نیا دین ہے قبول کر لیں تو لوگ ہم سے قطع تعلق کر لیں گے۔ اور ہمارے لئے اس ملک میں رہنا مشکل ہو جائے گا۔ چونکہ ہم ان لوگوں کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے۔ لہٰذا ہم نیا مذہب بھی قبول نہیں کر سکتے۔ فرماتا ہے کہ ایسا خیال کرنا انسان کی بڑی ہی تنگ نظری کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اس کو روز مرہ کا مشاہدہ ہے کہ ہم اسے اس طرح روزی پہنچاتے ہیں کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ اور وہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ جب اسے اپنے سرو سامان اور اطاعت و قوت پر ناز پیدا ہو جاتا ہے تو ہم اسے آن واحد میں بے سرو سامان اور مجبور محض بنا کر رکھ دیتے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ آج تک جس قدر قومیں عذاب آسمانی سے تباہ ہوئیں ان کی تباہی کا باعث صرف اس قدر تھا کہ انہوں نے خدا کی عبادت سے انکار کیا۔ پسندیدہ اخلاق کو چھوڑ کر بری عادات کو اختیار کیا اور رسول کی اطاعت و فرمانبرداری سے گریز کیا فرمایا!

Marfat.com

جب تک کوئی قوم ایسی نافرمانیاں نہیں کرتی ہم اسے آسمانی عذاب سے ہلاک نہیں کرتے۔ بعد میں بتایا ہے کہ لوگوں کے نافرمان ہو جانے اور سرکشی کی زندگی گزارنے کا باعث صرف یہ امر ہوتا ہے کہ روپے پیسے اور مال و منال کی محبت ان کے دلوں میں گھر کر جاتی ہے۔ اور وہ آخرت سے غافل ہو جاتے ہیں حالانکہ دنیا ایک عارضی اور ناپائیدار مقام ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے کی مستقل جگہ ہے۔ مگر انسان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔

ترجمہ آیات ۶۱ - ۷۵:- کیا وہ شخص جس سے ہم نے نیک وعدہ کیا ہے اور وہ اس کو پانے والا بھی ہے اس شخص کی مانند ہے جس کو ہم نے دنیاوی زندگی کا ساز و سامان دیا پھر وہ قیامت کے دن ان لوگوں کی صف میں ہوگا جو جوابدہی کے لئے حاضر کئے جائیں گے اور جس دن خدا ان کو بلا کر پوچھے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں جن کو تم شریک سمجھتے تھے۔ وہ لوگ جو خدا کے عذاب کے مستوجب قرار پا چکے ہوں گے بولیں گے کہ ہمارے رب یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا جس طرح ہم گمراہ تھے اسی طرح ہم نے ان کو گمراہ کیا۔ ہم ان سے دستبردار ہو کر تیرے حضور میں آتے ہیں یہ ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے اور کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ سو وہ ان کو بلائیں گے مگر وہ ان کو جواب نہیں دیں گے اور وہ اپنے عذاب کو دیکھ لیں گے کاش یہ لوگ دنیا میں ہدایت پاتے اور جس دن خدا ان کو بلا کر پوچھے گا کہ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا اس دن ان لوگوں کو کوئی بات نہ سوجھ پڑے گی۔ اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے کچھ پوچھ بھی نہ سکیں گے۔ لیکن جس شخص نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے قریب ہے کہ وہ فلاح پانے والوں میں سے ہو اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں۔ اللہ پاک ہے اور جیسی باتیں لوگ ان سے منسوب کرتے ہیں وہ ان سے بہت بلند ہے اور آپ کا رب جانتا ہے جو کچھ ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اور وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے۔ اور اسی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پوچھئے بھلا دیکھو تو اگر اللہ ہمیشہ روز قیامت تک کے لئے رات تم پر مسلط کئے رہے تو اللہ کے سوا کون ایسا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے تو کیا تم سنتے

Marfat.com

نہیں۔ پوچھئے بھلا بتاؤ تو اگر اللہ ہمیشہ قیامت تک کے لئے دن قائم رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو ہمارے لئے رات کو لے آئے جس میں تم آرام پاؤ۔ کیا تم اس صریح بات کو نہیں دیکھتے اور اس کی رحمت ہی تو ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم رات کو آرام پاؤ اور دن کو اللہ کا فضل تلاش کرو۔ تاکہ تم اس کا شکر بجالاؤ۔ اور جس دن وہ ان کو پکار کر فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ جس کو تم میرے شریک سمجھتے تھے اور ہر ایک امت میں سے ایک گواہ نکال لیں گے پھر کہیں گے کہ اپنی دلیلیں پیش کرو سو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ حق اللہ ہی کے لئے ہے اور جو کچھ وہ جھوٹ موٹ باتیں وضع کیا کرتے تھے وہ سب ان سے جاتی رہیں گی۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ دنیا میں دو طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک تو وہ جن کو حد! کے روبرو پیش ہونے اور نیک و بد اعمال کی جزا سزا پانے کا یقین ہے۔ اور دوسرے وہ جو دنیاوی دولت کے نشے و غرور میں سرشار ہیں۔ فرمایا خدا کی نظروں میں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا بروں کو سزا اور نیکوں کو جزا ضرور مل کر رہے گی۔ فرماتا ہے کہ حساب کے دن جب ان لوگوں کو بلایا جائے گا جنہوں نے خدا کے نافرمان بن کر معبودان باطلہ کے سامنے سر جھکایا ہوگا تو ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تمہارا خیال تھا کہ خدا کے عذاب سے ہمیں فلاں بت، فلاں دیوی، فلاں دیوتا اور فلاں ہستی بچا سکتے ہیں۔ لہٰذا خدا کی عبادت اور فرمانبرداری کی نسبت ان بتوں کی رضامندی حاصل کرنا زیادہ ضروری ہے۔ سو ان کو بلاؤ کہ وہ تمہیں آکر اس عذاب سے بچائیں۔ مگر جب ان لوگوں کو پیش کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ خدایا ہمارا کوئی قصور نہیں۔ ہم نے جیسی باتیں اوروں سے سنیں ویسی ہی ان سے کہہ دیں ہم نے ان کو اپنی عبادت پر کچھ مجبور نہیں کیا تھا۔ انہوں نے خود ہی ہمیں معبود بنایا۔ الحاصل کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکے گا اور عذاب دوزخ شروع ہو جائے گا پھر وہ حسرت سے کہیں گے کہ اے کاش ہم ہدایت پر ہوتے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ نابالغ اور متبوع دونوں کو سپرد دوزخ کیا جائے گا۔ قرآن پاک کی یہ آیت اور اس مضمون کی بیسیوں دیگر آیات باطل شخصیت پرستی کی سخت مخالف ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نجات حاصل کرنے کے لئے کسی شخص کو کسی دوسرے گمراہ شخص پر انحصار نہیں کرنا چاہئے بلکہ براہ راست اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام سمجھنے اور ان پر کاربند ہو کر نیک اعمال

Marfat.com

بجالانے کی ضرورت ہے۔ یہ کہنا کہ فلاں شخص قیامت کے دن ہماری سفارش کردے گا محض خوش فہمی ہے سوائے حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کے سچے پیروکاروں کے کسی گمراہ کی اتباع انسان کی نجات کا سبب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ جو برے کاموں سے بچا رہے اور نیک کام کرتا رہے وہی فلاح اور نجات پا سکتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کے نہان خانہ دل میں جو چیز پوشیدہ ہوتی ہے وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ ہمیں ہر وقت پیش نظر رکھے اور اس دنیا اور آخرت میں ہماری ہی حکومت کو تسلیم کرے اور یاد رکھے کہ دنیاوی زندگی کے اختتام پر ہمارے ہی پاس اسے لوٹ کر آنا ہے۔ اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے احسانات جتا کر فرماتا ہے کہ دیکھو رات کے اندھیرے کے بعد دن کی روشنی کا لانا ہمارا ایک ایسا احسان ہے جس کو تم کبھی بھول نہیں سکتے۔ اگر ہم رات کے بعد دن کو نہ لاتے تو کوئی نہ تھا جو تمہیں اس نور سے فیضیاب کر سکتا۔ پھر یہ کیا وجہ ہے کہ کھاؤ ہمارا اور گیت گاؤ کسی اور کے۔ اسی طرح اگر دن کے بعد رات نہ آتی تو تمہیں ہرگز امن و آرام نصیب نہ ہوتا اور تم محنت و مشقت کی تکالیف سے جانبر نہ ہو سکتے۔ اگر تم ان باتوں کو مد نظر رکھو تو جس طرح براہ راست ہماری عنایات سے فائدہ اٹھاتے ہو اسی طرح براہ راست ہماری فرمانبرداری کرنے میں بھی تمہیں کوئی پس و پیش نہ ہو۔ اگر تم نے مجھے چھوڑ کر اپنی توجہ اوروں کی طرف کر لی تو یاد رکھو کہ جب قیامت کے روز ان کو بلایا جائے گا کہ وہ آکر تمہاری مدد کریں۔ تو اس وقت وہ کانوں پر ہاتھ دھریں گے اور تابع اور متبوع دونوں عذاب الیم کے مستحق قرار دیئے جائیں گے۔

ترجمہ آیات ۷۶ - ۸۲:- قارون درحقیقت موسیٰ کی قوم میں سے تھا مگر اس نے ان پر ظلم کرنا شروع کر دیا اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ طاقتور آدمیوں کی ایک جماعت بمشکل اس کی کنجیاں اٹھاتی تھی۔ جب اس کی قوم نے اس سے کہا کہ اتراؤ نہیں خدا اترانے والوں کو نہیں چاہتا اور اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں دار آخرت کے لئے بھی جستجو کر اور دنیا میں تیرا حصہ ہے اس کو بھی فراموش نہ کر اور جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی اس کے بندوں پر احسان کر اور دنیا میں فساد کا جویاں نہ ہو۔ بیشک اللہ فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔ اس نے جواب دیا

Marfat.com

کہ یہ مال و دولت تو مجھے میرے علم اور میری لیاقت کی بدولت ملا ہے۔ کیا اسے علم نہ تھا کہ اللہ اس سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھیں اور جمعیت میں بھی کہیں زیادہ اور گنہگاروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا۔ سو ایک دن وہ اپنی پوری شان کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے آیا تو جو لوگ دنیاوی زندگی کو چاہتے تھے انہوں نے کہا کہ اے کاش! جو کچھ قارون کو دیا گیا ہے ہمیں بھی دیا جاتا بلاشبہ یہ بڑا ہی خوش قسمت ہے اور جو لوگ صاحب علم تھے انہوں نے کہا کہ اوے تمہارا ناس ہو۔ اللہ کے ہاں سے جو بدلہ ملنے والا ہے وہ اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور عمل نیک کرے کہیں بہتر ہے اور وہ ملے گا تو انہیں لوگوں کو جو صبر کرنے والے ہیں پس ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا اور کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کو آ کھڑی ہوتی اور نہ وہ اپنے آپ کو بچا سکا۔ اور کل جو لوگ اس کے رتبہ کے خواہاں تھے کہنے لگے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے محدود کر دیتا ہے۔ اگر اللہ کا ہم پر احسان نہ ہوتا تو ہم کو بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کافروں کو کامیابی نہیں ہوتی۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں بیان ہو چکا ہے کہ روپے پیسے کی محبت انسان کو اندھا کر کے یاد خدا سے غافل کر دیتی ہے اور بالآخر اس کی تباہی کا موجب ہوا کرتی ہے۔ اس رکوع میں ایک ایسے دولت مند کی مثال دی ہے جو اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مظلوم اور غلام قوم سے تھا مگر اتفاق سے دولت مند ہو کر حکومت اور فرعون کا دست راست بن گیا تھا اور اپنی قوم کی مخالفت اور بیخ کنی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہا تھا۔ یہ مقام عبرت ہے۔ آج بھی دولت مندوں کا یہی حال ہے۔ ہم میں سے جو لوگ حکومت کی نگاہ میں عزت و احترام حاصل کر لیتے ہیں یا غریبوں کا خون چوس کر دولت مند بن جاتے ہیں وہ ہر قومی تحریک اور مذہبی معاملات میں نہایت دریدہ دہنی اور بے شرمی سے مسلمانوں کی مخالفت کرنے لگتے ہیں۔ کبھی تو مذہب کو پرانی چیز بتاتے ہیں کبھی قرآن کے احکام کو ناممکن العمل ٹھہراتے ہیں کبھی "چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی" کا سبق پڑھانے لگتے ہیں۔ کوئی تقلید یورپ کی ترغیب دیتا ہے کوئی انگریزوں کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہا

Marfat.com

ہے اور مسلمانوں کو بے نقط سنا رہا ہے کوئی ہندوؤں کو تمام خوبیوں کا مجموعہ اور مسلمانوں میں رذائل ہی رذائل کو دیکھتا ہے۔ الغرض جس کو جس طرح بھی بن پڑتا ہے مسلمانوں کو بدنام کرنے اور ان کی دل شکنی کا سبب بننے اور ذلیل و رسوا کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ یہی حال قارون کا تھا۔ اللہ نے اس کو جو جواب دیا اور جو سزا اس کے لئے مقرر کی ہمارے دولت مندوں اور جاگیرداروں اور کرسی نشینوں کو اس سے ڈرنا اور سبق سیکھنا چاہیے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ایک فرد تھا مگر دولتمند ہونے کے باعث اس نے قوم ہی کی مخالفت پر کمر باندھ لی تھی۔ اس کی قوم نے لاکھ سمجھایا بجھایا کہ اس دولت دنیا پر نازمت کر۔ یہ فنا ہو جانے والی چیز ہے۔ اگر خدا نے تجھ پر احسان و کرم کیا ہے تو تجھے چاہئے کہ تو بھی اس کا احسان مانے۔ تمام قوم غلامی کی زنجیریں توڑنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے تو مار آستین بن کر حکومت کا ساتھ دے رہا ہے۔ یہ کفران نعمت اور فتنہ و فساد کی ایک کھلی ہوئی دلیل ہے۔ چاہیے کہ تو ایسا نہ کرے۔ قارون نے وہی منکروں والا جواب دیا اور کہہ دیا کہ میری دولت اور میرا جاہ و جلال کسی کا رہین منت نہیں۔ میری اپنی کد و کاوش اور علم و عقل کا نتیجہ ہے۔ فرمایا اسے یہ بات بالکل بھول گئی تھی کہ اگر خدا چاہے تو اسے اور اس کے مال و دولت کو چند لمحات کے اندر خاک سیاہ کا ڈھیر بنا کر رکھ دے۔ فرمایا قارون کے فساد کا نتیجہ تھا کہ اکثر لوگ اس کے مال و متاع اور جاہ و جلال کی تمنا کرتے اور خدا سے غافل رہنے کو ترقی کا موجب جانتے تھے۔ مگر سمجھ دار طبقہ کہا کرتا تھا کہ اس دولت مندی سے وہ اجر کہیں زیادہ بہتر ہے جو خدا کے ہاں ملنے والا ہے۔ لہٰذا نیکو کار بنو اور آخرت کی تمنا رکھو نا دنیا کی فراوانی اور یہاں کے جاہ و جلال سے بدرجہا بہتر ہے۔ حاصل کلام قارون کو اس کی سرکشی کی سزا ملی اور اسے اہل و عیال اور سونے چاندی سمیت زمین میں دھنسا دیا۔ کہتے ہیں ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گستاخانہ باتیں کر رہا تھا۔ زمین پھٹ گئی اور وہ تمام کنبہ سمیت اس میں دھس گیا۔ اور پھر اوپر سے زمین بند ہو گئی یہ ایک نہایت ہی عبرت ناک منظر تھا۔ اور غدار دولتمندوں نے اسے بالکل فراموش کر دیا ہے۔ خدا یا ان کی آنکھیں کھول کہ وہ تیرا عذاب نازل ہونے سے پہلے تیری طرف رجوع کر لیں۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۸۳-۸۸:- یہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لئے مقرر کر رکھا ہے جو زمین میں ظلم اور فساد نہیں چاہتے اور آخرت کی بہتری پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے۔ جو نیکی لے کر آئے گا اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا تو برائی کرنے والوں کو بدلہ بھی اتنا ہی ملے گا جس قدر برائی وہ جو وہ کیا کرتے تھے۔ بلاشبہ وہ خدا جس نے آپ پر قرآن کے احکام کو فرض قرار دیا ہے وہی آپ کو اصل مقام کی طرف لوٹا لے جائے گا کہہ دیجئے کہ میرا رب خوب جانتا ہے اس کو جو دین ہدایت لے کر آیا ہے اور جو صریح گمراہی میں پڑا ہے۔ اور آپ کو سوائے اپنے رب کی رحمت کے کوئی توقع نہ تھی کہ آپ کی طرف کتاب نازل کی جائے گی پس آپ کو چاہیے کہ کفر و انکار کرنے والوں کے مددگار نہ بنیں اور چاہئے کہ آپ کو کوئی بات اللہ کے احکام سے نہ روکے۔ جبکہ وہ آپ پر نازل کئے جا چکے ہوں اور اپنے رب کی طرف لوگوں کو دعوت دیجئے اور مشرکوں میں شامل نہ ہو جائیے اور خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ بجز اس ذات کے اس کی بادشاہی ہے اور بالآخر تم کو اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

شرح:- فرمایا یہ تو اس فتنہ پرداز حریص کی وہ سزا تھی جو اسے دنیا میں ملی مگر آخرت میں اس سے بھی زیادہ دردناک سزا ملنے والی ہے۔ فرمایا یہ ہمارا قاعدہ ہے کہ جو نیک کام کرتا ہے اس کو اچھا بدلہ اور انعام ملتا ہے۔ مگر جو برے کام کرے اسے سوائے برائی کے بدلے اور کسی بات کی توقع ہو سکتی نہیں۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب کر کے فرمایا ہے کہ دنیا کو آپ کے ذریعے معلوم ہو جانا چاہئے کہ وہ خدائے قدیر جس نے آسمانی کتابوں اور خصوصاً قرآن کو نازل فرمایا وہ ایک دن اس سلسلہ کائنات کو درہم برہم کر کے پھر لوٹا دینے پر بھی قادر ہے اور وہ سب جانتا ہے کہ کون مستوجب سزا ہے اور کون مستحق انعامات۔ اس کے بعد فرمایا اے پیغمبر ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کر کے بہت بڑا احسان کیا ہے اس کی شکر گزاری یہ ہے کہ تم منکرین سے کوئی راہ و رسم نہ رکھو اور کسی معاملہ میں ان کی مدد نہ کرو۔ اور جب قرآن کے احکام کسی بارے میں نازل ہو جائیں تو پھر کوئی چیز آپ کے راستے میں رکاوٹ پیدا نہ کر سکے۔ مسلمان کی شان یہ ہے کہ اس کا سر ایک دہلیز پر جھکے اور اس کا قبلہ حاجات صرف ایک درگاہ رب العزت ہو

Marfat.com

کیونکہ باقی ہر چیز فانی ہے۔ پس بقا اس کے پاس ہے جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔ پس اس کا حکم مانو اور مرنے کے بعد اسی کے پاس پہنچنے کی تیاری کرو۔

(۵۰) سورۃ بنی اسرائیل (۱۷)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔ جس کے گرد و پیش کو ہم نے بابرکت بنا رکھا ہے۔ غرض یہ تھی کہ ہم اس کو اپنے نشانات قدرت دکھائیں بیشک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت قرار دیا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہرانا۔ ان کی اولاد جن کو ہم نے طوفان کے وقت نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا۔ یاد رکھو نوح ایک شکر گزار بندہ تھا اور ہم نے بنی اسرائیل کو بذریعہ کتاب بتلا دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ فساد برپا کرو گے اور بڑی سرکشی کرنے لگو گے۔ پس جب پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے تمہارے مقابلے میں اپنے ایسے بندے کھڑے کئے جو سخت جنگجو تھے۔ سو وہ تمہارے گھروں کے اندر گھس گئے اور پہلا وعدہ پورا ہو کر رہا۔ پھر ہم نے تم کو اس پر غلبہ دیا اور مال و دولت اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہاری جماعت بڑھا دی۔ اگر تم نے نیک کام کئے تو اپنی خاطر کئے اور اگر تم نے برے کام کئے تو بھی اپنے لئے۔ پھر جب دوسرے وعدہ کا وقت آیا تاکہ وہ تمہارا حلیہ بگاڑ دیں اور جس طرح پہلی مرتبہ مسجد بیت المقدس میں گھس آئے تھے اسی طرح گھس آئیں اور جس چیز پر قابو پائیں اسے برباد کر دیں۔ عجیب نہیں تمہارا رب تم پر رحم کرے اور اگر تم نے وہی کیا تو ہم بھی وہی کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قرآن وہ راستہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک کام کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے

Marfat.com

بڑا اجر ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان لوگوں کے لئے جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

شرح:۔ اس سورت کا مضمون نہایت عجیب و غریب اور مسلمانوں کے لئے سرمایہ عبرت و موعظت ہے۔ ابتدا میں اس شاندار واقعہ کا ذکر ہے جو معراج نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے مشہور ہے۔ اور یہ دراصل وہ عزت ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کے حالات ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان پر جو انعامات کئے تھے اور جو احکام ان کے لئے جاری کئے تھے ان کا کچھ ذکر ہے۔ پھر انہوں نے جو نافرمانیاں کیں اور جس طرح وہ موردِ عذاب ٹھہرے اسے بیان فرمایا ہے سب سے آخر میں مسلمانوں کو قرآن کے بنائے ہوئے پروگرام پر چلنے کی تلقین فرمائی ہے اور اشارۃً یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اگر تم نے بھی یہود کی طرح نافرمانیاں کیں تو بادجود ایک جلیل القدر پیغمبر کی امت ہونے کے تم بھی مواخذہ سے بچ نہ سکو گے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راتوں رات مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک اور وہاں سے پھر تمام آسمانوں کی سیر کرائی۔ اگرچہ لوگ اس واقعہ کی مخالفت میں جو کچھ کہہ رہے ہیں اسے ہم سنتے اور انہیں مہلت دیتے ہیں۔ لیکن یہ ایک حقیقی واقعہ ہے کہ ہم نے اپنے رسول کی خود حفاظت کی اور اسے معراج کی عزت سے مشرف کیا اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا ذکر آتا ہے۔ جس میں واضح کیا گیا ہے کہ جس طرح ہم نے اپنے جلیل القدر پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ عزت بخشی ہے اسی طرح اس سے پہلے بھی انبیائے کرام کو ہم نے نوازا ہے۔ مثلاً موسیٰ علیہ السلام کو کتاب تورت دیدی تھی۔ جو بنی اسرائیل کے لئے سرمایہ ہدایت تھی۔ اس کتاب کی تعلیمات کا لب ولباب یہ تھا کہ شرک سے کلیۃً اجتناب کیا جائے۔ چنانچہ فرمایا اے بنی اسرائیل میرے سوا کسی دوسرے کو اپنا کارساز نہ سمجھ لینا۔

اس کے بعد بنی اسرائیل کو ارشاد ہوتا ہے کہ دیکھو تم ان لوگوں کی اولاد ہو جن کو ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کی معیت میں طوفان سے بچا لیا تھا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ نوح ایک شکر گزار اور فرمانبردار انسان تھے۔ تمہارے لئے بھی یہی زیبا ہے کہ تم

Marfat.com

بھی شکر گزار اور فرمانبردار بنو ارشاد ہوتا ہے کہ اے بنی اسرائیل! ہم نے آج سے پہلے ہی تمہیں مطلع کر دیا تھا کہ تم دو مرتبہ دنیا میں ضرور فساد اور سرکشی برپا کرو گے۔ پس جب تم نے پہلی بار ایسا کیا تو ہم نے تمہاری سرکوبی کے لئے سخت جنگجو لوگوں کو مسلط کیا جو تمہارے گھروں میں گھس آئے اور تمہیں تہ تیغ کر گئے۔ اس کے بعد پھر ہم نے تم کو دشمنوں پر غلبہ دیا اور مال و منال اور حشم و جاہ میں تمہیں لاثانی بنا دیا اور تمہیں حکم دیا کہ اگر تم نیک عمل کرو گے تو اس کا فائدہ بھی خود ہی اٹھاؤ گے اور اگر بد عمل میں ڈوب گئے تو اس کی سزا بھی تمہیں بھگتنی پڑے گی۔

فرمایا جب دوسرا موقعہ آئے گا تو حملہ آور تمہارا حلیہ بگاڑ دیں گے اور جس طرح پہلی بار حملہ آور بیت المقدس میں داخل ہو گئے تھے۔ اب بھی داخل ہو جائیں گے۔ اور جہاں ان کو غلبہ ملے گا وہاں وہ تمہارے آثار باقیہ بھی خس و خاشاک کے ساتھ ملا کر رکھ دیں گے ممکن ہے کہ اس کے بعد پھر تمہارا رب تم پر مہربان ہو جائے اور اگر پھر تم اپنی بد عملیوں کا اعادہ کرو گے تو سمجھ لو کہ ہم بھی پھر پہلی ہی سزائیں تمہیں دیں گے۔ یاد رکھو کہ نافرمان لوگ ان دنیاوی مصائب کو جھیلنے کے بعد جب دوسرے جہان میں جائیں گے تو وہاں ان کو جہنم میں مقید رہنا ہوگا۔ لوگو! یہ قرآن تمہیں نہایت سیدھی راہ دکھاتا ہے اور نیک عمل کرنے والے ایمانداروں کو آخرت کی خوشخبری دیتا ہے اور ان لوگوں کو جو روز قیامت کو نہیں مانتے صاف طور سے مطلع کرتا ہے کہ ان کو اس زندگی کے بعد دردناک عذاب کا سامنا ہوگا۔

ترجمہ آیات ۱۱ - ۲۲:- انسان برائی طلب کرنے لگتا ہے جیسا کہ بھلائی کی درخواست کرتا ہے اور انسان جلد باز ہے اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے۔ پھر رات کی نشانی کو ہم نے بے نور بنایا اور دن کی نشانی کو روشن تاکہ تم اپنے رب کے فضل کو تلاش کرو اور برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر سکو اور ہر ایک چیز کو ہم نے تفصیل سے بیان کیا ہے اور ہم نے ہر شخص کے نامہ اعمال کو گلے میں لٹکا رکھا ہے اور قیامت کے دن ہم اسے کتاب کی شکل میں اس کے واسطے نکال کر سامنے کر دیں گے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ اپنا نامہ اعمال پڑھ لے آج تو اپنے اعمال کے حساب کے لئے خود ہی کافی ہے۔ جو ہدایت اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو

Marfat.com

وہ اپنے ہی نقصان کے لئے گمراہ ہوتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے شخص کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور ہم ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک کہ کوئی پیغمبر نہ بھیج دیں۔ اور جب ہم یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کریں تو اس کے آسودہ حال لوگوں کو ہم حکم دیتے ہیں سو وہ اس کی نافرمانی کرتے ہیں پس اس پر ہمارا فیصلہ صادق آتا ہے اور ہم اس کو تباہ و برباد کر ڈالتے ہیں اور کتنی ہی قوموں کو نوح کے بعد ہم نے ہلاک کر ڈالا اور آپ کا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں کا جاننے والا اور دیکھنے والا کافی ہے۔ جو شخص دنیا چاہتا ہے ہم اس میں سے جسے چاہتے ہیں اور جس قدر چاہتے ہیں سردست بہیں دیتے ہیں پھر اس کے لئے جہنم کو مقرر کر رکھا ہے۔ جس میں وہ ذلیل و خوار ہو کر داخل ہوگا۔ اور جو شخص آخرت چاہے اور اس کے لئے اتنی ہی کوشش بھی کرے جتنی کہ کرنی چاہئے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی سعی و کوشش مقبول ہوگی۔ آپ کے پروردگار کی بخشش سے ہم سب کو بہرہ مند کرتے ہیں ان کو بھی اور ان کو بھی اور آپ کے رب کی بخشش کسی پر بند نہیں۔ دیکھو! کس طرح ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اور یقین رکھو آخرت کے مراتب و مدارج بھی اچھے اور بڑی فضیلت والے ہوں گے۔ اللہ کے ساتھ اور معبود نہ بناؤ کہ ذلیل و خوار ہو کر بیٹھے رہو گے۔

شرح:- بنی اسرائیل کو ان کی گزشتہ تاریخ اور واقعات یاد کرانے کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ انسان ناقص العلم ہونے کی وجہ سے کبھی کبھی اپنے لئے بری دعائیں بھی اس طرح مانگنا شروع کر دیتا ہے جس طرح نیک دعائیں۔ اس کی وجہ اس کا بے صبر اور جلد باز ہونا ہے جو جہالت اور بے علمی کا خاصہ ہے۔ فرمایا ہے جس طرح ہم مناسب وقت پر رات اور مناسب وقت پر دن کو ظاہر کرتے ہیں جو تمہارے لئے راحت و طلب معیشت کا سامان ہیں اسی طرح ہم وقت کے مناسب اپنی تعلیمات بھی بھیجتے رہتے ہیں۔ اگر تم دن رات پر غور کرو تو تمہیں صدہا خوبیاں ان میں نظر آئیں گی۔ اسی طرح قرآن میں بھی جو توریت اور انجیل کی جگہ نازل کیا گیا ہے۔ بیشمار خوبیاں ہیں وہ لوگ جو اسے تسلیم کرنے میں پس و پیش کرتے ہیں یا جلد بازی سے کام لیتے ہوئے اس پر ایمان لانے سے انکار کر دیتے ہیں وہ ہماری مصلحتوں کو نہیں سمجھتے اور پھر جب اپنی غلطیوں کی وجہ سے مصائب میں پڑ جاتے ہیں تو پھر قسمت کو کوسنے لگتے ہیں۔ حالانکہ بات صرف یہ ہے کہ ہر شخص کی

Marfat.com

محوست اسی کے اپنے اعمال ہی سے پیدا ہوتی ہے اور اس کی گردن میں قلادہ کی طرح آویزاں رہتی ہے۔ فرمایا اے انسان! اگر تو چاہتا ہے کہ ان رنجیدہ حالات سے بچا رہے نحوست اور شومئے قسمت کا رونا تجھے نہ رونا پڑے تو تجھے چاہئے کہ اس کتاب کو جو قرآن کے نام سے تیرے لئے نازل کی گئی پڑھے اور غور کرے اور اس کے مطابق زندگی کے پروگرام کو بنالے۔ کیونکہ صرف اس کتاب کا مطالعہ قیامت کے دن تیرے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ تم میں سے جو اس کتاب کو پڑھ کر سیدھی راہ پر چلے گا اس کا وہ خود فائدہ اٹھائے گا اور جو اسے پڑھنے کے باوجود الٹی راہ اختیار کرے گا سزا پائے گا۔ ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے لئے خود ذمہ دار ہے کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اور کسی شخص یا قوم کو عذاب نازل نہیں کیا جاتا جب تک اپنا پیغام ہم اسے نہ پہنچالیں۔ اور اتمام حجت نہ کریں۔ فرمایا ہے کسی بستی یا قوم کے بگڑنے اور تباہ ہونے کا صحیح وقت وہ ہوا کرتا ہے جب اس کا طبقہ امراء فسق و فجور میں پڑ جاتا ہے اور اللہ کی نافرمانی کرنے لگتا ہے۔ جب یہ لوگ اس طرح نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں تو ہم اس بستی یا قوم کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا کرتے ہیں۔ اگر تم نوح علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر سابقہ اقوام کی تاریخ پر ایک نظر ڈالو تو تمہیں معلوم ہو کہ کتنی قومیں اپنی سیاہ کاریوں کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ فرمایا یہ فسق و فجور یہ سرکشی و نافرمانی انسان کی جلد بازی کا نتیجہ ہیں۔ چنانچہ جو شخص اس جلد حاصل ہو جانے والی دنیا کو چاہتا ہے اسے ہم دنیا ہی میں دے دیتے ہیں مگر اس کے بعد اس کا ٹھکانا دوزخ ہو گا اور اسے آخرت میں نہایت ذلیل و خوار ہو کر رہنا پڑے گا۔ مگر جو اخروی زندگی سنوارنا چاہے اور اس کے لئے کوئی عملی کوشش کرے اس کی مساعی یقیناً مشکور ہو گی بشرطیکہ وہ مومن بھی ہو۔ باقی رہا دنیا کا معاملہ تو اس میں کسی کی تخصیص نہیں۔ ہم دونوں فریقوں کو اپنی عنایت سے دیتے ہیں۔ یاد رکھو ہماری عنایت کا دروازہ کسی پر بند نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے وقت "یا رحمن الدنیا و رحیم لا خیرة" پکارا کرتے تھے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا میں ہر شخص پر مہربان ہوتا ہے خواہ کوئی اس کا نافرمان ہو خواہ فرمانبردار مگر آخرت کی مہربانی صرف انہی لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو خدا کے فرمانبردار ہوں۔ اس مضمون کو یہاں تشریح کے

Marfat.com

ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ آج کل قرآن سے ناواقف طبقہ اکثر سوال کیا کرتا ہے کہ آج غیر مسلموں کے پاس دولت بھی ہے اور حکومت بھی جس سے صاف عیاں ہے کہ خدا ان لوگوں پر بہت مہربان ہے۔ اگرچہ یہ لوگ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ قرآن پر عامل ہیں۔ مگر چونکہ اخلاق اور کاروباری اصول نہایت عمدہ رکھتے ہیں۔ اللہ ان پر مہربان ہے اور دنیا میں ان کو اپنی عنایات سے نواز رہا ہے۔ یقیناً اس طرح آخرت میں بھی ان پر مہربان ہوگا قرآن پاک نے غیر مشتبہ الفاظ میں فرمادیا ہے کہ دنیا کے انعامات سب کے لئے یکساں ہیں مگر آخرت کے انعامات ان لوگوں کے لئے خاص ہیں جو اس کے طالب ہوں اور صحیح طور پر اس کے لئے کوشاں ہوں۔ دنیا کے انعامات چونکہ سب کے لئے یکساں ہیں لہٰذا اس کے طلبگاروں میں مقابلہ ہوگا جو شخص اس مقابلہ میں زیادہ طاقتور ثابت ہوگا وہ زیادہ انعام پالے گا۔ آج کل غیر مسلم دنیاوی ترقی کے لئے دو بڑے زبردست حربے استعمال کر رہے ہیں ایک اخلاقی دوسرا کاروباری۔ مسلمان ان دونوں کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اس لئے غیر مسلم دنیاوی ترقی کے میدان میں ان سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ اگر مسلمان آج بھی قرآن پر عامل ہو جائیں یا کم از کم اپنے اخلاق اچھے بنائیں اور خصوص کاروباری اصولوں کے پابند ہو جائیں تو یقیناً دنیاوی معاملہ میں کسی قوم سے پیچھے نہیں رہ سکتے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اس بات کو تمہیں کبھی نہ بھولنا چاہئے کہ درجہ فضیلت کی رو سے آخرت دنیا سے کہیں اچھی ہے۔ پس اس کے حصول کے لئے تم پر لازم ہے کہ شرک سے کلی اجتناب کرو۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۰:- تمہارے پروردگار نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اگر تمہاری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچیں تو تم ان کو اف تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کرو۔ شفقت و عاجزی کا پہلو ان کے آگے جھکاؤ اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے رب! جس طرح سے ان دونوں نے بچپن میں مجھے پالا ہے تو بھی ان پر رحم کر۔ تمہارے رب کو خوب معلوم ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اگر تم نیکوکار ہو گے تو وہ یعنی خدا بھی رجوع کرنے والوں کو بلاشبہ بخش دینے والا ہے اور قرابت داروں کا حق ادا کرو نیز مسکینوں اور مسافروں کا اور دولت کو فضول خرچی میں نہ اڑاؤ۔ بے

Marfat.com

شک دولت کو بے جا اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کے حق میں بڑا ناشکرا ہے۔ اور اگر تم اپنے رب کی رحمت کی تلاش میں کہ جس کی تمہیں امید ہو ان کی طرف توجہ نہ کر سکو تو ان سے نرمی سے کہہ دیا کرو اور نہ اپنے ہاتھ کو گردن کے ساتھ بندھا ہوا رکھو اور نہ بالکل کھول ہی دو۔ ورنہ تم ملامت زدہ اور تہی دست ہو کر بیٹھ جاؤ گے۔ تمہارا رب جس کسی کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور انہیں دیکھتا ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں انسان کے نام ایک پیغام ہے جس میں اسے بتایا گیا ہے کہ تجھے ان لوگوں سے جن کے ساتھ تیرا دنیاوی تعلق ہے کس طرح پیش آنا چاہیے اور اس لحاظ سے تجھ پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔

فرمایا اے انسان تجھے ذیل کے احکام کا پابند رہنا چاہیے۔

(۱) اللہ کے سوا اور کسی کی ہرگز عبادت نہ کرے۔

(۲) ہر شخص اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرے اگر ماں باپ دونوں بوڑھے ہو جائیں تو اولاد کا فرض ہے کہ ناک بھوں نہ چڑھائے بلکہ شفقت و سعادت مندی سے پیش آئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا مانگے کہ خدایا! جس طرح انہوں نے محبت اور پیار سے میرے بچپن کے زمانہ میں میری تربیت و پرورش کی تھی اسی طرح تو بھی ان پر مہربانی فرما۔ فرمایا! اے انسان! اگر تو ہمارے احکام پر چلے تو یقین رکھ کہ تیرا رب تیری لغزشوں کو معاف کر دے گا اور تجھے آخرت کی خوشگوار زندگی عطا کرے گا۔

(۳) اپنے قریبی رشتہ داروں کا خیال رکھے اور ان کے حقوق کو بطور احسن ادا کرے۔

(۴) مسکین اور مسافر کی گمداشت کرے اور ہر ممکن طریقہ سے ان کی مدد کرتا رہے۔ چونکہ رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا تھا اور وہاں مال و دولت کے صرف کرنے ہی سے ہو سکتا ہے۔

(۵) فضول خرچی سے کلیتہً بچا رہے اور اگر تو نے فضول خرچی کا وطیرہ اختیار کر لیا تو تو شیطان کا بھائی بن گیا پھر تو کسی حق دار کا حق ادا نہ کر سکے گا۔ اور کسی کے ساتھ

Marfat.com

حسن سلوک کرنا بھی تیرے لئے ناممکن ہوگا۔

افسوس ہے آج مسلمان جس طرح قرآن پاک کے دیگر احکام کو بھولے ہوئے ہیں اسی طرح اس حکم کو بھی جو تمام انسانی کائنات کے نام اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھیجا تھا سرے سے بھلا رکھا ہے۔ یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ آج ان مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو اپنے والدین سے برا سلوک کرتے ہیں اور بڑھاپے میں بجائے انہیں آرام پہنچانے کے تنگ کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دو اشخاص کی طبیعتوں کو ہم رنگ نہیں بنایا۔ خواہ وہ باپ بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ الا ماشاء اللہ پس اختلاف رائے اور اختلاف طبع کا ہونا ضروری ہے۔ مگر افسوس کہ آج اگر باپ بیٹا کسی معاملہ میں ایک دوسرے سے مختلف زاویہ نگاہ رکھیں وہ بیچارا ایک شفقت پدری کا شکار دوسرے بڑھاپے کے سلاسل سے پابہ زنجیر گھٹ گھٹ کر مرنے لگتا ہے۔ ممکن ہے کہ حکومت کے جیل خانوں میں، اخلاقی مجرموں کو بھی وہ روحانی کوفت نہ ہوتی ہو جو آج کے باپ کو اپنی اولاد کے ہاتھوں برداشت کرنی پڑتی ہے۔ یہ سارا معاملہ فضول خرچی اور عورتوں کی تابعداری کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن نے حکم دیا تھا کہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ فضیلت کا درجہ حاصل ہے دوسری جگہ فرمایا تھا کہ مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ مگر آہ آج! بجائے مردوں کے عورتوں کو فضیلت کا درجہ مل رہا ہے اور بجائے مردوں کے عورتیں حکومت کر رہی ہیں۔ خرچ اخراجات کے وقت عورتوں کی رائے آخری اور قطعی تسلیم کی جاتی ہے۔ پھر خدا کے احکام کی فرمانبرداری ہو تو کیونکر۔ وہ تو فطری طور پر "ناقصات العقل والدین" ہیں۔ ان کا اتباع کرنے والے بھی یقیناً" ویسے ہی بنیں گے عقلمند کے لئے لازم ہے کہ اعتدال اور انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑے اور کوئی شخص حدود شریعت سے تجاوز نہ کرنے پائے۔ عورت کے اختیار اس قدر وسیع نہیں ہونے چاہئیں کہ وہ مردوں کو بھی بے دست وپا کر کے رکھ دے۔ بلکہ اس پر لازم ہے کہ مرد کے حکموں پر چل کر اولاد کی تربیت و پرورش میں مشغول رہے اور امور خانہ داری کے زیر اہتمام اس کی ہدایت پر عمل پیرا ہو۔ عورت مرد کی معاون ہے حاکم نہیں۔ پس اتنی سی بات میں اگر حدود کی نگہداشت نہ کی گئی تو نظام عالم بگڑ جائے گا اور آج اسی وجہ سے بگڑ رہا ہے۔ مال کے سلسلے میں فرمایا کہ تم نہ اس قدر فراخدلی سے خرچ کرو کہ خوددار ہو کر رہ جاؤ نہ اس قدر کنجوسی سے کام لو کہ دنیا بخیل کہے

Marfat.com

کر تمہاری بے عزتی کرے۔

ترجمہ آیات ۳۱-۴۰:- اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے مت قتل کرو۔ ہم ہی تو ان کو رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ ان کو قتل کرنا بڑے گناہ کی بات ہے اور زنا کے قریب تک نہ جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی کا فعل ہے اور برا طریقہ ہے اور جس کے قتل کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اسے قتل نہ کرو۔ مگر جائز طریق سے اور جو شخص بیگناہ مارا جائے اس کے وارث کو ہم نے اختیار دیا ہے کہ اسے چاہیے کہ قتل کرنے میں حد سے نہ بڑھے کیونکہ اسے مدد دی گئی ہے اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ مگر ایسے طور پر جو اس کے حق میں بہتر ہو۔ یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائے اور اقرار پورا کیا کرو۔ یاد رکھو کہ عہد کی باز پرس ہوگی اور جب ماپ کر دو تو پیمانہ پورا بھر کر دو اور جب وزن کر دو تو ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ یہ بہت بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے اور اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو کیونکہ کان، آنکھ اور دل ان سب سے باز پرس ہوگی اور نہ زمین پر اکڑ کر چلو کیونکہ نہ تو تم زمین کو پھاڑ سکو گے اور نہ بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ سکو گے۔ ان سب کی برائی تمہارے پروردگار کے ہاں ناپسند ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو آپ کے رب نے از قسم حکمت و دانائی آپ کی طرف وحی کی ہیں اور اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھہرانا۔ ورنہ ملامت زدہ اور راندہ قرار پا کر جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے۔ کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹوں کے ساتھ نوازا ہے اور خود اس نے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے؟ بیشک تم بڑی ہی سخت بات کہتے ہو۔

شرح:- اس رکوع میں چند اور باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور

(۱) پہلا حکم صادر فرمایا ہے کہ اولاد کو تنگ دستی کے ڈر سے مت قتل کرو۔ انسان کا انسان رازق نہیں ہے۔ فرماتا ہے کہ قتل کرنا ایک بڑا جرم ہے اس سے بچو۔ اس کے بعد سب سے بڑی بیحیائی سے بچنے کے لئے تاکید کی ہے۔ جسے زنا کہتے ہیں۔

(۲) فرمایا اے لوگو! اس برائی کے قریب نہ پھٹکو کیونکہ یہ بے شرمی اور بیحیائی کا ایک فعل ہے اور نہایت ہی گندہ چلن ہے "لا تقربو" اس سے مراد یہ ہے کہ ان اسباب و علل کو پیدا نہ ہونے دو۔ جن سے اس فعل کے ارتکاب کا ڈر ہو سکتا ہے۔ مثلاً "بے پردگی جہالت اور بے علمی کی باتیں باریک اور ریشمی لباس کا پہننا کیونکہ یہ

Marfat.com

وہ اشیاء ہیں جو محرکات نفس ہیں ان کی موجودگی میں نفس انسانی سرکش و نڈر ہو جاتا ہے۔

(۸) ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کے لئے حرام ہے کہ وہ کسی دوسرے انسان کو قتل کرے۔ ہاں اگر کسی نے زیادتی سے کسی مظلوم کو مار دیا ہو تو پھر قصاص میں اس کا قتل کر دینا بالکل روا اور جائز ہے مگر قصاص لینے والے کو خیال رہے کہ اس سے کوئی زیادتی نہ ہونے پائے۔

(۹) یتیم کے مال میں مطلق تصرف نہ کیا جائے۔ اگر کسی شخص کو اس مال کی حفاظت کے لئے مقرر کیا جائے اور وہ نادار ہو تو اس پر لازم ہے کہ بہت ہی تھوڑا سا معاوضہ لے کر اس کی جائیداد کی نگہداشت کرے۔

(۱۰) جب کسی سے عہد کر لو تو اس کو پورا کرو کیونکہ ہمارے ہاں اس کے متعلق ضرور باز پرس ہوگی۔

(۱۱) جب وزن کرو تو پورا پورا کرو کسی کو کم نہ دو۔

(۱۲) جس بات کا تمہیں صحیح صحیح اور واقعی علم نہ ہو اس میں اپنی قیاس آرائیاں مت دوڑایا کرو۔ فرمایا کہ تم جو اٹکل پچو اور بے تکی باتیں اپنے علم سے کہہ دیتے ہو اس کے لئے تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہارا دل سب جواب دہ ہیں۔

(۱۳) مغرور و متکبر نہ بنو۔ تیری بساط ہی کیا ہے جو تو اپنی بڑائی جتانے لگتا ہے۔ تیرے زور زور سے پاؤں مارنے سے زمین نہیں پھٹ جائے گی نہ اکڑ کر چلنے سے تو پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکے گا۔ فرمایا کہ متکبرانہ روش ہم کو سخت ناپسند ہے۔

ان تیرہ (۱۳) احکام کے خاتمہ پر فرمایا ہے کہ اگر تم ان میں سے کسی ایک یا زیادہ احکام کی خلاف ورزی کرو گے یا خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ گے یا اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہو گے تو جہنم کی آتش سوزاں کی نذر کئے جاؤ گے۔ خبردار رہو اگر کوئی اللہ کا بندہ آج اللہ تبارک و تعالیٰ کے یہ تیرہ احکام دنیا تک پہنچا دے اور لوگوں کو ان پر عمل پیرا کر دے تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے اور آخرت سنور سکتی ہے۔ افسوس کہ اگرچہ قرآن پاک کی روزانہ تلاوت کرنے والے بھی ابھی بہت موجود ہیں مگر اس پر عمل کرنے والے اٹھ گئے۔ ورنہ قرآن پاک کی خوبیاں اس قدر جلدی لوگوں کو کیوں بھول

Marfat.com

جائیں۔

ترجمہ آیات ۴۱-۵۲:- اس قرآن میں ہم نے ہر طرح کا انداز بیان اختیار کیا ہے تاکہ لوگ سمجھیں مگر ان کی نفرت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ کہہ دیجئے اگر اس کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ بیان کرتے ہیں تب تو وہ ضرور عرش والے کی طرف راہ ڈھونڈ نکالتے۔ وہ ایسی باتوں سے پاک ہے اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس سے وہ بہت زیادہ بلند اور بزرگ ہے۔ ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان کے مابین ہیں وہ سب کے سب اس کی تسبیح کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو ہاں تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ یقیناً وہ بڑا تحمل والا اور بخشنے والا ہے اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک مخفی پردہ حائل کر دیتے ہیں اور ان کے دلوں پر ہم غلاف چڑھا دیتے ہیں کہ اس کو سمجھنے نہ پائیں اور ان کے کانوں میں گرانی سی پیدا کر دیتے ہیں اور جب کہ آپ اپنے رب کو قرآن میں تنہا یاد کرتے ہیں تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں جب وہ آپ کی طرف کان لگا کر سنتے ہیں جس ارادہ سے وہ سنتے ہیں اور جب وہ سرگوشیاں کرتے ہیں جبکہ یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے آدمی کے پیچھے لگے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے۔ دیکھئے آپ کے لئے کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں سو یہ گمراہ ہو گئے ہیں۔ لہٰذا یہ رستہ نہیں پا سکتے اور انہوں نے کہا کہ جب ہم ہڈیاں اور چورا رہ جائیں گے کیا ہم از سر نو پیدا ہو کر اٹھیں گے۔ کہہ دیجئے پتھر ہو جاؤ یا لوہا یا کوئی ایسی شے جو تمہارے دلوں میں زیادہ سخت ہو۔ سو اس پر کہیں گے کہ کون ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ کہہ دیجئے وہی جس نے تمہیں اول بار پیدا کیا تھا۔ اب تو وہ آپ کے آگے سر ہلائیں گے اور کہیں گے ایسا کب ہو گا۔ کہہ دیجئے بہت امید ہے کہ جلد ہی ہو گا۔ جس دن وہ تم کو پکارے گا اور تم اس کی حمد و ثنا پکارتے چلے آؤ گے اور خیال کرو گے کہ دنیا میں تم بہت ہی کم عرصہ ٹھہرے ہو۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تم کو جو احکام اس قرآن کے ذریعہ دیئے جا رہے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ تم ان کو یاد رکھو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ مگر تم اکثر ان سے بھاگتے ہو۔ فرماتا ہے کہ خدا ایک ہے اور اس کے احکام اطاعت کے لائق ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی

Marfat.com

وہ سرا معبود نہیں۔ اگر ہوتا تو وہ بھی اسی ایک بلند مرتبہ معبود یگانہ کی تلاش میں ہوتا۔ لوگو! خدا کی ہستی تمہارے وہم و گمان کی حد بندیوں میں نہیں آسکتی تم اپنے دل سے اس کے متعلق جو باتیں گھڑ لیتے ہو وہ ان سے بہت بلند اور پاک ہے زمین اور آسمان کی تمام کائنات زبان سے اس کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے۔ مگر تم ان کی باتوں کو سمجھ نہیں سکتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ قرآن جملہ کائنات کے لئے اپنے اندر وافر سامان ہدایت رکھتا ہے پھر بھی جب وہ ضدی اور ہٹ دھرم لوگ جن کے دل ایمان و ایقان کی نعمت سے محروم ہیں۔ اسے سنتے ہیں تو ان کے اور اس کے درمیان ایک پردہ سا حائل ہو جاتا ہے۔ جو ان بے ادب اور گستاخ لوگوں کو اس کے فیضان و برکت سے استفادہ کرنے سے روکتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ جب آپ خدائے یگانہ کا ذکر قرآن میں کرتے ہیں تو وہ وہاں سے بھاگنے لگتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ اس قسم کے لوگ توحید و ایمان کے خلاف جو سازشیں آئے دن کرتے رہتے ہیں وہ ہم سے مخفی نہیں۔ ہمیں سب کچھ معلوم ہے ان کا یہ کہنے کا بھی ہمیں علم ہے۔ کہ یہ شخص (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) جس پر قرآن نازل ہو رہا ہے ایک دیوانہ شخص ہے۔ فرماتا ہے کہ اے ہمارے بندو! دیکھنا منکرین حق کیسی کیسی بری مثالیں تمہارے حق میں بیان کرتے ہیں اس کی وجہ محض ان کی گمراہ اور بے راہ روی ہے جو ان کو سیدھی راہ سے کوسوں دور پھینکے ہوئے ہے۔ ان کا یہ کہنا محض لغو ہے کہ جب ہم مر کر ہڈیاں ہو جائیں گے تو پھر کس طرح دوبارہ معرض وجود میں لائے جاسکیں گے۔ ان کو سنا دو کہ مرنے کے بعد خواہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا یا کوئی ایسی چیز جو ان سے بھی زیادہ سخت ہو پھر بھی تم دوبارہ زندہ کئے جاسکو گے۔ ان سے پوچھو کہ مرنے کے بعد کہ تم کسی نہ کسی رنگ میں موجود رہو گے خواہ مٹی بن جاؤ خواہ پتھر خواہ راکھ ہو جاؤ خواہ ہڈیاں۔ مگر جب تم پہلی دفعہ پیدا کئے گئے تھے تو تمہارا اتنا نشان بھی موجود نہ تھا۔ اگر پہلی دفعہ تمہیں عدم سے وجود میں لایا گیا تو پھر دوسری مرتبہ کیوں نہیں لایا جاسکتا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! ان دلائل سننے کے بعد یہ لوگ لاجواب ہو کر سر نیچے کر لیتے ہیں اور پھر پوچھنے لگتے ہیں کہ اچھا اگر ہم دوبارہ زندہ کئے جاچکیں گے تو وہ کب؟ سو ان سے کہہ دیجئے کہ عنقریب وہ وقت آجائے گا اور اس وقت تمہاری یہ کیفیت ہوگی کہ خواہ آج تم کتنے ہی سرکش کیوں نہ ہو اس دن خدا کی حمد پکارتے ہوئے حاضر کئے جاؤ گے۔ اور یہ خیال کرو گے کہ ہم تو دنیا میں کچھ بھی نہ

Marfat.com

ٹھہرے۔ کاش کچھ زیادہ ٹھہرتا ہو تا اور کچھ نیک کام بھی کرتے۔

ترجمہ آیات ۵۳-۶۰:- میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بات کہا کریں جو بہت عمدہ ہو بیشک شیطان لوگوں میں فساد ڈلوا دیتا ہے۔ یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ تمہارا رب تم کو خوب جانتا ہے تو اگر چاہے تو تم پر مہربانی کرے اور اگر چاہے تم کو سزا دے اور آپ کو ہم نے ان لوگوں کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔ اور آپ کا رب خوب جانتا ہے ان کو جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں اور یقیناً ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی اور داؤد کو زبور عطا کی ہے۔ کہہ دیجئے کہ تم پکار کر دیکھ لو ان لوگوں کو جنہیں تم اس کے سوا شریک قرار دیتے ہو۔ سو نہ تو وہ تمہاری تکلیف دور کر سکیں گے اور نہ بدل سکیں گے۔ یہ جن کو پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ کون ان میں سے نزدیک تر ہے اور خدا کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ آپ کے رب کا عذاب بلاشبہ ڈراؤنی چیز ہے۔ اور ایسی کوئی بستی نہیں کہ جس کو ہم قیامت سے پہلے پہلے ہلاک نہ کریں یا اس کو سخت عذاب میں مبتلا نہ کریں۔ یہ چیز کتاب میں لکھی جا چکی ہے اور کوئی امر اس میں مانع نہیں ہوا کہ ہم معجزات بھیجیں مگر یہ کہ پہلے لوگوں نے ان کو جھٹلایا اور ثمود کو ہم نے ایک اونٹنی بطور نشان کے دی سو لوگوں نے اس پر زیادتی کی اور ہم معجزات جو بھیجتے ہیں تو صرف ڈرانے کو۔ اور جب ہم نے آپ سے کہا کہ آپ کے رب نے لوگوں کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے اور خواب جو ہم نے آپ کو دکھایا اسے لوگوں کے لئے وجہ آزمائش بنایا اور اسی طرح تھوہر کے درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم خوف دلاتے رہتے ہیں مگر اس سے ان کی سرکشی بڑھتی جاتی ہے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! تم لوگوں کو تبلیغ کرو تو نہایت عمدہ طرز بیان اختیار کرو اور ہمیشہ اچھی باتیں کہو کیونکہ شیطان ہمیشہ درپے آزار رہتا ہے اور لوگوں میں پھوٹ ڈلوانے کی کوشش کرتا ہے۔ جو لوگ شیطان کا آلہ کار بنتے ہیں وہ بھی ہم سے پوشیدہ نہیں اور جو نیکو کار ہیں انہیں بھی ہم جانتے ہیں۔ ہم چاہیں تو فوراً سزا دیدیں اور چاہیں تو رحم سے کام لیں۔ آپ کا کام صرف یہ ہے کہ آپ ان کو ہمارے احکام پہنچا دو۔ مگر اس سے زائد آپ پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ فرمایا ایک سے ایک افضل اور ایک سے ایک اعلیٰ نبی ہم نے دنیا میں بھیجا ہے اور ہر ایک کے ذریعہ ہم نے اپنی تعلیمات کو انسان تک

Marfat.com

پہنچایا ہے۔

فرماتا ہے کہ بت پرست جب ہمارے احکام اور اسلامی تعلیمات کو سنتے ہیں تو اپنے بتوں یا معبودوں کی تعریفیں کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اس طیں ہر ایک قسم کی تکلیف سے بچالیں گے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ لوگ جن کو اپنا مشکل کشا سمجھتے ہیں وہ خود خدا کے عذاب سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں اور فی الحقیقت خدا کا عذاب ایک ایسی چیز ہے کہ اس سے ضرور ڈرنا چاہیے۔ فرماتا ہے کہ قیامت سے پہلے ہر قصبہ و ہر قریہ تباہ و ہلاک ہوگا یا عذاب کی لپیٹ میں آئے گا۔ پس بہتر ہے کہ ہر شخص طلب مغفرت کرے اور عذاب سے بچنے کا سامان فراہم کرے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ انبیاء کرام کے ذریعے جو معجزات دکھائے جاتے ہیں ان کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے کہ لوگ ڈر جائیں اور نافرمانی سے باز آئیں۔ مندرجہ بالا آیت میں یہ بھی اشارہ تھا کہ اہل مکہ پر اتمام حجت کرنے کے بغیر عذاب نہیں لایا جائے گا۔ چنانچہ جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ وہ نڈر ہو کر اور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے لگے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلی دینے کے لئے ارشاد فرمایا اے پیغمبر! ہر شخص اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ آپ کو فکر نہ کرنا چاہئے کوئی شخص آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ معراج کے واقعہ کو سن کر منکرین طرح طرح کی باتیں بنایا کرتے تھے۔ کہ یہ عجیب واقعہ ہے۔ جس میں جھٹ پٹ جنت و دوزخ کی بھی سیر کرلی اور قرآن بھی عجیب کتاب ہے جس میں لکھا ہے کہ دوزخیوں کو تھوہر جیسے برے درخت کو بطور خوراک کھانا دیا جائے گا۔ فرمایا معراج کے واقعہ اور قرآن میں دوزخ اور دوزخیوں کی سزا کا ذکر کرنے سے مقصود یہی ہے کہ لوگ ہماری نافرمانی سے ڈریں مگر یہ چیزیں منکروں کے لئے مزید سرکشی اور کبر و نخوت کا سامان بن رہی ہیں۔ کیونکہ وہ بجائے ان پر ایمان لے آنے اور نافرمانی سے ڈرنے کے کج بحثیوں میں پڑ رہے ہیں۔

ترجمہ آیات ۶۱ - ۷۰:- جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا۔ اس نے کہا کہ کیا میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے۔ کہنے لگا کیا یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر بڑائی دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے تو تھوڑے سے لوگوں کے سوا اس کی ذریت کو اپنے قابو میں کرلوں

Marfat.com

گا۔ حکم ہوا کہ جا جو ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو تم سب کی سزا جہنم ہوگی اور سزا پوری پوری۔ اور ان میں سے جس کو تو اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے اور ان پر سوار اور پیادے چڑھا لا اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو لے اور ان سے وعدہ کرتا رہ اور شیطان ان سے جو وعدے بھی کرتا ہے محض دھوکا ہے۔ میرے بندوں پر تیرا قابو نہیں چلے گا اور تیرا رب کارسازی کے لئے کافی ہے۔ تمہارا رب وہ ہے جو سمندر میں تمہارے لئے کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضل کو تلاش کر سکو۔ وہ بلاشبہ تم پر رحم کرنے والا ہے اور جب سمندر میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے سوا جس کسی کو تم پکارا کرتے ہو وہ بھول جاتا ہے۔ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف لے آتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان ہے ہی ناشکرا۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ تم کو خشکی کے کسی کنارے میں دھنسا دے یا تم پر سخت آندھی چلا دے۔ پھر تم اپنا کوئی کارساز نہ پاؤ۔ یا کیا تم بے خوف ہو کہ وہ تمہیں ایک دفعہ پھر سمندر میں لے جائے پھر تم پر ہوا کا ایک جھکڑ بھیجے اور تمہاری ناشکری کے بدلے تم کو غرق کر دے۔ پھر اپنے لئے تم کو ہمارا پیچھا کرنے والا کوئی نہ ملے اور اس میں مطلق شک نہیں کہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور خشکی و تری میں ان کو سوار کیا اور حلال و پاک اشیاء سے ان کی روزی مقرر کی اور جو مخلوقات ہم نے پیدا کی ہے اس میں سے اکثر پر ہم نے ان کو بزرگی اور فضیلت دی۔

شرح:۔ فرمایا ہمارے احکام کی مخالفت دراصل شیطان کی متابعت ہے ارشاد ہوتا ہے کہ جب ہم نے آدم کو پیدا کیا تو ملائکہ کرام سے کہا کہ تم اس کی تعظیم کرو اور اس کے سامنے جھکو۔ سوائے ابلیس کے سب نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ مگر پہلا دن تھا جب ابلیس نے ہمارا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور اس انکار کی وجہ شیطان کا غرور اور تکبر تھا۔ اس نے نافرمانی کرتے ہوئے کہا کہ خدایا تو نے اس مٹی کے پتلے کو مجھ پر ترجیح دی ہے۔ میں اسے گوارا نہیں کر سکتا۔ اگر مجھے اجازت دی جائے تو میں آدم علیہ السلام کی تمام نسل کو سوائے تیرے چند مخلص بندوں کے قبضے میں کر کے دکھا دوں ہم نے اس پر اسے اجازت دیدی کہ جاؤ جو کچھ کرنا چاہو کر دیکھو۔ تمہیں اور اس کو جو تمہارا کہا مان لیں گے اور تمہاری روش کو قبول کریں گے نذر آتش کیا جائے گا۔ تم ان کو اپنی طرف بلانے کے لئے جو طریق اختیار کرنا چاہو کر سکتے ہو۔ خواہ خوش آئند آوازوں سے پکارو خواہ شرک و بت

Marfat.com

پرستی کی راہ سکھلا کر ان کو گمراہ کرو۔ خواہ جھوٹے وعدوں پر ان کو رکھو۔ بہر نوع جو صورت تمہیں پسند ہو اختیار کر سکتے ہو مگر جو لوگ نیک ہیں وہ تمہارے پھندے میں نہیں پھنسیں گے۔ خواہ تم کتنا ہی زور لگاؤ۔ مگر وہ جو تمہاری جیسی سیرت رکھتے ہوں گے اور جن کا میلان طبع تمہاری طرف ہو گا وہ البتہ تمہارے نقش قدم پر چلیں گے۔

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! ہمارا ہر ایک کام خواہ مشکل ہو خواہ آسان اور تمہاری ہر ایک ضرورت خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہو ہم پوری کرتے ہیں۔ مثلاً" سطح سمندر کی سیر کرنا کوئی آسان بات نہ تھی۔ مگر ہم نے تمہاری اس مشکل کو بھی حل کر دیا ہے اور تم پر انتہائی درجہ مہربانی کی ہے اور تمہیں اس بات کا اعتراف ہے۔ چنانچہ جب سمندر میں تمہاری کشتی بھنور میں آ جائے تو تم فریادیں کرنے لگتے ہو۔ اور ہر چیز کو بھول کر اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہو۔ اس وقت اللہ کے سوا تم کسی کو نہیں پکارتے۔ کیونکہ تمہیں یقین ہوتا ہے کہ وہی ایک ہستی ہے جو اس وقت تمہارے کام آ سکتی ہے۔ مگر جب تم نجات پاتے ہو تو پھر وہی مشرکانہ رویہ اختیار کر لیتے ہو اور ناشکری کا مظاہرہ کرنے لگتے ہو۔ حیف برشما۔ فرماتا ہے لوگو! تم کیوں بے خوف ہو۔ کیا تم جانتے نہیں کہ اگر اللہ چاہے تو تمہیں زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھروں کی بارش کر دے۔ تم کیوں بے خوف ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر اللہ چاہے تو تمہیں دوبارہ سمندر کے اسی بھنور میں لے جائے جس سے اس نے تمہیں نجات دی تھی اور پھر وہاں طوفان برپا کر کے تمہاری ناشکری کی وجہ سے تمہیں تباہ کر دے۔ اگر اللہ ایسا کرنا چاہے تو کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ یہ ہمارا احسان ہے کہ ہم تمہیں خشکی و تری میں چلنے کی توفیق عطا کرتے ہیں۔ کھانے کو اچھی اچھی چیزیں دیتے ہیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر تمہیں فضیلت دے رکھی ہے۔ اگر اس کے باوجود تم ناشکری کرو اور ہمارے احکام پر عمل نہ کرو تو تمہاری اپنی شقاوت و بدنصیبی ہے۔

ترجمہ آیات ۷۱ - ۷۷:- جس دن کہ ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے تو جن کا اعمال نامہ ان کے دائیں ہاتھ دیا گیا وہ اپنے اپنے اعمال ناموں کو پڑھیں گے اور ان پر ایک تاگے کے برابر بھی ظلم نہ ہو گا اور جو اس دنیا میں اندھا رہا سو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا اور رستہ سے بہت بھٹکا ہوا اور جو چیز ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے یہ لوگ اس سے آپ کو بہکانے لگے تھے تاکہ آپ اس کے سوا ہماری نسبت جھوٹ

Marfat.com

باندھیں اور اس وقت یہ آپ کو اپنی جانی دوست بنا لیتے اور اگر ہم نے آپ کو ثابت قدم بنا کر نہ بھیجا ہوتا تو البتہ ضرور آپ ان کی طرف کچھ نہ کچھ مائل ہو جاتے اگر ایسا ہوتا تو ہم آپ کو زندگی میں اور موت کے بعد دگنی سزا کا مزہ چکھاتے پھر آپ کو ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار بھی نہ ملتا اور یہ لوگ آپ کو اس سرزمین سے پھسلا ہی دینے لگے تھے تاکہ آپ کو جلاوطن کر دیں اور اگر ایسا ہوتا تو وہ بھی آپ کے بعد زیادہ دیر نہ ٹھہر سکتے۔ آپ سے پہلے ہم نے جس قدر بھی رسول بھیجے ہیں ان کا یہی دستور رہا ہے اور تم ہمارے دستور میں ردوبدل نہ پاؤ گے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنا اپنا نامہ اعمال ہاتھ میں لئے خدا کے روبرو پیش ہوگا۔ فرماتا ہے جو لوگ میرے ارشادات پر کان نہیں دھرتے وہ دل کے اندھے ہیں۔ دنیا میں نشانات حق دیکھ کر ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے آخرت میں بھی وہ اندھے ہوں گے اور انعامات الٰہیہ سے مستفید نہیں ہو سکیں گے۔ ہر شخص کا نامہ اعمال دنیا میں مرتب ہوتا رہتا ہے۔ جو لوگ نیک ہیں اور اچھے عمل کر رہے ہیں ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ خوشی خوشی انہیں پڑھیں گے۔ مگر برے لوگوں کو جو برے کام کرتے رہے ہیں بائیں ہاتھوں میں اعمال نامے ملیں گے اور وہ مارے شرم و ندامت کے سر جھکائے کھڑے ہوں گے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بت پرستوں نے دو مرتبہ آپ کو ادائے فریضہ سے روکنا چاہا۔ آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ ہمارے بتوں کی مذمت نہ کریں تو ہم آپ کو اپنا دوست بنا لیں گے۔ اس وقت آپ ان کی طرف مائل ہو رہے تھے اور بتوں کی مذمت سے رک رہے تھے مگر ہم آپ کے پاؤں اس وقت مضبوط نہ رکھتے تو آپ بھی مستوجب سزا قرار پاتے اور پھر کوئی بھی آپ کی مدد نہ کر سکتا۔ علاوہ ازیں ان منکرین حق نے جو یہ کوشش کی تھی کہ آپ کو ملک بدر کر دیں وہ اس میں ناکام رہے اور اگر وہ اس مقصد میں کامیاب بھی ہو جاتے تو دنیا پر ہمارا عذاب نازل ہوتا اور یہ لوگ تباہ و برباد ہو جاتے۔ کیونکہ ہمارے انبیائے کرام کے ساتھ جب بھی ایسی سختی برتی گئی ہے ہم نے ایسے گستاخوں کو عبرت ناک سزا دی ہے اور یہ ہمارا قانون ہے جس میں ہم کبھی تبدیل نہیں کیا کرتے۔

ترجمہ آیات ۷۸ - ۸۴:- سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک

Marfat.com

نمازیں پڑھا کرو اور ان کے علاوہ فجر کی نماز بھی پڑھو بیشک فجر کی نماز کا پڑھنا حاضری کا وقت ہے اور کچھ رات رہے نماز تہجد بھی پڑھا کرو کہ وہ آپ کے لئے بمنزلہ نفل کے ہے۔ عجب نہیں کہ آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود میں داخل کرے اور دعا مانگیے کہ خدایا! مجھے عزت سے مدینہ میں داخل کیجئو۔ اور مکہ سے عزت کے ساتھ نکالیو اور اپنے ہاں سے غلبہ و نصرت عطا کیجئو اور کہہ دیجئے کہ دین حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل مٹ ہی جانے والی چیز ہے اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کر رہے ہیں جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہیں اور ظالموں کو تو اس سے الٹا نقصان ہی ہے اور جب ہم انسان کو نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو تہی کر تا گذر جاتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے۔ کہہ دیجئے کہ ہر شخص اپنے طریق پر عمل کرتا ہے سو تمہارا رب اس شخص کو خوب جانتا ہے جو سب سے زیادہ راہ راست پر ہے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورج ڈھلنے کے وقت سے لے کر عشا تک معینہ اوقات پر نماز ادا کیا کریں اور پھر صبح کے وقت بھی نماز پڑھو۔ اسی طرح رات کے وقت نماز تہجد بھی ادا کرنی چاہیے جو اگرچہ فرض نہیں ہے مگر بطور نفل اس کی ادائیگی بہت سے اجر و ثواب کا موجب ہوگی۔ امید ہے کہ اس نماز کی برکت سے آپ کو وہ مقام محمود عطا ہو جس میں کھڑے ہو کر آپ گنہگاروں کی شفاعت کر سکیں گے۔ ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند کریم نے نماز کو افضل العبادات ٹھہرایا ہے اور اس کے ذریعہ سے انسان ہر اس بلند سے بلند مقام پر پہنچ سکتا ہے۔ جہاں تک ایک انسان کے لئے ممکن ہے یہی وجہ ہے کہ نماز کو معراج المومنین کہا گیا ہے۔ ان دو آیتوں میں جس قدر الفاظ آتے ہیں وہ سب کے سب تشریح چاہتے ہیں۔

نماز کے ذریعے اللہ تارک وتعالیٰ انسان میں جو سب سے بڑی بات پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ باطن کی پاکیزگی اور اخلاص نیت ہے چنانچہ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! یہ دعا مانگو کہ خدایا! جب میں مکہ چھوڑ کر مدینہ میں ہجرت کر کے جاؤں تو میرا جانا محض تیری اور تیرے دین کی خاطر ہو۔ میری کوئی ذاتی غرض اس میں پوشیدہ نہ ہو۔ اگر اس جگہ کو جو میرا وطن ہے چھوڑوں تو محض تیرے اور تیرے دین کی خاطر چھوڑوں اور خدایا میرے مقاصد میں مجھے کامیابی عطا کر یہ دراصل تیرے ہی دین کی کامیابی ہے۔ اس دعا

Marfat.com

کے الفاظ بڑے دلکش اور بڑے موثر ہیں۔ اگر کوئی شخص ان مطلب کو ذہن نشین کرے اور پھر یہ دعا مانگے تو کبھی اس کی دعا بیکار نہ جائے گی۔

فرمایا اس دعا کے بعد یہ یقینی امر ہے کہ تمہیں تمہارے مقاصد میں پوری پوری کامیابی ہو۔ لہٰذا یہ اعلان کر دو کہ حق و صداقت کا سورج طلوع ہو کر آیا ہے اور کفر و شرک کی ظلمتوں کے بادل چھٹ گئے ہیں کیونکہ کفر و شرک باطل ہے اور باطل مٹنے ہی کی چیز ہے اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! اس قرآن کی شکل میں ہم نے انسانی قلوب کی تمام امراض کا بہترین علاج تمہیں بتا دیا ہے۔ گویا قرآن پر ایمان لانے والوں کے لئے سراسر رحمت ہے مگر جو لوگ ہمارے احکام کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ انسان کی حالت یہ ہے کہ جب اسے فراخی اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو وہ اپنے خالق کو بھی بھول جاتا ہے اور اپنی کامیابی پر فخر و ناز کرنے لگتا ہے۔ مگر جب اسے ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑتا ہے تو مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ فرمایا ہم نے انسان کو اس امر کی پوری آزادی دے رکھی ہے کہ وہ جو کچھ کرنا چاہے اپنی مرضی سے کرتا رہے۔ ہاں اس کو بتا دیا گیا ہے کہ یہ رویہ ہماری ناراضگی کا موجب ہوگا اور یہ پسندیدگی کا سبب۔ پھر سیدھی راہ اختیار کرنے والوں کو بھی وہ اچھی طرح جانتا ہے اور یقیناً اس کا اجر ان کو دے گا۔

ترجمہ آیات ۸۵-۹۳:- لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے اس کو سلب کر لیں پھر آپ کوئی شخص بھی نہ پائیں جو ہمارے معاملہ میں آپ کا چارہ ساز ہو۔ آپ کے رب کی رحمت ہے کیونکہ اس کی مہربانی آپ پر بہت زیادہ ہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر انسان اور جن اس بات پر اتفاق کر لیں کہ اس قرآن جیسا ایک قرآن اور لے آئیں تو وہ ایسا قرآن بنا کر نہ لا سکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔ اور اس میں شک نہیں کہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی باتیں بار بار بیان کی ہیں مگر اکثر لوگ انکار کئے بغیر نہ رہے اور انہوں نے کہا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ آپ زمین میں ہمارے لئے ایک چشمہ نہ جاری کر دیں۔ آپ کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو سو اس میں نہریں

Marfat.com

بنا لیں یا جیسا کہ آپ کا خیال ہے کہ ہم پر آسمان سے ٹکڑے گراؤ۔ یا اللہ اور فرشتوں کو سامنے لا کھڑا کرو۔ یا آپ کے لئے کوئی سونے کا گھر ہو یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم آپ کے چڑھنے کو بھی نہیں تسلیم کریں گے۔ جب تک کہ آپ ہمارے لئے اوپر سے ایک کتاب نہ اتار لائیں جسے ہم پڑھ سکیں۔ کہہ دیجئے کہ سبحان اللہ! میں تو محض خدا کے پیغام پہنچانے والا بشر ہوں۔

شرح:۔ ارشاد ہوتا ہے کہ روح ایک ایسی حقیقت ہے جو خدا کے حکم سے ظہور پذیر ہوتی ہے وہ نہ خدا ہے نہ خدا کا جز بلکہ ایک مخلوق اور تربیت یافتہ پروردگار ہے۔ انسان کو اس کے بارے میں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔ فرماتا ہے کہ قرآن کو تمہارے سمجھنے کی خاطر آسان بنایا ہے۔ اگر ہم چاہتے تو اسے بھی روح کی طرح ایک معمہ بنا دیتے پھر تم اس سے کچھ بھی نہ سمجھ سکتے۔ مگر یہ ہماری رحمت ہے اور تم پر انتہائی احسان ہے کہ قرآن کو روح جیسے ادق مسائل کا مجموعہ نہیں بنایا۔ قرآن وہ عظیم الشان کتاب ہے کہ اگر انسان اور جن تمام کے تمام ایک دوسرے کے مددگار بن کر بھی آ جائیں اور قرآن جیسی ایک کتاب بنانا چاہیں تو وہ نہیں بنا سکتے۔ اس کے حقائق و معارف کا اختصار و ایجاز اور اس کی صوری و معنوی خوبیاں تمام معجزات ہیں اور انسانی دسترس سے بالاتر۔ ذرا قرآن کی تماثیل اور اس کے قصص ہی کو دیکھو کہ کس وضاحت سے ہم نے انسان کے فائدے کے لئے بیان کئے ہیں مگر افسوس! انسان ناشکر گزار ہے اور اس کی ناشکری یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ہم پر ایمان لانے کے لئے اسے کوئی نشانی نظر ہی نہیں آتی اور بظاہر ناممکن الوقوع اشیاء کا طالب ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں مذکور ہوا ہے کہ بعض مشرکین مکہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ اگر آپ خدا کے سچے نبی ہیں تو مکہ میں جہاں کوئی سبزی و روئیدگی نہیں اُگتی انگوروں اور پھلوں کے باغات اگا دیں' پانی کے چشمے بہا دیں اور اگر آسمان قیامت کے روز ٹکڑے ٹکڑے ہونے والا ہے تو آج ہی خدا سے درخواست کریں کہ ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرائے یا خدا اور ملائکہ ہم سے ہم کلام کر دیں یا آسمانوں پر سیڑھی لگا کر چڑھ جائیں اور وہاں سے ایک مکمل و مجلد کتاب لا کر ہمیں دیں کہ ہم اسے پڑھیں پھر ہمیں یقین ہو گا اور ہم خدا پر ایمان لے آئیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبران کو کہہ دیجئے میں خدا نہیں خدا کا ایک رسول ہوں اور میرا کام صرف یہ ہے کہ اس کا جو حکم ہو اسے تم لوگوں

Marfat.com

تک پہنچا دوں۔

ترجمہ آیات ۹۴-۱۰۰:- جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو کوئی چیز سوائے اس کے ایمان لانے کے ان کو مانع نہیں ہوئی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے ہوتے تو اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان کے پاس آسمان سے فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے۔ کہہ دیجئے کہ تمہارے اور میرے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے حالات سے واقف ہے اور سب کچھ دیکھتا ہے اور جسے اللہ سیدھی راہ پر ڈال دے وہی ہدایت یاب ہے اور جن کو وہ گمراہ کر دے تو آپ ایسے لوگوں کے واسطے سوائے خدا کے کوئی رفیق نہ پائیں گے اور ہم قیامت کے دن ان کو اوندھے منہ، اندھے، گونگے اور بہرے بنا کر اٹھائیں گے۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جب (آتش دوزخ) بجھنے کو ہوگی تو ہم اسے ان کے لئے اور بھڑکا دیں گے۔ یہ ان کی سزا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہمارے احکام کی نافرمانی کی اور کہا کہ کیا ہم جب ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے تو کیا ہمیں پھر از سر نو پیدا کیا جائے گا۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ وہ ذات اقدس ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا۔ وہ قادر ہے کہ ان کی مثل پیدا کر دے۔ اور ان کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔ جس میں کوئی شک نہیں مگر ظالم انکار کئے بغیر نہیں رہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک بھی ہو جاتے تو بھی خرچ ہو جانے کے ڈر سے ان کو بند کر کے رکھتے اور انسان بہت تنگ دل ہے۔

شرح:- فرمایا اکثر لوگ جو ایمان لانے میں تامل کرتے ہیں ان کا اعتراض یہی ہوا کرتا ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے کوئی مافوق البشر ہستی آنی چاہئے۔ ایک انسان انسان کا ہادی نہیں ہو سکتا۔ فرمایا یہ غلط ہے انسان کو انسان ہی تبلیغ کر سکتا ہے اور وہی ان میں مل جل کر رہ سکتا ہے اور تعلیمات الٰہیہ سے آشنا کرا سکتا ہے۔ اس واسطے ہم نے دنیا میں جس قدر بھی رسول بھیجے ہیں وہ سب بشر ہی تھے۔ اگر دنیا میں ملائکہ کرام بستے ہوتے تو پھر ہم ان کے پاس تبلیغ احکام کے لئے فرشتے ہی بھیجتے۔

فرمایا جو لوگ راہ ہدایت کو بھول جاتے ہیں ان کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہوتا اور ایسے لوگ جیسے حق و صداقت سے دنیا میں اندھے گونگے اور بہرے ہوتے ہیں ویسے ہی آخرت میں اٹھائے جائیں گے اور دوزخ کی آگ کا ایندھن بنیں گے۔ یہ ان کی کفر نوازی

Marfat.com

کی سزا ہوگی کیونکہ یہ افعال ان سے بدیں وجہ صادر ہوتے تھے کہ وہ سمجھے بیٹھے تھے کہ جب ہم ایک دفعہ مرجائیں گے تو دوبارہ ہمارا حشر نہ ہوگا۔ کیونکہ ہم مر کر مٹی اور خاک میں مل جائیں گے۔

فرماتا ہے! ذرا غور تو کرو جو خدا یہ زمین اور آسمان بنا سکتا ہے اگر وہ اسے تباہ کردے تو اس کے لئے کیا مشکل ہے کہ وہ ایسا ہی دوبارہ کھڑا کرے۔ فرماتا ہے یہ بات یوں تو بآسانی ہر شخص سمجھ سکتا ہے مگر ناشکری کی وجہ سے اکثر لوگ انکار ہی کرتے رہتے ہیں۔ فرمایا خدا انسان کسی طرح نہیں کہ اس کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ اسے جمع کر کے رکھتا ہے۔ کیونکہ انسان کو ڈر ہوتا ہے کہ اگر یہ چیز خرچ ہو گئی تو ممکن ہے دوبارہ میرے ہاتھ میں نہ آئے مگر تمہارا خدا ایسا نہیں وہ ہر چیز کے خرچ کرنے اور پیدا کرنے پر قادر ہے۔

ترجمہ آیات ۱۰۱-۱۱۱:- بلاشبہ ہم نے موسیٰ کو تو کھلی نشانیاں دیں سو بنی اسرائیل سے پوچھ لو جب وہ ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا کہ اے موسیٰ! میں خیال کرتا ہوں کہ تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ یہ چیزیں کسی نے نہیں اتاریں سوائے زمین و آسمان کے پروردگار کے اور یہ سمجھ بوجھ کی باتیں ہیں اور اے فرعون! میں خیال کرتا ہوں کہ تو ہلاک ہونے کو ہے۔ پھر اس نے چاہا کہ ان کے پاؤں اس سرزمین سے اکھاڑ دے۔ پس ہم نے اس کو جو اس کے ساتھی تھے سب کو غرق کر دیا اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ زمین مصر میں رہو بسو۔ مگر جب آخرت کا وعدہ آجائے گا تو ہم تم سب کو سمیٹ کر لے آئیں گے۔ اور ہم نے اسے سچائی سے نازل کیا ہے اور وہ سچائی سے نازل ہوا ہے اور آپ کو ہم نے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور قرآن کو تھوڑا تھوڑا اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر سنائیں اور ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اتارا ہے۔ کہہ دیجئے تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ۔ جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے جب ان کے سامنے یہ قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں سبحان اللہ بلاشبہ ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہا اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور روتے ہیں اور ان کی عاجزی اور بڑھتی جاتی ہے کہہ دیجئے تم اللہ کو پکارو خواہ رحمٰن کو جس نام سے بھی پکارو اس کے تو سب نام بہتر ہیں۔ اپنی نماز نہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل چپکے چپکے اور ان دونوں کے بین بین

Marfat.com

طریق اختیار کرو۔ کہہ دیجئے سب تعریفیں اللہ ہی کو زیبا ہیں۔ جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس سبب سے کہ کمزور ہے۔ اس کا کوئی مددگار ہے اور تم اس کی بڑائی کرتے رہا کرو۔

شرح:۔ ارشاد ہوتا ہے کہ مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لو وہ بھی پیغمبر تھے اور تم لوگ ان کی پیغمبری کو تسلیم بھی کرتے ہو۔ جب ہم نے ان کو نبوت کی خلعت عطا کی تو فرعون اور اس کی قوم نے آپ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور مختلف اوقات میں ان سے نو مختلف معجزے طلب کئے مگر باوجودیکہ وہ تمام معجزات دکھائے گئے پھر بھی وہ لوگ ایمان نہ لائے اور الٹا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساحر و مسحور کے نام سے پکارنے لگے۔ انہوں نے فرمایا اے فرعون! یہ معجزات جو تجھے دکھائے ہیں نہ میرے بس کے ہیں نہ کسی اور انسان کے بس کے ان کو ظاہر کرنے والا تو وہی مالک الکل اور قادر مطلق ہے اور اس بات کو یاد رکھ کہ اگر تو نے ہٹ دھرمی سے مخالفت کو جاری رکھا تو تو تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اس پر فرعون نے چاہا کہ ہمارے نبی کو ملک سے نکال دے۔ پس ہم نے اس گستاخی کی پاداش میں فرعون کو اس کی قوم سمیت دریا میں غرق کر دیا۔

فرمایا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے رسول برحق تھے اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے سچے رسول ہیں اور یہ قرآن حق و صداقت کے ساتھ ہم نے نازل کیا ہے۔ اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرنے میں ہماری یہ حکمت تھی کہ لوگ تھوڑا تھوڑا یاد کر لیں اور اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔ فرمایا! اے مخالفین! خواہ تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ مگر وہ لوگ جنہوں نے مبداء فیض سے علم و معرفت کی دولت حاصل کی ہے وہ جب قرآن کو سنتے ہیں تو اس کی تعلیم اور صداقت سے اس قدر متاثر ہوتے ہیں کہ فوراً سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدایا! تو پاک ہے اور تیرے وعدے سچے ہیں اور یہی کہتے کہتے ان پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور زیادہ سے زیادہ انکساری کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ مشرکین عرب "رحمٰن" ایک الگ معبود خیال کرتے تھے اور "اللہ" الگ۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ یا رحمٰن پکار پکار کر کچھ دعائیں مانگ رہے تھے۔ ابو جہل نے سن لیا اور کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تو کہتے ہیں کہ صرف ایک خدا کو پکارو مگر وہ خود رحمٰن کو بھی پکارتے ہیں اور اللہ کو بھی

Marfat.com

اس پر ارشاد ہوا کہ اللہ اور رحمٰن ایک ذات کے دو نام ہیں اور اس کے علاوہ اس کے اور بھی کئی اچھے اچھے نام ہیں جن کے ساتھ اس کو پکارا جا سکتا ہے۔ خدا انسان کی ہر دعا سنتا ہے۔ مگر پکارنے اور دعا مانگنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ نہ زیادہ اونچی آواز سے پکارا جائے نہ بہت آہستگی سے بلکہ درمیانی آواز سے دعا و مناجات کرنا زیادہ موزوں اور افضل ہے۔ فرمایا! ہر نوع خدائے یگانہ کی ہستی تمہارے فہم و ادراک سے بہت بالاتر ہے۔ اتنا سمجھ لو کہ وہ نہ اولاد کا محتاج ہے اور نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ نہ کسی کی مدد و اعانت کی اسے ضرورت ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس کی حمد و ثنا پکارے اور اس کی بڑائی بیان کرے۔

(۵۱) سورۃ یونس ع ۱۰

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی کہ لوگوں کو ڈرائے اور ایمان والوں کو اس بات کی خوشخبری سنائے کہ ان کے رب کے ہاں ان کے لئے مقام صدق ہے کافروں نے کہہ دیا کہ یہ تو بلاشبہ صریحاً "جادوگر ہے۔ یقیناً" تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر قرار پذیر ہوا اور تمام امور کا انتظام کرتا ہے۔ اس کے سامنے کوئی سفارش نہیں کر سکتا مگر اس کے بعد کہ وہ اجازت دے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے سو اس کی عبادت کرو تو کیا تم سوچتے نہیں۔ تم سب کو اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ لوٹائے گا تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے حق و صداقت کے ساتھ جزا دے اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ان کے لئے کھولتا ہوا پانی پینے کو ہوگا اور کفر اور انکار کی وجہ سے دردناک عذاب۔ وہ وہی ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو نور بنایا اور ان کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر

Marfat.com

سکو۔ خدا نے ان چیزوں کو محض حق و صداقت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ وہ آیتوں کو ان لوگوں کے لئے تفصیلاً بیان کرتا ہے جو علم اور یقین رکھتے ہیں۔ بلاشبہ لیل و نہار کے ردو بدل میں اور جو کچھ خدا نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے ان سب میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو پرہیزگار ہیں۔ وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور حیات دنیا ہی پر خوش اور اسی پر مطمئن ہو گئے ہیں۔ نیز وہ لوگ جو ہماری آیتوں سے بالکل غافل ہیں ایسے لوگوں کا ٹھکانا ان کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کا رب ان کو ایمان کی وجہ سے راستہ دکھائے گا۔ آسائش کے باغوں میں ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ وہ وہاں "سبحانک اللھم" پکارا کریں گے اور وہاں ان کی باہمی دعائے خیر سلام ہوگی۔ اور ان کی دعا کے آخری لفظ یہ ہوں گے کہ تمام حمد و ثنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام کائنات کا پروردگار ہے۔

شرح:- اس سورت مبارکہ میں صداقت وحی اور توحید خالص پر ایمان لانے کی ترغیب ہے تاکہ نہ دنیا میں ذلیل ہونے کی نوبت آئے نہ آخرت کے عذاب کی سختیاں جھیلنی پڑیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تمہارے فائدہ کی خاطر یہ کتاب نازل کی جارہی ہے۔ اس میں میرے احکام تفصیل سے درج ہیں۔ اور ہر حکم ایسا ہے کہ اس میں تمہارے لئے صد ہزاراں مکتیں ہیں۔ تمہیں ان احکام کے ماننے اور اس کتاب کو تسلیم کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں ہونا چاہئے وہ برگزیدہ انسان جس پر وحی کی جارہی ہے تمہاری قوم ہی کا ایک فرد ہے۔ تم اس سے اچھی طرح واقف ہو اور اس کی امانت و دیانت کو تسلیم کرتے ہو۔ پس نبوت کے معاملہ میں اس کی بات پر شبہ نہ کرو۔ یہ حکم کہ تم لوگوں کو ہماری نافرمانی سے ڈراؤ اور نیک اعمال کے اجر و ثواب کی خوشخبری سناؤ۔ ہمارا ہی دیا ہوا ہے۔ اس میں نہ کوئی شاعری ہے اور نہ ساحری بلکہ اس کلام کو تو ساحری و جادوگری سمجھنا بھی کفر ہے۔ دیکھو ہم نے زمین اور آسمان کو کل چھ دنوں میں بنا دیا اور امور دنیا کی مشین کو چلانا شروع کر دیا جو تم دیکھ رہے ہو کہ کس خوبی سے چل رہی ہے۔ سب روحیں جو پہلے ہی ایک دفعہ پیدا کر لی گئیں تھیں۔ باری باری اپنے اپنے موقع پر دنیا میں آرہی ہیں اور باری باری اپنا اپنا وقت گزار کر چلی جارہی ہیں۔ کسی کام میں ایک منٹ کا پس و پیش نہیں ہوتا۔ اور ان تمام کاموں میں سے کسی ایک کام میں بھی کسی ہاتھ بٹانے والے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ بلکہ

Marfat.com

ہر شخص ہمارا محتاج ہے پس یہاں رود رعایت اور سفارش و جانبداری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا یاد رکھو کہ اگر کسی شخص نے ہمارے احکام سے دنیا میں سرکشی کی اور آخرت میں ہم نے اسے عذاب دینا چاہا تو پھر کوئی اس کو بچا نہیں سکے گا۔ یاد رکھو تم سب کو پھر پھرا کر آخر ہمارے پاس آنا اور اعمال گزشتہ کا حساب دینا ہے۔ اس دن ہم بلا رو رعایت ہر کسی کو اس کے نیک اعمال کا نیک بدلہ اور برے اعمال کی سزا دیں گے اور سزا بھی ایسی الامان پکار اٹھو۔ دیکھو مجھ پر ایمان لانے کے لئے سورج کی روشنی، قمر کی چاندنی اور ستاروں کی تابانی تمہیں بار بار پکار رہی ہے۔ دن اور رات کا یکے بعد دیگرے آنا اور ان کے اندر تمہارے لئے راحت و عیش اور معیشت و زینت کے سامان ہونا ہی وجود باری تعالیٰ پر کافی دلیل ہے کہ تمہیں ہمارا بندۂ فرمانبردار بن کر رہنا چاہئے اور اگر تم دنیا کی دلفریبیوں کا اس درجہ شکار ہو گئے کہ کسی نشانی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ کسی داعی الی الحق کی بات کو بھی نہ سنا تو بس تمہارا ٹھکانا دوزخ کی آگ مقرر کیا جائے گا۔ اس میں پڑے جلتے رہو گے مگر وہ لوگ جو داعیان حق کی پکار کو سنیں گے۔ خدا کی قدرت کو دیکھ کر اس پر ایمان لائیں گے اس کی فرمانبرداری اور رضامندی پر خوش ہوں گے وہ سیدھی راہ پالیں گے۔ اس کا ہر کام خواہ وہ دنیاوی ہو یا دینی سنور جائے گا۔ دنیا میں اس کو اطمینان قلب اور فرحت دل نصیب ہوگی اور آخرت میں ابدی راحت اور جنت کی خوشگوار زندگی عطا ہوگی۔ وہاں پر سو خوشی کے شادیانے ہوں گے اور جہاں سے جو آواز آئے گی خدا کی طرف سے ان کو تحائف سلام بھیجے جائیں گے اور وہ شکریہ میں ہر وقت "الحمد للہ رب العلمین" ہی ورد زبان رکھیں گے۔ اس کے برعکس اگر تم اس فانی دنیا کے ساز و سامان پر مطمئن بھی ہو جاؤ تو کیا ایک طرف آرام پایا تو دوسری طرف دکھ موجود ہے پس چاہئے کہ عارضی کو چھوڑ کر دائمی فائدہ حاصل کرو۔

ترجمہ آیات ۱۱-۲۰:- اگر اللہ ان کی بداعمالیوں کی سزا ان کو جلدی ہی دیدیتا جیسا کہ یہ حصول فائدہ میں جلدی کا اظہار کرتے ہیں تو ان کی مدت حیات کبھی کی پوری ہو چکی ہوتی سو ہم ان لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے۔ چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکتے رہیں اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے۔ پڑا، بیٹھا اور کھڑا ہوا ہر حالت میں پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے

Marfat.com

کہ گویا اس نے ہمیں اس تکلیف کے دور کرنے کیلئے جو اسے پہنچی تھی کبھی پکارا ہی نہیں۔ اس طرح سے حد سے بڑھ جانے والوں کو ان کے اعمال آراستہ معلوم ہوتے ہیں اور ہم نے تم سے پہلے کئی قوموں کو جبکہ انہوں نے ظلم کیا ہلاک کر دیا حالانکہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے مگر اس پر بھی وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آتے۔ مجرموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کے بعد تمہیں زمین میں جانشین مقرر کیا تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جن کو ہماری ملاقات کی امید نہیں کہہ دیتے ہیں اس کے ما سوا کوئی اور قرآن لائیے یا اسے بدل ڈالئے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل ڈالوں میں تو صرف اس بات کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ تک بذریعہ وحی پہنچتی ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بلاشبہ میں یوم عظیم کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ کہہ دیجئے کہ اگر اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے اسے نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا۔ اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تم نہیں سوچتے سو اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کے احکام کو جھٹلائے۔ یاد رکھو کہ مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نفع دے سکتی ہیں نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں یہ کہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہیں اور نہ زمین میں۔ وہ پاک ہے اور ان کے شرک سے بالاتر ہے اور سب لوگ صرف ایک جماعت سے تھے پھر ان میں اختلاف پیدا ہوا اور اگر آپ کے پروردگار کی جانب سے پہلے ہی سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو جس چیز میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا۔ کہہ دیجئے کہ غیب کا علم تو اللہ ہی کو ہے سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

شرح:- اس رکوع میں منکران حق کے حالات کا پورا پورا نقشہ کھینچ کر بتایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو تبلیغ حق تو ضرور کر دی جاتی ہے اور وہ ہر ایک بات کو بخوبی سمجھ بھی لیتے ہیں مگر پھر بھی راہ حق کو قبول نہیں کرتے اور ان میں سے چند منچلے لوگ جو تم کو یہاں

Marfat.com

تک کہہ دیتے ہیں کہ اے نبی! اگر نافرمانی پر عذاب آسکتا ہے تو ہم نافرمانوں پر کیوں عذاب نہیں ٹوٹ پڑتا۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح خدا اپنی مخلوق کی اچھی باتوں کو فوراً قبولیت کا شرف بخش دیتا ہے اگر بری باتوں کو بھی اسی طرح جھٹ پٹ قبول کرنے لگے تو چند ہی دنوں میں دنیا کا صفایا ہو جائے۔

انسان عجلت پسند ہے اور جو کام کرنے چاہے خواہ اچھا یا برا جھٹ پٹ ہی کر لینا چاہتا ہے۔ اور یہی اس کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ پس وہ لوگ جو خدا سے بے نیاز ہو چکے ہیں ہم ان پر بھی فوراً عذاب نہیں بھیجتے خواہ وہ اس کے طالب ہی کیوں نہ ہوں۔ ہم اس دنیاوی زندگی میں اپنی سرکشی و نافرمانی کے تلاطم خیز سمندروں میں ان کو غوطے کھانے کو چھوڑ دیتے ہیں۔ پس جب وہ اپنا اپنا وقت پورا کر لیں گے پھر جزا سزا مرتب ہوگی۔ دیکھو جب ان منکران حق کو بھی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے چلتے پھرتے ہر وقت ہم ہی سے درخواست کرتے کہ خدایا کہ ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا۔ اگر ان کو معلوم نہ ہوتا کہ ہمارا خالق ہمارا مالک اور ہمارا رازق وہی ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے تو پھر ہم سے نجات کے لئے کیوں خواہاں ہوتے پس معلوم ہوا کہ ہر انسان دل سے تو خدا کا قائل ہے مگر اس کی نافرمانی کرتا ہے۔ اس واسطے جب وہ تکلیف دور ہو جاتی ہے تو پھر خدا کو بھول جاتا ہے گویا اس نے خدا سے کبھی کوئی دعا ہی نہیں کی تھی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حد سے گزرنے والے تمام لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ فرماتا ہے کہ جب ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی کسی قوم کے تمام افراد یہی طرز عمل اختیار کر لیتے ہیں تو لامحالہ ہمیں اس قوم مجرمین کی بجائے کوئی دوسری قوم سطح ارضی پر لانی پڑتی ہے۔ پس اتمام حجت کرنے کے بعد ہم نے اب تمہیں برگزیدگی عطا کی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو۔ دیکھو تمہارے اردگرد جو اقوام رہتی ہیں وہ قرآن پر طرح طرح کے اعتراضات کرتی ہیں وہ چاہتی ہیں کہ قرآنی احکام ان کی منشا کے مطابق ہوں مگر ان کو سنا دو کہ قرآن خدا کا کلام ہے اس میں کمی بیشی قطعاً ممکن نہیں۔ اے پیغمبر اسلام ان کو سنا دو کہ میں اپنی ذاتی خواہش کو اس میں کس طرح داخل کر سکتا ہوں مجھے تو جو کچھ بذریعہ وحی پہنچایا جاتا

Marfat.com

ہے وہ سن و عن میں تمہارے حوالے کر دیتا ہوں۔ مجھے صرف اس قدر تمنا ہے کہ تم ان احکام پر عمل پیرا ہو کر آنے والے عذاب کی شدت سے بچ جاؤ۔ وہ عذاب کوئی معمولی عذاب نہیں ہوگا۔ اے پیغمبر کہہ دیجئے مجھے خدا ہی کی طرف سے ایسا حکم ہے کہ میں یہ تمام باتیں تم کو سنا دوں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں ہرگز تم سے کچھ نہ کہتا۔ میں اپنی عمر کا ایک بہت بڑا حصہ تمہارے اندر گزار چکا ہوں اور تم جانتے ہو کہ خائن و بد دیانت نہیں ہوں۔ یہ خائنوں کا کام ہے کہ وہ افترا پردازی کریں یا جھوٹ بولیں تو پھر اس سے بڑھ کر کون زیادہ ظالم ہوگا۔ جو خدا کے متعلق بھی جھوٹی بات کہنے سے گریز نہ کرے۔ ایسا آدمی تو قطعاً فلاح نہیں پاتا اس کے بعد فرمایا کہ منکران توحید کی عقل کو تو دیکھو کہ ایک خدا کو چھوڑ کر سینکڑوں کے سامنے سر بسجود ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے کوئی بھی ان کے نفع نقصان پر قادر نہیں۔ ایک دروازہ چھوڑتے ہیں اور ہزاروں جگہ ناصیہ فرسائی کرتے ہیں۔ حالانکہ کسی جگہ سے کچھ بھی نہیں ملتا کیونکہ سوائے خدا کے اور کسی کے پاس کچھ بھی نہیں وہ جو خود تمہاری طرح محتاج ہوں وہ تمہیں کیا دے سکتے ہیں فرمایا ہے کہ ابتدا میں سب لوگ خدائے واحد کے پرستار تھے مگر آہستہ آہستہ نافرمانوں کی جماعت الگ ہوتی گئی۔ اگر ہم چاہتے تو ان سب کو ایک ہی دفعہ ہلاک کر دیتے مگر ہم نے ایسا نہیں کیا۔ پس مسلمانو! تم ان لوگوں کو ہمارے احکام سنا دو اور اگر نہ مانیں تو ان کو انتظار کرنے دو تا آنکہ اپنی آنکھوں سے موجودہ عذاب کو دیکھ لیں۔

ترجمہ آیات ۲۱-۳۰:- جب ہم لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد لطف و کرم کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ ناگہاں ہمارے احکام میں حیل و حجت سے کام لینے لگتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اللہ مکر کی سزا بہت جلد دیا کرتا ہے۔ یاد رکھو کہ ہمارے فرشتے تمہاری حیلہ سازیوں کو لکھتے جاتے ہیں وہی تو ہے جو تم کو خشکی اور تری میں چلاتا ہے۔ حتی کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ موافق ہوا کی مدد سے ان کو لے کر چلتی ہیں اور یہ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ فجہ" ان پر آندھی چلنے لگتی ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں چڑھی چلی آتی ہیں اور وہ یقین کرنے لگتے ہیں کہ اب وہ چاروں طرف سے یقیناً" گھر چکے ہیں اس پر وہ مخلصانہ بندگی کا اقرار کر کے اللہ ہی کو پکارتے ہیں کہ تو نے ہمیں اس سے نجات دلا دی تو ہم ضرور تیرے شکر گزار رہیں گے۔ پھر جب وہ ان کو بچا لیتا ہے تو وہ ناحق زمین میں سرکشی کرنے لگتے

Marfat.com

ہیں۔ اے لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تمہاری ہی جانوں پر ہے یہ دنیاوی زندگی کے اسباب ہیں۔ پھر تمہیں ہماری جانب آنا ہے اس وقت ہم تم کو بتادیں گے جو کچھ تم کرتے تھے۔ دنیوی زندگی کی مثال اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر وہ زمین کی روئیدگی کے ساتھ جسے انسان اور حیوان کھاتے ہیں مل گیا۔ یہاں تک کہ زمین مزین و دیدہ زیب نظر آنے لگتی ہے اور اس کے مالکوں نے یقین کرلیا کہ وہ اس پر پوری طرح قادر ہیں۔ تو رات کو یا دن کو ہمارا حکم عذاب آپہنچا۔ پھر ہم نے ان کو کاٹ کر یوں رکھ دیا کہ گویا وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے نشانیوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ جن لوگوں نے نیکو کاری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور کچھ زیادہ بھی اور ان کے چہروں پر نہ سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت۔ یہ لوگ جنتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جن لوگوں نے برائیاں کیں ان کے لئے برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا اور ان پر ذلت چھا جائے گی۔ ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور ان کا یہ عالم ہوگا کہ ان کے چہروں پر شب تاریک کے ٹکڑے اوڑھا دیئے گئے ہیں۔ یہ لوگ دوزخی ہیں۔ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شرکاء اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ پھر ہم ان کے درمیان تفرقہ ڈال دیں گے اور ان کے شرکا ان سے کہیں گے کہ تم نے ہماری کبھی پرستش نہیں کی۔ سو تمہارے اور ہمارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے۔ ہم تو تمہاری عبادت سے محض ناواقف تھے۔ وہاں ہر شخص اپنے اعمال کو جو اس نے کئے ہوں گے جانچ لے گا اور یہ اللہ کی طرف جو ان کا سچا مالک ہے لوٹائے جائیں گے اور جو افترا پردازیاں یہ کیا کرتے تھے سب ان سے جاتی رہیں گی۔

شرح:- اس رکوع میں انسان کی ناشکری اور اس کی ناپائیدار زندگی کی ایک مثال دی ہے اور اسے آخرت کی شدت سے ڈرایا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کی عادت ہے کہ جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ رو رو کر ہم سے دعواتیں کرتا ہے کہ خدایا! میری اس تکلیف کو دور کردے میں تیرا فرمانبردار بندہ بن کر رہوں گا مگر جب اس کی تکلیف دور ہو جاتی ہے تو وہ اپنا وعدہ بھول جاتا ہے اور وعدہ وفائی میں سو طرح کے حیلے بہانے تلاش کرتا

ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جس طرح انسان اللہ کی فرمانبرداری کے معاملہ میں حیلے بہانوں اور مکر و فریب سے کام لیتا ہے اسی طرح اگر خدا بھی اسے عذاب میں ڈالنے کے لئے جلدی انتظام کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر وہ ایسا نہیں کرتا اس لئے اپنے فرشتوں کو حکم دے رکھا ہے کہ لوگ جو کچھ بھی کرتے ہیں لکھتے جاؤ پس جب یہ اپنی دنیاوی زندگی پوری کر کے آئیں گے تو پھر ان کو اعمال بد کی سزا دی جائے گی۔

ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کی ناشکری اور اس کی فریب کاری کی ایک مثال سنو! تم نے اکثر دیکھا ہوگا کہ انسان جب کبھی کشتی میں بیٹھ کر سمندر کا سفر اختیار کرتا ہے تو اس کے خیال میں سفر کی خوشگوار ہوا کی ٹھنڈک اور موسم کی موزونیت پا کر بڑی خوشی ہوتی ہے۔ جب کشتی منجدھار میں پہنچتی ہے اور طوفان کی لپیٹ میں آکر ڈوبنے لگتی ہے اور ان کو یقین ہو جاتا ہے کہ اب فرار کی کوئی صورت نہیں رہی تو اخلاص کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں دعائیں کرنے لگتے ہیں کہ خدایا تو غفور الرحیم ہے اور میں بندہ گنہگار ہوں۔ تیری رحمت کی وسعت کی کوئی انتہا نہیں تیرے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے۔ ماناکہ میں ہمیشہ سے سیاہ کار ہوں مگر تو اس عذاب سے اس مرتبہ بچالے تو تمام عمر تیری عبادت کروں گا اور کبھی تجھے نہ بھولوں گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم اپنے بندوں کے حال پر رحم کرتے ہیں اور اسے طوفان میں غرق ہونے سے بچا لیتے ہیں اور صحیح و سلامت کنارے پر لگا دیتے ہیں۔ اب وہ جو کنارے پر لگتا ہے تو اپنی تمام باتیں اور مواعید بھول جاتا ہے اور پہلے کی طرح بلکہ اس سے بھی چند قدم آگے بڑھ کر خدا کی نافرمانی میں حصہ لینے لگتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کی اس قسم کی سرکشی خود اس کی اپنی ذات کے لئے خطرناک ہے یہ دنیاوی ساز و سامان بہت جلد ختم ہو جانے والا ہے۔ پھر ہم تمہیں نافرمانی و ناشکری کی سزا کا مزا چکھائیں گے۔ اس کے بعد حیات دنیاوی کی یہ مثال دی۔ تم دیکھتے ہو کہ بارش ہوتی ہے تو کسان کی کھیتی باڑی سرسبز و شاداب ہو کر مالک کا دل لبھانے لگتی ہے اور وہ اس کی بہار دیکھ کر اتنا خوش ہو جاتا ہے کہ پھولا نہیں سماتا اور سمجھتا ہے کہ اب کسی طرح کا کوئی نقصان اس کی کھیتی کو نہیں پہنچ سکتا۔ حالانکہ یہ اس کا خیال خام ہی ہوتا ہے۔ ہم اگلے ہی دن کوئی اس قسم کی ہلاکت آفرین ہوا وہاں بھیج دیتے ہیں کہ اس کا کھیت تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کبھی کچھ تھا ہی نہیں۔ اب وہ روتا اور شکایت کرتا ہے۔

Marfat.com

یہی حال دنیاوی زندگی کا ہے۔ انسان ایک قطرۂ آب سے پیدا کیا جاتا ہے۔ پھر ایک بالشت گوشت کے لوتھڑے سے ترقی دے کر قوی ہیکل مرد بنا دیا جاتا ہے۔ اب جب کہ وہ پوری طرح جوان ہو جاتا ہے۔ تو سمجھتا ہے کہ کوئی ہستی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ پھر تو وہ خدا کے احکام کو بھی پس پشت ڈالنے لگتا ہے۔ زیر دستوں کو ستاتا ہے۔ کمزوروں کے حقوق چھیننے لگتا ہے۔ دھوکہ، فریب سے دنیا میں فساد پھیلاتا ہے اور کسی چیز سے خائف نہیں ہوتا۔ پس تم دیکھتے ہو کہ تمہارے دیکھتے دیکھتے اسے فنا کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور پھر وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا وہ دنیا پر کبھی آیا ہی نہ تھا۔ پس ایسی بے مایہ زندگی پر غرور و تکبر کیا معنی۔ یاد رکھو کہ اللہ تم کو ایسی راہ کی طرف بلاتا ہے جس پر تم ہر دو جہان میں راحت و آرام سے رہو۔ یاد رکھو کہ اچھے کام کرنے والے نہ دنیا میں ذلیل ہوتے ہیں نہ آخرت میں۔ البتہ برے کام کرنے والے کا منہ یہاں بھی سیاہ اور وہاں بھی سیاہ۔ فرماتا ہے میری عبادت نہایت اخلاص سے کرو۔ شرک و نفاق کو قریب نہ پھٹکنے دو۔ خدا کے علاوہ جن کو اپنا کارساز اور حامی سمجھتے ہو وہ تمہاری کوئی حمایت نہیں کر سکیں گے۔ سبھی کو خدا کے روبرو پیش ہو کر اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا اور وہاں کذب و افترا کام نہ آسکے گا۔ نہ دھوکا فریب سے کوئی مدد ملے گی۔ پس ابھی سے اپنے خالق حقیقی کی طرف، توجہ کر لو۔

ترجمہ آیات ۳۱-۴۰:- پوچھئے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں کون روزی پہنچاتا ہے۔ یا کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور کون زندہ کو مردے سے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور کون دنیا کے کاموں کا انتظام کرتا ہے۔ فوراً کہیں گے کہ "اللہ" تو پوچھئے کہ تم ڈرتے نہیں؟ سو یہی اللہ تمہارا حقیقی پروردگار ہے پس حق کے بعد سوائے گمراہی کے اور کیا ہے؟ سو تم کدھر کو پھرے چلے جا رہے ہو۔ اسی طرح آپ کے رب کی بات ان نافرمانوں لوگوں کے حق میں پوری ہو کر رہی کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ پوچھئے کہ تمہارے شرکاء میں سے کوئی ایسا ہے جو خلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کرے پھر اسے مار کر دوسری بار بنائے۔ فرما دیجئے اللہ ہی خلقت کو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ لوٹائے گا پس تم کدھر بہکے ہوئے جا رہے ہو۔ پوچھئے کہ تمہارے شرکاء میں سے کوئی ہے جو حق کی راہ دکھائے۔ فرما دیجئے کہ اللہ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے۔ کیا وہ جو حق کی راہ دکھاتا ہے اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو بجائے راستہ سوجھانے کے خود رستہ نہ

Marfat.com

پائے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو اور ان میں سے اکثر تو محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔ گمان حق سے بے پروا نہیں کر سکتا۔ بیشک اللہ کو ان کے اعمال کا پورا پورا علم ہے اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور بنائے بلکہ یہ تو ان کتابوں کا مصدق ہے جو اس سے پہلے موجود ہیں اور ضروری احکام کی تفصیل ہے۔ اس میں ذرہ برابر شک و شبہ نہیں پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اس کو پیغمبر نے خود بنا لیا ہے۔ کہہ لیجئے کہ تم اس جیسی ایک ہی سورت بنا لاؤ۔ اور اس کے سوا جن جن کو بلا سکتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے ایسی چیز کو جھٹلایا ہے جس کے علم پر انہوں نے پورا پورا قابو نہیں پایا اور ابھی اس کا انجام ان پر رونما نہیں ہوا۔ اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو اس پر ایمان لے آتے ہیں اور بعض ہیں جو ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں خدا کی ہستی کے ثبوت اور اس کے سامنے سجدہ ریزی کی ضرورت پر دلائل و براہین بیان فرمائے ہیں۔ ارشاد فرمایا ہے کہ بھلا بتاؤ زمین میں کھانے پینے کی جو اشیاء پیدا ہوتی ہیں ان کا پیدا کرنے والا کون ہے۔ درختوں' پودوں' پھلوں اور پھولوں کو پیدا کر کے کون تمہاری ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ آسمانوں پر سورج' چاند اور ستارے کس نے بنائے ہیں؟ بادلوں سے مینہ کون برساتا ہے۔ تمہیں ماننا پڑے گا کہ ان اشیاء کی صفت و تخلیق خدا کے سوا اور کسی کے بس کی بات نہیں۔ پس جو ان احسانات اور الطافات کا مالک ہو وہی اس بات کا حقدار ہے کہ معبود واحد کہلائے اور شکر گزاری اسبات کا نام ہے کہ اس یگانہ کی عبادت کی جائے اور اسی کی نافرمانی کا خوف دل میں رکھا جائے۔ پھر اس خالق اکبر کو دیکھو کہ وہ لاشیء سے عجیب عجیب اشیاء پیدا کرتا ہے۔ زمین کو دیکھو محض ایک بے جان چیز ہے۔ مگر پھل پھول و درخت اور اناج ایسی گرانقدر چیزیں اس مردہ زمین سے پیدا ہوتیں ہیں۔ پھر کتنے ہی حشرات الارض ہیں کہ زمین سے نکل کر سطح ارضی پر پھیل جاتے ہیں اور اپنے پیدا کرنے والے کی قدرت کاملہ کے گیت گاتے پھرتے ہیں خود انسان ہی کی پیدائش کو دیکھو ایک قطرہ آب سے کتنا بڑا لحیم و شحیم اور صاحب دانش و بینش انسان پیدا کیا ہے جو اس کائنات عالم کی ہر چیز کو باوجود اپنی فطری صنعت کے مطیع و منقاد کر لینے پر قادر ہوتا ہے تو کیا خدا کی خدائی کے لئے اس سے بھی زیادہ کسی ثبوت کی ضرورت

Marfat.com

ہے۔ اور سنو! کان اور آنکھیں اتنی بڑی نعمت ہیں کہ دنیا کا کوئی فرد بشر بھی سماعت و بینائی کے بغیر زندگی کی راحت نہیں پا سکتا۔ سوچو یہ کس نے عطا کیں ہیں۔ وہ خالق مطلق جس نے ان اشیاء کو پیدا کیا ہے۔ وہی خدا ہے وہی اسبات کا حقدار ہے کہ انسان کا قبلہ حاجات اور اس کارِ حقیر حقیقی بنے اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز چیز دیکھنا مطلوب ہو تو آؤ دیکھو دنیا کے بیشمار ممالک ہیں۔ ہر ملک میں الگ الگ حکومت ہے جو متعدد حضرات کے باہمی تعاون اور مشاورت سے چل رہی ہے۔ گویا صرف اس زمین کی حکومت لاکھوں انسانوں کے ہاتھوں میں ہے۔ آسمان کو ابھی چھوڑ دو۔ ارضی حکومتیں ہی اپنے اپنے ممالک کا نظم و نسق درست نہیں رکھ سکتیں مگر خدا ہی ہے کہ کیا زمین اور کیا آسمان کی حکومتیں سب کی سب ایسے نظام سے چلا رہا ہے کہ کوئی ذرہ بھی اس کے حکم کے بغیر نہیں ہل سکتا اور خواہ کوئی چیز کتنی چھوٹی حقیر اور بے مایہ کیوں نہ ہو۔ اس کی نگاہ سے اجھل نہیں ہوتی۔ یہ دلائل و شواہد پیش کرنے کے بعد سوال ہوتا ہے کہ لوگو! اگر تم ان باتوں کو درست مانتے ہو اور حقیقتاً" مانتے بھی ایسا ہو تو پھر نافرمانی کے نتائج و عواقب سے کیوں بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ تمہارا معبود حقیقی وہی ہے جو بذکورہ بالا صفات کا مالک ہے پس جب تمہیں یہ بات معلوم ہو چکی ہے تو پھر تم کیوں اس کی فرمانبرداری نہیں کرتے۔ یہ حق ہے اسے قبول کر لو۔ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ جس طرح روشنی کی ضیاپاشیوں کے بعد اندھیروں کی تاریکیاں ہی باقی رہ جاتی ہیں اور اسی طرح حق کی حقیقت نمائیوں کے بعد باطل کی ہرزہ سرائیاں جو باقی رہ جاتی ہیں پس وہ لوگ جو حق کا ساتھ چھوڑ دیں وہ یقیناً" اللہ کے دشمن ہیں اور عذاب ہر دو جہان کے مستوجب۔ دیکھو کائنات عالم کو کس نے اول مرتبہ پیدا کیا۔ کون اسے فنا کرتا ہے اور بالآخر کون اسے محاسبہ کے لئے دوبارہ پیدا کرے گا۔ خدا ہی تو ہے جسے ان باتوں کی قدرت ہے پھر کیا بات ہے کہ تم اس کے شکر گزار تو ہوتے نہیں الٹے ان کے دروازوں پر ماتھے رگڑنے جاتے ہو جن سے تمہیں کوئی مستقل فائدہ نہیں۔ جو خود تمہاری طرح خدا کے محتاج ہیں۔ بھلا تمہیں ان کا ممنون احسان ہونا چاہئے یا اسے خدائے یگانہ کا جو تمہیں بھی اور ان سب کو بھی جن کو تم نے کارساز بنا رکھا ہے روزی عطا کرتا ہے۔ پس تمہیں چاہئے کہ خدا ہی کے سامنے سرنگوں رہو اور اسی کی عبادت کرو۔ یہ بات خوب یاد رکھو کہ باطل پرستیوں سے کوئی کام نہ چل سکے گا۔ کیونکہ خدا سے تو دلوں کے اسرار بھی پوشیدہ

Marfat.com

نہیں وہ نیکی کا بدلہ نیک اور بدی کا بدلہ عذاب سے دے گا۔ یا دکھو کہ وہ لوگ جو قرآن کے منزل من اللہ ہونے میں شک کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے کسی انسان میں قوت نہیں کہ وہ اس جیسا کلام بنا سکے۔ اس میں پہلی کتابوں کی تصدیق بھی موجود ہے اور رہتی دنیا تک کے لئے مفصل احکام بھی ہیں۔ اگر کسی کو شک ہو تو اسے کہہ دو کہ تمام قرآن کا مقابلہ کرنا تو ایک بڑا کام ہے تم اس جیسی ایک سورت ہی بنا لاؤ اور اس کی ایک سورت کے بنانے میں جس کسی سے مدد لینا چاہو لے لو۔ خواہ تمہارا مددگار انسان ہو یا جن ہو۔ آسمان میں ہو یا زمین میں جس قدر زور لگا سکتے ہو لگا دیکھو۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ قرآن کی سورتوں جیسی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے۔ انسانوں کا خاصہ ہے کہ جس چیز کی حقیقت و اصلیت کا اس پر انکشاف نہیں ہوتا جھٹ اس کی تکذیب کر لیتا ہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ابتدائے آفرینش سے ہی۔ ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ تاریخ تمہیں بتلائے گی کہ جھٹلانے والے ظالموں کو ہمیشہ عبرتناک سزائیں ملتی رہتی ہیں۔ سب انسان ایک جیسے نہیں ہوتے۔ وہ بھی موجود ہیں جن کا قلب سلیم اور فطرت صحیح ہے وہ اللہ پر اللہ کے احکام پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آتے ہیں۔ مگر بعض ایسے بھی ہیں جن کے محاسن انسانیت تمام مٹ چکے ہیں اور سوائے فتنہ و فساد کے کچھ ان سے بن نہیں پڑتا۔ یاد رکھو خدا ان سب طرح کے لوگوں کی کارگذاریوں سے واقف ہے اور فتنہ پردازوں کو بھولا ہوا نہیں۔

ترجمہ آیات ۴۱-۵۳:- اگر یہ آپ کو جھٹلاتے رہیں تو کہہ دیجئے کہ میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل۔ تم میرے اعمال کے جوابدہ نہیں اور میں تمہارے اعمال کا جوابدہ نہیں اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے ہیں کیا آپ ان بہروں کو سنا سکیں گے اگرچہ کچھ بھی عقل نہ رکھتے ہوں اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف دیکھتے ہیں تو کیا آپ ان اندھوں کو راستہ دکھا سکیں گے اگرچہ وہ بصیرت نہ بھی رکھتے ہوں۔ اللہ لوگوں پر ذرا برابر ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور جس دن اللہ ان کو جمع کرے گا تو وہ دنیا یا برزخ کے متعلق سمجھیں گے کہ گویا وہ دن میں ایک گھڑی بھر کے اندازے میں رہے ہیں۔ ایک دوسرے کو وہ پہچانیں گے اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھوٹ سمجھا۔ یقیناً وہ خسارے

Marfat.com

میں رہے اور وہ راہ راست پر نہ تھے۔ اگر ہم اس عذاب کا حصہ جس کا ان لوگوں سے وعدہ ہے آپ کے سامنے بھیجیں یا آپ کی مدت حیات پوری کر دیں، بہر حال ان کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔ اللہ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے اور ہر ایک امت کے لئے ایک رسول ہے پھر جب لوگوں کا رسول آچکتا ہے تو انصاف کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر کبھی ظلم نہیں کیا جاتا اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہو گا اگر تم سچے ہو۔ کہہ دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لئے بھی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ کو منظور ہو ہر ایک قوم کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ جب ان کا وقت آجاتا ہے تو نہ ایک ساعت پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ فرما دیجئے کہ دیکھو تو سہی کہ اگر تم پر اس کا عذاب رات کو یا دن کو آجائے تو ان مجرموں کو کس بات کی جلدی ہے۔ کیا جب عذاب آنازل ہو گا تو یقین کرو گے اس وقت او راس سے پہلے تو تم نے اس کے متعلق جلدی مچا رکھی تھی۔ پھر ان لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا جائے گا کہ ہمیشہ کا عذاب چکھو۔ تم ان ہی اعمال کا بدلہ پاؤ گے جو کرتے رہے ہو اور آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات حق ہے کہہ دیجئے کہ ہاں میرے پروردگار کی قسم یہ بات یقیناً حق ہے اور تم خدا کو عاجز نہیں کر سکتے۔

شرح:- یہاں انسان کو پوری آزادی دی جاتی ہے کہ جو چاہے کرے مگر نیکی اور بد کے نتائج و عواقب کو بھی ساتھ ہی ساتھ نہایت صراحت و وضاحت کے ساتھ بیان فرما دیا ہے کہ کوئی شخص ناواقف نہ رہے نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے بعد آنے والے مبلغین اسلام کو بتا دیا گیا ہے کہ تمہارا فرض صرف اس قدر ہے کہ تم احکام اسلام کو مخلوق خدا تک باحسن طریق پہنچا دو۔ اس کے بعد ہر شخص کی اپنی مرضی ہے کہ خواہ کوئی حکم مانے یا نہ مانے نتائج وہ خود بھگتیں گے۔ اگر تم نے ان کو دو راہیں دکھا دی ہیں تو انہیں اختیار دو کہ وہ جو سی راہ چاہیں اختیار کر لیں سنا دو کہ ہاں تم اپنا کام کئے جاؤ۔ ہم اپنا کام کئے جاتے ہیں مگر اتنا یاد رکھو کہ ہمیں تمہارے اعمال سے نفرت کلی ہے اور ہم کسی طرح تمہارے مد و معاون نہیں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص فطرت سلیمہ کو ایک دفعہ برباد کر دیتا ہے اس کے اعضاء و جوارح اس کے قابو میں نہیں رہتے۔ چنانچہ دیکھنے میں وہ صحیح و سالم انسان دکھائی دیتا ہے۔ مگر ایک ایک کر کے اس کے تمام جوارح انہیں جواب دے چکتے

Marfat.com

ہیں۔ تمہیں ان کے کان تو ضرور دکھائی دیتے ہیں مگر ان میں طاقت شنوائی نہیں ہوتی۔ وہ بالکل مادر زاد بہروں کی طرح ہوتے ہیں۔ پس تمہاری دعا مادر زاد بہرے کانوں پر پڑتی ہے اور کوئی اثر نہیں کرتی پھر تم ان کی آنکھیں بھی دیکھتے ہو مگر طاقت بینائی انہیں جواب دے چکی ہے۔ اگرچہ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں مگر جب بینائی ہی نہیں تو دیکھیں گے کیا۔ لہٰذا انہیں توقع نہ رکھنی چاہئے کہ اندھے بھی سیدھی راہ پر چل سکتے ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ ہم کبھی نہ کسی کو بہرہ کرتے ہیں نہ اندھا جو کچھ انسان کرتا ہے اپنے اختیار سے کرتا ہے۔ ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ اپنی مخلوق پر ظلم کریں۔ ہم غفور الرحیم اور تواب و کریم ہیں۔ ظالم و بے انصاف نہیں نہ کسی سے رو رعایت کا معاملہ کرتے ہیں مگر انسان کو ان حقائق کا عین الیقین اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب حشر کا دن آئے گا اور گنہگاروں کا نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ پھر وہ اپنے ہم مشربوں کو پہچانیں گے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنی غلطیوں کا اعتراف کریں گے مگر اس وقت کے اعتراف سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اور نہ اس آہ و پکار سے کچھ حاصل اور اگر یوم حشر سے پہلے ہی کسی قوم کو آخرت کے عذاب کا تھوڑا سا نقشہ دکھا دیا جائے تو اس سے مجرموں کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ یہ واقع میں ان کی ہلاکت کا باعث ثابت ہوتا ہے۔

اے پیغمبر اسلام! رسول ہمیشہ سے اقوام عالم کے پاس آتے رہے ہیں اور کبھی کسی فرد پر ظلم نہیں کیا گیا اور جس طرح آج تم سے کہا جا رہا ہے کہ قرآن کے احکام کی نافرمانی سے جو عذاب ہم پر آ سکتا ہے لے آؤ۔ اسی طرح سے پہلے رسولوں کو بھی جواب دیا جاتا رہا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ صرف یہ کہہ دو کہ عذاب کا لانا ہمارا کام نہیں۔ ہم تو اپنے نفع و نقصان کی بھی صرف اس قدر بات کر سکتے ہیں جس قدر خدا نے ہمیں اختیار دے رکھا ہے اور کسی قوم پر عذاب نازل کرنا ہمارے اختیار سے باہر ہے۔ پس ہم تمہیں اس قسم کی کوئی دھمکی دینے کو تیار نہیں۔ ہر فرد بشر اور ہر قوم کا ایک وقت مقرر ہے اس وقت سے نہ کسی کو پہلے جانا ہے نہ بعد میں اور یہ بھی کسی کو معلوم نہیں کہ وہ وقت کب ختم ہو جائے گا۔ صبح شام نہ معلوم کس وقت اللہ کا عذاب گنہگاروں کو گھیر لے۔ یہ لوگ کیوں عذاب کے لئے اس قدر جلدی کرتے ہیں۔ جب ان نافرمانوں کو ایک دفعہ عذاب میں ڈالا گیا تو پھر انہیں ہمیشہ کے لئے اسی میں جلنا اور گھلنا ہوگا اور کسی کی مجال نہ ہوگی کہ وہ فیصلہ الٰہی کے خلاف

Marfat.com

کوئی حرکت کر سکے۔

ترجمہ آیات ۵۴-۶۰:- ہر وہ شخص جس نے نافرمانی کی۔ دنیا بھر کی چیزیں اگر اس کے پاس ہوں تو بطور فدیہ دینا چاہے گا جب عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ تو ندامت کو دل ہی دل میں چھپائیں گے۔ اور ان کے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ خبردار! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے بلاشبہ سب اللہ کا ہے یہ بھی سن رکھو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اس کی جانب تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ اے لوگو! بلاشبہ ہمارے پاس تمہارے رب کی طرف سے وعظ و نصیحت اور سینوں کی بیماریوں کی دوا اور مومنوں کے لئے ہدایت و رحمت آ پہنچی ہے۔ کہہ دیجئے کہ سوائے اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ان کو خوش ہونا چاہئے یہ ان تمام چیزوں سے کہیں بہتر ہے جن کو لوگ جمع کرتے ہیں۔ ان سے کہیے کہ یہ تو بتلاؤ کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا اس میں سے کچھ تم نے حرام قرار دیا اور کچھ حلال ٹھہرایا۔ پوچھئے کہ کیا اللہ نے تم کو حکم دیا ہے یا اللہ پر بہتان باندھتے ہو۔ اور وہ لوگ جو اللہ پر بہتان باندھتے ہیں ان کا روز قیامت کے متعلق کیا خیال ہے۔ اللہ لوگوں کے حق میں بلاشک بڑے فضل والا ہے۔ لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

شرح:- سزا سے بچنے کے لئے تین ہی طریقے ہو سکتے ہیں۔ ایک فرار دوسرے سفارش اور تیسرے رشوت و معاوضہ فرمایا کہ انسان کے پاس دھرا ہی کیا ہے جو وہ گناہوں کی پاداش میں بطور معاوضہ دے سکے اور اگر بالفرض زمین و آسمان کی تمام بادشاہی کا مالک بھی ہو جائے اور عذاب سے بچنے کی خاطر وہ تمام بادشاہی خدا کے سپرد کر دے جب بھی عذاب ٹل نہیں سکتا اور فیصلہ جو کچھ بھی صادر ہوگا حق و صداقت اور عدل و انصاف کی رو سے صادر ہوگا۔ لوگو! یاد رکھو کہ زمین و آسمان کا وہی مالک ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور جس کا وعدہ بالکل حق پر مبنی ہے جو فرمانبرداری کرے گا وہ انعامات پائے گا اور جو کوئی نافرمانی کرے گا وہ مستوجب عذاب ہوگا۔ جس طرح حیات و موت اس کے ہاتھ میں ہے اس طرح عذاب و ثواب بھی اسی کے ہاتھ میں ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ لوگو! کفر و نفاق اور شرک و الحاد کی بیماریوں کا علاج جو انسانی قلوب کو اندر ہی اندر سے کھا جاتی ہیں ہم نے تمہارے لئے قرآن کی شکل میں نازل کر دیا ہے۔ یہ قرآن اللہ کا فضل اور اس کی رحمت

Marfat.com

حسرت ہے بس چاہے کہ تم دنیا و مانیسا کی تمام نعمتوں سے زیادہ اس کی قدر کرو۔

دیکھو اللہ تمہیں ہمیشہ اچھی سے اچھی چیز عطا کرتا ہے کہ تم ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ مگر تم اپنی مرضی سے بعض اشیاء کو حلال اور بعض کو حرام قرار دے دیتے ہو اور اس طرح عنایات خداوندی سے محروم رہتے ہو۔ ابھی دیکھو کہ تم پر قرآن اس لئے نازل کیا گیا تھا کہ تم اس سے روحانی فائدہ اٹھاؤ اور ہر دو جہان میں معزز بنو۔ مگر تم نے قرآن کی تلاوت کرنا اور اس سے استفادہ حاصل کرنا اپنے اوپر حرام ٹھہرا رکھا ہے یہ تمہاری اپنی افتراپردازی ہے اور اس کا نقصان تم خود اٹھاؤ گے۔ قیامت کے روز تمہیں اس ناشکری کی سزا کا علم ہوگا۔ تو افسوس کرنے لگو گے۔

ترجمہ آیات ۶۱-۷۰:- آپ کسی حال میں ہوں اور منجملہ ان احوال کے آپ کہیں سے قرآن پڑھتے ہوں۔ یا آپ لوگ کوئی کام کرتے ہوں ہم کو سب کی اطلاع رہتی ہے۔ جبکہ تم اس میں مصروف ہوتے ہو آپ کے رب سے ذرہ برابر کوئی چیز نہ زمین میں پوشیدہ ہے اور نہ آسمان میں اور نہ اس انداز سے چھوٹی کوئی چیز اور نہ بڑی چیز ایسی ہے جو لوح محفوظ میں نہ ہو۔ سن رکھو کہ اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ جو ایمان لائے اور پرہیز گار رہے ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں بشارت ہے اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور آپ ان کی باتوں سے آزردہ نہ ہوں غلبہ تمام تر اللہ ہی کے لئے ہے وہ سنتا اور جانتا ہے۔ سن رکھو جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین پر ہے اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ لوگ جو اللہ کو چھوڑ کر شرکاء کو پکارتے ہیں وہ کس کی پیروی کر رہے ہیں؟ وہ محض وہم کی پیروی کر رہے ہیں اور محض اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن اس طرح کہ دیکھ بھال کر سکو بلاشبہ اس میں سننے والوں کے لئے کئی ایک نشانات ہیں۔ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے وہ پاک ہے' وہ بے نیاز ہے آسمانوں میں جو کچھ ہے اور جو کچھ زمین پر ہے اسی کا ہے ایسی کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں کیا تم اللہ کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں علم ہی نہیں۔ کہہ دیجئے کہ وہ لوگ جو اللہ پر بہتان باندھتے ہیں یقیناً فلاح نہیں پائیں گے۔ دنیا میں چند فائدے اٹھا لیں پھر ہماری ہی طرف ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر ہم ان کو ان کے کفر و انکار کی بنا سے عذاب شدید کا مزہ

Marfat.com

چکھائیں گے۔

شرح:- یہاں ان فداکاران اسلام کے مدارج و مراتب کا ذکر ہے جو اپنی زندگیاں اللہ کی راہ میں وقف کر چکے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! خواہ تم کوئی ساکام کرو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہر نیک کام کا اجر اور برے کام کی سزا ہمارے ہاں تمہارے لئے مرتب ہوتی رہتی ہے۔ یاد رکھو ایک ذرہ برابر چیز بھی ہماری نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوتی۔ پس وہ لوگ جو خدا کے فرمانبردار اور اس کے پرستار ہیں ان کو کہیں بھی کوئی خوف نہیں بلکہ ان کو ہر دو جہان میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے بشارت ملتی رہتی ہے۔ کہ ہاں خوش رہو اور اپنا کام کئے جاؤ۔ تمہیں کوئی خدشہ نہیں۔ اس کے بعد مبلغین اسلام کو ان الفاظ میں خطاب فرمایا ہے کہ اے نبی! تم پر یہ فرض ہے کہ ہمارے احکام جوں کے توں لوگوں تک پہنچاؤ اور اگر وہ باوجود تمہاری مساعی کے ایمان نہ لائیں تو غم نہ کھاؤ کیونکہ اگر تمام مخلوقات میں سے ایک شخص بھی اللہ کا فرمانبردار نہ ہو بلکہ سب کے سب نافرمانی اور سرکش بن جائیں تو بھی وہ اللہ کو مغلوب نہیں کر سکتے۔ ہاں اللہ چاہے تو آن واحد میں ان کو فنا کر سکتا ہے۔ کوئی چیز نہیں جو اس کے علم میں نہ ہو وہی ان آسمانوں کا مالک ہے۔ جنہیں تم دیکھتے ہو اور وہی اس زمین کا بادشاہ حقیقی ہے جس پر تم چلتے ہو۔ لوگوں نے اپنے خیال سے جن ہستیوں کو مالک و بادشاہ مان رکھا ہے وہ خود ان کی طرح محتاج ہیں اور لوگوں کی یہ بڑی گمراہی ہے کہ وہ مالک حقیقی کی بجائے مجازی مالکوں کی پرستش کریں یا اصلی بادشاہ کو چھوڑ کر خود ساختہ بادشاہوں کی تعظیم و تکریم کرنے لگیں۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان اس وقت دھوکا کھاتا ہے جب وہ اپنی آنکھیں دوڑانے لگتا ہے۔ اگر خدا کے حکموں پر چلنے لگے تو بے خطا سیدھی راہ چلتا جائے۔ اور پھر کبھی گمراہ نہ ہو۔ ان مشرکوں سے پوچھا جائے کہ خدا کو چھوڑ کر تم جن بتوں اور دیوتاؤں کے نام جپتے رہے ہو ان سے کہو کہ وہ دن کی بجائے رات اور رات کی بجائے دن بنا کر دکھائیں۔ کسی کو اس امر کی قوت نہیں۔ مگر تم ہو کہ پھر بھی خدا کی طرف سے دھیان اٹھائے ہوئے اپنے خیال سے بتوں کو پوجتے ہو اور خدا کی طرف نہیں آتے۔ اسی طرح خدا کی طرف اولاد کا منسوب کرنا بھی انسان کی اپنی حماقت ہے۔ بھلا سوچو کہ جو زمین و آسمان کی مخلوقات کا خود مالک اور رازق ہو اسے اولاد کی احتیاج کیا معنی؟ اور پھر اس بات کا کوئی ثبوت بھی وہ دیں کہ واقعی اللہ تبارک وتعالیٰ کی اولاد ہے۔ یونہی کہہ دینا کہ فرشتے اللہ

Marfat.com

کی بیٹیاں ہیں۔ یا کوئی خاص انسان اللہ کا بیٹا ہے۔ دعویٰ بلا ثبوت ہے۔ جس کو عقلمندوں کے ہاں کوئی وقعت حاصل نہیں ہوتی۔ دوسرے الفاظ میں اس قسم کا دعویٰ کرنا خدا پر بہتان باندھنا ہے۔ جس کی سزا جہنم کا دائمی عذاب ہے۔ دنیا کی یہ مختصر سی زندگی بہت جلد ختم ہو جانے والی ہے۔ اس کے بعد تمہیں خداوند کریم کے حضور میں پیش ہونا ہے اور نافرمانیوں کے عذاب کا مزہ چکھنا ہے۔

ترجمہ آیات ۷۱ - ۸۲:- اے پیغمبر! ان کو نوح کے حالات سنائیے۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! اگر تم کو میرا تم میں رہنا اور تم کو خدا کے احکام یاد دلانا ناگوار گزرتا ہے تو میں صرف اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ تم اپنی بات مع اپنے شرکاء کے پختہ کر لو پھر تمہاری یہ بات تم میں سے کسی پر مخفی نہ رہے اور پھر میرے ساتھ سب کچھ کر گزرو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔ پھر اگر تم نے منہ موڑ لیا تو مجھے پرواہ نہیں میں نے تم سے کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کیا میرا معاوضہ تو اللہ کے ذمے ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں رہوں۔ سو انہوں نے اس کو جھٹلایا پھر ہم نے اس کو اور جو کوئی کشتی میں اس کے ساتھ تھا بچا لیا اور ان کو جانشین بنا دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو غرق کر دیا۔ سو دیکھو ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ڈرائے جا چکے تھے۔ پھر اس کے بعد ہم نے اور رسول اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے سو وہ ان کے پاس روشن دلائل لے کر آئے مگر وہ جن باتوں کی تکذیب پہلے کر چکے تھے اب وہ ان کو ماننے والے نہ تھے۔ اسی طرح ہم زیادتی کرنے والوں کے دلوں پر مہر کر دیتے ہیں پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ لوگ مجرم تھے۔ پس جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آ گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ صریحاً جادو ہے۔ موسیٰ نے کہا کہ کیا تم حق کے بارے میں یہ کہتے ہو جب کہ وہ تمہارے پاس آیا؟ کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر فلاح نہیں پاتے انہوں نے کہا کہ کیا تو ہمیں اس طریقہ سے ہٹا دینا چاہتا ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا اور تم دونوں کی سرداری اس ملک میں ہو جائے۔ اور ہم تو تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں۔ اور فرعون نے حکم دیا کہ تمام کامل فن جادوگروں کو میرے پاس لاؤ۔ پھر جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا کہ تم جو کچھ ڈالنا ہو ڈالو۔ پھر جب انہوں نے اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو ڈالا تو موسیٰ نے

Marfat.com

کہا تم نے کچھ لائے ہو جادو ہے۔ یاد رکھو اللہ بہت جلد اسے فنا کر ڈالے گا۔ بلاشبہ اللہ شرپسندوں کے اعمال کو پنپنے نہیں دیتا اور اللہ اپنے حکم سے سچ کو سچ کر دکھاتا ہے اگرچہ مجرم لوگ برا جانیں۔

شرح:۔ یہاں قوم نوح اور فرعون مصر کی سرکشی کا تذکرہ ہے۔ یہ دونوں واقعات چشم بینا کے لئے صد ہزار عبرت کا سامان ہیں مگر افسوس کہ انسان ان سب حالات سے واقف ہے اور پھر بھی خواب خرگوش میں پڑا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب قوم نوح کی سرکشی ونافرمانی حد سے گزر گئی تو انہوں نے قوم کو مخاطب کر کے کہا کہ لوگو! اگر میرا وعظ ونصیحت تمہیں گراں گزر رہا ہے اور تم اسے سننا گوارا نہیں کرتے تو مجھے بھی تمہاری پرواہ نہیں میں تو محض تمہاری خیر خواہی کے پیش نظر اور ارشادات خداوندی کی تعمیل میں تم سے یہ باتیں کہہ سن رہا تھا اگر تم ایسے ہی متنفر ہو تو جاؤ اپنی جمعیت کو اکٹھا کر لو اور ان دیوتاؤں کو جن کے بتوں کی تصویروں اور جن کے تھانوں کی پرستش تم کرتے ہو اور اپنا حامی اور مددگار سمجھتے ہو ان کو بھی بلا لاؤ اور میرا جو کچھ بگاڑنا ہو بگاڑ لو۔ تم تمہاری قوم اور تمہارے معبود سب کے سب مل کر بھی میرا بال تک بیکا نہیں کر سکتے کیونکہ میں ماموں من اللہ ہوں اور میری حفاظت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اگر تم سیدھی راہ پر آجاؤ اور میرے پیچھے لگ جاؤ تو میں تم سے کسی منفعت کا خواہاں نہیں ہوں مجھے اپنی محنت کا اجر خدا کے ہاں سے لینا ہے اور بس افسوس! ان باتوں کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ خدا کے عذاب کے مستوجب ہوئے۔ چنانچہ دنیا پر ایک عالمگیر طوفان آیا اور بجز حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے متبعین کے سب کے سب منکر غرق آب ہو کر رہ گئے اور نافرمانوں کا نام ونشان تک مٹا دیا گیا۔ اس کے بعد پھر کئی رسول بعد میں آنے والی قوموں کی طرف بھیجے گئے۔ مگر نافرمانوں کی جماعتیں پھر بھی پیدا ہوئیں۔ اور ان کے دل بھی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے لوگوں کی طرح مختوم ومسخ ہو گئے۔ آخر جب فراعنہ مصر نے دنیا میں سرکشی شروع کر دی اور امن عامہ کو خطرہ میں ڈال دیا تو ان کی طرف حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام کو نبی بنا کر بھیجا گیا۔ کہ جاؤ دنیا میں حق وانصاف اور امن چین کی زندگی کی طرف لوگوں کو دعوت دو۔ خدا پرستی عام کرو۔ شرک وکفر سے انسان کو نفرت دلاؤ اور توحید پرستی کا بیج انسانوں کے دلوں میں بو دو۔ مگر جب اس مجرم قوم کو خدا کا پیغام سنایا گیا تو بجائے اس

Marfat.com

کے کہ وہ سر تسلیم خم کر دیتے وہ عناد و سرکشی کی طرف مائل ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معجزہ نما باتیں دیکھ کر انہیں ساحر و جادوگر سمجھنے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں بہت سمجھایا کہ تمہیں جو تعلیمات ربانی پہنچائی جا رہی ہیں کیا تم ان کو جادوگری سمجھتے ہو۔ سنو! میں تو جادوگروں کو فلاح یافتہ ہی نہیں سمجھتا اور ان سے سخت متنفر ہوں پھر خود ہی وہ کام کیوں کروں گا جسے برا سمجھ رہا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی یہ چالیں محض اس لئے ہیں کہ ہمیں بڑوں کے طور طریقے اور رسم و رواج سے متنفر کر کے اپنا متبع بنالیں اور سردار قوم بن جائیں۔ مگر ہم آپ کی باتوں میں آنے والے نہیں۔ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جادوگر ہونے کا اس قدر پختہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ اپنی نجات اسی میں دیکھتے تھے۔ فرعون نے مصر بھر میں کارندے دوڑائے کہ جاؤ جس قریہ جس گاؤں اور جس شہر میں تمہیں کوئی کامل فن شعبدہ باز اور ساحر مل جائے اسے دربار میں حاضر کرو اور انہیں بتا دو کہ اگر وہ موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر کامیاب رہے تو بے شمار انعامات و اکرامات پائیں گے۔ اس زمانے میں شعبدہ بازی اور جادوگری کا عام رواج تھا۔ لوگ کاہنوں اور شعبدہ بازوں کی قدر کرتے تھے۔ لہٰذا وہ بھی اپنے فن میں کمال دکھاتے تھے۔ حتیٰ کہ فرعون بھی ان کے کمالات کا معتقد تھا۔ الغرض وقت مقررہ پر ان جادوگروں کا ایک جم غفیر دربار فرعون میں جمع ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم جو شعبدہ بازی دکھانا چاہتے ہو' لاؤ دکھاؤ چنانچہ انہوں نے رسیاں وغیرہ زمین پر پھینکیں اور لوگوں کی نظروں میں انہیں مختلف قسم کے سانپ بنا کر دکھایا۔ چنانچہ دیکھنے والے خوفزدہ ہو کر بھاگ نکلنے کو تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں روکا اور اپنے عصا کو زمین پر پھینک دیا وہ ایک بڑا بھاری اژدہا بن گیا اور آن واحد میں تمام سانپوں کو نگل گیا۔ اور فرعون کے تخت کی طرف رخ کر لیا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگے بڑھ کر اس پر اپنا دست مبارک رکھا جو بدستور سابق لکڑی کا عصا بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے کہ لوگو! تم نے جو کاروائی کی تھی وہ محض ایک شعبدہ بازی اور جادوگری تھی جس کی بنا سراسر باطل پر تھی مگر میں نے جو کچھ کیا خداوند تعالیٰ کے حکم سے کیا کہ تم عاجز آ کر حق کے سامنے سرنگوں ہو جاؤ۔ چنانچہ تم نے دیکھ لیا کہ حق ظاہر ہو گیا ہے اگرچہ نافرمانوں کو یہ برا معلوم ہو۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۸۳ - ۹۲:- پس فرعون اور اس کے سرداروں کے خوف سے موسیٰ کی اپنی قوم کے چند افراد کے سوا کوئی بھی موسیٰ پر ایمان نہ لایا کہ وہ ان کو مصیبت میں نہ ڈال دے اور بلاشبہ فرعون اس ملک میں بڑا سرکش تھا اور وہ بے شک حد سے بڑھا ہوا تھا اور موسیٰ نے کہا کہ اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ رکھو۔ اگر تم سچے فرمانبردار ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے پروردگار! ہمیں ظالم لوگوں کا تختۂ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافروں کے گروہ سے بچالے اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ رخ رکھو اور نماز قائم کرو اور مومنوں کو بشارت دو اور موسیٰ نے کہا کہ اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیاوی زندگی میں اسباب زینت اور مال و منال دیا ہے۔ اے ہمارے رب اس لئے کہ وہ تیری راہ سے لوگوں کو بہکائیں اے ہمارے رب ان کے مال و دولت برباد کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے کہ ایمان نہ لائیں۔ جب تک کہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ ارشاد ہوا کہ تمہاری دعا منظور کرلی گئی۔ پس تم ثابت قدم رہنا اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جن کو علم نہیں اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کردیا پھر فرعون اور اس کا لشکر بھی از راہ عداوت و سرکشی ان کے پیچھے ہولیا۔ حتیٰ کہ فرعون غرق ہونے لگا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں اس معبود حقیقی کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں اور اس سے قبل نافرمانی کرتا رہا اور فساد پھیلاتا رہا۔ سو آج ہم تیرے بدن کو نکال لیں گے تاکہ تو اپنے پچھلے آنے والوں کے لئے ایک نشان ہو۔ اور واقعی بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔

شرح:- جب کوئی سرکش اور عنڈر شخص تخت حکومت پر متمکن ہو جاتا ہے تو وہ کسی صورت میں اس بات کو گوارا نہیں کرتا کہ کسی طرح اس کے وقار یا سطوت یا اقتدار میں فرق آجائے۔ چنانچہ وہ ہر ممکن طریقہ سے اپنی رعایا کو خوف زدہ کرکے اس قدر اپنا تابع بنانے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ کسی مخالف کی بات سننے کی طرف مائل ہی نہ ہوں۔ اگر کسی طرح ان کو کوئی شخص مخالف بات سنا ہی دے اور اپنا قائل کر بھی لے تو بھی وہ حق پرستی کی طرف اس واسطے نہیں آتے کہ ان کے دنیاوی مصالح حاکم وقت کی خوشنودی کے

Marfat.com

ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ یہی بات اس وقت درپیش آئی فرعون کی سرکشی اور تکبر آج بھی ضرب المثل ہے۔ اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر اسے سخت شکست و ندامت اٹھانی پڑی۔ مگر اس نے اپنے آئین میں تبدیلی کرنے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کرنے سے بالکل انکار کر دیا۔ اب رعایا میں سے کسے جرات ہوتی کہ کوئی شخص بھی آپ پر ایمان لے آئے۔ چنانچہ ماسوائے چند جانباز اور دلیر آدمیوں کے کسی کو جرات نہ ہوئی کہ حق کو قبول کرتے یہ معدودے چند حضرات بھی جن کی قوت ایمانی نے انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع پر مجبور کر دیا تھا۔ حکومت فرعون کے مظالم کا تختہ مشق بنائے جانے لگے اور طرح طرح کی اذیتیں سہنے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب ان کی یہ قابل رحم حالت دیکھی تو کہا کہ عزیزو کہ اگر اللہ پر دل سے ایمان لا چکے ہو تو اس پر اعتماد رکھو اور کسی بات کا خوف نہ کھاؤ۔ فرمانبرداری کی شان یہی ہے کہ ماسوائے اللہ کسی کا خوف دل میں نہ رکھا جائے۔ حق ان کے دلوں میں سرایت کر چکا تھا حلاوت ایمان کا وہ مزہ چکھ چکے تھے۔ فوراً بول اٹھے کہ ہاں اللہ ہی پر ہمارا توکل ہے وہی ہمیں ظالموں سے نجات دلائے گا اور ان کے مظالم کا ہمیں تختہ مشق نہ بنائے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ تم بالکل بے خوف ہو کر مصر میں اپنی قوم کے لئے مکانات بناؤ اور زبانی فرمانبرداری کے ساتھ ساتھ عملی فرمانبرداری ان کے دلوں میں جاگزیں کرنے کے لئے اپنے گھروں کو قبلہ رو بناؤ اور ایک ہی مرکز سے وابستگی کا عمل سکھاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بالآخر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم کے مظالم سے تنگ آ کر ان الفاظ میں دعا کی کہ خدایا! تو نے فرعون اور اس کی قوم کو زینت و زیبائش کے سامان اور مال و دولت عطا کئے ہیں۔ مگر انہوں نے اس کا غلط استعمال کیا ہے اور وہ لوگوں کو تیری راہ سے گمراہ کر رہے ہیں۔ سو ان کا مال و دولت فنا کر دے اور نافرمانی کی سزا میں ان کے دلوں کو سخت کر دے۔ تا آنکہ وہ اس وقت تک ایمان ہی نہ لائیں۔ جب تک تیرے عذاب کو وہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور بنی اسرائیل کو مصر چھوڑ کر کنعان چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ پس وہ اپنی قوم کو ساتھ لے کر رات کو چل پڑے۔ صبح کو جب فرعون کو خبر ملی تو اس نے اپنی افواج سمیت بنی اسرائیل کا تعاقب کیا مگر ان کے پہنچنے سے پہلے بنی اسرائیل

Marfat.com

دریا کے پار جا چکے تھے۔ مگر فرعون اور اس کا لشکر عین اس وقت جبکہ وہ سمندر ھار میں سے گذر رہا تھا غرق ہو گیا۔ اب فرعون نے ڈوبتے وقت آہ و پکار کرنی شروع کی اور کہا کہ میں اسی خدا پر ایمان لاتا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں مگر اس وقت اس کی یہ پیش کش قبول نہ ہوئی اور اسے جواب دیا گیا کہ عمر بھر تو نے سرکشی اور نافرمانی اور غرور و تکبر اختیار کیا۔ اب آکر موت کے خوف سے ایمان لاتا ہے۔ پس تیرا ایمان قبول نہیں۔ تجھے اب دوزخ کا ایندھن ہی بننا ہو گا۔ اور تیرا بدن آنے والی قوم کے لئے ایک نشان عبرت بنا کر رکھا جائے گا تاکہ تیری طرح ان لوگوں کو جو ہمارے نشانات و احکام سے ناواقف و غافل ہیں سبق حاصل کریں۔

ترجمہ آیات ۹۳-۱۰۳:- ہم نے بنی اسرائیل کو بڑی اچھی زمین میں جگہ عطا کی اور پاکیزہ اشیاء انہیں دیں۔ انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس احکام الٰہی کا علم پہنچ گیا۔ تیرا رب ان کے درمیان بلاشبہ ان باتوں میں جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ اگر آپ کو ان باتوں میں جو ہم نے آپ پر نازل کی ہیں کسی طرح کا شک نہ ہو تو ان لوگوں سے پوچھ لیجئے جو آپ سے پہلے کتاب پڑھ رہے ہیں۔ یقین رکھئے کہ آپ کے رب کی طرف آپ کے پاس حق پہنچ چکا ہے آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں اور ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا ورنہ آپ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ یاد رکھئے کہ وہ لوگ جن پر آپ کے رب کا وعدۂ عذاب صادق آتا ہے وہی ایمان نہیں لائیں گے خواہ ان کے پاس ہر ایک نشانی آجائے۔ جب تک کہ عذاب الیم نہ دیکھ لیں۔ بھلا قوم یونس کے سوا کیوں اور کوئی بستی ایسی نہ ہوئی کہ ایمان لے آتی تاکہ اس کا ایمان اس کو نفع دیتا۔ قوم یونس کے لوگ جب ایمان لے آئے تو ہم نے ان سے دنیاوی زندگی میں رسوائی کا عذاب دور کر دیا اور ان کو ایک وقت تک بہرہ مند رکھا اور اگر آپ کا رب چاہتا تو جس قدر لوگ زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا آپ لوگوں کو اس بات پر مجبور کریں گے کہ وہ مومن ہو جائیں اور کسی شخص کے لئے ممکن نہیں کہ خدا کی مشیت کے بغیر ایمان لے آئے اور اللہ ان ہی لوگوں پر گندگی ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ کہہ دیجئے کہ آسمانوں میں اور زمین پر جو کچھ ہے اسے دیکھو تو اور ان لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے

Marfat.com

نشانیاں اور ڈراوے کام نہیں دیتے۔ وہ محض ایسے ہی واقعات کے منتظر ہیں جیسے ان لوگوں کو پیش آچکے ہیں۔ جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ پھر ہم اپنے رسولوں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لے آئیں بچالیں گے اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ مومنوں کو نجات دیں۔

شرح:- اس رکوع میں اس بات کا ذکر ہے کہ بنی اسرائیل کو اس ناگفتہ بہ حالت میں سے ہم نے جب نکالا تو ابتدا میں وہ ایک نہایت باخلاق قوم تھے۔ چنانچہ انہیں دنیاوی سازو سامان بھی نہایت عمدہ عطا کیا گیا اور روحانی غذا بھی مہیا کی گئی مگر کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد بنی اسرائیل کے اندر باہمی تشتت و افتراق پیدا ہو گیا اور اس حد تک پہنچ گئے کہ اس نے قومیت کا ستیاناس کر کے رکھ دیا کہ ان کا فیصلہ قیامت ہی کے دن چکایا جا سکے گا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام! اگر ان لوگوں کے باہمی افتراق و اختلافات کو اچھی طرح معلوم کرنا چاہو تو اہل کتاب کے علماء ہی سے پوچھو وہ تمہیں بتائیں گے کہ ان اختلافات کی کیا حقیقت تھی۔ دراصل ان مخالف فریقوں نے کسی نہ کسی رنگ میں خدا کے احکام کو جھٹلایا اور خائب و خاسر رہے اور خدا کے وعدہ عذاب کے مستوجب قرار دیئے گئے۔

اے پیغمبر اسلام! مسلمانوں کو سنا دو کہ اگر وہ بھی باہمی افتراق اور اختلافات میں پڑ گئے تو اہل کتاب کی طرح وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ دنیا میں ناکام اور آخرت میں شرمسار ہوں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو اس طرح باہمی اختلافات میں پڑ جائیں خواہ وہ حق کی تمام نشانیاں دیکھ لیں تو بھی اسے قبول نہیں کرتے حتیٰ کہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ چنانچہ اقوام عالم میں جس قدر ایسی قومیں گزری ہیں جنہوں نے اپنے نبیوں کی نافرمانی کی ان میں سے سوائے قوم یونس علیہ السلام کے اور کسی کی توبہ قبل از عذاب قبول نہیں ہوئی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر خدا چاہتا تو تمام بنی نوع انسان کو ایمان لانے پر مجبور کر دیتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ ایمان انہیں لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرتے ہیں اور شرک و کفر کی نجاست انہی لوگوں پر پڑتی ہے جو عقل و دانش سے عاری ہوتے ہیں۔ فرمایا ہے کہ جن لوگوں کی بصیرت پر پردہ پڑ جائے ان کو نہ اللہ کی نشانیاں کسی طرح مفید ہوتی ہیں نہ وہ اس عذاب سے ڈرتے ہیں جو عبرت کے طور پر

Marfat.com

نافرمانوں کی بستیوں پر نازل کیا جاتا ہے۔ جبکہ اپنے پیشرو اقوام کی طرح نہایت بے باکانہ و سرکشانہ زندگی بسر کرتے ہیں اور منشائے الٰہی کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں کو اذیت کرتے اور ایذا دیتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ ہم اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو آنے والے عذاب سے بچا کر نافرمانوں کو تباہ کر دیا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگ جو ہماری راہ میں جانیں لڑا دیں اور ہم انہیں کوئی اذیت پہنچنے دیں۔

ترجمہ آیات ۱۰۴-۱۰۹:- کہہ دیجئے کہ اے لوگو! اگر تم کو میرے دین میں کوئی شک ہو تو میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کو تم اس کے سوا پوجتے ہو۔ بلکہ میں تو اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جان قبض کرتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں ہوں اور یہ کہ آپ یک سو ہو کر دین کی پیروی کرتے جایئے اور مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہونا اور اللہ سوا ان سے کوئی التجا نہ کیجئے۔ جو نہ آپ کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ اس وقت یقیناً ظالموں میں سے ہوں گے اور اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو سوائے اس کے اس کو دور کرنے والا بھی کوئی نہیں اور اگر آپ کو فائدہ پہنچانا چاہے تو اس کی عنایت کو کوئی دور بھی نہیں کر سکتا وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نفع پہنچاتا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دیجئے اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق آ چکا ہے سو جس نے راہ ہدایت اختیار کی اس نے اپنے فائدہ کے لئے اختیار کی۔ اور جو بھٹک گیا اس کی گمراہی کا وبال اس پر پڑے گا اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں۔ اور جو کچھ آپ کی طرف وحی کی گئی ہے آپ اسی کی پیروی کئے جایئے اور صبر کیجئے حتیٰ کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

شرح:- اس رکوع پر یہ سورت ختم ہوتی ہے لہٰذا گزشتہ نور رکوع میں جو کچھ بیان ہوا تھا اس کا خلاصہ اور نتیجہ یہاں نکال دیا۔ فرمایا اے پیغمبر اسلام! اہل جہان کو سنا دو کہ میں صرف اسی ذات واحد کی عبادت کرتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں تمہاری جان ہے۔ میں تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں۔ مجھے حکم ہے کہ میں اپنی جبین نیاز صرف خدا کے سامنے جھکاؤں اور مشرکوں کی طرز کبھی اختیار نہ کروں۔ اگر ایسا کروں گا تو ظالموں میں شمار کیا جاؤں گا۔ مجھے یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ اگر انسان کو اللہ کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو اسے بجز خدا کے کوئی بھی دور نہیں کر سکتا اور اگر وہ کسی کو فائدہ پہنچائے تو

Marfat.com

دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اسے روک سکے۔ فرماتا ہے کہ اپنے ہاتھ میں تمام امور کو اس واسطے رکھا گیا ہے کہ کسی کے ساتھ بے انصافی نہ ہو کیونکہ خدا کے ہاں تمام مخلوقات ایک جیسی ہے اور وہ سب پر رحیم و شفیق ہے۔ فرماتا ہے کہ اے نبی! لوگوں کو سنا دو کہ خدا کی جانب سے تمہارے پاس پیغام حق پہنچ چکا ہے جو اس پیغام ہدایت کو قبول کرے گا وہ خود فائدہ اٹھائے گا اور جو کوئی انکار کرے گا وہ خود اس کا نقصان برداشت کرے گا۔ گمراہی کا نقصان گمراہ ہونے والے کو ہوتا ہے اور ہدایت کا فائدہ ہدایت پانے والوں کو ارشاد ہوتا ہے کہ اقوام عالم کو سنا دو کہ میں خدا کا نبی تو ضرور ہوں۔ رسالت و تبلیغ کے فرائض بھی ادا کر رہا ہوں۔ تمہارا خیر خواہ بھی ہوں مگر نہ تمہارا کارساز ہوں نہ ضامن بلکہ مجھے تو حکم ہے کہ جو احکام لوگوں کے لئے مجھ پر بغرض تبلیغ نازل کئے جا رہے ہیں ان پر خود بھی بطریق اولیٰ کاربند ہوں اور منکروں کی عداوت و دشمنی پر صبر کئے رہوں۔ تا آنکہ خدا کا آخری حکم صادر ہو جائے۔

(۵۲) سورۃ ھودؑ (۱۱)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو تئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۸:- قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں محکم ہیں۔ مزید براں خدائے حکیم و خبیر کی طرف سے بتفصیل بیان کر دی گئی ہیں۔ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تمہارے لئے اس کی جانب سے ڈرانے والا اور فرمانبرداروں کو خوشخبری دینے والا ہوں اور یہ کہ اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر اس کی طرف رجوع کرو کہ تمہیں ایک مقررہ وقت تک متاع نیک سے بہرہ مند کرے گا اور زیادہ اچھے عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا اور اگر تم منہ پھیر لو تو مجھے تمہاری بابت بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ خدا ہی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ خبردار! یہ اپنے سینوں کو دوہرے کرتے ہیں تاکہ اس سے پوشیدہ رکھیں سن رکھو! کہ جس وقت وہ

Marfat.com

اپنے کپڑوں کو لپیٹ لیتے ہیں اس وقت بھی خدا ان باتوں کو جانتا ہے جن کو وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں بے شک وہ دلوں کے حال جانتا ہے اور زمین میں چلنے والا کوئی جاندار نہیں مگر اس کی روزی اللہ کے ذمے ہے اور وہ ان کے ٹھکانے کو جانتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے اسے بھی (یہ) سب کچھ لوح محفوظ میں درج ہے اور وہی تو ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ تاکہ آزمائے کہ تم میں سے اعمال کی رو سے کون اچھا ہے اور اگر آپ کہیں کہ موت کے بعد تمہیں زندہ کیا جائے گا تو وہ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی ہے ضرور کہہ اٹھیں گے کہ یہ تو کھلا جادو ہے اور اگر ہم ان سے مدت معین تک عذاب کو ملتوی رکھتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ کون سی چیز روکے ہوئے ہے۔ سن رکھو! جس دن وہ ان پر نازل ہوگا تو ان سے ٹلے گا نہیں جس عذاب کی یہ ہنسی اڑا رہے تھے وہ ان کو آگھیرے گا۔

شرح:- یہاں سے سورت ھود شروع ہوتی ہے مضمون تقریباً وہی ہے جو سورت یونس کا تھا مکرام سابقہ کی نافرمانیوں اور ان کی سزاؤں کا کچھ اس انداز سے ذکر کیا ہے کہ خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مجھے سورہ ھود نے بوڑھا کر دیا ہے۔ اس سورت میں توحید کی تعلیم ہے اور پرستاران توحید کا جن کا دوسرا نام مومن ہے منکران توحید سے مقابلہ کرکے دکھایا ہے۔

فرماتا ہے کہ کیا دونو فریق برابر ہو سکتے ہیں؟ جواب یہی دینا پڑے گا کہ نہیں! برابر نہیں ہو سکتے۔ پس سمجھ لو کہ شرک و توحید پرست برابر نہیں ہو سکتے۔ فرماتا ہے کہ یہ قرآن جو نازل کیا گیا ہے تو اس میں علم و حکمت کی تمام باتیں درج کر دی ہیں اور کھول کر بیان کر دی ہیں اور یہ تعلیم دی ہے کہ صرف خدائے واحد کی عبادت کرو۔ خدا کی نافرمانی سے ڈرو اور اس کے انعامات پر اظہار مسرت کرو۔ اگر کوئی لغزش ہو جائے تو توبہ کرو۔ تاکہ وہ تمہارے گناہ معاف کر دے اور اپنے انعامات کو بدستور قائم رکھے۔ اگر تم اس بات سے اعراض کرو گے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ آخرت کا دردناک عذاب جھیلنا ہوگا جس سے کسی طرح چھٹکارا ممکن نہیں۔ فرماتا ہے انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے دل کی اصلاح کرے اور اس بات کا یقین کرے کہ خدا سے دلوں کا حال بھی مخفی نہیں۔ تم لاکھ چھپاؤ تمہارے چھپائے کوئی بات چھپ نہیں سکتی اگر برائی کا خیال تمہارے دل میں کھٹکے گا تو وہ بھی خدا

Marfat.com

سے مخفی نہیں رہ سکتا۔ الحاصل توحید کا لب لباب یہ ہے کہ انسان اس بات کا یقین کرے کہ دنیا میں جتنے بھی جاندار روزی کے محتاج ہیں ان سب کی روزی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے کیونکہ جس نے عدم سے مخلوقات کو منصہ ظہور پر جلوہ گر کیا ہے وہ ان کو رزق سے بھی بہرہ مند کرے گا پس کسی حالت میں انسان کو مخلوق خدا کا محتاج نہیں ہونا چاہئے ہماری احتیاجات اور ضروریات مادی اور روحانی کی وہی ذات کفیل ہے جس نے اس کارخانہ عالم کو پیدا کیا ہے۔ باقی رہا نوکر اور مالک کے تعلقات' بڑے اور چھوٹے کے آداب' استاد اور شاگرد کا لحاظ اور علی ہذا القیاس ہمارے تمدن اور معاشرتی معاملات تو ان کو اپنی اپنی حدود کے اندر خوشگوار رکھنا برا نہیں بلکہ ضروری ہے بات صرف یہ ہے کہ کہیں خدا اور بندہ کو مساوی نہ سمجھ لیا جائے اور اگر کہیں ایسے تصادم کا خوف ہو تو پرستاران توحید کو چاہئے کہ وہ سب رشتے چھوڑ کر اور سب سے بے پروا ہو کر اعلان کر دیں کہ وہ دوران حیات میں ہمیں اسباب زندگی سے سرفراز کرنے والا صرف وہی ہے جو "فصال لما یرید" ہے۔ ہماری موت صرف اس کے ہاتھ میں ہے جس کے ایک لفظ "کن" کہنے سے تمام موجودات عالم پیدا ہو گئیں اور بالآخر ہمیں اپنے تمام اعمال کے لئے صرف اس کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔ جو حاکم الحاکمین اور مالک یوم الدین ہے۔ صرف وہی ذات واحد ہے جسے ہماری زندگیوں کے ایک ایک لمحہ کی خبر ہوتی ہے۔ اور جو ہماری سیاہی وسفیدی کے ایک ایک نقطے سے واقف ہے۔

فرماتا ہے کہ لوگو! سن رکھو کہ خدا ہی نے آسمان اور زمین کو کل چھ دنوں میں پیدا کیا کہ جملہ کائنات عالم کو تمہارے ماتحت اور زیر نگین کر دیا۔ جس میں سے کھاؤ' پیو' اوڑھو اور پہاڑوں کو چاہو تو ریزہ ریزہ کر دو اب دیکھنا صرف یہ ہے کہ ان اختیارات بے پناہ سے تم کس طرح کام لیتے ہو۔ آیا ان خداوندی نعمتوں پر تم خدا کے سامنے سربسجود ہوتے ہو یا نہیں یا اسے بھلا کر ان کو اپنے قوت بازو کا نتیجہ خیال کرتے ہو آیا قوت و طاقت کا استعمال مخلوق خدا کی راحت رسانی کے لئے اپنے اوقات اطاعت و عبادت میں گزارتے ہو یا شرارت و الحاد میں۔ اے اقوام عالم سن رکھو کہ تمہیں مرنے کے بعد خداوند تعالیٰ کے سامنے زندہ ہو کر ایک دن ضرور جانا ہے اگر اس دن کی کیفیت اور تعین تمہاری نگاہوں سے پوشیدہ رکھی گئی ہے تو اس کا یہ مطلب نہ ہونا چاہئے کہ تم سرے سے اس کے منکر ہو جاؤ۔

Marfat.com

دیکھو ایسا انکار کفر ہے۔ اس کی سزا سخت ہے اس سے بچو۔

ترجمہ آیات ۹۔ ۲۴:۔ اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے نعمت بخشیں پھر اس سے چھین لیں تو وہ مایوس اور ناشکرا ہو جاتا ہے اور اگر ہم اسے کوئی تکلیف پہنچنے کے بعد نعمت کا مزہ چکھائیں تو کہنے لگتا ہے کہ سب سختیاں مجھ سے دور ہو گئیں بیشک وہ خوش ہو جانے والا شیخی خور ہے مگر وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور عمل نیک کئے ان لوگوں کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔ سو کیا آپ ان کے اس کہنے سے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اترایا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا۔ تنگدل ہو کر اس میں سے جو کچھ آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے کچھ حصہ چھوڑ دیں گے؟ یاد رہے کہ آپ ڈرانے والے ہیں اور بس اور ہر چیز کا اللہ کارساز ہے کیا لوگ کہتے ہیں کہ قرآن اس نے اپنے دل سے بنا لیا ہے۔ جواب دیجئے کہ تم بھی اس طرح کی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ اور اللہ کے سوا جس کسی کو بلا سکتے ہو بلا لو۔ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ پھر اگر یہ تمہارا کہنا نہ کر سکیں تو جان لو کہ یہ قرآن خدا ہی کے علم سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم اسلام نہیں لاتے۔ جو دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتا ہے ہم ان کے عملوں کا بدلہ دنیا ہی میں پورا پورا دیدیتے ہیں اور ان کو دنیا میں گھاٹے میں نہیں رکھا جاتا۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں سوائے آتش دوزخ کے اور کچھ نہیں اور جو نیک کام انہوں نے دنیا میں کئے تھے سب ضائع اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب برباد۔ بھلا وہ شخص جو اپنے رب کے کھلے راستے پر ہو اور اس کے پاس اللہ کی جانب سے شہادت بھی ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب اس کی رہنما اور اس کے لئے باعث رحمت ہو بلکہ یہی لوگ تو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور دوسرے فرقوں میں سے جو اس کا منکر ہے اس کا ٹھکانا دوزخ ہے سو آپ اس کی طرف سے کسی طرح کے شک میں نہ رہیں۔ یہ قرآن آپ کے رب کی طرف سے برحق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ سن رکھو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں۔ یہ لوگ دنیا میں خدا کو ہرا نہیں سکتے اور نہ خدا کے سوا ان کا کوئی مددگار ہے ان

Marfat.com

کو دگنا عذاب ہو گا کیونکہ نہ وہ حق بات سن سکتے تھے اور نہ وہ سیدھی راہ دیکھتے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور جو افترا پردازیاں وہ کیا کرتے تھے وہ ان سے جاتی رہیں۔ ضروری ہے کہ یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ خسارے میں رہیں گے۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہی لوگ جنتی ہیں۔ یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ دونوں فرقوں کی مثال ایسی ہے جیسے اندھا بہرہ اور دیکھتا سنتا۔ کیا دونوں کی حالت ایک جیسی ہو سکتی ہے تو کیا تم غور نہیں کرتے۔

شرح:- اس رکوع میں انسان کی خوشی اور اس کے غم کی حالتوں کی تصویر کھینچی ہے اور فطرت انسانی کے دقائق کو قرآنی الفاظ کی خوردبین سے موٹا کر کے دکھایا ہے کہ انسان اسے دیکھ کر اس کی ہولناکیوں سے متنبہ ہو جائے فرماتا ہے کہ انسان کو دیکھو راحت اور آرام کی زندگی گزارتے گزارتے اگر کسی وقت تکلیف آجائے تو جھٹ مایوس و ناشکرا ہو جاتا ہے مگر رنج و تکلیف کے اسباب پر غور نہیں کرتا کہ کن اعمال کی پاداش میں اسے یہ تکلیف پیش آئی ہے۔ الٹا خداوند تعالیٰ کو بدنام کرنا شروع کر دیتا ہے کہ اس نے ہماری قسمت میں یہ تکلیف اور یہ رنج لکھ رکھا تھا۔ پھر دیکھو کہ اگر تکلیف اٹھا کر فضل ایزدی شامل حال ہو جائے تو پھر بھی خدا کو بھول جاتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ اس نے میرا قصور معاف کر دیا ہے اور اپنی رحمت سے نوازا ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ کیا میں نے وہ کیا حتیٰ کہ تکلیفوں کے بادل چھٹ گئے۔ اگر عالم رنج میں وہ مایوس اور ناشکر گزار تھا تو آج عالم راحت میں وہ غرور اور خوشی کے مارے آپے سے باہر ہو رہا ہے۔ بہت ہی کم ہیں وہ باہمت افراد جو حد اعتدال پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں اور اس سلسلے میں اگر ان کو کوئی تکلیف پیش آتی ہے تو اس پر صبر و استقلال سے کام لیتے ہیں اور ہمیشہ ہی نیک عمل کرتے ہیں صرف یہی طبقہ ہے جو مغفرت خداوندی اور اجر و ثواب کا مستحق ہے۔ اب پیغمبر خدا کو خطاب ہوتا ہے کہ لوگ کئی قسم کے ہیں کوئی خدا سے خائف ہے کوئی بالکل نڈر کسی کو معاد کی فکر، کوئی معاش کا متلاشی۔ پس آپ کو چاہئے کہ ان لوگوں کی باتوں پر نہ جائیں جو بصیرت کی آنکھیں کھو بیٹھے ہیں اور نہ ان کی خاطر اپنے آپ کو فکر و غم میں ڈالیں۔ آپ کو صرف ان متلاشیان حق کی فکر ہونی چاہئے جن کی فطرت سلیم ہے اور طبع درست بعض کج بحث کہیں گے کہ ا۔

Marfat.com

پیغمبر اسلام! آپ کے پاس نہ مال و دولت ہے نہ ملک و حکومت نہ آپ کی معیت میں کوئی فرشتہ ہے حالانکہ ہمارے خیال میں یہ چیزیں پیغمبرت کا لازمہ ہیں۔ ان کو سنا دیں کہ یہ تمہاری کج فہمی ہے۔ مجھے نہ مال و دولت کی طلب ہے نہ ملک و حکومت کی خواہش میں تو ہوں صرف خداوند عالم کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے تمہیں ڈرانے والا۔ پس جو کچھ مجھے بذریعہ وحی القا ہوتا ہے اسے تم لوگوں کو سنا دیتا ہوں اور وحی کے بارے میں تم جو اعتراض کرتے ہو کہ خدا کی طرف سے کچھ نازل ہوتا اور شاید اسی خیال سے بعض امور میں مجھ سے رعایت کے خواہاں ہوتے ہو تو یہ سن رکھو کہ قرآن کا ایک ایک لفظ اللہ کا کلام ہے اور اس میں سے رتی بھر تم سے مخفی نہیں رکھا جا سکتا۔ اگر تم اس بات پر مصر ہو کہ قرآن انسانی کلام ہے تو پھر تم بھی کوئی دس سورتیں ایسی بنا لاؤ اور مخلوق خدا میں سے جس کسی سے چاہو مدد طلب کر لو۔ تم دیکھو گے کہ تمہارا کلام قرآن کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ پس اگر ایسا ہو تو جان لینا کہ یہ قرآن واقعی اللہ کا کلام ہے اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اگر تم اس طرف نہ آؤ اور مذہبی امور سے بے اعتنائی برتتے ہوئے دنیاوی اسباب اور اس کی دلفریبیوں پر ہی لٹو ہو تو پھر اللہ تمہارے انہی اعمال کی تمہیں جزا دے گا اور نتیجتہً آخرت میں آتش دوزخ کو برداشت کرنا ہوگا۔ اس حالت میں اگر ناداستہ یا حالات کے ماتحت تم نے کوئی نیک کام بھی کیا ہوگا تو رائیگاں جائے گا۔ اگر میری صداقت کے دلائل درکار ہوں تو اس تعلیم کو دیکھو جو میں تمہیں دے رہا ہوں اور اس سے پہلے کی الہامی کتابوں کو پڑھو۔ دیکھو مومن صرف وہی ہیں جو خدا کی بنائی ہوئی شاہراہ پر گامزن ہوں اس کی فرستادہ کتاب کو پڑھیں اور اس سے ہر معاملہ میں راہنما طلب کریں جس طرح قرآن کے نزول سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب لوگوں کے لئے باعث رحمت تھی اور ہر معاملہ میں ان کے لئے راہنما تھی۔ اگر کوئی شخص ان معنوں میں قرآن کو تسلیم نہ کرے تو اس کو خدا کے ہاں سے سخت ترین سزا ملے گی اور وہ یہی کہ اسے دوزخ کی آتش سوزاں کے سپرد کیا جائے گا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ طلبگار صداقت کو بھی اس بات میں شک نہیں کرنا چاہئے یہ بالکل اسی طرح ہے اور اسی طرح ہوگا یعنی مومن کہو یا مسلمان ناجی کہو یا محبوب خدا۔ صرف وہی لوگ ہیں جو قرآن کو اپنی عملی زندگیوں کا ضابطہ قرار دیتے ہیں اور اپنی زندگیاں اس کے عین

Marfat.com

مطابق بسر کرتے ہیں لیکن جو انہوں شہاب جو کچھ منہ میں آیا خدا کی طرف منسوب کرتا چلا جائے اور قرآن کی تعلیم پر جو عملی میں نازل ہوا ہے عمل نہ کرے۔ اس کو جب خدا کے حضور میں پیش کیا جائے گا تو گواہوں کی یہ گواہی ہوگی کہ اس نے اللہ کے متعلق جھوٹ بولا تھا۔ پس ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہوگی۔ کیونکہ انہوں نے قرآن پر عمل کرنے سے انکار کرکے عملاً" اللہ کی راہ سے روکا اور حق و صداقت کی سیدھی راہ کے خلاف بدکاری اور بے حیائی اور فساد و بدامنی کی راہوں کو عام کرنا چاہا۔ یہ لوگ جس قدر چاہیں زور لگائیں مگر خدا کو ہرا نہیں سکتے نہ موت کی زد سے بچ سکتے ہیں نہ مصائب و آلام سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ اور آخرت میں ان کو سوائے اللہ کی دوستی کے اور کسی کی دوستی کام نہ دے گی۔ قرآن کا انکار کرنے والوں کو جو نہ حق بات کو سنیں اور نہ اس کو پھیلنے دیں دوسروں سے دوگنا عذاب دیا جائے گا۔ اے کاش! کہ یہ لوگ قرآن کو سننے کے لئے کان رکھتے اور حق کو دیکھنے کے لئے آنکھیں مگر ایسا نہ ہوا اب یہی سب سے زیادہ خسارہ اٹھائیں گے اور دنیا میں جو افترا پردازیاں کرتے چلے آئے ہیں وہ بھی ان کو بھول بھلا جائیں گی مگر وہ لوگ جو نیک عمل کرتے ہیں قرآن کو اپنے لئے مشعل راہ بناتے ہیں۔ دنیا میں امن و امان کی زندگی گزارتے ہیں اور لوگوں کو بھی اس چیز کی دعوت دیتے ہیں وہ جنت میں جائیں گے اور اس دنیاوی زندگی کے گزر جانے کے بعد ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ جہاں اس قسم کے مصائب اور تکلیف ہرگز نہ ہوں گی۔ جن سے انہیں یہاں دوچار ہونا پڑتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ حق و صداقت کی راہ پر چلتے ہیں ان کو یوں سمجھو کہ آنکھوں اور کانوں والے ہیں اور جو کفر الحاد کی زندگی گزارتے ہیں وہ نابینا اور بہرہ ہیں تو کیا تم نابینا کو بینا برابر بہروں کو کانوں والوں پر ترجیح دیا کرتے ہو۔ اسی طرح ان لوگوں کو بھی سمجھو اگر تم غور کرو۔

ترجمہ آیات ۲۵-۳۵:- بلاشبہ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور اس نے لوگوں سے کہا کہ تمہیں اللہ کی نافرمانی سے کھلے بندوں ڈرانے والا ہوں اور یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ مجھے تمہاری نسبت ایک روز کے المناک عذاب کا اندیشہ ہے۔ پھر اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ ہم تو تمہیں محض اپنے جیسا آدمی سمجھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ تمہاری پیروی ہم میں سے رذیل لوگوں نے ہی اختیار کی ہے اور

Marfat.com

وہ بھی سرسری نظر سے، اور ہم تو تم لوگوں میں اپنے سے کوئی برتری نہیں پاتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں نوح نے کہا کہ اے میری قوم! بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کے کھلے رستے پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا کی ہو پھر وہ راہ تم کو دکھائی نہ دیتی ہو ہم خواہ مخواہ اس کو تمہارے گلے منڈھ دیں حالانکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو۔ اور اے میری قوم! میں تم سے اس پر دولت طلب نہیں کرتا۔ میرا صلہ تو اللہ ہی کے ذمہ ہے اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں میں ان کو اپنے پاس سے نکالنے والا بھی نہیں ہوں وہ یقیناً اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم دیکھتا ہوں اور اے میری قوم! اللہ کے مقابلہ میں کون میری مدد کرے گا اگر میں ان کو اپنے پاس سے نکال دوں تو کیا تم غور نہیں کرتے اور میں نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ غیب جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کی نسبت جنہیں تم حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہو یہ کہتا ہوں کہ اللہ ان پر فضل نہیں کرے گا جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اللہ خوب جانتا ہے۔ تو اس وقت میں ظالموں میں شمار ہوں گا۔ انہوں نے کہا اے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا تو کیا ہے اور جھگڑا بھی بہت کیا۔ پس جس عذاب کا تم ہم سے وعدہ کرتے ہو وہ لے آؤ۔ اگر تم سچے لوگوں میں سے ہو۔ نوح نے کہا اس کو تو اللہ ہی چاہے گا تو تم پر نازل کرے گا اور تم اسے ہرگز ہرا نہیں سکتے اور میری نصیحت تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گی اگرچہ میں تمہیں نصیحت کرنی چاہوں جبکہ خدا کو یہی منظور ہے کہ وہ تمہیں گمراہ رہنے دے۔ وہی تمہارا رب ہے اور اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے قرآن کو اپنے دل سے بنا لیا ہے۔ ان کو فرما دیجئے کہ اگر میں نے اسے خود بنا لیا ہے تو اس کا گناہ مجھ پر ہے اور تم جو گناہ کرتے ہو میں اس سے بری الذمہ ہوں۔

شرح:۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اس سے پہلے زمانے میں بھی پیغمبروں کو تبلیغ حق کی خاطر بھیجا جاتا رہا۔ مثلاً "ایک زمانے میں حضرت نوح علیہ السلام کو بھیجا گیا انہوں نے اپنی قوم سے یہی کہا کہ مجھے اس واسطے نبی بنایا گیا کہ میں تمہیں اللہ کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے آگاہ کروں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ بتوں کے سامنے سر نہ جھکاؤ اور سوائے ذات الٰہی کے کسی سے خوف نہ کھاؤ مگر ان لوگوں نے آپ کے

Marfat.com

وعظ و نصیحت پر کان نہ دھرے اور صرف اتنا کہا کہ اے نوح! تجھے ہم پر کیا فوقیت ہے آخر تو بھی تو ہم جیسا ایک انسان ہے اگر تجھے پیغمبر بھی مان لیا جائے تو کیا فائدہ! جو لوگ تم پر ایمان لائے ہیں وہ اکثر ہم میں سے نہایت ذلیل طبقہ کے لوگ ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ لوگو! یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ خداوند عالم نے مجھ پر رحم فرمایا ہے اور اپنا فضل کیا ہے کہ نبوت سے سرفراز فرمایا۔ اگر تم اس کی رحمت سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے تو کوئی تمہیں اس کے لئے مجبور بھی نہیں کرتا۔ باقی رہا یہ کہ میں تم سے مال و دولت کا خواہاں ہوں سو یہ بات نہیں میں تو اپنی مزدوری خدا ہی سے طلب کرتا ہوں اور تمہارے کہنے پر ان لوگوں کو جو میرا ساتھ دے رہے ہیں میں اپنے ہاں سے دور بھی نہیں کر سکتا اور یقیناً وہ اپنے رب کی ملاقات سے شرف اندوز ہوں گے۔ البتہ تم ایک جاہل قوم ہو کہ کسی سے متمتع نہیں ہوتے۔ سنو! پیغمبر نہ تو خدا کے خزانوں کا مالک ہوتا ہے کہ جسے چاہے روزی دے اور جس سے چاہے چھین لے اور نہ پیغمبر کو خدا کے علوم غیبی کی کلی خبر ہوتی ہے۔ ہاں خدا اسے اپنی مرضی سے جتنا چاہے سکھادے۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ نبی کو عام مخلوقات سے بہت زیادہ علم ہوتا ہے۔ نیز پیغمبر فرشتے بھی نہیں ہوتے انسانوں جیسے انسان ہوتے ہیں مگر انسانیت کے پورے نمونے کامل بشر کہ فرشتے بھی تعظیم کرتے ہیں۔ نبی کو صرف خدا پیارا ہوتا ہے اور وہ انسان جو خدا کو مانیں اس کے احکام پر چلیں اور نیکو کار ہوں خواہ دنیا داروں کی نظر میں ان کی کوئی وقعت نہ ہو۔ مگر نبی کو وہ بہت عزیز ہوتے ہیں۔ نوح علیہ السلام کی قوم نے ان تمام باتوں کو سنا اور جب کوئی بات بن نہ آئی تو کہنے لگے اے نوح! تو ہم سے بحث مباحثہ کرتا ہے ہم تنگ آچکے ہیں جو کچھ تو کرنا چاہتا ہے کر گزر ہم تیری بات ماننے کو کسی طرح تیار نہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ بھلے لوگو! نافرمانی کے نتائج و عواقب میں اگر خدا نے تمہیں تباہ و برباد کرنے کی ٹھان لی تو پھر تمہیں کوئی بچا نہیں سکتا۔ تم خدا کو ہرگز ہرا نہیں سکتے۔ پھر اس قدر بے باکی کا اظہار کیا معنی؟ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے دل گناہ و سرکشی کی وجہ سے سیاہ ہو چکے ہیں اور ان پر مہر کر دی گئی ہے۔ اب میں تمہیں ہزار نصیحت کروں تم میرا کہا نہیں مانو گے۔ مگر یاد رکھو سب کا پیدا کرنے والا اور نگہبان و حفاظت کرنے والا وہی خدا یگانہ ہے اور بالآخر ایک دن اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تم یقین کرو کہ میں جو احکام تمہیں سناتا ہوں وہ من گھڑت نہیں ہوتے اگر کوئی شخص ایسا

Marfat.com

کرے کہ اپنے خیالات خدا سے منسوب کرنے لگے تو اس سے زیادہ کوئی گنہگار نہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کی قوم کے مکالمہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ انبیائے کرام عام انسانوں سے بہت زیادہ بلند درجہ ہوتے ہیں نیز یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ متواتر نافرمانیاں کر کے کوئی شخص سنگدل ہو جائے تو پھر قدرت بھی ان کو ہدایت کا اہتمام نہیں کرتی۔

ترجمہ آیات ۳۶-۴۹:- نوح کی طرف وحی کی گئی کہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کے سوا تمہاری قوم میں اور کوئی شخص ایمان نہیں لائے گا۔ سو جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں تم اس پر غم نہ کرو۔ اور ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی بناؤ اور جو لوگ ظالم ہیں ان کے بارے میں مجھ سے کچھ نہ کہنا کیونکہ یہ لوگ ضرور غرق کئے جائیں گے اور نوح نے کشتی بنانی شروع کر دی اور جب ان کی قوم کے سرداروں کے پاس سے گزرتے تو وہ ان سے تمسخر کرتے وہ کہتے کہ اگر تم ہم سے تمسخر کر رہے ہو تو ہم تم پر ہنسیں گے جس طرح تم ہم پر ہنس رہے ہو اور تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے۔ جو اس کو ذلیل کر دے گا اور کس کے لئے دائمی عذاب واقع ہوتا ہے یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور نے جوش مارا تو ہم نے حکم دیا کہ اس کشتی میں ہر نوع میں سے ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ کو چڑھا لو اور جس کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے اس کے سوا اپنے گھر والوں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لا چکے ہیں سوار کر لو اور ان کے ساتھ ایمان بھی بہت کم لوگ لائے تھے۔ اور نوح نے فرمایا اس کشتی میں سوار ہو جاؤ اس کا رواں ہونا اور رک جانا اللہ ہی کے نام سے ہے۔ بیشک میرا رب بڑا بخشش کرنے والا مہربان ہے اور کشتی ان کو لے کر پہاڑ ایسی موجوں میں چلنے لگی اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکار کر کہا وہ ان سے الگ تھا کہ بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کافروں میں شامل نہ ہو۔ اس نے کہا کہ میں جلد ہی کسی پہاڑ کا سہارا لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔ فرمایا کہ آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں۔ مگر جس پر وہ مہربان ہو اور اتنے میں دونوں کے درمیان ایک موج آ حائل ہوئی سو وہ بھی دوسروں کے ساتھ ڈوب گیا اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا اور پانی تھم گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور کشتی کوہ جودی پر جا ٹھہری اور کہہ دیا گیا کہ ناانصاف قوم ہلاک ہو۔ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے

Marfat.com

رب! میرا بیٹا بھی میرے اہل میں سے تھا اور بلاشبہ تیرا وعدہ سچا ہے اور تو بہترین حاکم ہے۔ اللہ نے فرمایا! اے نوح وہ تیرے اہل میں سے نہیں تھا۔ اس کے عمل اچھے نہ تھے سو تم مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرو۔ جس کا تمہیں علم نہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بنو۔ نوح نے کہا اے میرے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ ایسی بات کا تجھ سے سوال کروں جس کا مجھے حقیقی علم نہیں اور اگر تو مجھے بخش نہ دے گا اور رحم نہ کرے گا تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔ کہا گیا کہ اے نوح اتر آؤ ہماری طرف سے تم پر اور ان جماعتوں پر جو تیرے ساتھ ہیں سلامتی اور برکت ہو اور بعض امتیں ایسی ہوں گی جن کو ہم دنیوی فائدے دیں گے پھر ان کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ یہ منجملہ غیب کی خبروں کے ہیں جو ہم آپ کی طرف بھیجتے ہیں۔ اس سے پہلے نہ آپ ان کو جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم سو صبر کیجئے یقیناً عاقبت پاکبازوں کے لئے ہے۔

شرح:۔ حضرت نوح علیہ السلام کی سالہا سال کی محنتوں کے باوجود جب آپ کی قوم نے خدا پر ایمان لانے اور بت پرستی چھوڑ دینے سے انکار کر دیا تو غیرت الٰہی کو جوش آیا اور اللہ عزوجل نے حضرت نوح علیہ السلام پر وحی نازل کی اور فرمایا کہ اے نوح! جو لوگ اب تک ایمان لا چکے سو لا چکے اب کسی سے امید نہ رکھو اور ان منکروں کے افعال سے غمزدہ نہ ہو۔ ان کو اپنے کئے کی سزا ضرور ملے گی۔ آپ ایک کشتی بنانا شروع کر دیں اور اگر تمہارے کام میں یہ لوگ مزاحم ہوں تو پروا نہ کریں کیونکہ بہت جلد یہ لوگ غرق طوفان ہو کر صفحہ عالم سے مٹ جانے والے ہیں۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے بموجب ارشاد خداوندی کشتی بنانی شروع کر دی اب جو کوئی پاس سے گزرتا ہنسی مذاق کرتا اور مضحکہ اڑاتا۔ آپ فرماتے لوگو! یہ مذاق کا موقع نہیں قہر خداوندی کی وجہ سے طوفان آنے کو ہے یاد رکھو تمہارا مذاق تمہارے لئے سامان عبرت بنے گا۔ تم ذلیل و خوار ہو گے اور پچھتاؤ گے اور پھر آخرت کا عذاب بھی بھگتو گے مگر وہ لوگ باز نہ آئے حتیٰ کہ طوفان کا وقت آیا اور خداوند تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو فرمایا کہ تمام جاندار مخلوق کا ایک ایک جوڑا لے لو اور اپنے ساتھ کشتی میں رکھ لو نیز اپنے اہل و عیال کو بھی اپنے ساتھ لے لو۔ مگر ان میں سے جن کے متعلق پہلے ہی مخالفانہ فیصلہ ہو چکا ہے ان کو اپنے ساتھ شامل نہ کرو۔ نیز ان مٹھی بھر مومنوں کو بھی اپنے ساتھ بٹھا لو۔ جو دعوت حق کو قبول کر چکے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

Marfat.com

حضرت نوح علیہ السلام نے ان سب کو کہا کہ اس کا چلنا اور کھڑا ہونا اللہ ہی کے نام سے ہے اور اللہ واقعی بڑا کرم اور رحم کرنے والا ہے۔ اتنے میں کشتی ان کو لے کر چلنے لگی اور نوح علیہ السلام شفقت پدری کی بنا پر اپنے بیٹے کنعان کو جو ان سے الگ ہو کر کھڑا تھا فرمانے لگے کہ جان پدر میرے پاس آجاؤ اور کافروں کا ساتھ چھوڑ دو۔ خدا آج تمہیں ہلاکت سے بچالے گا مگر وہ نہ مانا اور کہنے لگا کہ پروانہیں میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا اور پانی کی زد سے بچ جاؤں گا۔ حضرت نوح علیہ السلام فرمانے لگے کہ بیٹا! یہ بات غلط ہے آج خدا کے غضب سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ مہربان ہو۔ سو دیکھتے ہی دیکھتے پانی کی ایک موج اٹھی اور کنعان کو غرق کر کے پلی گئی۔ اب تو زمین نے بھی پانی کے چشمے اگلے آسمان سے بھی چھم چھم مینہ برسنے لگا اور کوہ جودی کی بلند ترین چوٹی تک پانی پہنچ گیا۔ کافروں پر لعنت کر دی گئی اور ان کا صفایا ہو گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اپنے بیٹے کے ہلاک ہونے کا سخت صدمہ تھا۔ پانی ذرا تھما تو وہ خداوند کے حضور میں گڑگڑا کر درخواست کرنے لگے کہ یار خدایا! تیرا مجھ سے جو وعدہ تھا کہ تو میرے اہل وعیال کو بچالے گا۔ بیشک تو صادق الوعد ہے اور احکم الحاکمین ہے مگر مجھ سے جو وعدہ کیا تھا کیوں پورا نہیں ہوا۔ ارشاد ہوا کہ اے نوح! اہل کے لفظ کا اطلاق صرف انہیں افراد پر ہوتا ہے جن کے اعمال صالح ہوں اور ہر طرح متبع اور پیروکار ہوں مگر کنعان کے اعمال برے تھے لہٰذا وہ تیرے اہل میں شمار نہیں کیا گیا۔ پس تو مجھ سے ایسی باتوں کا سوال نہ کر جن کے متعلق تجھے صحیح صحیح علم نہیں کیونکہ ایسا کرنا نادانوں میں شامل ہونا ہے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے فوراً توبہ کرلی اور خداوند کریم سے بخشش چاہی۔ جب سب نافرمان صفحہ عالم سے مٹ گئے تو پانی تھم گیا اور حضرت نوح علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اب کشتی سے اتر آؤ تم پر میری طرف سے سلامتی ہوگی اور میری نعمتیں تم پر نازل ہوں گی اور ان لوگوں پر بھی جو تیرے نقش قدم پر چلیں اور تیری تعلیمات پر کاربند ہوں۔

ترجمہ آیات ۵۰-۶۰:- قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم تو محض افترا پرداز ہو۔ اے میری قوم! میں تم سے اس پر کوئی مزدوری طلب نہیں کرتا۔ میری مزدوری تو اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا تو کیا تم اس بات کو سمجھتے نہیں اور اے میری قوم

اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر اسی کے آگے توبہ کرو۔ وہ تم پر موسلا دھار مینہ برسائے گا اور تمہاری قوت میں اضافہ کرے گا اور گنگار بن کر روگردانی نہ کرو۔ انہوں نے کہا اے ہود! تم ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل تو لائے نہیں اور تمہارے کہنے پر نہ ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں اور نہ تم پر ایمان لانے والے ہیں۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تمہیں ضرر پہنچا دیا ہے۔ ہود نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جن کو تم شریک خدا بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں سو اس کے علاوہ تم سب مل کر میرے بارے میں ہر داؤ آزما دیکھو پھر مجھے مہلت بھی نہ دو میں نے اللہ پر جو میرا اور تمہارا رب ہے توکل کر رکھا ہے۔ جتنے جاندار ہیں سب ہی کی چوٹی اس کے ہاتھ میں ہے۔ میرا رب بلاشبہ حق و عدل کے سیدھے راستے پر ہے اور اگر تم پھرے رہے تو میں نے یقیناً ہر وہ پیغام تم تک پہنچا دیا ہے جس کو دے کر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اور میرا رب تمہاری جگہ دوسری قوم کو جانشین مقرر کر دے گا اور تم اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکو گے۔ میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ ہود کو اور ان کے ساتھ جو اہل ایمان تھے ان کو نجات دی اور انہیں سخت عذاب سے بچا لیا اور یہ قوم عاد کی سرگذشت ہے۔ انہوں نے اپنے رب کی نشانیوں سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر مغرور و سرکش کے کہنے پر چلتے رہے اور اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی۔ یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے رب کا حکم ماننے سے انکار کیا تھا۔ یاد رکھو کہ عاد کے لئے جو ہود کی قوم تھی خدا سے دوری ہے۔

شرح:- اس رکوع میں قوم عاد کی نافرمانیوں اور سرکشیوں اور سزاؤں کا ذکر ہے قوم نوح کے بعد عاد ایک عظیم الشان قوم تھی جو دنیا کی قدیم ترین تہذیب کی مالک تھی اور ایشیا اور افریقہ کا کثیر حصہ اس کے زور قوت کا تماشہ گاہ تھا۔ بڑی بڑی عظیم الشان عمارتیں اس کے دست صنعت کا نتیجہ تھیں۔ اس بنا پر عرب کے لئے اس قوم سے زیادہ عبرت و بصیرت کا کوئی دوسرا نمونہ نہ تھا۔ اس لئے قرآن مجید نے عرب کی اس عظیم الشان قوم کی داستان بار بار دہرائی ہے۔

د کی عظمت و جلالت اور سیاسی برتری کے بیان کرنے کے لئے ایک دفتر کی

Marfat.com

ضرورت ہے۔ بہرحال ان کو دعویٰ تھا کہ ہم سے بڑا روئے زمین پر آج کون ہے۔ ان کو پیغمبر نے کہا کہ عجب نہیں کہ خدا خلافت تم سے لے کر کسی دوسری قوم کے سپرد کردے۔ عاد بڑی بڑی عمارتوں کے بانی تھے قرآن مجید نے اس واقعہ کو متعدد مقامات پر دھرایا ہے اور اس لئے وہ اس قوم کو "ذات العماد" یعنی ستونوں والے کا خطاب دیتا ہے۔ سورہ شعرا میں حضرت ہود علیہ السلام کی زبانی ارشاد ہے اے عاد والو! کہ تم بلند مقام پر بے فائدہ یادگاریں اور شاندار عمارتیں بناتے ہو گویا تم ہمیشہ دنیا میں رہو گے۔ پھر سورہ عنکبوت میں انہیں عمارات کی طرف اشارہ کرکے فرمایا! کہ عاد اور ثمود کو ہلاک کیا اور ان کے گھروں کے کچھ حصے تمہارے سامنے ہیں۔ عاد کی تباہی کا یوں نقشہ کھینچا اور فرمایا کہ عاد کا یہ حال ہوا کہ ان کے کھنڈروں کے سوا اب کچھ نظر نہیں آتا۔ قوم کی ملکی محرومی اور سیاسی بدبختی خود اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کے اخلاق و صفات عالیہ کا پایہ کس حد تک پست ہو گیا ہے۔ عاد کے سیاسی تفوق و امتیاز کا دیگر ممالک میں ضائع ہو جانا اس کی دلیل ہے کہ وہ اس حد تک گر چکے تھے کہ جہاں پہنچ کر خدا کا غضب قوموں پر بھڑکتا ہے۔ اور ان کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔ ایسے موقع پر خدا کا قانون یہی ہے کہ قوم میں وہ کسی روحانی مصلح اعظم یعنی پیغمبر یا نائب پیغمبر و علماء و مصلحین کو پیدا کرتا ہے۔ جو قوم کو عبرت دلاتا ہے اور اس کے عیوب و مفاسد کی اصلاح کرتا ہے۔ لیکن تمام قوموں کی پچھلی تاریخ شاہد ہے کہ بدبختی کی انتہا یہ ہوتی ہے کہ ایک جماعت قلیل کے سوا عموماً اس کی آواز ہر طبقہ میں غیر مسموع ہوتی ہے۔ جو سنتے ہیں وہ سمجھتے نہیں اور جو سمجھتے ہیں وہ عامل نہیں ہوتے اور نتائج حرف عمل پر موقوف ہیں اس وقت خدا کا غضب تلوار میں چمک کر آسمان میں گونج کر یا زمین کو تہہ و بالا کرکے ظاہر ہوتا ہے اور دوسری قوم کے لئے پہلی قوم کی جگہ صاف کر دیتا ہے۔ اب وہ وقت آگیا تھا کہ اس عظیم الشان اور عظیم الجبروت قوم کو جس نے اپنے زور قوت سے دنیا کو ہلا دیا تھا۔ آخری دعوت دی جائے آخر انہیں میں ہود مبعوث ہوئے جنہوں نے ان کو خدا کی آواز سنائی پیغمبر نے کہا اے میری قوم ایک خدائے یگانہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر ان کے شکوک کو رفع کرنے کے لئے کہ کہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ اپنی قیادت اور لیڈری جتانے کے لئے تو ہود ہمیں وعظ نہیں کہہ رہے۔ ہود علیہ السلام نے صاف صاف سنا دیا کہ بھائی مجھے تم سے کچھ لینا نہیں ڈرو مت میں اپنا اجر

Marfat.com

معبود برحق سے لوں گا میری تو صرف اس قدر خواہش ہے کہ تم خدا سے بخشش چاہو اور گنہگار نہ بنو وہ اپنی عنایت سے تمہیں اس سے بھی زیادہ شہ زور اور قوی ہیکل بنا دے گا مگر قوم نے اس کی بات بالکل نہ مانی اور صاف کہہ دیا کہ ہم تیرے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں۔ اور تم لاکھ کہو ہم تمہاری بات ماننے والے نہیں بلکہ الٹا انہوں نے ہنسی ٹھٹھے میں بات ٹالنی چاہی اور کہہ دیا کہ آپ نہ رسول ہیں نہ پیغمبر۔ آپ کو ہمارے دیوتاؤں نے ضرر پہنچایا ہے۔ ہمارے معبودوں میں سے کسی کی گستاخی کی ہوگی اسی نے یہ سزا دی کہ آپ بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔ حضرت ہود علیہ السلام نے قوم کی اس خیرہ چشمی پر سرد آہ بھری اور کہا اچھا میں تم سے تمہارے بتوں سے اور تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں تم اس بات کے گواہ رہنا اور اس بات کو بھی یاد رکھنا کہ تمہاری مخالفت میرا رتی بھر بھی نقصان نہیں کر سکتی تم جو چاہو کر گزرو میں نے خدا پر بھروسہ کر رکھا ہے اور وہی میرا اور تمہارا رب ہے اس کے سامنے ہر کوئی مجبور ہے اور ہر شخص اس کے قبضہ میں ہے اگر تم اس کے باوجود بھی میری بات نہ مانو تو یاد رکھو کہ تمہاری جگہ خدا کسی دوسری قوم کو لا کھڑا کرے گا۔ تم لاکھ طاقت والے سہی بڑے قہرمان سہی مگر خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے وہ سب سے بڑا قوی اور جبار و قہار ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ زیردستوں کی حفاظت نہیں کر سکتا آخر ان لوگوں نے نہ مانا سو اللہ کی جانب سے عاد کی تباہی کا حکم آ پہنچا اور ہود علیہ السلام کے علاوہ صرف وہی لوگ بچے جو آپ پر ایمان لائے تھے۔

مورخین خصوصاً ابن ہشام کلبی نے لکھا ہے کہ عاد دو تھے ایک عاد اولیٰ اور ایک عاد ثانیہ۔ قرآن پاک کی ایک اور آیت سے جو کسی دوسری جگہ آتی ہے ثابت ہوتا ہے کہ ہلاک ہونے والے عاد اولیٰ تھے اور جو اتباع پیغمبر کی وجہ سے بچے رہے۔ وہ عاد ثانیہ کہلائے۔ قرآن پاک کی ان آیات سے اور دوسرے مقامات کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عاد کی تباہی کے تین اسباب تھے۔

(۱) **غرور و قوت** : عاد کو اپنی قوت بازو پر ناز تھا اور اسی طرح ہر قوم جو بزرگی اور برتری پر قابض ہوتی ہے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں بھی اپنی قوت پر مغرور رہتی ہے۔ متکبرین عاد نے کہا کہ "اے ہود ہمیں کس سے ڈراتے ہو۔ ہم سے قوت و زور میں کون بڑا ہے" حضرت ہود علیہ السلام نے کہا تمہاری قوت مسلم

Marfat.com

ہی سہی لیکن اگر اصلاح و تقویٰ کی دعوت قبول کرو گے تو خداوند کریم تمہاری قوت کو اور قوت بخشے گا۔ لیکن وہ نہ سمجھے ان کو نہ صرف اپنی فوجی وسیاسی قوت پر ناز تھا۔ بلکہ اپنے افراد کی تعداد اور اپنے مویشی کی کثرت اور اپنے باغوں کی بہتات پر بھی ناز تھا۔ جو اس عہد کی سب سے بڑی دولت تھی۔

(۲) ظلم و جور : قوم کی حاکمانہ زندگی کے لئے سب سے زیادہ زہر قاتل ظلم اور جور و ستم ہے۔ اقوام عالم کی تاریخ اس دعویٰ پر بہترین شاہد ہے۔ عاد اپنے مقبوضہ ممالک میں اکڑے پھرتے تھے۔ بغیر کسی استحقاق کے قوموں کو چھیڑتے تھے جیسا کہ ہر زمانے کے سرکش زمین کے ہر طبقہ پر اکڑتے پھرتے ہیں اور معصوم قوموں کو چھیڑ چھیڑ کر فنا کرتے رہتے ہیں۔

(۳) سب سے آخری چیز جو انتہائے بربادی عالم ہے خدائے واحد کا انکار اور معبودان باطل کی پرستش ہے۔

آخر وہ دن آگیا جب سنت الٰہی نے اپنی زمین کے لئے ایک دوسری قوم کا انتخاب کیا اور اس شریر قوم کو احقاف کے باہر تلوار سے اور احقاف کے اندر ہوا اور ریگ کے طوفان سے برباد کیا کہ یہ سب اس کے ہتھیار ہیں اس کا ہاتھ انسانوں کے ہاتھ میں بھی ویسا ہی کام کرتا ہے جس طرح ہوا، پانی اور آگ ہیں۔ پس عاد اولیٰ کو تباہ کر دیا گیا۔ دنیا میں قیامت تک یہ لعنت میں گرفتار رہیں گے اور آخرت میں بھی ان کو خداوند کریم سے دوری نصیب ہوگی۔

ترجمہ آیات ۶۱-۶۸:- قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود ہی نہیں۔ اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور تمہیں اس میں بسایا سو تم اس سے بخشش طلب کرو پھر اس کی طرف رجوع کرو بیشک میرا رب قریب بھی ہے اور قبول کرنے والا بھی۔ انہوں نے کہا کہ اے صالح! اس سے پہلے بلاشک تم سے توقعات تھیں کیا تم ہمیں ان کی عبادت سے روکتے ہو جن کی عبادت ہمارے بزرگ کرتے آئے ہیں اور جس طریقہ کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو ہمیں اس میں شک ہے۔ اس نے کہا اے میری قوم! بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے

Marfat.com

رب کی جانب سے کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے اپنے ہاں سے مجھے رحمت عطا کی ہو تو پھر اگر میں خدا کی نافرمانی کروں تو مجھے اس کی گرفت سے کون چھڑائے گا سو تم تو میرا نقصان ہی کر رہے ہو اور اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشانی ہے سو تم اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں جلد عذاب آپکڑے گا۔ اس پر بھی انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں سو صالح نے کہا کہ تم اپنے گھروں میں تین دن اور عیش کر لو یہ وعدہ ہے جس میں بالکل جھوٹ نہیں۔ پھر جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالح کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے نجات دی اور اس دن کی رسوائی سے بچالیا بیشک تمہارا رب ہی توانا اور غالب ہے اور ان ظالموں کو ایک زور کی آواز نے آپکڑا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ گویا وہ کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے یاد رکھو کہ قوم ثمود نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا تھا۔ سن رکھو کہ قوم ثمود کے لئے اللہ سے دوری ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں قوم عاد کے حالات تھے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے تقریباً دو ہزار سال پہلے یہ قوم گزر چکی تھی۔ ان کی زندگی سے جو سبق آموز پہلو حاصل ہوتا ہے۔ وہ قرآن نے بیان کیا ہے اب اس قوم کے بعد قوم ثمود کا دور دورہ ہوا۔ ثمود کے سیاسی حالات بالکل نامعلوم ہیں صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ شمالی عرب کی ایک زبردست قوم تھی۔ فن تعمیر میں عاد کی طرح ان کو بھی کمال حاصل تھا۔ پہاڑوں کو کاٹ کر مکان بنانا۔ پتھروں کو تراش تراش کر عمارات و مقابر تیار کرنا اس قوم کا خاص پیشہ تھا۔ یہ یادگاریں اب تک باقی ہیں۔ سورۃ اعراف میں پہلے گزر چکا ہے کہ "اے ثمود! خدا نے تمہیں عاد کے بعد جانشین بنایا" ثمود کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے کا زمانہ تھا۔ یوں سمجھو کہ ۱۶۰۰ سے ۱۸۰۰ قبل از مسیح کے قریب ان لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ وہ لوگ خدائے واحد کی پرستش کو چھوڑ کر ستاروں کے مادی ہیکلوں کے سامنے سر جھکاتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ سنو! اللہ کی عبادت کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرو۔ جو کچھ کر چکے ہو اس پر چاہئے کہ ندامت و پشیمانی کا اظہار کر کے تائب ہو جاؤ۔ خدا سے بخشش طلب کرو۔ مگر افسوس کہ وہ آباؤ اجداد کی تقلید میں اندھے ہو چکے تھے وہ پیغمبر کی موحدانہ تعلیم

Marfat.com

پر ایمان نہ لائے اور کہنے لگے کہ "اے صالح! تجھ سے ہماری بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں مگر تو نے سب پر پانی پھیر دیا۔ کیا تو چاہتا ہے کہ ہم باپ دادا کے نقش قدم پر چلنا چھوڑ دیں۔ بتوں، پیکلوں اور ستاروں کی پرستش ترک کر دیں اور اس کی بجائے خدائے یگانہ کی عبادت کرنے لگیں۔ جس کا تخیل بھی ہمارے ذہنوں میں نہیں سماتا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے جواب دیا کہ بات وہی ٹھیک ہے جو میں نے تمہیں بتا دی ہے اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عنایت ہے کہ اسی نے مجھے ایسی تعلیم دے کر بھیجا ہے۔ کہ تم باز نہ آئے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں نافرمانی کی سزا میں شدید ترین خسارہ تمہارے حصے نہ آئے۔ سنو! یہ اونٹنی ہے اسے چلنے پھرنے اور کھانے دو۔ کوئی مزاحمت نہ کرو نہ اسے تکلیف پہنچاؤ مگر انہوں نے نہایت بے باکی کے ساتھ اونٹنی کو زخمی کر دیا جس سے غضب الٰہی ان پر نازل ہوا اور ایک ایسا زلزلہ آیا کہ سب کو فنا کر گیا۔ وہی بچے جو حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لا کر نیکوکار بن چکے تھے۔ خداوند کریم نے ان کو دنیا کی ذلت و رسوائی سے بھی بچا لیا اور آخرت کی ندامت و پریشانی سے بھی بہرحال نافرمان ایسے مٹ گئے کہ بخیت قوم گویا وہ اس دنیا میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔

ترجمہ آیات ۶۹ - ۸۳:- بلاشبہ ابراہیم کے پاس ہمارے فرستادے بشارت لے کر آئے کہا سلام۔ ابراہیم نے بھی جواب میں سلام کہا اور فوراً ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ پھر جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کی طرف نہیں جاتے تو ان کو اجنبی جانا اور دل ہی دل میں ان سے ڈرنے لگے۔ فرشتوں نے کہا آپ ڈریں نہیں، ہمیں قوم لوط کی طرف بھیجا گیا ہے اور ابراہیم کی بیوی کھڑی تھیں۔ ہنس پڑیں سو ہم نے ان کو اسحٰق کی خوشخبری دی اور اسحٰق کے بعد یعقوب کی۔ تعجب سے کہنے لگیں کیا میری اولاد ہوگی حالانکہ میں تو بوڑھیا ہوں اور میرے شوہر بھی بوڑھے ہیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔ انہوں نے کہا کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کرتے ہو۔ اے اہل بیت! تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں بلاشبہ وہ سزاوار حمد اور بڑی ہی بزرگی والا ہے۔ پھر جب ابراہیم سے خوف جاتا رہا اور ان کو بشارت بھی مل گئی تو قوم لوط کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگے۔ بیشک ابراہیم واقعی بڑے بردبار نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے۔ اے ابراہیم اس خیال کو چھوڑ دو۔ بات یہ ہے کہ تمہارے رب کا حکم آچکا ہے اور ان پر ضرور ایسا عذاب

Marfat.com

آکر رہے گا جو کسی طرح ٹلنے والا نہیں۔ اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ مغموم ہوئے اور ان کی وجہ سے تنگ دل ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ دن بڑا ہی سخت ہے اور ان کی قوم کے لوگ دوڑے دوڑے ان کے پاس آئے اور اس سے پہلے بھی وہ برے کام کرنے کے عادی تھے لوط نے کہا کہ لوگو! یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے پاکیزہ تر ہیں ان سے نکاح کر لو۔ خدا سے ڈرو اور مجھے مہمانوں کے معاملہ میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی آدمی بھی نیک بخت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری بیٹیوں کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ لوط نے کہا اے کاش! مجھے تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کا آسرا پکڑ پاتا۔ فرشتوں نے کہا اے لوط ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ سو تم کچھ رات رہے اپنے اہل و عیال کو لے کر چل دو۔ اور تم میں سے سوائے تمہاری بیوی کے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے بات یہ ہے کہ جو عذاب اوروں پر نازل ہونے والا ہے وہی اس پر نازل ہوگا۔ اُس کے وعدہ کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب نہیں۔ پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا ہم نے اس بستی کو اوپر تلے کر دیا اور اس پر لگاتار پتھر کے کنکر برسائے۔ جن پر تمہارے رب کی طرف سے نشان کئے ہوئے تھے۔ اور یہ جگہ ان ظالموں سے کچھ دور بھی تو نہیں۔

شرح:- ثمود کی ہلاکت کے بعد قوم لوط کی باری آئی۔ جن فرشتوں کو مامور کیا گیا تھا کہ وہ قوم لوط کو تباہ کریں وہ جاتے جاتے پہلے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ہاں فروکش ہوئے کیونکہ وہ آپ کے نام خداوند کریم کی جانب سے ایک بشارت اور پیغام و سلام لائے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی ضیافت کی اور بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت دستر خوان پر لا حاضر کیا۔ آپ کو کیا معلوم تھا کہ یہ فرشتے ہیں اور کھانا نہیں کھایا کرتے۔ انہوں نے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے تو آپ دل ہی دل میں ڈرنے لگے کہ کیا معاملہ ہے وہ بھی سمجھ گئے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کچھ خائف سے ہو گئے ہیں کہنے لگے کہ آپ بے خوف رہئے ہمیں قوم لوط کی طرف بھیجا گیا ہے اور آپ کو ہم نے صرف یہ پیغام دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صاحبزادہ عطا کرنے والا ہے جس کا نام اسحٰق ہوگا اور اس کا ایک بیٹا یعقوب نامی ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی بھی پاس کھڑی تھیں۔ کہنے لگیں

Marfat.com

واحسرتا! میں بوڑھی ہو چکی ہوں اور میرا خاوند بھی بوڑھا ہے یہ بشارت تو بڑی ہی عجیب معلوم ہوتی ہے۔ فرشتوں نے کہا آپ کوئی تعجب نہ کریں اگرچہ یہ چیز فی الحقیقت فوق العادۃ ہے مگر تم اہل بیت پر اللہ کی صد ہزاراں برکات ہیں۔ وہ بزرگ و برتر جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان باتوں سے تسلی ہوئی اور آپ کا ڈر دور ہوا۔ پھر آپ نے قوم لوط کی سفارش کرنی شروع کر دی۔ کیونکہ آپ بڑے حلیم الطبع اور خدا ترس انسان تھے۔

اس پر فرشتوں نے کہا کہ اے ابراہیم علیہ السلام آپ اس معاملہ کو چھوڑیں ہم اور آپ اس معاملہ میں بے بس ہیں۔ خدا کا حکم آچکا ہے اور وہ اٹل ہے۔ اس قوم کو عذاب پہنچ ہی کر رہے گا۔ اور کسی کی مجال نہیں کہ وہ روک سکے۔ اس کے بعد فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ حضرت لوط علیہ السلام ان کو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں دیکھ کر بہت دل گیر ہوئے اور سوچ میں پڑ گئے۔ کیونکہ انہیں ڈر تھا کہ قوم کے بدمعاش ابھی ان پر ٹوٹ پڑیں گے اور ان کو تنگ اور ہمیں بے عزت کریں گے۔ چنانچہ وہی بات ہوئی وہ دور سے دوڑے آئے اور آکر ان کے گرد جمع ہو گئے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں بہت سمجھایا بجھایا اور کہا کہ میری عزت دیکھو اور مہمانوں کو تنگ نہ کرو۔ مگر نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ کوئی شخص ان میں سعادت مند اور نیک بخت نظر نہ آیا جو انہیں اس ارادہ سے باز رکھتا۔ آخر کار حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میری بیٹیاں ہیں ان سے نکاح کر لو۔ مگر وہ پھر بھی اپنی ضد پر قائم رہے۔ پیغمبر خدا کو اس واقعہ کا دلی صدمہ ہوا مگر فرشتوں نے آپ کو تسلی کر دی کہ آپ دل برداشتہ نہ ہوں۔ ہم خدا کے فرشتے ہیں کسی کی مجال نہیں کہ ہمیں چھو سکے یا کوئی ایذا پہنچا سکے۔ کچھ رات رہے آپ اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر اس سرزمین کو خیرباد کہہ جائیں اور آپ میں سے کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ ایک بات ہم بتائے دیتے ہیں کہ آپ کی بیوی پر بھی وہی عذاب ہونے والا ہے جو دوسرے نافرمانوں پر ہوگا۔ چنانچہ وہ مڑ کر دیکھے گی اور ہلاک ہوگی۔ جس پر آپ کو متفکر نہ ہونا چاہئے چنانچہ وہی بات ہوئی اس زمین ہی کو خدا نے اوندھا کر دیا اور پھر آسمانوں سے ایسے پتھر برسائے کہ بدکرداروں کی ساری جماعت مٹ گئی۔ نظر بینا ہو تو دیکھے کہ لوطیوں کا کیا حال ہوا۔ افعال شنیعہ کے فاعلوں کا دردناک و

حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم کو سمجھایا کہ بت پرستی چھوڑ دو اور ایک خدائے یگانہ کی عبادت کرو۔ بت پرستی اور شرک صریح ناانصافی ہے اور غضب الٰہی کا موجب نیز لین دین اور کاروبار تجارت میں لوگوں سے ماپ تول اور وزن میں کمی نہ کرو۔ کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو خدا کے ہاں عذاب الیم کے مستوجب قرار دیئے جاؤ گے۔ آپ نے فرمایا اے قوم! لوگوں کو پورا پورا مال دو۔ ان کے حقوق غضب نہ کرو۔ کسی سے بے انصافی نہ کرو۔ ملک خدا میں فساد نہ پھیلاؤ ناجائز جدوجہد کو چھوڑ کر حرام سے بے تعلق ہو کر کاروبار میں جو کچھ بچ رہے خدا نے اس میں تمہارے لئے برکت رکھی ہے۔ مگر جذبہ ایمان مفقود ہو جائے تو پھر نیک عمل کی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی۔ قوم اکثر تھی ان پر نصائح نے کوئی کام نہ کیا۔ وہ کج بحثی میں پڑ گئے اور کہنے لگے کہ اچھی عبادت ہمیں سکھاتے ہو کہ ہم اپنے مملوکہ مال و دولت میں تصرف نہ کر سکیں پھر ہمارا معاملہ بھی ایک ایسی قوم سے ہے جو دشمن ہے۔ ان سے رو رعایت کیا معنی؟ آپ تو فی الواقع بڑے ہی بردبار اور سعادت مند ہیں کہ دشمنوں کے ساتھ بھی بھلائی کرنے کو کہتے ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پہ تمام باتیں مجھے ذہن نشین کرا دی ہیں اور مجھ پر اپنا فضل و کرم کیا ہے۔ میں تو تم سے کہتا ہوں اس پر خود عامل ہو۔ میرا مدعا تو صرف اس قدر ہے کہ دنیا میں تمہارے اخلاق کی اصلاح ہو جائے اور آخرت کے عذاب سے بچ جاؤ۔

آپ نے قوم کو سمجھایا کہ ضد نہ کرو۔ میں پیغمبر خدا ہوں۔ میری مخالفت نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ جو عذاب حضرت نوحؑ، حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کی قوموں پر آیا تھا وہی تم پر آ جائے اور تم ملیامیٹ ہو کر رہ جاؤ۔ ابھی کل کی بات ہے کہ لوط کی قوم انہی نافرمانیوں کی وجہ سے برباد ہوئی۔ پس تم اپنے گناہوں کی بخشش خدا سے طلب کرو۔ توبہ کرو کہ وہ خدائے رحیم تم پر رحم کرے۔ انہوں نے نہایت گستاخانہ جواب دیا کہ اے شعیب! تیری فلاسفی ہماری سمجھ میں نہیں آتی دور اصل ہماری قوم کا ایک بڑا ہی کمزور فرد ہے۔ اگر قبیلہ داری کا معاملہ نہ ہوتا تو ہم تجھے پتھر مار مار کر ہلاک کر چکے ہوتے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے جواب میں کہا کیا میرا قبیلہ تمہاری دانست میں خدا سے زیادہ لائق عزت ہے۔ افسوس! تم نے خدا کے فرمانوں کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ جاؤ تم

الواحد۔ الواجد۔ الماجد۔ الواحد۔ الصمد۔ القادر۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاہر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ الغنی۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الہادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔

Marfat.com

اپنی جگہ کام کئے جاؤ میں اپنی جگہ کام کرتا ہوں۔ سچے جھوٹے کا فیصلہ ایک دن خدا کرے گا۔ اس وقت تمہیں اپنی نافرمانی کا احساس ہوگا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ جب حضرت شعیب علیہ السلام کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو بالآخر ہم نے اس نافرمان قوم کو تباہ کر دیا۔ عذاب سے بچے تو صرف حضرت شعیب علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے دیگر مومن اور یہ کتنا عبرتناک انجام ہے۔

ترجمہ آیات ۹۶-۱۰۹:- ہم نے موسیٰ کو اپنے معجزات دے کر اور دلیل روشن سے بہرہ مند کر کے بھیجا۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی جانب سو انہوں نے فرعون ہی کی بات مانی حالانکہ فرعون کی بات صحیح تو تھی نہیں۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور انہیں دوزخ میں جا اتارے گا برا ہے وہ گھاٹ جس پر وہ اتریں گے اور اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی ہے اور قیامت کے دن بھی پیچھے لگی رہے گی۔ برا انعام ہے جو ان کو دیا گیا ہے۔ یہ بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم آپ کو سناتے ہیں ان میں سے بعض تو موجود ہیں اور بعض مٹ چکی ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا سو ان کے وہ معبود جن کو وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے ان کے کچھ کام نہ آسکے جب تیرے رب کا حکم آپہنچا اور انہوں نے ان کو ہلاکت میں ڈالا۔ آپ کے رب کی پکڑ ایسی ہوتی ہے کہ جب وہ بستیوں کو عذاب میں پکڑتا ہے در آنحالیکہ ان کے رہنے والے ظالم ہوں بیشک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔ یقیناً اس بات میں اس شخص کے لئے ایک عبرت ہے جو عذاب آخرت سے ڈرے وہ یہ دن ہے جس میں سب لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا اور یہی وہ دن ہے جس میں سب کو خدا کے حضور پیش کیا جائے گا۔ اور ہم تھوڑی مدت کے لئے اس کو ملتوی کئے ہوئے ہیں۔ جس روز وہ آجائے گا کوئی متنفس بھی اس کی اجازت کے بغیر بات نہ کر سکے گا۔ پھر ان میں بعض لوگ بدبخت ہوں گے اور بعض نیک بخت۔ سو وہ لوگ جو بدبخت ہوں گے وہ دوزخ میں رہیں گے ان کو وہاں چلانا اور دھاڑنا ہوگا۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں۔ مگر جو تمہارے پروردگار کو منظور ہو بلاشبہ تمہارا رب جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور وہ لوگ جو نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہوں گے ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین

Marfat.com

موجود ہیں مگر جو تمہارے پروردگار کو منظور ہو۔ یہ بخشش ہے جو کبھی منقطع ہونے والی نہیں۔ تو تم ان کے بارے میں جن چیزوں کی یہ پرستش کرتے ہیں ذرا بھی شک نہ کرنا یہ لوگ اس طرح پوجتے ہیں جس طرح ان کے بڑے پہلے پوجتے آئے ہیں۔ اور ہم یقیناً ان کا حصہ پوری طرح بغیر کسی کمی کے ان کو دینے والے ہیں۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو احکام و معجزات دیکر فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا تھا۔ فرعون سرکشی کی وجہ سے خدا کا نافرمان اور بڑا سنگ دل انسان تھا۔ اس نے اپنی رعایا کو بجز چند امراء و رؤساء کے حیوانات سے بھی ذلیل ترین سمجھ رکھا تھا۔ متواتر سختیاں جھیلتے جھیلتے رعایا بھی مردہ دل ہو چکی تھی اور محض غلامی اور شخصیت پرستی پر قانع تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے کہ وہ ان لوگوں کو سمجھائیں کہ بندہ ہونے میں ہم سب برابر ہیں۔ فرعون کو بھی تم پر کوئی خاص امتیاز نہیں بلکہ وہ ایک طرح کا تمہارا خادم ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ تمہاری راحت اور سہولت مدنظر رکھے۔ یہاں معاملہ بالکل الٹ ہے۔ وہ سمجھتا ہے سب مخلوق خدا میرے ہی عیش و آرام کی خاطر پیدا کی گئی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دلائل و شواہد سے ہزار باتیں سمجھائیں مگر جس طرح آج مسلمان جہاد و حریت کی آواز سے بھاگتے ہیں اور اچھے اچھے پڑھے لکھے اور سمجھدار لوگ جہاد و حریت کو ناممکن اور نامناسب خیال کرنے لگے ہیں اس طرح رعایاء فرعون بھی آزادی اور مختاری سے محض ناآشنا تھی۔ انہیں جو بات سمجھائی گئی وہ نرالی اور ناممکن الوقوع نظر آئی۔ وہ فرعون کے ظالمانہ احکام کو تو بسر و چشم قبول کرتے مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات نہ مانتے اگر فرعون پرستی اور ذاتی مصائب کا سلسلہ حیات دنیوی کے ساتھ ہی منقطع ہو تو بھی ایک بات تھی مگر جن لوگوں نے فرعون کی ہر امر میں خواہ وہ اچھا تھا یا برا۔ اتباع کی اور غلامانہ زندگی بسر کی وہ یوں بھی مورد الزام تھے۔ انہوں نے خدا کی جگہ فرعون کو دی اور مشرک و نافرمان ٹھہرے۔ اور یہ چیز ان کو دوزخ کا ایندھن بنانے کے لئے کافی تھی۔ شرک و بت پرستی کا یہ خاصہ ہے کہ وہ اپنے معتقد کو غلامی کی آہنی زنجیروں میں جکڑ کر رکھتی ہے۔ اور اس قدر بزدل اور کمزور بنا دیتی ہے کہ وہ ہر چیز کے سامنے سر جھکا دیتا ہے۔ انبیائے کرام کی تعلیم کا ملخص یہ ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور اس کا سر کسی کے آگے نہ جھکے۔ بجز اللہ تبارک وتعالیٰ کے وہ کسی سے خائف نہ ہو

Marfat.com

اور نہ وہ کسی سے مطلب اور آرزو رکھے اور آپس میں رواداری اور تعاون کا جذبہ پیدا کرے۔ پیغمبر خدا جب ملک و قوم تک اپنی آواز پہنچا چکے اور انہوں نے نہ مانا تو بنی اسرائیل کو آپ نے اپنے ساتھ لیا اور مصر سے نکل چلے فرعون اور اس کی قوم ان کے تعاقب میں غرق ہو گئی۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ جن بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ نہ وہ ان کے کچھ کام آئے نہ فرعون ہی ان کو بچا سکا جسے وہ خدا سمجھے بیٹھے تھے اور ایسے تباہ ہوئے کہ پھر کبھی فرعونیت قائم نہ ہوئی۔

یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! نافرمانوں کا انجام تم نے دیکھ لیا۔ بستیوں کی بستیاں ہلاک و برباد ہو جاتی ہیں۔ ایک نہیں سینکڑوں اور ہزاروں واقعات تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ جن کی خبریں تم تک پہنچادی گئی ہیں۔ یاد رکھو جو ان لوگوں کے نقش قدم پر چلے گا اس کا بھی یہی حشر ہوگا۔ اس حیات فانی کے بعد وہ طولانی زندگی شروع ہوتی ہے جس میں ان اعمال کا بدلہ ملے گا جو حیات دنیوی کے دوران میں انسان نے کئے ہیں۔ پس وہ لوگ جن کی زندگیاں خدا کے احکام کے مطابق ہوں وہ سعید لوگوں میں شمار ہوں گے اور باقی شقی لوگوں میں اور موخر الذکر لوگوں کو دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا جہاں انہیں جلنا جھلسنا اور سخت تکلیف برداشت کرنا ہوگا۔ وہ آہ وزاری کریں گے۔ چیخیں چلائیں گے مگر مطلق سماعت نہ ہوگی۔ لیکن وہ لوگ جو سعید ہستیوں میں شمار ہوں گے ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور ان کے انعامات کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔ اس کے بعد فرمایا کہ انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ عبادت کے معاملہ میں تقلید جامد کا قائل نہ ہو۔ خدا نے ہر انسان کو عقل و فہم عطا کی ہے۔ چاہے وہ خدا کے احکام کو سمجھے اور سیکھے اور ان پر عمل پیرا ہو۔ مگر جو لوگ اس قسم کی کوئی محنت نہیں کرتے اور باپ دادا کی پرانی لکیر پیٹتے چلے جاتے ہیں خواہ وہ غلط ہی کیوں نہ ہو انہیں اس امر کی ضرور سزا ملے گی اور اس میں کوئی رعایت نہ کی جائے گی۔

ترجمہ آیات ۱۱۰ - ۱۲۳:- ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں بھی اختلاف پیدا کر لیا گیا اور اگر آپ کے رب کی طرف سے پہلے بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان قطعی فیصلہ ہو چکا ہوتا اور یہ اس کتاب کی طرف سے بلاشک قوی شبے میں پڑے ہیں اور ان سب کو تمہارا رب ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ قطعی دے گا اور وہ ان کے

تمام اعمال سے باخبر ہے۔ سو جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں حق پر قائم رہئے اور حد سے تجاوز نہ کرنا یقیناً" تم جو کچھ کرتے ہو خدا اسے دیکھتا ہے اور ان لوگوں کی طرف نہ جھکو جو ظالم ہیں ورنہ تمہیں بھی آگ آلپیٹے گی اور تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ پھر تمہیں کوئی مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں اور رات کی چند ساعتوں میں نماز پڑھا کیجئے یقیناً" نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ ذکر کرنے والوں کے لئے یہ ایک طرح کی نصیحت ہے اور صبر سے کام لیجئے کہ اللہ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ سو کیوں نہ تم سے پہلے زمانوں میں ایسے عقلمند ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے بجز چند لوگوں کے جن کو ہم نے ان میں سے عذاب سے بچالیا تھا اور جو لوگ ظالم تھے وہ انہیں باتوں کے پیچھے لگے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ مجرم تھے۔ اور آپ کے رب کا یہ دستور نہیں کہ بستیوں کو ناحق ہلاک کردے حالانکہ ان کے رہنے والے نیکو کار ہوں اور اگر آپ کا رب چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی جماعت کردیتا اور اب وہ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرتے رہیں گے۔ مگر جن پر آپ کا رب فضل کرے اور اس واسطے ان کو پیدا کیا ہے اور آپ کے رب کی بات پوری ہو کر رہے گی کہ میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے پر کروں گا اور پیغمبروں کے تمام وہ قصص جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں ان سے آپ کے دل کو مضبوط رکھتے ہیں اور ان قصوں میں آپ کے پاس جو بات پہنچی وہ سچی ہے اور مومنوں کے لئے نصیحت اور عبرت ہے۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنی جگہ عمل کرتے رہو ہم اپنا عمل کر رہے ہیں اور انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں اور آسمانوں کے اور زمین کے غیب اللہ ہی کو معلوم ہیں اور ہر بات اسی کی طرف لوٹے گی سو آپ اسی کی عبادت کیجئے اور اسی پر بھروسہ رکھئے جو کچھ آپ کر رہے ہو آپ کا رب اس سے بے خبر نہیں۔

شرح:۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب دنیا میں ہر طرح کا اندھیرا تھا۔ انسان خدا کو بھول چکا تھا اور اس کی جگہ اشجار و احجار کی عبادت ہونے لگی تھی ظلم و فساد کا دور دورہ تھا تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور خلقت کی ہدایت کے لئے اسے ایک کتاب دی۔ چاہئے تھا کہ کوئی شخص اختلافی صورت پیدا نہ کرتا اور سب کے سب ایک راہ پر لگ جاتے مگر ایسا نہ ہوا۔ لوگوں نے مختلف راہیں پیدا کیں اور تعلیمات کتاب کو بالکل رائیگاں

Marfat.com

کر دیا۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی جماعت کو تنبیہ کر دیں کہ کوئی شخص پہلی نافرمان قوموں کی طرح افراط و تفریط میں نہ پڑے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو یقیناً اسے دوزخ کا عذاب برداشت کرنا ہوگا۔ اور اسے خدا کے عذاب سے کوئی ہستی نہیں بچا سکے گی۔ دیکھو خدا کی یاد ہر وقت دل میں تازہ رکھنے اور برائی سے بچنے کے لئے تمہیں چاہئے کہ صبح اور شام اور کچھ رات گئے تم خاص طور پر سب کام چھوڑ کر خدا کو یاد کیا کرو کیونکہ خدا کی یاد ایک ایسی نیکی ہے کہ تمام برائیوں کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔ دیکھو یہ کتنی بڑی نصیحت ہے۔ ذاکرین الٰہی کے واسطے ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! اگر اس راہ میں تمہیں تکالیف و شدائد بھی پیش آئیں تو صبر و استقلال سے کام لو۔ تمہارا اجر تم کو مل کر رہے گا۔ افسوس گزشتہ امتوں میں بہت ہی کم لوگ پائے جاتے رہے جو نیکو کاروں کے نقش قدم پر چلیں اکثریت نے افراط و تفریط کو پسند کیا اور جادہ اعتدال سے منحرف ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں تمام عالی شان محلات کے عبرت خیز کھنڈرات دکھائی دیتے ہیں اور اجڑی ہوئی بستیوں کے نشان نظر آتے ہیں۔ جب تک ان بستیوں میں نیکو کاروں کا وجود رہا ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا اور جب نیک لوگوں کا وجود باقی نہ رہا تو ان بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ افراط و تفریط میں پڑنے کا باعث لوگوں کا باہمی اختلاف بھی ہے۔ چنانچہ تم دیکھو گے کہ دو مختلف الرائے شخص ہر بات میں باہم متفق نہیں پائے جاتے۔ اتحاد و تعاون محض اللہ تبارک و تعالیٰ کا فضل ہے۔ پس وہ لوگ جو تمام اختلافات کو طاق نسیان پر رکھ کر حق کی تبلیغ و اشاعت کے لئے متفق ہو جاتے ہیں وہ جنت میں جائیں گے اور منکرین سے دوزخ کو پر کیا جائے گا۔ آخر میں ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام! سورۂ ہود میں پہلے نبیوں اور گزشتہ قوموں کی جو خبریں بیان کی گئی ہیں وہ اس لئے ہیں کہ اس سے آپ کا علم بڑھے اور دل مضبوط ہو اور ایمان لانے والے اس سے وعظ و نصیحت حاصل کریں۔ جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ جو کچھ کرتے ہیں انہیں کرنے دو اور خدائی فیصلے کے منتظر رہو اور دیکھو وہ اپنی بد عملیوں کی کیسی سخت سزا پاتے ہیں۔ غیب کا علم کہ کل کیا ہونے والا ہے یا حیات بعد الممات میں کیا پیش آنے والا ہے۔ سب خدا کو معلوم ہے۔ پس بہر حال تم عبادت کئے جاؤ اور خدا پر توکل رکھو۔ وہ آپ کی حالت سے یا خبر ہے۔

Marfat.com

(۵۳) سورۃ یوسفؑ (۱۲)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۶:- یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔ ہم اس قرآن کے ذریعہ سے جو ہم نے آپ کی طرف بھیجا ہے آپ کو ایک بہترین قصہ سناتے ہیں اور آپ اس سے پہلے یقیناً بے خبر تھے۔ جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا "ابا! میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ باپ نے کہا بیٹا اپنے خواب کو اپنے بھائیوں کے سامنے نہ بیان کرنا ورنہ وہ تمہارے ساتھ کوئی چال چلیں گے کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اور اس طرح تمہارا رب تمہیں برگزیدہ کرے گا اور تمہیں خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائے گا اور تم پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمتیں پوری کرے گا۔ جس طرح اس نے اس سے پہلے تمہارے دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی تھیں۔ تمہارا رب یقیناً سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

شرح:- حضور علیہ الصلوۃ والسلام جب مکہ میں تھے علمائے یہود و مشرکین عرب کے بڑے بڑے فضلاء آپ کی تعلیمات اور قرآن پاک کے مضامین کو پرکھ رہے تھے کہ نہ معلوم چند یہودی علماء کو کیا سوجھی کہ انہوں نے مشرکین سے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ بنی اسرائیل کس طرح شام سے مصر کو منتقل ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ کیا ہے۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ ایک دیرینہ قصہ ہے ان ان پڑھوں کو کیا خبر اور اگر معلوم ہو گا تو بس سنی سنائی باتیں۔ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا گیا تو قرآن پاک کی یہ چند آیتیں جو سورۃ یوسف کے نام سے موسوم ہیں نازل ہوئیں۔ اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا تمام قصہ من و عن بیان کیا گیا ہے اور اختصار اور ایجاز کے باوجود تمام موٹی موٹی باتیں اور سبق آموز پہلوؤں پر حقائق و معارف کے دریا بہا دیئے

Marfat.com

ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ عربی زبان میں چند آیات نازل کی جا رہی ہیں اور یہ ایک بہترین قصہ ہے جس کا علم اے پیغمبر اسلام آپ کو بھی اس سے قبل نہ تھا۔ ابتدا یوں ہوئی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے دس سوتیلے بھائی تھے ایک چھوٹا سگا بھائی تھا اور ایک والد۔ والد کو اپنی تمام اولاد میں سے حضرت یوسف علیہ السلام سب سے زیادہ پیارے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ بے حد حسین تھے اور آئندہ چل کر منصب نبوت پر فائز ہونے والے تھے۔ جس کی دھندلی سی جھلک دیدۂ یعقوب علیہ السلام نے پہلے سے دیکھ لی تھی۔ تمام سوتیلے بھائیوں کو اس بات کا حسد تھا۔ اس پر طرفہ یہ کہ ایک رات حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے سورج اور چاند آپ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ آپ نے صبح اٹھ کر ابا سے اپنا خواب کہہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا دیکھ کہیں اسے بھائیوں کے روبرو بیان نہ کر دینا ورنہ وہ تمہارے دشمن ہو جائیں گے۔ خدا بزرگی و برتری عطا کرے گا۔ تجھے تمام معاملات دین و دنیاوی میں سمجھ عطا فرمائے گا۔ اور جس طرح تیرے دادا اور پردادا پر اس نے فضل کیا۔ اسی طرح تجھ پر اور تیرے خاندان پر اپنا فضل کرے گا۔

ترجمہ آیات ۷-۲۰:- اس میں شک نہیں کہ یوسف اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جس وقت کہ انہوں نے کہا یوسف اور اس کا بھائی ہماری نسبت ہمارے ابا کو زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں بیشک ہمارے ابا صریح غلطی پر ہیں۔ یوسف کو قتل کر دو یا اسے کسی جگہ چھوڑ آؤ پھر تمہارے ابا کی توجہ تمہاری ہی طرف رہے گی اور اس کے بعد بہتر حالت میں ہو جاؤ گے۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو قتل مت کرو اور اسے کسی تاریک کنویں میں ڈال دو کوئی راہ گیر اس کو نکال لے گا۔ اگر تمہیں ایسا کرنا ہی ہے۔ کہنے لگے ابا جان کیا بات ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل اسے ہمارے ساتھ بھیجئے کہ کھیلے کودے اور ہم اس کے نگران رہیں گے۔ حضرت یعقوب نے کہا کہ تمہارا اسے ساتھ لے جانا مجھے غم میں ڈالتا ہے اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اس کو بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے بے خبر رہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر باوجود ہماری جماعت کے بھیڑیا اس کو کھا جائے تو ہم بالکل ہی گئے گزرے ہوں گے۔ سو وہ جب

Marfat.com

اس کو لے گئے اور اس بات پر متفق ہوئے کہ اسے ایک تاریک کنوئیں میں ڈال دیں اور ہم نے یوسف کی طرف وحی بھیجی کہ (ایک دن) تو ان کو ان کی یہ باتیں بتائے گا اور وہ جانتے بھی نہ ہوں گے اور وہ عشاء کے وقت روتے اپنے باپ کے پاس آئے کہنے لگے اے ابا! ہم گئے اور دوڑیں لگانے لگے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ گئے سو ایک بھیڑیا اس کو کھا گیا اور خواہ ہم سچے ہوں آپ ہماری بات نہیں مانیں گے اور اس کی قمیض پر جھوٹ موٹ کا لہو لگا لائے۔ یعقوب نے فرمایا بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنالی ہے سو صبر ہی بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو خدا ہی سے اس کے بارے میں مدد چاہتا ہوں۔ اور قافلہ آیا تو انہوں نے اپنے سقے کو بھیجا سو اس نے اپنا ڈول ڈالا کہنے لگا بشارت ہو کہ یہ ایک لڑکا ہے اور انہوں نے اسے مال تجارت سمجھ کر چھپالیا اور اللہ کو ان کے سب اعمال معلوم تھے۔ اور اس کو انہوں نے تھوڑی سی قیمت یعنی چند درہموں پر بیچ ڈالا اور وہ اس بارے میں چنداں راغب بھی نہ تھے۔

شرح:- مگر قسمت میں جو لکھا تھا وہ ہو کر رہا۔ بھائیوں کو کسی نہ کسی طرح پتہ چل گیا اور وہ آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے لو ہم تو ہیں دس اور وہ صرف دو کا دو ہمارے ہاتھ میں ہے۔ مگر محبوب بنے بیٹھے ہیں یوسف یہ ابا کی صریح غلطی ہے۔ آؤ یا تو یوسف کو قتل کر دیں یا اسے کہیں دور دراز پھینک آئیں پھر ابا کی تمام تر توجہ ہماری طرف ہوگی۔ اور سب کام سنور جائیں گے۔ مگر ان میں ایک نرم دل بھائی تھا۔ وہ کہنے لگا خبردار! مارو نہیں کسی کنوئیں میں ڈال دو کوئی قافلہ آئے گا اور اٹھا کر لے جائے گا۔ چنانچہ سب کا اتفاق اس بات پر ہوا۔ اب وہ وفد بنا کر باپ کے پاس گئے اور کہا کہ آپ کبھی یوسف کو ہمارے ساتھ باہر نہیں بھیجتے حالانکہ ہم اس کے بڑے خیر خواہ اور مشفق و ناصح ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب دیا۔ مجھے صرف اتنا ڈر ہے کہ کہیں تم اپنے خیال میں لگ گئے اور اسے اکیلا چھوڑ دیا تو یہ نہ ہو کہ کوئی بھیڑیا آئے اور اسے کھا جائے۔ اور تمہیں پتہ تک نہ چلے۔ اس پر بھائیوں نے جھنجلا کر کہا کہ اگر ہم سے چھین کر بھیڑیا اسے لے جائے اور کھا لے تو واقعی ہم بڑے ہی نکمے ثابت ہوں گے حضرت یعقوب علیہ السلام کیا کر سکتے تھے۔ ان پر اعتبار کرنا پڑا۔ چنانچہ وہ اسے لے گئے اور اس بات پر اتفاق کیا کہ اس کو تاریک کنوئیں میں ڈال دیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام گھبرائے مگر خدا نے ان کو بتلا دیا کہ

Marfat.com

گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ تو محفوظ ہے ایک دن آئے گا تو انہیں ان کی غلطی پر متنبہ کرے گا۔

الغرض عشاء کے وقت تمام بھائی روتے پیٹتے گھر واپس آئے۔ باپ نے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے۔ کہنے لگے کہ ہم باہر دوڑنے اور ایک دوسرے سے بازی لے جانے میں مصروف ہو گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس بٹھا دیا۔ ایک بھیڑیا آیا اور یوسف کو کھا گیا۔ اب ہم کس طرح آپ کو یقین دلائیں۔ آپ تو ہمیں گے نہیں۔ اگرچہ ہم بالکل سچے ہیں اور آپ سے صفیقت حال کہہ رہے ہیں۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے یوسف کی ایک قمیض پیش کی جس پر جھوٹا خون لگا ہوا تھا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا نہیں یہ تو یوسف کا خون نہیں۔ تمہاری اپنی چالبازی معلوم ہوتی ہے۔ مگر خیر اب تو صبر ہی بہتر ہے اور خدا ہی سے دعا ہے کہ وہ تمہارے بیان کی تصدیق یا تکذیب کرے۔

ادھر اس کنوئیں پر جس میں حضرت یوسف علیہ السلام پھینکے گئے تھے۔ ایک تجارتی قافلہ جو مصر کو جا رہا تھا۔ رات گزارنے کے لئے اترا اور پانی لانے والے آدمی نے پانی نکالنے کو جو ڈول اتارا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا۔ دیکھتا کیا ہے کہ کنوئیں میں ایک نہایت خوبصورت لڑکا بیٹھا ہے۔ اس نے خوشی سے قافلہ والوں کو اس امر کی بشارت دی اور اس کو وہاں سے نکال کر اپنے مال تجارت کی طرح چھپا لیا اور دل ہی دل میں کئی طرح کے مشورے کرنے لگے۔ اگلے دن حضرت یوسف کے بھائی پھر وہاں آئے اور دیکھ کر متعجب ہوئے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں نہیں ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۱-۲۹:- مصر میں جس نے اسے خریدا اپنی عورت سے کہا اسے عزت کے ساتھ رکھو ممکن ہے یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں اس طرح ہم نے یوسف کو اس ملک میں جگہ دی تاکہ ہم اس کو خواب کی باتوں کی تعبیر سکھا دیں اور اللہ اپنے ارادے میں غالب ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ ۲۲ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکم اور علم عطا کیا اور ہم اس طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں اور جس عورت کے گھر میں یوسف تھے اس نے ان کو اپنی جانب مائل کرنا چاہا۔ اور تمام دروازے بند کر لئے اور کہنے لگی کہ لو آؤ وہ کہنے لگا کہ اللہ کی پناہ وہی میرا رب ہے۔ مجھے اچھی طرح رکھا ہے۔ ایسے ظالم یقیناً فلاح نہیں پاتے۔ وہ ان کا قصد کر چکی تھی اور

Marfat.com

وہ بھی اس کا قصد کر چکے ہوتے اگر اپنے رب کی طرف ایک نشان نہ دیکھ لیتے یوں اس لئے ہوا تاکہ ہم ان سے بدکاری اور بے حیائی کو دور رکھیں یقیناً" وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھے اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے پیچھے سے اس کی قمیض پھاڑ دی اور دونوں نے اس کے خاوند کو دروازے پر کھڑا پایا۔ عورت کہنے لگی کہ جو تیری عورت کے ساتھ برا ارادہ کرے اس کی سزا بجز اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ یا تو اسے قید کیا جائے یا دردناک سزا تجویز کی جائے۔ یوسف نے کہا اس نے مجھے اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور عورت کے قبیلے میں سے ایک گواہی دینے والے نے گواہی دی کہ اگر یوسف کی قمیض آگے سے پھٹی ہو تو وہ (عورت) سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے اور اگر یوسف کی قمیض پیچھے سے پھٹی ہو تو وہ (عورت) جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے۔ سو جب خاوند نے اس کی قمیض پیچھے سے پھٹی ہوئی دیکھی تو کہا کہ تم عورتوں کا فریب ہے اور تمہارا فریب بلا شبہ غضب کا ہوتا ہے۔ اے یوسف! اس بات کو جانے دو اور اے عورت تو اپنے قصور کی معافی مانگ بلاشبہ تو ہی مجرم ہے۔

شرح:۔ جب قافلہ مصر پہنچا انہوں نے وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کو فروخت کرنا چاہا۔ اہل شہر جو مال تجارت خریدنے آتے۔ یوسف کو بھی دیکھتے اور آپ کے حسن جمال اور اخلاق کی تعریف کرتے۔ اتفاق سے عزیز مصر کے کوئی اولاد نہ تھی اس نے انہیں خرید لیا اور اپنی بیوی سے کہا اسے اچھی طرح رکھنا ممکن ہے کہ ہم اسے بیٹا بنالیں اور ہمیں اس سے فائدہ ہو۔ چنانچہ اس طرح آپ کی تعلیم و تربیت اور حصول عقل و شعور کے بہترین اسباب پیدا ہو گئے۔ جس سے وہ ایک طرف رازہائے حکومت سے واقف ہونے لگے دوسری طرف عام علمی معلومات میں اضافہ ہونے لگا۔ یہ بھی خدا کی ایک قدرت تھی۔ کہ اس جلیل القدر پیغمبر کی تربیت کے لئے ایک بہترین ماحول پیدا کر دیا۔

زلیخا جنہوں نے یوسف کو خریدا تھا آپ پر فریفتہ ہو گئیں اور ایک ناجائز محبت کی خواہاں ہوئیں۔ جس مکان میں وہ بیٹھے تھے۔ زلیخا نے اس کے دروازے بند کر لئے اور تحریص و ترغیب کی باتیں کرنے لگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جواب دیا کہ خدا سے ڈرو۔ وہ حد اعتدال کو چھوڑ دینے والوں کو فلاح و نجات عطا نہیں کیا کرتا۔ الغرض زلیخا نے برا ارادہ مصمم کر لیا اور اگر حضرت یوسف علیہ السلام بھی قدرت الٰہی سے ایک نشان نہ

Marfat.com

دیکھ لیتے تو ممکن تھا کہ وہ بھی اس قسم کا کوئی ارادہ کر لیتے مگر خدا برائی اور بے حیائی سے بچانے والا تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام بھی مخلص اور نیکو کار انسان تھے پس مصیبت عظیم سے بچا لئے گئے۔ بات اس طرح ہوئی کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو مجبور کیا گیا تو وہ دروازے کی طرف بھاگے۔ پیچھے پیچھے زلیخا بھی بھاگیں اور دوڑ کر پکڑنے میں حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض پیچھے سے پھاڑ دی۔ اچانک دروازے پر عزیز بذات خود کھڑے تھے۔ وہ حیران ہو کر پوچھنے لگے کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے جو اس طرح بد حواس ہو کر بھاگ رہے ہو۔ زلیخا بولیں۔ بھلا یہ تو بتایئے کہ اگر آپ کی بیوی کے ساتھ کوئی شخص برائی کا ارادہ کرے تو اس کی سزا کیا ہونی چاہئے قید یا کوئی اور سخت سزا؟ انہوں نے پوچھا کہ معاملہ کیا ہے۔ کہنے لگی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مجھ سے برائی کا ارادہ کیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے پوچھا گیا انہوں نے اس بات کی تردید کی۔ آپ کی صداقت اور حسن مقال کا سکہ پہلے ہی سے عزیز کے دل میں جم چکا تھا۔ وہ شک و شبہ میں پڑ گئے۔ اتنے میں ایک چھوٹا سا معصوم بچہ جو غالباً زلیخا کے چچا یا ماموں کا بیٹا تھا۔ ماں کی گود سے بول اٹھا کہ دیکھئے اگر قمیض اگلی جانب سے پھٹی ہے تو زلیخا سچی ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام جھوٹا ممکن ہے زلیخا نے اپنی مدافعت میں مقابلہ کرتے ہوئے اسے پھاڑ ڈالا ہو اور اگر قمیض پچھلی جانب سے پھٹی ہے تو پھر زلیخا جھوٹی ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام سچے۔ اب عزیز مصر نے قمیض کو دیکھا تو پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی۔ اسے یقین ہو گیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام سچے ہیں۔ زلیخا کو اس نے ڈانٹا اور کہا یہ تیرا ایک مکر ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ تم بات کو نہ بڑھاؤ جو ہوا سو ہوا۔ پھر زلیخا سے خطاب کیا اور کہا کہ تجھے چاہئے کہ اپنی سیار کاری پر شرم و ندامت کا اظہار کر کیونکہ یہ تیرا قصور ہے۔

ترجمہ آیات ۳۰-۳۵:- شہر میں عورتیں کہنے لگیں کہ عزیز کی عورت اپنے غلام کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی تھی اس کی محبت اس کے دل میں جاگزین ہو چکی تھی ہم تو اسے صریح غلطی پر دیکھتی ہیں۔ سو جب اس نے عورتوں کی غیبت سنی تو انہیں بلا بھیجا اور ان کے لئے ایک مجلس ترتیب دی اور ان میں سے ہر ایک کو پھل کاٹنے کے لئے ایک ایک چھری دے دی اور یوسف سے کہا کہ ان کے سامنے تو آؤ۔ جب انہوں نے اسے

Marfat.com

دیکھا تو اس کی عظمت کی قائل ہو گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہنے لگیں اللہ کی پناہ یہ محض بشر نہیں ہے تو ایک قابل عزت فرشتہ ہے۔ عزیز کی بیوی کہہ اٹھی کہ یہی تو وہ ہے جس کے معاملہ میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں بیشک میں نے اسے اپنی طرف مائل کرنا چاہا مگر وہ بچا رہا اور اگر میں جو کچھ اس کو حکم دوں گی وہ اسے نہ کرے گا تو اسے قید کر دیا جائے گا اور رسوا و ذلیل ہو گا۔ یوسف نے دعا کی کہ خدایا! جس امر کی طرف یہ مجھے دعوت دیتی ہے اس سے تو مجھے قید خانہ زیادہ عزیز ہے اور اگر تو نے اس کے مکر و حیلہ کو مجھ سے نہ روکا تو میں اسی کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں میں جا شامل ہوں گا۔ سو اللہ نے اس کی دعا قبول کر لی اور اس سے ان کے مکر و حیلہ کو دفع کر دیا بیشک اللہ ہر بات کو سنتا اور جانتا ہے۔ پھر جب انہوں نے سب نشانیاں دیکھ لیں تو ان کو یہی بات سوجھی کہ یوسف کو ایک وقت تک قید کر دیں۔

شرح:- ایسی بات بھلا کب چھپنے والی تھی۔ بجلی کی طرح شہر میں پھیل گئی عورتوں میں چرچے ہونے لگے کہ دیکھو عزیز مصر کی عورت نے اپنے غلام سے مطلب براری چاہی۔ کتنی بری بات ہے۔ وہ اس کی محبت میں کیسی دیوانی ہو چکی ہے اور یقیناً" یہ ایک بڑی غلطی ہے جس کی وہ مرتکب ہوئی ہے۔ آخر زلیخا کو بھی کسی نے آکر سنایا کہ شہر میں عورتیں مجھے اس طرح برا بھلا کہہ رہی ہیں۔ کہنے لگی ایک وقت کا کھانا میرے ہاں آکر کھائیں چنانچہ ایک وقت مقرر پر سب عورتوں کو بلایا گیا۔ بات چیت کے بعد کھانا لایا گیا اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک چھری دے دی ادھر حضرت یوسف علیہ السلام سے جو پس پردہ بٹھائے گئے تھے کہہ دیا کہ ذرا ان کے سامنے تو آؤ۔ وہ سامنے آئے عورتیں ششدر رہ گئیں اور سراسیمگی کی حالت میں چھریاں اپنے ہاتھوں پر چلانے لگیں۔ کہنے لگیں ہو نہ ہو یہ تو کوئی فرشتہ ہے۔ بھلا بندہ! ایسا حسین و جمیل؟ اب زلیخا بھی بولیں اور کہنے لگیں یہ وہی ہے جس کے معاملہ میں تم مجھے مطعون کر رہی تھیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ میں نے اسے پھسلانا چاہا تھا مگر اس نے عفت کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ پھر بھی اگر وہ میرا حکم نہیں مانے گا تو یقیناً" میں اسے قید کرا دوں گی اور ذلیل و رسوا کروں گی حضرت یوسف علیہ السلام بھی یہ باتیں سن رہے تھے۔ بولے خدایا! جس فعل شنیع کی طرف مجھے بلایا جا رہا ہے اس سے تو قید خانہ کہیں بہتر ہے۔ خدایا! تو ہی مجھے بچائیو۔ اگر تو نے نہ بچایا تو میں ان کے

Marfat.com

مکرو فریب کا شکار ہو جاؤں گا اور جاہلوں میں نمایاں ہو گا۔ خدا نے ان کی دعا قبول کی اور ان کے مکرو فریب سے نجات دلائی۔ بات یہ ہوئی کہ جب عزیز مصر اور اس کے اعزا و اقارب کو معلوم ہو چکا کہ حضرت یوسف علیہ السلام بیگناہ ہے اور سب قصور زلیخا کا ہے تو انہوں نے سوچا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اس سے جدا کر دو تاکہ زلیخا اس تک پہنچ ہی نہ سکے۔ چنانچہ بالاتفاق یہ طے پایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو زندان میں بھیج دیا جائے۔

ترجمہ آیات ۳۶-۴۲:- اس کے ساتھ قید خانہ میں دو نوجوان اور داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں نے سر پر روٹیاں اٹھا رکھی ہیں ان میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔ ہمیں اس کی تعبیر بتائیے ہم تمہیں نیکو کار دیکھتے ہیں۔ یوسف نے کہا کھانا جو تمہیں کھلایا جاتا ہے تمہارے پاس آنے بھی نہیں پائے گا کہ اس کے آنے سے پہلے میں تم کو اس خواب کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ بھی منجملہ ان علوم کے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائے ہیں میں ان لوگوں کا مذہب چھوڑ چکا ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور یوم آخرت کے بھی منکر ہیں۔ اور میں اپنے باپ دادا ابراہیم، اسحٰق اور یعقوب کے مذہب پر چلتا ہوں۔ یہ بات ہمیں زیبا نہیں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک ٹھہرائیں۔ یہ اللہ کی ہم پر اور سب لوگوں پر عنایت ہے لیکن اکثر لوگ شکر گزار نہیں ہوتے۔ اے میرے قیدی دوستو! کئی جدا جدا رب اچھے ہیں یا خدائے یگانہ و زبردست۔ تم خدا کے سوا صرف ناموں ہی کی پرستش کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ رکھے ہیں اور جن کے حق میں اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ فرمانروائی صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اے میرے قیدی دوستو! تم میں سے ایک وقت اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور جو دوسرا ہے اس کو سولی دی جائے گی۔ سو پرندے اس کے سر کو نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ جو بات تم مجھ سے پوچھتے تھے وہ فیصل ہو چکی ہے اور ان دونوں میں سے جس کو یوسف نے خیال کیا تھا کہ بچ جائے گا اس نے کہا کہ تم اپنے آقا کے پاس میرا ذکر کرنا مگر شیطان نے ان کا اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا سو یوسف قید خانہ

Marfat.com

میں کئی برس رہے۔

شرح:۔ اتفاق دیکھو کہ جیل میں آپ کے ساتھ اسی دن دو نوجوان اور داخل ہوئے جو شاہی خاندان کے خادم تھے۔ ایک ساقی تھا دوسرا باورچی۔ حضرت یوسف علیہ السلام اپنی پاکدامنی صدق مقال، مکارم اخلاق اور علم و فضیلت کی وجہ سے جیل میں ہر دلعزیز ہو چکے تھے۔ ایک رات اس ساقی اور باورچی کو خواب آیا ساقی دیکھتا ہے کہ میں شراب کشید کر رہا ہوں۔ باورچی دیکھتا ہے کہ میں روٹیوں کا ٹوکرا سر پر اٹھائے چلا جا رہا ہوں اور پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں۔ صبح اٹھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے ہمیں اس کی تعبیر بتائیے۔ آپ نیک بندے ہیں۔ جو کچھ آپ کے منہ سے نکلے گا درست ہوگا۔ آپ نے فرمایا! کہ آج کا کھانا آنے سے پہلے ہی میں تمہیں انشاء اللہ سب کچھ بتا دوں گا۔ تم بے فکر رہو۔ سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ میرے پروردگار کا دین اور اپنے آبائی مذہب حنیف کی برکت سے خدا تعالیٰ نے مجھے ایسی باتیں سکھا دی ہیں ان لوگوں سے جو خدا پر ایمان نہیں رکھتے متنفر ہوں اور بیزار۔ دیکھو شرک ایک بہت ہی بری چیز ہے جس سے ہمارا خاندان کا خاندان نفرت رکھتا ہے اور یہ بھی خدا کا ہم پر ایک طرح کا فضل ہے۔ مگر عقلیں اس بات کو نہیں سمجھ سکتیں۔ میرے ساتھیو! یاد رکھو کہ مالک ایک ہی اچھا ہوتا ہے۔ ہزاروں جدا جدا مالک اچھے نہیں ہوتے۔ ایک کو راضی کرنا مشکل ہے۔ ہزاروں کس طرح اپنے مریدوں پر بیک وقت خوش ہو سکتے ہیں۔ سنو! لوگ جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ ان کی اپنی ایجاد ہے۔ خدا نے کہیں ایسا حکم نہیں دیا کہ اس کے سوا کسی دوسرے کی بھی پوجا کیا کرو۔ سنو! احکم الحاکمین وہی ہے۔ وہی سب کا مالک ہے ہم سب اس کی پرستش کریں اس کی عبادت کرنی چاہئے اس کے سامنے سرنگوں ہونا چاہئے اور بالا خر اس سے اپنی ضرورتیں طلب کرنی چاہئیں۔

میرے دوستو! میرے اللہ کا حکم ہے کہ اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کی جائے۔ کیونکہ سیدھا اور مستقیم دین وہی ہے جو میں تم سے بیان کر چکا ہوں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا طریق تبلیغ دیکھو لوگ آئے تھے تعبیر خواب دریافت کرنے آپ نے دین مبین کی حقانیت پر دلائل و شواہد کو بیان کرنا شروع کر دیا جب حاضرین کے دلوں پر توحید کی ہیبت بٹھا چکے تو کہا کہ اے میرے ساتھیو! سنو کہ تمہارے خوابوں کی تعبیر یہ ہے

Marfat.com

کہ ساقی تو پھر بادشاہ کا ساقی مقرر ہو جائے گا اور اپنے آقا کو جام شراب پیش کرنے کے عہدہ پر فائز ہو جائے گا مگر باورچی کو سولی پر چڑھا دیا جائے گا۔ اور اس کا گوشت پرندے کھائیں گے۔ اس کے بعد آپ نے ساقی سے کہا کہ لو بھائی جب اپنے آقا کے پاس جاؤ تو موقعہ ملنے پر ہمارا ذکر بھی کر دینا۔ چنانچہ جس طرح آپ نے خواب کی تعبیر بیان کی اسی طرح ہوا۔ مگر ساقی حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر عزیز مصر سے کرنا بھول گیا۔ حتیٰ کہ آپ کو کئی سال تک جیل میں رہنا پڑا۔

ترجمہ آیات ۴۳-۴۹:- بادشاہ نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں ان کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات خوشے ہیں سبز اور دوسرے خشک۔ اے سرداروں! میری خواب کی تعبیر بیان کرو۔ اگر تم خوابوں کی تعبیر بیان کر سکتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ پریشان خیالات ہیں اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں آتی اور ان دونوں میں سے جس نے نجات پائی تھی اور ایک مدت کے بعد اسے یاد آگیا کہنے لگا کہ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاتا ہوں مجھے بھیجو۔ اے راست گو یوسف ہمیں یہ بتا دیجئے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں ان کو سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز اور دوسرے خشک تاکہ میں لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤں اور انہیں بتاؤں۔ عجب نہیں کہ ان کو آپ کی قدر معلوم ہو جائے۔ یوسف نے کہا تم سات برس بدستور کاشتکاری کرتے رہو گے سو جو کچھ تم کاٹو اسے انہیں خوشوں میں پڑا رہنے دو۔ سوا تھوڑے سے غلہ کے جس میں سے تم کھاؤ۔ اس کے بعد سات سخت سال آئیں گے تم نے جو کچھ ان سے پہلے جمع کر رکھا ہوگا اسے کھا جائیں گے صرف وہی تھوڑا سا رہ جائے گا جو احتیاط سے تم بچا رکھو گے۔ اس کے بعد ایک سال آئے گا اس میں لوگوں کے لئے خوب بارش ہوگی اور لوگ (شیرہ بھی) نچوڑیں گے۔

شرح:- قدرت کی کرشمہ سازیاں دیکھو کہ ایک دن شاہ مصر نے بھی خواب دیکھا کہ سات تر و تازہ موٹی گائیں ہیں اور سات دبلی پتلی۔ اس طرح سات سبز خوشے ہیں اور سات خشک۔ دبلی پتلی گائیں موٹی گائیوں کو کھا رہی ہی۔ صبح اٹھ کر بادشاہ نے تمام وزراء اور امرا کو طلب کیا اور کہا کہ اس کی تعبیر بیان کرو۔ سب نے کانوں پر ہاتھ دھرے وہ کہنے لگے ہم تو اس خواب کو پریشان خیال سمجھتے ہیں۔ یہاں ساقی بھی مجلس میں موجود تھا۔ تعبیر

خواب کے سلسلے میں اسے حضرت یوسف علیہ السلام یاد آئے۔ کہنے لگا بادشاہ سلامت! مجھے اجازت دیجئے میں آپ کو تعبیر لا کر دیتا ہوں۔ چنانچہ اسے اجازت دی گئی۔ اور وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آکر عرض کرنے لگا۔ اے حق گو یوسف! بادشاہ سلامت نے یہ خواب دیکھا ہے۔ اس کی تعبیر بیان کر کے ممنون فرمایئے تاکہ میں جا کر ان کی پریشانی کو دور کر دوں اور لوگوں کو بھی آپ کے علم و فضیلت کی خبر ہو۔ آپ نے فرمایا! سات سال تک کاشتکاری کرو اور جو کچھ از قسم فصل وغیرہ حاصل ہو اسے جوں کا توں رکھتے جاؤ۔ بہت ہی کفایت شعاری سے تھوڑا تھوڑا خرچ کرو کیونکہ اس کے بعد سات سال ایسے آئیں گے کہ قحط سالی ہوگی۔ تم نے جو کچھ جمع کیا ہوگا سب خرچ ہو جائے گا اس کے بعد پھر ایک سال ایسا آئے گا کہ لوگ خوشحال ہوں گے بارشیں ہوں گی فصلیں کاٹی جائیں گی اور پھل پھول حاصل ہوں گے۔

ترجمہ آیات ۵۰-۵۷:- بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ سو جب قاصد اس کے پاس آیا تو یوسف نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے؟ میرا رب ان کے مکر و حیلہ سے خوب واقف ہے۔ اس نے پوچھا کہ جب تم نے یوسف کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا اس وقت کیا پیش آیا وہ کہنے لگیں اللہ کی پناہ! ہمیں اس کی کوئی برائی معلوم نہیں ہوئی۔ عزیز مصر کی عورت نے کہا کہ اب حق بات تو ظاہر ہو ہی گئی کہ میں نے ہی اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور وہ بیشک سچا ہے۔ یہ اس نے پوچھا تھا کہ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں خیانت نہیں کی تھی خیانت کرنے والوں کے مکر کو اللہ چلنے نہیں دیتا اور میں اپنے آپ کو اچھا نہیں کہتا کیونکہ نفس تو برائی ہی کی ترغیب دیتا ہے مگر جس پر میرا رب مہربان ہو بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے اور بادشاہ نے کہا کہ اس کو میرے پاس لاؤ میں اسے اپنا خاص مشیر بناؤں گا پھر جب اس نے اس سے گفتگو کی تو کہا کہ آپ آج سے ہمارے بڑے معزز و معتمد ہیں۔ یوسف نے کہا کہ آپ مجھے ملکی خزانوں پر مقرر کر دیجئے کیونکہ میں محافظ ہوں اور پورا واقف ہوں۔ اور اس طرح سے ہم نے یوسف کے پاؤں مصر کی سرزمین میں جمائے کہ اس میں جہاں چاہیں رہیں۔ ہم جس پر چاہتے ہیں اپنی رحمت نازل کرتے ہیں اور نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتے اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لئے

Marfat.com

جو ایمان لے آئے ہیں اور پرہیزگار رہے ہیں۔ اس سے بھی کہیں اچھا ہے۔

شرح:۔ چنانچہ ساقی نے جا کر یہ پیغام سنایا۔ بادشاہ نے فوراً حکم دیا کہ جاؤ آپ کو میرے پاس لاؤ قاصد خدمت اقدس میں بصد احترام حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ پہلے جا کر یہ پوچھ آؤ کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ تھا جنہوں نے ہاتھوں کو کاٹ لیا تھا بادشاہ نے عورتوں کو بلا کر پوچھا تو وہ کہنے لگیں۔ خدا کی قسم! ہم نے اس میں کوئی عیب نہیں پایا۔ زلیخا دل ہی دل میں ڈری کہ آخر سچ تو ظاہر ہو ہی گیا۔ بے ساختہ بول اٹھی میں نے ہی اسے ورغلایا تھا۔ وہ بے گناہ اور سچا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ یہ روش اس واسطے اختیار کی کہ عزیز مصر کو معلوم ہو جائے کہ جس گھر کا مجھے امین بنایا گیا تھا اس میں میں نے کوئی خیانت نہیں کی اور یہ کہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ خیانت کرنے والے کبھی راہ ہدایت اور تائید ایزدی حاصل نہیں کر سکتے پھر آپ نے کسر نفس کے طور پر فرمایا کہ میں اس بات سے کچھ تفاخر نہیں چاہتا۔ بندہ بشر ہوں نفس ساتھ لگا ہوا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اس کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ جب آپ شاہ مصر کے پاس گئے تو وہ آپ کے حسن اور خداداد لیاقت کو دیکھ کر آپ پر فریفتہ ہو گیا اور آپ کو اپنے دربار میں بلند ترین مرتبہ عطا کیا اور اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۳۰ برس تھی۔ آپ نے تقرر کے بعد ہی ملک کی آمدنی کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا اور آنے والے قحط کا انتظام کرنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام ملک پر متصرف ہو گئے۔ درحقیقت یہ آپ کی ایمانداری اور فہم فراست کا نتیجہ تھا۔ خدائے تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ اپنے فرمانبرداروں کو اس طرح دنیا میں عزت بخشتا ہے اور آخرت میں اس سے بڑھ چڑھ کر اجر عطا کرتا ہے۔

ترجمہ آیات ۵۸-۶۸:۔ یوسف کے بھائی آئے اور آپ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے انہیں پہچان لیا مگر وہ نہ پہچان سکے۔ اور جب یوسف انہیں ساز و سامان کے ساتھ تیار کر چکا تو ان سے کہا کہ تم اپنے باپ کے پاس سے بھائی کو بھی میرے پاس لانا کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں ماپ بھی پورا پورا دیتا ہوں اور خوب مہمان نواز بھی ہوں۔ اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو تمہیں میرے ہاں سے غلہ نہ ملے گا اور نہ تم میرے قریب آنا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کے باپ کو اس کے متعلق ترغیب دیں گے اور یہ کام ضرور کریں گے اور اپنے ملازموں سے کہہ دیا کہ ان کی پونجی ان کے سامان میں رکھ دو تاکہ

Marfat.com

جب وہ اپنے گھروں میں واپس جائیں تو انہیں معلوم ہو کہ ہماری پونجی بھی ہمیں واپس مل گئی ہے۔ شاید وہ پھر بھی آئیں۔ پھر جب وہ واپس اپنے باپ کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ ابا! ہم سے غلہ روک دیا گیا ہے سو آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو روانہ کر دیں تاکہ ہم پھر غلہ لائیں اور ہم بلاشبہ اس کی حفاظت کریں گے۔ یعقوب نے کہا کیا میں اس کے بارہ میں تمہارا اسی طرح اعتبار کروں جس طرح میں نے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا۔ سو خدا ہی بہتر محافظ ہے اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔ اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو دیکھا کہ ان کی پونجی بھی واپس کر دی گئی ہے کہنے لگے ابا! ہمیں کیا چاہئے یہ ہماری پونجی بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے اور ہم اپنے گھر والوں کے لئے اور غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے۔ اور ایک اونٹ کا بوجھ غلہ اور زیادہ لیں گے۔ یہ غلہ جو ہم لائیں ہیں بہت ہی کم ہے۔ یعقوب نے کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہیں کروں گا حتیٰ کہ تم اللہ کا عہد مجھے دو کہ ضرور تم اسے میرے پاس لے آؤ گے مگر یہ کہ تم کہیں گھر جاؤ (تو یہ مجبوری ہے) جب انہوں نے پکا قول و اقرار کیا تو یعقوب نے کہا جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اللہ اس کا ضامن ہے اور اس نے کہا کہ اے میرے بیٹو! تم ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا اور اللہ کے حکم کو میں تم پر سے ٹال نہیں سکتا۔ حکم اللہ ہی کا ہے۔ میں نے اسی پر بھروسہ کر رکھا ہے اور اہل توکل کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہئے اور جب وہ انہیں جگہوں سے داخل ہوئے جس طرح ان کے ابا نے حکم دیا تھا تو یہ تدبیر خدا کے مقابلہ میں ان کو ذرا بھی نہ بچا سکتی تھی۔ یہ تو یعقوب کے دل کا ایک ارمان تھا جس کو اس نے پورا کیا اور بلاشبہ وہ ذی علم تھا کیونکہ ہم نے اسے علم سے بہرہ مند کیا تھا۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

شرح:- جب قحط سالی شروع ہوئی اور ارد گرد کے تمام ممالک کے لوگ بھوکوں مرنے لگے تو حضرت یعقوب علیہ السلام اور آپ کے خاندان کو بھی وہی حالات درپیش آئے لہٰذا انہوں نے اپنے صاحبزادوں سے کہا کہ تم لوگ مصر جاؤ اور وہاں سے غلہ خرید کر لاؤ۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے دس بھائی مصر آئے۔ بنیامین ان کے ساتھ نہ تھے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو دیکھا تو پہچان لیا مگر اپنے آپ کو ظاہر نہ کیا اور ناواقف بن کر پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ کیا تم جاسوس تو نہیں ہو؟

Marfat.com

انہوں نے عرض کیا کہ آقائے من! ہم کنعان ملک شام کے رہنے والے ہیں اور ایک ہی باپ کے بارہ بیٹے ہیں۔ دس آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ ایک باپ کے پاس ہے اور ایک کھو گیا ہے۔ آپ کے ملک میں آئے ہیں کہ غلہ مول لے جائیں اور بال بچوں میں بیٹھ کر کھائیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ غلہ لے لو اور جب دوسری مرتبہ آؤ تو اپنے بھائی کو بھی ساتھ لیتے آنا دیکھ لو میں کس قدر فراخ دلی سے تمہیں غلہ دیتا ہوں اور کتنا حسن سلوک سے پیش آتا ہوں۔ اگر تم اپنے بھائی کو نہ لائے تو پھر تمہیں ہرگز ہرگز غلہ نہ دیا جائے گا اور نہ تم سے رواداری کا سلوک کیا جائے گا یہ کہا اور ان کو الوداع کہہ دیا مگر انہوں نے غلہ کے عوض میں جو اشیاء دی تھیں وہ بھی جوں کی توں ان کے سامان میں چپکے سے رکھوا دیں تاکہ گھر پہنچ کر جب ان کو یہ بات معلوم ہو تو ان کو مزید خوشی حاصل ہو سو وہی بات ہوئی۔ جب وہ گھر پہنچے تو اپنے ابا کے سامنے شاہ مصر کے گن گانے لگے اور جب غلہ کھول کر دیکھا تو ان کی حیرت و استعجاب کی کوئی حد نہ رہی کہ ان کی وہ اشیاء بھی کہ جن کے عوض ان کو غلہ دیا گیا تھا۔ واپس کر دی گئیں ہیں۔ سب نے مل کر حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں درخواست کی کہ اچھا ابا! دیکھئے ہمارے ساتھ شاہ مصر نے بہترین سلوک روا رکھا ہے اور نہایت فراخدلی سے ہم کو غلہ دیا ہے اب کے اگر آپ بنیامین کو بھی ہمارے اعتماد پر ساتھ روانہ کر دیں تو ایک اونٹ کا بوجھ غلہ اور زیادہ مل جائے گا اور شاہ مصر بھی جسے ہمارے چھوٹے بھائی کے دیکھنے کا شوق ہے خوش ہو جائے گا اور اگر ہم اپنے بھائی کو ساتھ نہ لے گئے تو پھر ہمیں غلہ ملنے کی کوئی توقع نہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے پہلے اسی طرح تم پر اعتماد کر کے یوسف کو تمہارے ساتھ روانہ کیا تھا۔ تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ جواب اس کے چھوٹے بھائی کو بھی تمہارے حوالے کر دوں۔ مگر انہوں نے باپ کا پیچھا نہ چھوڑا یہاں تک کہ اقرار و معاہدہ کر کے بنیامین کو ساتھ لے ہی لیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس خیال سے کہ میرے عزیز بچے بڑے خوبصورت اور جوان ہیں کہیں نظر نہ لگ جائے فرمایا! بیٹو! تم سب ایک دروازے سے نہ داخل ہونا مختلف دروازوں سے ہو کر جانا کہ نظر سے بچے رہو۔ سنو جو کچھ ہونے والا ہے اسے تو نہ میں روک سکتا ہوں اور نہ کوئی اور۔ ہاں اپنی طرف سے تدارک کرنا ضروری ہے اور اپنا کلی اعتماد اس خالق یگانہ پر رکھنا چاہیے جو سب

Marfat.com

کیسی بات کا جواب نہ دیا۔ سینہ پر ہاتھ رکھے خاموش سنتے رہے کہا تو صرف اتنا کہ تم لوگ بڑے شریر ہو۔ یاد رکھو تم جو کچھ کہہ رہے ہو اس کی حقیقت عوام کو معلوم ہو یا نہ ہو۔ مگر خدائے رحمان سے کچھ پوشیدہ نہیں وہ جب چاہے تمہارے سچ اور جھوٹ کو کھول سکتا ہے۔ کہنے لگے۔ اے عزیز! ہمارے ابا ایک ضعیف العمر بزرگ ہیں اور یہ لڑکا ان کا محبوب ترین اور چہیتا بیٹا ہے۔ اگر آپ نے اس کو قید کر لیا تو ان کے دل کو سخت صدمہ پہنچے گا۔ شاید وہ اس سے جانبر نہ ہو سکیں پس آپ ہم میں سے کسی ایک کو اس کے عوض روک لیں۔ آپ بڑے نیکو کار اور ہمارے محسن و مربی ہیں۔ ہمیں آپ سے یہی توقع ہے کہ آپ ہمیں رنجیدہ نہ ہونے دیں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ یہ تو بڑا ظلم ہے قصور تو کرے زید اور پکڑا جائے عمر۔ ہم تو اسی آدمی کو قید کریں گے جس نے ہمارا مال چرایا دوسرے بیچاروں کو کیوں تنگ کیا جائے۔

ترجمہ آیات ۸۰ - ۹۳:- پھر جب وہ اس سے بالکل مایوس ہو گئے تو الگ ہو کر سرگوشیاں کرنے لگے۔ ان میں سے بڑے نے کہا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کی قسم لے رکھی ہے اور پہلے بھی یوسف کے معاملہ میں تم قصور کر چکے ہو سو میں تو یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ جب تک میرے ابا مجھے اجازت نہ دیں یا اللہ میرے لئے کوئی تدبیر نکالے اور وہ بہترین تدبیر والا ہے۔ تم جاؤ اپنے باپ کے پاس اور اس سے کہو کہ اے ابا۔ آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم نے تو اپنے علم کے مطابق شہادت دی تھی اور ہمیں غیب کی کچھ خبر نہ تھی اور جس گاؤں میں ہم تھے آپ وہاں سے پوچھ لیں اور اس قافلہ سے بھی دریافت کر لیں جس میں کہ ہم واپس آئے ہیں اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں۔ یعقوب نے کہا نہیں بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات گھڑلی ہے۔ سو صبر ہی بہتر ہے عجب نہیں کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے بیشک وہ ہر بات کا علم رکھتا ہے اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے۔ اور ان کے پاس سے چلے گئے اور کہا کہ ہائے یوسف افسوس! اور اس کی آنکھیں بوجہ غم سفید ہو گئیں اور دل ہی دل میں کڑھتے رہتے تھے۔ بیٹے کہنے لگے۔ بخدا! آپ یوسف کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ آپ سخت بیمار ہو جائیں گے یا جان ہی دے دیں گے۔ یعقوب نے کہا کہ میں اپنی بے بسی اور غم کی شکایت اللہ ہی سے کرتا ہوں اور مجھے خدا کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جو تمہیں

Marfat.com

معلوم نہیں۔ اے میرے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو کیونکہ اللہ کی رحمت سے ناامید سوائے کافروں کے اور کوئی نہیں ہوتا پھر جب وہ اس کے پاس آئے کہ کہنے لگے کہ اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور ہم بہت ہی حقیر سی پونجی لے کر آئے ہیں سو ہمیں پورا غلہ دیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے کہ اللہ خیرات کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ نادانی کے زمانے میں تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ کہنے لگے کہ کیا آپ ہی یوسف ہیں؟ اس نے کہا ہاں! میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ ہم پر اللہ نے کرم کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص ڈرتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے تو بلاشبہ اللہ ایسے نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا بخدا! اللہ نے تم کو ہم پر فضیلت دی ہے اور بیشک ہم خطاوار تھے۔ یوسف نے کہا آج تم پر کوئی الزام نہیں خدا تمہیں معاف کرے اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔ میری یہ قمیض لے جاؤ۔ اسے میرے ابا کے چہرے پر ڈال دینا۔ ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی اور میرے پاس اپنے تمام خاندان کو لے آؤ۔

شرح:- جب انہیں ہر طرح یقین ہو گیا کہ ہم کسی طرح بنیامین کو رہا نہیں کرا سکتے تو الگ ہو کر سرگوشیاں کرنے لگے۔ سب سے بڑے بھائی نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ابا نے تم سے خدا کی قسم لے رکھی ہے کہ تم بنیامین کو ضرور واپس لے کر آؤ گے یوسف کے معاملہ میں تم پہلے ہی بد عہدی کر چکے ہو اب کس منہ سے واپس جاؤ گے۔ مجھے تو مرنا منظور ہے مگر اس وقت تک اس جگہ سے نہ ٹلوں گا جب تک ابا نہ بلائیں۔ میں اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں وہی بہترین حاکم ہے تم جاؤ اور ابا سے جا کر کہو کہ آپ کے صاحبزادے نے چوری کی ہے اور ہم نے جو عہد کیا وہ ہمارے علم اور اعتماد کے مطابق تھا۔ ہمیں کیا خبر تھی پردہ غیب سے کیا ظہور پذیر ہونے والا ہے آپ دوسرے قافلہ والوں سے بھی بیشک اس امر کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اسی طرح جا کر کہا۔ مگر حضرت یعقوب کو یقین نہ آنا تھا نہ آیا۔ انہوں نے ایک سرد آہ بھری اور کہا۔ ہائے صبر! خدایا مجھے پوری امید ہے کہ تو ان سب کو میرے پاس جمع کر دے گا۔ بیشک ہر بات کا صحیح صحیح علم تجھے ہی ہے اور ہر بات کی حکمت بالغ تجھی کو معلوم ہے یہ کہا اور گوشہ تنہائی اختیار کر لیا۔ آپ اکثر وقت

Marfat.com

روتے اور سرد آہیں بھرنے میں گزار دیتے حتیٰ کہ آنکھوں کا نور جاتا رہا اور پتلیاں سفید ہو گئیں۔ غم اور رنج نے انہیں نڈھال کر دیا۔ سب آنے جانے والوں اور آپ کے صاحبزادوں نے کہا کہ آپ عشق یوسف میں اس قدر مستغرق ہیں کہ یا تو بالآخر آپ سخت بیمار ہو جائیں گے یا ہلاک ہو کر رہ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ میں بے بس ہوں اور اپنی بے بسی کا اظہار صرف خدا کے حضور کرتا ہوں میں مغموم ہوں اور اپنے غم کی شکایت صرف خدائے رحمٰن کے سامنے کرتا ہوں یہ نہ سمجھو کہ میں بالکل بے خبر ہوں نہیں نہیں مجھے ایسی باتیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے مگر کیا کروں کسی بات پر مجھے قدرت عطا نہیں کی گئی۔ تم میری بات مانو اور یوسف اور اس کے بھائی کی تلاش میں نکل کھڑے ہو۔ مایوس نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ مایوسی ان کا فعل ہے جن کے دل نور ایمان سے روشن نہ ہوں چنانچہ اب پھر تمام صاحبزادے مصر کی طرف روانہ ہو گئے اور وہاں پہنچ کر نہایت تضرع و اضطرار سے بادشاہ مصر سے درخواست کی کہ ہمیں اور ہمارے اہل و عیال کو سخت تکلیف پہنچی ہے ہم نہایت حقیر سا سرمایہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں آپ ازراہ تلطف اس کے عوض میں ہمیں غلہ عنایت فرما دیں اور کچھ بطور صدقہ بھی دیں۔ صدقہ دینے والوں کو خدا کے ہاں سے بہت اجر ملتا ہے۔ حضرت یوسف نے مناسب سمجھا کہ ظاہر ہو جاؤں اور انہیں زیادہ پریشان نہ کروں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ تم بڑے انجان بنے بیٹھے ہو مگر جانتے ہو کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا یہ سنتے ہی وہ دہشت زدہ رہ گئے اور پوچھنے لگے۔ کیا آپ یوسف ہیں۔ انہوں نے فوراً اپنے منہ سے نقاب اتار دیا اور کہا۔ ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ سنو خدا نے مجھ پر اپنا احسان کیا ہے اور وہ ہر اس شخص پر اپنا احسان کرتا ہے جو اس کی نافرمانی سے بچے اور مصائب و شدائد کو صبر و استقلال سے جھیلے۔ یہ سن کر وہ ندامت کے مارے سرنگوں ہو گئے اور کہنے لگے۔ خدا نے بیشک آپ کو ہم پر بزرگی عطا کی ہے اور بیشک قصور ہم سے ہی ہوتے رہے۔ حضرت یوسف فرمانے لگے کوئی بات نہیں آج تم پر کوئی الزام نہیں میرا تم پر کوئی دعویٰ نہیں دعا ہے کہ وہ خدائے غفور و رحیم تمہارے گناہوں کو بخش دے۔ وہ ارحم الراحمین ہے اور ہر گنہگار کو بخش سکتا ہے۔ جاؤ تم میری یہ قمیص لے جاؤ اور میرے ابا کے چہرے پر ڈال دو۔ دیکھنا ان کی بصارت پھر لوٹ آئے گی اور ان کو اور تمام گھر والوں

Marfat.com

کو میرے پاس لے آؤ۔

ترجمہ آیات ۹۴-۱۰۴:- قافلہ روانہ ہوا تو ان کے باپ نے کہا کہ اگر تم مجھے سبک رائے نہ بناؤ تو کہوں کہ مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے۔ انہوں نے کہا بخدا! آپ اپنی پرانی دھن میں مبتلا ہیں۔ پھر جب خوشخبری دینے والا آیا اور اس نے وہ قمیض آپ کے چہرے پر ڈال دی تو آپ کی آنکھیں روشن ہو گئیں کہنے لگے کیا میں نے نہیں کہا تھا؟ مجھے خدا کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جو تمہیں معلوم نہیں۔ انہوں نے جواب میں کہا اے ابا! ہم خطاوار ہیں ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی بخشش طلب کریں فرمایا! عنقریب اپنے رب سے تمہارے لئے معافی کی درخواست کروں گا۔ یقین رکھو وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ وہ سارے کے سارے جب یوسف کے پاس آئے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ سب مصر میں چلئے۔ اگر خدا نے چاہا تو امن وامان سے رہو گے اور اپنے ماں باپ کو تخت شاہی پر بٹھایا اور سب کے سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے اور یوسف نے کہا کہ اے ابا! یہ میرے خواب کی تعبیر ہے۔ جو میں نے پہلے دیکھا تھا۔ میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا ہے اور اس نے مجھ پر بڑی عنایت کی جب مجھے قید سے نکالا اور آپ کو گاؤں سے لایا۔ اس کے بعد شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈال دیا تھا۔ بلاشبہ میرا رب آسانی سے ہر وہ کام کر دیتا ہے جسے وہ کرنا چاہے بیشک وہ ہر بات کا علم رکھنے اور ہر کام کی حکمت جاننے والا ہے۔ خدایا! تو نے مجھے حکومت کا بڑا حصہ عطا فرمایا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بخشا۔ اے زمین اور آسمان کے بنانے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔ مجھے فرمانبرداری کی موت عطا کر اور آخرت میں نیکوکاروں کے ساتھ مجھے ملا دے۔ اے پیغمبر! یہ غیب کی خبریں جو آپ کی طرف ہم وحی کر رہے ہیں اور آپ اس وقت ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے ارادہ پر متفق ہوئے تھے اور وہ سازشیں کر رہے تھے اور خواہ آپ کتنا ہی چاہیں اکثر لوگ ایمان نہیں لانے کے۔ اور آپ اس پر ان سے کچھ معاوضہ بھی طلب نہیں کرتے۔ یہ تو اہل جہاں کے لئے محض ایک نصیحت ہے۔

شرح:- ادھر یہ قافلہ مصر سے کنعان کو شاداں و فرحاں روانہ ہوا ادھر قدرت الٰہی سے حضرت یعقوب کو اپنے عزیز لخت جگر کی خوشبو آنے لگی۔ آپ نے ان حضرات سے

Marfat.com

جو آپ کے پاس بیٹھے تھے کہا کہ اگر تم مجھے سبک رائے نہ سمجھو تو میں کہوں کہ مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے وہ کہنے لگے آپ اسی پرانی دھن میں مبتلا ہیں پھر جب خوشخبری لانے والے نے آکر واقعی پیغام مسرت سنا دیا تو آپ نے ان سے پوچھا کہ کہو میں نے کہا نہیں تھا کہ مجھے بعض ایسی باتیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔ دیکھ لو میرا خیال درست ثابت ہوا۔ لب قافلہ بھی پہنچ چکا تھا۔ تمام بھائی بکمال ادب و ندامت اپنے باپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ اے ابا! ہم گنہگار ہیں۔ خدا سے دعا کر کے ہمارے گناہ بخشوا دیجئے۔ آپ نے فرمایا میں جلدی ہی دعا کروں گا۔ وہ بیشک بخشنے والا مہربان ہے پھر حضرت یعقوب کے تمام کنبہ نے مصر جانے کی تیاریاں شروع کر دیں اور کوئی ستر آدمیوں کا قافلہ مصر روانہ ہو گیا۔ جب وہ لوگ مصر پہنچے تو حضرت یوسف اپنے والدین کی پیش قدمی کو شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ آئے اور اپنی قیام گاہ پر لا کر انہیں اپنے پاس بٹھایا اور اہل قافلہ سے فرمایا کہ مصر کے ملک میں باطمینان خاطر رہو سہو۔ آپ کے جاہ و جلال اور احسانات کو دیکھ کر آپ کے سب بھائی اور ماں باپ آپ کے سامنے تعظیماً جھک گئے۔ یوسف نے اپنے ماں باپ سے مخاطب ہو کر کہا "ابا! یہ میرے خواب کی تعبیر دیکھئے' خدا نے اسے سچا کر دکھایا ہے۔ اے ابا! میں خداوند عالم کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں اس نے مجھے قید خانہ سے نکالا۔ جبکہ میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان شیطان نے دشمنی ڈال دی تھی تو خدائے ذوالجلال نے آپ کو گاؤں سے نکال کر مصر کے خوبصورت شہر میں مجھ سے ملا دیا ہے میرا رب واقعی بڑا باریک بین ہے اور اس کا کوئی کام علم و حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ خدایا تو نے مجھے حکومت عطا کی ہے اور ہر بات کی سمجھ دی ہے تو ہی زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا ہے تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز ہے۔ خدایا! اب انجام بھی بخیر کیجیو۔ میری وفات ہو تو تیری فرمانبرداری کی حالت میں اور میرا حشر ہو تو نیکوکار لوگوں کے زمرہ میں۔

اس کے بعد اللہ عزوجل آنحضرت صلعم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف کا یہ قصہ اس سے قبل آپ کو معلوم نہ تھا اور جو جو مصائب و مشکلات حضرت یوسف کو درپیش آئیں وہ کسی کو معلوم نہ تھیں۔ ان باتوں کا ظاہر کرنا صرف وحی اور الہام پر موقوف تھا اب بھی اگر لوگ نہ مانیں تو وہ کبھی بھی نہ مانیں گے اور یہ کوئی نئی بات نہیں

Marfat.com

کیونکہ وہ ہزاروں کی تعداد میں ہر روز عجائبات قدرت دیکھتے ہیں مگر ایمان نہیں لاتے۔

ترجمہ آیات ۱۰۵-۱۱۱:- آسمانوں اور زمین میں ہماری بہت سی نشانیاں ہیں جن پر ان کا گذر ہوتا ہے اور یہ منہ پھیر لیتے ہیں اور ان سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ مگر یہ کہ وہ مشرک ہوتے ہیں۔ کیا لوگ اس بات سے بے خوف ہیں کہ اللہ کے عذاب کی کوئی ایسی آفت آپڑے جو ان پر چھا جائے یا اچانک ان پر قیامت ٹوٹ پڑے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ کہہ دیجئے کہ میرا یہ راستہ ہے اور میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جو لوگ میری اتباع کرتے ہیں ہم سب بصیرت پر ہیں اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور ہم نے آپ سے پہلے بھی تو بستیوں کے رہنے والے مرد ہی بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔ تو کیا یہ لوگ دنیا میں چلتے پھرتے نہیں کہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں ان کا انجام کیا ہوا اور جو لوگ پرہیزگاری کی راہ اختیار کرنے والے ہیں ان کے لئے آخرت کا گھر یقیناً بہتر ہے تو کیا تم نہیں سمجھتے۔ یہاں تک کہ جب رسول مایوس ہو گئے اور انہیں گمان ہوا کہ وہ جھوٹے خیال کئے جانے لگے ہیں ان کے پاس ہماری مدد پہنچی پھر جس کو ہم نے چاہا بچا لیا اور ہمارا عذاب مجرموں سے نہیں ٹلتا۔ بیشک ان لوگوں کے حالات میں عقلمندوں کے لئے سامان عبرت ہے یہ کوئی من گھڑت بات نہیں بلکہ یہ تصدیق ہے جو پہلے سے ہے اور ہر ضروری بات کی تفصیل ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے باعث ہدایت و رحمت ہے۔

شرح:- اس کے بعد لوگوں کی اس ناقص ذہنیت کا ذکر ہے کہ یا تو خدا کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے اگر تسلیم کرتے ہیں تو اس کے ساتھ کئی شریک ٹھہرا لیتے ہیں۔ کہیں فرشتوں اور جنوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں کہیں اپنے معبودوں کو شافع سمجھتے ہیں الغرض اگر توحید کو مانتے بھی ہیں تو کئی طرح سے اسے شرک سے آلودہ کر دیتے ہیں یہاں اس بات کی سختی سے مذمت کی گئی ہے کہ خدا کے ماننے والے کسی طرح بھی شرک سے آلودہ نہ ہوں۔ افسوس! مسلمانوں کو قرآن پاک نے بمقدر شرک سے متنفر بنایا۔ وہ اپنی جہالت اور قرآن کی ناسمجھی کے باعث اسی قدر زیادہ اس نجاست میں آلودہ ہیں۔ بے یقینی، بے عملی، اوہام پرستی، اشخاص پرستی اور اسی قسم کی کئی اور بیماریاں آج اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والوں میں عموماً پائی جاتی ہیں۔ افسوس! آج غیر اللہ کی پرستش کرنے والے

Marfat.com

اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر اسلام اور شارع اسلام کا نام بدنام کر رہے ہیں اور "برعکس نہند نام زنگی کافور" والا معاملہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان من حیث القوم دیگر اقوام کی نظروں میں حقیر و ذلیل ہیں اسلام کی سب سے پہلی شرط توحید کامل و جان سے قائل ہونا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہے اس کے ساتھ شرک سے کلی طور پر مجتنب رہنا اور اس کے قریب تک نہ پھٹکنا ہے۔ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا ہے تو اسے سب سے پہلے کلمہ توحید بایں الفاظ پڑھایا جاتا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی اضطرار و اضطراب کی حالت اور عجت و تنگدستی کے عالم میں انسان کو حق نہیں کہ وہ بجز خدا کے کسی ہستی کی طرف ملتفت ہو۔ وہی سب کا معبود مطلق وہی سب کی حاجات کو پورا کرنے والا اور وہی سب کی پریشانیوں کو دور کرنے والا ہے خدا کی مخلوق میں محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم بھی معبود نہیں بلکہ ایک رسول اور پیغام رساں ہیں۔ جن کے ذریعے تعلیمات الٰہی عوام تک پہنچائی گئیں۔ پس جب سب سے بڑا کسی کا قبلہ حاجات نہیں بن سکتا تو پھر کسی اور کی کیا مجال ہے مگر افسوس اور صد افسوس کہ مسلمان ان تعلیمات کو بالکل بھول گئے ہیں اور مشرکین عرب کے قدم بقدم چلے جا رہے ہیں۔ اعاذنا اللہ ان لوگوں کو خدا کے عذاب سے مطلق ڈر نہیں لگتا۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے کہ آپ تمام اہل جہان کو سنا دیں کہ اللہ کی ذات تمام نقائص سے مبرا اور پاک ہے میں کسی ہستی کو اس کا شریک نہیں سمجھتا۔ میری راہ توحید و اخلاص کی راہ ہے۔ میں خدا ہی کی طرف سب کو پکارتا ہوں اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ میں اور میرے ساتھی حق و صداقت پر ہیں اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کے اسوہ حسنہ پر کوئی شخص کاربند نہ ہو تو اس میں نہ تعلیمات کا کوئی قصور ہے نہ خود محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا قصور ہے بلکہ اس کا جس نے نہ مانا اور اگر مانا تو عمل پیرا نہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے پہلے بھی متعدد رسول آ چکے ہیں مگر بہت ہی کم لوگ ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوئے۔ اگر یہی بات اب بھی ہو تو اس میں کوئی تعجب نہیں۔ سب سے آخر میں بتایا ہے کہ نافرمان اقوام کے قصے بیان کرنے سے سب سے بڑا مقصد عقلمندوں کو درس عبرت دینا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس قصہ یوسف میں کوئی ایسی بات نہیں جو جھوٹی ہو اور کتب سابقہ کے مخالف ہو۔

Marfat.com

۵۴ سورۃ الحجر ۱۵

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۹۹ آیتیں اور چھ رکوع ہیں جن کا اردو سلیس ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۵:- یہ (الٰہی) کتاب اور قرآن مبین کی آیتیں ہیں۔ وہ لوگ کہ جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے بسا اوقات آرزو کریں گے کہ کیا خوب ہوتا اگر وہ مسلمان ہوتے۔ آپ ان کو چھوڑ دیں یہ کھائیں اور فائدے اٹھالیں اور امیدیں ان کو غافل کیے رہیں بہت جلد ان کو (حقیقت حال) معلوم ہو جائے گی۔ اور ہم نے کوئی گاؤں ہلاک نہیں کیا مگر کہ یہ اس کی ہلاکت کا وقت مقرر و معلوم تھا۔ کوئی گروہ بھی اپنے وقت مقررہ سے نہ آگے بڑھ سکتا ہے نہ پیچھے رہ سکتا ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ اے وہ شخص کہ جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے تو تو بالکل دیوانہ ہے۔ اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتا۔ (کہہ دیجئے) ہم فرشتے نہیں بھیجا کرتے مگر حق کے ساتھ اور اس وقت ان کو مہلت نہیں دی جاتی۔ بیشک اس قرآن کو ہم نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ اور ہم نے بلاشبہ آپ سے پہلے گزشتہ قوموں میں بھی رسول بھیجے تھے۔ اور ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا کہ جس کا انہوں نے تمسخر نہ اڑایا ہو۔ اسی طرح ہم اس کو ان مجرمین کے دلوں میں داخل کر دیتے ہیں۔ سو وہ بھی اس پر ایمان نہیں لاتے اور یہی پہلے لوگوں کا طور طریق چلا آیا ہے۔ اگر ہم آسمان کا ایک دروازہ کھول دیں۔ پھر اس میں سے وہ اوپر کو چڑھنے بھی لگیں۔ تو بھی وہ یہی کہیں کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے۔ بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔

شرح:- حجر ایک وادی ہے جو ملک شام اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے اس سورہ میں اس وادی کے رہنے والے لوگوں کا بالخصوص اور دیگر نافرمان جماعتوں کی ہلاکت و تباہی کا بالعموم ذکر ہے پہلے رکوع میں بطور تمہید نبوت کا ذکر کیا گیا ہے اور منکران نبوت کے شبہات باطلہ اور اعتراضات فاسدہ کو بیان فرمایا ہے دوسرے رکوع میں توحید پر پانچ دلیلیں پیش کی ہیں اور نہایت موثر انداز میں اپنی توحید کو منوایا ہے۔ تیسرے رکوع میں

Marfat.com

برے لوگوں اور ان کی سزاؤں کا ذکر کر کے کفر و انکار اور شرک و الحاد سے نفرت دلائی ہے چوتھے رکوع میں نیک لوگوں کے بلند مراتب اور ان کی شاندار اخروی زندگی کا نقشہ کھینچا ہے اور گزشتہ اقوام اور ان کے انبیاء کے چار قصے بیان فرمائے ہیں جن میں دکھایا گیا ہے کہ جن لوگوں نے انبیائے کرام کی تعلیمات کو نہ مانا اور بدکاری اور بے حیائی کو نہ چھوڑا ان کا عبرت ناک انجام ہوا بقیہ دو رکوعوں میں بھی یہی قصے بیان ہوئے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ قرآن ایسی کتاب ہے جس میں ہر ایک بات بالتفصیل واضح طور سے بیان کر دی گئی ہے اور ہر دعویٰ کے ساتھ اس کی دلیل بھی ہے تاکہ کسی کو شک کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ اس اہتمام کے باوجود جو لوگ توحید و نبوت اور قرآن و رسالت پر ایمان نہیں لاتے جب اس مادی دنیا سے ان کا تعلق منقطع ہو جائے گا اور عالم ارواح میں جا کر ہر چیز کی کیفیت سے واقف ہو جائیں گے یا دنیا ہی میں تلخ تجربات دیکھ لیں گے اور ضمیر کی سرزنش سے تنگ آ جائیں گے تو اس امر پر اظہار افسوس کریں گے کہ وہ کیوں نہ فرمانبردار بن گئے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے مبلغین اسلام! اس طبقے کے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ ان کا منتہائے مقصود صرف اس قدر ہے کہ وہ دنیا میں عیش و عشرت اور راحت و آرام کی زندگی بسر کریں اور لہو و لعب اور خوش طبعی میں اپنا وقت گزاریں۔ سو ان کو ایسا ہی کرنے دو۔ سنو اسی طبقہ کے لوگوں کی بستیاں قہر آسمانی سے تباہ و برباد ہو جاتی ہیں اور جب ان پر عذاب آیا کرتا ہے تو ایک منٹ اور ایک لحظہ کا پس و پیش نہیں ہوتا۔

افسوس! آج ہمارے زمانہ یعنی چودھویں صدی میں کیا مسلمان اور کیا غیر مسلم اس قسم کی مذموم زندگیاں بسر کر رہے ہیں ہر شخص کو پیٹ کی فکر ہے اور ہر کسی کو سامان تعیش کی تلاش ہے۔ بے ایمانی، بددیانتی، خیانت، دغا، فریب اور اسی قبیل کے دیگر جرام پیٹ ہی کے فکر کا نتیجہ ہیں۔ سینما، تھیٹر اور دیگر سامان لہو و لعب لوگوں کی عیش پرستی کی پیداوار ہیں۔ یہی چیز ہے جو چھوٹے سے لے کر بڑے تک اور عالم سے لے کر جاہل تک سب کے دلوں میں سما گئی ہے تمام کاروبار تجارت اور تمام قسم کی انسانی مساعی انہی دو چیزوں کی خاطر ظہور میں آ رہی ہیں ہر شخص مبداء و معاد کو بھولا ہوا ہے نہ پیدائش یاد ہے نہ موت کی فکر نہ خدا کی نافرمانی کا ڈر ہے نہ رسول کی اطاعت کا شوق۔ نہ بد اعمالیوں سے نفرت نہ نیک اعمال کی رغبت یہی وجہ ہے کہ عاد اولیٰ کی طرح بستیاں بھی تباہ ہو رہی ہیں اور عبرت ناک

Marfat.com

مناظر بھی دنیا کے سامنے آرہے ہیں بھونچال سے بستیاں خود ہندوستان کے اندر تباہ ہو رہی ہیں۔ ژالہ باری سے آئے دن کتنے انسان ہلاک ہو رہے ہیں غرضیکہ ہمارے سروں کے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے عذاب پر عذاب آرہے ہیں مگر کوئی ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ شیخ سعدی کیا خوب فرماتے ہیں۔

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
فرامش کسے کرد رب وحید — جہنم بر آں گفت "ہل من مزید"

ترجمہ آیات ۱۶-۲۵:- اور (دیکھو کہ) ہم نے آسمان میں برج بنائے اور ان کو دیکھنے والوں کے لئے سجا دیا ہے اور ان کو شیطان مردود (کی دسترس) سے محفوظ رکھا ہے۔ مگر جو چوری سے سنی سنائی باتوں کو لے اڑے تو اس کے پیچھے ایک چمکتا ہوا انگارا لپکتا ہے۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں ہر قسم کی چیزوں کو موزوں انداز سے اگایا۔ اور اس میں تمہاری سب کی معیشت کا سامان بھی بہم پہنچا رکھا ہے اور ان کو بھی معاش دی کہ جن کو تم روزی نہیں دیتے۔ اور ایسی کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے ہاں خزانے کے خزانے نہ ہوں اور ہم اس کو مقرر اندازہ سے اتارتے رہتے ہیں۔ اور ہم نے ابر اٹھانے والی ہوائیں چلائیں ہم ہی آسمان سے مینہ برساتے ہیں اور ہم تمہیں وہ پانی پلاتے ہیں حالانکہ تمہارے پاس تو اس کا کوئی خزانہ ہے نہیں۔ ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ہیں۔ اور جو لوگ تم سے پہلے ہو گزرے ہیں ہم ان کو بھی جانتے ہیں اور جو تم سے بعد میں آنے والے ہیں ان کو بھی جانتے ہیں۔ اور بیشک آپ کا رب ان سب کو جمع کرے گا۔ بیشک وہ بڑا دانا اور علم والا ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں مسئلہ نبوت و رسالت پر بحث تھی اور اس امر پر زور دیا گیا تھا کہ جب تک انسان رسالت و نبوت کو تسلیم نہ کرے تب تک وہ سیدھی راہ نہیں پا سکتا۔ یہاں توحید کا بیان ہے لوگ جب رسول کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ تو وہ توحید کی تعلیمات سے ان کو آگاہ کرتا ہے اس پر بعض لوگوں کو اعتراض پیدا ہونے لگتے ہیں لہٰذا اس رکوع میں توحید کے چند ثبوت پیش فرمائے ہیں اولاً فرمایا کہ ہم نے آسمان کو بنایا اور اسے سجایا اور شیطان کی زد سے اسے اور اس کے مکینوں کو محفوظ رکھا چنانچہ امور دنیا کے دفتر آسمانی

Marfat.com

تک کسی شیطان کی رسائی نہیں شہاب ثاقب اور دیدار تارے اس دفتر کے چوکیدار ہیں جب شیطان کوئی خبر چرانے کی خاطر اندر گھستا ہے تو وہ اس کی تواضع کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں الغرض آسمانی بھید اور وہاں کی باتیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر انسان تک نہیں پہنچ سکتیں دوسری دلیل زمین کی سطح کو ہموار بنا دینا ہے۔ تیسری دلیل ابر اٹھانے والی ہواؤں کا پیدا کرنا' مینہ برسانا اور مخلوقات کو اس سے فائدہ پہنچانا ہے۔ یہ بھی کسی انسان کے بس کی بات نہیں چوتھی دلیل یہ ہے کہ خدا کے مقابلہ میں کسی چیز کو ثبات نہیں کوئی کتنا ہی فرعون ہو مگر اسے ایک دن مرنا ہے کوئی لاکھ شداد ہو مگر آخر اسے تہ خاک ہونا ہے اور بالآخر عاجزانہ طور پر ایک دن ہمارے روبرو اسے پیش ہو کر اپنے عجز و انکسار کا اعتراف کرنا ہے۔

ترجمہ آیات ۲۶-۴۴:- تحقیق ہم نے انسان کو کالے' سڑے ہوئے' کھنکھناتے گارے سے پیدا کیا ہے۔ اور اس سے قبل ہم جنوں کو آتش سوزاں سے پیدا کر چکے ہیں۔ اور جس وقت تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں کالے' سڑے ہوئے' کھنکھناتے گارے سے ایک بشر کو پیدا کرنے کو ہوں۔ سو جب میں اس کو بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ پس تمام کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ خدا نے پوچھا کہ اے ابلیس! تجھے کیا ہو گیا کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل نہیں ہوا۔ اس نے کہا یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ میں ایسے بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے کالے سڑے ہوئے کھنکھناتے گارے سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا تو یہاں سے نکل جا تو یقیناً شدہ مردود ہے۔ اور تجھ پر قیامت تک کے لئے لعنت ہے۔ اس نے کہا اے میرے رب! مجھے اس دن تک مہلت دیدے۔ جب (مردے) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے۔ فرمایا اچھا تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ قیامت کے دن تک اس نے کہا پروردگار جیسے تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ان کو دنیا میں (گناہ) آراستہ کر کے دکھاؤں گا اور ضرور ان سب کو گمراہ کروں گا۔ سوا ان کے جو تیرے مخلص بندے ہوں۔ فرمایا مجھ تک پہنچنے کا یہی سیدھا راستہ ہے۔ میرے بندوں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا۔ ہاں گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کرنے لگے۔ تو بیشک یقیناً ان سب کے وعدہ کی جگہ ہے۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر ایک دروازے

Marfat.com

کے لیے ان کی الگ الگ ٹولیاں مقرر ہیں۔

شرح:- توحید کی پانچویں دلیل یہ ہے کہ انسان اپنی پیدائش پر غور کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ ہم نے اس کے سر سلسلہ کو محض ایک کھنکھنے گارے کی سیاہ مٹی سے پیدا کیا پھر اس میں وہ کمالات بھر دیئے کہ تمام مخلوقات سے اعلیٰ و اشرف تسلیم کیا گیا حتی کہ ملا ئکہ نے اس کی برتری کو تسلیم کیا۔ آدم کی پیدائش مادہ خاکی سے ہوئی تھی اور ابلیس کو دیگر جنات کی طرح مادۂ ناری سے پیدا کیا گیا تھا مگر اس قادر مطلق اور عالم الغیب کو خوب معلوم تھا کہ آدم ہر طرح دیگر مخلوق سے اعلیٰ و افضل ثابت ہوگا۔ کیونکہ اس نے جو خوبیاں اس کے اندر پیدا کر دی ہیں وہ کسی دوسری مخلوق میں نہیں ہیں لہٰذا حکم دیا کہ اے ملا ئکہ جب آدم تمہارے سامنے آئے گا تو تم سب تعظیماً اس کے سامنے سجدے میں جھک جانا چنانچہ جب وقت آیا تو سوائے ابلیس کے سب ملا ئکہ جو مادہ نوری سے تخلیق کئے گئے تھے۔ حضرت آدم کے سامنے جھک گئے اللہ عزوجل نے پوچھا کہ ابلیس! تو نے کیوں سجدہ نہیں کیا اس نے جواب دیا کہ میں نار سے پیدا کیا گیا ہوں اور آدم مٹی سے۔ میں یقیناً اس سے اعلیٰ ہوں چونکہ یہ بات اس نے غرور و تکبر میں آکر کہی تھی جو اللہ عزوجل کو سخت ناپسند ہے لہٰذا اسے راندۂ درگاہ کر دیا۔ اس نے درخواست کی کہ خدایا! مجھے مہلت دے کہ میں قیامت کے دن تک اپنے خیالات کی اشاعت کر سکوں چنانچہ اسے اجازت دے دی گئی اس نے کہا خدایا! میں ہر ممکن کوشش کروں گا کہ بنی نوع آدم کو تیری نافرمانی اور سرکشی پر آمادہ کروں اور جس طرح ہوا نہیں گمراہ کروں چنانچہ وہ ہر وقت اسی فکر میں رہتا ہے کہ جس طرح بن پڑے تمہیں راہ ہدایت سے دور پھینک دے مگر ہمیں معلوم ہے کہ نیک انسانوں پر اس کا جادو نہ چل سکے گا اور جو اس کی بات کو مان لیں گے اور احکام ربی سے روگرداں ہو کر اس کے پیچھے ہو لیں گے وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے اور سخت تکلیف اٹھائیں گے۔

آج مسلمانوں میں جس قدر فتنہ و فساد برپا ہیں اور احکام الٰہی سے جس قدر غفلت اور بے پرواہی برتی جا رہی ہے اس کا باعث کیا ہے؟ اگر ہم لوگ قرآن پر غور و تدبر کرتے اسے زیر تلاوت رکھتے اس پر عمل پیرا ہوتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ شیطان ہمارے اندر پھوٹ ڈلوا تا یا نفس پرستی اور ہوا و حرص کا ہم پر غلبہ ہو جاتا اور جو نتائج بد آج ظہور

میں آرہے ہیں وہ کس طرح ممکن الوقوع ہو سکتے؟ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے قرآن پاک کو محض "چھوڑ رکھا ہے اور جو اس پر غور کرتے بھی ہیں تو اس کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے لئے نہیں بلکہ کسی اور مقصد کو پیش نظر رکھتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۴۵-۶۰:- پرہیزگار یقیناً باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔ کہا جائے گا کہ تم ان میں امن اور سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اور ہم ان کے سینوں میں سے از قسم کینہ جو کچھ ہوگا نکال دیں گے کہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ وہاں ان کو نہ کوئی تکان ہوگی اور وہ نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ آپ میرے بندوں کو بتا دیں کہ میں ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔ اور یہ کہ میرا عذاب بھی دردناک عذاب ہے۔ اور ان کو ابراہیم کے مہمانوں کا حال سنائیے۔ جب وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کیا (ابراہیم نے) کہا کہ ہم تو تم سے ڈرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں ہم آپ کو ایک علم والے فرزند کا مژدہ دیتے ہیں۔ (ابراہیم نے) کہا کہ کیا تم مجھے مژدہ سناتے ہو کہ جب بڑھاپے نے مجھے آدبایا ہے؟ سو کاہے کا مژدہ سناتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم آپ کو بھی خوشخبری سناتے ہیں سو آپ ناامید نہ ہوں۔ ابراہیم نے کہا کہ بھلا گمراہوں کے سوا کون ہے جو اپنے رب کی رحمت سے ناامید ہو۔ اور پوچھا کہ اے قاصدو! اب تمہیں کیا مہم درپیش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نافرمانوں کی ایک قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ مگر لوط (پیغمبر) کا کنبہ کہ ہم ان سب کو بچا لیں گے۔ بجز اس کی بیوی کے۔ ہم نے طے کر لیا ہے کہ وہ ضرور پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔

شرح:- توحید کا بیان ہو رہا تھا کہ گنہگاروں کے جہنم میں جانے کا ذکر چھڑ گیا۔ اب نیک لوگوں کا حال بیان کرنا بھی ضروری تھا سو ارشاد ہوا کہ جو لوگ شرک و کفر اور کبائر سے بچنے والے ہیں وہ تو امن و امان سے جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف کوئی رنج و کدورت بھی نہ ہوگی۔ نہ کسی کو وہ تکلیف دیں گے نہ کسی سے ان کو رنج پہنچے گا۔ دنیاوی رنجشیں بھی مٹ جائیں گی اور وہاں داخل ہونے والے سب بھائی بھائی بن کر ایک دوسرے کے آمنے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! میں غفور و رحیم ہوں۔ تمہاری خطاؤں کو بخش دوں گا اگر

الواجد۔ الواحد۔ الصمد۔ القادر۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاهر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ الغنی۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الهادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔ الحق۔ الوکیل۔ القوی۔ المتین۔ الولی۔ الحمید۔ المحصی۔ المبدئ۔ المعید۔ المحیی۔ المیت۔ الحی۔ القیوم۔ الواجد۔ الما

تم عقیدہ توحید و رسالت پر قائم رہے ورنہ یاد رکھو کہ میرا عذاب بڑا سخت عذاب ہوگا۔

اس کے بعد انبیائے کرام کے بعض حالات و قصص بطور عبرت و نصیحت بیان ہوتے ہیں۔ اور سب سے اول خلت ماب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا ذکر فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بوڑھے ہو چکے تھے اور آپ کے ہاں کوئی صاحبزادہ نہ تھا آپ کے دل میں خواہش تھی کہ اللہ ان کو بھی اولاد عطا کرے۔ چنانچہ ایک رات حضرت کے پاس چند فرشتے آئے۔ آپ نے ان کی دعوت و ضیافت کا اہتمام کیا مگر جب کھانا ان کے سامنے لایا گیا تو انہوں نے ہاتھ نہ بڑھائے اس زمانہ میں دستور تھا کہ دشمن دشمن کے ہاں کھانا نہ کھایا کرتا تھا۔ حضرت سمجھے ہو نہ ہو یہ لوگ میرے دشمن ہوں گے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ بھائی! مجھے تم لوگوں سے ڈر لگتا ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ آپ ڈریں نہیں ہم فرشتے ہیں اور آپ کو ایک صاحب علم صاحبزادے کی خوشخبری دینے آئے ہیں۔ آپ حیران سے ہو گئے اور فرمانے لگے۔ کیا بوڑھا ہو جانے کے بعد اولاد ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ مایوس کیوں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یاس تو صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو راہ راست سے بھٹک چکے ہیں۔ چنانچہ آپ کا ڈر دور ہو گیا اور آپ نے پوچھا۔ کہو تم کس کام پر متعین ہو کر آئے ہو؟

انہوں نے جواب دیا کہ لوط کی قوم جو گناہ اور سرکشی میں بالکل بے باک ہو گئی ہے۔ ہمیں اس کے تباہ کر دینے کا حکم ملا ہے۔ مگر آپ مطمئن رہیں۔ حضرت لوط اور ان کی اولاد بالکل محفوظ رہے گی۔ ہاں حضرت لوط کی بیوی نہیں بچے گی۔ اس کا نام پیچھے رہ جانے والوں میں لکھا جا چکا ہے۔

ترجمہ آیات ۶۱-۷۹:- پھر جب خاندان لوط کے پاس فرشتے آئے تو وہ کہنے لگے تم تو اجنبی سے لوگ معلوم ہوتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم آپ کے پاس وہ چیز لائے ہیں جس میں ان کو شک رہتا تھا۔ اور ہم آپ کے پاس حق لے کر آئے ہیں اور یقین جانو کہ ہم سچ بولنے والے ہیں۔ سو آپ اپنے لوگوں کو لے کر کچھ رات رہے سے چل دیجئے اور خود ان کے پیچھے پیچھے ہو لیجئے اور چاہیے کہ تم میں سے کوئی شخص مڑ کر نہ دیکھے اور چلے جاؤ جدھر کا تم کو حکم دیا جائے۔ اور ہم نے لوط کو قطعی طور پر یہ بات بتلا دی تھی کہ ان لوگوں کی جڑ صبح ہوتے ہی کٹ جائے گی۔ اور شہر والے خوشی خوشی (لوط کے پاس) آئے۔ اس نے کہا

Marfat.com

کہ یہ لوگ تو میرے مہمان ہیں سو تم مجھے رسوا نہ کرو۔ اللہ سے ڈرو اور مجھے ذلیل نہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ کیا ہم نے تمہیں دنیا بھر (کی حمایت) سے منع نہیں کیا۔ اس نے کہا کہ یہ لو میری بیٹیاں موجود ہیں اگر تم ایسا کرنا ہی چاہتے ہو۔ اے محمدؐ آپ کی جان کی قسم! وہ تو اپنے نشے میں سرگرداں تھے۔ سو دن نکلتے ہی ان کو بڑے زور کی آواز نے آپکڑا۔ پھر ہم نے (الٹ کر) ان بستیوں کے اوپر کے حصے کو تو نیچے کر دیا اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے۔ بیشک اس (قصہ) میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔ اور یہ بستیاں شاہراہ پر واقع ہیں۔ اس میں ایمانداروں کے لئے یقیناً بڑی عبرت ہے۔ اور بن کے رہنے والے بھی بہت ظالم تھے۔ سو ہم نے ان کو بھی سزا دی اور وہ دونوں شہر شاہراہ پر واقع ہیں۔

شرح:- بعد ازاں فرشتے حضرت لوط کے پاس آئے۔ حضرت لوط نے فرمایا آپ تو اجنبی معلوم ہوتے ہیں انہوں نے کہا ہم فرشتے ہیں اور آپ کی قوم جس عذاب آسمانی سے نہ ڈرتی تھی ہم اسے لے کر آئے ہیں چاہئے کہ آپ پس و پیش میں نہ پڑیں کیونکہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں بالکل درست اور بجا ہے پس آپ اپنے اہل و عیال کو ساتھ لیں اور کچھ رات رہے سے چل دیں۔ راستے میں کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ صبح ہوتے ہی ان بستیوں کے لوگوں کی قسمت کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ حضرت لوط اور ملائکہ کے مابین یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اہل بستی نے یہ خبر سن کر حضرت لوط کے پاس چند خوبصورت لڑکے آئے ہیں۔ جوق در جوق آکر آپ کے گھر کو گھیر لیا اور لڑکوں کا مطالبہ کیا۔ آپ نے انتہائی منت و سماجت سے ان کو سمجھایا کہ بھائیو! یہ لوگ میرے مہمان ہیں تم ان کے معاملہ میں مجھے شرمسار نہ کرو۔ خدا سے ڈرو اور مجھے بے عزت نہ کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے ایک دفعہ آپ کو کہہ دیا ہے کہ ہمارے کسی معاملہ میں آپ دخل نہ دیں۔ مگر آپ نہیں ٹلتے۔ حضرت نے فرمایا کہ بھلے لوگو! میری بیٹیاں موجود ہیں تم ان سے شادی کر لو۔ مگر ان مہمان لڑکوں سے مزاحمت نہ کرو۔ مگر وہ شہوت کے نشہ میں مدہوش تھے اور ان کی عقل و دانش پر پردہ پڑ چکا تھا وہ نہ مانے پر نہ مانے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ رات رہے حضرت لوط تو اپنے اہل و عیال کو لے کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور صبح ہونے سے پہلے اس علاقہ سے باہر نکل گئے۔ ادھر اللہ کے حکم

Marfat.com

نے صبح ہوتے ہی بستی میں ایک چیخ بلند ہوئی چیخ کیا تھی۔ موت وہلاکت کا پیغام تھا پس آن کی آن میں بستی کو تہہ وبالا کر دیا گیا اور اوپر سے پتھروں کی بارش کی گئی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے اقوام عالم! جو چاہے اس واقعہ سے عبرت و نصیحت حاصل کر سکتا ہے فرماتا ہے ان بستیوں کے کھنڈرات آج بھی ملک شام کو جانے والی شاہراہ پر موجود ہیں اور ایمان لانے والے لوگوں کے لئے ایک درس عبرت ہیں۔

افسوس کہ آج ہمارے زمانہ میں بھی کیا مسلمان اور کیا غیر مسلم سب اسی جرم میں مبتلا ہیں۔ غیر فطری اور حیا سوز افعال شنیعہ کا ارتکاب ایک عام اور روز مرہ کی بات ہے۔ مذہب کی کسی کو پرواہ نہیں خدا کے خوف سے دنیا محض نا آشنا نظر آتی ہے اور عموماً کہیں دھوکا نہیں کھاتا مگر مذہبی معاملات میں ہر شخص کورا نظر آتا ہے۔ یا تو سرے سے لوگ مذہب کے احکام سے واقف ہی نہیں یا اگر واقف بھی ہیں تو نادانقوں سے بھی زیادہ دیدہ دلیری سے نافرمانی کرتے ہیں۔ تو نیکو کاروں اور خدا سے ڈرنے والوں کو نفرت سے دیکھا جاتا ہے بدمعاشوں اور بے دین لوگوں کے طور طریقوں اور رسم وعادات کو اختیار کیا جاتا ہے۔ آسمانی عذاب' زلزلہ' قحط' غلامی' ذلت ورسوائی اور مسخ قلوب کی شکل میں آئے دن ظاہر ہو رہا ہے۔ مگر انسان کی چشم بینا وا نہیں ہوتی اسے کہیں بھی مقام عبرت حال نہیں ہوتا۔ کیا معلوم! اس نافرمانی کی کیسی سزا اہل جہاں کو بھگتنی پڑے گی۔ اے کاش دنیا قرآن کریم کی طرف توجہ کرے اور اس کی تعلیمات اور حقائق و معارف سے فیض یاب ہو کر دین ودنیا کو سنوار لے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جس طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے نافرمانیاں کیں اور ہلاکت وتباہی اپنے سر مول لی۔ اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم بھی جو اصحاب الایکہ کے نام سے مشہور ہے اور بڑی بدکار تھی۔ ہلاکت کے گھاٹ اتری عبرت۔ عبرت۔!!

ترجمہ آیات ۸۰-۹۹:- اور حجر کے رہنے والے لوگوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دی تھیں پھر بھی یہ لوگ روگرداں ہی رہے اور یہ لوگ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے کہ امن سے رہیں۔ سو ان کو صبح ہوتے ہی ایک سخت آواز نے آپکڑا۔ تو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔ اور ہم

Marfat.com

نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہیں بنایا اور قیامت یقیناً آنے والی ہے سو آپ نہایت بہتر درگذر سے کام لیں۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار ہی (سب کو) پیدا کرنے والا اور (سب کچھ) جاننے والا ہے۔ اور ہم نے آپ کو سات آیتیں عطا کیں جو بکثرت پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم دیا ہے۔ ان لوگوں کی کئی جماعتوں کو جن چیزوں سے ہم نے بہرہ مند کر رکھا ہے آپ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے اور نہ ان پر غم کیجئے اور مومنوں سے شفقت کے ساتھ پیش آیئے۔ اور کہہ دیجئے کہ میں تو (عذاب سے) کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ جس طرح ہم نے ان لوگوں پر عذاب نازل کیا جنہوں نے پارہ پارہ کر دیا۔ یعنی جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ آپ کے پروردگار کی قسم! ہم ان سب سے باز پرس کریں گے۔ ان کاموں کی جو وہ کرتے رہے۔ پس جس بات کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کو صاف صاف کہہ دیجئے اور مشرکوں کی ذرا پروا نہ کیجئے۔ بیشک تمسخر کرنے والوں کو ہم آپ کی طرف سے کافی ہیں۔ اور ان لوگوں کو جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود قرار دیتے ہیں عنقریب پتہ چل جائے گا۔ اور بالتحقیق ہمیں معلوم ہے کہ جو باتیں یہ لوگ کرتے ہیں ان سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔ سو اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کیجئے اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جایئے۔ اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیے۔ حتیٰ کہ آپ کو امر یقینی (یعنی موت) پیش آئے۔

شرح:- چوتھا واقعہ حضرت صالح علیہ السلام کی امت کا ہے جو قوم ثمود یا اصحاب حجر کے نام سے موسوم ہے۔ یہ لوگ بھی آج کل کے مسلمانوں کی طرح نافرمان تھے اور اپنی دولت مندی اور قوت بازو پر ازحد نازاں تھے اس قوم نے بھی اپنے پیغمبر کی ہدایت پر عمل نہ کیا اور احکام خداوندی کو جھٹلایا۔ خداوند کریم نے اپنے پیغمبر صالح علیہ السلام کے ذریعے اپنی قدرت کے کئی معجزے ان کو دکھائے مگر وہ نہ مانے وہ پہاڑوں میں محلات تراشتے اور امن و چین سے وہیں رہتے۔ ان کی ہلاکت بھی زلزلہ کی خوفناک آواز سے صبح کے وقت ہوئی اور ایسی ہوئی کہ قوم ثمود کا آج کہیں سراغ بھی نہیں ملتا۔

ان ارشادات میں قرآن کے پڑھنے والوں کو تنبیہ ہے کہ اگر تم نے بھی امم سابقہ کی مانند نافرمانی پر کمربندھ لی اور ہمارے احکام کو نہ مانا تو تم بھی ان ہی لوگوں کی طرح تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو خدا نے ہی آسمان و زمین اور ساری کائنات کو پیدا کیا ہے

Marfat.com

اور وہی ایک دن اس کو لپیٹنے والا ہے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ جو لوگ راہ ہدایت قبول نہیں کرتے اور اسلام نہیں لاتے۔ آپ ان سے درگذر کریں ہم نے ان کو پیدا کیا ہے اور ہم ہی ان کے حالات کو بہتر جانتے ہیں۔ آپ اپنی بے بسی اور غربت کا بھی کوئی خیال نہ کریں۔ دنیا میں سب سے بڑی دولت سب سے بڑا منصب اگر کسی کو عطا ہو سکتا تھا تو وہ ہم نے آپ کو دے دیا ہے۔ آپ ہمارے ایک جلیل القدر پیغمبر ہیں اور قرآن اور سورۃ فاتحہ کی شکل میں آپ کو سب سے بڑی دولت سرمدی عطا کی جا چکی ہے۔ دنیاوی سیم و زر آپ کو عطا کردہ نعمت کے مقابلہ میں کوئی چیز ہی نہیں۔ آپ اس طرف توجہ بھی نہ کریں اور نہ کسی طرح کا غم کھائیں بلکہ اطمینان سے ان لوگوں کی دلجوئی کریں جو ایمان لے آئیں اور اسلام قبول کرلیں۔ ان لوگوں کو سنا دیں کہ میرا فرض منصبی تو صرف یہ ہے کہ میں انسان کو خدا کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے آگاہ کردوں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! لوگوں کو سنا دو کہ جس طرح قرآن کی بے حرمتی کرنے والے اہالیان مکہ کو ان کی سرکشی کی سزا فوراً دے دی گئی اسی طرح آخرت میں بھی ہر شخص سے اس کے اعمال کے متعلق بازپرس کی جائے گی۔ پس اے پیغمبر! آپ کو جو حکم دیا جا رہا ہے آپ اسے لوگوں تک پہنچا دیں اور جو لوگ ان باتوں کو ہنسی اور تمسخر میں اڑائیں اور اللہ کے ساتھ اور کسی کو معبود ٹھہرائیں۔ ان کی سرکوبی کے لئے اللہ کافی ہے۔ فرمایا ہے۔ اے پیغمبر! دشمنان دین کی مخالفانہ باتیں اگرچہ آپ کو رنج پہنچاتی ہیں مگر آپ کو صبر سے کام لینا چاہئے۔ ہم سب کچھ جانتے ہیں آپ کو چاہئے کہ آپ ہماری تقدیس اور تحمید میں مشغول رہیں اور عبادت میں لگے رہیں اور آخری وقت تک اپنا کام جاری رکھیں۔

سورۃ الانعام (۶) (۵۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۱۶۵ آیات مبارکہ اور بیس رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

Marfat.com

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیاں اور روشنی بنائی اس پر بھی وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی (دوسروں کو) اپنے رب کے برابر سمجھتے ہیں۔ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر (تمہارے لئے) ایک میعاد ٹھہرادی (تاکہ عمل کے لئے مہلت مل جائے) اور ایک اور میعاد بھی اس کے ہاں مقرر ہے پھر بھی تم شک رکھتے ہو۔ اور وہی اللہ ہے آسمانوں اور زمین میں، وہ تمہاری چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے جو کچھ تم عمل کرتے ہو اسے معلوم ہے۔ اور ان کے پاس ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی نہیں آئی مگر یہ اس سے اعراض کرتے ہیں۔ سو جب حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے اس کو جھٹلایا۔ پس عنقریب انہیں اس چیز کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے ہم کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کو ہم نے زمین میں ایسی قوت دے رکھی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی اور ہم نے ان پر (سرسبزی و شادابی کے لئے) موسلادھار مینہ برسایا اور ان کے نیچے سے نہریں رواں کیں پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ان کے بعد دوسری قوموں کو پیدا کر دیا۔ اور (اے پیغمبر اسلام!) اگر ہم ایک کتاب کاغذ پر لکھی ہوئی آپ پر اتار دیتے پھر یہ (لوگ) اسے خود اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تو بھی جو لوگ منکر ہیں یہی کہتے کہ یہ سوا کھلے جادو کے کچھ بھی نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر کوئی فرشتہ نازل نہیں ہوا؟ اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو (نہ ماننے کی صورت میں) فیصلہ ہی ہو چکا ہوتا پھر انہیں کسی طرح کی مہلت نہ ملتی۔ اور اگر ہم پیغمبر کو فرشتہ قرار دیتے تو اس کو بھی ہم آدمی ہی بناتے اور ان لوگوں کو انہیں شبہات میں ڈال دیتے جن میں اب پڑے ہیں۔ بیشک آپ سے پہلے رسولوں کی بھی ہنسی اڑائی جا چکی ہے تو جن لوگوں نے ان کی ہنسی اڑائی تھی۔ ان کو اسی عذاب نے آگھیرا جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

شرح:- گزشتہ سورتوں میں خطاب زیادہ تر اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ سے تھا۔ اس سورہ شریف میں زیادہ مشرکین اور منکرین حق کو مخاطب کیا گیا ہے ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو دنیا میں دو ہی طرح کے لوگ ہیں ایک وہ جو اللہ اور اللہ کے رسولوں کو، حشر کو اور جزا و سزا کو مانتے ہیں۔ دوسرے وہ جو یا تو سرے سے خدا ہی کو نہیں مانتے۔ اگر مانتے ہیں

Marfat.com

تو خدا کی ہستی کا تصور صحیح طور پر ان کے ذہن میں نہیں آتا۔ لہٰذا وہ اس کے سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں یہ لوگ نہ کسی رسول کی اتباع کرتے ہیں نہ الہامی کتابوں کو ہی تسلیم کرتے ہیں۔

پس اس سے پہلی سورتوں میں وہ لوگ مخاطب تھے جو الہامی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ رسولوں کے متبع ہیں حشر و نشر اور جزا و سزا کو مانتے ہیں۔ لیکن ان میں بُعد زمانہ اور شرِ رذیلہ خصلت لوگوں کی ریشہ دوانیوں سے جو نقائص پیدا ہو گئے تھے گزشتہ سورتوں میں ان نقائص کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی تھی اور بتلایا گیا ہے کہ اکثر لوگ اپنے اس دین کی صریح خلاف ورزی کر رہے ہیں جو وہ از خود قبول کر چکے ہیں اس لئے چاہئے کہ وہ لوگ اپنی اصلاح کر لیں چنانچہ ان کے لئے خدا پرستی کے صحیح صحیح عقائد و اعمال کھول کھول کر بیان کر دیئے گئے۔ جو لوگ ان عقائد و اعمال کو اپنا نصب العین قرار دیں اور وفادارانہ ان پر کاربند رہیں انہیں مسلمان کے نام سے پکارا گیا ہے اور ان کے مجموعہ عقائد و لائحہ عمل کا نام "اسلام" ہے اس رکوع میں دوسری قسم کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ دیکھو وہ زمین جس پر تم بستے ہو اور وہ آسمان جس کے چھتر کے نیچے تمہارا بسیرا ہے کس نے پیدا کیا تھا؟ جس نے ان چیزوں کو اور خود تم کو پیدا کیا وہ اللہ ہے اسی نے روشنی اور اندھیرے کو پیدا کیا۔ پھر کون ہے جو تاریکی کو تاریکی اور روشنی کو روشنی نہیں سمجھتا۔ اے لوگو! اگر تم روشنی اور تاریکی کا فرق سمجھ سکتے ہو تو جان لو کہ خدا پر ایمان نہ لانا اور اس مختصر سی زندگی کے خاتمے کے بعد نتائج اعمال کے فیصلے کی توقع نہ رکھنا صریح تاریکی ہے۔ برخلاف اس کے یہ سمجھنا روشنی ہے کہ یہ زندگی ایک میعاد عمل ہے اور ایک مقررہ وقت پر ختم ہو جانے والی ہے۔ اس کے بعد ایک دن آنے والا ہے جب ان اعمال کے نتائج سے دوچار ہونا پڑے گا۔ پس خدا کو ماننے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے اس زندگی کی تمام نعمتوں سے مالا مال ہوں گے جو اس کے بعد آنے والی ہے اور دائمی ہے، عارضی نہیں مگر جو تاریکی میں رہے اور اس میعاد عمل کو لہو و لعب، کھیل تماشے اور غفلت میں گذار گئے۔ ان کے لئے وہ زندگی بڑی ہی مصیبت کا باعث ہوگی فرمایا ہے کہ انسان کی غفلت شعاری نے بھی کس قدر افسوسناک رویہ اختیار کر رکھا ہے کہ جب کبھی اسے نشانِ حق دکھایا گیا ہے۔ اس نے ایمان لانے سے اکثر روگردانی ہی کی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگوا

Marfat.com

تم گزشتہ قوموں کے تاریخی واقعات سے درس عبرت لو اور دیکھو کہ خدا کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان پر کیا کیا بلائیں آسمان سے نازل ہوئیں اور شان و شوکت اور غلبہ و حکومت کے باوجود ایسے تباہ ہو کر رہ گئے کہ آج ڈھونڈھے سے بھی کہیں ان کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔ حالانکہ وہ تم سے بہت زیادہ طاقتور تھے اور اپنے پاؤں زیادہ استحکام و مضبوطی کے ساتھ جمائے بیٹھے تھے۔ اے لوگو! اللہ پر ایمان لانے کے لئے اس قدر کافی ہے کہ تمہیں ایمان لانے کا حکم دیا جاتا ہے پس ایمان لے آؤ اور کوئی مطالبہ نہ کرو اور اگر یہ بات نہیں تو پھر تمہیں فرمائشی معجزے بھی دکھائے جائیں تو تم ماننے والے نہیں پھر تم لوگوں کا یہ کہنا کہ انسانوں میں سے کوئی شخص نبی یا رسول نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی انسان پر بہت بڑا بہتان ہے اور اس کی شان و عظمت کے منافی ہے۔ یاد رکھو اگر کوئی فرشتہ ہی خلقت کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا جاتا تو لا محالہ وہ بھی انسان ہی کے بھیس میں اور اسی شکل و شباہت پر ہوتا۔ تم پھر بھی اسے انسان سمجھ کر جھوٹا خیال کرتے اور اس پر ایمان نہ لاتے۔ لوگو! اس بات کو یاد رکھو کہ انسان کی ہدایت کے لئے انسان ہی بھیجا جاتا ہے اگر ہم فرشتے نازل کرتے تو حجت تمام ہو جاتی اور کسی شخص کے لئے مجال انکار نہ رہتی۔ پھر وہ لوگ جو انکار کرتے ذرا مہلت نہ پاتے اور ہلاک ہو جاتے۔

ترجمہ آیات ۱۱-۲۰:- اے پیغمبر اسلام! کہہ دیجئے کہ (لوگو!) زمین میں گھومو۔ پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ہے۔ پوچھئے کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے (جواب میں) کہہ دیجئے (سب کچھ) اللہ کا ہی ہے اس نے اپنے اوپر رحمت فرمانا لازم کر لیا ہے وہ تمہیں ضرور قیامت کے روز اکٹھا کرے گا۔ اس کے آنے میں کوئی شک نہیں لیکن جن لوگوں نے خود اپنی جانوں کو گھاٹے میں ڈالا ہے وہی نہیں مانتے۔ اسی کے لئے ہے جو کچھ کہ رات (کے اندھیرے) اور دن (کی روشنی) میں سکونت رکھتا ہے اور وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔ اے پیغمبر! ان سے کہہ دیجئے کہ کیا میں خدا کو چھوڑ کر جو آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے کسی اور کو (اپنا) مددگار بناؤں حالانکہ وہ سب کو روزی دیتا ہے اور کوئی اس کو روزی نہیں دیتا کہہ دیجئے مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے فرمانبردار بنوں اور یہ کہ تم مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہونا۔ کہہ دیجئے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اس

Marfat.com

دن جس کے سر پر سے عذاب ٹل گیا تو اس پر اللہ نے یقیناً" رحم کیا اور یہ کھلی کامیابی ہے۔ اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو دور کرنے والا اس کے سوا اور کوئی نہیں اور اگر وہ تمہیں بھلائی پہنچائے تو وہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کے اوپر غالب ہے اور وہی حکمت والا اور باخبر ہے۔ پوچھئے کون سی چیز ہے جو گواہی کے لحاظ سے سب سے بڑی ہے (جواب میں) کہہ دیجئے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن جو میری جانب وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے میں تمہیں اور جن تک یہ پہنچی (نافرمانی کے نتائج سے) ڈراؤں کیا واقعی تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود (شریک) ہیں کہہ دیجئے کہ میں تو (ایسی) گواہی نہیں دیتا کہہ دیجئے کہ بس وہ تو ایک ہی خدا ہے بیشک تم جس چیز کو شریک ٹھہراتے ہو میں اس سے بیزار ہوں۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پیغمبر کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح کہ وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (مگر) وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈال رکھا ہے ایمان نہیں لائیں گے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں اللہ اور اس پر ایمان لانے کی ضرورت و اہمیت بیان کی گئی تھی۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت سب کے لئے یکساں ہے اور اس کی رحمت ہی کا تقاضا ہے جو خلقت کی ہدایت اور ان کو آنے والے عذاب سے بچانے کے لئے الہامی کتابیں اور رسول بھیجے جاتے ہیں۔ پس ان کتابوں پر ایمان نہ لانا اور رسولوں کو نہ ماننا انسان کی آنے والی زندگی کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! اگر تم آنکھیں کھول کر دنیا میں پھرو اور گزشتہ قوموں کے حالات معلوم کرو۔ تو تمہیں معلوم ہو جائے کہ دنیا کی زندگی ایک بڑی ہی ناپائیدار اور مختصر سی زندگی ہے جس کا کچھ اعتبار نہیں ایک آدمی بڑی ہی ترقی کرے اور اپنے ابنائے جنس میں سب سے زیادہ طاقتور اور سب سے زیادہ دولت مند ہو جائے مگر یہ ترقی کوئی ترقی نہیں اگر اس کی آخرت کی طولانی زندگی خوشگوار نہ ہو جائے اور اللہ کی خوشنودی حاصل نہ ہو۔ اس بات کی طرف اس آیہ شریفہ میں اشارہ ہے **ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین** (دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا) اللہ پوچھتا ہے کہ لوگو! بھلا زمین کس نے پیدا کی۔ آسمان کس نے بنایا۔ لیل و نہار اور ان کے اندر بسنے والی کائنات کس نے تخلیق کی؟ تم بلا تامل مانتے

Marfat.com

ہو کہ ان سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے تم اسبات کو بھی مانتے ہو کہ اللہ سب کو روزی دیتا ہے مگر خود روزی کا محتاج نہیں پھر بڑے ہی افسوس کی بات ہے اگر تم اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا قبلہ حاجات بناؤ یا اس سے توجہ ہٹا کر دوسروں کی طرف اپنا دل و دماغ لگاؤ۔ اگر ایسا کرو گے تو گویا جس چیز کا مستحق محض خدا تعالٰی تم نے دوسروں کو بھی دے دی اسی کو شرک کہتے ہیں اور شرک بڑا ہی بھاری ظلم ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تم نے خدا کی عبادت میں دوسروں کو شریک کیا یا خدا کے حکموں کی نافرمانی کی تو اس دن کیا جواب دو گے؟ جب تمہارے اعمال کا جائزہ لیا جائے گا فرماتا ہے اگر تم بیمار ہو جاؤ تو ہمارے سوا تم کو کوئی شفا نہیں دے سکتا اگر کوئی اور مصیبت تم پر آجائے تو کوئی اس کو دور نہیں کر سکتا۔ پھر بڑا ہی افسوس ہے کہ ہر طرح کا فائدہ تو ہم سے اٹھاؤ اور عبادت کردان کی جو خود تمہاری طرح ہمارے محتاج ہیں۔ یاد رکھو مجھ پر کوئی غالب نہیں اور میں ہی سب پر غالب ہوں۔ اے انسان! میں نے سب سے آخر میں ایک پیغام "قرآن" کے نام سے تیری طرف نازل کیا ہے جس کو یہ قرآن اور اس کے احکام جب بھی پہنچیں اسے چاہئے کہ وہ میری نافرمانی کے نتائج سے ڈر کر مجھ پر ایمان لے آئے اور میری صرف میری ہی عبادت کرے لوگو! اس بات کو یاد رکھو کہ عبادت کے لائق صرف وہی ایک معبود یگانہ ہے جو سب کائنات کا خالق اور سب پر حاکم اور غالب ہے جن ہستیوں کو تم شریک خدائی سمجھتے ہو ان سے بیزاری کا اظہار کرو اور اس کے مخلص بندے بن جاؤ۔ دیکھ لو وہ لوگ جن کو الہامی کتابیں دی جا چکی ہیں۔ وہ قرآن کو اور اس پیغمبر کو جس پر قرآن نازل ہوا ہے نہایت اچھی طرح سے پہچانتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ نبی برحق ہے پھر اگر تم یا وہ ایمان نہ لائیں تو اپنے ہاتھوں آپ تباہ ہوتا ہے۔

ترجمہ آیات ۲۱-۳۰:- اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ بلاشبہ ظالم فلاح نہیں پائیں گے۔ اور یاد کرو جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر جن لوگوں نے خدا کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرایا ان سے ہم پوچھیں گے کہ کہاں ہیں تمہارے مقرر کردہ شریک جن کے خدا ہونے کے تم دعویدار تھے۔ پھر اس کے سوا ان کا کوئی عذر نہ ہوگا کہ وہ کہیں گے اے رب خدا کی قسم ہم (ہرگز) مشرک نہ تھے۔ دیکھئے کس طرح (یہ) اپنے اوپر جھوٹ بولنے لگے اور جو افترا

Marfat.com

پردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب بھول گئے۔ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں تاکہ وہ اس کو سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے اور اگر وہ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ جب آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ سے جھگڑنے لگتے ہیں تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کر رکھی ہے کہتے ہیں کہ یہ تو صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ اور یہ لوگ (اس سے) اوروں کو بھی منع کرتے ہیں اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں اور اپنی ہی جانوں کو تباہ کر رہے ہیں مگر نہیں سمجھتے۔ اگر آپ دیکھیں جس وقت کہ انہیں دوزخ کے پاس کھڑا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے اے کاش! ہم کو پھر واپس بھیج دیا جائے اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان والوں میں سے ہوں۔ بلکہ جو کچھ یہ اس سے پہلے چھپایا کرتے تھے وہ ان کے لئے ظاہر ہو گیا اور اگر انہیں لوٹا دیا جائے تو یقیناً" پھر وہی کام کریں جس سے انہیں روکا گیا تھا اور اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ یقیناً" جھوٹے ہیں اور کہتے ہیں کہ زندگی تو صرف دنیا ہی کی زندگی ہے اور مرنے کے بعد ہم زندہ نہیں ہونے کے۔ کاش آپ دیکھیں جس وقت یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے تو پوچھا جائے گا کہ کیا یہ (جی اٹھنا) سچ نہیں ہے؟ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم ارشاد ہو گا تم جو انکار کرتے رہے ہو تو اب (اس کی سزا میں) عذاب کا مزہ چکھو۔

شرح:۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ تمام ادیان حقہ کی تعلیم ایک ہی ہے دنیا میں آج سے پہلے یہود اور نصاریٰ کی زبانی جو باتیں سن چکی ہے۔ اگر قرآن بھی وہی بیان کرے تو یوں نہ سمجھو کہ وہی فرسودہ قصص و حکایات میں نہیں بلکہ جو بات حق ہے وہ سب مذاہب میں یکساں ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اے انسان! اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف ایسی باتیں منسوب کرے جو اس کی بارگاہ سے صادر نہ ہوئی ہوں یا جو باتیں واقعی اس کی جانب سے آچکی ہیں ان کو ماننے سے انکار کر دے کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب یہ دنیوی زندگی جس کا دور سرا نام میعاد عمل ہے ختم ہو جائے گی تو اس کے بعد ایک ن مقرر ہے جب تمام بنی نوع انسان کو اعمال کے نتائج سے آگاہ کیا جائے گا اس کا نام قرآن کی اصطلاح میں "یوم حشر" ہے۔

Marfat.com

اس دن وہ لوگ جنہوں نے خدا کے احکام کو چھوڑ کر کسی دوسرے انسان یا بت یا شجر یا حجر کے احکام مانے ہوں گے یا پرستش کی ہوگی ان سے کہا جائے گا کہ اب لاؤ ان کو جن کے حکم تم مانا کرتے تھے یا جن کو خدا سمجھتے تھے یا جن کے متعلق تمہارا خیال تھا کہ وہ تمہیں ہر قسم کے عذاب سے چھٹکارا دلا دیں گے۔ فرماتا ہے اس وقت سے انسان کوئی کسی کو تو کیا پیش کرے گا ہر شخص کی زبان پر ہوگا کہ خدایا ہم نے تیرے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔ ہمیشہ تیری ہی عبادت موحدانہ کرتے رہے اگر ہمارا طرز عمل مشرکانہ تھا تو حاشا وکلا ہم اس سے بیزار ہیں ہم نہ مشرک کہلانا پسند کرتے تھے نہ اپنے خیال سے کوئی بات ہی ایسی کرتے تھے جو شرک سمجھی جائے اے انسان! اگر اس وقت تجھے ایسے حیلے بہانے تلاش کرنے ہیں تو ابھی سے راہ ہدایت اختیار کرلے اور جو کچھ قرآن اور پیغمبر کی زبانی تجھے بتا دیا گیا ہے اس پر عمل پیرا ہو جا پیغمبر اسلام کو کہا گیا ہے کہ آپ ہر شخص کو قرآن کا حکم سناؤ۔ خواہ وہ اہل کتاب ہو یا مشرک بعض لوگ سنیں گے اور صدق دل سے ایمان لائیں گے۔ مگر ایسے بھی ہوں گے جن کا دل و دماغ انکار حق پر اصرار کرنے' برائی پر لگے رہنے اور ضدی طبیعت پانے کی وجہ سے مطلق متاثر نہ ہوگا۔ ان کے دلوں پر سیاہ داغوں کے اسقدر تو بر تو پردے چڑھ گئے ہیں۔ کہ اب ان کا دماغ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی کھو چکا ہے۔ اور ان کے کان حق باتوں سے اسقدر نا آشنا اور غیر مانوس ہو گئے ہیں کہ اب یہ باتیں انہیں ایسی ہی معلوم ہوتی ہیں جیسے مہمل صدائیں۔ اب آپ خود سمجھ لو کہ اگر ان لوگوں کو فرمائشی معجزے بھی دکھائے جائیں یا کیسی ہی پر تاثیر نشانی ان کے سامنے پیش کی جائے۔ تو وہ کس طرح حق قبول کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایسے لوگوں کے سامنے قرآن پاک کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ اسے پرانے قصے کہانیوں سے تعبیر کرتے ہیں اور نہ صرف خود راہ حق سے دور رہتے ہیں بلکہ اوروں کو بھی دور رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح سوائے اس کے کہ وہ خود آئندہ کی امیدوں پر پانی پھیر دیں اور اپنے لئے بخشش و مغفرت کی کوئی گنجائش باقی نہ رہنے دیں اور کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ اے انسان! ذرا اس زہرہ گداز منظر کو سامنے لا جب حشر کا روز ہوگا ہر شخص کیا نیک کیا بد' کیا امیر کیا غریب اپنے اعمال کے نتائج دیکھنے کے لئے سب ایک سی حالت میں خدا کے سامنے حاضر ہوں گے۔ مشرک اور نافرمان اس وقت آتش دوزخ کے خطرناک کنارے پر کھڑے آہ و بکا

Marfat.com

کرتے اور چیختے چلاتے ہوں گے کہ خدایا! ایک بار ہمیں پھر دنیا میں بھیج دے تو تو دیکھے گا کہ ہم ایمان کامل پیدا کریں گے اور کبھی تیرے احکام کو نہ عملاً "نہ قولاً" جھٹلائیں گے۔ بلکہ ہمیشہ تیری رضامندی اور خوشنودی کی طلب میں زندگی گزاریں گے۔ خدایا! ہمیں اس مہیب و مہلک عذاب سے بچالے فرماتا ہے۔ اگر اس وقت تاسف سے کام لیتا ہے تو کیوں نہ ابھی سے راہ راست اختیار کرلو۔ فرماتا ہے اس وقت اس آہ و بکا کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ انسان جب دنیا میں آتا ہے تو اسے مطلق یاد نہیں رہتا کہ میں نے دنیا میں قدم رکھنے سے پہلے خدا کے ساتھ کوئی عہد و پیمان کیا تھا اور اس کو اب پورا کرنا ہے۔ پس اگر وہ عہد واثق تمہیں دنیا میں یاد نہیں رہا تھا تو اب اسبات کا کیا ثبوت ہے کہ آج جو عہد باندھ رہے ہو اسے ضرور ہی پورا کردو گے۔ ہم اپنے علم غیب کے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر تمہیں لوٹا بھی دیا جائے تو یقیناً "تم وہی کچھ کرنے لگو گے جو کرتے رہے ہو۔ کیونکہ تم دنیا میں کیا کرتے تھے کہ اس زندگی کے ماورا کوئی زندگی نہیں۔ اگر اسے خوش اسلوبی سے گزار لیا تو مقصود حاصل ہوگیا۔ اس کے بعد نہ تو حساب کتاب ہوگا۔ نہ حشر نشر اسی واسطے تمہیں اس دن یہی حکم دیا جائے گا کہ کوئی بات قابل سماعت نہیں' جاؤ اور اس عذاب دردناک کے مزے چکھو۔ جس کا تم سے وعدہ کیا تھا۔ آج کسی سے وعدہ خلافی نہ ہوگی۔

ترجمہ آیات ۳۱-۴۱:- بلاشبہ وہ لوگ نقصان میں رہے جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب قیامت ان پر اچانک آجائے گی تو کہیں گے افسوس اپنی کوتاہی پر جو ہم سے اس بارے میں ہوئی اور وہ اپنے (گناہوں کا) بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوں گے۔ سن رکھو کہ جو بوجھ وہ لادیں گے بہت برا ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو محض ایک کھیل اور مشغلہ ہے البتہ آخرت کا گھر ان کے لئے بہت ہی بہتر ہے جو متقی ہیں' تو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔ (اے پیغمبرؐ اسلام) ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ جو کچھ باتیں کرتے ہیں وہ آپ کو آزردہ خاطر کرتی ہیں وہ در حقیقت آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اور بلاشبہ آپ سے پہلے کئی رسول بھی جھٹلائے جا چکے ہیں۔ انہوں نے لوگوں کے جھٹلانے اور ایذا دینے پر بھی صبر کیا یہاں تک کہ ہماری طرف سے مدد ان کے پاس آ پہنچی اور کوئی اللہ کی باتوں کو بدلنے والا نہیں' آپ کے پاس رسولوں

Marfat.com

کے بعض حالات پہنچ چکے ہیں۔ اور (اے پیغمبر!) اگر ان لوگوں کی روگردانی آپ پر گراں گزرتی ہے تو اگر آپ کو قدرت ہو کہ زمین کے اندر کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کر لو اور (اس طرح) انہیں کوئی نشان لا دو تو یہ بھی کر دیکھو اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر متفق کر دیتا۔ پس آپ نادانوں میں سے نہ ہو جائیے گا۔ دعوت کو قبول تو وہی کرتے ہیں جو (دل سے) سنتے ہیں اور مردوں کو اللہ ہی زندہ کرے گا' پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور کہتے ہیں اس کے رب کی طرف سے کیوں کوئی نشان اس پر نہیں اتارا گیا۔ کہہ دیجئے اللہ یقیناً" اس بات پر قادر ہے کہ وہ کوئی نشان اتار دے لیکن ان میں اکثر آدمی نہیں جانتے۔ جتنے حیوانات زمین میں چلتے پھرتے ہیں اور جتنے پرندے اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے پھرتے ہیں سب تمہاری ہی طرح کی مخلوقات ہیں ہم نے کتاب میں کوئی چیز بیان کرنے سے نہیں چھوڑی پھر (انجام کار) سب اپنے رب کے حضور میں جمع کئے جائیں گے۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ اندھیروں میں (گویا) بہرے اور گونگے ہیں۔ اور اللہ جس کو چاہے راہ راست سے دور پھینک دے اور جس کو چاہے سیدھی راہ پر ڈال دے۔ اے پیغمبر! کہئے بھلا یہ تو بتلاؤ اگر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے یا قیامت آ موجود ہو تو کیا پھر بھی تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ اگر تم سچے ہو۔ بلکہ صرف اسی کو پکارو گے تو جس چیز کے لئے تم اس کو پکارو گے اگر وہ چاہے گا تو اس کو پورا کر دے گا اور (اس وقت) تم جن کو شریک ٹھہراتے ہو ان کو بھول جاؤ گے۔

شرح:- یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ اس دنیا کی زندگی کے بعد کسی چیز کے قائل نہیں جو نہ قیامت کو مانتے ہیں نہ حساب کتاب کو اور سمجھتے ہیں کہ یہ زندگی بھی تو اس کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں رکھتی کہ ہنسی کھیل اور عیش و عشرت سے گزار دی جائے۔ یہ لوگ فی الحقیقت ایک بڑی غلطی پر ہیں اور صرف اپنا نقصان کر رہے ہیں۔ ان کے کفر سے نہ خدا کا کچھ بگڑتا ہے نہ دوسرے ایمان والوں کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بالخصوص مبلغین اسلام کو حکم ہوتا ہے کہ تم اللہ کی نافرمانی کے عذاب سے اور اس کی اطاعت کے خوشگوار نتائج سے لوگوں کو مطلع کر دو۔ ماننا نہ ماننا لوگوں کا اپنا اختیار ہے۔ انبیاء اور علماء کو جو تم سے پہلے بھی تبلیغ حق کا کام کرتے رہے ہیں منکرین حق نے سخت تنگ کیا اور طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں لیکن انہوں نے کبھی ہمت نہ ہاری صبر کیا اور

Marfat.com

اعلان حق کرتے رہے تمہارے لئے بھی وہی راہ ہے۔ اللہ کا کہا ہو کر رہے گا تمہیں جی نہ چھوڑنا چاہئے۔ اور اگر تم ان کی مخالفانہ باتیں نہ سن سکو تو خواہ آسمان پر چڑھ جاؤ یا زمین کے اندر چلے جاؤ وہ تو پھر بھی نہیں مانیں گے۔ یاد رکھو کوئی انسان کسی انسان کو راہ ہدایت اختیار کرنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ بات خدا ہی کے بس کی ہے۔ مگر اس نے اسی بات کو بہتر سمجھا کہ ہر شخص اپنی اپنی سمجھ اپنی اپنی عقل اور اپنے اپنے اختیار کو کام میں لائے اور اپنی اپنی راہ چلے پس وہ لوگ جو از خود راہ ہدایت اختیار کریں تو وہ دین حق کی بات بھی سن لیتے ہیں مگر جو الٹی راہ اختیار کر چکے ہیں وہ مردہ دل ہیں ان کی ہدایت کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ ان کو خدا ہی زندہ کرے تو کرے۔ اے پیغمبر! یہ لوگ مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ کوئی معجزہ انہیں دکھائیں کہ اسے دیکھ کر وہ ایمان لائیں ان لوگوں سے کہنا چاہئے کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جس طرح کا معجزہ چاہو خدا دکھا سکتا ہے۔ مگر کیا یہ معجزہ نہیں ہے کہ فضائے آسمانی میں تمہارے سروں کے اوپر ہوا کے اندر طرح طرح کے پرندے اڑ رہے ہیں۔ جو کبھی پر کھولتے اور کبھی سکیڑ لیتے ہیں ان کو دیکھو تمہاری ہی طرح کی مخلوقات ہیں اللہ کے محتاج ہیں۔ ہر ایک کے لئے الگ الگ پیدائش نشو و نما اور ضروریات زندگی کا سامان ہے جو انہیں دیا جاتا ہے یہ اور اسی قسم کی ہزاروں لاکھوں نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی اگر کسی نشانی کی ضرورت باقی رہے تو تعجب ہے! جو لوگ نشانات حق کو دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہ لائیں ان کے لئے دوسرے معجزے کیا کام دیں گے۔

ترجمہ آیات ۴۲-۵۰:- اور (اے پیغمبر!) بیشک ہم نے اور قوموں کی طرف بھی جو آپ سے پہلے ہو چکی ہیں رسول بھیجے پھر ہم نے ان کو (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) سختی اور تکلیف میں گرفتار کیا تاکہ وہ عاجزی و زاری کریں۔ پھر کیوں نہ انہوں نے عاجزی کا اظہار کیا جب ان پر ہمارا عذاب آیا لیکن ان کے دل سخت ہو گئے۔ (بات یہ تھی کہ) شیطان ان کے اعمال ان کو بنا سنوار کر دکھاتا رہا۔ پھر جب ان لوگوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو ان کو کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر ہر چیز (کی فراوانی) کے دروازے کھول دیئے حتی کہ جب وہ ان چیزوں پر خوشیاں منانے لگے جو انہیں ملی تھیں تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا پھر وہ بے آس ہو کر رہ گئے۔ پس ظالم گروہ کی جڑ کٹ گئی اور خدا کا شکر ہے' جو تمام

Marfat.com

کائنات کا پروردگار ہے۔ اے پیغمبر! کہئے بھلا بتاؤ تو کہ اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں یہ چیزیں واپس لا دے؟ دیکھئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ اعراض کرتے ہیں۔ کہئے بھلا بتاؤ تو کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب غفلت میں آجائے یا بے خبری میں۔ تو کیا سوا ظالم لوگوں کے کوئی اور بھی ہلاک کیا جائے گا۔ اور ہم رسولوں کو محض اس لئے بھیجتے ہیں کہ (فرمانبرداروں) کو بشارت دیں اور (نافرمانوں کو) ڈرائیں۔ پس جو کوئی ایمان لے آئے اور اعمال کی اصلاح بھی کر لے تو اس کے لئے نہ خوف و ہراس ہے اور نہ وہ آزردہ ہوگا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا نافرمانی کی وجہ سے عذاب کی لپیٹ میں آئیں گے۔ (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں (بلکہ) میں تو صرف اسی بات پر چلتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ پوچھئے کیا اندھا اور بینا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ تو کیا تم غور و فکر نہیں کرتے۔

شرح:۔ جس وقت کوئی قوم بد عملیاں کرتے کرتے ایک مدت گزار دیتی ہے تو پھر اس کی اصلاح کے لئے کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ ان پر مصیبتوں پر مصیبتیں آئیں تو بھی ان کے دل نہیں پسیجتے۔ بلکہ پتھر ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اکثر اوقات خوشحالی بھی ان کا ساتھ دیتی ہے اور وہ اسی میں سرمست رہتے ہیں تا آنکہ وہ اپنی بدمستیوں اور رنگ رلیوں میں ہوتے ہیں کہ ان کی مہلت کا زمانہ گزر چکا ہوتا ہے۔ خدا کا غضب جوش میں آتا ہے اور ان کا نام و نشان صفحہ عالم سے حرف غلط کی طرح مٹا کر رکھ دیتا ہے۔ چنانچہ تاریخ عالم کی ورق گردانی کر کے دیکھ لو۔ تمہیں بے شمار ایسی قومیں ملیں گی جو اپنے اپنے زمانے میں اپنی نظیر نہ رکھتی تھیں۔ مگر جب ان کی سرکشی و نافرمانی حد سے تجاوز کر گئی تو انہیں ملیامیٹ کر دیا گیا اور آج تمہیں ان کے نام تک یاد نہیں پس اے مسلمانو! تم بالخصوص اور اے اہل جہان تم بالعموم اس سے عبرت پکڑو خدا ہی کی ذات عبادت کے لائق ہے اور اسی کا فرمان دنیا میں چلنا چاہئے دیکھو۔ خدا وہ ہستی ہے کہ اگر وہ تمہاری بینائی چھین لے یا سماعت واپس لے لے یا دل کو بے حس کر دے تو کوئی نہیں جو یہ نعمتیں یا ان کا نعم البدل تمہیں لا کر دے سکے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اسے اپنا خالق حقیقی نہ مانو اور اس کی عبادت نہ کرو۔

Marfat.com

اے لوگو! یہ بات سمجھ لو کہ رسول کسی بات کے لئے ذمہ دار نہیں۔ ان کا فرض صرف اس قدر ہے کہ جو بات انہیں بتائی جائے اسی کو وہ تم لوگوں تک پہنچا دیں۔ پھر وہ لوگ جو اسبات کو نہیں مانتے۔ وہ عذاب دوزخ کے مستحق ہوتے ہیں۔ جہاں وہ اپنی نافرمانی کے مزے چکھیں گے۔

اے پیروان دعوت حق! تم بھی اسبات کو یاد رکھو کہ کہیں افراط و تفریط میں پڑ کر نبی کو خدا سے نہ ملا دینا۔ نبی ایک واسطہ ہے بندے اور خدا کے درمیان۔ ان کی حیثیت صرف یہ ہے کہ جو راہ حق ان سے بذریعہ وحی دکھلا دی جاتی ہے اس پر وہ خود بھی چلتے ہیں اور دوسروں کو بھی چلنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ نبی خواہ کس قدر جلیل القدر ہوں۔ خدا کے مقابلے میں ان کی حیثیت ایک بندے اور عبد کی ہے۔ وہ اس کا پیارا اور محبوب ہو سکتا ہے مگر اس کے کمالات کا جامع نہیں ہو سکتا۔

ترجمہ آیات ۵۱-۵۵:- اور (اے پیغمبر!) قرآن کے ذریعے ان لوگوں کو ڈرایئے جو اس بات سے خائف ہیں کہ اللہ کے حضور میں جمع کئے جائیں گے اس حالت میں کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی دوست ہوگا اور نہ شفیع تاکہ پرہیزگار ہو جائیں۔ اور ان لوگوں کو اپنے پاس سے دور نہ کیجئے جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ جس سے صرف اسی کی خوشنودی و رضامندی چاہتے ہیں ان کے حساب کی جوابدہی آپ کے ذمہ نہیں اور آپ کے حساب کی ذمہ داری ان پر عائد نہیں ہوتی کہ ان کو آپ اپنے پاس سے دور کر دیں۔ اور نا منصفوں میں آپ کا شمار ہو۔ اور اسی طرح ہم نے بعض انسانوں کو بعض کے ذریعہ آزمائش میں ڈال رکھا ہے۔ تاکہ یہ لوگ کہیں کہ کیا ان لوگوں کو اللہ نے ہمارے درمیان میں سے فضل و احسان کے لئے چن لیا ہے کیا اللہ شکر گزاروں کو بخوبی نہیں جانتا؟ اور (اے پیغمبر اسلام!) جب آپ کے پاس وہ اشخاص آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو ان سے کہئے کہ تم پر سلامتی ہو تمہارے رب نے رحم و کرم فرمانا اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ تم میں سے جو شخص نادانی سے برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد تائب ہو جائے اور (آئندہ کے لئے) اپنی اصلاح کر لے کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے۔ اور اس طرح ہم آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ مجرموں کی راہ واضح طور پر ظاہر ہو جائے۔

Marfat.com

شرح:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب غریب غربا اسلام کی نعمتوں سے مالا مال ہو رہے تھے تو مشرکین مکہ میں سے بعض سرداروں اور رئیسوں نے کہا کہ ہم بھی چاہتے ہیں کہ آپ کی باتیں سنیں۔ مگر آپ کے پاس حقیر و ذلیل لوگوں کا عام مجمع رہتا ہے ہم ان میں بیٹھ نہیں سکتے۔ اس پر ارشاد ہوا کہ خدا کو یہ بات گوارا نہیں۔ کہ وہ لوگ جو صبح و شام اللہ کو پکارتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ انہیں پیچھے دھکیل دیا جائے اور ان کی جگہ ایسے نڈر، کٹ حجت اور سنگدل لوگوں کو تبلیغ کی جائے جو بظاہر ماننے والے نہیں حالانکہ ہدایت قبول کرنے والے اکثر مسکین طبع، رقیق القلب اور مفلوک الحال لوگ ہوا کرتے ہیں۔ وہ اللہ کی نعمتیں حاصل کر کے شکر خداوندی بجا لاتے ہیں۔ مگر کھاتے پیتے، موٹے تازے اور دولتمند لوگ اکثر ناشکر گزار ہوتے ہیں اور وہ اپنی خوشحالی کو قوت بازو کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ پس خدا ایسے ناشکر گزاروں کو ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔

اے پیغمبر اسلام! اگر کسی مسلمان سے کوئی ناپسندیدہ کام جہالت و نادانی سرزد ہو جائے اور وہ توبہ کر لے تو اس سے درگذر کرو اسے کہہ دو کہ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور تم پر فضل و رحمت ہی کرنا چاہتا ہے۔ پس اگر بشریت کے تقاضا سے کوئی غلطی ہو جائے تو غلطی معلوم ہونے پر آئندہ کے لئے اصلاح کر لینی چاہئے۔

ترجمہ آیات ۵۶-۶۰:- اے پیغمبر اسلام! کہہ دیجئے کہ مجھے ان سے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دیجئے میں تمہاری خواہشوں پر نہیں چلوں گا کیونکہ اس حالت میں تو یقیناً راہ راست سے بھٹک جاؤں گا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہیں ہوں گا۔ کہہ دیجئے کہ میں اپنے پاس اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل رکھتا ہوں، اور تم اس کو جھٹلاتے ہو جس (عذاب) کا تم فوری مطالبہ کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں اصل حکم تو اللہ ہی کا ہے وہ حق بات بتلاتا ہے اور بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جس کا تم فوری مطالبہ کرتے ہو تو یقیناً میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہی ہو چکا ہوتا، اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان کو سوا اس کے کوئی نہیں جانتا اور خشکی اور تری میں جو جو کچھ ہے اس کو بھی جانتا ہے اور (درخت پر سے) کوئی پتا نہیں گرتا مگر اس کا بھی اسے علم ہے اور کوئی دانہ زمین کی تاریکیوں میں نہیں گرتا اور نہ کوئی رطب و یابس

Marfat.com

چیز گریہ کہ وہ کتاب روشن میں موجود ہے۔ اور وہ ایسا ہے جو رات کے وقت تمہاری روح کو قبض کر لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو وہ اس کو جانتا ہے۔ پھر دن کے وقت تم کو اٹھا کھڑا کرتا ہے تاکہ مقررہ مدت حیات پوری کر دی جائے۔ تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر اس وقت جو عمل تم کرتے تھے وہ تم کو بتائے گا۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر کسی غیر کو تنگی و مصیبت میں پکارنا اور اس سے حاجت روائی کی توقع رکھنا شرک ہے۔ اسلام کے نزدیک خدا کی عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ خواہ تنگی ہو یا خوشحالی بیقراری ہو یا خوشی جب پکارا جائے تو صرف اسی ذات یگانہ کو جو سب کا معبود حقیقی ہے۔ مصائب میں اسی سے مدد طلب کی جائے اور خوشحالی میں اسی کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اگر ان باتوں کے لائق کسی دوسری ہستی کو بھی سمجھا جائے تو یہ شرک ہے اور شرک کا گناہ کفر سے بھی زیادہ ہے۔ فرمایا ہے کہ اے ہمارے رسول! جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ سے حاجتیں طلب کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ مجھے ان باتوں کی اجازت نہیں اور اگر میں تمہارا دل خوش کرنے کے لئے تمہاری کوئی بات مان لوں تو خدا مجھے بھی گمراہوں میں شمار کرے گا۔ اور جو تم عذاب طلب کرتے ہو اور کہتے ہو کہ ہماری تکذیب پر اللہ کا عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا! وہ میرے بس کی بات نہیں۔ جو چیز تم دیکھنا چاہتے ہو اگر دکھادی جائے تو پھر سرے سے ہی فیصلہ ہو جائے اور تمہارا نام و نشان تک باقی نہ رہے۔ اس بات کو سمجھ رکھو کہ تمہارے دل کی پہنائیوں میں جو چیزیں مخفی ہیں۔ خدا کو وہ بھی بخوبی معلوم ہیں۔ اس کو ان چیزوں کا بھی پورا علم ہے جو انسانی آنکھوں سے دیکھی نہیں جا سکتیں۔ وہ ان چیزوں کو بھی بخوبی جانتا ہے جو انسان کے احاطہ علم میں محفوظ نہیں رہ سکتیں۔ مثلاً اسے خشکی کی تمام کائنات کا پورا پورا علم ہے اس طرح اسے سمندروں کی کائنات کی بھی پوری پوری خبر ہے۔ اگر درختوں سے کوئی پتا جھڑتا ہے یا زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اگتا ہے۔ تو اسے اس کا بھی پورا پورا علم ہوتا ہے۔ اس طرح خواہ کوئی تر چیز ہو یا خشک اس کے احاطہ علم میں محفوظ ہے۔ اسی خدا کے بس کی بات ہے کہ وہ انسان کو رات کے وقت سلا کر موت کا نمونہ دکھا دیتا ہے اور دن بھر جو کچھ تم کرتے رہتے ہو وہ سب اس کے علم میں ہوتا ہے اور جب تک انسان زندہ رہتا ہے روز مرہ اسے یہی حالات پیش آتے ہیں۔ پھر ایک دن یہ مدت بھی ختم ہو جائے گی اور

Marfat.com

انسان لوٹ کر پھر اپنے خدا کے روبرو حاضر ہو کر اس بات کا جواب دے گا کہ کہاں تک اس نے اس کی فرمانبرداری کی تھی اور کہاں تک نافرمانی۔

ترجمہ آیات ۶۱-۷۰:- اور وہ اپنے بندوں پر پوری طرح) غالب ہے اور تم لوگوں پر نگران مقرر کر کے بھیجتا ہے' یہاں تک کہ جس وقت تم میں سے کسی کو موت آتی ہے' ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ بالکل کوتاہی نہیں کرتے۔ پھر وہ اپنے سچے مالک کے حضور لائے جائیں گے سن رکھو کہ حکم اسی کا ہے اور وہ سب سے جلد حساب لینے والا ہے۔ پوچھئے کون ہے جو تمہیں خشکی اور تری کی تاریکیوں سے نجات دیتا ہے تم اس کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارتے ہو (اور کہتے ہو) کہ اگر ہم کو اس مصیبت سے اللہ بچا لے تو البتہ ہم ضرور شکر گزار ہوں گے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو اس سے نجات دیتا ہے اور ہر بے چینی سے بھی پھر بھی اس کے ساتھ تم شریک ٹھہراتے ہو۔ کہہ دیجئے کہ وہ اس پر بھی قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں تلے سے تمہارے لئے عذاب بھیج دے یا تم کو گروہ در گروہ بنا دے اور تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھائے۔ دیکھئے ہم کس طرح مختلف پہلوؤں سے آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں۔ اور آپ کی قوم نے اس (قرآن) کی تکذیب کی حالانکہ وہ صدق و راستی ہے۔ کہہ دیجئے کہ میں کوئی تمہارا اجارہ دار نہیں۔ ہر خبر کے لئے ایک وقت مقرر ہے اور تم جلد ہی ہی (یہ حقیقت بھی) معلوم کر لو گے۔ اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان سے کنارہ کش ہو جاؤ یہاں تک وہ کسی دوسری بات میں بحث کرنے لگیں اور اگر شیطان تم کو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ اور وہ لوگ جو اللہ سے ڈرتے ہیں وہ ان کی طرف سے کسی بات کے جوابدہ نہیں۔ ہاں ان کے ذمہ نصیحت کر دینا ہے تاکہ وہ بھی اللہ سے ڈرنے لگیں۔ اور ان لوگوں کو چھوڑ دیجئے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا سمجھ رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال دیا ہے اور قرآن کے ذریعے سے نصیحت کرتے رہئے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاکت میں پھنس جائے کہ اس کے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی مددگار ہوگا اور نہ سفارشی' اور اگر وہ ہر طرح کا معاوضہ بھی دیدے تو بھی اس سے نہ لیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاکت میں پڑ گئے ہیں ان کے لئے

Marfat.com

کہ تم ہوا پانی پینے کو ہو گا اور دردناک عذاب ہو گا کیونکہ وہ کفر و انکار کیا کرتے تھے۔

شرح:۔ فرماتا ہے کہ اللہ کو اپنے بندوں پر پورا پورا غلبہ و اقتدار حاصل ہے اس کے دائرہ علم و قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اس نے انسانوں کی حفاظت و نگرانی کے لئے فرشتے تعینات کر رکھے ہیں۔ پھر جب موت کا وقت آ جاتا ہے تو فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور خدا کے حضور پیش کر دیتے ہیں تاکہ وہ اس سے اس کے اعمال کا محاسبہ کرے اور اصول مکافات کے ماتحت اس کو سزا یا جزا دے۔ پس انسان کو چاہئے کہ ان باتوں کو ہر وقت پیش نظر رکھے۔ تاکہ اس سے کبھی خدا کی نافرمانی نہ ہو۔ پوچھتا ہے کہ بھلا کون ہے جو تمہیں خشکی کے تاریک بیابانوں اور سمندر کی گہرائیوں میں ہلاکت و تباہی سے بچاتا ہے۔ اگر تم کبھی ان جگہوں میں کسی مصیبت میں پھنس جاتے یا کسی کے نرغے میں آ جاتے ہو تو بکمال تضرع خدا سے التجائیں کرتے ہو۔ کہ خدایا! اگر ہمیں اس وقت اس مصیبت سے بچا لیا گیا تو تجھ سے عہد باندھتے ہیں کہ تیرے شکر گزار، فرمانبردار اور عابد بندے بن کر رہیں گے مگر آہ! بہت کم ہیں جو اپنے اس عہد پر قائم رہتے ہیں۔ اور اخروی عذاب سے نجات اور فلاح حاصل کرتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ لوگو! اگر تم نافرمانی کرو گے اور ہمارے احکام کو زندگی کا پروگرام نہ بناؤ گے۔ تو تم پر آسمانوں سے عذاب قاہرہ نازل کیا جائے گا۔ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے کوئی عذاب بھیج کر تمہیں نافرمانی کا مزہ چکھایا جائے گا۔ یا تمہیں فرقے فرقے بنا دیا جائے گا۔ اور یہ باہمی اختلاف تمہارے لئے سخت مضر ہو گا۔ فرماتا ہے کہ دیکھ لو۔ کل کلاں کو ہونے والی باتیں تمہیں آج ہی بتائی جا رہی ہیں اور یہ محض اس لئے کہ تم ہر بات کو بخوبی سمجھ لو اور نافرمانی سے بچو۔ ابتدائے کار ہی سے ایسے لوگ چلے آتے ہیں جنہیں حق سے ہمیشہ کد و کاوش رہی ہے پس ان لوگوں کے لئے تمہیں رنجیدہ خاطر نہیں ہونا چاہئے۔ اس قسم کے کوتاہ بین منکرین حق جب حد ادب سے گزر کر کٹ حجتیاں کرنے اور حق کا مذاق اڑانے لگیں تو ان کی مجلس میں ہرگز نہ بیٹھو۔ اور اگر بھولے سے بیٹھ بھی جاؤ تو خدا کا یہ حکم یاد آ جانے کے بعد فوراً اٹھ کر چلے جاؤ اور جب تک وہ ان باتوں کو قطعاً نہ چھوڑ دیں تب تک ان کے پاس ہرگز نہ پھٹکو۔ جو لوگ خدا سے ڈریں ان پر کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔ گناہ ان پر ہے جو دین کو ایک کھیل تماشہ سمجھیں۔ اور دنیاوی زندگی کے فریب میں آ کر خدا کو بھول جائیں۔ ان کو یاد کرا دو

Marfat.com

کہ وہ اپنی بد عملیوں کی وجہ سے آنے والی زندگی کی تمام امیدوں پر پانی پھیر رہے ہیں۔ جب یہ دور حیات ختم ہو گیا اور آئندہ آنے والی زندگی میں داخلے کا وقت آیا تو اس وقت اگر کوئی شخص چاہے کہ کسی کی سفارش حاصل کر کے چھوٹ جائے تو یہ محض ناممکن ہو گا۔ اور نہ اس دن کوئی کسی کا دوست بنے گا۔ جن لوگوں نے دنیا میں نافرمانی کی ہو گی ان کو گرم پانی پینے کے لئے ملے گا۔ اور دیگر کئی طرح کے دردناک عذابوں سے واسطہ پڑے گا۔

ترجمہ آیات ۷۱ - ۸۲:- (اے پیغمبر اسلام! ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں جو نہ ہمیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور اس کے بعد کہ اللہ ہمیں سیدھی راہ دکھا چکا ہے۔ کیا ہم پھر الٹے پاؤں پھر جائیں یا اس شخص کی طرح جس کو شیطانوں نے جنگل میں گمراہ کر کے حیرانی کی حالت میں چھوڑ دیا ہو۔ اس کے ساتھی بھی ہیں کہ اس کو سیدھی راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ۔ کہہ دیجئے کہ یقیناً "اللہ کی رہنمائی ہی اصل ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم پروردگار عالم کے فرمانبردار ہیں اور یہ (ہمیں حکم دیا گیا ہے) کہ نماز قائم کرو اور خدا سے ڈرو' اور وہی ذات ہے جس کے حضور تم جمع کئے جاؤ گے۔ اور وہی ہے کہ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور جس دن کہ وہ (حشر کو) کہے گا کہ (برپا) ہو تو وہ ہو جائے گا۔ اس کا فرمان حق ہے اور اس دن اسی کی بادشاہی ہو گی جس دن کہ صور پھونکا جائے گا وہ غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے' اور وہی صاحب حکمت و آگاہی ہے اور (یاد کرو) جب کہ ابراہیم نے اپنے باپ آذر سے کہا کہ کیا تو بتوں کو معبود قرار دیتا ہے بیشک میں تجھ کو اور تیری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔ اور اس طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت دکھائی۔ تاکہ وہ یقین رکھنے والوں میں سے ہو جائیں۔ تو جب ان پر رات کی تاریکی چھا گئی انہوں نے ستارا دیکھا کہنے لگے یہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ غروب ہو گیا تو بولے کہ میں غروب ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب انہوں نے چاند کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ (بھی) غروب ہو گیا تو فرمانے لگے کہ اگر میرا پروردگار میری راہنمائی نہ کرتا تو میں یقیناً "گمراہ لوگوں میں ہو جاتا۔ پھر جب انہوں نے سورج کو چمکتا ہوا دیکھا تو فرمایا یہ میرا رب ہے؟ یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ (بھی) غروب ہو گیا تو فرمانے لگے اے میری قوم! بلاشبہ میں تمہارے شرک سے

Marfat.com

بیزار ہوں۔ میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا میں حق پسند ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور ان کی قوم نے ان کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں بحث و مباحثہ کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھے ہدایت بخشی ہے اور میں تو ان سے جن کو شریک خدا مانتے ہو مطلق نہیں ڈرتا لیکن ہاں میرا خدا ہی کچھ (نقصان پہنچانا) چاہے (تو دوسری بات ہے) میرے رب نے ہر چیز کو اپنے علم کی رو سے گھیر رکھا ہے تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ اور (بھلا) میں کس طرح ان سے ڈروں جن کو تم شریک خدا ٹھہراتے ہو حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم اللہ کے ساتھ ان ہستیوں کو شریک کرتے ہو جن کی اللہ نے تمہارے لئے کوئی دلیل نازل نہیں کی تو (بتاؤ) دونوں فریقوں میں سے زیادہ کون امن کا حقدار ہے اگر تمہیں واقعی کسی چیز کا علم ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور اپنے ایمانوں کو شرک سے آلودہ نہیں کرتے انہی کے لئے امن ہے اور یہی صحیح راستے پر ہیں۔

شرح:- فرماتا ہے کہ منکرین حق کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ہو جو جنگل بیابان میں کھو گیا ہو نہ سیدھی راہ اس پر کھلے نہ وہ منزل مقصود پر پہنچ سکے۔ اس کے سامنے اندھیرا ہی اندھیرا ہو۔ جس میں اسے کچھ سجھائی نہ دے برعکس اس کے ایمان والوں کے سامنے علم و یقین اور وحی و نبوت کی روشنی ہوتی ہے۔ وہ خود بڑی آسانی سے اپنا سفر طے کرتے اور گمراہ بھائیوں کو اسی راستے کی طرف بلاتے ہیں۔ یہ لوگ خود بھی مقاصد حیات سے متمتع ہوتے اور جو ان کی آواز کو سنے اسے بھی سیدھی راہ پر ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ خدا کے فرمانبردار بنے رہیں۔ نماز قائم کریں اور اسی سے ڈریں کیونکہ بالآخر اسی کے پاس سب کو اکٹھا ہو کر جانا ہے۔ لوگو! جس کے پاس تمہیں لوٹ کر جانا ہے وہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور ان چیزوں کا پیدا کرنا اس کے لئے کوئی بڑی بات نہ تھی۔ بس اسی قدر کہہ دیا کہ "ہو" بس یہ تمام چیزیں معرض وجود میں آ گئیں۔ ان کو فنا کرنا بھی کوئی مشکل کام نہیں۔ جب فنا کرنا مقصود ہو گا تو اس کے حکم سے صور پھونکا جائے گا جس کے دھماکے سے دنیا فنا ہو جائے گی۔ الحاصل وہ ہر چیز کو مٹا سکتا ہے۔ مگر خود حی و قیوم ہے اور یہ حقیقت کسی بالغ النظر اور سلیم العقل انسان سے مخفی نہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم جب سن رشد کو پہنچے تو ہم نے انہیں کارخانہ عالم کا

Marfat.com

انتظام حکومت دکھایا۔ پس وہ اپنے بت تراش و بت فروش چچا سے کہنے لگے۔ کہ ان بتوں کو معبود کارساز ماننا اور ان کی تعظیم کرنا سخت غلطی ہے۔ میں تمہیں اور تمہاری قوم کو بت پرستی اور کواکب پرستی کی وجہ سے سخت گمراہی میں دیکھتا ہوں چنانچہ اندھیری رات میں ایک ستارہ دیکھا تو اپنی قوم سے پوچھا۔ کہ کیا یہ میرا رب ہے؟ جب وہ غروب ہو گیا تو کہنے لگے بھلا جو مٹ جائے وہ خدا کیونکر ہو میں مٹنے والے کو نہیں بلکہ مٹانے والے کو پسند کرتا ہوں۔ پھر چاند کو چمکتے دیکھا تو پوچھا کہ آیا یہ میرا رب ہے؟ وہ ڈوب گیا تو اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور کہہ دیا کہ جو کوئی ستارہ پرستی کرتا ہے وہ یقیناً گمراہ ہے۔ یہ چیزیں بذات خود کوئی وجود نہیں رکھتیں بلکہ اپنے طلوع و غروب ہونے کے واسطے کسی دوسرے کی رہین منت ہیں۔ بالآخر سورج کو دیکھا تو کہا کیا یہ میرا رب ہے؟ اسے بھی ڈوبنا تھا سو ڈوبا جھٹ بیزاری کا اظہار کیا اور کہا کہ اے میری قوم! یہ سب شرک کی باتیں ہیں یہ چیزیں معبود نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ معبود حقیقی تو وہی ہے جس نے زمین و آسمان اور ان سب چیزوں کو پیدا کیا بعد ازاں انہوں نے ایک نہیں بلکہ متعدد بار اپنے زمانے کے بت پرستوں کے ساتھ مناظرے کئے۔ کہ خدا کے سوا جن چیزوں کو لوگ پوجتے ہیں خدا سے ان کی نسبت وہی ہے جو خس و خاشاک کو ایک کوہ فلک پیما سے بس صرف اسی سے ڈرنا چاہئے جو سب کا رب ہے جو سب کے اوپر حقیقی حاکم ہے جو سب کو فنا کر سکتا ہے۔ مگر خود ہمیشہ سے قائم ہے اور قائم رکھنے والا ہے' زندہ ہے اور زندہ کرنے والا ہے۔ پس وہ لوگ جو اس معبود یگانہ سے ڈریں اور اس کی عبادت کریں وہی راہ ہدایت پر ہیں۔

ترجمہ آیات ۸۳-۹۰:- اور یہ ہماری دلیل ہے جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلے پر دی تھی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بڑھا دیتے ہیں بیشک آپ کا رب بڑی حکمت والا اور بڑے علم والا ہے۔ اور ہم نے انہیں اسحٰق اور یعقوب بخشے۔ ان سب کو ہم نے راہ ہدایت دکھائی' اور اس سے پہلے نوح کو بھی راہ ہدایت دکھا چکے تھے اور ابراہیم کی اولاد میں سے داؤد' سلیمان' ایوب' یوسف' موسیٰ اور ہارون کو بھی راہ ہدایت دکھائی اور اس طرح ہم نیکوکاروں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ اور زکریا' یحییٰ عیسیٰ اور الیاس کو کہ سب نیکوکاروں میں سے تھے اور اس طرح اسمٰعیل' الیسع' یونس اور لوط کو۔ اور ان سب کو ہم نے اہل جہان پر فضیلت دے رکھی تھی۔ اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کی اولاد

Marfat.com

اور ان کے بھائیوں میں سے بعض کو، اور ان سب کو ہم نے برگزیدہ کیا اور انہیں صراط مستقیم پر چلایا۔ یہ ہے اللہ کی ہدایت وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے راہ ہدایت دکھا دیتا ہے۔ اگر یہ لوگ بھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے تو ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے۔ یہ لوگ جن کو ہم نے کتاب، حکمت اور نبوت دی پھر اگر یہ لوگ ان باتوں کو نہ مانیں تو ہم نے اس کے لئے ایک گروہ مقرر کر رکھا ہے جو ان باتوں کا منکر نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت سے بہرہ مند کیا ہے آپ بھی (اے پیغمبر اسلام!) انہی لوگوں کی راہ اختیار کیجئے کہہ دیجئے میں قرآن سنانے پر تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگتا یہ تو تمام جہان کے لئے محض پند و نصیحت ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں توحید ابراہیمی کا پورا پورا نقشہ کھینچ کر بتایا گیا ہے۔ اور عقل و بصیرت اور دلیل و برہان کی بیسیوں راہیں دکھائی گئی ہیں ان آیات مبارکہ کو جو جس قدر زیادہ پڑھے گا اور ان پر جس قدر زیادہ غور و تدبر کرے گا۔ اسی قدر علم و حقیقت کی روشنی اس کے سینہ کو زیادہ منور کرے گی۔ اس رکوع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام! آپ بھی ابراہیمی طریق عمل اختیار کیجئے۔ آپ سے پہلے جس قدر پیغمبر گزر چکے ہیں ان کا طریق عمل بھی یہی تھا۔ پھر بہت سے پیغمبروں کے نام گنائے ہیں اور ایک ایک کی تعلیمات پر اظہار پسندیدگی کیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا ہے کہ خود خدا کے ساتھ شرک کرے۔ اگر وہ نیکی کے کام بھی کرے تو اس پر کوئی نتیجہ مرتب نہ ہوگا۔ کیونکہ شرک کا ایک مرتبہ ارتکاب لاکھوں نیکیوں کو مٹا کر رکھ دیتا ہے۔

پھر حکم ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ میں سے جن لوگوں کو پہلے کتاب و حکمت عطا کی گئی تھی وہ تو اس کا ادب ملحوظ نہیں رکھ سکے اور نہ اپنی کتابوں کی تعلیمات سے انہوں نے کوئی فائدہ اٹھایا ہے۔ لہٰذا اے پیغمبر اسلام۔ اب دنیا کو بطور نمونہ جات دکھانے کے واسطے کہ اللہ کے احکام کی فرمانبرداری اور رسول کی اطاعت کس طرح کرنی چاہئے ہم نے ایک جماعت آپ کی سرکردگی میں مقرر کر دی ہے جو ان نافرمانوں کی طرح نافرمان نہ ہوگی۔

چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا اور رہتی دنیا تک لوگ دیکھیں گے کہ انصار و مہاجر سے بڑھ

Marfat.com

کر خدا اور رسول کی فرمانبردار قوم آج تک دنیا میں نہیں گذری۔ دین و دنیا کی تمام راحتیں تمام ساز و سامان اور تمام عشرتیں انہیں میسر ہوئیں اور جو ان کے نقش قدم پر چلے گا اسے بھی وہی انعامات سرمدی عطا ہوں گے۔

اے پیغمبر اسلام! لوگوں کو سنا دیجئے کہ میں تمہاری جو راہ نمائی کر رہا ہوں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا کیونکہ یہ ایک پند و نصیحت ہے۔ اس کا معاوضہ یہی ہے کہ تم اسے قبول کر لو۔

ترجمہ آیات ۹۱ - ۹۴:- اور یہودیوں نے اللہ کی جیسی قدر پہچاننا چاہئے تھی نہیں پہچانی جبکہ انہوں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نازل نہیں کی پوچھئے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی جس کو موسیٰ لے کر آئے تھے اور جو لوگوں کے لئے نور و ہدایت تھی، تم نے اس کے علیحدہ علیحدہ ورق بنا رکھے ہیں جن کو ظاہر کرتے ہو اور ان کا بہت سا حصہ چھپا لیتے ہو اور (قرآن میں) تمہیں وہ باتیں بتا دی گئی ہیں جو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد۔ کہہ دیجئے اللہ ہی نے اسے نازل کیا ہے پھر ان کو چھوڑ دیجئے کہ اپنی بحث میں الجھتے رہیں۔ اور یہ کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے بابرکت ہے اور اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور تاکہ آپ مکہ والوں کو اور آس پاس کے لوگوں کو ڈرائیں اور وہ لوگ جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ قرآن کو بھی مانتے ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کرے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کی گئی اور اس شخص سے جو کہتا ہے کہ میں بھی جیسا کلام اللہ نے نازل کیا لا سکتا ہوں اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جبکہ یہ ظالم موت کی تکلیفوں میں ہوں، اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلا رہے ہوں کہ اپنی جانیں نکالو۔ آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ کیونکہ تم اللہ کے ذمے ناحق باتیں لگاتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اور تم ہمارے پاس تنہا آئے ہو جس طرح کہ ہم نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اور ہم نے جو کچھ تمہیں دیا تھا وہ پیچھے چھوڑ آئے ہو اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہاری تربیت میں خدا کے شریک ہیں، یقیناً" تمہارے آپس کے رشتے ٹوٹ گئے اور جو دعوے تم کیا کرتے

Marfat.com

تھے وہ سب تم بھول بھلا گئے۔

شرح:- نزول قرآن کے زمانے میں عرب میں دو طرح کے لوگ تھے جو پیغمبر اسلام کی مخالفت کر رہے تھے۔ ایک اہل کتاب دوسرے مشرکین عرب' اہل کتاب اہل علم تھے اور مشرکین جاہل و ناخواندہ' مگر اکثر وہ اہل کتاب کو اچھا جانتے' اور ان کی باتوں کو مانتے تھے۔ اہل کتاب میں سے یہود نے اسلام کی بڑی ہی سخت مخالفت کی اور ہر طرح اسلام اور پیغمبر اسلام اور قرآن کے خلاف نازیبا کارروائیاں کرتے رہے۔ اس رکوع میں انہی کو مخاطب کیا ہے اور آنے والے رکوع میں مشرکین کو جو سرے سے وحی و تنزیل ہی کے منکر تھے۔ مخاطب کیا گیا ہے۔

فرماتا ہے اے یہود! کس قدر ناشکری کی بات ہے کہ آج تم یہ کہنے لگے ہو کہ خدا نے کسی انسان پر کبھی کوئی وحی نازل نہیں فرمائی۔ اگر ایسا ہی ہے تو بتاؤ تمہارے پیغمبر موسیٰ جو کتاب تمہارے لئے لائے تھے۔ وہ کس نے نازل کی تھی۔ یہ کتاب تمہارے لئے نور و ہدایت کے صدہا سامان اپنے اندر رکھتی تھی۔

مگر آج تم نے اسے علیحدہ علیحدہ اوراق میں تقسیم کر رکھا ہے پھر وہ حصہ اوراق کا جو تمہارے لئے مفید مطلب ہے لوگوں کو دکھاتے ہو اور وہ جس میں اسلام کی حقانیت کی نشانیاں ہیں چھپا رکھتے ہو۔

تمہاری قوم کو اس کتاب کے ذریعے سے وہ علوم و فنون بتا دیئے گئے تھے جو دنیا بھر میں کسی کو معلوم نہ تھے۔ مگر آج تم نے اسے بازیچہ اطفال بنا رکھا ہے۔ آخر جب صدیوں تک تمہاری یہی حالت رہی تم نے نہ توبہ کی طرف توجہ کی نہ اپنے حالات کی اصلاح کی تو بالآخر ہم نے یہ بابرکت کتاب یعنی قرآن حکیم نازل کر دیا اور توریت کی وہ باتیں جو تم نے لوگوں سے چھپالی تھیں یا مسخ شدہ صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کی تھیں وہ اس کے ذریعے سے اپنی اصل شکل میں ظاہر کر دی ہیں تاکہ اہل مکہ اور دیگر تمام عالم اس سے فائدہ اٹھائے' پس وہ لوگ جن کو اس بات پر یقین ہے کہ آخرت کا دن ایک روز ضرور واقع ہو کر رہے گا وہ تو اس کتاب پر بھی ایمان لا رہے ہیں اور لاتے رہیں گے اور ہمیشہ اپنی نمازوں کی پابندی کرتے رہیں گے۔ کیونکہ نماز ان کو خدا سے غافل نہیں ہونے دیتی۔

اے یہود! تم خود سوچو۔ کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی ناانصافی ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص جس

Marfat.com

پر وحی والہام کی قسم سے کوئی چیز نازل نہ ہو رہی ہو دعویٰ کرے کہ اس پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ یا یہ کہے کہ جسے تم خدائی کلام کہتے ہو میں بھی ایسا ہی کلام بنا کر تمہارے سامنے پیش کر سکتا ہوں فرماتا ہے کہ اس قسم کے ناانصاف لوگوں کو جب ان کا آخری وقت آئے گا۔ اور موت کی بیہوشی ان پر طاری ہوگی۔ اور زندگی کا راز ان پر کھل جائے گا۔ اس وقت تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہوگا۔ مگر سب عبث کیونکہ فرشتے نہایت بے تابانہ ہاتھ پھیلائے اس کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اور کہیں گے کہ لا اپنی جان نکال کر ہمارے حوالے کر کہ ہم اسے رسوا کن آتش دوزخ میں ڈالیں کیونکہ تم ہمیشہ ناانصافی کرتے رہے اور خدا کے احکام سے سرتابی کرتے رہے ہو تمہارا خیال تھا کہ وحی کتاب کے ذریعے سے ہمیں جو باتیں بتائی گئی ہیں۔ شاید یہ محض خیال آرائیاں ہیں۔ شاید عزت و دولت ہمیں موت سے بھی بے پروا کر دے گی۔ مگر یہ بات نہ تھی۔ آج دیکھ لو تم بیکا و تنہا ہمارے حضور لا کھڑے کر دیئے گئے ہو اور تم نے دنیا میں جو مال و منال اکٹھے کئے تھے سب وہیں کے وہیں دھرے رہ گئے ہیں۔ لاؤ تو وہ جن کے بل بوتے پر تمہیں ناز تھا اور سمجھا کرتے تھے کہ اس وسیلے یا اس بہانہ سے ہم چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔ دیکھو تمہیں وہ سب باتیں بھول چکی ہیں اور تمہارے تمام رشتے منقطع ہو چکے ہیں۔ پس ان آنے والے ہولناک حالات سے ابھی باخبر ہو جاؤ اور قرآن پر ایمان لا کر نیک عمل کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

ترجمہ آیات ۹۵-۱۰۰:- بلاشبہ اللہ ہی بیج اور گٹھلی کو شق کرنے والا ہے وہی زندہ کو مردے (یعنی بے جان) سے نکالتا ہے اور وہی مردے کو زندہ سے نکالتا ہے۔ تو تمہارا خدا ہے پھر تم کدھر کو بھٹکے جا رہے ہو۔ وہی پردۂ تاریکی کو چاک کر کے صبح کو نکالنے والا ہے اور اسی نے رات کو آرام کے لئے اور سورج اور چاند کو ماہ و سال کے حساب کے لئے بنایا ہے۔ یہ اس کا ٹھہرایا ہوا اندازہ ہے جو غالب اور دانا ہے۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم خشکی اور تری کے اندھیروں میں رستہ معلوم کر سکو۔ بیشک ہم نے ان نشانات کو تفصیل کے ساتھ ان لوگوں کے لئے بیان کر دیا ہے جو جانتے ہیں اور وہی ہے جس نے تمہیں نفس واحد سے پیدا کیا پھر تمہارے لئے ایک جائے قرار ہے اور ایک جائے سپردگی ہے' بلاشبہ جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ان کے لئے ہم نے اپنی نشانیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے اور وہ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا۔

الواجد۔ الواحد۔ الصمد۔ القادر۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاہر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ الغنی۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الہادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔

Marfat.com

پھر اس سے ہم نے ہر طرح کی روئیدگی نکالی' پھر اس (روئیدگی) سے ہم نے ہری ہری شنیاں نکالیں جن سے ہم گتھے ہوئے پھل نکالتے ہیں اور (اس طرح) کھجور کے گابھے میں خوشے' (بوجھ کی وجہ سے) جھکے ہوئے اور انگور کے باغات اور زیتون اور انار (کے درخت پیدا کئے) جو ایک دوسرے کے مانند بھی ہیں اور ایک دوسرے سے مختلف بھی' ان کے پھلوں کو دیکھو جب وہ بار آور ہوں اور ان کے پکنے کو دیکھو بلاشبہ ان چیزوں میں ایمان رکھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور انہوں نے جنوں کو اللہ کا شریک کر رکھا ہے حالانکہ ان کو بھی اس نے پیدا کیا ہے اور انہوں نے اللہ کے لئے نہ جاننے کی وجہ سے بیٹے اور بیٹیاں تراش لیں وہ ذات پاک ہے اور بلند ہے ان چیزوں سے جو اس کی نسبت یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں یہود کو جو وحی کا انکار کر رہے تھے جواب دیا گیا تھا۔ اب مشرکین عرب کو جو نہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے نہ باریک بینیوں اور دقیقہ سنجیوں کو سمجھ سکتے تھے ایک ایسے معجزبیان طریقہ سے جواب دیا جو صرف قرآن ہی کا حصہ ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ غور کرو تمہاری زیست و معیشت کی خاطر خدا دانے اور گٹھلی سے تمہارے لئے رنگ رنگ کا اناج پیدا کرتا ہے۔ مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے کہ کھیتوں کے کھیت تمہاری نگاہوں کے سامنے لہلہانے لگتے ہیں۔ اور سرسبز اور خوشنما درختوں اور پودوں کو خشک کر کے تمہاری احتیاجات کو پورا کرتا ہے۔ تو وہ خدا جو تمہاری جسمانی و مادی نشوونما کے لئے اسقدر کارخانہ عالم کو چلا رہا ہے کیا اس کو فکر نہیں کہ وہ تمہاری روحانی نشوونما کے لئے بھی کچھ سامان کر دے؟ دیکھو صبح کا نکالنا' رات کا لانا' چاند اور سورج سے تمہاری دنیا کو جگمگانا تو محض اس لئے ہو کہ تمہیں آرام پہنچے اور تم اپنی اپنی ضرورتیں بغیر کسی دقت کے پوری کر سکو تو پھر کیوں تمہاری روح کی تسکین کے لئے سامان ہدایت پیدا نہ کیا جائے۔ سنو جس طرح تمہاری مادی آنکھیں محتاج ہیں کہ وہ ستاروں کی رہنمائی سے اپنے کام چلائیں۔ اسی طرح تمہاری روحانی آنکھیں بھی ایک نور کی احتیاج رکھتی ہیں۔ پس وہ خدا جس نے تمہیں پیدا کیا۔ دنیا میں تمہیں جائے قرار دی۔ آخرت کی زندگی گزارنے کو بھی ایک مقام دے گا۔ وہ جو بادلوں سے مینہ برساتا اور اس سے ہزاروں طرح کے سبز سبز پودے نکالتا' اور ان میں نہایت ہی خوشنما اور دلکش پھل لگاتا ہے وہ جو تمہارے لئے

Marfat.com

انگوروں کے باغات' زیتون' انار اور دیگر پھلوں کے درخت اگاتا ہے کہ ان سے تمہاری جسمانی نشوونما ہو۔ وہی وحی نازل کرتا' پیغمبر بھیجتا اور کتاب و حکمت کا علم عطا کرتا ہے کہ تمہاری روح کی بھی تربیت ہو۔ اس کی بھی پرورش ہو اسے بھی تقویت پہنچے اور جس طرح تمہاری مادی آنکھیں ستاروں سے نور حاصل کرتی ہیں۔ روح کی آنکھیں بھی نور و عرفان سے مستفید ہوں۔ غور و تدبر کرو اور اللہ کی کتاب پر اس کے احکام پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ۔ اور جنات کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ وہ تو اس کی مخلوق ہیں' اور نہ اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں تجویز کرو۔ کیونکہ وہ ہر طرح پاک اور بلند ہے۔

ترجمہ آیات ۱۰۱-۱۱۰:- وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اس کے بیٹا کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اس کے بیوی ہی نہیں ہے اور اس نے ہر چیز کو بنایا ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس اسی کی عبادت کرو۔ اور وہ ہر چیز کا نگہبان ہے۔ اس کو نگاہیں نہیں پا سکتیں اور وہ تمام نگاہوں کو پا سکتا ہے اور وہ بڑا ہی باریک بین اور باخبر ہے۔ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس روشن دلائل آچکے ہیں سو جو شخص دیکھ لے گا اس کا اپنا فائدہ ہے اور جو شخص اندھا رہے گا اس کا اپنا نقصان ہے اور میں تمہارا کچھ پاسبان تو ہوں نہیں۔ اور اس طرح ہم گوناگوں طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ وہ کہہ دیں کہ آپ نے (خوب) پڑھ کر سنایا ہے اور اس لئے بھی کہ جاننے والوں کے لئے ہم وضاحت کر دیں آپ کی طرف جو کچھ آپ کے رب کی جانب سے وحی کیا گیا ہے اس کی پیروی کرتے رہیے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے اعراض کیجئے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو یہ شریک نہ ٹھہراتے اور آپ کو ہم نے ان کا پاسبان نہیں بنایا اور نہ آپ ان کے محافظ ہیں۔ اور ان لوگوں کو گالیاں نہ دو جو خدا کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں کہ وہ زیادتی کے طور پر نادانی سے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اس طرح ہم نے ہر گروہ کی نظر میں اس کے عمل کو خوش نما بنا رکھا ہے پھر ان کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے' سو وہ ان کو سب کچھ بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اور وہ سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشان حق آ جائے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے۔ کہہ دیجئے نشانات تو اللہ کے پاس ہیں اور تم کو کیا معلوم کہ جس وقت نشان آ جائے تو بھی وہ ایمان نہ لائیں۔ اور ہم ان کے دلوں کو

Marfat.com

اور ان کی آنکھوں کو پھیر دیں، جس طرح کہ وہ پہلی مرتبہ قرآن پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم ان کو ان کی سرکشی میں رہنے دیں تاکہ وہ بھٹکتے پھریں۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں خدا نے اپنی شان ربوبیت کا اظہار کیا ہے اور عقل سلیم سے مطالبہ کیا ہے کہ دیکھو تمہاری آنکھوں کے سامنے کائنات عالم کی ہر شے نشوونما پا رہی ہے اور زبان حال سے پکار پکار کر اس امر کی شہادت دے رہی ہے کہ تحمید و توصیف اور ذکر و عبادت کا حق اسی یکتا کو پہچانتا ہے۔ جو ہم سب کا خالق اور سب کا پروردگار ہے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان! زمین و آسمان کا موجد خدائے قدوس، وہ خالق بے نیاز ہے کہ نہ اسے اولاد کی احتیاج ہے نہ بیوی کی وہ دوسروں کی احتیاجات کو پورا کرتا ہے۔ مگر اسے خود کسی کی احتیاج نہیں۔ پس تمہارا معبود وہی ہے جو ان صفات کا مالک ہو، تو ہمیشہ اسی کی عبادت کرو وہی ہر شخص کا کارساز ہے۔ دیکھو تم ان نظروں سے اسے نہیں دیکھ سکتے۔ البتہ وہ تم سب کو دیکھتا ہے۔ تم ہی کیا اس کی نگاہ سے کچھ بھی اوجھل نہیں۔ فرماتا ہے۔ برہان و بصیرت کی یہی باتیں ہیں جو تمہیں سمجھائی جا چکی ہیں۔ پس اگر ان کو سمجھو گے اور نور بصیرت حاصل کرو گے تو تمہارا فائدہ ہے۔ اگر اس طرف سے نگاہ ہٹا لو گے تو تمہارا اپنا نقصان ہے۔ ہم تمہیں مجبور کر کے کسی ایک راہ پر نہیں لگانا چاہتے۔ ہاں اسی طرز پر ہم احکامات نہایت واضح طور پر بیان کرتے رہے ہیں۔ تاکہ جو علم و معرفت حاصل کرنا چاہے وہ کر لے۔ اے پیغمبر اسلام! آپ کا وظیفہ یہی ہے کہ جو بات آپ کو بذریعہ وحی بتا دی جائے اسے اٹھا نہ رکھیں۔ بلکہ خود بھی اسی پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی عمل کی ترغیب دیں اور اسی بات پر زور دیجئے کہ اس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں نیز مشرکین خدا سے کنارہ کش رہئے۔ انہیں حق کی دعوت دیجئے مگر فکر و عمل کی پوری آزادی کے ساتھ کیونکہ آپ کا فرض تبلیغ حکم ہے کسی کی پاسبانی نہیں بات سمجھاتے جایئے آہستہ آہستہ کر کے ہر شخص سمجھ جائے گا۔ کوئی بعجلت اور کوئی بتاخیر آپ کے ساتھ شامل ہو جائے گا اور مسلمانو تم مشرکین کو برا بھلا نہ کہو کہ وہ تمہارے معبود حق کو برا کہیں گے۔ ہر شخص اپنے اپنے خیال اور اپنے اپنے طور طریقے ہی کو اچھا جانتا ہے۔ اس کی نگاہ میں وہی کام پسندیدہ ہیں جو وہ خود کرتا ہے۔ خواہ دوسروں کی نگاہ میں وہ کتنے ہی برے کام کیوں نہ ہوں۔ اے پیغمبر آپ کا فرض یہ ہے کہ ایک نہایت ہی عمدہ حکمت عملی

Marfat.com

اختیار کیجئے جس سے خود بخود وہ اپنے طریق کار اور اپنے اعمال کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگیں اور اپنے آپ کو غلطی پر سمجھیں پھر آپ ان کے سامنے صحیح راستہ پیش کریں گے تو وہ جھٹ قبول کرلیں گے۔ ہر شخص کو اپنی اپنی حد قدرت معلوم ہونی چاہئے کسی انسان کے بس میں یہ بات نہیں کہ وہ دوسروں کے دلوں میں جا کر بیٹھ جائے۔ پس آپ کا وظیفہ یہی ہے کہ آپ پیغام ربانی ان کو پہنچا دیجئے۔ جو نہ مانیں گے وہ خود حیران و پریشان مارے مارے پھریں گے۔

ترجمہ آیات ۱۱۱-۱۲۱:- اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے بھی نازل کرتے اور مردے بھی ان سے باتیں کرنے لگتے اور ہر چیز ان کے پاس ان کے سامنے لا جمع کرتے۔ تو بھی وہ ایمان نہ لاتے' ہاں اگر اللہ چاہے (تو اور بات ہے) لیکن ان میں اکثر لوگ نادان ہیں۔ اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان پیدا کئے جو انسان اور جن تھے۔ وہ ایک دوسرے کے دل میں طمع کی باتیں بطور وسوسہ کے ڈالتے تھے اور اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے۔ پس ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو چھوڑ دیجئے۔ یہ اس لئے (ایسی باتیں کرتے ہیں) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل اس طرف مائل ہو جائیں اور وہ بھی اُن باتوں کو پسند کرلیں اور جو بد کرداریاں وہ خود کرتے ہیں یہ بھی کرنے لگیں۔ (اے پیغمبر ان سے کہئے) تو کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو حاکم بناؤں حالانکہ وہ وہی ہے کہ جس نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل فرمائی جو واضح ہے اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ (قرآن) تمہارے رب کی جانب سے حق و راستی کے ساتھ نازل کیا گیا ہے' سو آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ اور آپ کے رب کی بات صدق و انصاف کے اعتبار سے کامل ہے اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور اگر آپ ان لوگوں کی اطاعت کریں جو دنیا میں بہت زیادہ ہیں تو یہ لوگ آپ کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں گے۔ یہ محض ظن کی پیروی کرتے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار ان کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔ تو جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس میں سے کھاؤ' اگر تم اس کے حکموں پر ایمان رکھتے ہو۔ اور تمہیں کیا عذر ہے کہ تم ایسے جانوروں میں سے نہ کھاؤ جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ اس نے جو کچھ تم پر

Marfat.com

حرام کیا ہے اسے تمہارے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ مگر جس وقت تمہیں مجبوری ہو۔ بیشک بہت سے لوگ اپنی نفسانی خواہشوں سے بغیر کسی علم کے لوگوں کو بہکاتے ہیں (مگر) یقیناً" آپ کا پروردگار حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ اور ظاہری گناہ اور پوشیدہ گناہ سب چھوڑ دو۔ یقیناً" وہ لوگ جو گناہ کر رہے ہیں عنقریب ان کے اعمال کی سزا ملے گی۔ اور جس جانور پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام نہیں لیا گیا اسے ہرگز نہ کھاؤ اور اس کا کھانا یقیناً" نافرمانی کی بات ہے اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں تاکہ وہ تمہارے ساتھ کج بحثی کریں اور اگر تم ان کی اطاعت اختیار کرنے لگو تو یقیناً" تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں مبلغین اسلام کو بتایا گیا ہے کہ تبلیغ کا کیا طریقہ ہونا چاہئے اس سلسلے میں جہاں فکر و عمل کی آزادی پر زور دیا تھا۔ وہاں اس رکوع میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ تبلیغ کے بعد یہ توقع نہ رکھنی چاہئے کہ مخاطب ضرور ہی حق بات مان لے گا۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ دلوں میں سرے سے پذیرائی کی قوت ہی مفقود ہو اور باوجود دلائل کی وضاحت کے مخالف ازراہ تعصب و جہالت انکار کر دے اور بجائے سر تسلیم خم کرنے کے کبر و غرور میں بڑھ جائے اور حق کی روشنی سے دور ہو جائے۔ فرماتا ہے جو لوگ ماننے والے نہیں ان کو تو اگر فرشتے بھی آکر نصیحت کریں، مردے بھی ان کے ساتھ باتیں کرنے لگیں اور سب کچھ ان کے سامنے لا حاضر کیا جائے تو بھی وہ لوگ نہیں مانیں گے۔ پھر ان کے پیچھے پڑنا محض تضیع وقت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ مبلغین حق کے پیچھے ہمیشہ شیطان اور شریر النفس لوگ لگے رہتے ہیں۔ اور بجائے خود ہدایت قبول کرنے کے کوشش کرتے ہیں کہ انہیں بھی اپنی شیطانی جماعت میں شامل کر لیں چنانچہ اس مطلب کے پیش نظر وہ نہایت چکنی چپڑی باتیں کرتے ہیں اور لوگوں کو دام فریب میں پھنسانا چاہتے ہیں ان لوگوں کی باتوں میں صرف وہی لوگ پھنستے ہیں جنہیں درحقیقت اللہ پر ایمان نہیں ہوتا اور جو لوگ کتاب و حکمت سے اپنے سینوں کو روشن رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ اللہ کا برحق پیغام ہے اس کے بعد مبلغ کو حکم ہوتا ہے کہ وہ کسی حال میں اکثریت کی اطاعت نہ کرے۔ کیونکہ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ باطل اور جھوٹ کی پیروی کرنے والے تعداد میں زیادہ ہوں۔ مبلغ کو چاہئے کہ حق و صداقت کی تبلیغ کرنے سے پہلے خود اس کا عملی نمونہ

Marfat.com

بن جائے اور خدا کی جانب سے جو احکام بالوضاحت آچکے ہیں ان کے خلاف اپنی رائے کو ہرگز داخل انداز نہ ہونے دے کیونکہ ہر شخص کی عقل خدا کی حکمتوں اور مصلحتوں کو نہیں پاسکتی تم روز مرہ دیکھتے ہو کہ ریاضی کا ایک سوال جو کسی جماعت کے طلبا کو حل کرنے کے لئے دیا جاتا ہے اسے جماعت کے بعض طلبا باسانی حل کر لیتے ہیں اور درست حل کرتے ہیں۔ بعض حل تو کر لیتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ان کا حل درست ہے مگر حقیقت میں وہ غلط ہوتا ہے۔ بعض حل کرتے ہیں مگر انہیں اپنے حل کی صحت و عدم صحت میں شک ہوتا ہے اور اکثر مبہوت ہو کر بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا۔ حالانکہ یہ طلبا تقریباً ہم عمر ہوتے ہیں سب کا ایک استاد ہوتا ہے۔ سب تقریباً یکساں ماحول میں پرورش پاتے ہیں۔ مگر ایک ہی سوال سمجھنے میں دیکھ لو۔ ان میں کس قدر تفاوت ہے۔ اس طرح خدا کی حکمتیں اور اس کی مصلحتیں بھی بعض ذہنوں میں باسانی اتر آتی ہیں۔ بعض میں بدیر۔ بعض کچھ کچھ سمجھ لیتے ہیں بعض بالکل کورے ہی رہتے ہیں۔ پس وہ شاہراہ جس پر چلنے میں کوئی باک ہی نہیں وہ خدا کی بتائی ہوئی شاہراہ ہے۔ جسے ہم "قرآن مجید" کے متبرک نام سے موسوم کرتے ہیں۔ پس چاہئے کہ انسان دور از کار تاویلات اور بے معنی تشبیہات کے پیچھے حیران و سرگرداں مارا مارا نہ پھرے۔ بلکہ بالکل مطیع و منقاد ہو کر خدا کے حکموں کو مان لے۔ مثلاً "ارشاد ہوتا ہے کہ صرف انہی جانوروں کو کھاؤ جن پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔ مگر مشرکین تم سے کہتے ہیں کہ جس جانور کو تم اللہ کا نام لے کر مارتے ہو اگر اس کا کھانا حلال ہے تو کیا وجہ ہے کہ جس جانور کو خود اللہ مارے تم اسے نہ کھاؤ۔ چاہئے کہ اللہ کا مارا ہوا بدرجہ اولیٰ حلال ہو۔ اس طرح اگر ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے تو وہ جانور جو بتوں کی نیاز کے لئے چھوڑا جاتا اور مختلف طریقوں سے مارا جاتا ہے کیوں حلال نہ ہو۔ اس قسم کے شکوک و شبہات ہمیشہ کجرو اور کج بحث لوگوں کی طرف سے بطور استدلال پیش ہوا کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ ذبح کے فلسفہ سے آگاہ نہیں ہیں کہ مردار میں کیا کیا طبعی قباحتیں اور مضرتیں ہیں اور نذر و نیاز کے جانوروں کی علت میں کس کس طرح کا فسق و فجور ہے۔ ان آیتوں میں ان لوگوں کے لئے جو احکام الٰہی میں غیر ضروری مین میکھ نکالتے ہیں عبرت و نصیحت کا سامان ہے انہیں بتایا ہے کہ علم صحیح کو چھوڑ کر خواہشات کی پیروی گمراہی ہے۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۱۲۲-۱۲۹:- کیا وہ آدمی جو مردہ تھا ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور اس کے لئے روشنی پیدا کی کہ اس کی مدد سے لوگوں میں چلتا پھرتا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کی حالت یہ ہے کہ تاریکیوں میں گھرا ہے وہاں سے نکل نہیں سکتا اس طرح کافروں کو ان کے اعمال آراستہ معلوم ہوتے ہیں۔ اور اس طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے مجرموں کو سردار بنا دیا۔ تاکہ وہ وہاں مکر و فریب پھیلا سکیں اور فی الحقیقت وہ مکر و فریب نہیں کرتے۔ مگر اپنے ہی ساتھ لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم کبھی یقین نہیں کریں گے جب تک کہ ہمیں بھی وہ چیز نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی جاتی ہے اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے عنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب' ان کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے تو جس کو اللہ چاہتا ہے کہ توفیق ہدایت دے اس کے سینے کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دے اس کے سینے کو بہت تنگ اور رکا ہوا کر دیتا ہے گویا کہ وہ بلندی پر چڑھ رہا ہے۔ اس طرح اللہ ان لوگوں پر عذاب بھیجتا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور یہی تمہارے پروردگار کی سیدھی راہ ہے بلاشبہ ہم نے ان لوگوں کے لئے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں تفصیل کے ساتھ تمام آیتیں بیان کر دی ہیں۔ ان کے لئے ان کے پروردگار کے یہاں سلامتی کا گھر ہے' اور ان کے نیک اعمال کی وجہ سے وہ ان کا مددگار ہے اور جس دن اللہ ان سب کو جمع کرے گا اور فرمائے گا اے گروہ جنات! تم نے انسانوں میں سے بڑی تعداد اپنے ساتھ لے لی اور انسانوں میں سے جو ان کے رفیق و مددگار ہیں کہیں گے اے پروردگار! ہم دنیا میں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے اور اس میعاد تک پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے ٹھہرا دی تھی ارشاد ہوگا تمہارا ٹھکانا آگ ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے۔ ہاں اگر خدا چاہے (تو اور بات ہے) بلاشبہ آپ کا پروردگار بڑی حکمت والا اور بڑے علم والا ہے۔ اور اس طرح ہم بعض ظالموں کو بعض پر مسلط کر دیتے ہیں ان کے اعمال کی وجہ سے۔

شرح:- اس رکوع میں مسلمانوں کے لئے ایک اور بڑا ہی مفید اور ایمان افروز سبق ہے ارشاد ہوتا ہے کہ ایمان کی مثال ایسی روشنی اور نور کی ہے جو ایک دنیا کو جگمگا دے اور کفر و شرک ایسی تاریکی سے مشابہ ہیں جو چاروں اطراف کو تاریک کر دے۔ فرمایا کیا یہ

Marfat.com

ممکن ہے کہ روشنی اور تاریکی یکساں حکم رکھیں؟ اگر نہیں' تو سمجھ لو کہ حق و صداقت روشنی اور نور کا نام ہے اور کذب و باطل تاریکی کا' فرمایا کہ جو لوگ تاریکیوں میں رہنے کے عادی ہیں وہ روشنی کا سامنا نہیں کر سکتے اور اس سے نکلنے کو کبھی پسند ہی نہیں کرتے یہ لوگ نور ایمان میں بسنے والوں کو طرح طرح کے مظالم سے ستاتے اور تنگ کرتے ہیں۔ مگر عقل کے اندھے یہ نہیں سمجھتے کہ یہ ستانا اپنے ہی آپ کو ستانا ہے دنیا کی حیات مستعار میں اگر انہوں نے ایمان کی روشنی والوں کو تنگ کر بھی لیا تو معمولی بات ہے آئندہ کی طولانی زندگی میں انہیں ذلیل و رسوا کیا جائے گا اور ان کے مکر و فریب کی وجہ سے انہیں سخت سزائیں دی جائیں گی۔ ایسے لوگوں کو جب اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے یعنی فرمانبردار رہنے' قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور مومنانہ زندگی بسر کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو یہ لوگ بے معنی مطالبات پیش کرتے ہیں اور گھبرا سے جاتے ہیں اور ان کی وہی کیفیت ہو جاتی ہے جو اس شخص کی اکثر ہو جایا کرتی ہے جسے کسی بلندی پر چڑھنے کے لئے کہا جائے اور اس کا دم پھول پھول کر رہ جاتا ہو حقیقت یہ ہے کہ اس کا دل تنگ اور ہمت پست ہو جاتی ہے۔ ان لوگوں پر یہ عذاب آسمانی اس واسطے نازل ہوا کہ وہ اپنے اندر جذبہ ایمانی نہین رکھتے لیکن جو لوگ صراط مستقیم کو اختیار کر چکے ہیں ان کے لئے سیدھی شاہراہ ہے ان کو بلندی پر چڑھنے کی نوبت نہیں آتی اور ان کی نیک عملی کی وجہ سے اللہ ہر وقت ان کا ممد و معاون ہوتا ہے۔ اس کے بعد "یوم حشر" کا نقشہ کھینچا ہے اور بتایا ہے کہ ایک دن آنے والا ہے جب تمام مخلوقات کو دوبارہ زندہ کر کے خدائے ذوالجلال کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا جنوں سے پوچھا جائے گا کہ تم نے بہت سے انسان اپنے ساتھ ملا لئے تھے اب بھی کسی کو لاؤ جو تمہیں مدد دے اور اس عذاب سے بچائے اس طرح ان لوگوں سے جو جنوں کے ساتھ مل گئے تھے پوچھا جائے گا۔ وہ یہ جواب دیں گے کہ خدایا اس میں شک نہیں کہ ہم ایک دوسرے سے حیات دنیاوی میں فائدہ اٹھاتے رہے اور اس فریب میں ہماری زندگیاں ختم ہو گئیں۔ ارشاد ہو گا کہ اچھا جاؤ تم سب کا آگ میں ٹھکانا ہے اور ہمیشہ وہیں رہو آخر میں ایک بڑا ہی لطیف اشارہ ہے کہ جو لوگ وطیرۂ ظلم اختیار کر لیا کرتے ہیں ان پر اس طرح ان کے دوست مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو انہیں غرور دنیا میں پھنسائے رکھتے ہیں اور بالآخر سب کے سب آگ کا ایندھن بنتے ہیں۔

Marfat.com

دیکھو بھیڑ، بکری، گائے اور اونٹ کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے اور انہیں تمہارے واسطے حلال و مباح قرار دیا ہے۔ اب جو مشرکین اوہام و خرافات کی باتیں کرتے ہیں وہ سب فضول ہیں۔ ان کے پیچھے نہ لگو۔ کوئی ان سے پوچھے کہ بھلا جب خدا نے حلال و حرام کا حکم دیا تھا تو تم خدا کے پاس تھے؟ اگر نہیں تو پھر کیوں خود بھی گمراہ ہوتے ہو اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ یاد رکھو خدا ان لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا جو نافرمان ہیں اور اپنے آپ پر یا دوسروں پر ظلم کرنے کے عادی ہیں۔

ترجمہ۔ آیات ۱۴۵-۱۵۰:- (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ جو وحی میری طرف بھیجی گئی ہے میں اس میں کوئی چیز کسی کھانے والے پر جو اس کو کھائے حرام نہیں پاتا، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو، یا سور کا گوشت ہو، کیونکہ وہ ناپاک ہے یا جو (جانور) موجب معصیت ہو کہ غیر اللہ کے نامزد کر دیا جائے، پھر جو آدمی مجبور ہو جائے اور نافرمانی کا اور حد سے گزرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو بلاشبہ تیرا رب بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن دار جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری میں سے ہم نے ان پر ان کی چربی حرام کر دی تھی مگر وہ چربی جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو۔ یا انتڑیوں میں لگی ہوئی ہو یا جو ہڈی سے ملی ہو۔ یہ ہم نے ان کو ان کی سرکشی کی سزا دی تھی۔ اور بلاشبہ ہم سچے ہیں۔ پھر اگر (اے نبی!) یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارا رب بڑی ہی وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرموں سے ٹلنے والا نہیں۔ جن لوگوں نے شرک اختیار کیا ہے عنقریب وہ کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ اس طرح ان لوگوں نے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا۔ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں، یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا (اے پیغمبر!) پوچھئے کہ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو (لوگو) تم محض ظن کی پیروی کرتے ہو اور محض اٹکل سے باتیں بناتے ہو۔ (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ اللہ ہی کی دلیل محکم رہی پس اگر وہ چاہتا تو تم سب کو توفیق ہدایت دے دیتا (اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجئے کہ اپنے گواہوں کو لے آؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے (واقعی) یہ چیز حرام کر دی ہے پھر اگر (بالفرض) وہ گواہی دے بھی دیں تب بھی

Marfat.com

آپ ان کے ساتھ ہو کر اس کو تسلیم نہ کیجئے اور آپ ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے جنہوں نے ان آیتوں کو جھٹلایا اور جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور دوسری ہستیوں کو اپنے پروردگار کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

شرح:- اس رکوع میں ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! جو چیزیں تم پر حرام کر دی گئی ہیں اور جن کی حرمت صراحتاً ہم بیان کر چکے ہیں ان کے سوا سب کچھ تم پر حلال ہے۔ مردار، بہتا خون، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر منسوب کی ہوئی چیزیں سب حرام ہیں کیونکہ ان چیزوں میں نافرمانی پائی جاتی ہے اور یہ انسانی صحت کے لئے بھی مضر ہیں اس سے پہلے ہم نے یہود پر ناخنوں والے جانور اور گائے اور بکری کی چربی حرام کی تھی۔ اس واسطے نہیں کہ فی الحقیقت یہ چیزیں حرام کر دینے کے لائق ہیں۔ بلکہ اس واسطے کہ یہود کی بے لگام طبائع پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے قیود عائد کی جاویں اور سرکشی کی سزا دی جاوے۔

اے مسلمانو! اگر لوگ ان باتوں کو نہ مانیں تو انہیں سنا دو کہ اگرچہ ہمارا تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے مگر گنہگاروں کو ضرور ہی عذاب دے گا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ "خدا اگر منظور ہوتا تو ہم مشرکانہ کام نہ کرتے نہ ہمارے باپ دادا کرتے" نہ ہم اپنے خیال سے اللہ کی حلال چیزیں حرام کرتے۔" تو کہہ دو کہ اس طرح کی کٹ حجتیاں تم سے پہلے بھی لوگ کرتے آئے ہیں تا آنکہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا۔ سو یہی حشر تمہارا ہوگا۔ ہاں اگر تمہارے پاس کوئی سند ہے تو لاؤ پیش کرو، مسلمانو! یاد رکھو ایسے لوگ سند کیا پیش کریں گے۔ وہ تو گمان و ظن کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور محض اٹکل سے کام لیتے ہیں۔ پکی بات وہی ہے جو خدا کی بتائی ہوئی ہے اگر خدا چاہتا تو سب کو ایک ہی راہ پر لگا دیتا۔ مگر اس نے ایسا پسند نہیں فرمایا۔ ہر کسی کو اپنی اپنی راہ پر چلنے کا اختیار دیا ہے۔ پس جو کوئی چاہے ہدایت کی راہ اختیار کرے اور جو چاہے گمراہی کی۔ مسلمانو! جو لوگ اللہ کی حلال چیزوں کو حرام قرار دیں تم ان کے ساتھ نہ بنو اور نہ ان کی حرص و ہوا کی پیروی کرو۔ کیونکہ یہ نافرمان ہیں اور اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو برابر کر دیتے ہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں پس ایسے ظالموں سے کنارہ کش رہو۔

ترجمہ آیات ۱۵۱-۱۵۴:- اے پیغمبر! ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے کہ یہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ

Marfat.com

ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک روا رکھو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔ اور بے حیائی کی باتوں کے قریب تک نہ پھٹکو خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ اور جس جان کو مار ڈالنا اللہ نے حرام ٹھہرا دیا ہے اسے نہ مارو مگر کسی حق (شرعی) کی بنا پر یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ عقل سے کام لو۔ اور یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ۔ مگر مستحسن طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جائے' اور ماپ تول انصاف کے ساتھ پوری کیا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کے مقدور سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور جب بات کرو حق و انصاف کی کرو اگرچہ معاملہ قرابتدار کے ساتھ ہو اور اللہ کے ساتھ جو عہد و پیمان کیا ہے اسے پورا کرو یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ نصیحت حاصل کرو۔ اور بیشک یہ ہے میری راہ جو سیدھی ہے تو اسی پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ یہ راہیں تم کو اس کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ یہ بات ہے جس کا اللہ نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔ پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ نیکوکاروں پر ہم اپنی نعمت تمام کر دیں اور ہر بات کی تفصیل بیان کر دیں' اور لوگوں کے لئے (وہ کتاب) ہدایت اور رحمت ہو تاکہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر یقین رکھیں۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح دنیا کے بسنے والوں کے فائدہ کے پیش نظر بعض مادی اشیاء ان پر حرام کر دی گئی ہیں۔ اور بعض حلال۔ اس طرح بعض اقتصادی و عملی چیزیں بھی حرام کر دی ہیں اور بعض حلال۔ مثلاً "انسان کے لئے سب سے بڑی چیز جو حرام قرار دی گئی ہے اور جس کے مباح کر لینے پر اسے سخت سے سخت سزائیں دی جانے والی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ انسان خدا کے ساتھ اس کی ذات یا صفات میں کسی دوسری چیز کو شریک سمجھے خواہ وہ از قسم نباتات' جمادات یا حیوانات ہو یا اس قسم سے ہو۔ جسے ہم ان آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے اللہ کے نزدیک یہ سب سے بڑا گناہ ہے اور کسی صورت میں بھی بخشا نہیں جا سکتا۔ قرآن اسے "ظلم" کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور اسے دل کا روگ کہہ کر پکارتا ہے۔ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ممکن ہے کہ چوری یا زنا جیسے افعال قبیحہ کے ارتکاب کے باوجود مسلمان مسلمان رہیں' اور دولت ایمان سے یا کلیہ محروم نہ ہوں۔ گو اللہ کے نزدیک وہ خطاکار ہوں مگر یہ یقینی بات ہے کہ وہ وطیرۂ شرک

Marfat.com

اختیار کرنے کے بعد ہرگز مسلمان نہیں رہ سکتے۔ آج کل مسلمانوں پر دینی و دنیاوی مصائب جو آسمان سے نازل ہو رہے ہیں۔ اس کی محض یہی وجہ ہے کہ وہ مسلمان نہیں رہے ان کے دلوں میں شرک کا روگ ہے۔ وہ سب سے بڑے ظلم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ وہ خدا کو فراموش کر کے اسے نکما جان کر چھوڑ بیٹھے ہیں اور دوسروں کے در پر پڑے ماتھے رگڑتے ہیں۔ انہوں نے خدا کو چھوڑا۔ خدا انہیں چھوڑ بیٹھا ہے۔ آہ کس قدر دردناک منظر ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ مسلمانو! لوگوں سے کہو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین سے بدسلوکی کرنا' اولاد کو تنگدستی سے ڈر کر مار دینا اور بے حیائی کے کام چوری چھپے یا اعلانیہ کرنا تم پر حرام کر دیا گیا ہے۔ نیز یتیم کا مال ناحق کھانا۔ ماپ تول میں کمی کرنا' بے انصافی کرنا' اور اقرار و وعدہ کو پورا نہ کرنا بھی حرام ہے۔ مگر آج چودھویں صدی کا مسلمان دوسروں کو کیا کہے گا۔ وہ خود اللہ کے حرام کو حرام اور اس کے حلال کو حلال نہیں سمجھتا۔ آج مسلمانوں کے اکثر و بیشتر افراد ہیں جو مشرکوں کو' بت پرست عربوں کو' گو سالہ پرست یہودیوں کو' ستارہ پرست صابیوں کو' اور اوہام پرست ہندوؤں کو مات کئے ہوئے ہیں۔ وہ دوسروں کو کس منہ سے توحید کی طرف بلائیں جبکہ وہ خود اس سے کوسوں دور ہیں۔

والدین کے ساتھ بدسلوکی کی مثالیں جس قدر مسلمانوں میں موجود ہیں اس زمانے میں دنیا کی کسی اور قوم میں موجود نہیں' بے ادبی' بے پرواہی' نافرمانی' ایذا دہی اور بیٹا پے میں والدین سے سرکشی و انکار میں جس قدر آج کل کا نام نہاد مسلمان بے باک ہے' شاید ہی کوئی اور ہو گا۔

ظاہر و باطن کی بے حیائیوں میں آج کل کا مسلمان اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ قاتل و غارت گر اکثر آج کل کے مسلمان ہی ہیں۔ بیگناہوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے والے عدالتوں میں جھوٹی گواہیاں دینے والے' ماپ تول میں حیرت افزا کمی بیشی کرنے والے سند عدالت پر بیٹھ کر۔

اگر شاہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

پر عمل کرنے والے اگر آج دنیا میں موجود ہیں تو صرف مسلمان کیا آج مسلمان کی وہی حالت نہیں جو نزول وحی کے زمانہ میں یہود کی تھی جس کی وجہ سے ان پر آسمانی بلائیں'

Marfat.com

ترجمہ آیات ۱۳۰-۱۴۰:- اے گروہ جن وانس کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے؟ جو تمہیں ہماری آیتیں سناتے تھے اور تم کو اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے۔ وہ عرض کریں گے ہم اپنے اوپر جرم کی گواہی دیتے ہیں اور ان کو دنیا کی زندگی نے فریب میں ڈال رکھا تھا' اور وہ اقرار کریں گے کہ بلاشبہ وہ حق کا انکار کرنے والے تھے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کا پروردگار ظلم و ناانصافی سے ایسی حالت میں بستیوں کو تباہ کرنا نہیں چاہتا کہ وہاں کے رہنے والے (احکام سے) بے خبر ہوں۔ اور ہر شخص کے لئے ان کے اعمال کے مطابق درجے ہیں اور آپ کا پروردگار ان کے اعمال سے غافل نہیں اور آپ کا پروردگار بے نیاز ہے رحمت والا۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں اٹھا لے جائے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہارا جانشین بنا دے جس طرح ایک دوسری قوم کی نسل سے تم کو پیدا کیا ہے۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً آنے والی ہے اور (خدا کو) تم عاجز نہیں کر سکتے۔ (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ اے قوم! تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ میں بھی (اپنی جگہ) کام کر رہا ہوں۔ جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ انجام کس کا اچھا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ ظالم کامیاب نہیں ہوں گے اور جو کچھ خدا نے کھیتی اور مویشی پیدا کئے لوگوں نے ان میں سے ایک حصہ اللہ کے لئے ٹھہرا دیا ہے پھر اپنے خیال میں کہتے ہیں کہ یہ حصہ اللہ کے لئے ہے اور یہ ہمارے معبودوں کا ہے پھر جو چیز ان کے معبودوں کی ہوتی ہے وہ خدا کی طرف نہیں پہنچتی' اور جو کچھ اللہ کے لئے ہوتا ہے وہ ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کی طرف پہنچ جاتا ہے' ان کا یہ فیصلہ کیا ہی برا ہے اور اس طرح بہت سے مشرکوں کی نظروں میں ان کے معبودوں نے اپنی اولاد کو قتل کرنا خوشنما کر دکھایا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے دین کو ان پر مشتبہ کر دیں اور اگر خدا چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے پس ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو چھوڑ دیجئے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ چارپائے اور کھیت ممنوع ہیں انہیں اس آدمی کے سوا کوئی نہیں کھا سکتا جس کو ہم اپنے خیال کے مطابق کھلانا چاہیں اور (کچھ) جانور ہیں کہ (ان کے خیال میں) ان پر سوار ہونا حرام ہے اور بعض کو ذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام نہیں لیتے یہ اللہ پر افترا کرنا ہے اللہ ان کو عنقریب جو کچھ یہ افترا پردازیاں کرتے ہیں اس کی سزا دے گا۔ اور کہتے ہیں کہ ان جانوروں کے پیٹ میں جو کچھ ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری

Marfat.com

عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ مردہ ہو تو پھر اس میں وہ سب شریک ہیں۔ خدا تعقیب انہیں ان باتوں کی سزا دے گا۔ بلاشبہ وہ بڑی حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ وہ لوگ یقیناً "بڑے گھاٹے میں رہے جنہوں نے حماقت سے بلا سمجھے اپنی اولاد کو قتل کیا اور جو کچھ اللہ نے انہیں دیا تھا اسے اللہ پر افترا پردازی کر کے اپنے اوپر حرام ٹھہرالیا بیشک وہ گمراہ ہو چکے اور سیدھی راہ پر نہ آئے۔

شرح:- اس رکوع میں نزول وحی کے زمانہ کے مشرکانہ افعال کا ذکر ہے اور مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ ان یا ان جیسے دیگر افعال سے کلیتہ "مجتنب رہیں ارشاد ہوتا ہے کہ جب تمام مخلوقات خدا کے حضور میں پیش کی جائے گی تو پوچھا جائے گا کہ اے جن وانس! کیا تمہارے پاس ہمارے رسول نہیں آئے تھے۔ کیا انہوں نے اس دن کی شدت سے تمہیں نہیں ڈرایا تھا۔ سب کے سب پکار اٹھیں گے کہ بیشک خدایا! ہمیں سب کچھ معلوم ہوا۔ مگر ہم دنیا کی زندگی کے فریب میں آگئے اور کفر کرتے رہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہمارے ہاں یہ اصول ہے کہ جب تک مجرموں کو ان کے جرائم سے آگاہ نہ کیا جائے ہم کسی قوم یا ملک کو تباہ نہیں کیا کرتے اور جب انسان کی حیات دنیاوی منقطع ہو جاتی ہے تو پھر اس کے اعمال کے مطابق اسے درجے دیئے جاتے ہیں۔ نیکوں کو نیکی کے درجے اور بروں کو برائی کے درجے۔ اس کے بعد روئے سخن مسلمانوں کی طرف پھرتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! یاد رکھو کہ اگر تم نے بھی انہی لوگوں کے طور طریقے اختیار کر لئے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے۔ تو پھر تمہیں بھی دنیا میں ذلیل کر کے رکھ دیا جائے گا اور من حیث القوم تمہاری جمعیت کو تباہ کر دیا جائے گا اور کوئی اور قوم پیدا کر دی جائے گی جس کے ہاتھ میں دنیا کی عنان سلطنت ہوگی اور تم اس کے ماتحت ہو گے جیسا کہ گزشتہ امتوں کے حالات تمہیں بتا رہے ہیں۔ مسلمانو! یاد رکھو جن انعامات کا تم سے وعدہ ہو رہا ہے۔ شرائط کے پورا ہونے پر وہ تمہیں ایک نہ ایک دن ضرور حاصل ہونے والے ہیں اور اگر شرائط پوری نہ ہوئیں تو جن واقعات سے تمہیں ڈرایا جا رہا ہے وہ پورے ہوں گے اور عذاب دوزخ کی تلخیاں چکھنی ہوں گی۔

مسلمانو! خدا کے احکام لوگوں تک پہنچاؤ اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو۔ کہ اچھا جس طرح چاہتے ہو کرو۔ عنقریب ہمارا تمہارا رشتہ حیات منقطع ہونے والا ہے پھر یہ حقیقت کھل

Marfat.com

جائے گی کہ آخرت میں شاندار زندگی کا کون مستحق ہے۔ مگر ہم تمہیں پختہ یقین کے ساتھ بتلائے دیتے ہیں کہ احکام خداوندی سے تجاوز کرنے والے کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔ اس سے آگے بتایا ہے کہ مشرکوں کو دیکھو یہ لوگ اپنے اپنے مال مویشی اور کھیتی باڑی میں سے اللہ کا حصہ بھی نکالتے ہیں۔ اور بتوں کا بھی۔ اللہ کا حصہ فقیروں کو دیتے ہیں اور بتوں کا مجاوروں کو، مگر اس بات کی شدت سے پابندی کرتے ہیں کہ خدا کے حصے میں سے بتوں کے حصہ کی طرف چلا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بتوں کے حصے میں سے خدا کے حصے میں کچھ نہیں جانا چاہئے پھر دیکھو کہ یہ لوگ بتوں کی محبت میں اپنی اولاد کو قتل کرتے اور اس پر فخر کرتے ہیں اور اس طرح دین حق کو جو ان کا اصلی دین ہے خلط ملط کرتے ہیں اور اپنے کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ دیکھو تو یہ کتنا بڑا ظلم ہے اور کتنی بری بات ہے۔ پس ان سے مطلق کوئی سروکار نہ رکھو۔

پھر دیکھو کہ یہ لوگ بعض جانوروں کو بتوں کی منت مانتے ہیں اور بعض کھیتیاں بزرگوں کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان جانوروں کو استعمال میں لانا اور ان کھیتوں سے فائدہ اٹھانا سوائے چند لوگوں کے عموماً ممنوع ہے کیوں؟ اس لئے کہ بزرگوں، بتوں اور دیویوں کے نام پر چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ ان کو ذبح کرنا یا کھانا اس بزرگ یا بت کا عذاب اپنے سر لانا ہے جن کے نام پر انہیں چھوڑا گیا ہے، ان کی جہالت دیکھو کہ بعض جانوروں کو ذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام نہیں لیتے۔ کیونکہ جو جانور بزرگوں کی منت مان کر چھوڑا گیا ہو۔ اس پر اللہ کا نام لینے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے۔ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کی ان باتوں پر ہم عنقریب سخت سزا دینے والے ہیں۔ ان کے خرافات کو ذرا دیکھو جب بتوں کے نام پر چھوڑے ہوئے کسی جانور کو جو اکثر ماہ ہوتا ہے ذبح کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اگر اس کے پیٹ سے بچہ زندہ نکلا تو صرف مرد کھائیں گے۔ اور اگر مردہ نکلا تو مردوں کے ساتھ عورتیں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ کس قدر حماقت اور بے علمی کی بات ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ اسی طرح اولاد کا قتل کرنا بھی سفاہت و جہالت پر مبنی ہے۔ دراصل یہ لوگ راہ ہدایت گم کر چکے ہیں۔ اور اب مارے مارے پھر رہے ہیں اور منزل نہیں ملتی!

ترجمہ آیات ۱۴۱-۱۴۴:- اور وہی خدا ہے جس نے باغات پیدا کئے وہ بھی جو

Marfat.com

تنبوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جو نہیں چڑھائے جاتے' اور کھجور کے درخت' اور کھیتیاں جن کے پھل مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور زیتون اور انار کے درخت صورت شکل میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے بھی اور مختلف بھی۔ ان سب کے پھل (شوق سے) کھاؤ جب ان میں پھل آئے اور جس دن فصل کئے اس کا حق بھی دو۔ اور حد سے نہ بڑھو' یقیناً" خدا حد سے نکل جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور چوپایوں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے (اونچے قد کے) اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (چھوٹے قد کے) ہیں اور (لوگو) اللہ نے تمہیں جو کچھ دیا ہے' اسے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو (یاد رکھو) بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ چوپایوں میں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے آٹھ قسمیں پیدا کیں بھیڑ میں دو (نر و مادہ) اور بکری میں سے دو پوچھئے کہ کیا خدا نے ان دونوں قسم کے نر کو حرام قرار دیا ہے یا مادہ کو؟ یا اس بچے کو جسے دونو قسم کی مادہ اپنے پیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ اگر تمہارے پاس صداقت ہے تو مجھے علم کی بات بتاؤ۔ (اور اس طرح) اونٹ میں سے دو۔ اور گائے میں سے دو۔ پوچھئے کہ کیا (خدا نے) ان میں سے نر کو حرام قرار دیا ہے یا مادہ کو یا اس کو جسے دونوں کی مادہ نے اپنے شکم میں لے رکھا ہے یا کیا تم اس وقت (خدا کے پاس) حاضر تھے جب اس نے تمہیں اس کا حکم دیا تو اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے' تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے' بیشک اللہ ان لوگوں کو توفیق ہدایت نہیں دیتا جو ظالم ہیں۔

شرح:۔ اس رکوع میں انسان سے خطاب فرمایا ہے کہ دیکھ تیرے آرام و راحت اور تیری آسائش کے لئے ہم نے کیا کیا سامان پیدا کئے ہیں کہیں اشجار فلک پیما ہیں تو کہیں بیلیں اور پودے ہیں کہیں رنگا رنگ کے پھول ہیں' تو کہیں نہایت خوش ذائقہ اور خوشنما پھل پس کھاؤ اور ہمارا شکر بجالاؤ اور بطور شکریہ ہمارا حق بھی ادا کرو۔ اور کسی بات میں اسراف نہ کرو یاد رکھو خدا کا حق ادا نہ کرنا بھی اسراف ہے اور ضرورت سے زائد خرچ کرنا بھی اسراف ہے اور اسراف کرنے والوں کو خدا پسند نہیں کرتا۔

پھر دیکھو ہم نے تمہارے آرام اور سہولت کیلئے مویشی اور چارپائے پیدا کئے ہیں کہ ان پر بوجھ لادو اور سواری کرو اور کائنات عالم کی تمام اشیاء سے فائدہ اٹھا کر ہمارا شکر بجالاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ لگو۔ کہ وہ تمہیں ہمیشہ ناشکری کی تعلیم اور نافرمانی کی ترغیب

Marfat.com

پاس بہت قلیل معلومات تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ کئی سورتوں میں دیگر اقوام کا بہت کم ذکر آتا ہے اور جو آتا بھی ہے تو بے حد مختصر کیونکہ تفاصیل سے وہ محض ناواقف تھے۔ اہل عرب اکثر بت پرست تھے ستاروں کو بھی قضا وقدر میں شریک جانتے تھے۔ اس لئے ان کی بھی پرستش کرتے تھے۔ اور جنوں شیطانوں کو بھی مانتے تھے اور ان کی نذر ونیاز بھی کرتے تھے۔ بالکل اسی طرح جس طرح آج لوگ پنڈت پانڈوں اور نجوم اور رمل والوں کو مانتے اور ان کی نذر ونیاز دیتے ہیں۔ اس سورہ شریف میں اس قسم کے مشرکانہ عقائد واعمال کی تردید کی ہے اور توحید خالص کی تعلیم دی ہے جو اسلام کا سب سے اولین اور سب سے زیادہ ضروری عقیدہ ہے۔ سنن ابوداؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے روز یٰسین اور صافات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرے گا اللہ اس کی حاجت پوری کر دے گا۔ اس سورۃ کی ابتدا تین قسمیہ جملوں سے ہوئی ہے جس سے خدا تعالیٰ کا مقصود اس مضمون کو مہتم بالشان ظاہر کرنا ہے اور فی الحقیقت توحید کے مضمون سے بڑھ کر اور کون زیادہ مضمون مہتم بالشان ہوگا۔ فرماتا ہے ان فرشتوں کی قسم جو صف باندھے قطار در قطار میری عبادت کے لئے ہر وقت حاضر رہتے ہیں پھر ان میں سے ان کی قسم جو ناقہ رانی کرنے والوں کو جھڑکتے اور ڈانٹتے ہیں اور سب سے آخر میں ان کی قسم جو میرے احکام کو سننے کے بعد انہیں یاد رکھنے کے واسطے پڑھتے ہیں کہ تمام مخلوق کا خالق اور فرمانبرداری کے لائق ہستی ایک اور صرف ایک ہی ہے دیکھو ان آسمانوں اور زمینوں کو اور تمام کائنات ارضی وسماوی کو اسی خدا نے پیدا کیا اور وہی تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اپنی مخلوق کی مشکلوں کو حل کرتا اور ان کی امداد واعانت کرتا ہے پھر تم نے اسے کیوں بھلا رکھا ہے تمہارا وسوسہ سوال اس کے سامنے دراز کیوں نہیں ہوتا۔ اور تمہارا سر اسی کی دہلیز پر سجدہ ریز کیوں نہیں ہوتا۔ دیکھو روشنی جس جس مقام سے طلوع ہوتی ہے وہ اسی کے ہیں۔ اور جہاں جہاں جا کر روشنی غائب ہوتی ہے وہ جگہیں بھی اسی کی ہیں۔ کوئی سمت کوئی مقام اور کوئی جگہ ایسی نہیں جو اس کی حکومت سے باہر ہو دیکھو یہ آسمان جس کو تم دیکھتے ہو اس کو ستاروں سے کس نے سجایا اور آسمانی حکومت کو شیطانوں کی زد سے کس نے بچایا۔ کیا یہ چیزیں کسی انسان کے بس کی ہیں۔ یا انسان کے ماسوا کوئی اور مخلوق بھی ایسا کرنے پر قادر

Marfat.com

ہو سکتی ہے سنو۔ تم جو کہتے ہو کہ جن بھوت اور شیطان و ہمزاد عالم بالا کی خبریں لے آتے ہیں اور جو کوئی ان کو اپنا مطیع بنا لے وہ سب خبریں من و عن اس سے کہہ دیتے ہیں یہ سب فضول اور لغو ہے ان کو عالم ملکوت میں کوئی دخل نہیں۔ یہ اپنے مقام سے اوپر نہیں جا سکتے۔ اگر یہ عالم بالا کی خبر لانے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں ستاروں اور پتھروں کی مار پڑتی ہے۔ اسی طرح لوگوں کا یہ خیال بھی لغو ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا محالات و ناممکنات سے ہے۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ آیا آسمان' زمین' ستارے' فرشتے' شیاطین وغیرہ مخلوقات کا پیدا کرنا ان کے خیال میں زیادہ مشکل کام ہے یا خود ان کا پیدا کرنا۔ اور وہ بھی ایک مرتبہ پیدا کر چکنے کے بعد۔ ظاہر ہے کہ جو خدا ایسی عظیم الشان مخلوقات پیدا کرنے پر قادر ہے اسے ان کا دوبارہ بنا دینا کیا مشکل ہوگا۔ فرمایا! انسان کی حقیقت یہ ہے کہ اسے گارے سے ہم نے تیار کیا۔ آج وہ کہتا ہے کہ خدا اس کے دوبارہ بنانے پر قادر نہیں کیا وہ اتنی بات بھی نہیں سوچ سکتا کہ جس نے اس کو اول بار پیدا کیا۔ پھر دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے وہ مانے یا نہ مانے اس زندگی کے ختم ہونے کے بعد حیات اخروی ضرور آئے گی۔ اور وہاں اس زندگی کا سارا حساب دینا ہوگا۔

ترجمہ آیات ۲۲ - ۷۴ :- ظالموں کو اور ان کے ہم مشربوں کو اور تمام ان (بتوں) کو جمع کرو جن کی وہ پوجا کرتے تھے۔ خدا کو چھوڑ کر اور پھر انہیں جہنم کے راستے پر ڈال دو اور ان کو ٹھہراؤ کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا کہ اب تمہیں کیا ہوا جو تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ آج کے دن شرم کے مارے سر جھکائے ہوئے ہوں گے اور ان میں سے بعض بعض کی طرف منہ کر کے پوچھیں گے کہیں گے کہ تم تو ہمارے پاس پل پل کر آیا کرتے تھے وہ جواب میں کہیں گے بلکہ تم تو ماننے والے ہی نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ چلتا تھا۔ بلکہ تم خود ایک سرکش قوم تھے سو ہمارے سب کے حق میں ہمارے پروردگار کی بات درست ثابت ہوئی کہ ہم کو ضرور عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا ہم نے تم کو گمراہ کیا جس طرح خود بھی گمراہ تھے۔ سو اس روز عذاب میں وہ سب کے سب شریک ہوں گے۔ گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ ان سے جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو وہ تکبر کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی خاطر چھوڑ دیں۔ (وہ دیوانہ نہیں) بلکہ حق لے کر آیا ہے

Marfat.com

اور (گزشتہ) رسولوں کی تصدیق کرتا ہے۔ تم کو یقینا دردناک عذاب چکھنا ہوگا اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسی کا بدلہ تم کو ملے گا۔ مگر جو اللہ کے مخلص بندے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے روزی مقرر کی ہے (یعنی) میوے اور وہ عزت سے رہیں گے۔ آرام و آسائش کے باغوں میں تخت پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ایک نوشیدنی چیز کے پیالے کا ان پر دور چلے گا۔ جو بڑی سفید و صاف اور پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی ان پیالوں کے پینے سے نہ سر پھرے گا اور نہ اس سے ان کو نشہ ہوگا اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہوں گی۔ گویا کہ انڈوں کی طرح چھپا کر رکھے ہوں پھر ان میں سے بعض بعض سے متوجہ ہو کر پوچھے گا ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ساتھی تھا جو کہا کرتا تھا کہ کیا تو یقین کرتا ہے کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا ہمیں بدلہ ملے گا۔ وہ کہے گا کہ کیا تم جھانک کر اس کو دیکھنا چاہتے ہو۔ سو وہ دیکھے گا تو اس کو دوزخ میں پڑا پائے گا۔ وہ کہے گا بخدا! تو تو مجھے گڑھے میں ڈالنے لگا تھا اور اگر خدا کی مہربانی مجھ پر نہ ہوتی تو میں ان میں ہوتا جو پکڑے ہوئے ہیں۔ کیا اب ہم نہیں مرنے کے۔ بجز پہلی موت کے اور نہ ہم کو عذاب ہوگا۔ بیشک یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔ ایسی ہی چیز کے واسطے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔ کیا یہ بہتر دعوت ہے یا تھوہر کا درخت اس کو ہم نے ظالموں کے لئے ایک وجہ آزمائش بنایا ہے۔ وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ سے نکلتا ہے۔ اس کا خوشہ ایسا ہے جیسے سانپ کے پھن۔ سو ان کو یہ کھانا ہوگا اور اس سے پیٹ بھرنا ہوگا۔ پھر ان کے لئے اس (غذا میں) کھولتے ہوئے پانی کو ملایا جائے گا۔ پھر ان کا ٹھکانا دوزخ کی طرف ہوگا۔ انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا۔ پھر یہ بھی ان کے پیچھے پیچھے لپکے چلے جا رہے ہیں۔ البتہ ان سے پہلے اگلوں میں اکثر گمراہ تھے اور ان میں بھی ہم نے البتہ ڈر سنانے والے بھیجے تھے۔ سو دیکھ لیجئے ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جن کو ڈرایا گیا تھا۔ بجز اللہ کے بندوں کے جو مخلص تھے۔

شرح:- اس رکوع میں شرک و کفر میں لتھڑے ہوئے بدنصیب انسانوں کی اخروی زندگی کا نقشہ ایسے موثر الفاظ میں کھینچا ہے کہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص ان آیات کریمہ کو ایک دفعہ حقیقی طور پر سمجھ لے اور اس کے بعد بھی کسی شرک خفی یا جلی کا مرتکب ہو سکے مگر وائے برحال ما کہ آج بہت کم ایسے خوش نصیب انسان نظر آتے ہیں کہ ایک لحہ فکریہ

Marfat.com

قرآن کریم کی آیات پر غور کرنے کے لئے بھی وقف کر سکیں فرمایا کہ قیامت کے روز یعنی اس روز جب انسان کو اس کی گزشتہ زندگی کی بنا پر جزا سزا ملے گی تمام ان لوگوں کو جنہوں نے خدا کی نافرمانی کی ہوگی اس کے ساتھ اوروں کو شریک ٹھہرایا ہوگا ان کو اور ان تمام بتوں' انسانوں' جنوں اور دوسروں کو جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے ہم حکم دیں گے کہ انہیں جہنم میں لے چلو وہاں ان کو کھڑا کر کے پوچھا جائے گا کہ ہے کوئی جو آج تمہارے کام آسکے اور جہنمیں دوزخ کے دردناک عذاب سے بچا سکے وہ دائیں بائیں جھانکیں گے اور تابع اور متبوع دونوں ایک دوسرے کو الزام دینے لگیں گے۔ متبوع کہیں گے کہ ہم نے تم کو تو کہا" یہ بات نہ کہی تھی کہ ہماری بات مانو۔ تم اپنی من مانی کرتے رہے اور آج سزا کے مستوجب ٹھہرے۔ فرمایا وہ لوگ جن کے دلوں میں شرک کا روگ ہوتا ہے اگر ان سے کہا جائے کہ فرمانبرداری کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ بتوں' گمراہوں اور شیطان سیرت انسانوں یا جنوں سے امداد اور استعانت طلب کرنا گمراہی ہے۔ تمہارے غصے کے چین بچین ہو جاتے ہیں اور تلملا کر کہنے لگتے ہیں کہ یہ شاعرانہ و مجنونانہ خیال ہے۔ فرمایا کافر لوگ توحید پرستی کے خیالات کو جنون و شعر سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ ان کی نا سمجھی ہے یہ جنون و شعر نہیں بلکہ حق و صداقت کا سبق ہے اگر تم شرک سے باز نہ آئے تو دوزخ کے دردناک عذاب کا مزہ چکھو گے۔ اس کے مقابلے پر فرمایا کہ جو لوگ توحید پر قائم ہیں اور کسی حال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی نہیں کرتے وہ علاوہ دنیاوی اعزاز حاصل کرنے کے آخرت کی تمام نعمتوں سے بھی مالا مال کر دیئے جائیں گے اور خدا پرستی کی وجہ سے دنیا میں انہوں نے جس قدر نفسانی خواہشات کو چھوڑا تھا۔ ان کا بہترین نعم البدل جنت میں نصیب ہوگا جس کی تفصیلی کیفیت انسان کے ذہن میں نہیں آسکتی مگر اتنا ضرور ہوگا کہ دنیاوی عیش و نشاط کی تمام بے ضرر' پاک اور ستھری صورتیں اس کو وہاں میسر آئیں گی۔ اس کے بعد فرمایا اپنا اپنا انعام اور اپنی اپنی سزا پا چکنے کے بعد جنتیوں کی مجلس گرم ہوگی۔ تو ایک چنتی کے کہ کہ دنیا میں میرا ایک آشنا تھا جو میری اس بات پر پھبتیاں اڑایا کرتا تھا کہ میں آخرت پر یقین رکھتا تھا۔ وہ مجھے احمق بناتا اور ملامت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک انسان مر چکنے اور ہڈیوں تک کے بوسیدہ ہو جانے کے بعد دوبارہ از سر نو زندہ ہو سکے وہ میری باتوں کو جہالت کی باتیں سمجھتا

Marfat.com

جسمانی وبائیں اور ذلت وادبار کی گھٹائیں چھا گئیں تھیں اور منصب امارت و امامت ان سے چھن گیا تھا اگر آج ہم ویسے ہی نافرمان ہیں جیسے کہ وہ تھے اگر آج ہم ویسے ہی ڈرپوک ہیں جیسے وہ تھے۔ اگر آج ہم ویسے ہی عیاش ہیں جیسے وہ تھے تو پھر کیونکر ہماری دھاک بندھے۔ کیونکر غلامی کی زنجیروں سے ہم نکلیں' کیونکر نیک عملی کی طرف دوسروں کو بلائیں۔ کیونکر اسلام کی حکومت دنیا پر قائم کریں۔ آہ! کبھی وہ زمانہ تھا جب ہم ایک مٹھی بھر جماعت تھے جو انگلیوں پر شمار ہو سکتی تھی تو ہم نے یہود اور نصاریٰ کو جو تمام دنیا کے حاکم و پیشوا تھے' اور زمین کے چپہ چپہ پر پھیلے ہوئے تھے۔ جزیرۃ العرب سے نکال باہر کیا تھا۔ بلکہ جہاں جہاں ان کا سب سے زیادہ زور تھا انہی جگہوں کو ہم نے اپنا پایہ تخت بنایا تھا مگر آہ صد بار آہ کہ آج خود جزیرۃ العرب پر نصاریٰ مسلط ہیں اور مسلمان اس تسلط پر خاموش ہی نہیں' بلکہ خوش ہیں۔ اور بعض تو یہاں تک بے حیائی کے منازل طے کر چکے ہیں۔ کہ وہ عرب کی رہی سہی سطوت کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ تو پھر کیوں نہ ہم بھی ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباءو بغضب من اللہ کے مصداق ہوں کاش! آج کل کے مسلمان کو خدا کی ملاقات پر یقین ہوتا!

ترجمہ آیات ۱۵۵-۱۶۵:- اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا۔ یہ بابرکت ہے سو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔ یہ کتاب اس لئے نازل فرمائی ہے کہ تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں پر ہی کتاب نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے بالکل بے خبر تھے۔ یا یہ نہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی جاتی تو البتہ ہم ان سے بھی زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ سو (اے لوگو!) تمہارے رب کی جانب سے تم پر روشن دلیل اور ہدایت و رحمت آچکی پس اب (ذرا سوچو) اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو ہماری ان آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے؟ (یاد رکھو) جو لوگ ہماری آیتوں سے منہ موڑتے ہیں ہم عنقریب انہیں اس اعراض کی پاداش میں بدترین سزا دیں گے۔ کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کا رب آئے یا آپ کے رب کی کوئی نشانی آئے جس روز کوئی خاص نشانی آپ کے رب کی طرف سے آپہنچے گی (تو) کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا مفید نہ ہوگا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا۔ یا اس نے اپنے ایمان (کی حالت) میں کوئی نیک کام نہ

Marfat.com

کیا ہو کہہ دیجئے کہ تم منتظر رہو۔ ہم بھی بلاشبہ منتظر ہیں۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں اختلافات پیدا کئے اور گروہ در گروہ بن گئے آپ کو ان سے کچھ سروکار نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے پھر وہ ان کو بتائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔ جو شخص نیک عمل کرے گا اس کو اس طرح کی دس نیکیاں ملیں گی اور جو بدی کا ارتکاب کرے گا تو اس کو اس کے برابر ہی سزا دی جائے گی اور ان لوگوں پر مطلق ظلم نہ ہوگا۔ کہہ دیجئے (مجھ کو) تو میرے رب نے سیدھی راہ دکھادی ہے کہ وہ ایک صحیح دین ہے' ابراہیم کا مسلک جو باخدا تھے' اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری عبادت' میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھ کو بھی اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔ کہہ دیجئے کہ کیا خدا کے سوا میں کوئی اور پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہ ہر چیز کا پروردگار ہے اور جو شخص جو کچھ عمل کرتا ہے وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ پھر تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ پس وہ تمہیں بتلائے گا جن جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔ اور وہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں فوقیت دی۔ تاکہ جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے۔ بلاشبہ تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ بخشنے والا (اور) رحمت والا بھی ہے۔

شرح:۔ اس سورۃ میں زیادہ تر مشرکین سے خطاب تھا اور ان کے باطل اعتقادات کی ایک ایک کرکے تردید کردی گئی۔ پھر مسلمانوں کا مسلک من و عن بتایا گیا' اور تمام اصول ایک ایک کرکے گنائے گئے۔ گزشتہ رکوع میں مسلمانوں کو بتایا تھا کہ تم ملت و حرمت اور ایمان و عمل کی صحیح صحیح باتیں دنیا تک پہنچادو۔

یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! تم سے پہلے کئی رسول آئے اور کئی کتابیں نازل کی گئیں اور بالآخر یہ کتاب جو سب کی تعلیمات پر حاوی ہے تمہیں دی جارہی ہے اب تم یہ بات کبھی نہیں کہہ سکتے کہ ہدایت یافتہ ہونے کے لئے فلاں قوم کے پاس زیادہ اسباب تھے۔ سنو! اس کتاب کو ہم نے بڑا بابرکت بنایا ہے اور تم پر اس کی پیروی فرض قرار دی ہے لہٰذا ہماری نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ہمیشہ ڈرو' اور اس کی تعلیمات پر چلو۔ تم پر اگر رحم کیا

Marfat.com

جائے گا۔ تو صرف اسی صورت میں کہ تم اس کتاب عزیز کے پیرو ہو اور اے مسلمانو! اگر ہم نے قرآن کی تعلیمات سے منہ موڑا تو یاد رکھو! کہ تمہیں بھی وہی عذاب دیا جائے گا جو دوسرے نافرمانوں کو دیا گیا سوچو اور اس بات کو یاد رکھو کہ دنیا میں فرشتے آ کر تمہاری تسکین کا موجب نہ ہوں گے۔ نہ خود خدا بنفس نفیس تمہارے سامنے آئے گا۔ نہ تمہیں مومن بنانے کے لئے خاص نشانات ہی اتارے جائیں گے۔ اور جس روز یہ نشانیاں آ پہنچیں گی۔ تو اس وقت دنیا تہ و بالا ہو چکی ہوگی۔ اس وقت نہ کسی کو ایمان سے مستفید ہونے کی فرصت ہوگی' اور نہ طاقت۔ مسلمانو! گمراہ قوموں میں جن کی ہدایت کے لئے تمہیں مبعوث کیا گیا ہے کئی فرقے ہیں اور ان میں تفرقہ بازی کا بازار ہمیشہ گرم رہتا ہے۔ یہی چیز ان کی تباہی کا باعث ہوئی۔ وہ کیفر کردار کو پہنچ کر رہیں گے کہیں تم بھی ان کی دیکھا دیکھی اسی مرض میں مبتلا نہ ہو جانا۔ اگر کوئی شخص تم میں سے ایک نیکی کرے گا' تو اس کے عوض اس کو دس نیکیاں ملیں گی۔ مگر برائی کا بدلہ برائی ہی میں ملے گا' یوں نہ سمجھو کہ اسلام کا اعلان کر دینے کے بعد حلال و حرام سب کچھ تم پر مباح ہے۔ نہیں! نہیں جس شخص کے عمل نیک ہوں گے' اس کا انجام نیک ہوگا اور جس کے عمل برے ہوں گے وہ سزا پائے گا۔ مسلمانو! تم دین میں کہیں شرک کا شائبہ تک اپنے نزدیک نہ آنے دینا۔ تم ملت ابراہیمی کے متبع رہو اور عبادت کرو تو صرف "الہ العلمین" کی قربانی دو تو صرف اسی کو۔ زندہ رہو تو محض اسی کی خاطر' تمہارا ہر کام اسی کے لئے ہو حتیٰ کہ مرو تو محض اسی کے راستہ میں' اور فرمانبرداری میں اولیت حاصل کرنے کی کوشش میں رہو' کل کوئی کسی کے کام آنے والا نہیں۔ لہٰذا جو کچھ کرو۔ خدا ہی کے لئے کرو جس کے قبضہ قدرت میں ہر شے ہے۔

اس سورۃ مبارکہ میں اللہ عزوجل نے خصوصیت سے توحید کی تعلیم دی ہے اور یہی چیز اصل دین ہے۔ اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھ پر "سورہ انعام" ایک ہی دفعہ نازل کی گئی۔ ستر ہزار فرشتے اس کو لے کر آئے اور بلند آواز سے تسبیح و تحمید پکارتے آتے تھے۔ پس جو سورہ الانعام پڑھے یہی ستر ہزار فرشتے ایک دن اور رات اس کی تعداد آیات کے برابر اس کے لئے رحمت و بخشش طلب کرتے ہیں۔

Marfat.com

سورۃ الصفت (۵۶) (۳۷)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو بیاسی آیات مبارکہ اور پانچ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱-۲۱:۔ قسم ہے اس کی جو قطار در قطار ہو کر صف باندھتے ہیں۔ پھر ان کی جو جھڑک کر ڈانٹتے ہیں پھر ان کی جو قرآن پڑھتے ہیں۔ بیشک تمہارا معبود ایک ہے۔ وہ آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کی درمیانی کائنات کا اور وہ رب ہے ہر مشرق کا۔ بیشک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے رونق بخشی ہے۔ اور ہر شیطان سرکش سے اسے محفوظ بھی رکھا ہے۔ وہ ملاء اعلیٰ کی کوئی بات سن نہیں سکتے اور ہر طرف سے ان کو مار پڑتی ہے۔ انگاروں کی مار اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔ مگر جو کوئی جھپٹ کر کوئی چیز اچک لے جائے اس کے پیچھے شہاب ثاقب ڈالا جاتا ہے۔ سو ان سے پوچھئے کہ ان کا پیدا کرنا دشوار ہے یا ان چیزوں کا جن کو ہم نے بنایا ہے ہم نے ان کو چپکنے والے گارے سے بنایا ہے۔ بلکہ آپ تو تعجب کرتے ہیں اور وہ مذاق اڑاتے ہیں اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو وہ نہیں سمجھتے۔ اور جب وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ہنسی میں اڑا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو کھلی جادوگری ہے۔ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں (دوبارہ) اٹھا کھڑا کیا جائے گا۔ کیا ہمارے اگلے باپ دادوں کو بھی اٹھایا جائے گا۔ کہہ دیجئے ہاں اور تم ذلیل و خوار ہو گے۔ (سنو) وہ اٹھانا تو صرف ایک جھڑک دینا ہے تو وہ اسی وقت دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے کہ ہماری کمبختی! جزا کا دن آگیا یہ وہی فیصلے کا دن ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔

شرح:۔ یہ سورۃ بھی مکی ہے اور سورہ یٰسین کی طرح اس کے مضامین بھی توحید باری تعالیٰ سے مملو ہیں تمام مکی سورتوں کی طرح یہاں بھی زیادہ تر مشرکین عرب سے خطاب ہے۔ کہیں کہیں حضرت ابراہیم کا ذکر بھی آجاتا ہے اہل عرب کے پاس جس قدر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روایات ہیں اور کسی پیغمبر کی نہیں۔ یہود و نصاریٰ کے متعلق ان کے

Marfat.com

اور میری پختگی ءایمان کا مشکہ اڑاتا آؤ تو اسے دیکھیں کہ وہ کہاں ہے چنانچہ قدرت اسے دوزخ کے اندر دکھائے گی اور یہ اسے کہے گا کہ بدنصیب! تو نے مجھے بھی اپنی ساتھ برباد کرنا چاہا تھا مگر اللہ کا احسان ہے کہ اس نے میری دستگیری کی جو اس مصیبت سے بچالیا اور مجھے توحید پر قائم رکھا ورنہ میں آج تیری طرح دوزخ کے گڑھے میں پڑا ہوتا خدا کا شکر ہے کہ انسان کی دنیاوی زندگی کا مقصد اعلیٰ مجھے حاصل ہو گیا۔ صحیح طریق کار ہر ایک کے لئے یہی تھا۔ اور چاہئے تھا کہ ہر ایک شخص وہی راہ عمل اختیار کرتا جو میں نے اختیار کی تھی اس کے بعد پھر اہل دوزخ کی مہمانی کا ذکر شروع ہوتا ہے فرمایا اہل دوزخ کے لئے ہم نے ایک ایسا درخت تیار کر رکھا ہے جس کا کھانا بے حد مشکل اور تکلیف دہ ہو گا اور شکل نہایت ڈراؤنی اور خطرناک۔ بھوک لگے گی تو یہی درخت ان کو کھانے کے لئے دیا جائے گا اور جب وہ حلق میں پھنس کر پیٹ میں جا کر اذیت کا باعث ہو گا تو اس پر ابلتا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا جو اور بھی جا کر آنتیں کاٹنے کا موجب بنے گا۔

فرمایا اس کے بعد یہ نہ سمجھو کہ عذاب ختم ہو جائے گا انہیں ہمیشہ جہنم میں جلنا اور عذاب پر عذاب سہنا پڑے گا۔ فرمایا ان کی اس تمام بدحالی کا باعث صرف ایک امر ہے کہ انہوں نے حق سے آنکھیں بند کر کے اپنے گمراہ بڑوں کے طریق پر چلنا کافی سمجھا اگر وہ خدا کے فرمانبردار بنتے رسولوں کی بات سنتے اور ان بڑوں کے نقش قدم پر چلنے پر نجات نہ سمجھتے۔ تو اتنی خرابی نہ ہوتی لیکن ان کے بڑے بھی گمراہ تھے اور انہوں نے بھی گمراہی ہی کو پسند کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج اس کی سزا بھگت رہے ہیں اگر یہ دنیا میں آواز حق کو سنتے دوزخ کے عذاب سے ڈرتے۔ خدا کی نافرمانی کے ناخوشگوار نتائج و عواقب سے خوف کھاتے تو آج یہ انجام نہ ہوتا۔

ترجمہ آیات ۷۵ - ۱۱۳:- اور نوح نے ہم کو پکارا سو (ہم) کیسے اچھے فریاد رس ہیں۔ اور اس کو اور اس کے اہل کو ہم نے سخت تکلیف سے بچالیا اور ہم نے اس کی نسل ہی کو باقی رکھا اور پیچھے آنے والی نسلوں میں ہم نے اس کے لئے یہ چھوڑا۔ کہ دنیا میں نوح پر سلام ہو ہم اسی طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا پھر ہم نے دوسروں کو (طوفان میں) غرق کر دیا اور بلاشبہ اس کی جماعت میں سے ابراہیم بھی تھے (یاد کرو) جب وہ اپنے رب کے پاس قلب سلیم لے کر آئے۔ جس وقت

Marfat.com

انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو کیا جھوٹ موٹ کے معبودوں کو اس کے سوا چاہتے ہو۔ تو تمام جہان کی پرورش کرنے والے رب کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے۔ سو انہوں نے ستاروں کو ایک نظر دیکھا کہنے لگے کہ میں بیمار ہوں۔ چنانچہ وہ لوگ ان کو چھوڑ کر چل دیئے۔ تو یہ ان کے بتوں میں جا گھسے اور پوچھا کہ تم (کچھ) کھاتے کیوں نہیں۔ کیا بات ہے جو تم بولتے نہیں پھر زور سے ان کو توڑنے پھوڑنے لگے۔ تب وہ لوگ اس کی طرف دوڑتے ہوئے آئے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو جن کو اپنی ہاتھوں سے تراشتے ہو۔ حالانکہ اللہ نے تم کو اور جو تم بناتے ہو سب کو پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لئے ایک بھٹی بناؤ۔ پھر اسے اس آگ میں جھونک دو۔ غرض انہوں نے ان کے ساتھ دھوکا کرنا چاہا سو ہم نے انہی کو نیچا دکھایا اور ابراہیم نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہ مجھے سیدھی راہ دکھائے گا۔ اے میرے رب! مجھے کوئی نیک بیٹا عطا کر سو ہم نے اس کو ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی۔ پھر جب وہ جوان ہو گیا تو (ابراہیم نے) کہا کہ اے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ سو تیری رائے کیا ہے۔ اس نے کہا کہ ابا! جو آپ کو حکم ملا ہے اس کی تعمیل کیجئے انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پھر جب ان دونوں نے خدا کا حکم مان لیا اور باپ نے اس کو ماتھے کے بل لٹایا اور ہم نے اس کو پکار کر کہا کہ اے ابراہیم! تو نے واقعی خواب کو سچ کر دکھایا ہے ہم اسی طرح نیکو کاروں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ واقعی یہ ایک ظاہر آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک عظیم قربانی کو ان کا فدیہ بنا دیا اور پیچھے آنے والے لوگوں میں ہم نے اس کے لئے یہ (ذکر باخیر) چھوڑا کہ "ابراہیم پر سلام ہو"۔ اسی طرح ہم نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔ واقعی وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق کی بشارت دی جو پایا نبیوں میں سے ہوں گے اور ہم نے اس کو اور اسحٰق کو برکت دی اور ان دونوں کی اولاد میں نیکو کار بھی ہیں اور اپنے لئے صریح طور پر ظلم کرنے والے بھی ہیں۔

شرح:- اس کے بعد انبیائے کرام کی توحید اور ان کے اتباع کا مختصر ذکر ہے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام نے جب توحید کا علم بلند کیا اور لوگوں نے توحید کی بجائے بت پرستی پر اصرار کیا تو انہوں نے تنگ آ کر ان کے حق میں بددعا کی اور کہا کہ خدایا! ان کا نام و

Marfat.com

نشان تک مٹا دے۔ ہم نے اس کے جواب میں ایسا طوفان برپا کیا کہ سوائے نوح اور اس کے متبعین کے اور سب ہلاک ہو گئے۔ نوح کی وہ آج بھی تازہ ہے اور ان کا نام دور قیامت تک زندہ رہے گا یہ ان کے ایمان کا انعام ہے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم کے متعلق فرمایا کہ وہ بھی توحید کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ ان کا واسطہ بھی بت پرستوں کے ساتھ پڑا۔ انہوں نے ہر چند ان کو سمجھایا کہ بت پرستی سے باز آؤ مگر وہ نہ مانے بالآخر ایک دن موقعہ پا کر جبکہ اہل شہر کسی تہوار میں شرکت کی غرض سے باہر جا رہے تھے۔ ابراہیم بت خانہ میں جا گھسے اور سب بتوں کو توڑ تاڑ کر صاف کر دیا۔ جب وہ آئے تو انہوں نے بتوں کو ٹوٹا ہوا پا کر سمجھا کہ ہو نہ ہو یہ ابراہیم ہی کا کام ہے چنانچہ وہ سب آپ پر پل پڑے آپ نے جواب دیا کہ تم ان کی عبادت کرتے ہو جن کو تم نے خود اپنے ہاتھوں سے تراشا ہے۔ وہ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے نہ بات کرتے ہیں نہ سنتے۔ یہ کیا حماقت ہے جو تم کر رہے ہو۔ اگر میری بات پر یقین نہیں تو بھلا انہیں سے پوچھ دیکھو کہ ان کو کس نے توڑا ہے۔ یا کم از کم ایک بت جو صحیح سالم ہے اس سے پوچھو کہ وہ تمہیں سرگزشت کہہ سنائے۔ اگر ان سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا۔ تو ان کا پوجنا کیا معنی؟ دیکھو خدا نے تم کو بھی پیدا کیا ہے اور ان اشیاء کو بھی جن کی تم بندگی کرتے ہو پھر کتنی حماقت ہے کہ ایک مخلوق دوسری مخلوق کی عبادت کرے۔ عبادت اپنے سے اعلیٰ کی ہونی چاہئے اور پیدائش کے لحاظ سے تمام مخلوق برابر ہے۔ کیونکہ سب کا خالق ایک ہے۔ لہٰذا مخلوق کا فرض ہے کہ وہ خالق ہی کی عبادت کرے مخلوق کی نہیں۔ اس تقریر کو سننے اور اس سے سبق سیکھنے کے بجائے انہوں نے یہ تجویز کی کہ ابراہیم کو آگ کی چتا میں ڈال دو۔ مگر خدائے تعالیٰ نے اپنی قدرت سے حضرت ابراہیم کو بچا لیا بت پرستوں کی شیخی کرکری ہوئی اور وہ اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم ترک وطن کا ارادہ کر کے شام کی طرف چل دیئے راستے میں ایک مقام پر جو کہ مکہ معظمہ کے قرب و جوار میں تھا حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے جن میں نبوت کے تمام اوصاف پائے جاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ایک موقعہ پر باپ بیٹا دونوں کا امتحان لیا اور دونوں کو کامیاب پا کر مراتب عالیہ کا حقدار ٹھہرایا۔ باپ کو اشارہ ہوا کہ بیٹے کو ہماری راہ میں ذبح کرو۔ اس پر حضرت نے بیٹے کو اطلاع دی اس نے کہا کہ ابا! خدائے تعالیٰ کی طرف سے آپ کو جو حکم ہوا ہے اسے بے دھڑک کر گزریں۔ میری طرف سے بے خوف رہیں! میں

Marfat.com

انشاء اللہ صبر و شکر اور تسلیم و رضا سے کام لوں گا۔ چنانچہ دونوں نے اس قربانی کے ادا کرنے کے واسطے پوری رضامندی کا اظہار کیا۔ خدا تعالیٰ کو تو امتحان منظور تھا۔ جان لینا منظور نہ تھا۔ عین اس وقت جبکہ وہ صابر و شاکر باپ مطیع و فرمانبردار بیٹے کی گردن پر چھری چلا رہا تھا حکم ہوا کہ بس تم نے سچ کر دکھایا۔ اور میرے حکم کے بجالانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ فرمایا اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کو فدیہ میں دے کر اسے بچالیا اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف (ذکر خیر) باقی رکھی "سلام ہو ابراہیمؑ پر" اس کے بعد ہم نے ابراہیمؑ کو ایک اور بیٹا اسحٰقؑ دیا۔ جو برگزیدہ نبی تھا اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ دونوں کو بڑی برکت دی۔ حتیٰ کہ دونوں کی اولاد اطراف واکناف میں پھیل گئی۔

فرمایا پھر ان دونوں یعنی اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ کی اولاد میں سے کئی لوگ اپنے نیک باپ دادا کی راہ پر چل کر نیکوکار بنے اور بہت سے لوگوں نے مشرکانہ و منکرانہ راہ اختیار کی۔ اب اگر یہ دوسری قسم کے لوگ اپنے باپ دادا پر ناز کریں یا ان سے کوئی توقع رکھیں تو یہ ان کی غلطی ہوگی۔ کیونکہ وہ ان کی قطعاً کوئی مدد نہیں کر سکتے۔

ترجمہ آیات ۱۱۴–۱۳۸:- اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان عظیم کیا۔ اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی مصیبت سے نجات دلائی اور ہم نے ان کی مدد کی۔ سو یہی غالب آئے۔ اور ہم نے ان دونوں کو ایک روشن کتاب دی اور ہم نے ان دونوں کو سیدھی راہ دکھائی اور ہم نے ان کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات چھوڑی۔ کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو۔ بیشک ہم اسی طرح نیکوکاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔ واقعی وہ دونوں ہمارے ایمان والے بندوں میں سے تھے۔ اور بیشک الیاس یقیناً رسولوں میں سے تھا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم کیوں رب کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے نہیں ڈرتے۔ کیا تم اجل کو پکارتے ہو اور احسن الخالقین کو چھوڑتے ہو۔ یعنی اللہ کو جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے۔ پھر انہوں نے اس کو جھٹلا دیا سو ان کو پکڑ کر حاضر کیا جائے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو ہمارے مخلص بندے ہیں۔ اور ہم نے اس کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات چھوڑی کہ الیاسین پر سلام ہو۔ ہم اسی طرح نیکوکاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے صاحب ایمان بندوں میں سے تھا اور بیشک رسولوں میں سے تھا۔ جبکہ ہم نے اس کو اور اس کے اہل و عیال سب کو نجات دی۔ بجز

Marfat.com

ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں رہے گی۔ پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا اور تم یقیناً صبح کے وقت انکی بستیوں کے اوپر سے گزرتے ہو اور رات کو بھی سو تم کیوں نہیں سمجھتے ہو۔

شرح:۔ اس رکوع میں چند دیگر انبیائے کرام اور ان کے نیکو کار متبعین کا ذکر ہے اور فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی قوم خدا کی نافرمانی کے باعث اس قدر قعرِ ذلت میں گر چکی تھی کہ علاوہ ہمیشہ محکوم رہنے کے حکومت کے کسی محکمہ میں ان کو عزت کی جگہ میسر نہ آتی تھی مگر ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ان کے ذریعے ہم نے اس مردہ قوم میں توحید کی وہ روح پھونک دی کہ وہ آن واحد میں غلامی کے پنجہ سے نکل کر آزاد ہو گئے اور دنیا کی کئی سلطنتیں خود ان کے زیر نگیں آ گئیں۔ یہ چیز صرف اس کتاب الٰہی کی طفیل ہوئی۔ جو ان پر نازل کی گئی تھی جس پر انہوں نے عمل کر کے اپنے فرمانبردار ہونے کا ثبوت دے دیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت وہ اقوام عالم کے رہنما بنے اور اب رہتی دنیا تک اقوام عالم ان کو یاد کرتی اور ان پر سلام بھیجتی رہیں گی۔ اس کے بعد حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شام کے ایک شہر بعلبک کے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے مامور کیا تھا بعل ایک بت کا نام تھا جس کو وہ لوگ پوجا کرتے تھے۔ حضرت الیاس علیہ السلام نے ان کو خدائے یگانہ کی عبادت کی تلقین کی۔ فرمایا اس خدا کی پرستش کرو۔ جس نے تم کو بنایا ہے۔ اس سے منہ پھیر کر ہاتھوں کی بنائی ہوئی یا زیادہ سے زیادہ اسی کی دیگر مخلوق کی عبادت و پرستش کر کے اپنے نافرمان اور بے سمجھ ہونے کا ثبوت نہ دو۔ انہوں نے ایک نہ مانی۔ حضرت الیاس علیہ السلام کی تبلیغی مساعی قبول ہوئیں۔ ان کا نام ادب سے لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سگے بھتیجے تھے۔ اور خلیج مردار کے پاس چند بستیاں تھیں۔ وہاں کے لوگوں کو لواطت کی عادت تھی حضرت لوط ان کو سمجھاتے بجھاتے رہے مگر وہ کب ماننے والے تھے۔ آخر ایک بھونچال آیا۔ جو ان کی بستیوں کو الٹ کر رکھ گیا۔ یہ بستیاں آج بھی دنیا جہان کے لئے درس عبرت پیش کر رہی ہیں۔ مگر کوئی نہیں جس کے دل میں اس عذاب الٰہی کو دیکھ کر ہی خوف پیدا ہو۔ یہ عادت بدتی زمانہ بھی موجود ہے۔ اور بعض بدکردار آج بھی اس فعل بد کا ارتکاب اسی رفتار سے

Marfat.com

کر رہے ہیں۔ جب تک دنیا کے بسنے والے قرآن پاک کے مطالب و معانی سے واقف ہو کر اس کی تلاوت کرنا نہیں سیکھتے۔ تب تک یہ حالات روبہ اصلاح ہوتے دکھائی نہیں دیتے۔

ترجمہ آیات ۱۳۹-۱۸۲:- اور یونس یقیناً" رسولوں میں سے تھا جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس آیا پھر قرعہ اندازی کی گئی تو وہی ملزم نکلا۔ پھر اس کو مچھلی نے نگل لیا اور حالت یہ تھی کہ وہ سخت شرمسار تھا۔ پھر اگر وہ تسبیح نہ کرتا تو اس کے پیٹ میں قیامت تک پڑا رہتا۔ بعد ازاں ہم نے اس کو میدان میں ڈال دیا۔ اور وہ بیمار تھا اور ہم نے اس پر ایک بیلدار درخت اگا دیا اور ہم نے اس کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا۔ سو وہ ایمان لے آئے۔ ہم نے ان سب کو ایک وقت تک فوائد دنیا سے بہرہ ور کیا تو ان سے پوچھئے کہ کیا تمہارے رب کیلئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے۔ کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں پیدا کیا اور وہ دیکھ رہے تھے۔ اور یہ یقیناً" جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ کہ اللہ کی اولاد ہے اور یہ قطعاً" جھوٹے ہیں۔ کیا اس نے اپنے لئے بیٹیوں کو بیٹوں سے زیادہ پسند کیا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم کس طرح کے عمل کرتے ہو۔ پھر تم کیوں نہیں سمجھتے؟ یا کیا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے۔ اگر ہے تو اپنی کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو اور انہوں نے اللہ اور جنوں میں رشتہ قائم کیا اور جنوں کو یقیناً" معلوم ہے کہ ان کو پکڑ کر حاضر کیا جائے گا۔ یاد رکھو کہ اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ بجز ان کے جو اللہ کے مخلص بندے ہیں۔ سو تم اور جن تو تم پوجتے ہو۔ کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ مگر اسی کو جو جہنم میں جانے والا ہے اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا درجہ مقرر ہے۔ اور ہم صف بستہ کھڑے رہتے ہیں۔ اور بیشک ہم سب اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کا کوئی تذکرہ ہوتا تو ہم اللہ کے مخلص بندے ہوتے۔ پھر یہ لوگ اس کا انکار کرنے لگے۔ سو ابھی ان کو معلوم ہو جائے گا اور بیشک ہمارا حکم ہمارے ان بندوں کے لئے جو پیغمبر ہیں پہلے سے مقرر ہو چکا ہے کہ انہیں کی مدد کی جائے گی اور ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا۔ سو آپ چند ے ان کی روگردانی سے اعراض فرمائیں اور ان کو دیکھتے رہئے یہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے کیا یہ ہمارے عذاب کا جلد تقاضا کرتے ہیں۔ پھر جب وہ ان کے روبرو آ اترا تو ان لوگوں کے

Marfat.com

لئے جن کو ڈرایا گیا ہے یہ بہت بری صبح ہوگی اور آپ چندے ان سے اعراض فرمائیں اور دیکھتے رہئے یہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے۔ آپ کا رب جو عظمت والا ہے ان سب باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو اور تمام حمد و ثنا اسی اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔

شرح:۔ اس سورت میں حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ مروی ہے۔ آپ مسیح علیہ السلام سے تقریباً آٹھ سو باسٹھ سال پیشتر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہر نینوہ کے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے مامور کیا تھا۔ آپ نے سمجھا کہ وہ لوگ بڑے ضدی اور سرکش ہیں۔ میری بات نہیں مانیں گے بلکہ الٹا مجھے تنگ کریں گے۔ پھر اگر میں نے ان کو عذاب سے ڈرایا تو ممکن ہے کہ خدا عذاب نہ بھیجے کیونکہ وہ حلیم و غفار ہے اس طرح میں جھوٹا قرار پاؤں گا۔ چنانچہ آپ بجائے شہر نینوہ کی طرف رخ کرنے کے شہر ترسیس کی طرف ہو لئے راستے میں دریا پڑتا تھا۔ اسے عبور کرنے کے لئے حضرت کشتی پر سوار ہوئے تو وہ ڈگمگانے لگی۔ ملاحوں نے کہا اس کشتی میں کوئی غلام ایسا سوار ہے جو اپنے آقا سے بھاگ کر آیا ہے۔ قرعہ اندازی کی گئی تو حضرت یونس علیہ السلام کا نام نکلا۔ ملاحوں نے آپ کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا۔ حضرت یونس علیہ السلام اپنے اللہ سے بھاگ کر دوسری جانب جا رہے تھے مگر کون ہے جو اس سے بھاگ کر جا سکے۔ جب آدم علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام جیسے جلیل القدر نبی بھی اس کے حکم کے سامنے دم نہیں مار سکتے تو کس کی مجال ہے کہ وہ لیت و لعل کرنے کی جرات کرے دریا میں ایک دیو جثہ مچھلی آئی اس نے آپ کو زندہ نگل لیا۔ آپ تین دن اور تین رات اس کے پیٹ میں زندہ رہے اور **لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین** پکارتے رہے۔ آخر خدائے تعالیٰ نے آپ کی توبہ قبول کی اور مچھلی نے آپ کو دریا کے کنارے اگل دیا۔ جہاں آپ کئی دن تک بیمار اور نحیف ہو کر پڑے رہے قدرت نے آپ کی حفاظت کا سامان کر دیا۔ تندرست ہوئے تو پھر نینوہ جانے کا حکم ملا۔ وہاں آپ نے کوئی ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کو رشد و ہدایت کی طرف بلایا [illegible] کی ہوش نصیبی کہ وہ آپ کی بات مان گئے اور عذاب الٰہی سے بچ گئے۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ یہ باتیں تو زمانہ سابقہ کی ہیں۔ آپ کے زمانے کے، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں

Marfat.com

اور بڑے بڑے جنوں کی لڑکیاں فرشتوں کی مائیں ہیں۔ اس طرح انسوں نے خدا کا ناتا جنوں اور فرشتوں دونوں سے جوڑ رکھا تھا۔ خدائے تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن ہمارے رشتہ دار نہیں۔ بلکہ وہ بھی تمہاری طرح ہماری مخلوق ہیں۔ جو اپنے اعمال کے لئے ہمارے سامنے اسی طرح جوابدہ ہیں جس طرح تم۔ فرمایا وہ جن بھوت اور دیو و شیاطین جن کے سامنے آج تم سرنگوں ہو رہے ہو اور طرح طرح سے ان کی پوجا کر رہے ہو وہ اور تم سب دوزخ کی آگ کا ایندھن بننے والے ہو۔ اس کے بعد فرشتوں کی زبان سے ان کے بندۂ مجبور ہونے کا اعتراف کرایا ہے اور فرشتوں کو زبان حال سے یہ پکارتے ہوئے دکھایا گیا ہے کہ ہم سب اپنی اپنی مقررہ جگہ پر صف باندھے پروردگار عالم کی عبادت میں کھڑے رہتے ہیں اور اس کی صفت و ثنا بیان کرتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد عربوں کو یاد کرایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو نبی مبعوث نہیں کیا گیا تھا تو تم اہل کتاب کو ان کی اقوام کے حالات سن سن کر کہا کرتے تھے کہ اگر ہم میں کوئی نبی مبعوث ہوتا تو ہم ان کی فرمانبرداری کر کے دکھلاتے اور اللہ کے مخلص بندے بنتے مگر اب جبکہ تمہیں میں سے ایک کو رسول بنایا گیا ہے اور تمہاری ہی زبان میں تعلیمات نازل کی گئی ہیں تو تم ہو کہ بات بھی سننے کے روادار نہیں ہوتے اور سمجھتے ہو کہ اپنی مخالفت سے ہمارے رسول اور اس کی اتباع کرنے والے ہمارے نیک بندوں کو ہماری راہ سے روک لوگے سنو یہ تمہارے لئے ناممکن اور محض ناممکن ہے ہم اپنے بندوں کو ضرور فتح و نصرت اور کامرانی و شادمانی عطا کریں گے۔

۵۷ سورۃ لقمانؑ ۳۱

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چونتیس آیات مبارکہ اور چار رکوع ہیں۔ جبکہ آیات مبارکہ ۲۷ تا ۲۹ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۲-۱۱:۔ یہ کتاب حکیم کی آیتیں ہیں جو نیکو کاروں کے لئے (سراسر) ہدایت و رحمت ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے

Marfat.com

والے ہیں۔ اور ان میں وہ (بدبخت) بھی ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والے افسانے مول لیتا ہے تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے خدا کی راہ سے بہکا دے اور آیات الٰہی کی ہنسی اڑائے۔ یہی ہیں جن کے لئے (قیامت کے دن) ذلت کا عذاب ہوگا۔ اور جب (ان میں سے) کسی کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر اکڑتا ہوا ایسے چل دیتا ہے کہ جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کانوں میں بوجھ ہے سو ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ان کے لئے مزے کے باغ ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ خدا کا پکا وعدہ ہے اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ اسی نے آسمانوں کو جیسا کہ تم دیکھتے ہو بغیر ستونوں کے بنا کھڑا کیا اور زمین میں بھاری بوجھل پہاڑ ڈال دیئے کہ کہیں وہ تمہیں لے کر ڈانواں ڈول نہ ہونے پائے اور اس میں ہر قسم کے جاندار پھیلا دیئے اور ہم نے آسمان سے مینہ برسایا اور زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں۔ یہ اللہ کی مخلوق ہے تو تم مجھ کو دکھاؤ اللہ کے سوا دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

شرح:- سورۂ روم میں توحید کے متعلق دلائل دیئے تھے اور شرک سے نفرت دلائی تھی کیونکہ جب تک انسان موحد نہ ہو یعنی جب تک وہ ایک خدا کو اپنا رازق، کارساز، حاجت روا، مشکل کشا اور معبود برحق نہ سمجھتا ہو اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ توحید کا سبق پڑھانے کے بعد دوسرے درجے پر ذاتی اوصاف اور اخلاق عالیہ کا مرتبہ ہے۔ توحید انسان اور خدا کے تعلقات کو جوڑنے کا باعث ہوتی ہے اور اخلاق عالیہ انسانوں کے باہمی تعلقات کو خوشگوار کرتے اور دنیاوی زندگی میں آسائش پیدا کرتے ہیں اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کے منہ سے علم و حکمت سے بھری باتیں بیان کرکے مسلمانوں کو بتا دیا ہے کہ تمہارے اخلاق کیسے ہونے چاہئیں۔ اس سورہ کا مطالعہ کرتے وقت ہر شخص کو چاہئے کہ وہ دیکھے کہ آیا اس میں ان میں سے کون سی باتیں پائی جاتی ہیں جو باتیں اس کے اندر موجود نہ ہوں چاہئے کہ پہلے ان کا اکتساب کرے اور جن باتوں سے منع کیا گیا ہے ان سے کلی طور پر ہمیشہ بچے۔ جب تک وہ اپنی ذاتی اصلاح نہ کرے تب تک اسے دوسروں کی اصلاح و تبلیغ میں مصروف نہ ہونا چاہئے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس کتاب پر حکمت کی یہ چند ایسی آیتیں ہیں جو نیکو کاروں اور خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر عبادت کرنے والوں کے لئے

Marfat.com

باعث ہدایت و رحمت ہیں۔ کیونکہ یہی لوگ ان آیات پر عمل کر کے ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ فرمایا نیکو کار کی صفت یہ ہے کہ وہ نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرتا ہو۔ اپنے مال و متاع میں سے زکوٰۃ بخوشی ادا کرتا ہو اور اس حیات دنیوی کو چند روزہ سمجھ کر ایک دن یہاں سے کوچ کرنے اور اپنے اعمال کا حساب دینے کا یقین رکھتا ہو۔ وہی خدا کے نزدیک ہدایت پر ہے اور وہی فلاح و کامرانی حاصل کر سکتا ہے مگر وہ لوگ جو خدا کی عبادت میں وقت گزارنے کی بجائے کہانیاں اور ہنسی کی باتیں سننے سنانے میں گزار دیں زکوٰۃ دینے کی بجائے سینما، ڈرامہ، اور عیش و نشاط کی جگہ پر روپیہ خرچ کر ڈالیں اور بجائے اس زندگی کو چند روز سمجھنے کے اسی کو سب کچھ سمجھ کر مگن ہو جائیں اور دین کی باتوں کو تخیل میں اڑا دیں ان کو ان آیات پر حکمت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ وہ گمراہ ہی رہیں گے۔ فرمایا ان لوگوں کا علاج ہی کیا جن کو کوئی بات سنائی جائے تو وہ از راہ تکبر اس طرح گزر جائیں کہ گویا انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں ایسے لوگ ہدایت نہیں پا سکتے۔ آخرت کی خوشخبری اور خدا کی خوشنودی صرف ان لوگوں کو ہی حاصل ہو سکتی ہے جن کے سینوں کے اندر ایمان ہو اور جن کے دل و دماغ اور اعضاء و جوارح سے نیک اعمال سرزد ہوں فرمایا اگر تم کو اللہ پر ایمان نہ ہو تو ذرا نگاہ اٹھا کر آسمان کو تو دیکھو اس نیلگوں چھتری کو جس طرح ہم نے بے ستون کھڑا کر رکھا ہے کیا اس طرح کوئی اور بھی کر سکتا ہے۔ پھر زمین کے اندر پہاڑوں کو میخوں کی مانند گاڑ رکھا ہے تاکہ زمین کسی طرف کو الٹ نہ جائے اور ہر قسم کا چلنے والا جاندار زمین کی سطح پر پیدا کیا۔ فرمایا یہ ہماری صنعت اور کاریگری کا کرشمہ ہے وہ جن پر تمہیں اس قدر اعتماد اور بھروسہ ہے۔ ذرا ان کی صنعت کے نمونے بھی تو پیش کرو۔

ترجمہ آیات ۱۲-۱۹:- اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی (اور کہا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو۔ اور جو شکر گزار ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی نفع کے لئے شکر گزار ہوتا ہے اور جو ناشکرا ہو گا اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ بے نیاز ہے اور بذات خود سزاوار حمد ہے۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کر رکھی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف جھیل کر اس کو پیٹ میں اٹھائے رکھا اور دو سال میں (جا کر کہیں) اس کا دودھ چھوٹتا ہے۔ یاد رکھ کہ تو میری اور

Marfat.com

والدین کی شکر گزاری کر۔ میری ہی طرف تم کو لوٹ کر آنا ہے اور (یہ بھی کہا کہ) اگر وہ تجھے مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم ہی نہیں تو پھر ان کا کہنا ماننا اور دنیا کی باتوں میں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور ان لوگوں کی راہ اختیار کر جو میری طرف رجوع ہوں پھر تم سب کو لوٹ کر میری ہی طرف آنا ہے۔ پھر تمہارے اعمال سے تمہیں آگاہ کروں گا۔ بیٹا! اگر رائی کے برابر بھی کوئی عمل ہو پھر وہ کسی پتھر کے نیچے دبا پڑا ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین کے اندر پوشیدہ ہو اس کو بھی خدا لا حاضر کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔ بیٹا! نماز پڑھا کر اور نیک کاموں کی تلقین کیا کر اور برائیوں سے منع کیا کر اور تجھے جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کر بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ اور لوگوں سے بے رخی نہ کر اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر۔ اور اپنی آواز میں نرمی پیدا کر بلاشبہ سب آوازوں سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

شرح:۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے لقمان کو حکمت کی چند باتیں سکھائی تھیں جو ہم تمہیں بھی سنائے دیتے ہیں۔ سب سے پہلے بات یہ تھی کہ ہر حال میں اللہ کا شکر گزار رہ جو شخص اللہ کا شکر گزار ہوگا وہ خود اپنا ہی کچھ بھلا کرے گا اور جو ناشکر گزار ہوگا وہ خدا کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا اور نہ خدا کو لوگوں کے اظہار شکر کی کچھ پروا پڑی ہے کیونکہ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں فرمایا تم نے سنا ہوگا کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی کہ اے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ کیونکہ شرک ایک صریح نافرمانی ہے اور خدا کی ناشکری پر دال ہے فرمایا ہم نے اس انسان کو وصیت کر دی تھی کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ یاد رکھو کہ تمہاری ماں نے سختیوں پر سختیاں جھیلیں۔ اور ایک زمانہ تک اپنے پیٹ کے اندر تجھے اٹھائے رکھا اور دو سال تک اپنا دودھ پلایا سو تو میرا بھی شکر گزار ہو اور اپنے والدین کا بھی اور اس بات کو ہر وقت مد نظر رکھ کہ تم سب کو اس حیات دنیوی کے بعد لوٹ کر میرے پاس آنا ہے۔ سو اگر تم نے میری یا اپنے والدین کی ناشکری کی ہوگی اور میری فرمانبرداری میں زندگی نہ گزاری ہوگی تو تمہیں اپنے کئے کی سزا بھگتنی ہوگی والدین کا کہنا صرف ایک بات میں تم نہیں مان سکتے وہ یہ کہ تمہیں میری نافرمانی کرنے یا میرے ساتھ اوروں کو شریک ٹھہرانے کے لئے کہا جائے علاوہ ازیں جتنے معاملات ہوں ان

Marfat.com

میں والدین کی اطاعت ضروری شے ہے۔ فرمایا! تم اس بات کو اصول بنالو کہ ہر وقت خدا کو یاد رکھو اور کسی وقت اس سے غافل نہ رہو۔ اگر کسی نے اس قانون کی خلاف ورزی کی تو جب اس حیات دنیاوی کو گزارنے کے بعد میرے پاس آؤ گے تو تمہیں تمہاری غلطیوں اور خطاکاریوں کی سزا دی جائے گی۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے بیٹے! زمین و آسمان کی کوئی چیز خدا کی نگاہ میں پوشیدہ نہیں اگر جنگل میں رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز ہو تو وہ خدا کے علم میں ہوتی ہے پس تمہارے سینوں کے نہاں خانہ میں بھی جو چیز ہوگی اللہ اس سے ناواقف نہیں ہو سکتا وہ پوری طرح سے تمہاری نیتوں اور تمہارے دلوں سے واقف ہے پھر فرمایا کہ اے بیٹے! اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ تم خدا کے فرمانبردار بندے ہو۔ اور اس کے احکام سے سرتابی نہیں کرتے تمہیں چاہئے کہ نماز پابندی سے ادا کرو اور لوگوں کو نیکو کار بننے کی ترغیب دیتے رہو۔ نیز برے کاموں سے باز رکھو اور سچائی کی راہ چلنے میں تمہیں جو مصائب برداشت کرنے پڑیں انہیں بخوشی برداشت کرو۔ فرمایا اے بیٹے! لوگوں کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھو اور ان سے الگ تھلگ نہ رہو اور نہ غرور و تکبر سے اکڑ کر زمین پر چل پھر۔ کیونکہ ہر وہ شخص جو شیخی خورا اور اکڑ کر چلنے والا ہو خدا کی نگاہ میں برا ہے۔ فرمایا! ہر کام میں میانہ روی کو اختیار کرو اور چیخ چیخ کر نہ پکارو کہ سننے والوں اور راہگذروں کو تکلیف ہو۔

ترجمہ آیات ۲۰-۳۰:- کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمان اور زمین کی تمام مخلوق کو تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر صحیح علم کے ہدایت و رہنمائی کے اور کتاب روشن کے جھگڑتے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا ہے تم اسی کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی راہ پر چلیں گے۔ جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا بھلا کیا اگر ان کے بڑوں کو شیطان دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو تو بھی وہ انہیں کی راہ پر چلیں گے اور جو خدا کے سامنے اپنا سر جھکادے اور وہ نیکو کار بھی ہو تو اس نے (گویا) ایک نہایت پختہ رسی کو پکڑ لیا اور تمام امور بالآخر خدا ہی کے حضور میں پیش ہونے والے ہیں اور جو کفر کی راہ پر چلا آپ اس کے کفر کی وجہ سے آزردہ نہ ہوں۔ ان

Marfat.com

سب کو ہماری طرف لوٹنا ہے پھر ہم ان کو ان کے اعمال سے آگاہ کریں گے بلاشبہ اللہ دلوں کے بھید جانتا ہے۔ ہم ان کو چندے بہرہ مند کریں گے پھر ہم ان کو سخت عذاب کی طرف کھینچ لائیں گے۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں گے کہ کس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا تو یہ پکار اٹھیں گے کہ اللہ نے کہہ دیجئے کہ تمام حمد و ثنا اللہ ہی کے لئے ہے مگر ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے بلاشبہ اللہ ہی بے نیاز اور سزاوار حمد و ثنا ہے اور اگر وہ تمام درخت جو سطح زمین پر ہیں قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہے سیاہی بن جائے اور اس کی مدد کو سات سمندر اور ہو جائیں پھر بھی تو اللہ کی باتیں تمام نہ ہوں بلاشبہ اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور تم سب کا پیدا کرنا اور سب کا اٹھا کھڑا کرنا ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا (پیدا کرنا اور اٹھا کھڑا کرنا) بلاشبہ اللہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اُسی نے سورج اور چاند کو (اپنا) مطیع کر رکھا ہے ہر ایک وقت معین تک جاری رہے گا اور اللہ تمہارے سب کاموں کی خبر رکھتا ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ ہی برحق ہے اور یہ کہ تم اس کے سوا جن چیزوں کو پکارتے ہو وہ باطل ہیں اور یہ کہ اللہ ہی بلند مرتبہ اور بڑا ہے۔

شرح:- اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات کا ذکر شروع کیا ہے فرمایا اگر تم غور و تدبر کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان میں جس قدر اشیاء بنائی ہیں وہ کسی نہ کسی رنگ میں تمہارے لئے بے حد ضروری اور بڑی مفید ہیں اور ان سب کو تمہارے قبضہ میں دے دیا ہے۔ علاوہ ازیں چند اور اشیاء ایسی ہیں جو درحقیقت تمہارے لئے بے حد ضروری ہیں مگر تم ان کو دیکھ نہیں سکتے وہ بھی تمہیں دے رکھی ہیں مگر انسان کی کور چشمی دیکھو کہ وہ ان چیزوں کا علم تو حاصل نہیں کرتا اور نہ حق و صداقت کی سیدھی راہ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے مگر یونہی اندھا دھند خدا کا خدا کی ہستی کا اور اس تعلیمات کا انکار کئے چلا جاتا ہے فطرت کی کتاب روشن اور کائنات عالم کے نورانی صحائف کو چھوڑ کر یہ لوگ اندھی تقلید پر جان دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس طریقہ پر ہمارے آباؤ اجداد ہو گزرے ہیں وہ غلط نہ تھا ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے۔ یہ ان کی ہٹ دھرمی ہے اور حق و انصاف کی طرف سے آنکھ بند کر لینے کے مترادف ہے صحیح طریق کار یہ ہے کہ انسان فرمودۂ خدا کو

Marfat.com

پس پشت نہ ڈالے اور چونکہ انسانی علم محدود ہے اور انسان سے غلطی بھی ہو سکتی ہے لہٰذا اسے چاہئے کہ وہ اپنے قیاس و اجتہاد کو خدائے تعالیٰ کے صاف و صریح احکام پر قطعاً ترجیح نہ دے اور نہ اس کے احکام کی من مانی تاویل کرے۔ جو بات انسان کی سمجھ سے بالاتر ہے اس کو اسی طرح ماننا چاہئے جس طرح الفاظ سے بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ فرمایا نیکو کار وہ ہے جس نے اپنے تعلقات کو خدا سے مضبوط کر کے جوڑا ہے اور وہی اس وقت سب سے زیادہ فائدے میں رہے گا جب تمام امور خدا کے حضور میں محاسبہ کے لئے پیش ہوں گے مگر کافروں کو بتا دیا جائے گا کہ لو یہ تھے تمہارے اعمال اور یہ ہیں وہ باتیں جو تم سمجھتے تھے کہ تمہارے سوا کسی کو معلوم نہیں ہو سکتیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر شخص کو کچھ عرصہ کے لئے حیات دنیاوی سے متمتع کیا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ نافرمانی اختیار کرے تو اسے دوزخ کا سخت عذاب جھیلنا پڑے گا۔ فرمایا انسان کی کتنی بڑی گمراہی ہے کہ وہ اسباب کو جاننے پر جبکہ کہ زمین اور آسمان کے پیدا کرنے والا صرف ایک خدا ہے۔ خدا سے روگرداں ہوتا اور اس کی نافرمانی کرتا ہے۔ فرمایا یہ زمین و آسمان اور یہ سب کائنات اس خدائے تعالیٰ کی ملکیت ہے اگر یہ سب کائنات اس سے باغی ہو جائے تو بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اے انسان! اللہ تعالیٰ کی قدرت، اس کی طاقت اور اس کی کرشمہ سازیوں کے بیان کے لئے اگر کائنات عالم کے تمام درختوں سے قلمیں بنا لی جائیں اور موجودہ سمندروں کے علاوہ سات اور سمندر بطور سیاہی استعمال کئے جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور کرشمہ سازیوں کا ذکر پورے طور پر نہ ہو سکے۔ سنو! وہ عزیز و حکیم ہے فرمایا اے انسان اس لمبی چوڑی کائنات اور اس لاتعداد انسانی مخلوقات کو پیدا کرنا ہمارے لئے کچھ مشکل نہیں سب کو پیدا کرنے اور بنانے میں اتنی ہی دیر لگتی ہے جتنی دیر ہمیں تم میں سے ایک کو بنانے اور پیدا کرنے میں لگتی ہے۔ فرمایا تم دیکھو کہ کس طرح ہم آن واحد میں دن کو رات میں اور رات کو دن میں داخل کر دیتے ہیں۔ کیا اس سے تم کو اسبات کا ثبوت نہیں ملتا کہ ہم جس طرح آن واحد میں رات لا کر خاموشی طاری کر سکتے ہیں اسی طرح قیامت کا دن لا کر اس نظام عالم کو درہم برہم کرنے پر قادر ہیں۔ رات، دن، سورج، چاند کوئی ہماری گرفت سے باہر نہیں۔ ہم نے ہر چیز کی ایک عمر مقرر کر رکھی ہے۔ یہ بات حق ہے اس بات کو دل میں بٹھالو اور خدائے علو کبیر کے سامنے سر اطاعت جھکا دو۔

اَلْوَاحِدُ ۔ اَلْاَحَدُ ۔ اَلصَّمَدُ ۔ اَلْمُقْتَدِرُ ۔ اَلْمُقَدِّمُ ۔ اَلْمُؤَخِّرُ ۔ اَلْاَوَّلُ ۔ اَلْاٰخِرُ ۔ اَلظَّاهِرُ ۔ اَلْبَاطِنُ ۔ اَلْوَالِيْ ۔ اَلْمُتَعَالِيْ ۔ اَلْبَرُّ ۔ اَلتَّوَّابُ ۔ اَلْمُنْتَقِمُ ۔ اَلْعَفُوُّ ۔ اَلرَّءُوْفُ ۔ اَلْمَالِكُ الْمُلْكِ ۔ اَلْمُقْسِطُ ۔ اَلْجَامِعُ ۔ اَلْغَنِيُّ ۔ اَلْمُغْنِيُّ ۔ اَلْمَانِعُ ۔ اَلضَّآرُّ ۔ اَلنَّافِعُ ۔ اَلنُّوْرُ ۔ اَلْهَادِيْ ۔ اَلْبَدِيْعُ ۔ اَلْبَاقِيْ ۔ اَلْوَارِثُ ۔ اَلرَّشِيْدُ ۔ اَلصَّبُوْرُ

Marfat.com

ترجمہ آیات ۳۱-۳۴:- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کے فضل سے کشتی سمندر میں چلتی ہے تاکہ تم کو اپنی نشانیاں دکھائے بلاشبہ اس میں ہر صابر و شکر گزار کے لئے نشانیاں ہیں اور جب سمندر کی لہریں سائبانوں کی طرح ان پر چھا جاتی ہیں تو وہ مخلصانہ طور پر اللہ ہی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو بعض تو اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری آیتوں کے وہی لوگ منکر ہوتے ہیں جو بد عہد اور ناشکرے ہیں۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جب باپ اپنے بیٹے کے کام نہ آسکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کام آسکے گا۔ (سنو!) بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے سو تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ خدا کے بارے میں فریب کار شیطان کے دھوکہ میں آنا۔ بیشک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو رحم میں ہے اور کسی شخص کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ کسی شخص کو معلوم ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بلاشبہ اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور اسے ہر بات کی خبر ہے۔

شرح:- اس رکوع میں ایک نہایت عمدہ طریقہ سے اتقا کی تعلیم دی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان کیا تو نے کبھی سمندروں میں کشتی کو چلتے دیکھا ہے اور کیا اللہ کی اس نعمت پر کبھی غور کیا ہے اس کشتی میں تیرے لئے کئی نشانات حق ہیں جن سے تو اپنے خالق کو پہچان سکتا ہے اور اس کے سامنے سر اطاعت خم کرنے کے لئے مجبور ہو سکتا ہے مگر تو غور ہی نہیں کرتا۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ پر جبر کرنے اور اپنے نفس کو قابو کرنے والا ہو اور ساتھ ہی خدا کے احسانات کا شکر گزار ہو تو اسے نظر آسکتا ہے کہ کشتی تمہارے لئے کس قدر مفید اور حیرت زا چیز ہے۔ لکڑی کا پانی پر تیرنا' جدھر چاہنا اس کے رخ کا بدلے جانا۔ انسان کا اس کے ذریعہ گہرے سمندروں کو عبور کر کے ایک ملک سے دوسرے ملک میں چلے جانا۔ بحری خزائن کا اس کے ذریعے حاصل ہونا۔ سب ایسی باتیں ہیں جو اس قادر مطلق خدائے عزوجل کی عنایات کا نتیجہ ہیں فرماتا ہے اے انسان! میں نے تجھے کشتی بنانے کی حکمت سکھائی۔ پانی اور ہوا تک کو تیرا تابع فرمان بنا دیا سمندروں کو عبور کرنے کی تجھے طاقت دی تجھے چاہئے تھا کہ میرے احسانات کو مانتا۔ میرا شکر گزار ہوتا۔ اور میری عبادت کرتا مگر تو اپنے آپ پر اترانے لگتا اور ہمیں بھول جاتا ہے سو جب تجھے چوکنا کرنے اور اپنی طرف توجہ دلانے کی خاطر سمندر کی لہروں کو تجھ سے ذرا باغی کر دیا

Marfat.com

جاتا ہے تو وہ سیاہ بادلوں کی طرح چاروں طرف سے تمہیں گھیر لیتی ہیں۔ پھر تم اپنے آپ کو بھی بھول جاتے ہو اور جن پر تمہیں بڑا ناز ہوتا ہے وہ بھی تمہارے ذہن سے اتر جاتے ہیں اور تم خلوص دل سے خدا سے دعا کرنے لگتے ہو کہ اے مالک! ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا فرمایا کہ اگر تمہاری دعا قبول کر لی جاتی ہے اور تمہیں ہلاکت سے بچا لیا جاتا ہے۔ تو تم میں سے چند ایک تو جادۂ اعتدال اور انصاف پر قائم رہتے ہیں اور خدا کے فرمانبردار بندے بن جاتے ہیں مگر اکثر پھر بھی ناشکر گزار ہو جاتے ہیں اور خدا کو بھول جاتے ہیں فرمایا! اے لوگو! اگر خدا کے شکر گزار بندے اس کے فرمانبردار اور عبادت گزار بننا چاہتے ہو تو اپنے خالق، رازق اور مربی سے ڈرو کہ کہیں اس کی نافرمانی تمہارے عذاب کا موجب نہ بن جائے نیز محاسبہ کے اس دن سے ڈرو جب باپ بھی بیٹے کی مدد نہ کر سکے گا۔ نہ بیٹا باپ کے کچھ کام آ سکے گا۔ فرمایا یہ میرا وعدہ ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ تم کو کسی دھوکے میں نہیں رہنا چاہئے۔

اس کے بعد قیامت کے دن کے واقع ہونے اور انسان کے مرکر جینے پر اعتراض ہو سکتا تھا اس کا جواب ان الفاظ میں ارشاد ہوتا ہے کہ کیا تم پوچھتے ہو کہ قیامت کب آئے گی! اور چونکہ تمہیں اس سوال کا جواب نہیں دیا جاتا اور تم قیامت کے دن کا تعین نہیں کر سکتے تو کیا اس لئے یہ سمجھ رہے ہو کہ قیامت آئے گی ہی نہیں حالانکہ تم ہمیشہ دیکھتے ہو کہ زمین جب مردہ ہو جاتی ہے اور اس میں روئیدگی کا نام تک نہیں ہوتا اس وقت ہم اپنی قدرت سے مینہ برسا دیتے ہیں اور مردہ زمین میں زندگی کی وہ لہر پیدا کر دیتے ہیں کہ جہاں تک تمہاری نگاہ کام کرتی ہے تم گھاس کا مخملین فرش دیکھ دیکھ کر خوش ہونے لگتے ہیں۔ سو غور کرو کہ اگر مردہ زمین کو اس طرح دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے تو کیا تم کو دوبارہ زندہ کرنے پر ہم قادر نہیں ہیں۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ مادہ جب حاملہ ہو جاتی ہے تو تمہیں اس بات کا قطعاً علم نہیں ہوتا کہ آیا نر بچہ پیدا ہو گا یا مادہ تو کیا تمہارے علم میں اسباب کے نہ ہونے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بچہ پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے تو ٹھیک اسی طرح قیامت ضرور واقع ہو گی خواہ اس کا دن تمہیں معلوم ہو یا نہ ہو۔ اسی طرح تمہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کل کا دن تمہارے لئے کیسا آئے گا۔ تم کیا کرو گے اور کیا نہیں اور اس کا علم نہ ہونا اس بات کا موجب نہیں ہوتا کہ کل آئے ہی نہیں اسی طرح تم کو یہ قطعاً معلوم

Marfat.com

نہیں ہوتا کہ تم کس خطہ زمین میں جا کر مرو گے تمہاری اس لاعلمی کا نتیجہ یہ نہیں ہوتا کہ تم کہیں نہ مرو گے پس جس طرح تمہیں اپنی موت کا علم نہیں ہوتا اور اس کے باوجود موت آجاتی ہے اسی طرح خواہ تمہیں قیامت کا علم ہو یا نہ ہو قیامت ضرور آئے گی گو اس کا علم خدائے علیم و خبیر ہی کو ہے۔

۵۸ سورۃ سبا ۳۴

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۵۴ آیات مبارکہ اور چھ رکوع ہیں جبکہ آیت مبارکہ چھ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۹:- تمام حمد و ثنا اسی ذات (یگانہ) کے لئے ہے جس کا ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور آخرت میں بھی حمد و ثنا اسی کے لئے ہے اور وہ حکیم و خبیر ہے۔ خدا جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمانوں سے اترتا ہے اور جو کچھ آسمانوں پر چڑھتا ہے اور وہ رحم کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور جو لوگ منکر ہیں وہ کہتے ہیں قیامت ہم پر نہیں آئے گی۔ کہہ دیجئے ہاں۔ خدا کی قسم! جو عالم الغیب ہے قیامت تمہارے سامنے آ کے رہے گی۔ آسمانوں میں اور زمین میں ذرہ برابر چیز اس سے اوجھل نہیں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز ہے مگر کتاب روشن میں (مسطور) ہے تاکہ ان لوگوں کو اللہ جزا دے۔ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے اور وہ لوگ جنہوں نے ہرانے کے لئے مخالفانہ کوشش کی۔ ان کے لئے دردناک عذاب کی سزا ہوگی اور جن لوگوں کو علم و دانش دیا گیا ہے وہ اس چیز کو جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے یہی سمجھتے ہیں کہ یہ حق ہے اور غالب و ستودہ صفات خدا کی راہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی کہا کہ کیا ہم تم کو اس شخص کا پتہ دیں جو یہ کہتا ہے کہ جب تم مر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ گے تو پھر تمہیں از سر نو پیدا کیا جائے گا۔ (یا) اس نے خدا پر یہ افترا باندھا ہے یا اسے جنون ہے نہیں بلکہ وہ لوگ جو آخرت پر یقین

نہیں رکھتے وہ عذاب اور پرلے درجے کی گمراہی میں پڑے ہیں۔ کیا انہوں نے آسمان اور زمین کو نہیں دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں یا آسمان سے ان پر عذاب نازل کریں یقیناً اس میں نشان عبرت ہے اس بندے کے لئے جو خدا کی طرف جھکے۔

شرح:- سورہ سبا کے مطلع میں نازل ہوئی تھی چنانچہ اس کے مضامین خدا کی توحید یا قیامت کے قیام اور قدرت کے عجائبات کے مظہر ہیں اور رسول کی صداقت کا پکار پکار کر اعلان کر رہے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تم اس کی حمد و ثنا کرو۔ جس نے آسمانوں کو زمین کو اور اس سب کائنات کو پیدا کیا ہے اور پھر آخرت کے روز سب کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ کرے گا۔ اسے دیکھو کہ وہ زمین کے اندر پانی کو کس طرح دھسا دیتا ہے اور پھر اس سے کس طرح رنگا رنگ کی روئیدگیاں اور بوٹیاں نکالتا ہے۔ زمین و آسمان کی کائنات کے درمیان اس نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک ایسا تعلق قائم کر دیا ہے کہ اس کے سبب سے عالم ارواح و عالم اجسام کا تعلق ایک دوسرے سے لازم و ملزوم ہے۔ فرمایا منکروں کی باتوں پر نہ جاؤ۔ وہ قیامت کے انتظار کو مذاق میں اڑاتے ہیں اور باتھوں پر سرسوں پھولی دیکھنا چاہتے ہیں ارشاد ہوا کہ یہ لوگ غلطی پر ہیں۔ قیامت آکر رہے گی اور وہاں ہر شخص کو اپنے اپنے اعمال کا حساب ضرور دینا پڑے گا۔ خدائے کریم کسی چھوٹے سے چھوٹے نیک عمل کو بھی نظر انداز نہیں کرے گا۔ ہر چیز کو کتاب میں لکھا جا رہا ہے کوئی چیز اس کی نگاہ سے اوجھل نہیں۔ لہٰذا اچھے اعمال کی جزا اور برے کی سزا ضرور ملے گی۔ اس سے ڈرو اور ہمارا مقابلہ کرنے کی تگ و دو میں نہ رہو۔ مقابلہ اس چیز کا نام ہے کہ ہماری تعلیمات کی خلاف ورزی کی جائے۔ ان تعلیمات کو ہماری جانب سے نہ سمجھا جائے۔ ان پر عمل کرنے سے گریز کیا جائے۔ دیکھو ایسا کرنے والے لوگوں کو ہم دردناک اور رسوا کن عذاب دیتے ہیں۔ مگر جو اس کی راہ پر چلنا چاہتے ہیں ان کی مدد اعانت کرتے ہیں۔ فرمایا لوگوں کی یہ مسخرہ خیزی ہمیں ہرگز پسند نہیں جو وہ یہ کہتے ہیں کہ مر کر مٹی میں مٹی ہو کر جی اٹھنے کا خیال ایک جدید اور عجیب خیال ہے ہمارے رسول کی نہی اور مذاق اڑانا ان کی حماقت اور گمراہی کا نتیجہ ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا رسول جھوٹ بول رہا ہے۔ یا یہ سمجھتے ہیں کہ اس کو اپنے اوپر اختیار نہیں ہے۔ اس پر آسیب وغیرہ کا اثر ہے فرماتا ہے۔

Marfat.com

آسیب کا اثر تو نہیں انہی کے دماغ مختل ہو رہے ہیں۔ جو یہ قیامت کو نہیں مانتے۔ ان کو معلوم نہیں کہ جو ہستی اس بساط ارضی کو بچھا سکتی ہے وہ اسے الٹا بھی کر سکتی ہے۔ سنو تمہارے آگے اور پیچھے زمین اور آسمان پر جو یہ کائنات ارضی و سماوی ہے جو ہستی اس کو بنا سکتی ہے کیا وہ اسے مٹا نہیں سکتی وہ چاہے تو آسمانوں سے کسی چیز کا ایک ٹکڑا پھینک کر تمہیں ہلاک و برباد کر دے مگر تم باتوں کو سوچتے نہیں اور ان سے سبق حاصل نہیں کرتے۔

ترجمہ آیات ۱۰-۲۱:- اور داؤد (علیہ السلام) کو ہم نے بلاشبہ اپنے فضل سے نوازا۔ اے پہاڑو! اس کی تسبیح کے ساتھ تم بھی تسبیح بیان کرو۔ پرندوں کو بھی یہی حکم ہے اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا اور حکم دیا کہ پوری پوری زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو جوڑنے کا انداز مقرر کرو بلاشبہ میں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں۔ سلیمان کے تابع ہوا کر دی اس کی صبح کی منزل ایک ماہ کی اور شام کی منزل ایک ماہ کی تھی اور ہم نے اس کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بنا دیا اور جنوں میں سے بعض ایسے تھے جو اس کے رب کے حکم سے ان کے آگے کام کرتے اور اگر ان میں سے کوئی ہمارے حکم سے روگردانی اختیار کرے گا تو ہم اس کو جہنم کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ اس لئے جو وہ چاہتے بناتے، بڑی بڑی عمارتیں ڈھلی ہوئی مورتیں اور تالاب کے برابر لگن اور دیگیں جو جمی رہیں۔ اے آل داؤد! (خدا کا) شکر بجا لاؤ۔ اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے بہت ہی کم ہیں۔ پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم جاری کر دیا۔ اس چیز نے ان کو اس کی موت سے مطلع نہ کیا۔ مگر گھن کے کیڑے نے جو ان کے عصا کو کھا رہا تھا پھر جب وہ گر پڑا تو جنوں کو معلوم ہوا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس رسوا کن عذاب میں نہ رہتے۔ اہل سبا کے لئے خود ان کے گھروں میں نشانیاں تھیں ان کے اس دو باغ تھے (اجازت تھی کہ) اپنے پروردگار کا (عطا کردہ) رزق کھاؤ اور اس کا شکریہ بجا لاؤ۔ وہ ایک پاکیزہ شہر تھا اور ان کا رب بخشنے والا مہربان۔ انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیج دیا اور ہم نے ان کے دو باغوں کے بدلے دو ایسے باغ دیئے جن میں بد مزہ پھل اور جھاؤ تھا اور چند بیری کے درخت تھے ان کو یہ صلہ ہم نے ان کی ناشکر گزاری کی وجہ سے دیا اور ایسی سزا ہم صرف ناشکر گزاروں کو ہی دیتے ہیں۔ اور ہم نے ان کے اور ان کی

Marfat.com

بستیوں کے درمیان جن کو ہم نے برکت سے بہرہ مند کر رکھا تھا کئی گاؤں آباد کر رکھے تھے جو نظر آتے تھے اور ان میں آمد و رفت کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی تھیں کہ یہاں رات دن امن و چین سے چلو پھرو انہوں نے کہا کہ خدایا! ہمارے سفروں کا درمیانی فاصلہ بڑھا دے اور انہوں نے اپنے حق میں ظلم روا رکھا۔ سو ہم نے ان کو افسانے بنا کر رکھ دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اس میں صابر و شکر گزار انسان کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور ابلیس نے ان کے بارے میں اپنے ظن کو صحیح پایا سو وہ سب بجز ایمان والوں کی ایک جماعت کے اس کے پیچھے ہو لئے اور ابلیس کا تسلط ان لوگوں پر نہیں ہے مگر اس لئے کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں ان لوگوں سے الگ کر کے معلوم کریں جو اس کی طرف سے شک میں ہیں اور تیرا رب ہر چیز کا نگہبان ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے چند ایسی مثالیں دی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ عنایت کرنا چاہے ان کے لئے ناممکن و محال کام بھی آسان و ممکن ہو جاتا ہے۔ مثلاً ارشاد ہوتا ہے کہ داؤد علیہ السلام پر ہماری نظر عنایت تھی جس کا نتیجہ یہ تھا کہ پہاڑ اور پرند تک اس کے ساتھ خدا کی تسبیح و تقدیس میں شامل ہوتے تھے اور لوہا ان کے ہاتھ میں موم کی طرح نرم و ملائم ہو جاتا تھا جس سے وہ اعدائے دین سے مقابلہ کرنے کے لئے زرہیں بناتے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے ان کو حکم دے رکھا تھا کہ نیک عمل کرو اور مجھ سے غافل نہ رہو نیک عمل یہ بھی ہے کہ لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دیا جائے اور اگر منکرین مخالفت کریں اور ایذا دہی پر تل جائیں تو اپنی حفاظت کے واسطے اسلحہ جات استعمال کئے جائیں۔ فرمایا کہ اے داؤد! اگر تم نے اس معاملہ میں کوئی کوتاہی کی تو اس سے ہم بے خبر نہیں رہ سکتے۔ چونکہ تم ہمارے محبوب ہو۔ اس لئے تمہیں چھوٹی سی لغزش پر سزا ہوگی اس سے ڈرو۔

اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے جو احسانات کئے ان کا تذکرہ ہے کہ آپ کے تصرف میں ہواؤں کو بھی کر دیا گیا تھا اور پیتل کی کانوں پر بھی آپ کا تصرف تھا اور جن بھی آپ کے تابع فرمان تھے۔ عالیشان محلات بڑے بڑے پانی کے تالاب اور بڑی بڑی دیگیں جو ایک ہی جگہ دھری رہتی تھیں آپ کے قبضہ میں تھیں اور دنیا بھر میں کسی بادشاہ کو یہ نصیب نہ تھی۔ فرمایا

Marfat.com

اے آل داؤد علیہ السلام! ان نعمتوں پر جو ہم نے تمہارے لئے مخصوص کی ہیں ہمارا شکر کرو۔ میری عبادات کرو اور میرے احکام کی تعمیل کرو۔ فرمایا! انسان بہت کم شکر گزار ہے۔ مگر تمہارے خاندان کی شان کے لائق یہی بات ہے کہ تم میں سے کوئی ناشکر گزاری نہ کرے۔ اس کے بعد ایک تاریخی واقعہ کا ذکر ہے۔ یمن کے ملک میں جو عرب کا جنوبی حصہ سمندر سے ملا ہوا ہے قحطان بن عامر ایک بادشاہ گزرا ہے اس کے پوتے کا نام کیشجب تھا جسے سبا بھی کہتے ہیں۔ بعد ازاں اس تمام خاندان یا قبیلہ کو بھی سبا کہنے لگے۔ سبا کی اولاد میں بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں جن میں سے بعض نیک اور خدا پرست بھی تھے اور بعض بت پرست۔ ذوالقرنین اسی خاندان سے تھا۔ بلقیس نامی ایک شہزادی ذوالقرنین کے قبیلہ میں سے تھی۔ جو بعد میں ملکہ سبا کے نام سے مشہور ہوئیں۔ اس خاندان کو دینی اور دنیاوی تمام نعمتیں خدا نے عطا کر رکھی تھیں۔ یہ لوگ بڑے بڑے باغات، محلات، زمینوں اور دریاؤں کے مالک تھے۔ مگر آہستہ آہستہ کرکے یہ دولت کے نشہ میں سرشار ہو گئے اور خدا کی نافرمانی کرنے لگے۔ یہ نافرمانی گویا خدا کی نعمتوں کی ناشکری تھی۔ اس پر ان کو سزا دی گئی۔ سزا یہ تھی کہ ان سے سلطنت چھن گئی اور وہ حاکم سے محکوم ہو کر رہ گئے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم اس طرح صرف ان لوگوں کو برباد کرتے ہیں جو ہمارے انعامات کو شکر گزاری کی نظر سے نہیں دیکھتے مثال کے طور پر دور نہ جائیں مغلیہ خاندان کی شان و شوکت کے نظارے ابھی روضہء تاج محل اور لال قلعہ کی شکل میں ہمارے سامنے ہیں۔ ان لوگوں کو خدائے عزوجل نے جس قدر نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ وہ احاطہء بیان سے باہر ہیں۔ مگر جب ان کے ہاں شراب کے دور چلنے لگے رنڈیاں ناچنے لگیں۔ رنگ رلیاں ہونے لگیں اور خدا کی یاد دلوں سے محو ہو گئی۔ تو نقشہ ہی پلٹ دیا گیا وہ جو کل تک لالہ زار ہند کے ملوک و سلاطین تھے آج انہیں کی اولاد دائروں کے فقیر، ناگوں کے کوچوان اور دفتروں کے چپڑاسی بنے بیٹھے ہیں۔ ان ناشکروں کی نحوست انہیں تک محدود نہیں رہی ان کی اولاد تک کو گھائل کر گئی اور ارد گرد اور دور نزدیک کے خاندان کو بھی تباہ کر گئی یہ مقام عبرت ہے مگر کون ہے جو ایسے واقعات سے سبق عبرت پڑھتا ہے۔ اسی طرح ایک وقت تھا جب شام سے یمن تک ایک قوم کی حکومت تھی اور یہ تمام علاقہ سرسبز و شاداب اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال تھا۔ مگر جب ان لوگوں نے

Marfat.com

خدا کی نافرمانیاں شروع کر دیں تو ان کو بھی اسی طرح تباہ کر کے رکھ دیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس علاقہ میں سیر کے لئے جائے اور دیدۂ عبرت بین رکھتا ہو تو وہ شاہان ماضی کے کھنڈرات دیکھ کر انگشت بدنداں رہ سکتا ہے۔ فرمایا وہ جو گھروں میں بیٹھے عیش و نشاط کی زندگیاں بسر کر رہے تھے انہیں سفر کی کلفتیں اٹھانے کا شوق پیدا ہوا۔ یہ خدا کی نعمتوں کی ایک نافرمانی تھی جس کی سزا ان کو یہ ملی کہ وہ وطن سے بے وطن ہو گئے۔ گھروں والے بے خانماں ہو گئے اور قومی شیرازہ بکھر کر رہ گیا۔ اگر کوئی دیدۂ عبرت رکھتا ہو تو ایسے واقعات سے اسے سینکڑوں سبق مل سکتے ہیں۔ فرمایا انسان کی گمراہی کا باعث صرف یہ امر ہے کہ وہ شیطان کے پیدا کردہ شکوک و شبہات کے پیچھے پڑتا ہے اور ایمان کی پختہ کاریوں کو شکوک کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اپنے کئے کی سزا پاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۲۲-۳۰:- کہہ دیجئے تم اللہ کے سوا جنہیں اپنا کارساز سمجھتے ہو ان کو پکارو وہ تو ذرہ برابر آسمانوں میں اور زمین میں اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے اور نہ اس کائنات ارضی و سماوی میں ان کا کوئی مددگار ہے اور اس کے پاس کسی کی سفارش کوئی کام نہ دے گی مگر اس کے لئے جس کو اس نے اجازت دی ہو یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے تمہیں کیا حکم دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا اور وہ عالیشان سب سے بڑا ہے۔ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین سے کون تمہیں روزی دیتا ہے کہہ دیجئے کہ اللہ! اور ہم یا تم یا تو راہ راست پر ہیں اور یا گمراہی میں ہیں۔ کہہ دیجئے کہ ہمارے گناہوں کی نسبت تم سے سوال نہ ہوگا اور تمہارے اعمال کے بارے میں ہم سے نہ پوچھا جائے گا۔ کہہ دیجئے کہ ہمارا رب ہم سب کو ایک جگہ جمع کرے گا اور پھر حق و انصاف کے ساتھ ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے۔ کہہ دیجئے مجھے دکھاؤ تو سہی کہ وہ کون ہیں جن کو تم شریک بنا کر اس سے ملاتے ہو ہرگز (اس کا کوئی شریک) نہیں بلکہ فی الواقع وہ اللہ ہی غالب اور حکمت والا ہے اور اے نبی! ہم نے آپ کو تمام دنیا کے لئے (جنت کا) مژدہ سنانے اور (دوزخ سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے مگر تم لوگ اس بات کو نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ (قیامت برپا کرنے کا) وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم اپنے وعدہ میں سچے ہو (تو آؤ جواب دو) کہہ دیجئے کہ تم سے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے جس سے تم نہ

Marfat.com

پل بھر پیچھے رہ سکو گے نہ آگے بڑھ سکو گے۔

شرح:- اس رکوع میں ارشاد ہوا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ کسی زعم باطل، غرور، ذاتی اور خواہشات نفسانی کے دھوکے میں نہ آجائے اور خدائے یگانہ کی چوکھٹ کو چھوڑ کر کسی اور کے سامنے دست سوال دراز کر کے خود اپنے وقار کو کم نہ کرے۔ فرمایا جن گمراہوں کو تم اپنا دستگیر سمجھتے ہو ذرا مصیبت کے وقت ان سے التجا تو کر دیکھو کہ آیا وہ تمہاری مدد کو پہنچ سکتے ہیں یا نہیں۔ تمہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ تمہارا یہ خیالی خدا یہ مراکز حاجات اور تمہاری یہ مورتیاں جو تم نے دلوں میں بنا رکھی ہیں۔ بالکل وہمی اور لایعنی ہیں ان کے قبضہ اختیار و قدرت میں کچھ بھی نہیں اور تو اور وہ جو اس کے مقرب تر ہیں وہ بھی اس کی اجازت کے بغیر کسی کے حق میں سفارش نہیں کہہ سکتے اور تم خود بھی خیال کرو کہ زمین و آسمان سے تمہیں روزی تو دے خدا اور تم عبادت کرتے جاؤ اغیار کی۔ دیکھو یہ کتنی بڑی گمراہی ہے۔ فرماتا ہے کہ اے پیغمبر! لوگوں کو سنا دیجئے کہ ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے لئے ذمہ دار ہے۔ زید کے سر پر بکر کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ جو لوگ خدا کی نافرمانی کریں گے اور اس کے احکام کو بجا نہیں لائیں گے ان کو آنے والی زندگی بڑی مشقت سے گزارنی پڑے گی۔ مگر جو اس پیغام حق کو گوش نصیحت نیوش سے سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں ان کے لئے آنے والی زندگی میں تمام آسانیاں اور سہولتیں موجود ہوں گی۔ باقی رہا دین کے متعلق من میخ نکالنا۔ بال کی کھال کھینچنا۔ کیوں کب اور کس طرح پوچھنا۔ تو یہ چیزیں مذہب کی روح سے بہت مذموم ہیں۔ لہٰذا تمہارا یہ سوال بالکل لایعنی ہے کہ قیامت کب آئے گی؟ یہ کب ہوگا وہ کب ہوگا؟ سو جب کوئی بات معرض وجود میں آنے کو ہوگی وہ آکر رہے گی۔ اگر تمہارے علم میں اس کا ہونا آ بھی جائے تو بھی تم اس کو ٹال نہیں سکتے۔ نہ اسے پہلے لا سکتے ہو۔ جب اس کے ہونے نہ ہونے کا علم تمہارے لئے ایک برابر ہے تو پھر اس کا معلوم کرنا چہ سود!

ترجمہ آیات ۳۱-۳۶:- اور انکار کرنے والوں نے کہا کہ ہم نہ تو اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اس سے پہلی کتابوں پر اور اگر آپ ان ظالموں کو اس وقت دیکھیں جب انہیں ان کے پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جاوے گا تو ان کی حالت پر تعجب کریں گے وہ ایک دوسرے پر بات ڈالیں گے وہ لوگ جو کمزور و ناتواں ہیں بڑے لوگوں

Marfat.com

سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے۔ بڑے بڑے لوگ ان لوگوں سے جو کمزور و ناتواں ہیں پوچھیں گے کہ کیا ہم نے تم کو ہدایت سے روکا تھا جب وہ تمہارے پاس آچکی تھی؟ نہیں تم خود قصور وار ہو اور جو لوگ کمزور و ناتواں ہیں وہ ان لوگوں سے جو بڑے ہیں کہیں گے کہ نہیں (یوں نہیں) بلکہ یہ تمہاری شبانہ روز حیلہ سازیوں کا نتیجہ ہے تم ہم کو حکم دے دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ کے ماننے سے انکار کر دیں اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرائیں اور وہ عذاب کو دیکھ کر اپنی پشیمانی کو مخفی رکھنے کی کوشش کریں گے اور ہم ان لوگوں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ ان کو انہی اعمال کی سزا ملے گی جو انہوں نے کئے ہوں گے۔ اور کوئی گاؤں (یا قصبہ ایسا) نہیں جہاں ہم نے کوئی رسول بھیجا ہو تو وہاں کے دولتمندوں نے نہ کہا ہو کہ جو پیغام تم کو دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس پر ایمان نہیں لاتے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم مال و دولت اور اولاد کی رو سے تم سے زیادہ ہیں اور ہم کو سزا نہیں دی جائے گی۔ کہہ دیجئے میرا رب جس کو چاہتا ہے روزی زیادہ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے لیکن اکثر اس بات کو نہیں جانتے۔

شرح:۔ اس رکوع میں منکرین کی آئندہ حالت کا نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے کہ آج تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ نہ ہم قرآن کو مانتے ہیں اور نہ کسی اور کتاب کو اور نہ ہمیں اس کی ضرورت ہی ہے۔ مگر آنے والی دنیا میں ان کی جو حالت ہونے والی ہے اسے کوئی دیکھ پائے تو ورطہء حیرت میں پڑ کر رہ جائے کہ ان کی وہ لن ترانیاں اور چرب زبانیاں کہاں گئیں؟ اس وقت یہ ایک دوسرے کے منہ کو تک رہے ہوں گے اور سرد آہیں بھر بھر کر کہہ رہے ہوں گے کہ اے کاش! ہم نے متکبر و مغرور لوگوں کا اتباع نہ کیا ہوتا اور آج مجرموں کی صف میں کھڑے نہ ہوئے ہوتے۔ اس وقت ان سرکش اور گستاخ لوگوں کو بھی جن کے فتنہ و فتور کی وجہ سے دنیا میں گمراہی پھیلی تھی۔ یہ فکر دامنگیر ہوگی کہ جس طرح بن آئے ہم عتاب الٰہی سے چھوٹ جائیں۔ لہٰذا وہ کہیں گے کہ ہم نے قطعاً کسی کو گمراہ نہیں کیا جو کچھ کیا ہے ان لوگوں نے آپ کیا ہے۔ اس پر وہ سادہ لوح لوگ جنہوں نے ان کی پیروی کر کے گمراہی کو اختیار کیا تھا۔ بولیں گے کہ تم غلط کہہ رہے ہو تمہاری شبانہ روز ملحدانہ و شاطرانہ چالوں نے ہمیں خدا بھلا رکھا تھا اور تم سو حیلے بہانے سے ہمیں شرک پرستی پر

Marfat.com

مجبور کرتے رہے الغرض اس کشمکش میں تابع اور متبوع یعنی گمراہ اور گمراہ کرنے والے دونوں کو ان کی سزا کا ایک منظر دکھایا جائے گا اور وہ ڈر کے مارے ایک دوسرے کو پھینکے چکے اشارہ کرنے لگیں گے کہ وہ سامنے تو دیکھو کیا ہے۔ اس سے کس طرح بچو گے۔ فرمایا ان لوگوں کے گلے میں گناہ کا بوجھ اور لعنت کے طوق ڈالے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ تم جو اعمال دنیا میں کرتے رہے ہو یہ اس کا بدلہ ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حق کی نافرمانی کا مرض قدیم سے چلا آرہا ہے۔ جب کبھی دنیا میں کسی نصیحت کرنے والے نے دنیا کے بسنے والوں خصوصاً "دولتمندوں کو ناصحانہ مشورہ دیا ہے۔ انہوں نے اس کی نافرمانی کی اور اس سے انکار کیا ہے۔ ان کو خیال ہوتا رہا ہے کہ کثرت اولاد اور مال ہمیں ہر قسم کے آفات سے بچالیں گے اور ہمیں کوئی دکھ نہ پہنچ سکے گا۔ فرمایا یہ ان کی ناسمجھی تھی اور ہے کیونکہ خدا کے عذاب کا کوئی چیز مقابلہ نہیں کر سکتی۔

ترجمہ آیات ۳۷-۴۵:- اور تمہاری دولت اور تمہاری اولاد ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ جو تم کو ہمارا مقرب بنا دیں مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کیے ان کو ان کے اعمال کا گنا صلہ ملے گا اور وہ بالا خانوں میں امن و امان سے ہوں گے۔ اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کو ہرانے میں کوشش کرتے ہیں ان کو عذاب میں لا حاضر کیا جائے گا۔ کہہ دیجئے کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کسی کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کسی کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہو وہ اس کا معاوضہ دے گا اور وہ بہترین رازق ہے اور ذرا اس دن کو یاد کرو جب ہم سب لوگوں کو اکٹھا کریں گے پھر فرشتوں سے پوچھیں گے کیا یہی وہ لوگ ہیں جو تمہاری پوجا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے تو ہمارا کارساز ہے وہ نہیں بلکہ وہ تو جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے ان میں سے اکثر ان کو مانتے سو آج کے دن کوئی تم میں سے نہ کسی کو نفع پہنچا سکے گا نہ نقصان پہنچا سکے گا اور جن لوگوں نے ظالمانہ روش دنیا میں اختیار کر رکھی ہوگی ان سے کہیں گے کہ دوزخ کے جس عذاب کو تم نہ مانا کرتے تھے اس کا مزہ چکھو۔ اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ محض ایک ایسا شخص ہے جو تم کو ان بتوں سے روکتا ہے جن کو تمہارے باپ دادا پوجا کرتے تھے اور کہتے ہیں یہ تو بنایا ہوا جھوٹ ہے اور جب ان لوگوں کے پاس حق آپہنچا

جنہوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو صریح جادوگری ہے اور ہم نے نہ ان کو کوئی کتابیں دے رکھی تھیں جن کو وہ پڑھتے اور نہ ہم نے ان کی جانب آپ سے پہلے (عذاب دوزخ سے) کوئی ڈرانے والا بھیجا تھا اور جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا اور یہ تو اس کے دسویں حصہ تک بھی نہیں پہنچے جو ہم نے ان کو دے رکھا تھا۔ انہوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا سو دیکھو میں نے ان کو کیونکر سزا دی۔

شرح:- اس رکوع میں انسان کو بتایا ہے کہ بالآخر جو چیز انسان کے لئے نافع ہے وہ اس کے نیک اعمال ہیں۔ دولت اور اولاد کبھی کسی کے نہ کام آئی ہے نہ آئے گی جو لوگ نیک اعمال بجالاتے ہیں وہ دونے اجر کے مستحق ہیں اور امن وامان کی زندگی بسر کریں گے مگر ایسے لوگ جو ہر وقت و ہر لحظہ اسی تگ و دو میں رہتے ہیں کہ جس طرح بن آئے۔ خدا کے احکام کی خلاف ورزی کی جائے۔ ان سے لاپرواہی کر کے دکھائی جائے اور دنیا میں بجائے خدا کی حکومت قائم کرنے کے دجل و شیطان کی حکومت قائم کی جائے۔ وہ اپنی اس بدکرداری کی سزا سے بچ نہیں سکتے۔ فرماتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے تمہارے مال و دولت میں کچھ کمی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خدا جس کو چاہے عطا کرتا اور جس سے چاہے لے لیتا ہے اور اس کی راہ میں جو چیز خرچ کی جائے وہ باقی رہتی ہے اور اس کا اجر و ثواب دیر تک ملتا رہتا ہے مگر جو لوگ اس بات کو نہیں مانتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ دولتمندی ان کی اپنی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یا فلاں کی نظر عنایت سے ہمیں یہ چیز حاصل ہوئی ہے۔ فرمایا وہ دن جب کوئی حقیقت مستور نہیں رہے گی۔ اس دن ایسے لوگوں سے پوچھا جائے گا تو وہ یہی جواب دیں گے کہ نہیں ہم نے تو کبھی کسی دوسرے کو نہیں مانا تھا۔ ہم تو تیری ہی عبادت کرتے رہے اور تو ہی ہمارا مالک و کارساز ہے۔ حالانکہ وہ غیر از خدا دیگر قوتوں کے سامنے جھکتے اور ان سے مرعوب ہوتے رہے ہیں کہا جائے گا کہ مزا تو جب ہے کہ تمہارے خیالی خدا آج بھی تمہاری مدد کرتے دیکھو آج کوئی شخص کسی کو نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے دیکھو جب تم کو خدا کے احکام سنائے جاتے تھے تو تم کہا کرتے تھے کہ یہ ایسا شخص ہے جو تمہیں باپ دادا کے طریقے سے ہٹانا چاہتا ہے اور محض جھوٹ موٹ باتیں بنا کر تمہیں سنا دیتا ہے۔ ان لوگوں نے حق کو جادو

Marfat.com

اور ساحری سے تعبیر کیا۔ حالانکہ اے پیغمبرؐ! ان کے پاس نہ کوئی الہامی کتاب ہے جس کو پڑھتے پڑھاتے ہوں اور جس کی بنا پر یہ کوئی بات کرنے کے مجاز ہوں اور نہ ان کے پاس کوئی رسول اس سے قبل آیا ہے اور جن اقوام کے پاس کوئی رسول کبھی آیا بھی ہے انہوں نے اپنے رسول کو ہمیشہ جھٹلایا۔ سو تم لوگ دیکھ چکے ہو۔

ترجمہ آیات ۴۶-۵۴:- کہہ دیجئے میں تمہیں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں یہ کہ تم دو دو اور اکیلے اکیلے ہو کر خدا کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ سوچو کہ تمہارے رفیق کو جنون تو نہیں ہے وہ تمہیں سخت عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔ کہہ دیجئے میں نے تم سے جو معاوضہ طلب کیا ہے وہ تم ہی لے لو۔ میری مزدوری تو اللہ کے ذمے ہے اور وہ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ کہہ دیجئے کہ میرا رب حق کو غلبہ عطا کرتا ہے وہ پوشیدہ رازوں کو جاننے والا ہے۔ کہہ دیجئے کہ حق آ پہنچا اور باطل نہ اب کچھ کرتا ہے نہ آئندہ کرے گا۔ فرما دیجئے کہ اگر میں گمراہ ہوں تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا اور اگر میں نے راہ ہدایت پائی تو اس وحی کی وجہ سے جو میرے رب نے میری طرف بھیجی وہ سننے والا ہے اور قریب ہے اور اگر آپ دیکھیں جب وہ گھبراہٹ میں پڑے ہوں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور پاس کے پاس سے پکڑے جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لے آئے اور وہ کس طرح لپک کر اتنی دور سے ایمان کو پکڑ سکتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے پہلے تو اس سے انکار کر دیا تھا اور بے دیکھے دور از کار باتیں ہانکا کرتے تھے اور ان کے اور ان کی توقعات کے درمیان آڑ کر دی جائے گی۔ جیسا کہ ان سے پہلے ان کے ہم مشربوں سے کہا گیا اور وہ بھی ان کی طرح کھلے شک میں پڑے تھے۔

شرح:- اس رکوع میں انسان کو کہا گیا ہے کہ وہ غور و فکر کی عادت ڈالے اور انفرادی طور پر اکیلے اور مجالس میں بیٹھ کر سوچے کہ جس انسان کو وہ آسیب زدہ کہہ رہے ہیں وہ درحقیقت کتنا بڑا ناصح اور مشفق ہے اور تمہیں آنے والے عذاب سے کس طرح ڈراتا ہے اس کو ہماری طرف سے یہ ہدایت ہے کہ وہ اپنا اجر اپنی مزدوری اور اپنی کاوشوں کا محتاج کسی انسان سے طلب نہ کرے۔ مانگے تو ہم سے مانگے۔ فرمایا اے پیغمبرؐ! لوگوں کو بتا دیجئے کہ خدا سے کوئی بات پوشیدہ نہیں وہ پوشیدہ سے پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔

دنیا کے بسنے والوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ اس بات کو معلوم کر لیں کہ حق کی

Marfat.com

موجودگی میں باطل سرسبز نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی الٹی راہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے فرامین کو پس پشت ڈالتا ہے۔ تو اس کو نقصان خود ہی اٹھانا پڑتا ہے اور اگر نیک راہ پر ہو تو اس کا فائدہ بھی اسی کو پہنچتا ہے۔ مسئلہ رسالت کو واضح کرنے کے بعد پھر حشر کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ جب جان نکلنے کا وقت آئے گا یا جب قیامت آجائے گی تو اس وقت لوگ گھبرائیں گے اور بھاگ کر عذاب کی لپیٹ سے بچنا چاہیں گے۔ مگر محض ناممکن ہوگا وہ چاہیں گے کہ ہم دنیا میں جا سکیں۔ مگر اب ان کے اور دنیا کے درمیان ایک ایسی لمبی مسافت ہوگی جس کا طے کرنا کسی طرح ان کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ فرمایا دنیا میں تو وہ ہمیشہ ایمان لانے سے انکار کرتے رہے حالانکہ جو کچھ یہ آج دیکھ رہے ہیں پہلے بھی ان کے علم میں تھا کیونکہ کتابوں اور رسولوں کے ذریعے ہر ایک بات ان کو بتائی گئی تھی۔ مگر انہوں نے نہ مانا اور دنیا میں بیٹھے عالم آخرت کے متعلق اٹکل پچو باتیں کرتے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لوگ شک و شبہ میں پڑے ان لوگوں کی طرح جو ان سے قبل نافرمانی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے ہلاک ہو گئے۔

(۵۹) سورۃ الزمر (۳۹)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پچھتر آیات مبارکہ اور آٹھ رکوع ہیں جبکہ آیات ۵۲ تا ۵۴ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح کے قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱-۹:۔ یہ کتاب غالب اور حکمت والے خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف بلاشبہ حق و صداقت کے ساتھ اتارا ہے سو اللہ کی بندگی خلوص و محبت سے کرو۔ یاد رکھو خالص بندگی اللہ ہی کو زیبا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر اور اور کارساز ٹھہرا دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کے قریب تر کریں گے بیشک ایک دن آئے گا جب اللہ ان کے درمیان اسبات میں فیصلہ چکا دے گا جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں بیشک اللہ اس شخص کو ہدایت سے بہرہ ور نہیں کرتا جو جھوٹا ہو اور نہ ماننے پر تل جائے اگر اللہ چاہتا

Marfat.com

ہے کہ کسی کو اپنا بیٹا بنالے تو اپنے مخلوق میں سے جس کو چاہتا منتخب کر لیتا مگر وہ پاک ہے وہ ایسا خدا ہے جو یگانہ ہے اور ہر چیز پر غالب ہے اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو صحیح انداز سے بنایا ہے وہی رات کو دن پر لپیٹ دیتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو مطیع کیا ہے ہر ایک مقرر وقت تک چلتا رہے گا سنو وہ غالب ہے اور بڑا بخشنے والا ہے اس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا۔ پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا اور چارپایوں میں سے تمہارے لئے آٹھ نر و مادہ پیدا کئے۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں یکے بعد دیگرے تین اندھیروں میں بناتا ہے۔ سنو! تمہارا اللہ جو تمہاری پرورش کرتا ہے یہی ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تم کہاں پھرے جا رہے ہو۔ اگر تم احسان فراموش بنو گے تو یاد رکھو کہ خدا کو تمہاری پرواہ نہیں اور نہ وہ اپنے بندوں کے لئے ناشکری کو پسند کرتا ہے اور اگر تم اظہار شکر کرو تو وہ تمہاری اسبات کو پسند کرتا ہے اور (سنو کہ) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو لوٹ کر اپنے رب کی طرف جانا ہے سو وہ تمہیں سب کچھ بتائے گا جو تم کرتے رہے ہو۔ بیشک وہ تمہارے سینوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس کی طرف رجوع ہو کر خدا سے دعا کرتا ہے پھر جب وہ اس کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے جس کے آگے وہ پہلے دعائیں کیا کرتا تھا اس کو بھول جاتا ہے اور اللہ کے لئے کئی شریک ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ اس کی راہ سے گمراہ کرے کہہ دیجئے کہ تو اپنے کفر سے (چند روز) فائدہ اٹھالے بیشک تو دوزخی ہے (کیا وہ بہتر ہے) یا وہ جو رات کا وقت سجدہ اور قیام کر کے عبادت میں گزارتا ہے۔ آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا طلبگار ہوتا ہے۔ پوچھئے! کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں بے علموں کے برابر ہوتے ہیں بات صرف یہ ہے کہ نصیحت وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔

شرح:- اہل عرب جو غیر از یہود و نصاریٰ تھے ان پر کوئی کتاب منجانب اللہ نازل نہ ہوئی تھی اس لئے وہ اسبات کی حقیقت سمجھنے سے قاصر تھے کہ اللہ کی جانب سے اس کے بندوں کے نام کوئی کتاب یا احکام بھی نازل ہو سکتے ہیں۔ ان کا مذہب بت پرستی تھا وہ کائنات عالم کا نظم و نسق مختلف بتوں کے قبضے میں سمجھا کرتے تھے۔ انہوں نے بڑے بڑے جابر اور مشہور و معروف بادشاہوں، بزرگوں اور عالموں کے بت بنا رکھے تھے جن کی

Marfat.com

طاقتوں کو وہ مافوق البشریت مانا کرتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ خدا ان لوگوں سے بڑا ہی خوش ہے جو اس نے ان کو یہ طاقتیں دی ہیں۔ مگر چونکہ ہم گنہگار ہیں اور خدا ہم سے خوش نہیں لہٰذا ان بتوں کو اگر خوش کر لیا جائے تو یہ خدا کے ہاں ہماری سفارش کر کے ہمارا کام بنوا دیں گے۔ وہ سمجھتے تھے کہ خدا کا خوش کرنا مشکل ہے اور ان بزرگوں کا خوش کر لینا آسان ہے۔ لہٰذا وہ خدا سے مانگتے ہی نہ تھے۔ اس سے خطاب ہی نہ کرتے تھے بلکہ ان بزرگوں کے بت بنا کر ان سے اپنی حاجات و مشکلات کہتے اور منتیں مانتے اور چڑھاوے چڑھا کر ان سے ملتجی ہوتے کہ ہمارا یہ کام اس طرح ہو جائے۔ جاہلیت کی بت پرستی اسی کا نام ہے۔ چونکہ ان بتوں کے خوش کرنے کے جو طریق شیطان نے ان کو سمجھا رکھے تھے وہ سراسر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مبنی تھے۔ اس لئے اس طریق سے نہ تو وہ بزرگ ہی خوش ہو سکتے ہیں اور نہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ مرنے کے بعد انسان مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتا ہے پھر حشر و نشر نہیں ہوتا اور نہ نیک و بد اعمال کی کوئی جزا سزا ملتی ہے۔

اس سورۃ میں زیادہ تر انہی تین امور پر روشنی ڈالی ہے اور حضرت انسان کو رسالت و توحید اور حشر و نشر کے قائل کرنے کے لئے دلائل دیئے ہیں۔ فرمایا اے لوگو! یہ کتاب تمہارے خدا کی جانب سے نازل کی گئی ہے اور خدائے عزیز و حکیم نے اس میں بڑی قوی اور پر از حکمت باتیں بتلائی ہیں۔ اس کتاب کو نازل کرنے کا مقصد صرف اس قدر تھا کہ انسان کو خدا کی عبادت و اطاعت کے طریقے معلوم ہوں اور اسے اس کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا جائے۔ فرمایا' عبادت و اطاعت بتوں کا حق نہیں۔ بلکہ اس خدائے مطلق کا حق ہے جس کو تم اس وقت پکارا کرتے ہو جب ہر طرف سے مایوس ہو جاتے ہو اور جسے احکم الحاکمین تصور کرتے ہو۔ سنو تمہارا یہ عقیدہ غلط ہے کہ وہ بت تمہیں ہم سے نزدیک تر کر دیتے ہیں۔ یاد رکھو کہ خدا پر کوئی ہستی اثر نہیں ڈال سکتی۔ نہ وہ کسی کا محتاج ہے اور نہ کسی کا محکوم ہے کہ اس کا کہنا ضرور ہی مانے اولاد سے بڑھ کر کسی چیز سے محبت نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد محبت میں بیوی کا درجہ ہے۔ سو خدا کی نہ اولاد ہے اور نہ بیوی وہ قادر مطلق کسی طرح بھی کسی کے سامنے مجبور نہیں اسے پکارنا ہو تو براہ راست پکارو۔ مانگنا ہو تو اسی سے مانگو۔ اس نے نہ صرف انسان کو پیدا کیا بلکہ یہ تمام آسمان و زمین اور یہ

Marfat.com

کائنات عالم سب اسی کی مخلوق ہے اور ہر چیز پوری طرح اس کے قبضے میں ہے دور نہ جاؤ اپنی ہی پیدائش پر غور کر دیکھو تم پیدا ہونے سے پیشتر کئی مدارج طے کرتے ہو۔ مختلف شکلیں اختیار کر کے آخر میں انسان کامل بن جاتے ہو۔ مگر افسوس جس نے تم کو یہ مدارج طے کرائے جس نے تم کو حیات بخشی جو تمہیں زندہ رہنے کے لئے سامان معیشت عطا کرتا ہے۔ تم اس سے منہ موڑ لیتے ہو اور ان کو پکارنے لگتے ہو جو نہ تمہارے رازق ہیں' نہ تمہارے خالق ہیں' نہ تم پر کوئی اور حق ہی رکھتے ہیں۔ دیکھو اگر تم ہماری نعمتوں کا شکریہ ادا نہ کرو۔ ہماری عبادت سے روگردان رہو۔ بتوں کے در پر ناصیہ فرسائی کرتے رہو تو پھر تم آخرت میں ہم سے کیا توقع رکھ سکتے ہو؟ تم خود ہی فیصلہ کر لو کہ ایک انسان بتوں کی پوجا کرتا ہے۔ دوسرا خدا کی وہ خدا کے سامنے دن رات حاضر رہتا۔ اس کے احکام پر چلتا ہے اور اس کی رحمت کا طلبگار رہتا ہے۔ کیا یہ دونوں ایک برابر قرار دیئے جا سکتے ہیں؟ ایک انسان حقیقت حال کو سمجھتا ہے اور دوسرا محض نا آشنا ہے۔ کیا یہ دونوں ایک برابر ہو سکتے ہیں فرمایا' ان باتوں پر غور و خوض کرنا عقلمند انسانوں کا کام ہے اور وہی ان معارف و حقائق میں سبق سیکھ کر خدا کی راہ پر لگنے کی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۰-۲۱:- کہہ دیجئے کہ میرے یعنی خدا کے بندو جو ایمان لا چکے اپنے رب سے ڈرو (یاد رکھو کہ) جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک کام کئے ہیں ان کے لئے نیک انجام ہو گا اور خدا کی زمین وسیع ہے (یاد رکھو کہ) جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں ان کو بے اندازہ اجر و ثواب ملے گا۔ کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اخلاص سے اللہ کی عبادت کروں۔ اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں اول درجہ کا مسلمان بنوں۔ کہہ دیجئے کہ مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں کہہ دیجئے میں اپنے رب کی عبادت اخلاص سے کرتا ہوں۔ سو تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو کہہ دیجئے کہ گھاٹے میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن خسارے میں رکھا۔ سنو! یہی صریح خسارہ ہے۔ ان کے اوپر بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے بھی (آگ کے) سائے۔ یہ وہ عذاب ہے کہ جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو! تم مجھ سے ڈرو وہ لوگ جو ان کی عبادت کرنے سے بچے رہے اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے۔ انہی کے لئے خوشخبری ہے سو میرے ان بندوں

Marfat.com

خوشخبری سنایئے۔ جو کلام الٰہی سنتے ہیں پھر اس کی اچھی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں جو عقلمند ہیں۔ تو کیا وہ جسے عذاب کا حکم ہو چکا۔ کیا آپ اس کو آگ میں سے نکال لیں گے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ ان کے لئے ایسے بالا خانے ہوں گے جن پر اور بالا خانے بنے ہوں گے ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (یہ) اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا کیا تم نے بغور نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں سے بارش نازل کی پھر اس کو زمین کے چشموں میں لایا پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں پیدا کرتا ہے پھر تیار ہو جاتی ہیں سو تم دیکھتے ہو کہ زرد پڑ گئی ہیں پھر انہیں چورا چورا کر دیتا ہے اس میں یقیناً عقلمندوں کے لئے نصیحت ہے۔

شرح:- چونکہ دین اسلام تمام اقوام عالم کے ادیان سے نرالا ہے وہ سب بتوں کو توڑ کر صرف ایک خدا کے سامنے سر جھکانے کا حکم دیتا ہے۔ اور انسان جس بات کا ماننے والا ہو اس کے خلاف کچھ سننے کی تاب نہیں رکھتا لہٰذا جو شخص دین اسلام کی تبلیغ غیر مذاہب میں کرنا چاہے اس کو بے حد مشکلات آج بھی پیش آتی ہیں اور جب اسلام ابھی نیا نیا دنیا کے سامنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا تھا۔ اس وقت تو اور بھی مشکلات تھیں حتیٰ کہ مبلغین کو جلا وطنی کے علاوہ دیگر کئی طرح کی صعوبتیں بھی پیش آتی تھیں۔ جن کو برداشت کرنا انتہائی صبر و تحمل ہی سے ہو سکتا تھا لہٰذا اس رکوع میں ان فرمانبردار بندوں کے نام اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام بھیجا ہے۔ جو خود اسلام و ایمان کو قبول کرنے کے بعد دوسروں کو بھی ان کی دعوت دیتے تھے یا قیامت تک دیتے رہیں گے۔ فرمایا میرے بندو! اب جبکہ تم ایمان لا چکے تمہیں چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرو اور وہ یہ ہے کہ ہر وقت خدا کا خوف پیش نظر رکھو کسی معاملے میں زیادتی سے کام نہ لو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تمہیں بہترین صلہ دیا جائے گا۔ ہاں اگر اسلام کے سلسلے میں تمہیں اتنا تنگ کیا جائے کہ تم ایک جگہ نہ ٹھہر سکو۔ تو مضائقہ نہیں' اللہ کی زمین وسیع ہے۔ دوسری جگہ ہجرت کر جاؤ۔ خدا تمہیں کامیاب و کامران کرے گا اور تمہارے صبر برداشت کا تمہیں بہترین ثمرہ دے گا۔ فرمایا۔ اے پیغمبر! لوگوں کو سنا دیجئے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمام بتوں سے منہ موڑ کر خدا کا ہو رہوں اور اسی کی عبادت کروں اور کامل

Marfat.com

طور پر اس کا فرمانبردار بن کر رہوں۔ کیونکہ اگر میں کسی امر میں بھی خدا کی نافرمانی کروں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ قیامت کے دن کیا کروں گا۔ لہٰذا تم بھی اسی کی عبادت کرو۔ اگر اس کے سوا کسی اور کی عبادت کرو گے تو خود بھی مصیبت میں پڑو گے اور دوسروں کو بھی مصیبت میں ڈالو گے۔ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ جلو گے اور طرح طرح کے عذاب جھیلو گے۔ فرمایا جو لوگ ان معبودان باطلہ اور خود ساختہ بتوں کو چھوڑ کر خدائے یگانہ کی عبادت کی طرف لگ جاتے ہیں اور اس کے بندے ہو جاتے ہیں وہ خوشخبری کے مستحق ہیں۔ فرمایا ان لوگوں کی خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ اگر ان کے سامنے دو باتیں پیش کی جائیں ایک اچھی اور ایک بری تو ان کی نگاہ انتخاب ہمیشہ اچھی بات پر پڑے گی۔ پھر کیا ایسے آدمی ان لوگوں کے برابر سمجھے جائیں گے جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔ ایسے لوگ جو عذاب کے مستحق ہوں۔ ان کو آتش جہنم سے کوئی بھی نہیں نکال سکتا۔ مگر جو لوگ خدا سے ڈر کر اسی ایک کی عبادت کرتے رہے ان کو باغ جنت میں ایسے ایسے عالی شان محلات عطا کئے جائیں گے جو اپنی نظیر آپ ہوں گے۔ فرمایا یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اس کا وعدہ کبھی غلط نہیں ہوتا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بے ثباتی بیان کر کے انسان کو اس سے نفرت دلائی ہے اور حشر و نشر کا یقین دلا کر آخرت کے سنوارنے کی تاکید کی ہے۔ فرمایا دیکھو کہ کس طرح پانی آسمانوں سے نازل کیا جاتا ہے۔ پھر وہ کس طرح زمین میں پیوست ہو جاتا اور اس میں کیسے گم ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں رنگا رنگ کی کھیتیاں اس میں پانی کے طفیل اگتی ہیں اور لہلہا کر آنکھوں کو لبھاتی اور دل کو خوش کرتی ہیں۔ پھر ایک وقت آتا ہے جب یہ خوشنما کھیتیاں خشک ہو کر گھاس پھوس بن جاتی ہیں اور خستہ ہو کر بالآخر خاک میں مل جاتی ہیں۔ بالکل یہی حالت انسان کی ہے۔ وہ بھی پانی کے ایک قطرے سے پیدا ہوتا ہے اور جب جوان ہوتا ہے تو اس کی خوبصورتی اور رعنائی کا منظر بھی قابل دید ہوتا ہے پھر بوڑھا ہو کر مرجاتا ہے اور اس کا جسم خاک کے ساتھ مل کر خاک ہو جاتا ہے اور نام و نشان تک مٹ جاتا ہے۔ فرمایا عقلمندوں کے لئے اس تمثیل میں صدہا نشانات عبرت ہیں۔ ہے کوئی جو سوچے اور سمجھے؟

ترجمہ آیات ۲۲-۳۱:- پھر کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کیلئے کھول دیا ہو اور بدیں وجہ وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی میں ہو (گمراہوں جیسا ہوگا) سو جن

Marfat.com

لوگوں کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے (غافل ہونے کے سبب سے) سخت ہیں ان کے لئے خرابی ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے جس کی باتیں باہم ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی گئی ہیں جن سے وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے بدن اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے نرم ہو جاتے ہیں یہ اللہ کی رہنمائی ہے جس کو چاہتا ہے اس ہدایت کے ذریعے بہرہ ور کرتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کردے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ کیا وہ شخص جو قیامت کے دن اپنے منہ کو سخت عذاب کی ڈھال بنالے گا (وہ نجات پانے والے کے برابر ہے) اور ظالموں سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے کمایا اس کا مزہ چکھو جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا۔ سو ان پر ایسے طور عذاب آیا جو ان کے خیال میں بھی نہ تھا پس اللہ نے ان کو دنیا ہی میں ذلت کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب یقیناً" اس سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ اے کاش! ان کو علم ہوتا اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے یقیناً" ہر طرح کا انداز بیان اختیار کیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ ہم نے قرآن عربی میں نازل کیا ہے جس میں کوئی بھی کجی نہیں تاکہ یہ لوگ پاکبازی اختیار کریں۔ اللہ نے ایک ایسے غلام کی مثال بیان کی ہے جس کی ملکیت میں کئی جھگڑالو شریک ہیں اور ایک ایسے شخص کی مثال بھی بیان کی ہے جو ایک شخص کی ملکیت ہے کیا دونوں کی حالت برابر ہے۔ سب حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے مگر ان میں سے اکثر (اس بات) کو نہیں جانتے۔ بلاشبہ آپ کو بھی مرنا ہے اور یہ بھی بیشک مرنے والے ہیں۔ پھر بیشک تم سب قیامت کے دن اپنے جھگڑوں کو خدا کے سامنے پیش کرو گے۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قلب سلیم کسے کہتے ہیں اور مسلمان کے دل میں کیا خوبی پائی جاتی ہے۔ فرمایا جس انسان کا سینہ اللہ فراخ کردے۔ اس کے دل میں خدائی نور جلوہ گر ہونے لگتا ہے اور قبول ہدایت میں اسے ذرہ برابر تکلف نہیں ہوتا اور جس سینہ میں نور حقانیت کی جلوہ گری نہ ہو وہ تاریک اور سخت ہو جاتا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ سخت دلی کے پلید مرض سے انسان کو شفا دینے کی خاطر ہم نے قرآن مجید کو نازل کیا ہے اس کو سمجھ کر تلاوت کرنے والے کے دل میں اللہ کا نور جلوہ گر ہونے لگتا ہے جس سے اس کا دل نرم ہو جاتا ہے۔ فرمایا قرآن کی زبان اس کا کلام اور اس کا انداز بیان ایسا

Marfat.com

نرالا ہے جیسا خالق مخلوق سے نرالا ہے۔ کوئی کتاب کوئی تحریر اور کوئی تقریر اس کا مقابلہ نہیں کرپاتی۔ وہ فصاحت و بلاغت اور محاسن معنوی و صوری کی فراوانی کے لحاظ سے بالکل لاثانی ہے۔ اس کے الفاظ میں یہ اثر ہے کہ انہیں سن کر خدا سے خوف کھانے والے یوں لرزہ براندام ہو جاتے ہیں کہ گویا رعشہ طاری ہے جوں جوں وہ اسے سنتا ہے اس کا دل ذکر الٰہی سے مانوس ہو جاتا ہے۔ اور جسم کے روئیں روئیں میں جمال حق کا اثر نفوذ کر جاتا ہے۔ فرمایا یہ ہی اللہ کی ہدایت جسے مل گئی وہ خوش نصیب ہے اور جو بدبخت گمراہ ہو جائے اور خدا اس کی گمراہی پر مہر لگا دے اس کو کوئی راہ ہدایت پر لگا نہیں سکتا۔ فرمایا اگر انسان قیامت کے دن دوزخ کے عذاب سے بچنے کا خواہاں ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن پر عمل کرے۔ کیونکہ وہ ظالم لوگ جنہوں نے قرآن کی تعلیمات پر چلنے کی پرواہ نہیں کی ان سے کہا جائے گا کہ جاؤ اپنے افعال بد کا مزہ چکھو۔ فرمایا کئی قومیں دنیا میں ایسی گزر چکی ہیں جو احکام الٰہی پر نہیں چلیں مگر جب ان پر عذاب آیا تو ایک دم انہیں فنا کر کے چھوڑ گیا۔ دنیا میں بھی انہوں نے ذلت و رسوائی کا مزہ چکھا اور آخرت کا عذاب بھی مول لے لیا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے انسان کو سمجھانے کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے تاکہ لوگوں کو قرآن کا مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو۔ فرمایا قرآن کریم عربی زبان میں اس لئے نازل ہوا کہ اس میں کجی نہیں۔

اس کے باوجود جو لوگ قرآن کریم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور خواہ مخواہ آپس میں جھگڑتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان کا فیصلہ کیا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۳۲-۴۱:- اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے اللہ پر جھوٹ بولا اور جب سچی بات اس کے پاس آگئی تو اس نے اسے بھی جھٹلایا۔ کیا دوزخ میں منکروں کا ٹھکانا نہیں۔ اور جو شخص پیغام لایا اور جنہوں نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ متقی ہیں وہ جو کچھ چاہیں گے انہیں ان کے رب کے یہاں ملے گا۔ یہ ہی صلہ نیکو کاروں کا۔ تاکہ اللہ ان سے ان کے برے عملوں کو دور کر دے اور جو نیک کام انہوں نے کئے ہیں ان کا انہیں نیک بدلہ دے۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں اور یہ لوگ آپ کو ان معبودوں سے ڈراتے ہیں جو اس کے ماسوا ہیں اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جس کو اللہ نے ہدایت دی اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا

Marfat.com

اللہ زبردست (اور) بدلہ لینے والا نہیں؟ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے (ان سے پوچھنا چاہئے کہ) تمہاری کیا رائے ہے کہ جن معبودوں کو اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ اگر اللہ مجھے تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اس کی دی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر وہ مجھ پر مہربان ہونا چاہے تو وہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں۔ کہہ دیجئے میرے لئے تو اللہ ہی کافی ہے توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ میں اپنی جگہ کام کر رہا ہوں۔ سو تمہیں جلدی ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس پر رسوا کن عذاب آتا ہے اور کس پر دائمی عذاب نازل ہوتا ہے۔ بلاشبہ ہم نے لوگوں کے لئے آپ پر حق و صداقت سے کتاب نازل فرمائی ہے جو ہدایت سے بہرہ مند ہو گا تو اپنے فائدے کے لئے اور جو گمراہ ہو جائے گا تو اس کا گمراہ ہونا بھی اسی کے لئے باعث نقصان ہے۔ اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں قرآن پاک کے چند فضائل اور قیامت کے مختصر سے واقعات بیان فرمائے تھے اور بتایا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون حق سے برگشتہ ہے۔ فرمایا کہ سب سے زیادہ ظالم وہ شخص ہے جو جھوٹ موٹ باتیں خدا کے متعلق کہتا پھرے۔ اور جب سچی باتیں اس کو پہنچائی جائیں تو وہ اس کے ماننے سے انکار کر دے۔ مثلاً جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ کا بیٹا ہے اور اس کی بیوی بھی ہے اور فرشتے اور جن اس کی بیٹیاں ہیں اور فلاں فلاں کے اختیار میں اس نے اپنا کارخانہ قضا و قدر دے رکھا ہے۔ لغو بے ثبوت اور صریح دروغ ہے جو لوگ ان باتوں کو مانتے ہیں ان کے پاس ان کا کیا ثبوت ہے ایسی باتوں کے ماننے والوں کے پاس جب اللہ کا رسول کلام الٰہی بیان کرتا اور ان کو اصلیت سے آگاہ کرتا ہے تو وہ نہیں مانتے اور نہ اللہ کے احکام پر چل کر اپنی اطاعت کا ثبوت دیتے ہیں۔ فرمایا ایسے لوگ ہی ہمارے نزدیک کافر کہلاتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس وہ لوگ جو توحید کی تبلیغ کرتے اور نیکوکاری کی طرف آنے کی لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ نیز جو لوگ ان کو مانتے، احکام الٰہی پر چلتے اور نیک زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا کا ڈر ہے ایسے ہی لوگ ہمارے نزدیک متقی کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ جو کچھ چاہیں گے وہی ان کو خدا کے ہاں میسر آئے گا۔ ان سے اگر کوئی خطا یا لغزش بھی سرزد

Marfat.com

ہوئی ہو تو وہ معاف کر دی جائے گی اور نیک اعمال کے بدلے انعامات دیئے جائیں گے۔

اس کے بعد بت پرستوں اور مشرکوں سے پوچھا ہے کہ تم جو خدا کو چھوڑ کر بتوں کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہو۔ اور ان سے حاجت روائی چاہتے ہو تو کیا اس ذلت پر تم لوگ خوش ہو؟

کہنے والے یہ سمجھتے تھے کہ بتوں کی مخالفت سے ان کا غصہ بھڑکے گا اور حضور کو اس سے نقصان پہنچے گا فرمایا یہ بات غلط ہے اس طرح کے سب اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے پوچھنا چاہئے کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا کون ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ خدا! پھر پوچھنا چاہئے کہ اگر تم کو خدا کوئی بیماری لگا دے یا کسی مصیبت میں ڈال دے تو کیا تمہارے بت اس بیماری یا مصیبت کو دور کر سکتے ہیں۔ یا اگر خدا تم پر کوئی مہربانی کرنا چاہے اور اپنے انعامات سے تمہیں نوازنا چاہے تو ہے کوئی جو اسے روک سکے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر تمہارا ان بتوں کی نسبت ماننا، ان کے چڑھاوے چڑھانا، ان کی طرف منہ کر کے سجدہ کرنا اور ان کو مصیبت کے وقت پکارنا کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا یہ ظلم و ناانصافی پر مبنی نہیں ہے؟ کہہ دیجئے کہ یہ ان کی شان نہیں ہے متقی تو ہر حال میں خدا پر اعتماد کرتا ہے۔ مصیبت کے وقت بھی اسی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور خوشی کے وقت اسی کا شکر گزار ہوتا ہے۔

ترجمہ آیات ۴۲ - ۵۲:- اور اللہ روحوں کو ان کی موت کے وقت اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے اور ان روحوں کو بھی جو موت سے دوچار نہیں ہوئیں نیند کے وقت موت کا حکم صادر فرماتا ہے ان کو ٹھہرا لیتا ہے اور دوسری روحوں کو وقت مقررہ تک کے لئے پھر بھیج دیتا ہے بیشک اس میں غور و فکر کرنے والے لوگوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں۔ کیا انہوں نے اللہ کے سوا اور سفارش کرنے والے تجویز کر رکھے ہیں کہیئے کہ اگرچہ وہ کسی بات کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ (کسی چیز کو) سمجھتے ہوں تو بھی ان کو اپنا سفارشی ہی سمجھیں گے۔ کہہ دیجئے کہ سفارش تمام تر اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت کا مالک ہے پھر اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور جب خدائے یگانہ کا نام لیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے جب

Marfat.com

اللہ کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ اسی وقت خوش ہو جاتے ہیں کہہ دیجئے اے اللہ آسمانوں کی اور زمینوں کی پیدا کرنے والے (کائنات کے) چھپے ڈھکے اور ظاہر و باطن حالات سے آگاہ تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا۔ جن میں ان کو اختلاف ہے اور اگر ان ظالموں کے پاس دنیا کی تمام چیزیں ہوں اور ان کے ساتھ اتنی اور بھی ہوں پھر تو یہ ان سب چیزوں کو قیامت کے روز سخت عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے دے ڈالیں گے (تو ہرگز قبول نہ کی جائے گی) اور اللہ کی طرف سے ان کے سامنے وہ چیز رونما ہو جائے گی جس کا ان کو وہم و گمان تک نہ تھا اور وہ سب برے کام بھی ان کے سامنے رونما ہوں گے جن کا انہوں نے ارتکاب کیا اور ان کی ہنسی مذاق انہیں کو آگھیرے گی۔ تو جس وقت انسان کو تکلیف پہنچتی ہے وہ ہم کو پکارنے لگتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی خاص نعمت سے بہرہ ور کرتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ نعمت تو مجھے اپنے علم کی وجہ سے ملی ہے (ایسا نہیں ہے) بلکہ یہ ایک آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ یہی بات ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں۔ سو ان کی کوششیں ان کے کچھ کام نہ آئیں پھر ان کی بد اعمالیاں ان کے آگے آئیں اور جو لوگ ان میں سے ظالم ہیں سبھی عنقریب اپنی بد عملیوں کی سزا پائیں گے اور یہ اللہ کو ہرا نہیں سکتے۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ جس کے لئے چاہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ کر دیتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

شرح:۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی روز مرہ کی حالت اور اس کی نیند کے منظر کو سامنے لا کر اپنی قدرت کاملہ کا ثبوت دیا ہے۔ فرمایا موت کے وقت اللہ ہی روحوں کو قبض کرتا ہے اور بدن سے نکالتا ہے اور جو زندہ ہیں ان کی روحیں وہ نیند کے وقت قبض کرتا ہے جس سے وہ کوئی ظاہری کام نہیں کر سکتے۔ یعنی کھانا پینا، دیکھنا، چلنا، لینا، دینا کچھ ان سے نہیں ہو سکتا۔ مردے کی طرح پڑے رہتے ہیں۔ مگر خواب میں وہ ایسی باتیں دیکھتا ہے جو عالم برزخ کی زندگی کا نمونہ ہیں اور جن سے عذاب قبر وغیرہ کا صحیح اندازہ لگ سکتا ہے۔ نیز مومنوں کو رویائے صادقہ کے ذریعہ بیشمار نشانیاں اور حقائق کا اظہار کر دیا جاتا ہے جن سے عین الیقین کا درجہ حاصل ہو کر ان کے ایمان کامل ہوتے ہیں۔ لیکن جن

Marfat.com

کو مار رہا ہوتا ہے ان کی روحیں روک لیتا ہے چنانچہ وہ اس بدن خاکی میں دوبارہ نہیں آنے پاتیں۔ شاہ عبدالحق صاحب نے نفس انسانی کو جوہر روحانی سے تعبیر فرمایا ہے ان کے نزدیک اسی جوہر نور کی مکمل منیا پاشی کا نام زندگی ہے اور ناقص کا نام نیند اور کلی انقطاع موت۔ یہ نیند اور موت' زندگی اور اس کے مشغلے' اپنے انداز عبرت و بصیرت کے کئی نشان رکھتے ہیں۔ وہ خدا جس نے زندگی کا یہ باریک نظام قائم کیا ہے وہی لائق عبادت ہے اس کو پوجو اور اسی کی پرستش کرو۔ اور اگر تم بتوں اور خود ساختہ خداؤں کی عبادت اس لئے کرتے ہو کہ وہ تمہاری سفارش کریں گے تو تمہارا یہ خیال بھی غلط ہے۔ سفارش بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جس کے حق میں چاہے سفارش کی اجازت دے اور جس کے حق میں چاہے نہ دے۔ فرمایا ایسے لوگوں کی حالت اکثر یہ ہوا کرتی ہے کہ جب ان کو کلام الٰہی سنایا جاتا ہے تو ان کی طبیعت میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور جب دنیاوی باتیں اور قصے کہانیاں سنائی جائیں تو ان کے دل خوش ہو جاتے ہیں۔ فرمایا! جو لوگ بت پرستی اور شرک سے باز نہ آئیں تو تم ان کے سامنے خدا سے التجا کرو۔ کہ خدایا تو جو ظاہر و باطن کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دے جن میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں فرمایا دنیا میں رہتے ہوئے ان ظالموں کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ آخرت میں کیا حال ہوگا۔ اگر وہ لوگ جو آج بت پرستی اور شرک و کفر کا شکار ہیں۔ تمام کائنات ارضی اور اتنی ہی ایک اور کائنات کے مالک ہوں۔ اور قیامت کے دن خدا کے عذاب سے یہ سب کچھ دے کر بھی بچنا چاہیں تو نہیں بچ سکتے۔ اس دن ان کو اپنی برائیاں معلوم ہو جائیں گی اور جن باتوں کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے ان کی حقیقت ان کو معلوم ہو جائے گی۔ اس کے بعد حضرت انسان کی نفسیاتی کیفیت کو بیان فرمایا ہے کہ جب اپنی تکلیف کا احساس ہوتا ہے تو ہمارے سامنے جھکتا ہے اور جب وہ تکلیف دور ہو جاتی ہے تو پھر اپنے کاموں میں مصروف ہو کر ہمیں بالکل بھلا دیتا ہے۔

ترجمہ آیات ۵۳ - ۶۳:- کہہ دیجئے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کیں ہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا (بیشک) اللہ سب گناہ معاف کر دیتا ہے وہ یقیناً "بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کے تابع فرمان رہو۔ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آنا زل ہو پھر اس وقت تمہاری کوئی مدد نہ ہو

Marfat.com

سکے گی اور پیشتر اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آنازل ہو اور تمہیں اس کا پتہ بھی نہ ہو۔ تم ان بہترین باتوں کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہیں یہ نہ ہو (کہ پھر) کسی کو کہنا پڑے کہ واحسرتا میں نے اللہ کی جانب سے بڑی کوتاہی کی اور میں تو محض ہنسی مذاق ہی میں مبتلا تھا۔ یا کہنے لگے اگر اللہ میری رہنمائی کرتا تو میں یقیناً پاکبازوں میں سے ہوتا۔ جب عذاب کو دیکھے تو کہنے لگے کہ اگر ایک بار میں اور دنیا میں جا سکتا تو نیکو کاروں میں ہوتا۔ کیوں نہیں تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو نے ان کو جھٹلایا اور غرور کیا اور کافروں میں شامل رہا۔ اور قیامت کے دن آپ ان لوگوں کو دیکھئے گا جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہوگا کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے کیا جہنم میں متکبر لوگوں کا ٹھکانا نہیں؟ اور اللہ ان لوگوں کو جو پرہیزگار ہیں ان کے امن کی جگہ پہنچا دے گا۔ نہ ان کو تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ اللہ ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ آسمانوں کی اور زمین کی کنجیاں اسی کے قبضے میں ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیات کو ماننے سے انکار کیا وہی خسارے میں پڑے ہیں۔

شرح:۔ اس رکوع میں ان بندگان خدا کے نام ایک پیغام مسرت ہے جنہوں نے اپنی زندگیوں کا کچھ حصہ خدا کی نافرمانی اور شرک و بت پرستی میں گزارا ہے۔ مگر ایک دن جب ان کو اپنی غلطی اور حقیقت کا احساس ہو جاتا ہے تو وہ پچھتانے لگتے ہیں۔ اور اپنی افعال بد کے پیش نظر مایوس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں کہ ان گناہوں اور سیاہ کرداریوں کے ہوتے ہوئے ہماری نجات کیسے ممکن ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! خدا سے کبھی مایوس نہ ہونا۔ اس کا در رحمت ہر وقت کھلا ہے۔ خواہ تم کسی مذہب پر رہے۔ خواہ تم نے کسی حالت میں زندگی گزاری خواہ تم برے کام کرتے رہے۔ مگر جب بھی تم گزشتہ گناہوں کی معافی مانگ کر آئندہ کے لئے نیکو کار بن جانے کا اقرار کرو گے تو تمہارے لئے دریائے رحمت کھول دیئے جائیں گے۔ سو! موت آنے اور عذاب دوزخ کے مستوجب قرار دیئے جانے سے پہلے پہلے جس طرح ہو سکے خدا کی طرف رجوع کر لو اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ۔ ورنہ جب موت آئے گی اور عذاب جہنم آنکھوں کے سامنے لا کر دکھا دیا گیا تو پھر توبہ استغفار اور رجوع و ایمان کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اگر تمہاری تمام زندگی بھی گناہوں میں گزر گئی ہو تو آخری وقت ہی میں مگر موت سے پہلے پہلے توبہ کر لو۔ اور خدائے تعالیٰ کے احکام پر عمل

Marfat.com

کرنا شروع کر دو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ایام زندگی غفلت و خواب میں گزر جائیں اور آخرت میں عذاب دوزخ دیکھ کر سرد آہیں بھرنے اور پچھتانے لگو۔ یا یہ کہنے لگو کہ ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے موت آجانے کے بعد کوئی حسرت آرزو پوری نہ ہوگی۔ بس وقت کہا جائے گا کہ یہ تمام باتیں تمہیں پہلے ہی بتائی گئی تھیں مگر تم نے سچ نہ مانا اور منکر ٹھہرے قیامت کے دن ان منکرین حق کے چہرے سیاہ ہوں گے اور ان کا تکبر و غرور ان کے آگے آئے گا اور انہیں دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ مگر جو لوگ خدا سے ڈرتے رہے تھے ان کو فلاح" کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ ان کو غم کھانا پڑے گا۔ آخر میں ارشاد ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز کو اس نے پیدا کیا اور پیدا کرنے کے بعد اس کی بقا و حفاظت کا ذمہ دار بھی وہی ہوا اور زمین و آسمان کی تمام چیزوں میں تصرف و اقتدار بھی اسی کو حاصل ہے۔ کیونکہ سب خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ پھر ایسے خدا کو چھوڑ کر انسان کہاں جائے۔ چاہئے کہ اسی کے غضب سے ڈرے اور اسی کی رحمت کا امیدوار رہے۔ کفر و ایمان اور جنت و دوزخ سب اسی کے زیر تصرف ہیں۔ اس کی باتوں سے منکر ہو کر آدمی گھاٹا نہیں کیا اس سے منحرف ہو کر آدمی کسی فلاح کی امید رکھ سکتا ہے۔

ترجمہ آیات ۶۴-۷۰:- کہئے! اے جاہلو! کیا تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں اللہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی عبادت کروں اور آپ کی طرف اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف وحی بھیجی جا چکی ہے۔ اگر تم نے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا تو تمہارے عمل اکارت جائیں گے اور تم نقصان اٹھاؤ گے۔ نہیں بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرنا اور شکر گزاروں میں رہنا اور لوگوں نے اللہ کی جیسی قدر کرنا چاہئے تھی نہیں کی۔ اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی ایک مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے وہ پاک ہے اور ان کے شرک سے بلند ہے۔ اور صور پھونکا جائے گا تو آسمان اور زمین کے سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے۔ مگر جس کو خدا چاہے پھر دوبارہ اس میں پھونکا جائے گا تو تمام لوگ دفعہ" کھڑے ہو جائیں گے اور دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال نامے لا کر رکھ دیئے جائیں گے اور نبیوں اور شہیدوں کو پیش کیا جائے گا اور ان کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوگا اور ان پر ذرا ظلم نہ ہوگا۔ اور ہر نفس کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کیا ہوگا اور جو

Marfat.com

کہ وہ کرتے ہیں وہ خوب جانتا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے کسی اور کی فرمانبرداری کرنا شرک ہے اور ہم نے ابتدائے آفرینش ہی سے اپنے رسولوں اور پیغمبروں کے ذریعہ بنی آدم کو یہ حکم دیدیا تھا کہ جو کوئی اللہ سے شرک کرے گا اس کے نیک اعمال بھی اکارت جائیں گے اور آخرت میں وہ خسارہ اٹھائے گا۔ فرمایا کہ دنیا کو پیغام سنا دو کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنا اس کا شکر بجالانے کے مترادف ہے اور اس کا حق پہچاننا یہی ہے کہ کماحقہ' اس کی عبادت کی جائے یاد رکھو کہ خدا وہ قادر مطلق ہے کہ قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان کاغذ کی طرح لپٹے ہوئے اس کے ہاتھ میں ہوں گے۔ وہ جب قیامت برپا کرنا چاہے گا تو ایک دفعہ صور پھونکا جائے گا اس وقت آسمان و زمین کی تمام مخلوق بیہوش ہو جائے گی پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو جو بے ہوش تھے وہ ہوشیار ہو جائیں گے اور جو قبروں میں مرے پڑے ہوں گے وہ قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور تمام زمین خدا کے نور سے منور ہو جائے گی۔ پھر ہر شخص کا اعمال نامہ اس کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اور نبیوں اور شہیدوں کو بطور گواہ پیش کر کے ہر شخص کا فیصلہ کیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

ترجمہ آیات ۷۱-۷۵:- اور کافروں کو جہنم کی طرف گروہ در گروہ کر کے لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ دوزخ کے پاس آجائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان کو اس کے محافظ فرشتے کہیں گے کیا تم میں سے تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے رب کے احکام پڑھ پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں (مگر) کافروں کے حق میں عذاب کی بات پوری ہو کر رہی۔ کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ یہاں ہمیشہ رہو گے۔ سو متکبروں کا ٹھکانا برا ہے اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں جنت کی طرف گروہ گروہ کر کے روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ جنت کے پاس آئیں گے تو اس کے دروازے کھلے ہوں گے اور اس کے محافظ فرشتے انہیں کہیں گے تم پر سلامتی ہو' خوش رہو پھر اس میں ہمیشہ کے لئے جا داخل ہو۔ اور وہ پکار اٹھیں گے کہ تمام حمد و ثنا اس اللہ کے لئے زیبا ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہمیں

Marfat.com

زمین (جنت) کا وارث بنایا۔ اس جنت میں جہاں ہم چاہیں رہیں سو (نیک) عمل کرنے والوں کا اجر کیسا اچھا ہے اور تم دیکھو گے کہ فرشتے عرش کے گرداگرد حلقہ باندھے موجود ہیں۔ اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں اور ان کے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تمام حمد و ثنا اللہ ہی کے لئے زیبا ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں حشر و نشر اور جزا و سزا کا ذکر تھا۔ یہاں وہ منظر کھینچ کر دکھایا گیا ہے جب ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا نتیجہ سن لے گا اور جس کو سزا کا حکم ہوگا وہ جہنم کی طرف ہانکا جائے گا اور جس کے لئے جزائے نیک کا حکم ہوگا۔ وہ جنت کی طرف روانہ کیا جا رہا ہوگا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ فیصلہ ہونے کے بعد مجرموں کو گروہ در گروہ بنا کر جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ کیا تمہارے پاس خدا کے بھیجے ہوئے ایسے رسول نہ آئے تھے۔ جنہوں نے تم کو خدا کے احکام سنائے ہوں اور اس دن کا نقشہ کھینچ کر بتایا ہو۔ وہ جواب دیں گے کہ رسول تو ضرور آئے تھے اور انہوں نے بتایا بھی سب کچھ تھا مگر ہم نے نہ مانا آخر خدا کی بات پوری ہوئی اور عذاب کا حکم ہم کافروں پر ثابت ہو کر رہا۔ اس پر پاسبان جواب دیں گے کہ تم نے غرور میں آکر اللہ کی بات نہ مانی۔ اب ہمیشہ دوزخ میں پڑے اس کا مزہ چکھتے رہو۔ اسی طرح ان لوگوں کی جماعتوں کی جماعتیں جنت کی طرف روانہ کی جائیں گی جو دنیا میں اپنے خدا سے ڈرے اور تقویٰ و طہارت پر قائم رہے وہ جب جنت کے دروازوں پر پہنچیں گے تو وہاں کے پاسبان فرشتے ان کا استقبال کریں گی ان کو خوش آمدید کہیں گے اور دعا دیتے ہوئے عرض کریں گے کہ داخل ہو جایئے اور خوشی سے رہئے۔ اس پر تمام اہل جنت خدا کا شکر بجا لائیں گے اور کہیں گے کہ صد ہزاروں حمد و ثنا کے لائق ہے وہ اللہ جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اس سرزمین کا ہمیں مالک بنا دیا اور اجازت دی کہ ہم جہاں چاہیں رہیں فرمایا۔ اس دن جب حق تعالیٰ حساب کتاب کے لئے نزول اجلال فرمائیں گے۔ فرشتے عرش کے گرداگرد حلقہ باندھے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہوں گے اور تمام بندوں میں ٹھیک ٹھیک انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا۔ جس پر ہر طرف سے جوش و خروش کے ساتھ الحمد للہ رب العلمین کا نعرہ بلند ہوگا۔

Marfat.com

۴۰ سورۃ المومن ۶۰

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ۵۶ اور ۵۷ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں اس میں پچاسی آیات مبارکہ اور نو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۹:- کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو سب پر غالب اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔ گناہ بخشنے اور توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا مقدور والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں سب کو اسی کے پاس جانا ہے اللہ کی آیتوں میں سوائے ان لوگوں کے جو کافر ہیں کوئی ناحق جھگڑا نہیں کرتا۔ سو ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ ان سے پہلے نوح کی قوم نے (آیات الہیہ کو) جھٹلایا اور ان کے بعد اور گروہوں نے بھی اور ہر امت نے اپنے رسول کو پکڑنا چاہا اور ناحق جھگڑنے لگے تاکہ حق کو ناچیز قرار دیں پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔ سو (تم جانتے ہو کہ) میں نے کیسا سزا دی اور اس طرح تیرے رب کی بات ان لوگوں کے حق میں پوری ہو گئی جنہوں نے وطیرۂ کفر کو اختیار کیا کہ وہ یقیناً دوزخی ہیں وہ (فرشتے) جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے اور جو اس کے گرداگرد ہیں وہ اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے جو مومن ہیں بخشش طلب کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو محیط ہے سو تو ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے پروردگار! اور ان کو ان ہمیشہ کے باغوں میں داخل کر دے جن کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور ان کے باپ دادا میں سے جنہوں نے نیک کام کئے تھے ان کو بھی اور ان کی بیویوں کو اور ان کی اولاد کو بھی۔ بیشک تو غالب اور حکمت والا ہے۔ اور ان کی برائیوں کو درگزر کر جن کی برائیوں کو تو نے آج کے دن درگزر کیا بیشک اس پر تو نے (بڑی) مہربانی کی اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ میں اپنے بندوں کے گناہ ہمیشہ معاف

Marfat.com

کرتا اور ان کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ بشرطیکہ وہ توبہ کریں اور غلط کاریوں کو چھوڑ دیں۔ فرمایا کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور بالآخر سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اس واسطے میں اپنے بندوں کو مایوس نہیں کرتا اور ان کو راہ راست پر لانے کے لئے ہمیشہ اپنے نشانات حق دکھلاتا رہتا ہوں۔ مگر جن لوگوں نے کفر و انکار کو اختیار کر رکھا ہے وہ خدا کے نشانات کے بارے میں بلاوجہ جھگڑا کرتے اور ان کو ماننے سے انکار کرتے جاتے ہیں۔ ابتدائے عالم سے لے کر اب تک کئی قومیں خدا کے احکام و نشانات کو جھٹلا کر برباد و ہلاک ہو چکی ہیں۔ ایسی تمام اقوام نے اپنے اپنے پیغمبروں کو ستایا اور انہیں تنگ کیا اور جھگڑے ان کے ساتھ چھیڑ دیئے۔ جس پر ہم نے ان کو سزا دی اور بڑی بڑی سزا دی اور اس بات کو سچ کر دکھایا کہ وہ واقعی اہل دوزخ سے تھے۔ اس کے برعکس جو لوگ نشانات حق کو مانتے اور اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ان کے گناہوں کے لئے مغفرت چاہتے ہیں اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کر کے اس سے التجا کرتے ہیں۔ کہ اے ہمارے رب ان لوگوں کو اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے اور ان کے گناہوں کو معاف کر دے۔ خدایا! تو ان کو جنت میں داخل کر دے جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور ان کے نیک باپ دادوں بیویوں اور بچوں کو بھی ان کے ساتھ جنت میں جگہ دے اور اپنے عذاب سے بچا لے۔ فرمایا جو شخص اس دن عذاب سے بچ گیا۔ حقیقتاً اللہ کی رحمت اسی پر ہے اسی کی زندگی کامیاب زندگی سمجھی جائے گی۔

ترجمہ آیات ۱۰-۲۰:- ان لوگوں کو جو کافر ہیں پکار کر کہا جائے گا کہ اللہ کی بیزاری اس بیزاری سے بڑھ کر تھی جو تم کو اپنے آپ سے تھی۔ کہ جب تم کو ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تم انکار کر دیتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ خدایا! تو نے ہمیں دو دفعہ مارا اور دو دفعہ زندہ کیا۔ ہم نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا سو کیا (اب یہاں سے) نکلنے کی کوئی صورت ہے یہ اس واسطے ہے کہ جب خدائے یگانہ کو پکارا جاتا تھا تو تم اس سے انکار کر دیا کرتے تھے اور اس کے ساتھ شرک کیا جائے تو تم مان لیتے تھے۔ سو آج فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے جو برتر و توانا ہے۔ وہی ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے روزی اتارتا ہے اور وہی نصیحت سے بہرہ مند ہوتا ہے جو خدا کی طرف رجوع ہو۔ سو تم اللہ کی عبادت نہایت اخلاص سے کرو اگرچہ یہ کافروں کو ناگوار ہو۔ وہ بلند مرتبہ ہے

Marfat.com

عرش کا مالک ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل کرتا ہے تاکہ وہ اس دن سے ڈرائے جن میں ملاقات ہوگی۔ جس دن کہ وہ (قبروں سے) باہر آئیں گے اللہ سے ان کی کوئی بات مخفی نہ ہوگی اور پوچھا جائے گا کہ آج کس کی حکومت ہے (ہر طرف سے جواب آئے گا کہ) خدائے یگانہ وغالب کی۔ آج ہر متنفس کو اس چیز کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتا رہا۔ آج کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔ یقین رکھو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اور ان کو اس دن سے ڈرائیے جو چلا آرہا ہے۔ جس دن کلیجے گھٹ کر منہ کو آنے لگیں گے ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا نہ سفارش کرنے والا کہ جس کی بات مانی جائے۔ وہ آنکھوں کی خیانت سے بھی واقف ہے اور ان باتوں سے بھی جو ان کے سینوں کے اندر پنہاں ہیں۔ اور اللہ حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور اللہ کے سوا وہ جن کو پکارتے ہیں وہ کچھ فیصلہ بھی نہیں کر سکیں گے بلاشبہ اللہ وہ ہے جو سب کی سننے والا اور ہر ایک کو دیکھنے والا ہے۔

شرح:- فرمایا جن لوگوں نے احکام و نشانات الٰہی کو ماننے سے انکار کر دیا ہے وہ قیامت کے روز اپنے اعمال کی سزا پا چکنے کے بعد سخت ناراض اور ناخوش ہوں گے۔ تب ان کو پکار کر سنایا جائے گا کہ دنیا میں جب تم کو ایمان لانے کی دعوت دی جایا کرتی تھی اور تم اسے ٹھکرا دیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ بڑا ناراض اور ناخوش ہو جایا کرتا تھا۔ مگر تم نے اس کی ناراضی اور اس کے غصے کی کوئی پرواہ نہ کی تھی۔ آج خدا بھی تمہاری ناخوشی کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ جاؤ جتنا چاہو جی ہی جی میں جلو، بھنو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے۔ اس پر وہ لوگ عرض کریں گے کہ خدایا! تو نے ہم کو دوبارہ زندہ کیا ہے اور دو بار موت دی ہے اب ہمیں پورا پورا یقین آگیا ہے۔ اگر آج کسی طرح ہمارا چھٹکارا ہو جائے تو ہم دوبارہ ایسی غلطیوں کا ارتکاب نہیں کریں گے ارشاد ہوگا کہ تم کو جو سزا آج دی جا رہی ہے وہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ تم نے خدائے واحد کی عبادت میں شرک کی آمیزش کی تھی جب اس یگانہ کی طرف تم کو بلایا جاتا تھا تو تم نہ آتے تھے اور جب توحید کے ساتھ شرک کی ملاوٹ کر دی جاتی تھی تو تم جھٹ سے کود آتے تھے۔ پس آج اس شرک پرستی کی سزا بھگتو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے نشانات حق دکھاتا اور آسمان سے تمہارا رزق نازل کرتا ہے مگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے علاوہ جن کی عبادت و پرستش کرتے

Marfat.com

ہو بھلا وہ تمہیں کیا دکھاتے اور کیا دیتے ہیں۔ فرمایا ان نتائج پر صرف وہی لوگ پہنچ سکتے ہیں جو اپنے گناہوں پر پشیمان ہوں اور خدا کی طرف رجوع کرلیں۔ سو انسان کو چاہئے کہ وہ نہایت اخلاص سے خدا کی عبادت کرے اگرچہ اس کے وہ بھائی جو حق و صداقت کے منکر ہیں اس کے جذبہ اخلاص و توحید کو برا ہی کیوں نہ منائیں۔ فرمایا وہ خدائے ذوالعرش اپنے عبادت گزاروں کے مدارج بلند کرتا اور جس پر چاہتا وحی نازل کرتا ہے۔ تاکہ لوگوں کو روز قیامت کی سختیوں سے ڈرایا جائے۔ کیونکہ قیامت کا دن وہ ہوگا جب اللہ عزوجل ہر شخص کا نامہ اعمال اس کے سامنے پیش کریں گے اور اس کے اچھے برے تمام اعمال و حالات سے اسے واقف کردیں گے۔ اس دن پوچھا جائے گا کہ دنیا میں ہر شخص فرعون بے سامان بنا بیٹھا تھا۔ اور ہر شخص یہ کہتا اور چاہتا تھا کہ اسی کا حکم دنیا پر چلے۔ آج بتاؤ کہ کس کی عملداری ہے کس کی حکومت ہے۔ اور کون بادشاہ حقیقی ہے۔ ہر طرف جواب ملے گا کہ بادشاہی اور حکومت صرف خدائے واحد اور غالب ہی کی ہے۔ کوئی نہیں جو اس کے سامنے بول سکے اس کے بعد ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق جزا سزا دی جائے گی اور یہ منظر ایسا خوفناک و خطرناک ہوگا کہ آنکھیں پتھرا جائیں گی اور کلیجے منہ کو آنے لگیں گے۔ اس وقت گنہگاروں کی کوئی حمایت کرنے والا یا سفارش کرکے ان کو چھڑانے والا نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ خدائے سمیع و بصیر ایسا ہے کہ آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے رازوں سے بھی واقف ہے اور فیصلہ حق و انصاف کے ساتھ کرتا ہے مگر لوگ جن معبودان باطلہ کو پکارتے ہیں وہ کوئی فیصلہ بھی نہیں کرسکتے۔ پھر ان کا محتاج ہونا کتنی بڑی حماقت ہے۔

ترجمہ آیات ۲۱-۲۷:- کیا انہوں نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ وہ ان سے بھی زیادہ طاقت ور تھے اور دنیا میں (ان سے) زیادہ آثار باقیہ چھوڑ گئے ہیں۔ سو خدا نے ان کے گناہوں پر بھی گرفت کی اور خدا کے سوا ان کو کوئی نہ بچا سکا۔ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل و احکام لے کر آئے تو بھی انہوں نے ماننے سے انکار کیا۔ سو خدا نے ان کے گناہوں پر گرفت کی بلاشبہ وہ سب سے زیادہ قوی اور سخت عذاب دینے والا ہے اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اپنے احکام اور روشن دلائل دے کر بھیجا فرعون، ہامان اور قارون کی طرف۔ تو وہ کہنے لگے یہ جادوگر اور جھوٹا ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس ہمارے

Marfat.com

جانب سے حق و صداقت کے ساتھ آیا تو انہوں نے حکم دیا کہ جو لوگ اس (موسیٰ) پر ایمان لائیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دو اور کافروں کی تدبیریں بالکل ناکام ہیں۔ اور فرعون نے کہا کہ مجھے موسیٰ کو مار ڈالنے دو۔ اور وہ اپنے رب کو بلا لے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارا دین نہ بدل دے یا ملک میں فساد نہ پھیلا دے اور موسیٰ نے کہا کہ میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں۔ ہر اس متکبر شخص سے جو روز حساب پر ایمان نہیں لاتا۔

شرح:- فرمایا انسان کو چاہئے کہ وہ جھوٹے غرور اور عارضی قوت و دولت پر ناز نہ کرے وہ اپنے آپ کو پانی کے ایک بلبلے سے زیادہ وقعت نہ دے۔ وہ اپنی بے ثباتی اور بے بضاعتی سے ناواقف نہ رہے۔ اور اگر وہ اپنے متعلق کوئی دھوکا کھا رہا ہو تو اقوام گزشتہ کے حالات و کوائف سے آگاہ ہونے کی کوشش کرے اس کو معلوم ہو گا کہ بڑے قوی اور دولت مند انسان بھی آخر چل بسے کسی کو یہاں بقا نہیں، شاہ و گدا سب کو موت کا تلخ پیالہ پینا پڑا۔ اور جن لوگوں نے دنیا میں اپنے آپ ہی کو بڑا جانا اور ظلم و تعدی کو روا رکھا۔ وہ کیسے ہلاک ہوئے اور کتنا عذاب ان کے سروں پر آ ٹوٹا۔ پھر کوئی ان کو بچانے کی تاب نہ لا سکا۔ ان قوموں کا نام و نشان ہم نے محض اس لئے مٹایا ہے کہ جب پیغمبران خدا ان کے پاس نشانات حق لائے تو انہوں نے ان کے ماننے سے انکار کر دیا اور جب طاعت و عبادت کے لئے کہا تو صاف انکار کر گئے۔ پس ان کی شامت اعمال ان کے آگے آئی اور خدا تعالیٰ نے انہیں مبتلائے عذاب کر دیا۔ فرعون، ہامان اور قارون کی طاقت و قوت اور دولت و ثروت سے کون ناواقف ہے۔ مگر جب ان کو ہمارے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق کی طرف بلایا۔ اور بے اعتدالیوں کو چھوڑ دینے کی ہدایت کی اور کہا کہ جن لوگوں پر تم نے ظلم و ستم روا کر رکھا ہے۔ جن کے بیٹوں کو لقمہ شمشیر بناتے اور بیٹیوں کو غلامی میں رکھتے ہو۔ آخر وہ بھی تم جیسے انسان ہیں اور تمہارے بھائی۔ ان پر ظلم نہ کرو۔ ان کو نہ ستاؤ۔ ان کے حق و فرائض کی نگہداشت کرو۔ تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو قتل کی دھمکیاں دیں۔ اس کو جھٹلایا اور اس کی سخت مخالفت کی۔ اس کے پیغام امن و صلح کو فتنہ و فساد پر محمول کیا۔ بالآخر تم نے دیکھ لیا کہ ہم نے ان دشمنان حق کو کیسے برباد و ہلاک کیا۔

ترجمہ آیات ۲۸-۳۷:- اور فرعون کے خاندان میں سے ایک ایمان والے

Marfat.com

شخص نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا کہ تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کرو گے وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس روشن دلائل لے کر آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑے گا اور سچا ہے تو جن باتوں کا تم سے وعدہ ہے ان میں سے کوئی نہ کوئی بات تمہارے حق میں ضرور رونما ہوگی۔ یہ یقین رکھو کہ اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزرنے والا اور جھوٹا ہو۔ اے میری قوم! آج تمہاری حکومت ہے تم دنیا میں غالب ہو مگر خدا کے عذاب میں کون ہماری مدد کرے گا۔ اگر ہم پر آگیا۔ فرعون نے جواب دیا کہ میں تو وہی تم کو سمجھاؤں گا جو خود مجھ کو سوجھا ہے اور تمہیں تو بھلائی ہی کی راہ بتلاتا ہوں اور اس مومن نے کہا کہ اے میری قوم! مجھے اور قوموں کے سے روز بد کا تمہارے متعلق ڈر ہے۔ قوم نوح، عاد اور ثمود اور ان لوگوں کی طرح جو ان کے بعد ہوئے اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں چاہتا۔ اور اے میری قوم! تمہارے متعلق مجھے قیامت کے دن اندیشہ ہے جس دن پیٹھ پھیر کر بھاگو گے۔ تمہیں خدا سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اس سے قبل یوسف تمہارے پاس روشن نشانیاں لے کر آچکے ہیں۔ سو جو کچھ وہ تمہارے پاس لائے تم اس میں ہمیشہ شک کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہو گیا تو تم نے کہا کہ ان کے بعد اللہ کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ اللہ اسی طرح اس شخص کو جو بیہودہ ہو اور دل میں شبہات و شکوک رکھتا ہو گمراہ کرتا ہے ان لوگوں کو جو بغیر کسی دلیل و حجت کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں۔ یہ بہت نفرت و بیزاری کی بات ہے اللہ کے نزدیک اور ان لوگوں کے نزدیک جو مومن ہیں اللہ اسی طرح ہر ایک متکبر و سرکش انسان کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور فرعون کہنے لگا اے ہامان! میرے لئے ایک محل تیار کر تاکہ میں ان رستوں سے آسمانوں پر جا پہنچوں۔ جو آسمان تک جانے کے رستے ہیں اور موسیٰ کے خدا کو دیکھوں اور میں تو اسے جھوٹا خیال کرتا ہوں اور اسی طرح فرعون کی بد اعمالیاں اس کو اچھی معلوم ہوئیں اور حق و صداقت کی راہ سے روک دیا گیا اور فرعون کی ہر چال ناکامیاب ہی رہی۔

شرح:- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب حکومت کی مخالفت کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ خدایا! مجھے اپنی پناہ میں لے لے کہ میری کمر ہمت نہ ٹوٹنے پائے اور جس

Marfat.com

مقصد کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اس کو بجا لا سکوں چنانچہ ایک جری اور بہادر انسان نے جو فرعون کے خاندان میں سے تھا ظاہر ہو کر ان لوگوں کو جو بر سر حکومت تھے سنا دیا کہ خدا کا خوف کھاؤ اور کسی شخص کو محض اس بنا پر قتل نہ کرو کہ وہ تمہیں خدائے یگانہ کی عبادت کرنے اور اسی کے سامنے سر جھکانے کے لئے کہتا ہے اور نشانات حق تمہارے پاس لایا ہے اگر وہ جھوٹ بول رہا ہے تو خود جھوٹ کی سزا پائے گا اور اگر وہ سچ کہہ رہا ہے تو جن آنے والے مصائب و تکالیف سے وہ تمہیں ڈرا رہا ہے وہ تمہارے سر پر آنمودار ہوں گی۔ پھر بتاؤ کہ ان سے کس طرح بچو گے۔ سنو موسیٰ علیہ السلام کی تمام باتیں رشد و ہدایت پر دلالت کرتی ہیں اور جو شخص جھوٹا ہو وہ ایسی باتیں نہیں کر سکتا۔ نہ یہ درد دل اس کے سینے کے اندر پیدا ہو سکتا ہے اور نہ وہ کسی کو اپنے خالق کی طرف جانے کا راستہ بتا سکتا ہے۔ سنو! تم نے دنیا میں فتنہ و فساد اور ظلم و ستم کی آگ بھڑکا رکھی ہے۔ اگر تمہاری ان گستاخیوں کی بنا پر خدا نے تمہیں مبتلائے عذاب کر دیا تو پھر کون ہے جو تمہیں بچا سکے۔ اس تقریر کو سن کر فرعون نے کہا کہ تمہارا دماغ وہاں تک نہیں پہنچا جہاں تک میرا دماغ میری رہنمائی کر رہا ہے۔ سو میں تمہیں جو کچھ کہتا ہوں یہی درست ہے۔ اسے بلا حیل و حجت مان لو۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ مگر اس شخص نے پھر برملا کہہ دیا کہ اے قوم! مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آئے جو اقوام گزشتہ مثلاً قوم نوح عاد ثمود وغیرہ پر آیا۔ سنو! اس دن سے ڈرو جب فرشتے اہل جنت کو پکار کر جنت میں اور اہل جہنم کو پکار کر جہنم میں لے جائیں گے تم اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا چاہو گے۔ مگر خدا کے قہر و غضب سے تمہیں کوئی نہ بچا سکے گا۔ دیکھ لو اس سے قبل جب حضرت یوسف خدائے تعالیٰ کے نشانات حق تمہارے پاس لے کر آئے تھے۔ تو تم نے ان کو بھی ہمیشہ شک کی نگاہ سے دیکھا۔ مگر جب وہ فوت ہو گئے تو تم ان کی صداقت پر ایمان لائے اور کہنے لگے کہ اس کے بعد اللہ کبھی ایسا سچا اور برگزیدہ رسول دنیا پر نہیں بھیجے گا۔ دیکھو یہ تمہاری کتنی گمراہی ہے کہ جب تک حضرت یوسف علیہ السلام زندہ تھے تو تم نے ان کا پیغام نہ سنا اور اب جبکہ وہ فوت ہو گئے ہیں تو تم ان کو رسول تو ماننے لگے ہو مگر آئندہ آنے والے رسولوں سے انکار کر بیٹھے ہو۔ دیکھو ایسی خطرناک گمراہی پر تم محض اس لئے کھڑے ہو کہ اللہ تم سے ناراض ہے اور وہ تمہیں سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔ تمہارے دلوں میں اسراف اور شک کا

Marfat.com

مرض ہے جس کی وجہ سے تم خدا کے بارے میں بغیر کسی سند کے لڑتے جھگڑتے ہو۔ اور اور ایمان دار بندوں کے نزدیک یہ بڑا سخت گناہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے متعلق واہی تباہی جو کچھ منہ میں آئے کہتا چلا جائے۔ سنو! ایسی ذہنیت صرف ان لوگوں کی ہوا کرتی ہے جن کے دلوں پر تکبر و غرور کی بنا پر اللہ مہر لگا دے۔ فرعون نے جب اس مرد خدا کی یہ فصیح بھری تقریر سنی تو بجائے سر تسلیم خم کرنے کے اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ ایک عالیشان اور بلند اونچا محل بناؤ کہ میں وہاں بیٹھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھوں اور اس سے بات چیت کروں۔ فرعون کی اس بات سے ہمیں اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ روحانیت سے کوسوں دور تھا۔

ترجمہ آیات ۳۸-۵۰:- اور اس مومن نے کہا کہ اے میری قوم! میرے نقش قدم پر چلو میں تمہیں ہدایت کی راہ بتلاتا ہوں۔ اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو متاع فانی ہے اور آخرت ہی ہمیشگی کا گھر ہے۔ جو شخص گناہ کرتا ہے اس کو تو اسی طرح کا بدلہ ملے گا۔ اور جو مرد یا عورت نیک کام کرتا ہے اور مومن ہے تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ جہاں ان کو بے حساب رزق ملے گا۔ اور اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کردوں اور اس کے ساتھ اسے شریک ٹھہراؤں جس کے متعلق مجھے علم نہیں اور میں انہیں خدائے عزیز و غفار کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہوں۔ تم تو مجھے اس کی طرف بلاتے ہو جو نہ دنیا میں بلائے جانے کے لائق ہے اور نہ آخرت میں اور بیشک ہم کو لوٹ کر اللہ کے پاس جانا ہے اور یہ کہ حد شریعت سے تجاوز کرنے والے دوزخی ہیں۔ سو تم میری بات کو یاد کرو گے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک اللہ اپنے بندوں کے حالات کو دیکھتا ہے۔ سو اللہ نے اس کو ان کی تدبیر کی مضرتوں سے بچا لیا اور الٹا ان فرعونیوں کو بہت بڑے عذاب نے آگھیرا۔ صبح و شام دوزخ کی آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت آئے گی اس دن حکم ہوگا کہ فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈال دو اور جب دوزخ میں وہ ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو زیر دست بالا دست لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے پیچھے تھے کیا تم ہمیں کسی قدر دوزخ کی آگ سے بچا سکتے ہو۔ بالا دست لوگ کہیں گے کہ ہم سب کے سب دوزخ میں ہیں۔

Marfat.com

بلاشبہ اللہ نے اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا ہے۔ اور وہ لوگ جو دوزخ میں ہوں گے دوزخ کے محافظ فرشتوں سے کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو کہ کسی دن تو ہم سے عذاب ہلکا کرے۔ وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے رسول تمہارے پاس روشن دلائل واحکام لے کر نہ آئے تھے وہ کہیں گے کہ کیوں نہیں ضرور آئے تھے وہ کہیں گے کہ پھر تم خود ہی پکارو اور کافروں کی دعا محض رائیگاں ہوگی۔

شرح:- اس بندۂ خدا نے پھر ایک آخری تقریر کی اور کہا کہ اے میری قوم! آؤ میں تمہیں سیدھی راہ دکھاؤں۔ سنو اس دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اور آخرت کا گھر ہی جم کر رہنے کے لائق ہے۔ جو شخص یہاں برائی کرے گا وہ اپنی برائی کا ویسا ہی برا بدلہ پائے گا اور جو نیکی کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کے فضل بے حساب سے جو چاہے گا پائے گا۔ اے میری قوم! میں تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں۔ اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔ تمہارا مقصد تو یہ ہے کہ میں اللہ کو نہ مانوں اور جس چیز کا مجھے علم بھی نہیں میں اسے اس کا شریک ٹھہراؤں مگر اس کے برعکس میں تمہیں اس خدا کی طرف بلاتا ہوں جو سب پر غالب ہے، اور سب کے گناہ بخشنے والا ہے۔ سن لو تم مجھے ان کی طرف بلاتے ہو جن کو نہ دنیا میں پکارنا چاہئے۔ نہ وہ آخرت میں پکارے جائیں گے اور یہ بھی سن رکھو کہ ہم سب کو ایک دن اللہ کی طرف جانا ہے جہاں حق وانصاف سے تجاوز کرنے والوں کو دوزخ کے سپرد کیا جائے گا۔ پھر تمہیں میری آج کی باتیں یاد آئیں گی۔ تم میری بات مانو یا نہ مانو میں خدا پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ جو اپنے بندوں کے حالات کو بچشم خود دیکھتا ہے۔ اس تقریر کو سننے کے بعد تمام قوم میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک آگ لگ گئی اور انہوں نے اسے ہر طرح سے اذیتیں پہنچانی چاہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور جو تدابیر انہوں نے اس کے ہلاک کرنے کے لئے سوچی تھیں۔ وہ الٹی ان پر پڑیں فرمایا فرعون کی تمام قوم کو ہم نے ہلاک وبرباد کر دیا اور صفحہ ہستی سے ان کا نام ونشان تک مٹا دیا اور اب جبکہ وہ مر چکے ہیں عالم برزخ میں ان کی ارواح کو صبح وشام جہنم کی آتش سوزاں کا منظر دکھایا جاتا ہے اور ان سے کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تم کو اس جہنم میں ڈالا جائے گا فرمایا اس دن وہ ضعیف وکمزور لوگ جو محکومیت وغلامی کی بنا پر فرعون اور اس کی حکومت کے سامنے دم مارنے کی تاب نہ لایا کرتے تھے اور ہر بات میں

Marfat.com

ہاں میں ہاں ملانے پر مجبور تھے ان لوگوں سے کہیں گے جن کے پیچھے وہ دنیا میں چلا کرتے تھے کہ آؤ آج اس آگ کو ہم سے دور کرو۔ کیونکہ تم کہا کرتے تھے کہ اگر تمہیں دوزخ کی آگ نے چھوا تو ہم ذمہ دار ہوں گے وہ جواب دیں گے کہ جس آگ میں تم جلائے جا رہے ہو اسی میں ہم پڑے ہیں۔ ہماری حالت تو تم سے اچھی نہیں خدا نے تابع اور متبوع دونوں کو ایک جیسی سزا دی ہے اس نے جو فیصلہ کرنا تھا کر دیا۔ ہمارا اس میں کوئی بس نہیں چلتا۔ اسی طرح اہل دوزخ جہنم کے پاسبان فرشتوں سے درخواست کریں گے کہ ہمارے لئے خدا کے حضور میں سفارش کرو کہ ہمارا عذاب کچھ تو کم کیا جائے۔ وہ پوچھیں گے کہ کیا رسولوں نے تمہیں دنیا میں آکر بتایا نہ تھا کہ دوزخ کا عذاب ایسا کڑا ہے کہ اس سے بچو۔ وہ کہیں گے رسول تو بیشک آئے مگر ہم سے غلطی یہ ہوئی ہے کہ ہم نے ان کی آواز پر کان نہ دھرا وہ کہیں گے کہ پھر ہم کیا کر سکتے ہیں۔ جس طرح تم نے دنیا میں نبیوں کی بات کو نہ سنا تھا۔ آج تمہاری بات کو کوئی سننے کے لئے تیار نہیں۔

ترجمہ آیات ۵۱-۶۰:- ہم بلاشبہ اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی جو دنیا کی زندگی میں ایمان لے آئیں نیز اس دن جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے اس دن جبکہ ظالموں کو ان کی معذرت کچھ نفع نہ دے گی اور ان پر لعنت ہوئی اور ان کے لئے بدترین گھر ہوگا اور ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب (ہدایت) کا وارث ٹھہرایا۔ جو عقلمندوں کے لئے سراسر ہدایت اور نصیحت کا سامان ہے۔ سو تم صبر سے کام لو بیشک اللہ کا وعدہ برحق ہے اور اپنی خطاؤں کی بخشش طلب کرو۔ اور صبح و شام اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرو۔ بلاشبہ وہ لوگ جو خدا کی آیتوں کے بارے میں بغیر کسی دلیل و حجت کے جو ان کے پاس ہو جھگڑا کریں ان کے دلوں میں ایک ایسی بڑائی ہے جس تک وہ کبھی پہنچنے نہ پائیں گے۔ سو تم اللہ کی پناہ مانگتے رہو بیشک وہ ہر بات کو سننے اور ہر فعل کو دیکھنے والا ہے۔ بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش انسان کی پیدائش سے کہیں بڑی چیز ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے اور اندھے اور آنکھوں والے برابر نہیں ہوتے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اور وہ جو بدکار ہوں برابر نہیں ہوا کرتے تم بہت ہی کم سمجھتے ہو۔ یقین رکھو کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس میں قطعاً شبہ نہیں لیکن اکثر لوگ اس بات پر بھی ایمان نہیں لاتے۔ اور تمہارے رب نے

Marfat.com

کہہ دیا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا بیشک وہ لوگ جو میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں۔ وہ ذلیل ہو کر بہت جلد جہنم میں داخل ہوں گے۔

شرح:۔ فرعون اور اس کے خاندان کی بربادی اور موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کی کامیابی و کامرانی کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا کہ جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو مدد دی تھی بالکل اسی طرح ہم ان تمام اشخاص اور اقوام کو مدد دیتے ہیں جو ہمارے احکام کو اہل دنیا تک پہنچاتے ہیں اور ان ایمان والوں کو جو ان احکام کو سن کر بجا لاتے ہیں آخرت کے دن جب ہم فیصلے کریں گے تو ایسے لوگوں کے مدارج بہت بلند کر دیں گے۔ یہ وہ دن ہو گا کہ نہ کسی کی عذر خواہی سنی جائے گی نہ حیلہ بہانہ تسلیم کیا جائے گا فرمایا دیکھو ہم نے فرعون کو صرف غرق ہی نہیں کیا بلکہ موسیٰ علیہ السلام کو کتاب بھی عطا کی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنا دیا۔ فرمایا اسی طرح اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی صبر کریں۔ دشمنان دین کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں۔ میں نے آپ کو جو وعدہ فتح و نصرت دے رکھا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا۔ اپنی مساعی کو جاری رکھیں اور ہر وقت میری حمد و ثنا بیان کریں جو لوگ ہمارے بارے میں بلا سند بحث مباحثے کرتے ہیں ان کے دلوں میں ایک جھوٹا غرور ہے۔ لہٰذا ان کی جانب سے کلی طور پر مطمئن رہئے اور میرے متعلق یاد رکھئے کہ کوئی بات نہیں جو میں سن نہ سکوں۔ اور کوئی چیز نہیں جو میں نہ دیکھوں۔ ان کو یہ بھی سمجھا دیجئے کہ انسان کو پیدا کرنا گو بڑا کام ہے مگر اس زمین اور آسمانوں کا پیدا کرنا اس سے بھی مشکل تر ہے پھر جب ہم یہ زمین و آسمان اور یہ کائنات عالم پیدا کر سکتے ہیں تو کیا انسان کو قیامت کے روز دوبارہ پیدا نہ کر سکیں گے۔ یاد رکھئے کہ جو لوگ ان حقائق و معارف کو سمجھ سکتے ہیں وہ آنکھوں والے ہیں مگر دوسرے نابینا ہیں سو جس طرح آنکھوں والے اور اندھے مساوی نہیں ہوا کرتے اسی طرح حقائق و معارف کو سمجھنے اور نہ سمجھنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ پھر کچھ وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں اور ایک وہ جن کے دلوں میں کفر و نفاق ہے۔ یہ لوگ بھی ایک دوسرے کی برابری نہیں کر سکتے۔ مگر اس بات کو سمجھنے والے بہت کم لوگ ہیں۔ سو انسان کو چاہئے کہ وہ اس بات کا یقین کر لے کہ قیامت ضرور آئے گی۔ اس کے آنے میں قطعاً کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ گو اکثر لوگ اس بات پر ایمان نہیں لاتے دیکھو تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے

Marfat.com

پکاروں تو تمہاری پکار کو سنوں گا۔ مگر میری نافرمانی کرنے والے اور راہ غرور و تکبر میں میرے سامنے سر بسجود ہوتے ہیں اور نہ اپنی حاجات مجھ سے طلب کرتے ہیں۔ وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لئے ڈالے جائیں گے۔

ترجمہ آیات ۶۱-۶۸:- اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام پاؤ اور دن دیکھنے کو بنایا۔ بلاشبہ اللہ لوگوں پر بہت بہت احسان کرتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ شکر گزار نہیں ہوتے۔ سنو! وہ اللہ تمہارا رب ہے جو ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود (اور فرمانبرداری کے لائق) نہیں مگر تم کدھر کو بھٹکے چلے جا رہے ہو۔ اسی طرح وہ لوگ بھٹک گئے تھے جو کہ اللہ کی آیتوں سے انکار کیا کرتے تھے۔ (سنو) اللہ وہی ہے جس نے زمین کو آرام گاہ بنایا اور آسمان کو چھت قرار دیا اور تمہاری شکلوں کو بنایا۔ سو کیسی ہی بہترین شکلیں بنائیں اور تمہیں حلال اشیاء کھانے پینے کو دیں (سنو) اللہ تمہارا رب ہے سو کیسا برکت والا ہے۔ اللہ (جو) تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ وہی ہے ہمیشہ زندہ رہنے والا جس کے سوا کوئی معبود نہیں سو۔ اسی کی عبادت اخلاص سے کرو تمام ثناء اسی اللہ کے لئے ہے (جو) تمام جہان کا پروردگار ہے۔ کہہ دیجئے کہ مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اس کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کی بجائے پکارتے ہو جبکہ میرے پاس میرے رب کے روشن نشانات اور واضح احکام آچکے ہیں اور مجھے یہ حکم مل چکا ہے کہ میں اس کا فرمانبردار ہو جاؤں (جو) تمام جہان کا پروردگار ہے وہ ذات ہے جس نے تم کو مٹی سے پھر منی کے قطرے سے پھر گوشت کے ایک لوتھڑے سے پیدا کیا پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتا ہے۔ پھر (زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم جوان ہو جاؤ پھر (لمبی عمر دیتا ہے) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے بعض کو اوائل عمر ہی میں وفات دیدی جاتی ہے اور بعض کو عمر طبعی تک زندہ رکھا جاتا ہے تاکہ ایک مقررہ وقت تک پہنچو اور تاکہ تم ان باتوں کو سمجھو۔ وہ وہ ہے جو مارتا اور زندہ رکھتا ہے جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کو صرف کہہ دیتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کارخانہ قدرت کے موٹے موٹے مظاہر بیان فرمائے ہیں اور انسان کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اس کی توحید کی طرف مائل ہو۔ فرمایا اللہ ہی تو ہے جس نے رات تمہارے آرام کی خاطر بنا دی اور دن کو روشن بنایا۔ تاکہ تم اپنی

Marfat.com

معیشت کا سامان پیدا کر سکو۔ چاہئے تھا کہ اس پر انسان ہمارا شکر گزار ہوتا مگر اکثر لوگ اس پر غور نہیں کرتے اور ہماری اس نعمت کا شکر بجا نہیں لاتے ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ خدا وہی ہے جس نے رات اور دن کو بنایا اور ان کے بنانے میں عجیب و غریب حکمت رکھی ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں جو اپنی مخلوقات کی ضروریات کو پورا کر سکے دیکھو اس نے زمین کو ایسا بنایا ہے کہ وہ کہیں ہل نہیں سکتی اور آسمان کو بمنزلہ چھت کے بنا دیا ہے اور تمہیں بہترین شکلی عطا کی اور پھر نہایت پاکیزہ روزی کھانے کو دی۔ دیکھو تمہارا اللہ وہی ہو سکتا ہے جو تمہارا رازق اور تمہارا مربی ہو۔ اللہ وہ ذات ہے جس پر کسی حیثیت سے کبھی فنا اور موت طاری نہیں ہو سکتی اور صرف وہی ہے جو تمہاری کیا بلکہ تمام کائنات عالم کی ضروریات کو بہم پہنچاتا اور مشکلات کو حل کرتا ہے اور تمام جہان کو سنا دو کہ چونکہ مجھ پر تمام حقائق و معارف کو منکشف کر دیا گیا ہے اس لئے مجھے علیٰ وجہ البصیرۃ منع کر دیا گیا ہے کہ میں غیر از خدا کسی کی عبادت نہ کروں اور نیز یہ کہ صرف پروردگار جہاں کی فرمانبرداری کا دم بھروں کیونکہ وہی ہے جس نے انسان کو مٹی کے جوہر پھر اس کے نچوڑ اور بعد ازاں اس نچوڑ کے بنے ہوئے منجمد خون سے بکمال حکمت پیدا کیا۔ پھر تمہیں بچے سے بڑھا بڑھا کر بڑا کیا حتیٰ کہ تم جوان ہوئے پھر بوڑھے ہوئے۔ اس کی حکمت دیکھو کہ بعض تو تم میں سے بوڑھا ہونے سے پہلے پہلے فوت ہو جاتے ہیں اور بعض عمر طبعی کو پہنچتے ہیں۔ ان حقائق کی طرف تمہاری توجہ اس لئے مبذول کرائی گئی ہے کہ تم سوچو کہ اتنے دور تم پر گزرے وہ مر کر جینا ہے۔ آخر اسے کیوں محال سمجھتے ہو۔ وہی تو ہے جو زندگی بھی دیتا ہے اور موت بھی اس کی شان یہ ہے کہ جب کسی کام کے کرنے کا وہ ارادہ کر لیتا ہے تو صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا پس وہ اتنے ہی میں ہو جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۶۹-۷۸:- کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کے نشانات و احکام کے بارے میں جھگڑتے ہیں دیکھو تو وہ کدھر کو پھرے چلے جا رہے ہیں۔ (یعنی) وہ لوگ جنہوں نے رب کو جھٹلایا اور اس چیز کو جھٹلایا جو ہم نے اپنے رسولوں کے ذریعہ بھیجی سو عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا جب طوق ان کی گردنوں میں پڑے ہوں گے اور زنجیریں ان کے پاؤں میں اور وہ گھسیٹے جا رہے ہوں گے۔ جلتے ہوئے پانی میں۔ پھر آگ میں ان کو جھونکا جائے گا۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ جن کو تم شریک ٹھہرایا کرتے تھے

الواحد۔ الواجد۔ الماجد۔ الواحد۔ الصمد۔ القادر۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاہر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ الغنی۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الہادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔ الرزاق۔ المتین۔ الفتاح۔ العلیم۔ القابض۔ الباسط۔ الخافض۔ الرافع۔ المعز۔ المذل۔ السمیع۔ البصیر۔ الحکم۔ العدل۔ اللطیف۔ الخبیر۔ الحلیم۔ العظیم۔ الغفور۔ الشکور۔ العلی۔ الکبیر۔ الحفیظ۔ المقیت۔ الحسیب۔ الجلیل۔ الکریم۔ الرقیب۔ المجیب۔ الواسع۔ الحکیم۔ الودود۔ المجید۔ الباعث۔ الشہید۔ الحق۔ الوکیل۔ القوی۔ المتین۔ الولی۔ الحمید۔ المحصی۔ المبدئ۔ المعید۔ المحیی۔ المحیط۔ الشافی۔ المقیت۔ الغنی

وہ کہاں ہیں۔ (یعنی) اللہ کے سوا باقی کہاں ہیں وہ جواب دیں گے کہ وہ ہمیں نہیں ملتے بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی کو پکارا ہی نہ کرتے تھے اس طرح اللہ کافروں کو راہ بھلاتا ہے۔ یہ عذاب تم کو اس لئے ہوا کہ تم دنیا میں بلاوجہ خوشیاں منایا کرتے تھے اور اس لئے کہ (بلاوجہ) تم اترایا کرتے تھے (کہا جائے گا کہ) دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (اور) ہمیشہ وہاں رہو مگر (دیکھو کہ) متکبروں کا ٹھکانا کیسا برا ہے سو آپ صبر سے کام لیں بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس اگر ہم آپ کو اس عذاب کا کچھ حصہ دکھادیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یا آپ کو وفات دے دیں تو پھر بھی ان سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور ہم نے بلاشبہ کئی رسول آپ سے پہلے بھیجے۔ ان میں سے بعض تو وہ ہیں جن کا ہم نے آپ سے ذکر کیا ہے اور بعض وہ ہیں جن کا ہم نے آپ سے ذکر نہیں کیا اور کسی رسول کے لئے ممکن نہیں کہ وہ کوئی نشان یا حکم اللہ کی اجازت کے بغیر لے آئے۔ سو جب اللہ کا حکم آجائے گا تو حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ ہو جائے گا اور جھوٹے لوگ اس وقت خسارے میں رہیں گے۔

شرح:۔ اس رکوع میں ان بدقسمت انسانوں کے حالات بیان کئے گئے ہیں جو متذکرہ بالا حقائق و معارف سے آگاہ نہیں ہوتے اور الٹی بحثوں میں وقت عزیز کو گزارتے رہتے ہیں۔ فرمایا ان لوگوں کو ذرا دیکھو جو خدا کے نشانات حق کو نہیں مانتے اور کج بحثی میں پڑے رہتے ہیں۔ یہ لوگ الٹی راہ پر چلتے ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کی تعلیمات اور رسولوں کے ارشادات کو جھٹلاتے ہیں جس کا نتیجہ ان کو عنقریب بھگتنا پڑے گا۔ ان کی آنکھیں اس وقت کھلیں گی جب ان کی گردنوں میں طوق اور پاؤں میں زنجیر ہوں گے۔ اور فرشتے کشاں کشاں ان کو کبھی جہنم کے ابلتے ہوئے پانی میں جا ڈالیں گے اور کبھی اس کی آگ میں جھلسیں گے۔ اور طنزاً کہیں گے اب اپنی مدد کے لئے ان کو بلالاؤ جن کو تم شریک خدا سمجھا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ وہ تو ہمیں نظر نہیں آتے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم خدا کے سوا کسی کو پکارا ہی نہ کرتے تھے۔ فرمایا! کافروں کو اسی طرح اپنی تمام کارروائیاں بھول جائیں گی اور وہ اپنے اعمال بد سے انکار کرنے لگیں گے۔ فرشتے ان سے کہیں گے کہ دنیا میں تم اپنی من مانی کارروائیوں پر جو خوش ہوا کرتے تھے یہ ان کی سزا ہے۔ نیز اس بات کی سزا ہے کہ تم دنیا میں بڑے مغرور اور نخوت پسند تھے سو جہنم میں داخل ہو جاؤ یہ

Marfat.com

جبر کرنے والے لوگوں کا کھٹکا ہے فرمایا۔ اے ہمارے رسول! لوگوں کو ہمارا یہ پیغام سنا دیجئے کہ اللہ نے کافروں کو سزا دینے کا جو وعدہ کیا ہے وہ یقیناً پورا ہو کر رہے گا۔ چاہے آپ کی زندگی میں پورا ہو اور چاہے آپ کے بعد بہرحال یہ ہم سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے باقی رہی یہ بات کہ حق کو جھٹلانے والے آپ کے رستہ تبلیغ میں روڑے اٹکاتے اور آپ کو تنگ کرتے ہیں سو اس کی فکر نہ کیجئے آپ سے پیشتر بیشمار انبیاء ہم نے دنیا میں بھیجے جن میں سے بہتوں کا تذکرہ آپ سے کر دیا گیا ہے اور بعض کا نہیں کیا۔ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوتا آیا ہے۔ حالانکہ نبی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔ پس قیامت کے دن انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اس وقت جھوٹے لوگ خسارہ اٹھائیں گے۔

ترجمہ آیات ۷۹-۸۵:- اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے چارپائے بنائے تا کہ تم ان میں سے بعض کو سواری کے کام میں لاؤ اور ان میں بعض کو تم کھاتے ہو۔ اور تمہارے لئے ان میں کئی اور منافع ہیں اور یہ بھی کہ ان پر سوار ہو کر تم اس مقصد تک پہنچو جو تمہارے سینوں کے اندر ہے اور ان پر اور کشتیوں پر تم کو اٹھا کر (ایک جگہ سے دوسری جگہ) لایا جاتا ہے اور وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پھر اللہ کی کس نشانی سے تم انکار کرو گے۔ کیا انہوں نے دنیا میں چل کر نہیں دیکھا اور جو لوگ ان سے قبل ہو گزرے ہیں۔ ان کا انجام کیا ہوا۔ وہ ان سے تعداد میں زیادہ تھے اور طاقت و قوت میں بڑھ کر تھے اور انہوں نے دنیا میں (ان سے) زیادہ آثار باقیہ چھوڑے سو ان کے اعمال کچھ بھی ان کے کام نہ آئے۔ غرض جب ان کے پاس ان کے رسول کھلے دلائل لے کر آئے تو وہ اپنی علمی قابلیت پر بہت نازاں ہوئے اور (رسولوں کا) جو مذاق وہ اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑا۔ سو جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم خدائے یگانہ پر ایمان لائے اور ان سب کا انکار کرتے ہیں جن کو ہم خدا کا شریک ٹھہراتے تھے۔ مگر ان کے ایمان نے ان کو نفع نہ دیا۔ جب انہوں نے ہمارے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا یہ اللہ کا قانون ہے جو اس کے بندوں میں ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور یہاں کافری خسارہ میں رہے۔

تشریح:- اس رکوع میں حق تعالیٰ نے دکھایا ہے کہ ہم کس قدر انسان پر مہربان ہیں۔

Marfat.com

فرمایا اللہ کو دیکھو کہ اس نے تمہارے آرام اور سہولت کے لئے چارپائے پیدا کئے۔ جن میں سے بعض پر تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو کھاتے ہو اور کھانے اور سواری کرنے کے علاوہ اور بھی کئی فائدے ان سے اٹھاتے ہو۔ خشکی میں جانوروں کی پیٹھ پر اور سمندروں اور دریاؤں میں کشتیوں اور جہازوں میں سوار ہوتے ہو۔ یہ بھی اس کے احسانات اور نشانات حق میں سے ہے۔ اسی طرح اس کے بے شمار نشانات ہیں۔ سوبتاؤ تو تم اس کے کس نشان کو جھٹلا سکتے ہو۔

فرمایا تم میں سے جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں اگر تم ان کے حالات کا مطالعہ کرو تو تمہیں نظر آجائے کہ جس جس قوم نے ہماری تعلیمات کو ٹھکرایا ہمارے احکام کی خلاف ورزی کی اور ہمارے رسولوں کو جھٹلایا ان کا کتنا برا انجام ہوا۔ وہ لوگ تم سے تعداد میں بھی زیادہ تھے اور قوت وطاقت میں بھی تم سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ ان کے آثار باقیہ بھی تم سے کہیں زیادہ اور کہیں دیرپا تھے پھر جب ہمارا عذاب آیا تو ان کی کوئی تدبیر نہ چل سکی اور کوئی چیز ان کو بچا نہ سکی۔ حالانکہ اول اول جب ان کے پاس ہمارے رسول صاف اور صریح احکام لے کر آئے تھے انہوں نے ان کی ہنسی اڑائی اور اپنے علم و دولت پر بڑا ناز کیا۔ مگر جب انہوں نے ہمارا عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو پھر ایمان لانے اور شرک وبت پرستی سے بیزاری کا اظہار کرنے لگے۔ لیکن وقت گزر چکا تھا۔ عذاب دیکھ لینے کے بعد کسی کو ایمان نفع نہیں دے سکتا۔ کیونکہ ہم نے یہی قاعدہ ابتدا سے بنا رکھا ہے اور ایسے وقت میں کفر و انکار کرنے والے خسارے ہی میں رہا کرتے ہیں۔

(۶۱) سورۃ حم السجدہ (۴۱)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۵۴ آیات مبارکہ اور چھ رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۲-۸:- یہ کرم فرما اور مہربان خدا کی طرف سے اتری ہے۔ (یہ الٰہی) کتاب ہے کہ اس کے حکموں کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ قرآن عربی زبان میں

Marfat.com

ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جو (نیکو کاروں کو) خوشخبری سناتی اور (بدکاروں کو) ڈراتی ہے مگر اکثر لوگوں نے اس سے منہ پھیر لیا سو وہ اس کو سمجھتے ہی نہیں اور انہوں نے کہا کہ ہمارے دل اس چیز سے (دور) پردوں میں لپٹے ہیں جس کی طرف تو ہم کو دعوت دیتا ہے اور ہمارے کانوں میں گرانی ہے اور ہمارے اور ان کے درمیان ایک پردہ ہے سو تو اپنی جگہ پر کام کر ہم اپنے جگہ کام کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں میری طرف یہ وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف اللہ ایک ہی معبود ہے۔ سو اس کی طرف دھیان لگائے رکھو اور اس سے گناہوں کی بخشش طلب کرو۔ یاد رکھو کہ مشرکوں کے لئے خرابی ہے۔ (یعنی) ان لوگوں کے لئے جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور آخرت سے صاف اور سیدھے منکر ہیں۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ان کے لئے دائمی اجر ہوگا۔

شرح:- حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب اہل مکہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روز افزوں ترقی کو دیکھا تو اپنے آبائی مذہب کے پرخچے اڑتے ہوئے دیکھ کر تجویز کی کہ عتبہ بن ربیعہ کو جو عرب کا ایک مشہور شخص تھا۔ آپ کے پاس بھیجا جائے اور وہ آپ کو ترغیب دے کہ آپ اس نئے دین کی تبلیغ کو چھوڑ دیں۔ اگر آپ کو مال اکٹھا کرنا منظور ہے تو ہم جتنا مطلوب ہو اکٹھا کئے دیتے ہیں اور اگر عورتوں سے رغبت ہے تو خوبصورت سے خوبصورت عورت سے آپ کا نکاح کرا دیتے ہیں۔ چنانچہ عتبہ بن ربیعہ نے جا کر آپ سے اسی طرح کہا۔ اس وقت آپ نے اس سورہ کی ابتدائی دس آیتیں پڑھ کر عتبہ کو سنائیں عتبہ اٹھ کر چلا آیا اور آکر قوم کو کہہ دیا کہ میں نے تمہارا پیغام پہنچا دیا تھا۔ جس پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایسا کلام سنایا جو اللہ کی قسم تمام عمر نہ سنا تھا اور جس کا مجھ سے کوئی جواب بن نہ سکا۔ اس رکوع میں قرآن مجید کے چند اوصاف بیان فرمائے ہیں اور کہا ہے کہ بدقسمت ہیں وہ لوگ۔ جو اس کی طرف سے غافل ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس کتاب کو اس خدا نے نازل کیا ہے جو گنہگاروں کو بھی دیتا ہے اور نیکو کاروں کو بھی جس کی رحمت عام ہے۔ یہ کسی انسان کا کلام نہیں اور نہ اس کی عبارتیں اور مطالب پیچیدہ ہیں۔ عربی زبان میں اسے نازل کیا گیا ہے۔ تاکہ تم اسے آسانی سے سمجھ سکو۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بشارت ہے جو اس کی تعلیمات پر کاربند ہو جائیں اور ان لوگوں کے لئے

Marfat.com

تنبیہہ ہے جو اس سے غفلت برتیں مگر اکثر دیکھا ہے کہ لوگ نہ اس کو سنتے ہیں نہ پرواہ کرتے ہیں بلکہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو اس کی کوئی بات نہیں سمجھ پاتے۔ یوں سمجھ لو کہ ہمارے دلوں پر کوئی پردہ پڑ گیا ہے اور کانوں میں بوجھ ہے یہ قرآن ہمارے اور تیرے درمیان ایک حد فاصل ہے تو جس طرح زندگی گزارنا اور جو کام کرنا چاہے کرلے اور ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دے۔ فرمایا۔ اے ہمارے رسول! ان لوگوں کو سنا دیجئے کہ جیسا میں بشر ہوں ویسے تم بھی بشر ہو جب میری سمجھ میں ایک بات آ رہی ہے تو تم اس کے سمجھنے سے کیوں قاصر ہو مجھ میں اور تم میں صرف اس قدر فرق ہے کہ مجھے تو خدا کی طرف سے یہ کلام براہ راست وحی ہوتا ہے اور تمہیں میں آپ پڑھاتا ہوں۔ اس کی طرف دھیان لگائے رکھو اور اپنی گناہوں کی اس سے معافی مانگ لو کیونکہ مشرکوں اور بت پرستوں کے لئے بڑی خرابی آنے والی ہے یہ لوگ نہ مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں نہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور جو انسان ان دو اعتقادات سے عاری ہو وہ خدا کا محبوب نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے بے حساب اجر ہوگا۔

ترجمہ آیات ۹-۱۸:- ان سے پوچھئے کیا تم اس ذات یگانہ سے انکار کرتے ہو۔ جس نے دو دنوں میں زمین کو پیدا کیا اور اس کے لئے شریک ٹھہراتے ہو سنو وہی تمام جہان کا پروردگار ہے اور اس نے زمین اوپر سے پہاڑ رکھ دیئے اور اس میں برکت پیدا کی اور اس کی تمام پیداوار کا چار دنوں میں اندازہ ٹھہرا دیا (سویہ ہے جواب) پورا پورا پوچھنے والوں کے لئے پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ ایک دھواں سا بن رہا تھا۔ سو اس نے اس سے اور زمین سے کہا کہ تم دونوں خوشی سے یا مجبوری سے آؤ انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں۔ سو دو دنوں میں ان کے سات آسمان بنا دیئے اور ہر ایک آسمان میں اس کے مناسب احکام جاری کر دیئے اور ہم نے قریب کے آسمان کو ستاروں سے مزین کیا اور تمام آسمانوں کو شیطانوں سے محفوظ رکھا۔ یہ ہے ایک اندازہ خدائے عزیز و علیم کی قدرت کا۔ سو اگر وہ منہ پھیر لیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ میں نے تم کو ایک ایسے عذاب سے آگاہ کیا ہے جو عاد و ثمود کے عذاب کی طرح ہے جب ان کے پاس ان کے رسول آگے سے اور پیچھے سے آئے اور کہا کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کرو تو انہوں نے کہا کہ اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتوں کو نازل کر دیتا جو پیغام تم لے کر آئے ہو ہم

Marfat.com

اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ عاد نے بلاد حجہ دنیا میں سرکشی پھیلائی اور یہ نعرہ بلند کیا کہ ہم سے کون زیادہ طاقتور ہے اور ہماری آنکھوں کا انکار کیا کرتے تھے سو ہم نے ان کے اوپر منحوس دنوں میں ایک آندھی بھیجی تاکہ ہم ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھائیں اور یقین رکھو کہ آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ رسوا کن ہوگا اور وہاں آپ کو کوئی مدد نہ پہنچے گی اور ثمود کی قوم سو ہم نے اس کو رستہ بتلایا مگر انہوں نے گمراہی کو ہدایت کے مقابلہ میں پسند کیا۔ پس ان کے اعمال کے سبب ذلت کے عذاب نے ان کو آپکڑا اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرا کرتے تھے ہم نے بچالیا۔

شرح:- ارشاد ہے کہ تم اس پروردگار کی عبادت سے انحراف کرتے ہو جس نے زمین بنائی آسمان پیدا کیا' پہاڑ گاڑے اور پھر تمام کائنات کی ضروریات مہیا کیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔ جو ابتدا میں دھواں سا تھا۔ سو اس دھوئیں سے سات آسمان بنائے اس کے بعد اس نظام ارضی اور نظام سماوی کو حکم دیا کہ تم اپنے جو ہروں کو آشکارا کرو طوعاً" یا کرہاً" دنیا کی آبادی و عمران میں جن خدمات کی ضرورت ہے انہیں بروئے کار لاؤ۔ چنانچہ آسمان سے سورج کی شعاعیں آنے لگیں۔ گرمی پڑی ہوائیں اٹھیں۔ ان سے گرد اور بھاپ اوپر چڑھی پھر پانی ہو کر مینہ برسا جس کی بدولت زمین سے طرح طرح کی چیزیں پیدا ہوئیں اس میں اشارہ ہے کہ دیکھو کہ نظام ارضی اور سماوی کتنے بڑے کارخانے ہیں۔ پھر ان کے اتفاق و اتحاد سے دیکھو کیا کیا عجیب و غریب کام نکلتے ہیں فرمایا مجرد آسمانوں ہی کو دیکھو تو تمہاری عقل دنگ رہ جائے۔ یہ اوپر تلے سات آسمان ہیں۔ ہر آسمان میں جدا جدا کارخانہ ہے۔ نزدیک کے آسمان کو جو تمہیں نظر آتا ہے۔ دیکھو اسے روشنی کے لیمپوں سے سجا رکھا ہے۔ گویا بجلی کے قمقمے ہیں کہ پڑے چمک رہے ہیں۔ فرمایا ان ستاروں سے ایک اور کام بھی لے لیا جاتا ہے اور وہ یہ کہ اگر شیطان اور اس کی ذریت آسمانی نظام کا کوئی بھید معلوم کرنے کے لئے اوپر آئیں تو ان پر وہ ستارے جن کو شہاب ثاقب کہا جاتا ہے ان پر پھینکے جاتے ہیں تاکہ وہاں کی کوئی بات سننے نہ پائیں۔ فرمایا۔ اے اہل دنیا! اگر تم ان باتوں کو نہ مانو تو تم پر بھی وہی عذاب نازل ہوگا۔ جو قوم عاد اور ثمود پر نازل ہوا کیونکہ ان قوموں کے پاس جب رسول آئے اور انہوں نے غیر اللہ کی عبادت سے ان کو روکا تھا تو انہوں نے بجائے توحید اختیار کرنے کے کج بحثیاں شروع کر دیں اور

Marfat.com

کہا چونکہ تم ہم میں سے ایک انسان ہو ہم تمہاری بات نہیں مانتے الغرض عاد نے دنیا میں ناحق فتور برپا کر دیا اور کہا کہ کون ہے جو ہم سے زیادہ قوی ہو۔ آخر انہوں نے دیکھ لیا کہ وہ خدا جس نے ان کو پیدا کیا تھا وہ ان سے بہت زیادہ قوی تھا ان کی ہلاکت بھی سنو کس طرح ہوئی۔ صرف چند ایک دن آندھی سی چلی جس نے ان کو ہلاک کر کے رکھ دیا۔ وہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہوئے اور آخرت کا عذاب ان کے لئے اور بھی ذلت کا باعث ہوگا۔ اس طرح ثمود کو سیدھی راہ دکھائی تھی۔ مگر انہوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کو پسند کیا۔ ان پر بھی ایک ایسا عذاب آیا جس نے ان کو ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیا مگر ان میں سے جو نیک اور بھلے انسان تھے اور ہماری نافرمانی کرنے سے ڈرا کرتے تھے ان کو ہم نے بچا لیا۔

ترجمہ آیات ۱۹-۲۵:- اور جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے پھر ان کو روک لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ بقیہ بھی دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان پر ان کے اعمال کی گواہی دیں گے اور وہ اپنی کھالوں سے دریافت کریں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی ہے وہ کہیں گے کہ وہ اللہ جس نے ہر چیز کو گویا کیا ہے اس نے ہم کو بھی گویا کر دیا اور اسی نے تم کو اول بار پیدا کیا تھا اور اس کی طرف تم پھرائے گئے ہو۔ کہ تم اس بات سے تو اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں۔ بر عکس اس کے تم خیال کرتے تھے کہ اللہ تمہارے اکثر اعمال سے ناواقف ہے۔ اور تمہارے اس خیال نے جو تم کو اپنے خدا سے متعلق تھا تم کو برباد کیا۔ سو تم خسارہ پانے والوں میں ہو گئے۔ پس اگر وہ صبر کریں تو بھی دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہے اور اگر وہ عذر کریں گے تو پذیرائی نہ ہوگی۔ اور ہم نے دنیا میں ان کے ساتھ ان کے برے ساتھی لگا رکھے تھے سو انہوں نے ان کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو نظروں میں سنوار کر پیش کیا۔ اور بنملہ جنوں اور انسانوں کے ان گروہوں کے جو ان سے پہلے ہو گزرے تھے ان کے حق میں بھی اللہ کی بات صادق آئی۔ بلاشبہ یہ سب خسارہ میں رہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں رسولوں کی بات پر عمل نہ کرنے والوں اور دین سے بیگانہ رہ کر زندگی بسر کرنے والوں کی بری حالت کا نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے۔ یہ سورۃ مکی ہے اور اس کے مضامین کا اکثر روئے سخن قریش کی

Marfat.com

طرف ہے مگر چونکہ قرآن پاک کا حکم اور اس کی تعلیم رہتی دنیا تک ہر قوم اور ہر فرد بشر کے لئے ہے اس لئے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ صرف کافروں اور غیر مسلموں کے لئے کہا گیا ہے بلکہ اس بات کا یقین کر لینا چاہئے کہ یہ تنبیہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ کے احکام کے ماننے سے قولاً "یا فعلاً" کسی طرح انکار کرتا ہے خواہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو یا کچھ اور۔ فرمایا کہ حشر کے روز جب ان دشمنان دین کو جنہوں نے اللہ کا حکم ماننے سے دنیا میں قولاً "فعلاً" انکار کیا تھا اکٹھا کیا جائے گا تو ان کو جماعتوں میں بانٹ دیا جائے گا پھر جب وہ جماعتیں جہنم کے دروازے پر لا کر کھڑی کی جائیں گی تو ہر شخص کے اعمال بد کی شہادت اس کے کانوں، آنکھوں اور جسم کے چمڑے سے لی جاوے گی۔ وہ از راہ حیرت و استعجاب اپنے جسم سے پوچھیں گے کہ تو نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی وہ کہے گا کہ خدا نے مجھے گویائی عطا کر دی اب میں سچ بولنے سے کیوں احتراز کروں اس نے ہر چیز کو گویائی دی ہے اور اسی نے تم کو اول مرتبہ پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف آج تم کو لوٹایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت کہا جائے گا کہ تم غیر سے چھپ کر گناہ کیا کرتے تھے۔ یہ خبر نہ تھی کہ ہاتھ پاؤں بتا دیں گے ان سے بھی پردہ کریں اور کرنا بھی چاہتے تو کیسے کرتے۔ فرمایا تم جو خیال کرتے تھے کہ تمہارا رب تمہاری آہستہ سے نکالی ہوئی آواز اور خلقت سے چھپ کر کئے ہوئے فعل کو نہ سنتا اور نہ دیکھتا ہے۔ تمہارے اس خیال نے تم کو برباد کیا اور تم خسارہ پانے والے لوگوں میں سے ہوئے۔ اگر تم یہ سمجھتے کہ دلوں میں چھپی ہوئی باتیں اور سات پردوں کے اندر بیٹھ کر کئے ہوئے فعل بھی اللہ کو معلوم ہو جاتے ہیں تو تم سے یہ غلط کاریاں سرزد نہ ہوتیں۔ آج تم کو دوزخ کی آتش سوزاں کا شکار نہ ہونا پڑتا۔ فرمایا ان کی پے در پے نافرمانیوں اور ان کے معاندانہ انکار کو دیکھ کر ہم نے ان کے ساتھی ایسے شیطانوں کو مقرر کر دیا تھا کہ وہ جو بات بھی ان کو بتاتے وہ الٹی ہوتی اور جو سبق بھی ان کو پڑھاتے وہ تباہی کے گڑھے میں لے جانے والا ہوتا اور اس طرح ہم نے پہلے ہی روز جو بات کہدی تھی وہ پوری ہوئی کہ ہم نافرمان جنوں اور انسانوں سے دوزخ کو پُر کریں گے۔

ترجمہ آیات ۲۶-۳۲:- اور کافروں نے کہا کہ اس قرآن کو مت سنو اور اس کی تلاوت میں غل مچاؤ۔ تاکہ تم غالب آؤ۔ سو کافروں کو ہم سخت عذاب چکھائیں گے اور

Marfat.com

ان کو ان کے برے اعمال کی سزا دیں گے۔ اللہ کے دشمنوں کی سزا ہے آگ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اس امر کا صلہ ہے کہ وہ ہمارے نشانات (اور احکام) کا انکار کیا کرتے تھے۔ اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم کو وہ جن اور آدمی تو دکھادے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا۔ ہم ان کو اپنے پاؤں تلے روندیں تاکہ وہ سب سے ذلیل ہوں۔ اس میں شک نہ کرو کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ (اس عقیدہ پر) جمے رہے۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غم کھاؤ اور اس بہشت کی خوشخبری سنو۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم تمہارے دوست رہے ہیں دنیا کی زندگی میں بھی اور اب آخرت میں بھی تمہارے دوست ہیں اور تمہیں یہاں وہ ہر چیز میسر ہوگی جسے تمہارے جی چاہیں گے اور جو کچھ تم مانگو گے تمہیں یہاں ملے گا۔ یہ بخشنے والے مہربان خدا کی جانب سے ان کی ضیافت ہوگی۔

شرح:- فرمایا یہ لوگ۔ بجائے اس کے کہ قرآن کے پیغام سے متاثر ہوتے الٹا انکار پر آمادہ ہو گئے اور انہیں اس کا سننا بھی ناگوار ہو رہا ہے یہ یاد رکھیں اس بد عملی کی انہیں سزا ملے گی۔ قیامت کے روز ان منکروں کو اپنے وہ دوست یاد آئیں گے جنہوں نے دنیا میں انہیں گمراہی کے راستہ پر ڈالا تھا۔ چنانچہ وہ اس کی آرزو کریں گے کہ انہیں دیکھیں اور ذلیل کریں مگر اس کے برعکس جن لوگوں نے دنیا میں دل اور زبان سے اقرار کیا کہ ہمارا روزی رساں ہمارا پروردگار اور ہمارا معبود برحق اللہ ہی ہے اور پھر اس اقرار کے بعد وہ اس پر دل و جان سے جمے رہے اور اس راہ کی تمام مشکلات برداشت کرتے رہے۔ ان کی تسکین خاطر کے لئے دنیا میں موت سے پہلے اور موت کے وقت بھی خدا کے بھیجے ہوئے فرشتے نازل ہوتے ہیں جو ان سے کہتے ہیں کہ کسی بات سے گھبراؤ نہیں نہ فکر کرو۔ تمہارا مستقبل روشن ہے ہم تمہیں اس جنت کی بشارت دیتے ہیں جس کا تم سے اللہ نے وعدہ کیا تھا دیکھو ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست اور ہمدرد تھے اور آخرت میں بھی تمہارا یہ حق دوستی ادا کریں گے۔ اب تم جنت میں داخل ہونے والے ہو۔ سو وہاں جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا وہی تمہیں وہاں میسر آئے گی اور جو کچھ مانگو گے لاکر حاضر کیا جائے گا گویا یوں سمجھو کہ تم اس خدائے غفور و رحیم کے مہمان ہو اور اس سے بڑھ کر کیا عزت و توقیر ہو سکتی ہے۔ کہ ایک بندۂ ضعیف خدائے ذوالجلال کا مہمان ہو۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۳۳-۳۴:- اور اس شخص سے بڑھ کر کون خوش گفتار ہے جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کئے اور کہا کہ بلاشبہ میں (خدا کے) فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اور نیکی اور بدی برابر نہیں۔ بدی کا جواب عمدہ طریق سے دیجئے۔ پس اس کا فوری اثر یہ ہوگا کہ وہ شخص کہ آپ کے اور اس کے درمیان عداوت تھی۔ ایسا ہو جائے گا کہ گویا وہ بڑا گرا دوست ہے اور یہ چیز صرف ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں اور یہ توفیق اس کو ملتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کوئی وسوسہ آپڑے تو اللہ کی پناہ مانگو بیشک وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے اور اس کے نشانات (صداقت) میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں تم نہ سورج کے سامنے سر خم کرو نہ چاند ہی کو سجدہ کرو اور سجدہ کرو تو اس اللہ کو جس نے ان کو بنایا اگر تم (فی الواقع) اس کی عبادت کرنا چاہتے ہو اور اگر یہ غرور کریں تو وہ مخلوق جو آپ کے رب کے پاس ہے وہ دن رات (اس کی حمد و ثنا اور) تسبیح پکارتے ہیں اور ذرا نہیں اکتاتے اور اس کے نشانات میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ تم زمین کو سنسان بے رونق دیکھتے ہو مگر جونہی کہ ہم اس پر پانی برساتے ہیں۔ وہ لہلہانے لگتی ہے اور پھولتی ہے۔ (سنو) وہ جس نے اس کو زندہ کیا وہی بلاشبہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ وہ بلاشبہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ یاد رکھو کہ وہ لوگ جو ہمارے نشانات (واحکام) کے معاملہ میں کج روی برتتے ہیں وہ ہم سے قطعاً "مخفی نہیں۔ کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا۔ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے روز امن و امان سے آئے گا جو چاہتے ہو کرو۔ بلاشبہ وہ تمہارے ہر اس عمل کو دیکھتا ہے جو تم سے سرزد ہوتا ہے۔ یقیناً "وہ لوگ کہ جنہوں نے قرآن کا انکار کیا جبکہ وہ ان کے پاس آیا وہ خدا سے پوشیدہ نہیں اور بیشک یہ قرآن ایک با عزت کتاب ہے۔ جس میں باطل کو نہ آگے سے رسائی ہے نہ پیچھے سے۔ اس کا نازل ہونا خدائے حکیم و حمید کی طرف سے ہے۔ آپ سے بھی تو وہی باتیں کہی جائیں گی جو آپ سے قبل دیگر رسولوں سے کہی گئیں آپ کا رب بلاشبہ معاف کرنے والا ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔ اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بنا دیتے تو وہ کہتے کہ اس کی آیتیں کیوں تفصیل سے بیان نہیں کی گئیں کیا عجمی زبان کی کتاب اور عربی آدمی؟ کہہ دیجئے کہ وہ ان لوگوں کے لئے سامان ہدایت اور شفا ہے جو ایمان والے ہیں اور وہ لوگ جو

Marfat.com

ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور یہ کتاب ان کے حق میں نابینائی ہے۔ (گویا) یہ لوگ دور سے پکارے جا رہے ہیں۔

شرح:۔ فرمایا! انسان کے لئے سب سے اچھی بات جو وہ منہ سے نکالتا ہے یہ ہے کہ وہ خدا کو پکارے اور نیک عمل کرے اور مسلمان کہلائے اور اس بات کو یاد رکھے کہ نیکی اور برائی کا بدلہ ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔ سو اگر تم سے کوئی شخص برائی بھی کرے تو تم نیکی سے اس کا جواب دو۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ شخص جس سے تمہاری عداوت ہے وہ مخلص دوست کی طرح تمہیں نظر آنے لگے گا۔ فرمایا یہ بات ہمارے صرف ان بندوں کو حاصل ہوتی ہے جو صبر و تحمل سے کام لینے کے عادی ہوں۔ برداشت کا مادہ رکھتے ہوں۔ اور مغرور و متکبر اور جھگڑالو نہ ہوں اور جن کو یہ بات حاصل ہو جائے انہیں بڑی ہی اچھی قسمت والا سمجھو اور اگر بشریت کے تقاضے اور شیطانی تحریک سے دل میں غصہ اور تیزی آ جائے تو فوراً "خدائے سمیع و بصیر اور علیم و خبیر کو یاد کر لینا چاہئے کیونکہ وہ فریاد رسی کے لئے موجود اور دلی حالات سے واقف ہے۔ یہ رات اور دن اور یہ سورج اور چاند کیا ہیں۔ دیکھو یہ صرف اللہ تعالیٰ کے نشانات حق ہیں تم ان کو سجدہ نہ کرو۔ ان کی پرستش نہ کرو۔ پرستش کرو اس خدائے قدوس کی جس نے ان کو بنایا۔ اور اگر تم اس کی عبادت سے روگردانی کرو تو اس کو تمہاری پرواہ ہی کیا پڑی ہے۔ حالانکہ اور ساری کائنات اس کی عبادت میں لگی ہے۔ سنو! تم نے اس سطح زمین کو اکثر پژمردہ اور مردہ دیکھا ہو گا کوئی خوشنمائی اور دلچسپی کا سامان اس میں نظر نہیں آتا۔ ہر طرف خاک اڑتی نظر آتی ہے لیکن جہاں بارش کا ایک چھینٹا پڑا اس کی تر و تازگی اور رونق قابل دید ہو جاتی ہے۔ آخر یہ کس کے دست قدرت کا نتیجہ ہے جس خدا نے اس طرح مردہ زمین کو زندہ کیا کیا وہ مرے ہوئے انسانوں کے بدن میں دوبارہ جان نہیں ڈال سکتا۔ کیا وہ قادر مطلق مردہ دلوں کو دعوت الی اللہ کی تاثیر سے حیات تازہ نہیں بخش سکتا۔ سنو! وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کے لئے مردوں کو دوبارہ زندہ کرنا قطعاً "کوئی مشکل کام نہیں۔ سنو! جو لوگ ہماری آیات کا مطلب موڑ توڑ کر بیان کرتے ہیں ان کی یہ حرکات ناشائستہ ہم سے کچھ مخفی نہیں۔ ان ٹیڑھی چال چلنے والوں کو ہم خوب جانتے ہیں مگر ہم ان کو ڈھیل دے دیتے ہیں اور یکدم نہیں پکڑتے سو جو ان کی مرضی ہو اور جو ان کی سمجھ میں آئے وہ کرتے جائیں۔ مگر ایک

Marfat.com

دن ان سب کو خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ فرمایا یہ لوگ جو قرآنی نصائح کو سن پانے کے بعد بھی ان سے انکار کرتے ہیں ان کی اس گستاخی اور اعراض عن الحق کی انہیں سزا دی جائے گی۔ یہ قرآن وہ کتاب عزیز ہے کہ خدائے حکیم و مجید نے نازل کی۔ اور اسی کا کلام ہے۔ اس میں کوئی بات جھوٹ ہو تو کیسے۔ پس اس حقانیت و صداقت پر ایمان لاؤ اور اس کے مطابق عمل کرو۔ باقی رہی مخالفت تو یہ ہوتی آئی ہے اگر تم اپنے فرائض ادا کرتے جاؤ گے تو تمہارا رب تمہارے گناہوں اور تمہاری لغزشوں کو معاف کر دے گا۔ اور اگر وہ اس مخالفت سے باز نہ آئیں گے تو اس کی دردناک سزا ان کو دی جائے گی۔ اگر یہ قرآن کسی ایسی زبان میں ہوتا جو عربوں کو نہ آتی تو اہل عرب کہتے کہ یہ کیا عجیب بات ہے کہ رسول تو ہے عربی اور کتاب ایسی زبان میں نازل کی گئی ہے جس کا ایک حرف بھی عربوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔ فرمایا! یہ لوگوں کے حیلے ہیں۔ اور نہ ماننے کے سامان۔ اے پیغمبر! دنیا کو سنا دیجئے کہ ان کی نجات صرف اس کتاب پر عمل پیرا ہونے پر موقوف ہے۔ ورنہ ہمہ گیر تباہی کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔

ترجمہ آیات ۴۵-۴۶:- اور البتہ ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب عطا کی تھی مگر اس میں بھی اختلاف ہوا اور اگر آپ کے رب کی جانب سے پہلے ہی بات طے نہ ہو گئی ہوتی۔ تو ان کا کام تمام ہو چکا ہوتا اور ان کو قرآن میں ایسا شک ہے جس کی وجہ سے بے چین ہیں جو شخص نیک کام کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے اور جو شخص برا کام کرتا ہے اس کی سزا اسی کو ملے گی۔ اور آپ کا رب (اپنے) بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

شرح:- فرمایا! موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے جو کتاب عطا کی تھی لوگوں نے اس کے حروف اور مطالب و مفہوم میں اختلاف کرنا شروع کر دیا اور یہ ایک ایسا گناہ تھا کہ اگر ہم اس گناہ کی سزا کا وقت پہلے سے مقرر نہ کر چکے ہوتے تو اس قوم کو ایک دن صفحہ ہستی سے مٹا دیتے فرمایا انہوں نے اس کے حروف اور مطالب و معانی میں کیوں ردوبدل کیا محض اس لئے کہ وہ اس کے منجانب اللہ ہونے میں شک کرتے تھے۔ یا کسی بات کو اپنی عقل کے مطابق نہ سمجھ کر اسے اپنے معیار پر لانے کے لئے اس کی تاویلیں کیا کرتے تھے۔ اگر بنی اسرائیل کو ان غلطیوں اور گناہوں کی کچھ سزا دنیا میں ہم نے دی ہے یا آخرت میں دیں گے۔ تو اس کے لئے وہ خود ذمہ دار ہیں۔

الماجد - الواجد - الیت المجید - المحیی - الولی - الحسیب - القوی - القابض - المحیط - المجید

Marfat.com

ترجمہ آیات ۴۷۔۵۴:۔ قیامت کے علم کا حوالہ اسی کی طرف دیا جا سکتا ہے اور گابھوں سے پھل نہیں نکلتے اور مادہ کو حمل نہیں رہتا اور نہ وہ بچہ جنتی ہے مگر یہ سب اسی کے علم سے ہوتا ہے جس دن پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ جن کو تم میرے شریک ٹھہرایا کرتے تھے وہ کہیں گے ہم آپ سے کہہ دیتے ہیں ہم میں سے کوئی اس کا مدعی نہیں اور جن کو وہ پہلے پکارا کرتے تھے وہ سب غائب ہو جائیں گے۔ اور یہ سمجھ لیں گے اب چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں۔ انسان بہتری کی دعا مانگنے سے بھی نہیں تھکتا اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچے تو مایوس و ناامید ہو جاتا ہے اور اگر اسے ہم اپنی مہربانی سے نوازیں' تکلیف اور دکھ کے بعد جو اسے پہنچ چکا تو مانتا ہے کہ میں اس کا مستحق تھا۔ اور میرا خیال نہیں کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر وہ اپنے رب کے ہاں لوٹ کر گیا تو میرے لئے (وہاں بھی) کوئی بہتری ہوگی۔ سو ہم ان لوگوں کو ان کی سب بداعمالیاں بتلا کر رہیں گے اور ان کو سخت ترین عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ اور جب ہم انسان پر مہربانی کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور ہم سے پہلوتہی کرتا ہے اور جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر لمبی چوڑی دعائیں مانگتا ہے۔ اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے آیا ہو۔ پھر تم نے اس کا انکار کر دیا ہو۔ تو اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو حق کی مخالفت میں بہت دور نکل گیا ہو۔ ہم ان کو اپنی نشانیاں کائنات میں اور خود ان کے اندر دکھائیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر یہ حقیقت کھل جائے گی کہ یہ درست ہے اور کیا آپ کے رب کی یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کا شاہد ہے دیکھو یہ لوگ اپنے رب کے روبرو پیش ہونے میں شک کرتے ہیں۔ بلاشبہ اس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

شرح:۔ چوبیسویں پارے کا خاتمہ ان الفاظ پر ہوا تھا کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب تورات دی مگر اس کے بارے میں لوگ باہمی اختلافات میں پڑ گئے۔ کسی نے مانا کسی نے نہ مانا۔ یہ پارہ ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے کہ نیک و بد اعمال کی جزا و سزا جس کا ہم نے ابھی ابھی ذکر کیا ہے۔ اس وقت ظہور پذیر ہوگی۔ جب قیامت کا دن آئے گا۔ فرمایا قیامت کے وقوع پذیر ہونے کا وقت عمداً "انسان سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ اگرچہ خدا کو اسی طرح اس دن کا علم ہے جس طرح وہ جانتا ہے کہ مادہ کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ مذکر ہے یا مونث یا جس طرح وہ اس امر کو جانتا ہے کہ گابھے کے اندر لپٹے ہوئے پھل کی کیا حالت ہے۔ فرمایا

Marfat.com

یہی وجہ ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ غیر از خدا کسی کی عبادت نہ کرے۔ کسی کا محتاج نہ ہو کسی کو اپنا کارساز نہ سمجھے۔ ورنہ قیامت کے دن جب ان معبودان باطلہ سے پوچھا جائے گا کہ لوگ تم کو اپنا کارساز حاجت روا اور معبود سمجھتے تھے کیا تم نے ان سے کہا تھا کہ ہم ایسے ہیں تو وہ جواب دیں گے کہ قطعاً نہیں۔ فرمایا! انسان کے مبتلائے شرک و کفر ہونے کی محض ایک وجہ ہے کہ یہ حرص و آز کا پتلا ہے۔ تکلیف کا منہ تک نہیں دیکھنا چاہتا اور مال و دولت کے چاہنے اور بھلائی کے طلب کرنے میں تھکتا نہیں۔ پھر اگر مال و دولت مل جائے یا راحت و آرام حاصل ہو جائے تو اس پر ایک ایسا نشہ طاری ہو جاتا ہے جو اسے خدا کو بھلا دیتا۔ اور نیکو کاری کے کاموں سے بھی غافل کر دیتا ہے اس کی یہ حالت حالت کفر سے مشابہ ہے اور اگر اس کو مال و دولت حاصل نہ ہو اور تکلیفوں اور مصیبتوں کا مقابلہ کرنا پڑے تو یہ ہمت ہار دیتا ہے۔ لیکن اگر ہم اپنی مہربانی سے اس کی تکلیف کو دور کر دیتے ہیں تو یہ اسے اپنی کوششوں کا نتیجہ خیال کرتا ہے اس کے برعکس وہ جو راحت و آرام اور تکلیف و مصیبت یا دولت مندی اور افلاس ہر دو حالتوں میں خدا کو یاد رکھنے اور اسی کے سامنے سر عبودیت کو خم کرتے رہتے ہیں وہی خدا کی نگاہ میں قابل عزت اور وہی اشرف المخلوقات کہلانے کے مستحق ہیں۔ فرمایا! اگرچہ انسان دنیا میں ان باتوں کو نہیں سمجھتا مگر وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے جب اس کی ضد کے خوفناک نتائج اس کے سامنے آجائیں گے۔ اس وقت ہر چند وہ اس بات کا خواہاں ہوگا کہ اسے ایک اور موقعہ دیا جائے تاکہ اپنے آپ کو خدا کا بندۂ فرمانبردار اور مومن و نیکو کار ثابت کر سکے۔ مگر اس کی یہ آرزو فضول ہوگی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تم فکر و تدبر سے کام لو تو خدا کے ہونے قیامت کے برپا ہونے اور تمہارے حساب کتاب دینے کے سینکڑوں دلائل تمہیں اس دنیا بلکہ تمہارے اپنے ہی وجود کے اندر نظر آجائیں۔ لہٰذا تم کو چاہئے کہ خدا کے روبرو ایک نہ ایک دن حاضر ہونے کے خیال میں رتی برابر شک نہ آنے دو۔

۶۲ سورۃ الشوریٰ ۴۲

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات مبارکہ ۲۳، ۲۵، ۲۷ مدینہ

Marfat.com

منورہ میں نازل ہوئیں۔ اس میں ۵۳ آیات مبارکہ اور پانچ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۳-۹:- آپ کی طرف اور ان لوگوں کی طرف جو آپ سے پہلے ہو گزرے ہیں خدا نے جو غالب و دانا ہے وحی بھیجی ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور وہ عالی رتبہ اور عظمت والا ہے۔ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور اہل زمین کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں۔ سن رکھو (اللہ) بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا اوروں کو اپنا کارساز سمجھ رکھا ہے اللہ ان کو دیکھ رہا ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں اور اسی طرح ہم نے ان کی طرف عربی زبان میں قرآن نازل کیا تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے گردا گرد رہنے والوں کو (نافرمانی کے نتائج و عواقب سے) ڈرائیں۔ اور قیامت کے دن سے جس میں کوئی شبہ ہی نہیں آگاہ کریں۔ (اس دن) ایک فریق تو جنت میں ہو گا اور ایک دوزخ میں۔ اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار کیا انہوں نے اس کے علاوہ اوروں کو بھی اپنا کارساز سمجھ رکھا ہے (سو وہ یاد رکھیں کہ) اللہ ہی (حقیقی) کارساز ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

شرح:- تمام سورتوں کی طرح اس سورت میں بھی زیادہ تر خطاب قریش بالخصوص اہل مکہ سے ہے جن کا دین بت پرستی تھا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات اور آپ کے اسوہ کو یکسر بھول چکے تھے۔ اگرچہ بعض ابراہیمی روایات ان میں جاری تھیں۔ قرآن کریم کی اس سورۃ میں جہاں بت پرستی کے عیوب اور اس کی مذمت کی گئی ہے۔ وہاں توحید کے فائدے اور اس کی مدح بھی کر دی ہے اور مسئلہ نبوت کو نہایت اچھی طرح واضح کیا ہے اور اس ضمن میں بتا دیا گیا ہے کہ یہ ارسال و رسل اور تنزیل کتب کا نظام محض اس لئے قائم کیا ہے کہ انسان اپنے خالق سے بیگانہ نہ ہونے پائے! اس کو ہمیشہ یاد رکھے اور دنیاوی زندگی کا مختصر ساوقت گزارنے کے بعد جب واصل باللہ ہو تو سرخرو ہو کر حاضر ہو۔ فرمایا یہ الہام و وحی کا سلسلہ کوئی نئی بات نہیں۔ آپ سے پہلے بھی اسی طرح وحی

Marfat.com

آتی رہی اور کتابیں نازل ہوتی رہیں۔ کیونکہ وہ خدا جو ہر چیز پر قادر ہے اس کی حکمت بالغہ کا یہی تقاضا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ انسان کو اپنی شان سے آگاہ رکھے ان کو اپنے حقوق جتلا دے اور بتلا دے۔ کہ انسان کے ذمے کیا کیا فرائض ہیں۔

فرمایا۔ خدا انسان کی عبادت اور اس کی نیکی کا محتاج نہیں کیونکہ زمین و آسمان اور کائنات عالم کی ہر شے اسی کی ملکیت ہے۔ فرشتے جو آسمان کے چپے چپے پر موجود ہیں اس کی تسبیح و تقدیس اور اسی کے سامنے رکوع و سجود کے لئے موجود رہتے ہیں ان لوگوں کو قرآن سنا دیجئے۔ جو انہی کی زبان میں نازل کیا گیا ہے اور دو باتیں ان کے ذہن نشین کرا دو۔ ایک یہ کہ قیامت ضرور آکر رہے گی اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کرنا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ قیامت کے روز ہر شخص کے نیک و بد اعمال کا جائزہ لیا جائے گا۔ نیکوں کو جنہوں نے اللہ اور مخلوق کے حقوق ادا کئے ہوں گے جنت میں بھیج دیا جائے گا اور بدکاروں کو جنہوں نے اللہ اور مخلوق کے حقوق کے ساتھ ناانصافی کی ہوگی۔ دوزخ کی آتش سوزاں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ فرمایا! اگر اللہ چاہتا تو نیک و بد کی تمیز ہی نہ رہتی۔ سب نیک ہی نیک ہوتے۔ کوئی برا نہ ہوتا۔ مگر خدا نے اس بارے میں انسان پر جبر کرنا نہیں چاہا اس نے اسے پورا پورا اختیار دیا ہے کہ چاہے نیک کام کرے اور چاہے برے تمہارے مرنے پیچھے تم کو زندہ کر کے حساب کتاب لے گا۔ سنو! وہی تمہارا کارساز حقیقی ہے۔ کوئی چیز اس کے قبضہ قدرت سے باہر نہیں۔ پس جو مانگو اسی سے مانگو اور مالی بدنی اور قولی عبادت کرو تو وہ بھی اسی کی۔

ترجمہ آیات ۱۰-۱۹:- اور جس چیز کے بارے میں تم ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کے پاس ہے (کہہ دیجئے) یہ اللہ میرا رب ہے میں نے اس پر بھروسہ کر رکھا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع ہوں وہ آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے تمہیں میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے اور چوپایوں میں سے بھی جوڑے بنائے۔ وہ (اس طرح سے) تمہیں دنیا میں پھیلاتا ہے اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سب کی سنتا اور سب کو دیکھتا ہے۔ آسمانوں کی اور زمین کی کنجیاں اس کے پاس ہیں وہ جس کا رزق چاہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہے تنگ کر دیتا ہے۔ بلاشبہ اسے ہر چیز کا علم ہے۔ تمہارے لئے اس نے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح کو دیا تھا اور

Marfat.com

جس کا حکم ہم نے آپ کو دیا ہے اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا (وہ یہ ہے) کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا، وہ پیغام جس کی طرف آپ ان کو بلاتے ہیں مشرکوں پر بڑا شاق گزرتا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے قرب کے لئے منتخب کرلیتا ہے۔ اپنی طرف رسائی کی اسی کو توفیق دے دیتا ہے جو اس کی طرف دلی میلان رکھے انہوں نے اس کے بعد کہ علم ان کے پاس پہنچ چکا تھا محض سرکشی اور ضد سے آپس میں تفرقہ پیدا کیا اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ہے پہلے سے ایک بات طے نہ ہوتی تو اب تک ان میں فیصلہ ہو چکا ہوتا اور بیشک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث ٹھہرایا گیا۔ وہ اس کی طرف سے ایسے شک میں پڑے ہیں کہ تردد میں ہیں پس اسی کے لئے آپ بلاتے جایئے اور قائم رہئے جیسا کہ آپ کو حکم ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور کہہ دیجئے کہ اللہ نے جو کتابیں اتاری ہیں میں ان پر ایمان لاتا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں۔ اللہ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اللہ ہمیں اور تمہیں (ایک جگہ) جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور وہ لوگ جو خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو جان لیا گیا۔ ان کی حجت ان کے رب کے نزدیک باطل ہے۔ اور ان پر (اس کا) غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے سچی کتاب اور ترازوئے عدل نازل کی۔ اور آپ کیا جانیں۔ ہو سکتا ہے کہ قیامت چلی آ رہی ہو۔ جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کا تقاضا کرتے ہیں اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ دیکھو جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں ہیں۔ خدا اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جس کسی کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ بڑا زبردست اور غالب ہے۔

شرح:- لوگو! اگر اعتقادات و اعمال کے بارے میں تمہارا کوئی اختلاف ہو جائے تو قرآن ہی کی طرف رجوع کرو جو تمہیں اس معاملہ میں اللہ کے فیصلے سے آگاہ کرے گا۔ تمہارا اعتماد بتمام تر اللہ اور صرف اللہ ہی پر ہونا چاہئے کیونکہ کوئی طاقت اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو اس کے سامنے رہین منت نہ ہو کائنات عالم کی ہر چیز اسی کی مخلوق اسی کی مرزوق

Marfat.com

اور اسی کی مرہون ہے۔ اسی نے تم کو اس طرح دنیا پر پھیلایا۔ وہ تمہارے تمام اعمال کو دیکھتا اور تمہاری ہر بات کو سنتا ہے۔ تم اسے کائنات عالم کی کسی چیز پر قیاس نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس کی مثل کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ سنو! اگر تم بتوں کی عبادت اس لئے کرتے ہو کہ وہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچائیں' تمہاری مشکلات کو دور کریں تمہاری روزی کی تنگی کو فراخی سے بدل دیں تو یہ ان کے بس کی بات نہیں۔ کیونکہ زمین و آسمان کے تمام خزانوں کی کنجیاں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں وہی اپنی مخلوق کی روزی تنگ کرتا اور وہی فراخ کرتا ہے۔ فرمایا اے لوگو! ابتدائے عالم سے ہم نے تمہارے لئے جو دین مقرر کیا تھا۔ وہی اصل دین ہے حضرت نوح' حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سب کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ سب اللہ ہی کی عبادت کریں۔ بتوں اور شیطانوں سے کسی حاجت روائی کے خواہاں نہ ہوں اور دین کے معاملہ میں باہمی اختلافات کو روا نہ رکھیں۔ سب ایک ہو کر رہیں اور اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوں۔ مگر انسان کی گمراہی دیکھو کہ اس نے آپس کی ضد میں پڑ کر زندگی کے مقصد ہی کو بھلا دیا۔ اور یہاں تک مخالفت کی کہ اگر ایک بندۂ خدا خدا کو پوجتا تو دوسرا شخص اس کی ضد سے دوسرے کی پرستش کرنے لگ جاتا۔ لوگوں نے اوامر و نواہی کو بھلا دیا اور اپنی اپنی خواہشات اور اپنی اپنی عقلوں کا پیچھا کیا۔ بالآخر یہ قرآن نازل کیا گیا ہے کہ انسان اپنی دیرینہ گمراہی سے آگاہ ہو اور ضد و عناد کو چھوڑ کر اپنے خالق و رازق کے سامنے سجدہ ریز ہو۔ اسی کی دہلیز پر ناصیہ فرسائی کرے اسی کے سامنے دست سوال دراز کرے۔ سو اے مسلمانو! تم بھی انہیں پیغمبروں کے نقش قدم پر چلو انہی کی تعلیمات کو اپنے سینوں میں جگہ دو اور اللہ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لا کر عمل کرو اگر منکران حق کا غلبہ ہو جائے اور وہ تمہاری بات نہ مانیں تو ان کو ان کے اعمال پر چھوڑ دو اور کہہ دو کہ تمہارے اعمال تمہارے ساتھ ہیں اور ہمارے اعمال ہمارے ساتھ۔ قیامت کے روز جب اللہ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا اس دن ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ اور اس سے کسی کو مفر نہیں۔ کیونکہ اس دن ہر شخص کو طوعاً" و کرہاً" حاضر ہونا پڑے گا۔ باقی رہ گئے وہ لوگ جو کرتے کراتے کچھ بھی نہیں محض لفظی بحثوں میں پڑے رہتے ہیں۔ ان کی تمام دلیلیں خدا کے ہاں باطل ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ خدا ان کو شدید عذاب میں مبتلا کرے گا اور ان پر سخت

اَلْوَاجِدُ ۔ اَلْوَاحِدُ اَلصَّمَدُ ۔ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ ۔ اَلصَّمَدُ ۔ اَلْمُؤَخِّرُ ۔ اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ ۔ اَلظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۔ اَلْوَالِيْ ۔ اَلْمُتَعَالِيْ ۔ اَلْبَرُّ ۔ اَلتَّوَّابُ ۔ اَلْمُنْتَقِمُ ۔ اَلْعَفُوُّ ۔ اَلرَّءُوْفُ ۔ مَالِكُ الْمُلْكِ ۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ اَلْمُقْسِطُ ۔ اَلْجَامِعُ ۔ اَلْغَنِيُّ ۔ اَلْمُغْنِيُ ۔ اَلْمَانِعُ ۔ اَلضَّآرُّ ۔ اَلنَّافِعُ ۔ اَلنُّوْرُ ۔ اَلْهَادِيُ ۔ اَلْبَدِيْعُ ۔ اَلْبَاقِيْ ۔ اَلْوَارِثُ ۔ اَلرَّشِيْدُ ۔ اَلصَّبُوْرُ

Marfat.com

ناراض ہوگا۔ فرمایا جو لوگ اللہ کو قادر علی الاطلاق مانتے اور روز قیامت کو تسلیم کرتے ہیں فی الحقیقت وہی اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور انہی کو اپنے انجام کا خیال ہوتا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان اور ان کا حقیقی رازق ہے۔ اس کے سامنے کسی کی تدبیر نہیں چل سکتی۔ لہٰذا انسان کو چاہئے کہ وہ اسی کا بندہ فرمانبردار اور عبادت گزار ہو کر رہے۔

ترجمہ آیات ۲۰-۲۹:- جو آخرت کی کھیتی کا خواہاں ہو ہم اس کی کھیتی کو ترقی دیں گے۔ اور جو کوئی دنیا کی کھیتی کا طالب ہو ہم اس کو دنیا ہی میں کچھ دیدیں گے اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ کیا ان کے کچھ شریک ہیں کہ جنہوں نے ان کے لئے دین کا وہ طریقہ نکالا ہے کہ جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا اور اگر خدا کی طرف سے فیصلہ کن بات نہ مقرر ہو چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ ہو چکا ہوتا اور ظالموں کے لئے فی الحقیقت بڑا دردناک عذاب ہے۔ تم ظالموں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے افعال سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ عذاب ان کے حق میں وقوع پذیر ہو کر رہے گا۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے وہ جو کچھ چاہیں گے ان کو ان کے رب کے ہاں ملے گا۔ یہی بڑا فضل ہے۔ یہی تو وہ چیز ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو اس پر ایمان لائے اور نیک عمل کر گئے کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا بجز رشتہ داری کی محبت کے اور جو شخص کوئی نیک کام کرے گا تو ہم اس میں اور خوبی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ بخشنے والا قدر دان ہے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے۔ سو اگر اللہ چاہے تو ان کے دل پر مہر کر دے۔ اللہ باطل کو مٹاتا اور سچ کو اپنے کلام سے استوار کرتا ہے۔ بیشک اللہ ان کے رازوں سے واقف ہے۔ اور وہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور خطائیں بخش دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتا ہے اور ان لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور نیک کام کرتے ہیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہوگا۔ اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق فراخ کر دے تو وہ زمین میں سرکشی کرنے لگیں مگر جتنی روزی وہ چاہتا ہے صحیح اندازے سے نازل کرتا ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں سے واقف اور ان کو دیکھنے والا ہے۔ اور وہ ہے جو تمہارے ناامید ہو جانے کے بعد بارش

Marfat.com

نازل کرتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہ کارساز ستودہ صفات ہے اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنا اور جانوروں کا جو اس نے ان میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ ان کے جمع کرنے پر قادر ہے۔

شرح:- فرمایا انسان کے لئے دو زندگیاں ہیں ایک یہی دنیاوی زندگی اور دوسری آخرت کی زندگی جو روز قیامت کے بعد شروع ہو جائے گی۔ جس طرح تم اس عارضی دنیا کے تمام آرام اور اس کی تمام نعمتیں طلب کرتے ہو۔ تمہیں چاہئے کہ آنے والی اخروی زندگی کے بھی تمام آرام اور اس کی تمام نعمتیں طلب کرو۔ وہ زندگی اس کی نسبت زیادہ پائدار ہے۔ ہمارے ہاں ویسے یہ قاعدہ ہے کہ جو محض اس دنیاوی زندگی کا ساز و سامان تلاش کرتا ہے ہم اس کو اس کا ساز و سامان دیتے ہیں مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں رکھا جاتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خائب و خاسر ہو کر رہ جاتا ہے اور آخرت کا عذاب مول لے لیتا ہے مگر جو اخروی زندگی کا ساز و سامان طلب کرے ہم اس کو اس زندگی میں نامراد نہیں رکھتے۔ باقی رہ گیا لوگوں کا رجوع غیروں کی طرف تو یہ لوگوں کے اپنے ڈھکوسلے ہیں جن کے لئے اللہ نے کوئی دلیل و حجت نازل نہیں کی اور اللہ کے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی جرم بھی نہیں کہ کوئی شخص اللہ کو جو اس کا خالق اس کا رازق اور اس کا رب ہے چھوڑ کر غیر اللہ کو جو اوروں کی طرح مخلوق خدا ہے اپنا مرجع و ماویٰ اور اپنا قبلہ حاجات بنائے۔ فرمایا اس دنیاوی زندگی کے دوران میں انسان کو کچھ پتہ نہیں چلتا۔ مگر فیصلے کے دن ہر شخص کو اپنا اپنا ظلم صاف طور پر نظر آئے گا اور ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے ارتکاب کا خوف کھا کر نادم و شرمسار ہوگا۔ اس کے برعکس وہ لوگ جنہوں نے خدا کو مانا اس کے رسولوں کی تعظیم کی اور اللہ کی فرمانبرداری میں جان تک دیدی۔ وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے۔ اس قدر جلد ان کی آرزوئیں میں پوری ہوں گی کہ وہ خود حیرت و تعجب میں ہوں گے۔ فرمایا اللہ کے ان بندوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں۔ یہ بڑی خوشخبری ہے اور لطف یہ ہے کہ اتنی بڑی رہنمائی اور اتنی عظیم الشان خوشخبری کے بدلہ کسی سے کوئی چیز طلب نہیں کی جاتی علاوہ ازیں تمہارے ہادی کے مدنظر نہ کوئی سیاسی مفاد ہے نہ فانی غرض۔ خدا نے اس کو محض اس لئے بھیجا ہے کہ وہ اس زندگی کے ساتھ تمہیں اگلی زندگی کے لئے بھی تیار کرے اور اس میں عزت و آرام پانے

Marfat.com

کے طریقے بتائے مگر جو لوگ ان کی بات کو تسلیم نہیں کرتے اور انہیں جھوٹا سمجھتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ باطل کو کبھی فروغ نہیں ہوا حق کبھی دبا نہیں، اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹے نبی ہیں اور ان کی تعلیمات باطل ہیں تو کبھی وہ کامیاب نہ ہوں گے اور نہ ان تعلیمات کو فروغ حاصل ہوگا۔ مگر یہ بات نہیں بہت جلد تم دیکھ لوگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی عظیم الشان کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بعد فرماتا ہے کہ اے انسان! خواہ تو نے اپنی زندگی کا زیادہ حصہ غفلت و بے خبری میں گزارا ہے۔ مگر اب جبکہ تجھے صحیح بات معلوم ہو گئی تجھے چاہئے کہ گزشتہ کے لئے معافی طلب کرکے اور آئندہ خلوص دلی سے اللہ کی راہ پر لگ جائے کیونکہ وہ توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیا کرتا ہے اور تمہارے اعمال سے ناواقف نہیں ہے۔ فرمایا وہ خدائے سمیع و بصیر ان لوگوں کی آواز سنتا اور ان کی دعائیں قبول کرتا ہے جو اس پر ایمان لائے اور دنیا میں رہ کر نیک عمل کرتے ہیں۔ فرمایا ہم نے دنیا میں کسی کو زیادہ رزق دیا ہے اور کسی کو کم اس کی وجہ یہ ہے کہ رزق کی زیادتی انسان کو سرکش اور متکبر بنا دیتی ہے۔ اس میں حرص و آز کا مادہ زیادہ ہو جاتا ہے اسے حلال و حرام کی تمیز نہیں رہتی۔ وہ ہر کسی کو اپنے مظالم کا تختہ مشق بنانا شروع کر دیتا ہے۔ پس اگر ہم تمام لوگوں کو یکساں بکثرت رزق دیتے تو دنیا میں فتور برپا ہو جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر شخص کے لئے الگ الگ اندازہ مقرر کیا گیا ہے۔ فرمایا! اگر کوئی تنگدست اور مفلس و قلاش ہو تو چاہئے کہ وہ بھی ہماری رحمت سے مایوس نہ ہو۔ کیونکہ جس طرح انسان کے مایوس ہونے کے بعد ہم آسانوں سے مینہ برسا کر اس کو خوش و خرم کر دیتے ہیں اسی طرح اگر کسی وقت وہ مفلس و آفات زدہ بھی ہو تو اسے مایوس نہ ہونا چاہئے۔ نیک عمل کرتا جائے اور ہماری رحمت کا طلبگار رہے۔ ایک دن آئے گا کہ ہم اس پر اپنی رحمت کی بارش آسمانوں سے نازل کر دیں گے۔

ترجمہ آیات ۳۰-۴۳:- اور تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور وہ اکثر (برائیاں) معاف کر دیتا ہے۔ اور تم زمین میں اس کو ہرا نہیں سکتے اور اللہ کے سوا اور نہ کوئی کارساز ہے نہ مددگار اور منجملہ اس کے نشانات میں سے سمندروں میں چلنے والے جہاز پہاڑوں کی مانند ہیں اگر وہ چاہے تو ہوا کو تھام لے۔ پھر اس کی سطح پر رہ رہیں۔ ان باتوں میں واقعی صبر و شکر کرنے والے انسانوں کے لئے بڑی

Marfat.com

نشان ہیں۔ یا (اگر چاہے تو) ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو ہلاک کر دے اور وہ اکثر باتوں سے درگزر کرتا ہے۔ اور ان لوگوں کو جو ہمارے نشانات و احکام کے بارے میں جھگڑتے ہیں معلوم ہو جائے کہ ان کے لئے بچاؤ کی کوئی جگہ نہیں۔ سو جو کچھ تم کو دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کا مال و اسباب ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ (اس سے) بہت بہتر اور زیادہ دیر تک رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو بڑے بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب غصہ میں آجائیں تو معاف کر دیتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب کا حکم مانتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے معاملات باہمی مشورہ سے طے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ ویسے ہی برائی ہے پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے بلاشبہ وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور جو مظلومیت کے بعد بدلہ لے لے تو ان لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔ الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ اور جس نے برداشت سے کام لیا اور معاف کر دیا تو بلاشک (اس کا یہ فعل) ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع کے اخیر میں فرمایا تھا کہ اللہ ولی الحمید ہے یعنی خیر محض ہے۔ اس پر شبہ گزر سکتا تھا کہ اگر وہ ایسا ہے تو بندوں کو دنیا میں مبتلائے مصائب کیوں کرتا ہے۔ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ یہ جو کچھ تکلیفیں تم کو پہنچتی ہیں وہ تمہارے اعمال بد کا ثمرہ ہیں۔ اور وہ بھی کسی قدر ورنہ بہت سی خطائیں تو وہ معاف کر دیتا ہے نیکوں پر دنیا میں جو مصائب آتے ہیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ وہ محض ان کی آزمائش یا رفع درجات کے لئے ہوتے ہیں دنیا کی بھٹی میں ان کے جوہر ایمانی کو چمکانے کے لئے یہ آنچیں دی جاتی ہیں ہاں عوام الناس کے اعمال بد مصائب بن کر اس کے متنبہ کرنے کو ان پر گرتے ہیں اور مصائب کے تازیانوں سے ادب و اصلاح کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان سرکشوں کو جو تازیانہ الٰہی سے محفوظ رہنا اپنے زور و شوکت اور حشمت و مال و جاہ کی وجہ سے خیال کرتے ہیں متنبہ کرتا ہے کہ زمین پر تم ہم کو ہرا نہ سکو گے اور نہ ہمارے قابو سے

Marfat.com

باہر ہو سکو گے اس کے بعد اپنی قدرت کاملہ کا نقشہ کھینچتا ہے جس کو لوگ روز مرہ دیکھتے اور جانتے بوجھتے ہیں۔ فرمایا اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے جہاز ہیں جو سمندروں میں پہاڑوں کی طرح بلند کھڑے ہیں اور پانی پر اجسام ثقیلہ اس طرح چلتے پھرتے ہیں جس طرح مویشی زمین پر دوڑتے ہیں۔ اس کے بعد فرماتا ہے کہ ہماری آیتوں سے جھگڑنے والے اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ ان کو خدا کے عذاب سے پناہ دینے والا کوئی نہیں۔ مگر پھر بھی وہ اپنی بد کرداری سے باز نہیں آتے۔ اس کے بعد دنیا کی کچھ کیفیت بیان فرمائی ہے جس کے غرور میں انسان خدا سے سرکشی کرتا ہے۔ اگر وہ تلف ہو جائے یا باوجود سعی و کوشش کے ہاتھ نہ لگے تو خدا پر کیسی کیسی بدگمانیاں کرتا ہے۔ فرمایا دنیا کی جو نعمتیں تم کو دی گئی ہیں وہ دراصل بے حقیقت چیزیں اور چند روزہ زندگی کے برتنے کا سامان ہیں۔ مگر اللہ کے ہاں طاعت کا جو ثواب ہے وہ جنت ہے اور وہاں کی نعمتیں اور لذتیں ابدی ہیں۔ اور دنیا کے اسباب سے جو راحت بھی ملتی ہے وہ صرف چند روزہ ہے۔ فرمایا یہ جنت اور اس کی ابدی نعمتیں محض ان ایمان والے لوگوں کے لئے مخصوص ہیں۔ جو اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ کبیرہ گناہوں سے بچتے ہیں اور صرف اسی بات پر عمل پیرا ہوتے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے آئی ہو۔ نماز قائم کرتے اور اپنی دنیاوی امور کو مشورہ سے طے کرتے ہیں۔ کیونکہ مشورہ میں دینی اور دنیاوی برکتیں رکھی ہوئی ہیں۔ خیرات کرتے ہیں اور اگر کوئی شخص ان کو بلا قصور تکلیف پہنچائے تو غیرت و حمیت دین کا مظاہرہ کر کے اس سے بدلہ بھی لے لیتے ہیں مگر ان کے بدلہ کی یہ شان ہوتی ہے کہ جتنی برائی کوئی کرے اسی کی وہ سزا دیتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ظلم و تعدی سے کئی گنا اس کو نقصان پہنچائیں۔ یہاں برائی کی سزا کو محض اس لئے سزا کہا گیا ہے کہ ظالم کے حق میں تو یہ برائی ہے اس کے بعد بدلہ لینے کے معاملہ کو خوب تشریح سے واضح کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر کوئی درگذر کرنا چاہے یا فریقین میں صلح کرا دے تو اس کا اجر اللہ دے گا۔ فرمایا ظالم کو ظلم کی سزا دینا ظلم نہیں۔ ظلم یہ ہے کہ ناحق کوئی فتنہ و فساد برپا کرے۔ کسی کے حقوق تلف کر دے چوری ڈکیتی کا مرتکب ہو۔ اور علیٰ ہذا القیاس اسی قسم کی دیگر ناانصافیوں کا ارتکاب کرے۔

ترجمہ آیات ۴۴-۵۳:- اور جس کسی کو اللہ گمراہ کر دے پھر اس کے بعد اس کا کوئی چارہ ساز نہیں اور جب ظالم لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے تو تم ان کو دیکھو گے کہ

Marfat.com

کہتے ہوں گے کہ کیا واپس جانے کی بھی کوئی صورت ہے۔ اور تم ان کو دیکھو گے کہ وہ (آگ کے) سامنے لائے جائیں گے۔ ذلت سے جھکے ہوئے کن انکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ اور ایمان والے کہیں گے خسارہ پانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آج قیامت کے دن خسارہ میں رکھا دیکھو ظالم ہمیشہ کے عذاب میں رہیں گے۔ اور ان کا اللہ کے سوا کوئی بھی مدد گار نہ ہوگا کہ ان کی مدد کرے۔ اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس کے لئے کوئی رستہ ہی نہیں۔ اس دن کے آنے سے پہلے جو قطعاً ٹل نہیں سکتا۔ اللہ کا حکم یاد رکھو کہ اس دن نہ تمہارے لئے کوئی بچاؤ کی جگہ ہوگی اور نہ تم انکار کر سکو گے۔ سو اگر وہ نہ مانیں تو ہم نے آپ کو ان کا نگران بنا کر نہیں بھیجا۔ آپ کا فرض تو صرف پہنچا دینا ہے۔ اور جب ہم آدمی پر مہربان ہوتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتا ہے اور اگر اس پر اپنے اعمال کی وجہ سے مصیبت آتی ہے تو وہی آدمی ناشکر گزار ہو جاتا ہے۔ اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں کی بادشاہت اور زمین کی۔ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے بخشتا ہے۔ یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ خبردار قدرت والا ہے اور کسی آدمی کے لئے زیبا نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر یا تو وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتے کو بھیج دے اس کے حکم سے جو کچھ چاہے اسے پہنچا دے۔ بلاشبہ وہ سب سے عالیشان اور حکمت والا ہے۔ اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا جو ہمارا حکم لے کر آیا۔ آپ کو معلوم تھا کہ کتاب کیا چیز ہے اور ایمان کیا شے ہے لیکن ہم نے اسے نور قرار دیا اس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں سیدھی راہ دکھاتے ہیں اور بیشک آپ صحیح رستے کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ اس اللہ کی طرف جو تمام کائنات کا مالک ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے دیکھو! تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹیں گے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک اور مومن بندوں کے اوصاف و خواص بیان فرمائے تھے۔ اس رکوع میں نافرمانوں، گمراہوں، بدکاروں کی اس قابل رحم حالت کا نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے جو اگلی دنیا میں ان کو پیش آنے والی ہے۔ فرمایا! جو کوئی گمراہ ہو جائے اور پھر سیدھی راہ پر آنے کی کوشش نہ کرے اور خدا بھی اس کو اسی راہ پر

Marfat.com

چلنے دے۔ اس بدنصیب کا کوئی ہمدرد اور کوئی دوست نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ جب عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو اپنی غلطی پر نالاں ہوں گی اور چاہیں گے کہ جس طرح ہو سکے وہ دنیا میں واپس چلے جائیں اور نیک اعمال کر کے آئیں۔ وہ اتنے شرمسار اور پشیمان ہوں گے کہ آنکھیں نیچی کر کے چلیں گے اور جب ایمان والوں کی ان پر نگاہ پڑ جائے گی تو وہ ان کی طرف اشارہ کر کے کہیں گے کہ یہ ہیں وہ کم بخت جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو خسارہ میں ڈالا اور آج دائمی عذاب میں پڑنے کے لئے جا رہے ہیں۔ آج ان کا کوئی ایسا دوست نہیں۔ جو ان کو اس مصیبت عظمیٰ سے بچا سکے۔ حالانکہ دنیا میں ان کو گمان تھا کہ فلاں بت جس کی ہم پوجا کرتے ہیں فلاں دیوتا جس کی ہم منت مانتے ہیں۔ فلاں گورو جس کے ہم چیلے ہیں۔ اس آڑے وقت میں ہمارے کام آئے گا اور سفارش یا مداخلت سے ہمیں خدا کے پنجہ عذاب سے نجات دلائے گا ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! آپ عام اعلان کر دیجئے کہ جو چاہیں اس روز کی آمد سے پہلے پہلے جو کسی کے ٹالے ٹل نہیں سکتا۔ خدا کی بات سن لے۔ اس کے احکام پر عمل پیرا ہو جائے کیونکہ وہ ایسا کڑا دن ہو گا کہ نہ اس دن کوئی پناہ کی جگہ ہو گی نہ بھاگ کر انسان اپنے آپ کو بچا سکے گا۔ مگر جو لوگ اس اعلان کے باوجود بھی خواب غفلت میں پڑے رہیں۔ ان کو چھوڑ دو تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اب لوگوں کا کام ہے کہ وہ اپنا نفع نقصان سوچیں۔ انسان کی تو یہ حالت ہے کہ جب اسے دولت مل جاتی ہے اور من مانی آرزوئیں پوری ہو جاتی ہیں تو وہ اتنا خوش ہو جاتا ہے کہ خدا کو بھی بھلا دیتا ہے۔ مگر جب اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے اس پر کوئی بلائے آسمانی نازل ہوتی ہے تو دل چھوڑ کر بیٹھ جاتا اور بالکل مایوس ہو جاتا ہے۔ فرمایا ایسے کم ہمت لوگوں کا کام نہیں کہ وہ انعامات الٰہیہ کے مستحق ہوں۔ یہاں تو بڑے حوصلہ والوں کا کام ہے۔ فرمایا! یہ بت پرست اور یہ مشرک لوگ اپنی حاجات بتوں اور اپنے خیالی معبودوں کے پاس جا کر تلاش کرتے ہیں۔ زمین و آسمان کا بادشاہ۔ ان کا خالق اور ان میں بسنے والی کائنات کا رازق تو ہے خدا پھر یہ جو غیر اللہ کے سامنے جا کر دست سوال دراز کرتے ہیں تو کیوں؟ اگر ان کے پاس کچھ ہے تو وہ بھی خدا ہی کا دیا ہوا ہے اور اتنا کہاں کہ وہ دوسروں کو کچھ دے سکیں وہ بھی اللہ کے اسی طرح محتاج ہیں جس طرح یہ پھر ان میں اور ان میں کیا فرق؟ اگر نہیں تو ان کو سوچنا چاہئے کہ قادر مطلق ہی سب کا

Marfat.com

حقیقی مالک اور سب کا رازق ہے۔ وہی ہے جو کسی کو بیٹیاں دیدیتا ہے اور کسی کو بیٹے۔ کیونکہ وہی اپنے بندوں کی مصلحت سے واقف ہے اور وہی قادر ہے۔ اسی طرح نبوت کا مسئلہ ہے اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ فلاں کو نبی کیوں قرار دیا گیا ہے تو یہ اس کی حماقت ہوگی کیونکہ خدا خوب جانتا ہے کہ کون نبوت کے اہم فرائض کو نباہ سکتا ہے۔ فرماتا ہے اے پیغمبر! آپ کو قبل از بعثت نہ پڑھنا آتا تھا نہ ایمان کی تفصیلی واقفیت تھی۔ مگر اب جبکہ ہم نے آپ کو ان ہر دو باتوں سے واقف کر دیا ہے تو آپ دنیا کے لئے ایک مشعل کی مانند ہیں جو اندھیری رات میں مسافر کو راہ دکھاتی ہے سو آپ اس نور نبوت کے ذریعے لوگوں کو اس اللہ کی راہ دکھا دیجئے جو زمین و آسمان اور ان تمام چیزوں کا مالک ہے۔ جو اس کے مابین ہیں۔

(۶۳) سورۃ الزخرف (۴۳)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ سورت ۵۴ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس میں انانویں آیات مبارکہ اور سات رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۲-۱۵:۔ کتاب روشن کی قسم۔ ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھ لو۔ اور یہ کتاب ہمارے ہاں لوح محفوظ میں البتہ بڑی بلند مرتبہ اور حکمت والی ہے۔ کیا محض اس بنا پر ہم اس نصیحت بھری کتاب کو تم سے بیان کرنا روک دیں کہ تم حد اطاعت سے گزرنے والے ہو اور پہلے لوگوں میں بھی ہم نے بہت سے نبی بھیجے ہیں۔ اور ان کے پاس کوئی نبی نہیں آیا۔ جس سے انہوں نے ٹھٹھا نہیں کیا۔ سو ہم نے ان میں سے ان کو جو بڑے زور آور تھے ہلاک کر دیا اور (یہی) پہلوں کی کیفیت چلی آتی ہے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ ان کو خدائے عزیز و علیم نے پیدا کیا ہے۔ وہ خدا جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنایا اور اس میں تمہارے لئے رستے بنائے تاکہ اپنی منزل تک پہنچ سکو اور وہ خدا جس نے آسمانوں سے ایک اندازے کے ساتھ پانی اتارا۔ سو اس سے ہم نے خشک زمین کو زندہ

Marfat.com

کیا۔ اسی طرح سے تم کو (دوبارہ) قبروں سے نکال کھڑا کیا جائے گا۔ اور وہ خدا جس نے ہر قسم کی چیزیں بنائیں اور تمہارے لئے وہ کشتیاں اور چارپائے بنائے کہ جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھ پر سواری کرو۔ پھر جبکہ ان پر اچھی طرح سے بیٹھ جاؤ۔ تو اپنے رب کی مہربانی کو یاد کرو اور کہو اس کی ذات پاک ہے۔ جس نے اس کو ہمارے قابو میں کر دیا۔ اگرچہ ہم اس کو اپنے قابو میں نہیں لاسکتے تھے اور ہم کو اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور لوگوں نے اس کے بندوں کو اس کی اولاد بنا دیا بلاشبہ انسان صریح طور پر ناشکر گزار ہے۔

شرح :- یہ سورت بھی مکی سورتوں کی طرح توحید' نبوت اور عقائد کی دوسری تفصیلات پر مشتمل ہے۔ عرب میں گو بڑی بڑی اخلاقی اور معاشرتی قباحتیں تھیں مگر وہ قسم کھا کر جھوٹ بولنے کو ناقابل برداشت جرم خیال کرتے تھے۔ علاوہ ازیں ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ جھوٹی قسم کھانے والا کبھی فلاح نہیں پاتا۔ قسم کھاتے تو کسی ایسی چیز کی جو ان کی نگاہ میں بڑی اہم شان ہوتی لہٰذا ضروری تھا کہ ان سے کلام کرنے کے لئے انہی کی زبان اور انہی کے طریقے پر بات کی جاتی یہی وجہ ہے کہ مکی سورتوں میں حاضرین کی توجہ اپنی طرف پھیرنے کے لئے ایسی چیزوں کی قسم کھائی ہے جو مشکلم یعنی ذات باری کے نزدیک نہایت عظیم الشان اور قسم کھانے کے قابل تھیں۔ چنانچہ اس سورت میں قرآن عزیز کی قسم کھائی ہے اور اسے "کتاب مبین" کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ یعنی قسم ہے قرآن کی جو ایک ایسی کتاب ہے جس کی ہر بات درست' روز روشن کی طرح ظاہر و باہر اور تا بہ قیامت ناقابل تردید ہے کہ ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اس لئے نازل کیا ہے کہ تم باسانی اسے سمجھ سکو اور اس پر عمل پیرا ہو کر اپنی نجات حاصل کرنے کے علاوہ اقوام عالم کی رہنمائی بھی کر سکو۔ سنو یہ کتاب کوئی معمولی کتاب نہیں۔ ہمارے نزدیک یہ بہت بلند مرتبہ اور حکمت و دانش سے معمور ہے۔ گو تم ابھی اس پر ایمان نہیں لائے اور نہ اس کی خوبیوں کے معترف ہوئے ہو۔ مگر محض اس لئے کہ تم اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار نہیں' ہم اس کے نزول کو روک نہیں سکتے۔ تم نہ سہی' بیشمار لوگ ایسے ہوں گے جن کے دلوں میں قرآن کی تعلیم روح کی طرح سرایت کر جائے گی اور وہ اس کے حروف اور نقطہ نقطہ پر شیدا و دلدادہ ہوں گے۔ علاوہ ازیں اس کتاب کا نازل کرنا اور

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رسول بنا کر بھیجنا بھی کوئی نئی بات نہیں ہم اس سے پہلے بھی بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت کے لئے کئی رسول بھیج چکے ہیں اور جن قوموں نے اپنے رسولوں اور کتابوں کو نہ مانا ان کو تباہ و برباد کر کے خاک میں ملا چکے ہیں۔ پس سن رکھو کہ اگر تم نے بھی اس کتاب اور رسول کو جھٹلایا تو تمہارا انجام بھی وہی ہوگا جو ان کا ہوا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اگر کوئی بت پرستوں اور مشرکوں سے دریافت کرے کہ بھلا بتاؤ تو سہی کہ ان آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ یہی جواب دیں گے کہ یہ صنعت اور کاریگری تو اسی خدا کی ہے جو سب پر غالب اور ہر چیز سے زیادہ علیم و خبیر ہے اس نے زمین کو تمہارے پاؤں تلے بچھایا۔ اس نے آسمان سے پانی اتارا۔ اسی نے مال ڈھور اور مویشی پیدا کئے۔ اسی نے جہاز کشتیاں اور عجیب سواریاں پیدا کیں۔ پس کیا وہ عبادت کا مستحق نہیں؟ فرمایا جب تم ان سواریوں کو استعمال کرنے لگو تو فوراً "خدائے مطلق کو یاد کر کے پکارو کہ پاک ہے وہ ذات اقدس جس نے ان اشیاء کو ہمارے قابو میں دیا۔ حالانکہ ہم ان کو اپنے بس میں کرنے سے محض عاجز تھے۔ فرمایا لوگوں کو چاہئے تھا کہ وہ ان باتوں پر غور کرتے اور مخلصانہ اس کی عبادت بجالاتے مگر وہ اتنے ناشکر گزار اور بے سمجھ واقع ہوئے ہیں کہ اس کی مخلوق کو اس کا شریک بنانے لگتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۶-۲۵:- کیا اس نے اپنی مخلوق میں سے خود تو بیٹیاں لے لیں اور تم کو بیٹوں سے نوازا؟ حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری سنائی جاتی ہے جو وہ خدائے رحمان کی طرف منسوب کرتا ہے تو اس کے چہرے کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا ہے۔ کیا وہ جو زیورات میں پلتی ہے اور مباحث میں صاف طور پر بات بھی نہیں کر سکتی (اس کے لئے ہے) اور انہوں نے فرشتوں کو وہ جو خدائے رحمان کے بندے ہیں عورتیں قرار دے رکھا ہے کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ان کی گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا اور کہتے ہیں کہ اگر خدائے رحمان چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔ ان کو اس کی کچھ خبر نہیں۔ یہ تو محض اٹکل دوڑاتے ہیں۔ یا کیا ہم نے ان کو اس سے قبل کوئی ایسی کتاب دے رکھی ہے جس پر وہ مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادا کو (اسی) ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی گاؤں میں کوئی

Marfat.com

ڈرانے والا نہیں بھیجا۔ کہ جسے وہاں کے امراء نے یہ نہ کہا ہو کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ہی اسی ایک طریقہ پر پایا تھا اور ہم تو انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ ان کے پیغمبر نے کہا۔ تو کیا اگرچہ میں زیادہ سوجھ کی راہ تمہیں بتاؤں؟ (تب بھی) انہوں نے کہا کہ جو دین تم لائے ہو ہم اسے نہیں جانتے۔ سو ہم نے ان کو سزا دی سو دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

شرح:۔ عرب یہ عقیدہ رکھتے کہ اللہ صاحب اولاد ہے اور فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں اس عقیدہ کی یہاں تردید کی گئی ہے۔ فرمایا یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ تم اللہ کے لئے اولاد ثابت کرتے ہو۔ اور اولاد بھی مونث حالانکہ اگر تم کو یہ خبر ہو کہ تمہارے ہاں لڑکی ہوئی ہے تو تمہارا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے اور تم منہ چھپائے پھرتے ہو۔ گویا لڑکی کا ہونا تمہارے لئے بدقسمتی اور نحوست کا نشان ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نعوذ باللہ خدا تم سے بھی گیا گزرا ہے کہ اس کے ہاں اولاد ذکور ہوتی ہی نہیں۔ فرمایا' عورت جو پردہ نشین رہ کر اور ہاتھوں میں چوڑیاں پہن کر نشوونما پاتی ہے وہ تو اللہ کے لئے مگر تمہارے لئے وہ بیٹے ہوں جن کی بہادری سے ایک دنیا لرز جائے اور جن کی عقل و دانش کی پرواز آسمان کی خبریں لائے۔ افسوس! کتنا برا نظریہ ہے جو تم نے قائم کر رکھا ہے۔ فرمایا یہ باتیں ہمارے نزدیک گستاخی پر محمول کی جاتی ہیں اور ان کا ریکارڈ ہمارے ہاں موجود ہے اور رہے گا۔ اور ایک دن ان کو ہمارے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ عرب ملائکہ کو بھی اپنا معبود خیال کرتے تھے اور عورتوں کے بت تراش تراش کر انہوں نے ملائکہ یا بالفاظ دیگر خدا کی بیٹیاں مشہور کر رکھا تھا۔ وہ ان کی پوجا کرتے اور ان سے مشکل کشائی کے طالب ہوتے۔ فرمایا ہے کہ یہ ملائکہ کرام ہماری بیٹیاں نہیں ہیں بلکہ ہماری فرمانبردار مخلوق ہے اور تم جو کہتے ہو کہ وہ مونث ہیں تو اس کی تمہارے پاس کیا سند ہے۔ اگر کوئی ہو تو لاؤ اور پھر ان کی عبادت کیا معنی؟ اس کے جواب میں عرب کہا کرتے تھے کہ اگر اللہ کو منظور نہ ہوتا تو ہم بت پرستی کے مرتکب نہ ہوتے تم ہم کو بتاتے ہو کہ جو کچھ کرتا ہے اللہ کرتا ہے تو کیا اگر بت پرستی برا کام ہے تو اللہ ہم کو روک نہیں سکتا؟ اور جو رو کا نہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کو ہمارا ایسا کرنا نامنظور نہیں علاوہ ازیں ہم نے اپنے بڑوں کو بھی اس طریقے پر چلتے دیکھا ہے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ ہمارے بڑے گمراہ اور مشرک ہوں ارشاد ہوتا ہے کہ

Marfat.com

جب کبھی دنیا میں کوئی رسول آیا ہے جس نے لوگوں کو دوزخ کے عذاب سے ڈرایا۔ لوگوں نے اور بالخصوص اس وقت کے امراء اور دولتمندوں نے رسول کی مخالفت کی سو یہی حال ان لوگوں کا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ مانا کہ تمہارے باپ دادا بت پرست تھے اور تم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہو۔ مگر ان کے طریقے سے بہتر طریقے اور ان کے اعتقادات سے بہتر عقائد تم کو میسر آئیں تو تم کو چاہئے کہ ان کو فوراً قبول کرو۔

ترجمہ آیات ۲۶-۳۵:- اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کو تم پوجتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ بجز اس کے جس نے مجھ کو پیدا کیا وہی مجھے سیدھی راہ دکھائے گا اور وہ اسی حقیقت کو پیچھے چھوڑ گئے تاکہ وہ رجوع ہوں بلکہ میں نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو بہرہ مندی کا موقع دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس دین حق اور رسول صادق آیا۔ اور جب ان کے پاس دین حق آگیا تو انہوں نے کہا یہ تو جادو ہے اور اسے ہم نہیں مانتے اور کہنے لگے کہ کیوں یہ قرآن ان دونوں بستیوں کے بڑے آدمی پر نازل نہیں ہوا۔ کیا وہ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے ان کی روزی دنیا میں ان کے درمیان تقسیم کر رکھی ہے اور بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دے رکھی ہے تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے۔ آپ کے رب کی رحمت دنیا کے اس مال سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے۔ تو ہم ان کے گھروں کی چھتیں جنہوں نے خدائے رحمٰن کو نہیں مانا اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے ہیں۔ چاندی کی بنا دیتے اور ان کے گھروں کے دروازے اور وہ تخت جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں اور (علاوہ ازیں دیگر) سامان آرائش (دیتے) اور سب کچھ جو ہے تو دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور آخرت آپ کے رب کے نزدیک پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے برملا کہہ دیا تھا کہ میں تمہارے بتوں سے جن کی تم پوجا کرتے ہو سخت بیزار ہوں۔ ان میں میرے لئے کوئی کشش نہیں۔ میں تو اسی خدائے یگانہ کی عبادت کروں گا جس نے مجھے پیدا کیا۔ اور توحید کی سیدھی راہ دکھائی۔ فرمایا کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے بعد وحی نبا تک اس کے الفاظ کو باقی رکھنے کا ذمہ لیا ہے تاکہ بت پرستوں کو ہدایت ہوتی رہے

Marfat.com

اس کے بعد اہل مکہ کے ایک اعتراض کا جواب دیا ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر خدا کو منظور تھا کہ وہ کسی کو نبی قرار دیتا تو چاہئے تھا کہ عرب کے دو بڑے شہروں طائف اور مکہ کے دو بڑے سرداروں ولید بن مغیرہ اور عروۃ بن مسعود ثقفی میں سے کسی کو یہ منصب عطا کرتا۔ فرمایا اللہ اپنی رحمت کو خود ہی تقسیم کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور جس کو نہیں چاہتا نہیں دیتا۔ کھانے پینے کا سامان تو اللہ نے تمام مخلوق پر تقسیم کر دیا ہے۔ مگر آخرت کے درجے خاص خاص لوگوں کے لئے مخصوص ہیں فرمایا کہ مال وجاہ کی وجہ سے حاصل کردہ عزت کو نیکی اور سعادت ازلی کی عزت سے بڑھ کر جاننا نادانی ہے۔ کیونکہ مال و جاہ لذات دنیاوی کے حاصل کرنے کے کام آتے ہیں۔ جو محض فانی ہے اور یہ سعادت ازلی لازوال دولت ہے جو باقی رہنے والی ہے پس جس کسی کو یہ دولت مل جائے وہی بڑا ہے اور وہی شریف اور تمہارے عقیدے کے مطابق بڑے آدمی کو نبوت ملنی چاہئے تو بڑے وہ شخص نہیں جن کے پاس دنیاوی مال و دولت ہے۔ بڑا وہ ہے جس کے حصے میں سعادت ازلی آئی ہے۔ پس ولید بن مغیرہ اور عروہ بن مسعود ثقفی جو دولت مند ہونے کے لحاظ سے بڑے خیال کئے جاتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی سعادت کے سامنے قلاش و مفلس کی حیثیت رکھتے ہیں۔ فرمایا دنیا کی دولت ہمارے سامنے یہ وقعت رکھتی ہے کہ اگر اس کا تجمل دیکھ کر سب لوگ یا اکثریت کفر کی طرف راغب نہ ہو جاتی تو ہم کافروں کو جو خدائے رحمان کے منکر ہیں۔ اس جہان کے بدلے دنیا میں اس قدر دیتے کہ ان کے گھروں کی چھتیں اور ان کی سیڑھیاں چاندی کی ہوتیں اور ان کے گھروں کے دروازے اور تکیہ لگا کر بیٹھنے کے تخت بھی چاندی ہی کے ہوتے۔

ترجمہ آیات ۳۶-۴۵:- اور جو خدائے رحمن کے ذکر سے غفلت اختیار کرے تو ہم اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں سو وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور وہ ان کو (اللہ کی) راہ سے روکتے رہتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر ہیں یہاں تک کہ آدمی جب ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کہ اے کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا سو وہ بہت ہی برا ساتھی ہے اور اس دن جبکہ تم مجرم قرار دیئے جا چکو گے اس بات سے تمہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ تم عذاب (جھیلنے) میں ایک دوسرے کے شریک ہو۔ سو کیا آپ بہروں کو سنا سکیں گے "یا اندھوں کو اور ان لوگوں کو

Marfat.com

جو محض گمراہی میں ہیں راہ پائیں گے۔ پھر اگر ہم آپ کو دنیا سے اٹھالیں تو بھی ہم ان سے ضرور بدلہ لیں گے۔ یا ہم آپ کو وہ (عذاب) دکھادیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے ہم ان پر ہر طرح سے قادر ہیں۔ سو آپ کی طرف جو کچھ وحی کیا گیا ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہئے یقین رکھئے کہ آپ سیدھی راہ پر ہیں اور (یہ قرآن) آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے یقیناً "ایک فضیحت نامہ ہے اور عنقریب آپ سے پوچھا جائے گا۔ اور ان رسولوں سے پوچھ لیجئے جن کو آپ سے پہلے ہم نے بھیجا تھا کیا اللہ کے سوا ہم نے کوئی اور بھی معبود بنائے تھے جن کی عبادت و پرستش کی جاتی تھی۔

شرح:- لیکن جب دنیا کی شہوات و لذات انسان کو خدا کی یاد سے غافل کر دیتی ہے تو اس کے لئے ایک شیطان قائم ہو جاتا ہے جو ہر وقت اس کا ساتھی رہتا ہے اور اسے سیدھی راہ چلنے نہیں دیتا مگر لطف یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو راہ راست پر جانتا ہے۔

انسان جب یاد الٰہی میں مصروف رہتا ہے تو روح کا جو ہر نورانی اس مبداء فیاض اور نور مطلق کی تجلی سے منور رہتا ہے۔ تو اس کو نیک و بد کی تمیز پوری طرح رہتی ہے اور وہ خدا کی راہ پر چلتا ہے اس کے تمام کاروبار فطرت کے موافق سرزد ہوتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام اولیائے کرام اور اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے چونکہ ہر وقت یاد الٰہی میں رہتے ہیں۔ اس لئے شیطان سے محفوظ رہتے ہیں۔ گزشتہ آیت کو سن کر بعض کٹر اور متشدد مخالفوں نے کہہ دیا کہ جب ہم اندھے اور بہرے ہیں اور ہمیں کسی طرح بھی ہدایت نہیں ہوتی تو پھر خدا کیوں ہم پر کوئی عذاب نازل نہیں کرتا اور اگر عذاب نازل کرنا مقصود نہیں تو پھر بار بار ڈرانے سے کیا فائدہ! اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ عذاب کے لئے جلدی کرنا کوئی دانشمندی کی بات نہیں اور یہ ضروری نہیں کہ آج ہی عذاب نازل کیا جائے۔ ہم جب بھی چاہیں ایسا کر سکتے ہیں۔ خواہ پیغمبر کے عین حیات میں ہو یا ان کے وصال کے بعد۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا کہ جہلاء اور مخالفین کی ایسی باتوں کی آپ کوئی پرواہ نہ کریں اور جو کچھ حکم دیا گیا ہے بزور اس کی تبلیغ کرتے جائیں۔ اور اس بات کا حتمی یقین رکھیں کہ آپ جس راہ پر چل رہے ہیں وہی صراط مستقیم ہے اور یہ قرآن آپ کی قوم کے لئے سرتا سر نصیحت ہے۔ چاہئے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ ایک دن ان سے پوچھا جائے گا کہ انہوں نے کیوں اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۴۶-۵۶:- اور پھر ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔ سو اس نے کہا کہ میں پروردگار عالم کا ایک رسول برحق ہوں۔ سو جب اس نے ہمارے نشانات دکھائے تو وہ ان پر فوراً ہنسنے لگے اور ہم ان کو جو نشان بھی دکھاتے تھے وہ دوسرے سے بڑھ کر ہوتا تھا اور ہم نے ان کو سختیوں میں ڈالا تاکہ وہ باز آجائیں۔ انہوں نے کہا کہ اے جادوگر! اپنے رب سے دعا مانگ جیسا کہ اس نے تجھے سکھایا ہے۔ ہم ضرور راہ راست پر آجائیں گے۔ مگر جب ہم نے اس سختی کو ان سے دور کر دیا تو انہوں نے فوراً بدعہدی کی اور فرعون نے اپنی قوم میں پکار کر کہا اے میری قوم! کیا میں مصر کا بادشاہ نہیں ہوں اور کیا یہ نہریں میرے (پاؤں) تلے نہیں بہتیں؟ پھر کیا تم نہیں دیکھتے کیا میں اس سے بہتر نہیں ہوں جو ذلیل ہے اور صاف بات نہیں کر سکتا۔ (اگر یہ خدا کا رسول ہے) تو کیوں (اس کے ہاتھوں میں) سونے کے کنگن نہیں یا فرشتے اس کے ساتھ پرا باندھ کر آئے ہوتے۔ اس طرح اس نے اپنی قوم کو بیوقوف بنایا۔ سو انہوں نے اس کی اطاعت کرلی۔ یقیناً وہ برے لوگ تھے۔ سو جب انہوں نے ہم کو ناراض کیا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور سب کو غرقاب کر دیا۔ اس طرح ہم نے ان کو پیشوا اور آنے والوں کے لئے ایک نمونہ عبرت بنایا۔

شرح:- اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان فرمایا ہے کیونکہ آپ کے بعض سے حالات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملتے جلتے ہیں مثلاً جس طرح قریش نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے اس واسطے انکار کر دیا تھا کہ آپ کے پاس کوئی مال و دولت اور جاہ و حشمت نہیں۔ اسی طرح فرعون نے بھی موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ تو ذلیل ہیں کیونکہ آپ کے پاس سونے کے کنگن نہیں ہیں جو کہ اس زمانہ میں تاجداری کی علامت شمار کی جاتی تھی۔ فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا کا پیغام بنی اسرائیل اور فرعون کے نام لائے تو پہلے ان کو بتایا کہ میں خدا کا ایک رسول ہوں پھر یکے بعد دیگرے اپنی رسالت اور صداقت کے کئی نشان ان کو دکھائے مگر انہوں نے ہر ایک بات کو ہنسی ٹھٹھے میں ڈال دیا۔ حالانکہ ان کو ایک سے بڑھ کر ایک نشان دیکھایا گیا تھا اور اس کے بعد ان پر کئی آسمانی بلائیں نازل کی گئی تھیں مگر وہ راہ راست پر نہ آئے کیونکہ جب مصیبت نازل ہوتی تو وہ رجوع کر لیتے مگر جب دور ہو جاتی تو وہ پھر بد عہدی کرنے

Marfat.com

لگتے۔ فرعون اپنی رعایا کو کہتا اے لوگو! کیا چیز ہے جو میرے پاس نہیں میں ملک مصر کا بادشاہ ہوں اور باغ بہشت کا جو نقشہ تمہیں موسیٰ علیہ السلام کھینچ کر دکھاتے ہیں۔ کیا میرے ملک میں ویسے باغ دیسی نہریں اور ویسا سامان زیبائش نہیں ہے۔ اگر تم موسیٰ کو دیکھو تو اس کے پاس ان میں سے کوئی چیز بھی نہیں اور علاوہ کنگال اور قلاش ہونے کے اس کی زبان تک رواں نہیں ہے۔ اگر سونے کے کنگن آسمانوں پر سے اس پر پھینکے جائیں یا فرشتے اس کے ساتھ آکر لوگوں سے کہیں کہ یہ رسول خدا ہے تو ہم موسیٰ علیہ السلام کو رسول مان لیں۔ ورنہ نہیں مانیں گے ایسی ایسی باتیں کر کے اس نے اپنی قوم کو احمق بنایا اور وہ احمق بن بھی گئی۔ کیونکہ وہ تھے ہی بدکار ان کو ہم نے یہ سزا دی کہ سمندر میں غرق کر دیا۔ اور آنے والے لوگوں کے لئے ان کو پیشوا اور مثال عبرت بنا دیا۔ سو اگر تم بھی فرعونیوں کے نقش قدم ہی پر چلو گے۔ تو ویسا ہی سلوک تم سے بھی کیا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۵۷-۶۷:- اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو آپ کی قوم (مارے خوشی کے) چلانے اور کہنے لگے کہ کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا عیسیٰ (علیہ السلام)۔ یہ باتیں آپ سے محض جھگڑا پیدا کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ وہ تو ہمارا ایک بندہ ہے جس پر ہم نے مہربانی کی اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے ایک نمونہ قرار دیا۔ اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو زمین میں تمہاری جگہ رہتے۔ اور البتہ وہ قیامت کی ایک نشانی ہے سو اس نشانی میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو (کیونکہ) یہی سیدھی راہ ہے اور تم کو شیطان نہ روکنے پائے یقین جانو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے نشانات دکھلائے تو اس نے کہا کہ میں تمہارے پاس سرپا دانائی لایا ہوں اور اس لئے بھی آیا ہوں کہ بعض ان باتوں کی وضاحت کروں جن میں تم جھگڑتے ہو۔ سو اللہ ہی سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ یقین جانو کہ اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے۔ سو تم سب اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھی راہ ہے۔ سو مختلف جماعتوں نے باہم اختلاف پیدا کر لیا۔ سو ان لوگوں کے لئے جو ظالم ہیں اس روز بڑی خرابی ہوگی۔ جو دردناک سزا کا دن ہے کیا وہ قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ اس دن دوست آپس میں دشمن بن جائیں گے بجز پرہیزگاروں کے۔

شرح:- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ سننے کے بعد بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تو نبی تھے۔ عیسائی ان کو خدا کا بیٹا مانتے اور ان کی عبادت کرتے ہیں پھر اگر ہم نے ملائکہ کرام کو خدا کی بیٹیاں تصور کر کے ان کی عبادت کر لی تو کیا گناہ ہے۔ فرشتے تو بہرحال حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ اشرف اور زیادہ مقرب خدا ہیں اور اس لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت زیادہ بہتر فرمایا! یہ لوگ بیکار حجتیں پیش کر رہے ہیں۔ اور بے فائدہ جھگڑا پیدا کر رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارا بیٹا نہیں محض ایک فرمانبردار بندہ ہے جس کو ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ایک نمونہ بنایا تھا فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا۔ بلکہ قیامت کا ایک نشان ہے۔ سوائے لوگو! قیامت کے آنے میں کوئی شک نہ کرو اور میں جو کچھ تمہیں بتا رہا ہوں اس پر ایمان لاؤ کیونکہ سیدھی راہ یہی ہے۔ شیطانی وساوس میں پڑ کر اپنے خالق کی عبادت سے مت روکو۔ دیکھو عیسیٰ علیہ السلام جتنا عرصہ دنیا میں رہے یہی کہتے رہے کہ میں تمہارے پاس اپنے رب کی دانش بھری باتیں اور کھلے کھلے احکام لے کر آیا ہوں اور تم لوگوں کے اندر جو مذہبی اختلافات رونما ہو گئے ہیں ان کو مٹانے کا کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اللہ جو ہے تو وہی میرا رب ہے۔ اور وہی تمہارا رب اور یہی راہ سیدھی ہے۔ جو میں تمہیں بتا رہا ہوں فرمایا! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان تعلیمات کے باوجود انسانی گروہوں میں اختلاف کا سلسلہ جاری رہا اور اختلافات میں پڑ کر جن لوگوں نے حدود کو توڑا ان کے لئے قیامت کے دن جو نافرمانوں کے لئے ایک خطرناک دن ہے۔ بڑی تباہی ہوگی۔ سنو! ان لفظی بحثوں میں نہ پڑو۔ عمل کی کوئی بات کرو۔ اسی طرح وقت کٹا چلا جا رہا ہے اور قیامت قریب سے قریب تر چلی آ رہی ہے۔ سنو! قیامت کے روز حساب کتاب کا دن ہے نہ لفظی بحثیں کسی کام آئیں گی اور نہ دوست حق دوستی ادا کر سکیں گے۔ بلکہ وہ الٹے ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے البتہ پرہیزگاروں کی آپس کی دوستی وہاں کام آئے گی۔

ترجمہ آیات ۶۸-۸۹:- اے میرے بندو! آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غم کھاؤ۔ وہ لوگ ہمارے نشانات پر ایمان لائے اور فرمانبردار رہے۔ (ان سے کہا جائے گا) تم اور تمہاری بیویاں خوش و خرم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ان میں سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دور چلے گا اور وہ کچھ ہو چاہے گا، اور جس سے آنکھوں کو سرور

Marfat.com

حاصل ہو گا وہ وہاں میسر آئے گا اور تم وہاں ہمیشہ رہو گے اور یہ ہے وہ بہشت جس کا تم کو تمہارے اعمال کی وجہ سے وارث قرار دیا گیا ہے تمہارے لئے وہاں بہت سے میوے ہوں گے جن سے تم کھاؤ گے۔ گنہگار لوگ واقعی جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی سزا میں کچھ تخفیف نہ ہوگی اور وہ اس میں نامراد رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا لیکن یہ خود ہی ظالم تھے۔ اور پکاریں گے اے مالک! کہیں تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے (تو بہتر ہو) وہ کہے گا کہ (نہیں) تم کو یہیں رہنا ہے۔ ہم نے تو تمہارے پاس واقعی حق بات پہنچائی مگر تم میں سے اکثر حق کو پسند نہیں کیا کرتے تھے کیا انہوں نے ایک بات ٹھہرائی ہے تو ہم بھی کچھ ٹھہرائیں گے۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی بھید اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے کیوں نہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اگر خدائے رحمٰن کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے (اس کی) پرستش کروں گا (مگر) وہ جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے اور عرش کا مالک ہے پاک ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں سو ان کو چھوڑ دے کہ وہ جھگڑتے کریں اور کھیلیں کودیں یہاں تک کہ وہ دن آجائے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور وہی ہے آسمان میں معبود اور وہی زمین میں معبود ہے۔ اور وہ حکمت والا ہے اور مبارک ہے وہ جو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ اس کا بادشاہ ہے اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم اور اسی کی طرف تم کو لوٹایا جائے گا اور جن کو یہ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی سفارش نہیں کر سکیں گے۔ بجز ان کے کہ جنہوں نے حق بات کی گواہی دی اور حق سے باخبر رہے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے پھر کہاں بہکے چلے جا رہے ہیں۔ اور اس کا کہنا (بھی ہمیں معلوم ہے) کہ اے میرے رب! یہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے سو آپ ان کی طرف سے منہ پھیر لیجئے اور کہئے سلام۔ بس ان کو جلدی ہی معلوم ہو جائے گا۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ توحید کا اعتقاد اور خدا کا خوف یہی دو ایسی چیزیں ہیں جو انسان کو خدا کا بندہ بنا سکتی ہیں اور جو خدا کے بندے ہوں گے ان کے لئے آخرت میں خدا کا یہ اعلان ہوگا کہ آج تمہیں کسی سے خوف نہیں رہا اور نہ حزن و ملال کی کوئی ضرورت ہے۔ فرمایا یہ اعلان ان لوگوں ہی کے لئے ہوگا جو اللہ اور اس کی تعلیمات پر

الواحد - الاحد - الصمد - الوتر - الباقی - الوارث - الرشید - الصبور - الجامع - المعطی - المانع - الضار - النافع - النور - الهادی - البدیع

ایمان لائے۔ اور فرمانبرداروں کی زندگی بسر کرتے رہے۔ حکم ہوگا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ اور خوشیاں مناؤ۔ جنت میں ان کے لئے تمام سامان آرائش و زیبائش ہوگا اور منہ مانگی مرادیں حاصل ہوں گی۔ مزید برآں لطف یہ کہ اس حالت کو کبھی زوال نہ ہوگا اور کبھی یہ راحتیں مصائب سے تبدیل نہ ہوں گی۔ فرمایا اس دن اہل جنت سے مخاطب ہو کر کہا جائے گا کہ تم نے دنیا میں ہماری جو فرمانبرداری کی اور نیک عمل کئے تھے ان کے بدلے میں آج تمہیں یہ جنت دی جا رہی ہے جس میں تمہارے لئے ہر طرح کے میوے اور پھل موجود ہیں۔ اس کے برخلاف نافرمان اور مجرموں کے لئے دوزخ کا دائمی عذاب ہوگا جس میں کبھی تخفیف نہ ہوگی اور نہ وہاں سے چھٹکارے کی کوئی امید بندھے گی۔ فرمایا! اگر ان لوگوں کو دوزخ میں ڈالنا ظلم ہے تو یہ ظلم انہوں نے خود اپنے اوپر کیا ہے۔ اگر یہ ایسے برے کام نہ کرتے تو دوزخ میں نہ جاتے وہاں نہایت کسمپرسی کی حالت میں پڑے مالک نامی فرشتے سے جو دوزخ کا داروغہ ہے۔ درخواست کریں گے کہ اگر ہمارے عذاب میں کوئی تخفیف نہیں ہو سکتی تو کم از کم اتنا تو ہو جائے کہ ہمیشہ کے لئے ہمیں ہلاک کر کے ہمارا نام و نشان تک مٹا دیا جائے مگر وہ جواب دے گا کہ نہ عذاب میں تخفیف ہو سکتی ہے اور نہ تمہیں موت کی نیند ہی سلایا جا سکتا ہے اب دائمی عذاب ہی بھگتنا پڑے گا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے اہل عالم! یہ احوال واقعی ہیں جو تم کو ہم نے کہہ سنائے ہیں مگر تم حق بات کو کان دھر کر سنتے ہی نہیں اور چپکے چپکے ایک دوسرے کو کہتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنت اور دوزخ کے جو حالات بیان کر رہے ہیں محض خیالی اور ذہنی ہیں۔ تم سمجھتے ہو کہ تمہاری یہ سرگوشیاں کسی کے علم میں نہیں حالانکہ ہمارے فرشتے جو ہر وقت تمہارے ساتھ موجود ہیں تمہاری ہر بات اور ہر حرکت کو معرض تحریر میں لے آتے ہیں۔ اے پیغمبر! لوگوں کو سنا دیجئے کہ خدا کا نہ بیٹا ہے نہ بیٹی۔ اور اگر کوئی ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی تعظیم و تکریم کرتا۔ اور اس کو پوجتا۔ مگر خدا کو اولاد کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ تو کل کائنات کا آپ خالق، آپ مالک اور آپ رب ہے۔ فرمایا اے پیغمبر! اگر اس نصیحت و وعظ کے بعد بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہ ہوں تو پھر ان کو وہ ان کے حال پر چھوڑ دیں جو ہنسی میں آئے کریں۔ کچ بحثیوں میں پڑیں اور کھیل کود میں زندگیاں گزار دیں۔ حتیٰ کہ وہ

Marfat.com

روز قیامت جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے ان پر آدھمکے فرمایا! جو آئے دن ہم تمہیں نافرمانی کی سزا سے ڈراتے اور فرمانبرداری اور عبادت گزاری کے انعامات کی ترغیب دیتے ہیں تو اس سے ہمارا ذاتی کچھ فائدہ نہیں تمہارا ہی فائدہ ہے اگر تم سوچ بچار کرو گے تو تمہیں آپ معلوم ہو جائے گا۔ آسمانوں اور زمین میں ایک ہی معبود برحق ہے اسی کی عبادت آسمانوں پر ہوتی ہے اور اسی کی زمین پر۔ آسمان اور زمین اور ان دونوں کی کائنات اسی ایک کی ملکیت ہے۔ قیامت کا علم بھی اسی کے پاس ہے اور یہ تمام مخلوق پھر ایک دن آپ اسی کے حضور میں لوٹائی جائے گی۔ کافر جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں قیامت کے دن وہ ان کے کسی کام نہ آسکیں گے۔ البتہ مومن کامل اور اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے حقداروں کی سفارش کر سکیں گے۔

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوتا ہے کہ اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ کہیں گے کہ خدا نے۔ یہ جواب سننے کے بعد آپ خود حیران ہوں گے کہ پھر ان کو کیا ہو گیا ہے کہ خدا سے بھاگ رہے ہیں اور ان کی عبادت کر رہے ہیں جو خود ان کی طرح خدا کی مخلوق اور اس کے محتاج ہیں۔ فرمایا! ان کو ذرا وہ وقت یاد دلا دو جب ہمارے رسول قیامت کے روز اپنی اپنی امت کے خلاف دعویٰ دائر کریں گے اور ان کو بطور مدعا علیہم کے پیش کیا جائے گا اور پھر بھی یہ نہ مانیں تو ان کا خیال چھوڑ دیں۔ اور دور ہی سے سلام کریں۔ ان کو خود بخود ان واقعات کا علم عنقریب ہو جائے گا۔

(۶۴) سورۃ الدخان (۴۴)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیت ۵۴ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں انسٹھ آیات اور تین رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۲-۲۹:۔ قسم ہے اس کتاب کی جو روشن اور واضح ہے۔ (کہ ہم نے اس قرآن) کو بلاشبہ ایسی رات میں نازل کیا جو بڑی برکت والی ہے ہم واقعی آگاہ کرنا چاہتے تھے۔ اس رات ہر مناسب حکم صادر کیا جاتا ہے۔ ایسا حکم جو ہمارے ہاں سے

Marfat.com

جاری ہوتا ہے بیشک رسولوں کو بھیجنے والے ہیں۔ یہ آپ کے رب کی رحمت ہے بیشک وہ سنتا اور جانتا ہے۔ جو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کا رب ہے اگر تم کو یقین آئے۔ کوئی اس کے سوا معبود نہیں وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے وہی تمہارا اور تمہارے گزشتہ باپ دادا کا رب ہے۔ بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ سو آپ اس دن کا انتظار کیجئے جب آسمان سے صاف دھواں پیدا ہوگا۔ جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ المناک سزا ہوگی۔ (تب وہ لوگ کہیں گے کہ) اے ہمارے رب! اس عذاب کو ہم سے دور کر ہم ایمان لاتے ہیں۔ وہ کہاں سمجھتے ہیں حالانکہ ان کے پاس کھول کھول کر سنانے والا رسول آچکا ہے۔ پھر اس سے روگرداں ہوئے اور کہہ دیا کہ "سکھلایا ہوا" ہے "دیوانہ" ہے۔ بیشک ہم تھوڑے عرصہ کے لئے عذاب کو دور کر دیتے ہیں تم پھر وہی کام کرو گے جس دن ہم بڑی سخت پکڑ سے پکڑیں گے۔ (اس دن) ہم بدلہ لے لیں گے۔ اور بیشک ان سے پہلے ہم نے فرعون کی قوم کو آزمایا تھا اور ان کے پاس ایک معزز پیغمبر آئے۔ جنہوں نے کہا کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو۔ میں تمہاری طرف خدا کا فرستادہ ہو کر آیا ہوں اور قابل اعتماد ہوں اور خدا کے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس ایک کھلی دلیل لایا ہوں اور میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لیتا ہوں کہ کہیں تم مجھے سنگسار نہ کر دو اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ رہو۔ سو اس نے اپنے رب سے دعا مانگی کہ یہ مجرم لوگ ہیں۔ اس پر ہم نے حکم دیا کہ تم ہمارے بندوں کو رات ہی رات لے کر چل دو۔ بیشک تمہارا تعاقب کیا جائے گا اور دریا کو تھما ہوا چھوڑ جانا وہ یقیناً "ایسا لشکر ہے جو غرق کر دیا جائے گا۔ وہ بہت سے باغ اور چشمے چھوڑ گئے۔ اور کھیتیاں اور عمدہ و نفیس مکان اور آسائش کے سامان جن میں وہ مزے سے رہتے تھے یہ بات اسی طرح ہے اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان کا وارث بنا دیا۔ پھر نہ آسمان ان پر رویا اور نہ زمین اور نہ ان کو مہلت دی گئی۔

شرح:۔ اس سورت کے ابتدا میں قرآن پاک کی عظمت بیان کی گئی ہے اور اس کی اہمیت جتلائی ہے۔ فرمایا یہ وہ کتاب ہے کہ اس میں جس قدر احکام موجود ہیں وہ سب واضح اور صاف ہیں ان میں کوئی ابہام نہیں۔ علاوہ ازیں اس میں انسان کی مذہبی ضروریات کو پورا کرنے والی تمام باتیں کھول کر بیان کر دی گئی ہیں۔ اور اس کا نزول اس

Marfat.com

رات کو ہوا تھا جو ہمارے نزدیک بڑی مبارک رات ہے۔ اور جس رات آنحضرت سال میں ہونے والے تمام واقعات کو متعلقہ ملا کہ کرام پر واضح کیا جاتا ہے فرمایا سب سے بڑی بات جو اس کتاب کے حق میں ہے وہ یہ ہے کہ اس کا نازل کرنے والا میں ہوں۔ فرمایا یہ ہماری رحمت ہے کہ ہم نے اس قرآن کو اہل عالم کے لئے نازل کیا ہے۔ اب جو باتیں اس کے منکر کر رہے ہیں ان کو بھی ہم سنتے ہیں اور تمہارے دلوں کے بھیدوں سے بھی واقف ہیں۔ فرمایا تمہارا رب وہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو اور تمام کائنات کو پیدا کیا۔ سو اگر تمہارے اندر کسی چیز پر یقین کرنے کی صلاحیت ہے تو اس چیز پر یقین کرو۔ سنو۔ اللہ ہی ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہی تم سب کو پالتا اور روزی عطا کرتا ہے۔ فرمایا! ایسے دلائل قطعیہ کو دیکھنے اور سننے کے بعد حق تو یہ تھا کہ لوگ فوراً ایمان لے آتے اور دلوں میں کوئی شک باقی نہ رہنے دیتے مگر وہ پھر بھی نہیں مانتے اور ہنسی اور کھیل کود وغیرہ میں وقت عزیز کو رائیگاں ضائع کر رہے ہیں۔ فرمایا اہل مکہ کی اس سرکشی کی سزا یہ ہوگی کہ دیر تک ان پر آسمانوں سے بارش نازل نہ ہوگی اور بھوک سے ان کی آنکھوں کے سامنے دھواں سا نظر آنے لگے گا۔ اور یہ ایک دردناک عذاب ہوگا جو ان پر ہم نازل کریں گے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بددعا سے اہل مکہ پر سات سال کا قحط پڑا تھا جس پر انہوں نے مردار، چمڑہ اور ہڈیاں تک مجبور ہو کر کھائیں۔ فرمایا اس عذاب میں مبتلا ہو کر یہ لوگ کہیں گے کہ خدایا! اس عذاب کو دور کر دے۔ ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ فرمایا ہے ان کو ایسی باتوں سے کہاں نصیحت ہوگی۔ ان کے پاس رسول آیا اور اس نے ہر ایک بات واضح طور پر کہدی اس کے باوجود انہوں نے انکار کیا۔ کسی نے کہا کہ آپ دیوانہ ہو گئے اور کسی نے کہہ دیا کہ غیر زبانوں سے سیکھی سکھلائی باتیں اپنی زبان میں بنا سنوار کر ہم کو سنا رہے ہیں۔ اگر ہم اس عذاب کو جو اس وقت ہم نے ان پر مسلط کر رکھا ہے دور کر دیا تو پھر بھی یہ ماننے والے نہیں۔ اپنی پہلی حالت پر پھر عود کر آئیں گے۔ فرمایا تم کو ہمارے عذاب سے بے خوف نہ ہونا چاہئے۔ دیکھو فرعونیوں نے اسی طرح کفر و انکار کیا تھا جس کی سزا ان کو یہ ملی کہ تباہ کر کے رکھ دیئے گئے تم بھی ان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ موسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہتے تھے کہ بت پرستی چھوڑ دو اور زیر دستوں اور محکوموں پر ظلم روا نہ رکھو وہ بھی فرعونیوں کے شر سے

Marfat.com

ہماری پناہ میں تھے۔ ایک دنیا جانتی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے کتنی نمایاں کامیابی دی اور فرعونیوں کو کیسا نیچا دکھایا۔

یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اسرائیلیوں نے کن حالات میں مصر کو چھوڑا۔ اور جب وہ چھوڑ کر چلے گئے اور فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا تو اس کے بعد کس طرح فرعون اور اس کے لشکر کو دریائے نیل میں غرق کیا۔ ان کے وہ باغات، وہ کنویں، وہ محلات، وہ عیش و عشرت کی جگہیں جن پر ان کو بڑا ناز تھا ان کے ہاتھوں سے نکل کر دوسری اقوام کے ہاتھ میں چلی گئیں اور وہ جو ہزاروں سال تک ملک مصر میں اپنے نام کا ڈنکا بجا رہے تھے۔ ایک دن اقوام عالم کی نگاہ سے ایسے پوشیدہ ہوئے کہ آسمان اور زمین نے ایک آنسو تک ان کی یاد میں نہ بہایا۔

ترجمہ آیات ۳۰-۴۲:- اور البتہ ہم نے بنی اسرائیل کو ذلیل کرنے والے عذاب سے بچا لیا جو فرعون کی طرف سے تھا۔ بیشک وہ سرکش اور حد سے نکل جانے والوں میں سے تھا اور ہم نے ان کو اپنے علم کے روسے تمام دنیا پر برتری عطا کی اور ہم نے ان کو نشانیاں دیں جن میں صاف اور صریح آزمائش تھی۔ بیشک یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے صرف یہی پہلی موت ہے اور ہم مر کر زندہ نہیں ہوں گے۔ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لا موجود کرو۔ کیا یہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں۔ ہم نے ان (سب) کو ہلاک کر دیا۔ یہ سب نافرمان تھے اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے بے کار نہیں بنایا ہے۔ ہم نے ان دونوں کو کسی حکمت کے ماتحت بنایا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے بلاشبہ فیصلہ کا روز ان سب کا مقررہ وقت ہے۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آسکے گا اور نہ ان کو مدد پہنچے گی۔ بجز اس کے جس پر اللہ مہربان ہو۔ بیشک وہ زبردست (اور) رحم والا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا ہے کہ اے اہل مکہ! جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور اس پر ایمان لانے والوں کو فرعون اور اس کی قوم کے مظالم سے بچایا تھا اسی طرح ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والے مسلمانوں کو بھی تمہارے مظالم اور شر سے محفوظ رکھیں گے۔ اگر تم ان سے اپنا مقابلہ کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ تم کوئی چیز ہی

Marfat.com

نہیں۔ وہ تو دنیا کی قوموں میں سے ایک چیدہ قوم تھی۔ وہ نہ رہی تم کیا چیز ہو۔

سنو! تمہارا یہ عقیدہ محض فضول اور لایعنی ہے کہ اس دنیاوی زندگی کے بعد کوئی زندگی نہیں ہوگی۔ سنو۔ ایک دن ضرور آئے گا جب ہر شخص کو دوبارہ زندہ ہو کر خدا کے حضور پیش ہونا ہے اور نیک و بد اعمال کی جزا سزا پانا ہے تم اپنی طاقت کے نشے کو چھوڑو۔ قوم تبع اسی ملک عرب میں تم سے پہلے ہو چکی ہے۔ ابھی تک تم ان کی طاقت کو نہیں پہنچے ہم نے ان کو نافرمانیوں کی بنا پر ہلاک و برباد کر دیا۔ پھر تم کیا ہو۔ دیکھو دنیا میں قومیں اسی وقت تک زندہ رہتی ہیں جب تک ان میں کوئی خوبی ہو۔ آخر اس بات کو دیکھو کہ اس زمین و آسمان اور اتنی بڑی کائنات کو ہم نے فضول پیدا نہیں کیا۔ ہمارا بھی کچھ مقصد ہے اور اس مقصد کی حفاظت ہمارے ذمے ہے دیکھو تمہاری سرکشی اور تمرد و طغیان عجیب رنگ لائے گا اور تمہارے بت اور خیالی معبود تمہارے کسی کام نہ آئیں گے۔

ترجمہ آیات ۴۳-۵۹:- بلاشبہ تھوہر کا درخت گنہگاروں کا کھانا ہے پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹ میں کھولے گا۔ جیسا کہ گرم پانی کھولتا ہے (حکم ہوگا) اس کو پکڑو پھر دھکیلتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ۔ پھر اس کے سر کے اوپر تکلیف دینے والا گرم پانی ڈالو (اور کہو) اس کا مزہ چکھو۔ تو بڑا معزز و شریف بنا پھرتا تھا۔ بیشک یہ وہی (عذاب) ہے جس میں تمہیں شک تھا۔ بیشک پرہیزگار امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں باریک اور موٹے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ (یقین رکھو کہ) ایسا ہی ہوگا۔ اور ہم ان کا بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے بیاہ کریں گے۔ وہاں مطمئن ہو کر ہر قسم کے میوے طلب کریں گے۔ وہ وہاں پہلی موت کے سوا کوئی موت نہ چکھیں گے اور (اللہ) ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔ یہ سب آپ کے رب کے فضل سے ہوگا۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ وہ اسے سمجھیں۔ سو آپ انتظار کیجئے وہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

شرح:- اس رکوع کے ابتدائی نصف حصہ میں دوزخ اور اہل دوزخ کی حالت کا ایک خوفناک اور دل ہلا دینے والا نقشہ کھینچا ہے جو کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ ترجمے کے پڑھنے سے آنکھوں کے سامنے ایک منظر سا پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر یہ خیالی منظر اس حقیقی نظارہ کے

Marfat.com

مقابلہ میں کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ انسان کو چاہئے کہ ان آیات کا مطالعہ کرے۔ تو خدا کے عذاب سے ڈرے اور اس کی مغفرت کا خواہاں ہو۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام جب ایسی آیات تلاوت فرمایا کرتے تھے تو رونے لگتے اور استغفار کرتے اسی رکوع کے باقی نصف میں جنت اور اہل جنت کا نقشہ کھینچا ہے اور کتنا خوشنما، خوش آئند اور امید افزا ہے۔ زہے قسمت ان کی جن کو خدا کا یہ انعام حاصل ہوگا۔ اللھم اجعلنا منھم۔

ترجمہ سے ان آیات کا مفہوم بھی واضح ہے اور کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ایسی آیات تبشیر کو تلاوت کرکے خوش ہوتے اور خدا کا شکر بجالایا کرتے تھے۔

رکوع کے اخیر میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اس واسطے نازل کیا ہے کہ آپ کے لئے اس کا سمجھنا اور لوگوں کو سمجھانا آسان ہو۔ اگر اقوام عالم ہمارے اس پیغام کو نہ سنیں یا سن کر اس پر عمل پیرا نہ ہوں تو فکر نہ کیجئے۔ صبر سے دیکھئے کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔

(۶۵) سورۃ الجاثیہ (۴۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیت ۱۴ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس میں سینتیس آیات مبارکہ اور چار رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۲-۱:۔ یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ یہ آسمانوں میں اور زمین میں ایمان لانے والوں کے لئے کئی ایک نشانات ہیں۔ اور تمہیں پیدا کرنے میں اور حیوانات میں جن کو پھیلا رکھا ہے یقین سے کام لینے والوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں اور رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے میں اور اللہ نے آسمان سے جو رزق (یعنی پانی) نازل کیا ہے جس سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اس میں اور ہواؤں کے رخ بدلنے میں ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں کئی ایک نشان

Marfat.com

ہر۔ یہ اللہ کے نشانات ہیں جن کو ہم ٹھیک ٹھیک آپ کو سنائے دیتے ہیں۔ سو اللہ اور اس کے نشانات کے بعد کس چیز پر وہ ایمان لائیں گے۔ خرابی ہے ہر جھوٹے گنہگار کے لئے جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے جو اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں پھر غرور کی وجہ سے اڑا رہتا ہے۔ گویا اس نے سنا ہی نہیں سو ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنایئے اور جب وہ ہماری آیتوں میں کچھ معلوم کر لیتا ہے تو ان کو ہنسی میں اڑا دیتا ہے ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔ ان کے آگے جہنم ہے اور جو کچھ انہوں نے کرنا ہے وہ ان کے کسی کام نہ آئے گا اور نہ وہ دوست کسی کام آئیں گے جو انہوں نے اللہ کے سوا بنا رکھے ہیں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ ہے ہدایت۔ جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے لئے سخت تکلیف دینے والا عذاب ہے۔

شرح:۔ اس سورت کے ابتدائی رکوع میں اللہ تعالیٰ نے وہ دلائل دیئے ہیں جو اس کی ذات پر دال ہیں چونکہ ان دلائل کو قرآن پاک میں بیان فرمایا تھا اس لئے ارشاد ہوا کہ یہ قرآن خدائے عزیز و حکیم کا نازل کیا ہوا ہے۔ لہٰذا اس کی عظمت کا اس سے اندازہ لگا لو کہ کون اس کا نازل کرنے والا ہے۔ فرمایا خدا کو تلاش کرتے ہو؟ دیکھو وہ آسمانوں کے ذرے ذرے اور زمین کے چپے چپے پر تمہیں نظر آئے گا۔ اگر تمہارا دل صحیح اور سلیم ہو اور کفر و شرک کی برائیوں سے بچا ہوا ہو اور اگر ایسا نہیں تو پھر تمہیں اس کا نظر آنا بہت مشکل ہے۔ دور نہ جاؤ۔ اپنی پیدائش ہی پر غور کرو اور سطح ارض پر جو جانور چلتے پھرتے دیکھتے ہو ان کی پیدائش اور ان کے حالات ہی کا مطالعہ کرو خدا تمہیں اپنی قدرتوں کے رنگ میں نظر آجائے گا۔ علاوہ ازیں ایک بڑی نشانی جو ہر روز تمہارے مشاہدے میں آتی ہے۔ رات اور دن کا یکے بعد دیگرے آنا ہے۔ شاید تم اسے معمولی بات سمجھتے ہو۔ مگر غور کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ یہ کتنا بڑا نظام ہے جس کے تحت یہ کارخانہ چل رہا ہے اور جس کے ہاتھ میں اس کارخانہ کی باگ ڈور ہے وہی اللہ ہے وہی رحمٰن ہے وہی خدائے برحق ہے وہی معبود حقیقی ہے وہی تمام کائنات ارضی و سماوی کا خالق اور رزاق ہے۔ دیکھو وہ اپنی ارضی مخلوق کو کس طرح آسمانوں سے روزی پہنچاتا ہے۔ زمین جس میں اس نے تمام مخلوق کی روزی رکھی ہے۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے ایسی مردہ اور خشک ہو جاتی ہے کہ اس میں کوئی چیز پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ تمام مخلوق کی حالت قابل رحم ہو جاتی ہے۔ مگر دیکھو کہ کس طرح

الواحد۔ الماجد۔ الواجد۔ الواحد۔ الصمد۔ القادر۔ المقتدر۔ المقدم۔ المؤخر۔ الاول۔ الآخر۔ الظاہر۔ الباطن۔ الوالی۔ المتعالی۔ البر۔ التواب۔ المنتقم۔ العفو۔ الرؤف۔ مالک الملک۔ ذوالجلال والاکرام۔ المقسط۔ الجامع۔ الغنی۔ المغنی۔ المانع۔ الضار۔ النافع۔ النور۔ الہادی۔ البدیع۔ الباقی۔ الوارث۔ الرشید۔ الصبور۔

Marfat.com

انسان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور بے حساب پانی کے ذخیرے حسب ضرورت زمین میں موجود ہوتے ہیں جس سے زمین تر و تازہ اور سرسبز و شاداب ہو کر ہر چیز کی روزی کا سامان پیدا کرتی ہے۔ پھر مختلف قسم کی ہواؤں کو دیکھو۔ ان میں مختلف تاثیریں رکھی ہیں۔ کوئی سرد ہے کوئی گرم' کوئی بارش لاتی ہے کوئی یوست' کوئی آندھی کی شکل میں نمودار ہوتی ہے کوئی نسیم سحر کے رنگ میں۔ کیا یہ ایسے نشانات حق نہیں کہ عقلمند انسان ان کو دیکھ کر خدا اور اس کی قدرت پر ایمان لے آئیں اگر یہ چیزیں انسان کے لئے کافی دلائل نہیں ہیں تو تمہیں بتاؤ کہ ان کے بعد اور کیا چیز ہو سکتی ہے۔ جو ان کا سر تسلیم خم کرا دے۔ فرمایا ہر عقلمند سلیم الفطرت' نیکو کار اور مفکر انسان کے لئے یہ اور اسی قسم کے دیگر دلائل ہم پر ایمان لانے کے لئے کافی ہیں۔ مگر وہ جو فطرت سلیم کو کھو چکے گناہوں میں پڑ کر قلب سلیم کو مجروح کر چکے اور غرور و تکبر کے نشہ میں پڑ کر آنکھیں ضائع کر چکے ہیں۔ ان کو ان دلائل سے کوئی سبق حاصل نہیں ہوتا۔ فرمایا ان لوگوں کے پاس دنیا کی دولت کے خواہ بے حساب ڈھیر ہوں گے۔ ایک سوئی بھی ان کے کام نہ آسکے گی۔ ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی اور ذلت ہوگی اور آخرت میں بھی دردناک سزا۔

ترجمہ آیات ۱۲-۲۱:- اللہ وہ ہے جس نے سمندر کو تمہارے قابو میں کر دیا تاکہ کشتیاں اس کے حکم سے اس میں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل (روزی) کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور سب چیزوں کو تمہارے کام میں لگا دیا۔ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو فکر و تدبر سے کام لیتے ہیں۔ ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ وہ ان سے جو اللہ کے (عذاب کے) دنوں کی امید نہیں رکھتے۔ درگذر کریں تاکہ وہ خود ان کو ان اعمال کا بدلہ دے جو وہ کرتے تھے۔ جو نیک کام کرتا ہے سو اپنے ذاتی فائدہ کے لئے اور جو برے کام کرتا ہے تو اس کی سزا بھی اسی کو ملے گی پھر تم کو تمہارے رب کی طرف لوٹایا جائے گا اور البتہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب حکمت اور نبوت دی اور ان کو حلال و طیب روزی دی اور اہل دنیا پر انہیں فضیلت عطا کی اور ان کو دین کے نہایت واضح احکام دیئے۔ پھر انہوں نے یہ اختلاف پیدا کیا' تو جان بوجھ کر علم کے بعد محض سرکشی سے اختلاف کیا۔ آپ کا رب بلاشبہ قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کرے گا جن میں اسراف کیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے آپ کو شریعت خاص

Marfat.com

کے طریقہ پر گامزن کیا سو اسی کی پیروی کئے جایئے۔ اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جنہیں کوئی علم نہیں۔ وہ بلاشبہ اللہ کے مقابلہ میں آپ کے کسی کام نہ آسکیں گے اور ظالم لوگ بلاشبہ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔ اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے بصیرت اور ہدایت اور رحمت کی باتیں ہیں جو یقین رکھنے والے ہیں۔ کیا گناہ کرنے والوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کردیں گے جو ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں۔ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے۔ جو کچھ وہ یہ فیصلہ کرتے ہیں کیسا غلط اور برا ہے۔

شرح:۔ ان نشانات حق کے بعد جس کی طرف تمہاری توجہ پھرائی گئی ہے اگر تم یہ دیکھو کہ دنیا میں جو کچھ تمہیں حاصل ہے وہ کون دیتا ہے تو تمہیں پھر بھی معلوم ہو جائے کہ سوائے اللہ کے کوئی ہستی ہو ہی نہیں سکتی جو تمہاری ان ضروریات کو پورا کر سکے۔ "شاہ" سمندروں اور دریاؤں کو دیکھو کہ کس طرح اس نے ان کو تمہارے کام میں لگا دیا ہے تم اپنی کی سطح پر اس طرح چلتے ہو جیسے کوئی زمین پر سفر کرتا ہے۔ اس نے ان تھاہ سمندروں میں تمہاری روزی رکھی ہے تمہیں چاہئے کہ اس کا شکر بجالاؤ اور وہ یہی کہ اس کے احکام کی تعمیل کرو۔ اور اس کی فرمانبرداری میں غفلت نہ برتو۔ اس کے بعد دیکھو کہ آسمان پر سورج، چاند، ستارے الغرض تمام نظام شمسی و قمری تمہاری ہی خدمت کے لئے مامور ہے۔ زمین پر دیکھو تو تمام سطح ارض تمام پہاڑ، تمام میدان، درخت، حیوان غرضیکہ ہر چیز تمہاری ہی خدمت، تمہارے ہی فائدے اور تمہاری ہی ضرورت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اگر تم غور و فکر کرو تو کیا ان باتوں کا سمجھنا تمہارے لئے کچھ مشکل ہے۔ فرمایا! اے ہمارے پیغمبر تمام اہل جہان کو سنا دیجئے کہ جو کوئی اپنے محسن حقیقی کا شکریہ بجالائے گا۔ اس کی ذات کو نفع پہنچے گا اور جو کوئی ناشکر گزار ہوگا وہ خود اپنے لئے تکلیف و اذیت کا سبب قرار پائے گا۔ کیونکہ دنیا کی اس عارضی زندگی کے بعد سب کو ہمارے روبرو حاضر ہو کر جواب دہ ہونا ہوگا کہ وہ کیوں نافرمانوں کی سی زندگی بسر کرتے رہے۔ فرمایا۔ اے مسلمانو! جس طرح ہم تمہیں کتاب، حکمت اور نبوت دے رہے ہیں۔ اسی طرح تم سے پہلے بنی اسرائیل کو بھی دے چکے ہیں۔ مگر انہوں نے ناشکری یہ کی کہ فرقہ بندیوں اور باہمی اختلافوں میں پڑ گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تمام نعمتیں ان سے چھن گئیں۔ نہ نبوت ان میں رہی اور نہ

Marfat.com

حکمت۔ علاوہ ازیں ان کے اختلافات کی سزا ان کو آخرت میں دی جائے گی۔ اور اختلافی امور کا فیصلہ بھی وہیں کیا جائے گا۔ سوائے مسلمانو! تم اس خطرناک اقدام سے بچتا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی اختلافات میں پڑ جاؤ اور مغضوب ہو کر تمام نعمتوں کو کھو بیٹھو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر آپ کو ایک شریعت دی گئی ہے تو اس پر چلیں اور مسلمانوں کو اس پر چلنے کی تلقین کریں۔ مسلمان سوائے اس شریعت کے جو قرآن اور حدیث کی شکل میں ان کو دی گئی ہے کسی چیز کو اپنی زندگی کے پروگرام میں داخل نہ کریں اور بے علم اور جاہل لوگوں کی خواہشات پر چلنے کے لئے قطعاً تیار نہ ہوں کیونکہ خدا کے غضب سے بچانے کے لئے سوائے شریعت کی پابندی کے اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی اور گو دنیا میں انسان کے کئی ایک دوست ہوں۔ جو اس کے کام آ سکتے ہوں۔ مگر آخرت میں کوئی کسی کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر دوست ہو گا تو صرف اللہ اور وہ بھی ان کا جو دنیا میں اس سے ڈرتے رہے ہوں گے اور فرمانبردارانہ زندگی بسر کرکے اس کے سامنے حاضر ہو رہے ہوں گے۔ فرمایا گزشتہ اقوام بالخصوص بنی اسرائیل کے جو حالات و واقعات تمہارے لئے ہم نے بیان کئے ہیں۔ ان سے درس عبرت حاصل کرو اور اس بات کو ذہن سے نکال دو کہ چونکہ ہم امت محمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں اب خواہ ہم برے کام ہی کیوں نہ کریں ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ سنو نیکوکار اور بدکار دونوں ایک برابر نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ایمان والوں کو منکروں کے برابر ہی رکھا جا سکتا ہے۔ زندگی فی الحقیقت نیکوکاروں اور ایمان والوں کی ہے۔ بروں اور منکروں کی زندگی بھی موت ہے۔ کیونکہ ان کو زندگی کا وہ لطف حاصل ہو ہی نہیں سکتا جو نیکوکاروں کے حصہ میں ہم نے لکھ دیا ہے۔

ترجمہ آیات ۲۲-۲۶:- اور اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو حکمت کے ماتحت پیدا کیا اور تاکہ ہر شخص اپنے کئے کا بدلہ پائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا ہے اور اللہ نے اس کی سوجھ بوجھ کے باوجود اس کو گمراہ کر دیا اور اس کے کان و دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ سو اس کو اللہ کے سوا کون سیدھی راہ دکھائے گا تو کیا تم نہیں سوچتے۔ اور کہتے ہیں کہ بس یہی دنیا کا جینا ہے۔ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں۔ وہ تو محض اٹکلیں دوڑاتے ہیں اور جب ہماری صاف اور

Marfat.com

جامع آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا یہی جواب ہوتا ہے کہ ہمارے باپ دادا کو لا موجود کرو۔ اگر تم سچے ہو کہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو زندہ کرتا ہے پھر تم کو مارتا ہے۔ پھر تم کو قیامت کے دن جس کے آنے میں قطعاً کوئی شک نہیں اکٹھا کرے گا مگر اکثر لوگ ایسے ہیں جو اس بات کو نہیں جانتے۔

شرح:- فرمایا اگر نیک اور بد دونوں درجے میں ایک برابر ہو جائیں۔ تو یہ نظام ارضی و سماوی جو حق و انصاف پر کھڑا ہے درہم برہم ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ نیک کو نیکی کا اور بد کو بدی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے۔ نیک اور بد برابر کیونکر ہو سکتے ہیں۔ نیک تو خدا کی مرضی پر چلتا ہے اور بد اپنی خواہشات پر پستا اور خواہشات ہی کو اپنا معبود بناتا ہے۔ اس کے کان دل اور آنکھیں حق کو سننے سمجھنے اور دیکھنے سے بند ہوتی ہیں۔ سو اللہ اس کی گمراہی کو دور نہیں کرتا اور اسے پڑا ہلاک و برباد ہونے دیتا ہے۔ بدکار لوگ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہے دنیا کی زندگی ہی ہے۔ اس کے بعد نہ جینا ہے نہ عذاب پانا۔ پھر ہماری موت بھی کسی کے قبضے میں نہیں۔ جوں جوں وقت گزرتا ہے انسانی طاقتیں روبزوال ہوتی جاتی ہیں۔ ایک دن آتا ہے کہ وہ طاقت جس کے سہارے انسان زندہ ہے ختم ہو جاتی ہے اور وہ مرجاتا ہے۔ فرمایا ان کی جہالت ہے اس کے برعکس ایک بندۂ مومن اور نیکوکار جانتا ہے کہ اس کی یہ دنیاوی زندگی عارضی اور چند روزہ ہے جس کے متعلق وہ اتنا بھی وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ کب ختم ہونے والی ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کی زندگی کی باگ ڈور اس کے خالق کے ہاتھ میں ہے۔ جب چاہے اسے کھینچ کر اپنے پاس بلا لے۔ پھر بدکار جب ہمارے نشانات کو دیکھتا اور ہمارے احکام کو سنتا ہے تو کج بحثیوں میں اور طرح طرح کی واہی تباہی حجتیں پیش کرنے لگتا ہے۔ اس کے برعکس بندۂ مومن نشانات حق کو سن کر اپنے ایمان کو اور قوی کر لیتا ہے۔ سنو! اہل عالم کو سمجھا دو کہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا وہی تمہیں موت دے گا اور وہی بالآخر قیامت کے دن جس میں قطعاً کوئی شک نہیں ہو سکتا تم سب کو ایک جگہ جمع کرے گا اور نیکوکاروں کو نیکی کی جزا اور بدکاروں کو بدی کی سزا دے گا۔

ترجمہ آیات ۲۷-۳۷:- اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اور جس دن قیامت آئے گی اس دن جھوٹے لوگ سخت خسارہ میں رہیں گے۔ اور ہر فرقے کو دیکھو گے کہ وہ گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہیں۔ ہر ایک جماعت کو ان کے

Marfat.com

نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (اور حکم ہو گا کہ) آج تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ یہ ہمارا دفتر ہے جو تمہارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک باتیں بیان کر رہا ہے۔ تم جو کچھ کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے۔ سو وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے تو ان کا رب ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یہ کھلی کامیابی ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر و انکار کیا (ان سے کہا جائے گا کہ) تم کو میرے احکام پڑھ کر نہیں سنائے جایا کرتے تھے؟ سو تم نے غرور کا اظہار کیا اور تم لوگ جرائم پیشہ تھے۔ اور جب کہا گیا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں قطعاً کوئی شک نہیں تو تم نے کہا کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے۔ ہم تو صرف اسے ایک خیالی بات سمجھتے ہیں۔ اور ہم کو اس پر یقین نہیں اور ان پر اپنے اعمال کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی۔ اور جس چیز کا وہ ان سے مذاق اڑاتے تھے وہ ان کو آگھیرے گی۔ اور کہا جائے گا کہ ہم نے ان کو آج اسی طرح بھلا دیا ہے جس طرح تم نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کے نشانات و احکام سے ٹھٹھا کیا اور دنیوی زندگی نے تمہیں دھوکے میں رکھا سو آج تم یہاں سے نہیں نکالے جاؤ گے اور نہ تمہارا عذر قبول ہو گا۔ سو تمام حمد و ثناء اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا اور تمام جہان کا رب ہے۔ اور اسی کی عزت ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ سب سے زبردست اور حکمت والا ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں قیامت کے برپا کرنے اور محشر میں جمع کر کے سب کو نیک و بد اعمال کی جزا سزا دینے کا ذکر تھا۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ خدا کے لئے ایسا کرنا کوئی مشکل نہیں کیونکہ اس نے آسمانوں کو اور زمین کو اور تمام کائنات عالم کو پیدا کیا ہے پھر اس کے لئے ان کو درہم برہم کرنا کیا مشکل ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ جب قیامت کا روز آئے گا۔ اس دن جھٹلانے والوں کا وہ برا حال ہو گا جس کا اندازہ اس وقت لگانا تمہارے لئے بعید مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اس دن ہر گروہ اپنے رب العزت کے سامنے سرنگوں یا گھٹنوں کے بل بیٹھا ہو گا اور ایک ایک گروہ کو اس کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جو کچھ کرتے رہے ہو۔ آج اس کا بدلہ پالو۔ اس کے بعد ان لوگوں کو جو نیکو کار اور ایمان والے ہوں گے اللہ اپنی رحمت میں داخل کرلے گا۔ اور انسان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی کامیابی نہیں کہ آخرت میں اس کو عذاب الٰہی سے نجات مل جائے مگر جن لوگوں

Marfat.com

نے کفر و انکار میں اپنی زندگی گزاری ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے کیوں ایسا کیا۔ کیا ہمارے احکام تمہارے تک نہیں پہنچے تھے۔ اگر پہنچے تھے تو تم نے کیوں غرور و تکبر سے کام لیا اور کیوں گنہگار ہوئے۔ سنو! جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کا دن ضرور واقع ہو گا تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم تو نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے اور نہ ہمیں اس کا یقین آتا ہے۔ حاصل کلام ان کی تمام برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور دنیا میں جو باتیں وہ از راہ تمسخر کہا کرتے تھے وہی اس دن ان پر لوٹ آئیں گی اور پروردگار عالم کی طرف سے اعلان کیا جائے گا کہ تم نے ہم کو بھلا دیا تھا ہم تمہیں آج بھلائے دیتے ہیں۔ جاؤ دوزخ کی آگ میں پڑے رہو۔ دیکھو ہم نے تم کو ایسی سخت سزا اس لئے دی ہے کہ تم ہمارے نشانات اور ہمارے احکام کو دنیا میں ہنسی میں اڑا دیا کرتے تھے اور دنیاوی زندگی پر بڑے مغرور تھے۔ آج تمہاری یہ سزا ہے کہ جس آگ میں تمہیں ڈالا گیا ہے اس میں پڑے رہو گے۔ فرمایا! اے مسلمانو! اس لئے تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ زمین و آسمان کے پروردگار ہی کی صفت و ثنا بیان کرو۔ جو تمام اہل عالم کا پروردگار ہے وہی سب سے بڑا ہے اور وہی سب پر غالب اور حکمتوں والا ہے۔

(۶۶) سورۃ الاحقاف (۴۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ۱۰، ۱۵ اور ۳۵ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ اس میں پینتیس آیات اور چار رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح کے قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۲-۱۰:۔ یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مصلحت سے اور ایک وقت معین تک کے لئے بنایا ہے اور منکروں کو جس چیز سے ڈرایا ہے (وہ) دھیان نہیں کرتے۔ کہہ دیجئے بھلا دیکھو تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کون سی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں ان کا کوئی حصہ ہے۔ میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی علم جو چلا آتا ہو لاؤ اگر تم سچے ہو، اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر اس کو پکارے جو قیامت تک اس کی پکار نہ سن سکے اور وہ ان کے پکارنے کی خبر تک نہیں رکھتے اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت ہی کا انکار کریں گے اور جب ان کو ہمارے صاف اور واضح احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو وہ لوگ جو

Marfat.com

کافر جب سچی بات کو جبکہ وہ ان کے پاس آجاتی ہے کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس کو اس نے اپنے دل سے بنالیا ہے کہہ دیجئے اگر میں نے اس کو از خود بنالیا ہے تو تم اللہ کے مقابلہ میں میرے کچھ بھی کام نہیں آسکتے جن باتوں میں تم پڑے ہو وہ ان کو خوب جانتا ہے میرے اور تمہارے درمیان وہ کافی گواہ ہے اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دیجئے کہ میں کچھ انوکھا رسول نہیں ہوں اور مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔ میں تو صرف اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ کہہ دیجئے کہ دیکھو تو اگر (یہ کتاب) اللہ کی طرف سے ہے اور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اس طرح کی کتاب کی گواہی دی اور ایمان لے آیا اور تم نے غرور کا اظہار کیا تو (یاد رکھو) اللہ ایسے نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

شرح:۔ احقاف ملک یمن میں ایک وادی ہے جس میں ریت کے بہت ٹیلے ہیں اس وادی میں قوم عاد رہا کرتی تھی جو اپنی قوت وہیبت کی وجہ سے تمام اقوام عرب میں بے نظیر تھی۔ اس سورۃ میں ان کی ہلاکت کا واقعہ بیان ہوا ہے جو بے حد موثر اور عبرت کا بہترین نمونہ ہے۔ لہٰذا اس وادی کے نام پر سورۃ کا نام رکھا گیا ہے۔

اس سورۃ میں چار باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اول حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا ثبوت دوسرے صانع عالم کا ثبوت تیسرے بت پرستی کی برائی چوتھے توحید کی عظمت۔

فرمایا یہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے جو سب سے زیادہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اور چونکہ اللہ کی کتاب صرف پیغمبر ہی پر نازل ہو سکتی ہے۔ لہٰذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے پیغمبر ہیں اور یہ زمین و آسمان اور ان کے درمیان جو کچھ بھی تم دیکھتے ہو یہ سب خدا کی صنعت کا نمونہ ہے۔ پھر جو خدا زمین و آسمان جیسی چیزیں پیدا کر سکتا ہے اس سے اور کیا چیز ناممکن ہے۔ جب خدا ہی ہر چیز کا خالق اور ہر چیز کا رازق ہے تو بتاؤ کہ جن بتوں کو تم پوجتے ہو وہ تمہیں کیا دیتے ہیں یا کیا دے سکتے ہیں۔ اور اگر اللہ نے ان کے اختیار میں کوئی بات رکھی ہے تو اس کی سند لاؤ تاکہ معلوم ہو کہ تم جو کچھ کہتے ہو بے سند نہیں ہے۔ پھر جب نہ تمہارے پاس سند ہے اور نہ دلیل تو تمہارے گمراہ ہونے میں کیا شک باقی ہے۔ ایک تو یہ بت نہ تمہاری بات سنتے ہیں نہ اس کا جواب دے سکتے ہیں۔ دوسرے جو چیز خدا کا حق ہے وہ تم اوروں کو دے رہے ہو اور اس طرح نافرمانی کے مرتکب ہو کر عذاب مول لے رہے ہو۔ بتوں کے علاوہ تم جن فرشتوں کو یا بزرگوں کو پوجتے ہو وہ بھی قیامت کے روز تمہاری عبادت کا انکار کریں گے۔ اور

Marfat.com

بجائے تمہارا بچاؤ کرنے کے الٹا تمہارے خلاف دعویٰ دائر کریں گے کہ یہ لوگ ہم پر بہتان باندھتے رہے ہیں۔

فرماتا ہے کہ جو کچھ قرآن میں نازل کیا جا رہا ہے اگر تم اسے غور سے سنو اور سمجھو تو اصل بات کو پالو مگر ہاں تو یہ کیفیت ہے کہ جب تمہیں قرآن سنایا جاتا ہے تو تم کہتے ہو کہ یہ ساحرانہ کلام ہے۔ کبھی کہتے ہو کہ یہ رسول کی من گھڑت باتیں ہیں۔ سوائے پیغمبر ان کو سنا دیجئے کہ اگر یہ میری من گھڑت باتیں ہوں اور میں نے ان کو خدا کی جانب منسوب کر رکھا ہو تو تم جانتے ہو کہ خدا میری افترا پردازی سے ناواقف نہیں رہ سکتا۔ وہ ایسے بہتان اور افترا کو کبھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اس کے بعد اہل مکہ کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ دیکھو یہ رسول بھی عجب ہے جو ہماری طرح کھاتا پیتا چلتا پھرتا اور سوتا جاگتا ہے۔ اب ارشاد ہوتا ہے کہ ان کو یہ جواب دیجئے کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں مجھ سے پہلے بہت سے رسول آچکے ہیں وہ بھی بشر تھے اور میں بھی بشر ہوں مجھ میں اور تم میں اگر فرق ہے تو یہ کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے اس کا کلام وحی کیا جاتا ہے تاکہ میں اس آنے والے عذاب جہنم کی تمہیں ابھی سے اطلاع دیدوں جو نافرمانوں کو ہونے والا ہے۔ تمہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ اگر یہ کتاب وہی ہے جس کا ذکر تورات و انجیل میں آچکا ہے اور بنی اسرائیل کے علماء میں سے ایک یعنی عبداللہ بن سلام اس پر ایمان لا کر اس امر کی گواہی دے چکے ہیں اور تم ضد و ہٹ دھرمی کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے تو تمہارا کیا انجام ہوگا۔ دیکھو ظالمانہ روش اختیار نہ کرو۔ خدا ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

ترجمہ آیات ۱۱-۲۰:- اور کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑتے اور جب قرآن سے ان کو ہدایت نصیب نہ ہوئی تو اب کہیں گے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے۔ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ان کے لئے پیشوا اور سراسر رحمت تھی اور یہ کتاب جو اس کی تصدیق کرتی ہے عربی میں ہے کہ ظالم لوگوں کو متنبہ کرے اور نیکو کاروں کو خوشخبری دے۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس بات پر قائم رہے ان کو قطعاً کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ یہ لوگ جنتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے (یہ) صلہ ہوگا ان کے (نیک) اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔ اس کی ماں نے اس کو بڑی تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور بڑی تکلیف سے جنا اور اس کے پیٹ میں رہنے اور دودھ چھوڑنے میں تیس مہینے ہوئے حتیٰ کہ جب وہ جوان ہو گیا اور چالیس سال کی عمر ہو گئی تو اس نے

Marfat.com

کہا کہ اے! میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیں اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جو تجھے پسند ہوں اور میری اولاد کو میرے حق میں نیک بنا دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیرے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے نیک عمل ہم قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگذر کرتے ہیں۔ یہ اہل بہشت ہوں گے (یہ ہے) سچا وعدہ جو ان سے لیا گیا تھا اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں کیا مجھے تم ڈراتے ہو کہ میں (قبر سے دوبارہ) نکالا جاؤں گا اور مجھ سے پہلے کئی قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ اے کم بخت! تو ایمان لے آ۔ بلاشبہ اللہ کا وعدہ حق ہے تو یہ کہتا ہے کہ یہ اقوام ماضی کی کہانیاں ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن کے حق میں اللہ کی بات پوری ہوئی۔ منجملہ ان اقوام کے جو جن وانس میں سے پہلے گزر چکی ہیں۔ بیشک وہ خسارے میں رہیں گے۔ اور ہر ایک کے لئے الگ الگ درجات ہیں۔ ان کے اعمال کی وجہ سے، اور تاکہ ان کے اعمال کا وہ ان کو پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ اور جس دن کہ کافر آگ کے روبرو لائے جائیں گے (کہا جائے گا) تم اپنے مزے اسی دنیا ہی کی زندگی میں اڑا چکے اور ان سے بہرہ مند ہو چکے۔ سو آج کے روز تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی۔ اس وجہ سے کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم نافرمان تھے۔

شرح:- اہل مکہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر یہ دین والدین کی یہ شفقت و رحمت خدا کے انعامات میں سے ایک گرانقدر انعام ہے جس کے لئے اس منعم حقیقی یعنی خدا اور منعم مجاز یعنی والدین کا شکریہ انسان کے ذمے بطور قرض باقی رہتا ہے۔ فرمایا جس طرح نیک بندہ وہی ہے جو خدا کا عبادت گزار ہو۔ اسی طرح نیک اولاد وہی ہے جو والدین کی خدمت گزار ہے۔ اور خدا کے نزدیک وہی لوگ قدر و منزلت رکھتے ہیں جو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ساتھ ساتھ ادا کرتے ہیں۔ برعکس اس کے وہ لوگ جو حقوق اللہ کی ادائیگی میں بھی کوتاہی برتتے ہیں اور مخلوق خدا میں سے اپنے محسنوں اور مربیوں کے حقوق بھی ادا نہیں کرتے بلکہ ان چیزوں کو سرسری اور بے فائدہ خیال کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق ازل سے خدا کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ خسارے میں رہیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے اور انسان کے اعمال اس کا امتحان ہیں۔ جس شخص کے اعمال اچھے ہوں گے اس کے انعام و اکرام میں کوئی کمی نہ کی جائے گی اور جس کے اعمال برے ہیں اس کی سزا میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جس دن ہمارے احکام کی تعمیل نہ کرنے والوں کے سامنے دوزخ کی

Marfat.com

آگ کا منظر پیش کیا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ تم نے اپنی دنیاوی زندگی کی لذتوں میں اپنے آپ کو غرق کر دیا اور ان سے خوب فائدہ اٹھایا تھا اور اس عذاب کو جو نہایت ذلیل و خوار کر دینے والا ہے کچھ سمجھا ہی نہ تھا سو اپنی بد عملیوں کی وجہ سے آج اس عذاب کا مزہ چکھو۔ اور دنیا میں جو فتنہ و فساد برپا کر رکھا تھا اس کا انجام دیکھو۔

ترجمہ آیات ۲۱-۲۶:- اور یاد کرو عاد کے بھائی (ہود) کو جب کہ اس نے اپنی قوم کو احقاف میں متنبہ کیا اور اس کے پیچھے بہت سے ڈرانے والے گذر چکے کہ تم اللہ کے سوا (کسی کی ہرگز) عبادت نہ کرو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تمہیں قیامت کے بڑے دن کا عذاب نہ ہو۔ انہوں نے کہا کیا تو اس لئے ہمارے پاس آیا ہے کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے چھیر دے۔ سو تو جس عذاب سے ہمیں ڈراتا ہے وہ لے آ اگر تو سچا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ خبر تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو تم کو وہی کچھ پہنچاتا ہوں جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے۔ لیکن میں تم کو جاہل قوم پاتا ہوں۔ پھر جب انہوں نے عذاب کو ابر کی صورت میں اپنے میدانوں کے سامنے آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں یہ تو وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی مچا رہے تھے۔ یہ ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ (وہ آندھی کیا ہے) اپنے رب کے حکم سے ہر شے کو برباد کر دے گی چنانچہ وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس طرح ہم گنہگاروں کو سزا دیا کرتے ہیں اور ہم نے قوم عاد کو ایسی باتوں کی قدرت بخشی کہ تم کو ان باتوں کی قدرت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان، آنکھیں اور دل دیئے۔ مگر ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کے دل کسی کام نہ آئے جب کہ انہوں نے اللہ کے حکموں کا انکار کیا اور جس چیز کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔

شرح:- اس رکوع میں قوم عاد کی تباہی کے حالات بیان کئے گئے ہیں اوپر بتایا گیا ہے کہ خدا کی پناہ میں صرف وہی بندے ہوتے ہیں جو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو منشائے الٰہی کے مطابق ادا کرتے ہیں اور جو کوئی خدا کے مقابلہ میں سرکش اور مخلوق کے حق میں ظالم ہو اس کو ہم بالآخر تباہ و برباد کرتے ہیں اس جگہ عرب کی ایک بڑی زبردست اور ہیبت ناک قوم عاد کی ہلاکت کا تذکرہ ہے۔ فرمایا وہ بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پرواہ نہ کرتے اور بڑی منکرانہ و گستاخانہ زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ بالآخر جب وہ لوگ حد سے گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جھکڑ چلایا جو ان کی بستیوں کی بستیوں کو تباہ کر گیا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ عاد کے بھائی ہود کا قصہ یاد کرو جب اس نے اپنی قوم کو جو وادیء احقاف میں رہا کرتی تھی خدا کے عذاب سے ڈرایا۔ اور

Marfat.com

کہا کہ بت پرستی چھوڑ دو اور خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو کیونکہ قیامت کے دن بت پرستوں کو بڑا عذاب ہونے والا ہے تو انہوں نے کہا کہ اے ہود! تو ہمیں ہمارے بتوں سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے۔ ہم ان کو تو قطعاً نہ چھوڑیں گے تو جس عذاب سے ہمیں ڈراتا ہے وہ لے آ۔ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو میں نہیں جانتا کہ عذاب تم پر کب آئے گا اور کب نہیں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ ایسے مجرموں پر عذاب ضرور نازل ہوگا۔ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے۔ چنانچہ ایک دن ان کے سروں پر ایک بادل سا نمودار ہوا۔ وہ خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ بادل ہم پر برسے گا۔ فی الحقیقت وہ بادل نہ تھا بلکہ ایک عذاب تھا جس کے طلب کرنے میں وہ جلدی کر رہے تھے۔ پس تھوڑے ہی عرصے کے بعد وہ بادل آندھی میں تبدیل ہو گیا۔ جو اس زور سے چلی کہ جب سکون میں آئی تو قوم عاد کا کوئی گھر وہاں نظر نہ آتا تھا۔ ارشاد ہوتا ہے یہ تو ہے ان کی ہلاکت کا عبرت خیز واقعہ اور جو ان کی قوت و طاقت اور جلال و جبروت کا حال پوچھو تو اے اہل مکہ تم ان کے پاسنگ بھی نہیں مگر کوئی چیز ان کے اس وقت کام نہ آئی۔

ترجمہ آیات ۲۷-۳۵:- اور ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں بھی غارت کی ہیں اور طرح طرح سے اپنی قدرت کی نشانیاں بتلائی ہیں تاکہ وہ باز آئیں۔ پھر کیوں نہ ان بتوں نے ان کی مدد کی جن کو انہوں نے قرب حاصل کرنے کے لئے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا بلکہ وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے اور یہ سے ہے ان کا جھوٹ اور وہ افترا جو یہ باندھتے ہیں اور جبکہ ہم نے آپ کی طرف چند جنوں کو بھیجا کہ وہ قرآن سنیں سو جب وہ اس کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ چپ رہو پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو اپنی قوم کی طرف واپس گئے تاکہ ان کو (عذاب سے) ڈرائیں۔ انہوں نے کہا کہ اے ہماری قوم ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور سیدھی راہ دکھاتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی پکار سنو اور اس پر ایمان لے آؤ۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا۔ اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو نہیں مانتا وہ زمین میں خدا کو عاجز نہیں کر سکتا اور نہ خدا کے علاوہ کوئی اس کا دوست ہو سکتا ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا

Marfat.com

کیا اور ان کے پیدا کرنے میں ذرا نہیں تھکاوٹ ان کے زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ بلکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جس دن کافروں کو آگ کے سامنے لایا جائے گا۔ (ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ برحق نہیں! کہیں گے کیوں نہیں، ہمارے رب کی قسم! حکم ہوگا پھر اپنی کفر کے بدلے (اب) عذاب کا مزہ چکھو۔ سو آپ صبر سے کام لیں جس طرح عالی ہمت رسولوں نے صبر کیا اور ان کے معاملہ میں جلدی نہ کیجئے۔ کیونکہ یہ لوگ جس دن اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے (سو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ) وہ دن میں ایک گھڑی بھر ہی رہے تھے۔ اس پیغام کا پہنچانا (آپ کا کام) ہے۔ اب جو ہلاک ہوں گے تو بدکار ہی ہوں گے۔

شرح:- اب اہل مکہ سے خطاب ہوتا ہے کہ تم نے اپنے اردگرد چاروں طرف دیکھ لیا کہ ہم نے کتنے نافرمانوں کی بستیاں ہلاک کردی ہیں جنوب میں قوم عاد کی بستیاں الٹی ہوئی پڑی ہیں۔ شمال مغرب میں ثمود کی بستیاں اجڑی پڑی ہیں اسی طرح شام کو جاتے ہوئے تم قوم لوط کی بستیوں کے کھنڈر دیکھتے ہو کیا ان میں تمہارے لئے کافی سبق نہیں ہے؟ اگر وہ نہیں رہیں تو کیا تم ہمیشہ رہو گے اور اگر ایک دن تمہیں سفر آخرت اختیار کرنا ہے تو بلاسازو سامان کیوں کرتے ہو۔ دیکھو جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو وہ بھی انہی بتوں کی پوجا میں مصروف تھے پھر کیا ان دیوتاؤں نے انہیں عذاب الٰہی سے بچالیا؟

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ کے باہر ایک وادی میں جس کا نام بطن نخلہ ہے عشاء کے بعد قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ نوجن اس طرف آپہنچے اور دلکش آواز اور موثر مضامین کو سن کر وہیں ٹھہر گئے اور اس قدر متاثر ہوئے کہ ایمان لے آئے۔ انہوں نے واپس جاکر اپنے ہم جنسوں میں قرآن اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ ہم تو ایمان لے آئے ہیں تم بھی مسلمان ہو جاؤ۔ علاوہ ازیں اور جو کچھ کہا وہ ترجمہ سے بخوبی ظاہر ہے یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا جن بھی کوئی ایسی مخلوق ہے جیسے ہم لوگ۔ جہاں تک قرآن اور حدیث کا تعلق ہے ہم لوگ کسی طرح جنوں کے وجود سے انکار نہیں کرسکتے اس کے علاوہ بزرگان دین سے بھی کئی روایتیں سن چکے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جنوں نے علماء کرام سے آکر علوم دینیہ بالخصوص قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی ہے۔ مگر فلسفہ جدید

Marfat.com

جنوں کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ تسلیم کرنا تو درکنار ان کے وجود کو ہنسی اور مذاق میں اڑاتا ہے۔ فلسفہ جدید یورپ کی پیداوار ہے اور آج کل کا تعلیم یافتہ مسلمان بھی قرآن و حدیث کو چھوڑ کر یورپ ہی کے رنگ میں رنگا جا رہا ہے۔ اس واسطے انگریزی خواں مسلمان الا ماشاء اللہ جنوں کے وجود سے کسی نہ کسی طرح انکار ہی کرتے ہیں۔ مگر اس کا کیا علاج کہ جنوں کے متعلق بیشمار تجربے ہیں جن کی تکذیب آسان نہیں اہل مکہ کو اس واقعہ سے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ تم لوگ کیوں نہیں مانتے جبکہ جنوں نے بھی اسلام کی حقانیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ سنو وہ جو آسمان و زمین کے پیدا کرنے والا ہے اور اتنی کثیر التعداد اور عظیم الشان مخلوق کے پیدا کرنے سے نہیں تھکا کیا وہ ان کو نیست و نابود کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ کیا جو برتن بنا سکتا ہے وہ اسے توڑ نہیں سکتا اور اگر ایسا ممکن ہے تو پھر تمہیں روز آخرت کے تسلیم کر لینے میں کیا عذر اور کیا اعتراض باقی ہے اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا گیا ہے کہ یہ آپ کی مساعی کا ابتدائی زمانہ ہے اس لئے صبر و ہمت سے کام لیجئے جیسا کہ آپ سے قبل دیگر انبیائے کرام کرتے رہے ہیں۔ ہر ایک کام بتدریج ہوتا جائے گا اور جن لوگوں میں نیکی کے قبول کرنے کی کچھ بھی صلاحیت باقی ہے وہ ضرور اسلام کو قبول کر لیں گے۔ صرف بدکار ہی محروم رہیں گے۔ سو ان کو ہلاک و برباد کر دیا جائے گا۔

(۶۷) سورۃ الذریت (۵۱)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ساٹھ آیات اور تین رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۲۳:- قسم ہے ان ہواؤں کی جو خاک اور بادلوں کو اڑا کر بکھیرتی ہیں۔ پھر قسم ہے ان ہواؤں کی جو (مینہ کا) بوجھ اٹھاتی ہیں۔ قسم ہے ان کی جو نرمی سے چلتی ہیں۔ پھر قسم ہے ان کی جو حکم کے مطابق بانٹنے والی ہیں۔ کہ تم سے جو کچھ وعدہ کیا گیا ہے وہ سچ ہے اور یہ کہ محاسبہ اعمال ضرور واقع ہوگا اور قسم ہے آسمان کی جس میں راستے ہیں کہ بلاشبہ تم جھگڑے کی بات میں پڑے ہو۔ اس حقیقت سے وہی پھرتا ہے جو ازل سے

Marfat.com

محروم ہے۔ مارے جائیں انگلیں دوڑانے والے وہ لوگ جو غفلت میں پڑے (خدا کو) بھولے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ محاسبہ کا دن کب واقع ہوگا۔ جس دن کہ وہ آگ پر رکھے جائیں گے۔ (کہا جائے گا کہ) اپنی شرارت کا مزہ چکھو یہی ہے وہ عذاب جس کے لئے تم جلدی کر رہے تھے۔ بلاشبہ پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ جو کچھ ان کا رب ان کو دے گا وہ اسے لیتے ہوں گے کیونکہ وہ اس سے پہلے نیک کردار تھے۔ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور صبح کو (اپنے گناہوں کی) معافی مانگا کرتے تھے اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والے اور نہ مانگنے والے مفلسوں کا حق تھا۔ اور یقین کرنے والوں کے واسطے زمین میں بہت سے نشانات ہیں۔ اور خود تمہارے اندر بھی، کیا تم ان کو نہیں دیکھتے اور آسمان میں تمہاری روزی ہے اور وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے سو آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم! جس طرح تمہارا بولنا برحق ہے اسی طرح یہ (روز جزا کا آنا) بھی برحق ہے۔

شرح:۔ گزشتہ سورۃ میں نہایت پختہ دلائل کے ذریعے سے انسان کو حشر و نشر اور توحید و نبوت کا قائل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر جہلا کا دماغ دلائل کو سوچنے سے اکثر عاری ہوتا ہے لہٰذا موثر ترین طریقہ یہی ہے کہ جس طرح مخاطب خود اوروں کو قائل کرنے یا اوروں کو اپنا مافی الضمیر سمجھانے کے لئے بات کیا کرتا ہو وہی طریق اس سے بات کرنے کے لئے اختیار کیا جائے۔ ہم جیسا کہ قبل ازیں ذکر کر چکے ہیں۔ عربوں میں دستور تھا اور اب بھی ہے کہ ان کے ہاں جو چیز بڑی ہی محترم ہوتی اس کی قسم کھا کر بات کرتے۔ مخاطب کو یقین ہو جاتا کہ متکلم جو کچھ کہہ رہا ہے درست ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کا عقیدہ تھا کہ جو کوئی جھوٹی قسم کھائے وہ برباد ہو جاتا ہے۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے سمجھانے کے لئے وہی طریقہ اختیار کیا ہے جو عربوں کا فقط اپنا محبوب طریقہ تھا اور ایسے انداز میں بات کی ہے کہ ان کو جھٹلانے کی جرات ہی نہ ہو سکتی تھی۔ یہاں چار چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے۔ چاروں چیزوں سے مراد جو چار ہوائیں ہیں یعنی ذاریات "وہ ہوائیں جو غبار اڑاتی ہیں" جن سے اخیر میں بادل پیدا ہوتے ہیں اور حاملات و قربوجھ اٹھانے والی ہوائیں جو بادلوں کو لئے پھرتی ہیں جو پانی کے خزانے ہیں اور اسی لئے بادلوں کو بوجھل کہا گیا ہے اور "الجاریات یسرا" سے مراد وہ ہوائیں

Marfat.com

ہیں جو بارش کے بعد چلتی ہیں۔ اور "المقسمات امراء" سے وہ ہوائیں ہیں جو بادلوں کو برسنے کے بعد ادھر ادھر بکھیر کر پانی تقسیم کر دیتی ہیں۔ ہلکی ہلکی اور خوش آئند۔ بعض کہتے ہیں کہ ان سب سے ملائکہ مراد ہیں جو ان خدمات پر مامور ہیں۔

اس کے بعد اس چیز کی قسم کھائی ہے جو تمام کرۂ ارض اور جمیع عناصر کو محیط ہے یعنی ایسے آسمان کی قسم کہ جس میں ستاروں کی مختلف راہیں سی نظر آتی ہیں۔ کہ اے منکران حق! تم خود اختلاف میں پڑے ہوئے ہو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی! آپ سے یا قرآن سے وہی اختلاف کرتا ہے جس کو اس کی برائیوں کی وجہ سے قضاوقدر نے شبہ کے ظلمات میں ڈال رکھا ہو۔ فرماتا ہے لعنت ہے ان اٹکلیں دوڑانے والوں پر جو غفلت میں پڑے ہیں اور آخرت کو بھولے ہوئے ہیں اور از راہ تمسخر پوچھتے ہیں کہ روز جزا کب ہوگا۔ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ وہی دن ہوگا جب تم کو دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا۔

اس کے بعد نیکو کاروں اور متقی لوگوں کا کچھ حال بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ جو لوگ دنیاوی زندگی کے دوران میں نیک کام کرتے ہیں اور راتوں کو جاگ کر ہماری عبادت کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں مسکینوں اور محتاجوں پر خرچ کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے نشانات حق کو دیکھ کر اور خود اپنے اندر قیاس کر کے ہم پر ایمان لے آتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۴-۴۶:- کیا تمہیں ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر ہے۔ جب وہ اس کے پاس آئے تو انہوں نے اس کو السلام علیکم کہا۔ ابراہیم نے کہا کہ اے اجنبیو علیکم السلام۔ پھر اپنے گھر کی طرف دوڑے اور گھی میں بھنا ہوا ایک بچھڑا لے آئے اور ان کے پاس رکھ دیا اور کہا کہ تم کیوں نہیں کھاتے (جب انہوں نے اسے نہ کھایا) اس کو ان سے خوف معلوم ہوا انہوں نے کہا کہ ڈرو نہیں اور اس کو ایک دانا لڑکے کی خوشخبری دی۔ سو (اس کی بیوی) بولتی پکارتی آئی اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہنے لگی کہ کیا ایک بانجھ بڑھیا لڑکا جنے گی؟ انہوں نے کہا کہ آپ کے رب نے ایسا ہی کہا ہے بیشک وہ حکمت والا علم والا ہے۔ ابراہیم نے کہا کہ اے رسولو! تمہارا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم گنہگار لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ کہ ہم ان پر کنکر کے پتھر برسائیں۔ جو تمہارے پروردگار کے یہاں ان لوگوں کے لئے متعین ہو چکے ہیں۔ جو حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ سو ہم نے

Marfat.com

اس بستی میں جتنے ایماندار تھے سب کو نکال کر علیحدہ کر لیا اور ہم نے وہاں مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا کوئی گھر مسلمانوں کا نہ پایا اور ہم نے اس گاؤں کو ان لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں بطور عبرت کے باقی رکھا اور موسیٰ (کے قصے) میں بھی عبرت ہے جبکہ ہم نے اس کو فرعون کی طرف روشن دلائل دے کر بھیجا اور اس نے اپنے لشکروں سمیت منہ پھیر لیا اور کہا کہ یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔ لہٰذا ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑا اور ان کو سمندر میں پھینک دیا۔ کہ وہ برے کاموں کا مرتکب تھا اور عاد (کے حالات) میں بھی عبرت ہے جبکہ ہم نے ان پر سخت آندھی بھیجی۔ جس چیز پر سے اس ہوا کا گذر ہوا اس کو اس نے ریزہ ریزہ کر کے چھوڑا اور اسی طرح ثمود کے قصے میں بھی عبرت ہے جبکہ ان سے کہا گیا تھا کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھالو۔ مگر انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ سو ان کو دیکھتے ہی دیکھتے ایک کڑک نے آپکڑا۔ پھر نہ تو وہ اٹھنے کی تاب لا سکے اور نہ وہ بدلہ لے سکے اور نوح کی قوم کو پہلے ہی ہم ہلاک کر چکے تھے کیونکہ وہ ایک بدکار قوم تھی۔

شرح:۔ اس رکوع میں نیکوکاروں کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ قصہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ملک شام میں آرہے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام جو ان کے بھتیجے تھے وہ بھی ساتھ ہی آئے تھے۔ چنانچہ حضرت لوط نے سدوم وغمارہ وغیرہ بستیوں میں سکونت اختیار کر لی۔ حضرت ابراہیم کی عمر ۸۶ برس کی تھی کہ ان کے گھر حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے مگر دوسری بیوی سارہ کے بطن سے کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ اولاد کی امید میں ضعیف ہو گئیں اور اپنے بے اولاد ہونے کا بڑا غم کیا کرتی تھیں۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے۔ دوپہر کا وقت تھا کہ مہمانوں کی صورت میں چند فرشتے نمودار ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ تاڑ کر کہ مسافر ہیں کھانا کھانے کی دعوت دی اور ایک بچھڑا بھون کر ان کے سامنے لا رکھا انہوں نے کھانے سے انکار کیا۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام ڈر گئے کہ ہو نہ ہو یہ دشمن ہیں۔ کیونکہ اس زمانے میں کوئی شخص اپنے دشمن کے گھر کھانا نہیں کھایا کرتا تھا۔ بہرحال فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تسلی دی اور ساتھ ہی ایک بڑے صاحب علم بیٹے کی تولد کی خوشخبری دی۔ گو اس لڑکے کا نام کہیں صراحت سے ذکر نہیں مگر تمام آیات کے مجموعہ

Marfat.com

اور دیگر مقامات کو ساتھ ملا کر پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیٹا اسحٰق (علیہ السلام) تھا۔ حضرت سارہ نے اس خوشخبری کو سنا تو بطور تعجب کے ہنس پڑیں اور کہا کہ کیا بانجھ اور وہ بھی بڑھیا عورت کے ہاں بیٹا پیدا ہو سکتا ہے ان فرشتوں نے جواب دیا کہ ہاں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا کا یہی حکم ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ تمہارے بھیجے جانے کا کیا مطلب تھا اور تم کہاں اور کس لئے جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں حکم ہوا کہ ہم لوط کی قوم پر پتھر برسا کر ان کو ہلاک و برباد کر دیں۔ کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی حد کر دی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا کہ کیا لوطؑ اور اس کے خاندان کو بھی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں ایمانداروں کو وہاں سے نکال لیا جائے گا چنانچہ وہ وہاں گئے اور ان بستیوں کو ہلاک کر دیا۔ اور وہاں حضرت لوط علیہ السلام کے ایک گھر کے سوا کوئی گھر نہ تھا جس میں بد فعلی نہ ہوتی ہو۔ پس اس گاؤں کے کھنڈرات عذاب خدا سے ڈرنے والوں کے لئے مدتوں عبرت کا نشان بنے رہے۔ آج بھی قوم لوط کا سا فعل کرنے والوں پر اکثر مقامات پر زلزلے کی صورت میں پتھروں کی بارش ہوتی ہے تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں بھی نافرمانوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے جب ان کو فرعون کی طرف بھیجا گیا اور بیشمار معجزات دکھانے پر بھی وہ لوگ ایمان نہ لائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر اور دیوانہ بتایا تو ہم نے فرعون اور اس کے لشکروں کو دریا میں غرق کر دیا۔ غرق ہوتے وقت وہ بے حد نادم و پشیمان ہوئے مگر اس وقت کی پشیمانی کس کام اس کے بعد عاد اور ثمود کے قصص کی طرف خفیف سا اشارہ ہے کہ عاد کو ایک ایسی سخت آندھی کے ذریعے ہلاک کیا گیا کہ وہ آندھی جہاں سے گزری وہاں کی ہر شے کو ریزہ ریزہ کر گئی۔ اسی طرح قوم ثمود نے بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کی سو ان کو ایک زبردست کڑک سے ہلاک کر دیا گیا۔ ان واقعات کو اس سے قبل کئی ایک مقامات پر تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے۔ پھر قوم نوح کی بربادی کا ذکر کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے ان نافرمانوں کو جب ہلاک کیا۔ تو کوئی بھی ان کی مدد و اعانت کے لئے آنے والا نہ تھا یہ سب واقعات اس لئے بیان ہوئے ہیں کہ موجودہ زمانے کے لوگ متنبہ ہو جائیں کہ اگر ان لوگوں نے بھی ان نافرمان قوموں کے نقش قدم پر چلنا شروع کیا تو ان کو بھی اسی طرح کسی نہ کسی عذاب میں گرفتار کر کے ہلاک و برباد کر دیا جائے گا۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۴۷-۶۰:- اور آسمان کو ہم نے اپنی قدرت سے بنایا اور بلاشبہ ہم قدرت والے ہیں اور زمین کو ہم نے بچھادیا سو ہم کتنے اچھے بچھانے والے ہیں۔ اور ہر ایک چیز کا ہم نے جوڑا پیدا کیا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔ پس (اے نبی لوگوں سے کہہ دیجئے کہ) اللہ کی طرف دوڑو میں تم کو اس کی طرف سے صاف صاف ڈرانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ۔ میں اس کی طرف سے تم کو صاف طور پر ڈرانے والا ہوں۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جب کبھی کوئی پیغمبر آیا انہوں نے یہی کہا کہ وہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔ کیا وہ ایک دوسرے کو یہی وصیت کر کے مرے ہیں (وصیت تو کیا کریں گے) مگر ہاں وہ سرکش اور شریر ہیں۔ سو آپ ان کی طرف التفات نہ کیجئے (کیونکہ اب) آپ پر کوئی الزام نہیں ہے۔ اور لوگوں کو سمجھاتے رہئے کیونکہ ایمان والوں کو یہ سمجھانا مفید رہتا ہے اور میں نے جن و انسان کو اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ میں ان سے رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھ کو کھانا کھلائیں۔ یقین رکھو کہ اللہ ہی روزی دینے والا قدرت والا زور آور ہے۔ سو ان گنہگاروں کی بھی ایک باری مقرر ہے جس طرح ان کے ساتھیوں کی باری مقرر تھی۔ لہٰذا وہ اب مجھ سے جلدی نہ کریں۔ بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اس دن کا انکار کیا جس دن کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

شرح:- اس رکوع میں اپنی خدائی کے ثبوت میں توحید رسالت اور گناہوں کے نتیجہ کو پیش فرمایا ہے پہلی بات پر تین دلیلیں لائی گئی ہیں۔ اول یہ کہ ہم نے آسمان بنایا۔ دوسری یہ کہ ہم نے زمین کو بچھونے کی طرح بچھایا اور تیسری یہ کہ ہم نے ہر ایک چیز کا جوڑا پیدا کیا۔ ان چیزوں کو اپنی خدائی اور یکتائی کی دلیل قرار دے کر یہ بات سمجھائی ہے کہ یہ چیزیں اس گھر کی زینت اور آرائش کا سامان ہیں مگر تمہاری یہ زندگی محض چند روزہ ہے لہٰذا تمہیں چاہئے کہ مرنے سے پہلے پہلے دوڑ کر اس کی طرف رجوع کرو۔ اور اس کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرو۔ اس کے ساتھ کسی دوسرے کو عبادت میں شریک نہ کرو۔ اور بت پرستی چھوڑ دو۔ یہ توحید کا بیان ہے اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے کہ جس طرح کے لوگوں سے آپ کو واسطہ پڑا ہے ایسے ہی وہ لوگ تھے جن کی طرف اس سے قبل ہم نے رسول بھیجے ہیں اور وہ بھی اپنے اپنے رسولوں کو جادوگر یا دیوانہ بتاتے رہے۔ یہ لوگ نافرمانی کے معاملہ میں اس درجہ اپنے گزشتہ بزرگوں سے ملتے جلتے ہیں۔ گویا وہ مرتے

Marfat.com

وقت ان کو وصیت کرگئے تھے کہ دیکھا ہمارا عقیدہ اور عمل یہ تھا اور تم کو بھی اسی پر چلنا ہوگا۔ سو آپ کا کام صرف اتنا ہے کہ تبلیغ حق کے بعد ان لوگوں سے بے پرواہ ہو جائیں جو مخالفت کرتے ہیں اور کسی طرح راہ حق پر نہیں آتے اور ایمان لانے والوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہیے۔ فرمایا کیا جن اور کیا انسان ہم نے سب مخلوق کو اسی غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ ہماری فرمانبرداری کریں۔ فرمایا ہم نہ تو اپنی مخلوق سے کوئی روزی مانگتے ہیں اور نہ ان سے کھانے کے طلبگار ہیں کیونکہ یہ چیز تو خود ہم اپنی مخلوق کو دیتے ہیں۔

(۶۸) سورۃ الغاشیہ (۸۸)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھبیس آیات اور ایک رکوع ہے۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ معہ شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ:- کیا آپ کو اس چھا لینے والی (مصیبت) کے حالات (بھی) معلوم ہوئے ہیں۔ اس دن کتنے ہی چہرے رسوا ہوں گے۔ طرح طرح کی مشقتیں کر رہے ہوں گے اور تھکے ہوئے ہوں گے۔ یہ لوگ (دوزخ کی) دھکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ ان کو ایک کھولتے ہوئے چشمے سے (پانی) پلایا جائے گا۔ کانٹوں کے سوا ان کے لئے کوئی کھانا نہ ہوگا جو نہ (بدن) کو موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے ہی بچائے گا۔ کتنے ہی چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے اور اپنی مساعی پر بڑے خوش ہوں گے۔ بہشت بریں میں رہیں گے وہاں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ وہاں چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ اس میں اونچے اونچے تخت (بچھے) ہوں گے۔ اور آبخورے (چنے ہوئے) رکھے ہوں گے۔ اور گاؤ تکیے ایک قطار میں لگے ہوں گے اور سفید مسندیں (جگہ جگہ بچھی) ہوئی ہوں گی۔ کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ ان کو کیسے بنایا گیا ہے اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس کو کیسا بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ ان کو کس طرح قائم کیا گیا ہے اور زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس کو کس طرح بچھا دیا گیا ہے۔ پس آپ سمجھاتے رہیں حقیقت آپ تو سمجھانے والے ہیں۔ آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں مگر جو روگردانی کرے

Marfat.com

اور انکار تو اس کو اللہ بہت بڑا عذاب دے گا۔ بلاشبہ ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ان سے حساب لینا بھی ہمارا ہی کام ہے۔

شرح:- حدیث الغاشیہ سے مراد قیامت کا تذکرہ ہے فرمایا قیامت کا حال کیا پوچھتے ہو وہ کوئی ایسا واقعہ نہیں جس کو انسان آسانی کے ساتھ برداشت کر سکے۔ اس دن کئی چہرے ایسے ہوں گے جو اپنے گزشتہ اعمال کو دیکھ کر جو انہوں نے دنیا میں کئے ہوں گے نادم و پریشان ہوں گے اور شرم و ندامت کے مارے سر نیچے جھکائے ہوئے ہوں گے بعض لوگ ایسے ہوں گے جو دنیا میں اپنے خیال کے مطابق نیک اعمال کر کے تھک چکے ہوں گے مگر یہاں آئیں گے تو یہ دیکھ کر مایوس ہوں گے کہ ان کا کیا کرایا سب اکارت گیا۔ کیونکہ ان کی عبادت جسم بلا روح سے مشابہت رکھتی تھی۔ وہ عبادت کا منشا اہل دنیا کی واہ واہ اور ظاہر داری ہی خیال کرتے تھے انہوں نے اللہ کی عبادت کو اپنی دنیاوی اغراض کے لئے استعمال کیا اور فائدہ اٹھا لیا لہٰذا آخرت کی کوئی جزا ان کو مل نہیں سکتی۔ ان کا اعمالنامہ نیکیوں سے خالی ہوگا اور دوزخ کی آتش سوزاں کا ایندھن بنائے جائیں گے ان کا کھانا ذلت و حرمان نصیبی کا کھانا ہوگا جس کو دنیا میں وہ استعمال میں لانا تو درکنار دیکھنا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ مثلاً کھولتا ہوا پانی پینے کو اور خار دار جھاڑیاں کھانے کو جو نہ بھوک کو کم کرے نہ بقائے حیات کا موجب ہو مگر اس کے برعکس بعض لوگ نہایت ہشاش بشاش اور مسرور نظر آئیں گے وہ دیکھیں گے کہ ان کی مساعی بیکار نہیں گئی۔ یہ وہ خوشی ہوگی جو کسی عقلمند انسان کو زیادہ سے زیادہ حاصل ہو سکتی ہے۔ اب ان کا مقام بہشت بریں ہوگا جہاں دنیا کی لغویات کو قطعاً کوئی دخل نہ ہوگا۔ ان کو پینے کا پانی ایک جاری چشمہ سے دیا جائے گا۔ جس کا وصف انتہائی درجے کی صفائی پاکیزگی اور لذت ہوگا۔ جنت میں ان کے لئے جا بجا آرام گاہیں ہوں گی اور زینت و آرائش کے تمام وہ سامان مہیا ہوں گے جو ذہن انسانی میں آسکتے ہیں فرمایا لوگو! کیا تم ہمارے مظاہر قدرت کو نہیں دیکھتے اور ان کو دیکھ کر تم نہیں سمجھ سکتے کہ ہم ہر بات پر قادر ہیں اور اگر ہم نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے تو اس کو برباد بھی کر سکتے ہیں۔ ذرا اونٹ کی طرف دیکھو کہ اس کی پیدائش کس طرح ہوئی اور اس میں تمہارے لئے کیا کیا فائدے مرکوز ہیں۔ پھر آسمان کی طرف دیکھو کہ کس طرح بے ستون چھت کی طرح کھڑا ہے اور اس کے چراغ کس طرح تمہیں بجلی کی روشنی سے

Marfat.com

نہیں زیادہ روشنی بلا قیمت مہیا کرتے ہیں پہاڑوں کو دیکھو کہ وہ کیسے میخوں کی طرح زمین میں گڑے ہوئے ہیں اور تم ان سے کتنا فائدہ اٹھاتے ہو۔ پھر سطح ارضی پر غور کرو اور دیکھو کہ وہ کس طرح پھیلی ہوئی ہے اور تم اس پر کس طرح رہتے سہتے۔ کس طرح اس میں کھیتی باڑی کرتے اور کیا کیا فائدے اٹھاتے ہو۔ کیا یہ چیزیں کافی نہیں کہ تمہیں ہماری طرف متوجہ کر سکیں۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے ارشاد ہوتا ہے کہ آپ اپنا فریضہ تبلیغ ادا کئے جائیں اور یہ خیال نہ کریں کہ کوئی ایمان لاتا ہے یا نہیں کیونکہ زبردستی کسی کے دل میں ایمان بٹھا دینا آپ کا کام نہیں آپ کا کام محض ہمارے احکام کو عمدہ طریقے سے سنا دینا اور متواتر سناتے رہنا ہے کوئی مانے یا نہ مانے اور گو آپ ان پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتے مگر وہ ہماری زد سے بچ نہیں سکتے اور ممکن نہیں کہ آپ سے منہ موڑ کر ہمارے عذاب کی گرفت سے بچ سکیں۔ فرمایا اے اہل عالم یاد رکھو کہ تم کو اس جہان سے گذر کر ہماری ہی طرف آنا ہے۔ اور پھر اس زندگی کے نیک و بد کا حساب تم کو دینا ہے۔ ذرا اتنی سی بات کو اپنے ذہن میں جگہ دے دو اور پھر جو چاہو سو کرو۔

۱۸ سورۃ الکہف ۶۹

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو دس آیتیں اور بارہ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ بمعہ شرح کے قارئین حضرات کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۲:- تمام حمد و ثنا اللہ (ہی) کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی۔ اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی۔ راست اور ٹھیک تاکہ وہ لوگوں کو اس کے ہاں کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ان ایمان لانے والوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں خوشخبری سنائے کہ ان کے لئے عمدہ اجر ہوگا۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کو بھی ڈرائے جنہوں نے کہا کہ اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے۔ ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادوں کو ہے۔ (یہ) جو بات ان کے منہ سے نکلی ہے بڑی ہی سخت ہے۔ بلاشبہ یہ

Marfat.com

سراسر جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ کہیں یہ نہ ہو کہ آپ ان کے پیچھے افسوس کرتے کرتے اپنے تئیں ہلاک کر ڈالیں۔ اگر یہ اس بات (یعنی قرآن پر) ایمان نہ لائیں جو کچھ روئے زمین پر ہے ہم نے اس کی زینت کی خاطر پیدا کیا ہے تاکہ ہم آزمائیں کہ ان میں سے کون اعمال کی رو سے اچھا ہے۔ اور جو کچھ زمین پر ہے ہم اسے بنجر میدان بنا دینے والے ہیں۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ اصحاب کہف و رقیم ہماری قدرتوں میں سے ایک عجیب چیز تھی۔ جب نوجوان غار کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ خدایا! تو اپنے ہاں سے رحمت عطا کر۔ اور ہمارے کام میں ہمیں کامیابی مہیا کر۔ سو ہم نے کئی سال کے لئے غار میں انہیں کان تھپک کر سلائے رکھا۔ پھر ہم نے انہیں جگا اٹھایا تاکہ معلوم کریں کہ دونوں گروہوں میں سے کس کو وہ مدت اچھی طرح یاد ہے جو انہوں نے وہاں گزاری۔

شرح:- کہف پہاڑ کی کھوہ یا غار کو کہتے ہیں کسی زمانہ کا ذکر ہے کہ چند پاک باطن نوجوان اپنے زمانہ کے فسق و فجور اور شرک و بت پرستی سے تنگ آ کر پہاڑ کی ایک کھوہ میں جا کے رہے تھے اور حکمت الٰہی سے وہیں کوئی ۳۰۹ سال سوئے رہے تھے بعد ازاں قادر مطلق نے اُن کو پھر خواب راحت سے جگایا اور دنیا کو دکھایا کہ خدائے یگانہ ہر بات پر قادر ہے۔ یہ قصہ باختلاف روایات میں لوگوں میں متداول تھا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّی تھے اور اہل عرب سمجھتے تھے کہ یہ قصہ صحیح طور پر صرف پرانی کتابوں میں ہی مذکور ہے جن تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسائی نہیں لہٰذا آپ سے پوچھا گیا کہ آپ سچے نبی ہیں اور ہر بات کی اطلاع براہ راست خدا کے حضور سے آپ کو ہوتی ہے تو آپ اصحاب کہف کا قصہ بلا کم و کاست ہم سے بیان کیجئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درخواست پر ان نوجوانوں کا قصہ اس سورۃ میں بیان فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ اس سورۃ کا نام سورۃ الکہف رکھا گیا۔

ارشاد ہوتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے اس کتاب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے اور اس کی تعلیمات کو بالکل سیدھا اور آسان رکھا ہے جن میں کسی طرح کی کجی یا دشواری نہیں۔ وہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اور خدا کو بھی انسان کی طرح دوسروں کے سامنے مجبور سمجھتے ہیں۔ ان کو یہ قرآن عذاب دوزخ سے ڈراتا ہے فرماتا ہے۔ شرک کرنے والے اس واسطے شرک کرتے ہیں کہ ان کو حقیقت توحید کا علم ہی

Marfat.com

نہیں ہوتا اور جن بتوں کی وہ تقلید کرتے ہیں وہ بھی علم توحید سے محض کورے ہوتے ہیں ایسی باتیں جو ان کے منہ سے نکلتی ہیں وہ سراسر جھوٹ اور جھوٹ پر مبنی ہوتی ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ان لوگوں کی حالت پر تاسف نہ کریں اگر یہ قرآن پر ایمان نہیں لاتے تو ان کو جانے دیں۔ یہ لوگ دنیاوی زیب و زینت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور ایک طرح کے امتحان سے دوچار ہیں۔ یاد رکھو کہ دنیا کی ہر زیب و زینت بالآخر ملیامیٹ ہو جائے گی۔ فرمایا۔ اصحاب کہف ہمارے نشانات قدرت میں سے ایک عجیب نشان تھے وہ جب دنیا کے مظالم سے تنگ آ کر پہاڑ کی کھوہ میں گئے تو دعا کرنے لگے۔ کہ خدایا ہم پر اپنی مہربانی کر اور ہمارے کام سنوار دے۔ پس ہم نے ان کو اسی غار میں کئی سال تک سلائے رکھا اور پھر انہیں جگایا۔ تاکہ دیکھیں کہ آیا ان کو یا ان کے بعد آنے والی نسلوں کو کچھ ان کے حالات یاد ہیں یا نہیں۔

ترجمہ آیات ۱۳-۱۷:- ہم آپ کو بالکل صحیح صحیح اُن کا قصہ سناتے ہیں وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے ان کو (مرتبہ) ہدایت میں اور بڑھا دیا اور ان کے دلوں پر ہم نے (صبر و استقامت کی گرہ) لگا دی جب وہ (اعلان حق کے لئے) اٹھ کھڑے ہوئے تو کہنے لگے کہ ہمارا رب وہی ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی دوسرے معبود کو ہرگز نہیں پکاریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو (گویا) ہم نے بڑی ہی بیجا بات کہی۔ یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جنہوں نے اس کے سوا اور کئی معبود بنا رکھے ہیں۔ بھلا یہ ان کے معبود ہونے پر کیوں کوئی واضح دلیل پیش نہیں کرتے۔ سو جو شخص اللہ پر جھوٹ افترا کرے اس سے زیادہ کون ظالم ہے اور جب تم نے ان کو اور جن کو وہ خدا کے سوا پوجتے ہیں چھوڑ دیا تو غار میں چل رہو (جہاں) تمہارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں سہولت مہیا کر دے گا۔ اور تم سورج کو دیکھتے ہو جب طلوع ہوتا ہے تو ان کی غار سے داہنے ہاتھ کی طرف پہٹتا ہوا جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان سے بائیں ہاتھ کی طرف کترا کر نکل جاتا ہے اور وہ اس کے بیچ میں تھے۔ (یہ چیز) اس کے عجائبات قدرت میں سے ہے جس کو اللہ ہدایت سے بہرہ مند کرے وہی ہدایت پاتا ہے اور جسے گمراہ کرے تو تم اس کے لئے کوئی دوست رہنما نہ پاؤ گے۔

شرح:- فرمایا وہ لوگ جو مجھ یگانہ کی عبادت کیا کرتے تھے اور یہ بات ان کے دل پر

Marfat.com

کا نقش فی الحجر ہو چکی تھی کہ زمین و آسمان کا مالک خدائے واحد ہی ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے اگر اس کے سوا کسی اور کو پکارا جائے تو بڑی ہی ناانصافی ہوگی وہ کہا کرتے کہ اے لوگو! تم نے خدا کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں ذرا ان کا ثبوت تو لاؤ اور اگر اپنی طرف سے ان کو گھڑ رکھا ہے تو اس سے بڑا کوئی ظلم نہیں۔ لوگ تو ان کی بات پر نہ چلے مگر انہوں نے لوگوں کو بھی اور ان کے ساتھ ان کے معبودوں کو بھی چھوڑ دیا۔ اور آپس میں ایک دوسرے سے کہا چلو پہاڑ کی کھوہ میں چل کر بیٹھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے خود تمہارے لئے آسانیاں پیدا کر دے گا چنانچہ یہی ہوا۔ ہم نے ان کو وہاں بڑے آرام سے رکھا۔ حتیٰ کہ سورج بھی طلوع و غروب کے وقت اس طرح سے ان کے پاس سے گزرتا کہ سردی یا گرمی کی شدت سے وہ بے چین نہ ہونے پائیں۔

فرمایا اے لوگو! یہ چیزیں ہمارے نشانات حق ہیں۔ مگر ان نشانات کو دیکھ کر یا سن کر صرف وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جن کو اللہ سیدھی راہ دکھاتا ہے مگر وہ جسے گمراہ ہونے دے اسے سیدھی راہ پر کوئی رہنما گامزن نہیں کر سکتا۔

ترجمہ آیات ۱۸-۲۲:- اور تم ان کو جاگتا ہوا خیال کرتے ہو۔ حالانکہ وہ سوتے تھے اور ہم ان کو (کبھی) دائیں اور (کبھی) بائیں پہلو الٹتے پلٹتے رہے تھے اور ان کا کتا دہلیز پر دونوں بازو پھیلائے پڑا تھا۔ اگر تم انہیں جھانک کر دیکھ لیتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے اور تمہارے دل میں ان کی دہشت سما جاتی اور اسی طرح ہم نے ان کو جگا دیا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں ان میں سے ایک پوچھنے والے نے پوچھا کہ تم کتنی مدت (یہاں) ٹھہرے رہے۔ انہوں نے جواب میں کہا ہم ایک دن یا دن کا بعض حصہ ٹھہرے ہیں (بالآخر) انہوں نے کہا کہ تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے۔ جتنی مدت تم یہاں ٹھہرے رہے ہو۔ اس بحث کو چھوڑو اور اپنے میں سے ایک کو یہ اپنا روپیہ دے کر شہر کی جانب بھیجو وہ جا کر دیکھے کہ کون سا کھانا عمدہ اور پاکیزہ ہے۔ تو اس میں سے تمہارے لئے کھانا لے آئے اور خوش اسلوبی سے جائے اور کسی کو خبر نہ ہونے دے۔ (کیونکہ) اگر وہ تم پر قابو پائیں گے تو یقیناً تمہیں سنگسار کر دیں گے یا اپنے مذہب میں پھر داخل کر لیں گے اور (اگر ایسا ہوا) تو تم کبھی فلاح نہ پاؤ گے اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان پر مطلع کر دیا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں

Marfat.com

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے۔ جس وقت لوگ ان کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ پس کہنے لگے کہ ان کے غار پر ایک عمارت بنا دو۔ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے۔ ان میں سے برسر اقتدار طبقے نے کہا ہم ان کے غار پر مسجد تعمیر کریں گے۔ (بعض) لوگ تو کہیں گے کہ (اصحاب کہف) تین تھے چوتھا ان کا کتا تھا اور (بعض) کہیں گے پانچ تھے چھٹا ان کا کتا تھا۔ یہ سب بے تحقیق باتیں ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار ان کی گنتی سے خوب واقف ہے۔ ان کو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ سو آپ ان کے بارے میں سرسری بحث ہی کیجئے اور ان کے بارے میں ان میں سے کسی سے بھی دریافت نہ کیجئے۔

شرح:۔ فرمایا ان نوجوانوں نے ہماری فرمانبرداری کی خاطر نافرمانوں سے کلی مقاطعہ کیا۔ تو ہم نے بھی ان کو وہ عزت دی جس کے وہ مستحق تھے۔ مثلاً" ان کو ہم نے غار میں سلایا تو یہ نہیں کہ وہ کس مپرسی کی حالت میں رہے اور کوئی ان کا پرسان حال نہ تھا۔ بلکہ وہ اس شان سے سوئے پڑے تھے کہ ان پر جاگتوں کا گمان ہوتا تھا اور اگر کوئی انہیں اس حال میں دیکھ پاتا تو مارے ڈر کے وہاں سے بھاگ نکلتا علاوہ ازیں وہ جس شان سے خواب استراحت میں رہے۔ اسی شان سے ہم نے ان کو جگایا اور انہوں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کیا کہ بھائی! ہم کتنے عرصہ سے یہاں ہیں۔ چونکہ ان میں سے کسی کو بھی یقینی علم نہ تھا اور نہ ہو سکتا تھا لہٰذا وہ یہی کہتے کہ کوئی ایک دن یا کچھ حصہ دن سے یہاں رہے ہوں گے اب جو وہ نیند سے بیدار ہوئے تو ہر ایک بھوک محسوس کرنے لگا۔ تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ایک شخص جائے اور چند ایک روپے لیجا کر کھانے پینے کی کچھ اشیاء خرید لائے۔ مگر اس قدر چوکنا اور ہوشیار ہو کر جائے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ کیونکہ اگر ان مشرکوں اور ظالموں کو جن سے متنفر ہو کر ہم یہاں آ چھپے ہیں خبر ہو گئی تو وہ جس پر قابو پائیں گے پکڑ کر یا تو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں گے یا مجبور کر کے پھر ہت پرستوں میں داخل کر لیں گے اور اگر ہم ارتداد پر مجبور ہو گئے تو یقیناً" اخروی کامیابی سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ حاصل کلام ہم نے انہیں بھی اور ان کے علاوہ ان کے زمانہ کے لوگوں کو بھی دکھا دیا کہ ہم نے انسان کو مار کر دوبارہ زندہ کرنے کا جو وعدہ کر رکھا ہے وہ اس طرح پورا ہو گا۔ اور اس واقعہ سے تمہیں یہ بھی یقین ہو جانا چاہئے کہ قیامت کے آنے میں بھی

Marfat.com

کوئی شک نہیں کیونکہ اصحاب کہف کے واقعہ میں تمہیں مرنے اور مر کر قیامت کے روز زندہ ہونے کی پوری تفصیل دکھادی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب ان کا فرستادہ روپیہ لے کر شہر میں سودا سلف خریدنے کے لئے گیا۔ تو شہر اور اہالیان شہر کو بالکل تبدیل شدہ پا کر حیران رہ گیا۔ اور جب ایک دکاندار کو روپیہ دے کر اس سے اشیاء طلب کیں تو وہ اسے اور اس کے روپیہ کو دیکھ کر متعجب سا ہو گیا اور دیکھتے دیکھتے خلقت جمع ہو گئی۔ لوگوں نے پوچھا تم کون ہو۔ کہاں سے آئے ہو؟ یہ روپیہ کس زمانے کا ہے اور تمہیں کہاں سے ملا ہے۔ اس معاملہ نے اتنا طول کھینچا کہ حکومت کے کانوں تک پہنچا اور بالآخر لوگ اسے پکڑ کر بادشاہ کے حضور میں لے گئے۔ جہاں اسے تمام ماجرا سنانا پڑا۔ بادشاہ نے کہا کہ تم فکر مت کرو۔ وہ ظالم بادشاہ جس کے زمانے میں تمہیں تنگ کیا گیا تھا مر چکا ہے اور وہ لوگ جو بت پرستی پر ضد کر رہے تھے وہ بھی اب نہیں رہے تم آج سے تین سو نو سال پہلے کی بات کر رہے ہو اب خدا کے فضل سے میں بادشاہ ہوں اور عقیدۃً تمہارا موافق۔ اسی طرح رعایا بھی بت پرستی سے تمہاری طرح سخت متنفر ہے تم فکر نہ کرو اور ہمیں اپنے دوسرے ساتھیوں سے بھی ملاقات کراؤ چنانچہ وہ بادشاہ سلامت اور ارکان حکومت کو غار تک لے گیا۔ مگر ان کو دروازہ پر کھڑا کر کے خود اندر چلا گیا۔ بعد ازاں وہ لوگ بھی اندر داخل ہوئے مگر ان کو کوئی سراغ نہ ملا بادشاہ نے حکم دیا کہ اس جگہ ان کی یادگار میں ایک معبد بنا دو کہ لوگ ان پاک ہستیوں کے روپوش ہونے کی جگہ پر اللہ کی عبادت کریں بعد ازاں دنیا داروں نے ان کی تعلیمات اور اسوہ کو تو بالکل فراموش کر دیا۔ اور لگے فضول اور بے فائدہ باتوں میں وقت ہانکنے مثلاً کوئی کہنے لگا کہ وہ تعداد میں تین تھے اور چوتھا ان کا کتا۔ بعضوں نے کہا کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا۔ دیکھو یہ کس قدر بے تکی اور بے ثبوت باتیں ہیں۔ اور ان کے معلوم ہونے یا نہ ہونے سے بھلا فائدہ یا نقصان؟ مگر بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کی تعداد سات تھی اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ خیر ان کی تعداد کچھ ہو وہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے اور یہ لوگ محض اندازے اور اٹکل سے کام لے رہے ہیں۔ اے مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ تم ہرگز ایسی باتوں میں نہ آؤ۔ تمہیں چاہئے کہ ٹھوس تعلیمات پر عمل پیرا رہو۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۱:- کسی کام کی بابت یہ نہ کہئے گا کہ میں اسے کل کر دوں

Marfat.com

گا۔ مگر (یہ کہو کہ) خدا چاہے تو اور جب بھول جایا کریں تو (یاد آنے پر) اپنے رب کو یاد کر لیا کریں اور کہہ دیجئے کہ امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی بہتر ہدایت کی باتیں بتائے اور یہ اصحاب کہف اپنے غار میں نو اوپر تین سو سال رہے کہہ دیجئے کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے جتنا عرصہ یہ رہے۔ آسمانوں اور زمین کی چھپی ڈھکی باتیں اسی کو معلوم ہیں وہ خوب دیکھنے والا اور خوب سننے والا ہے۔ سوا اس کے ان کا کوئی کارساز نہیں اور وہ کسی کو اپنے حکم میں شریک نہیں کرتا۔ اور اپنے رب کی کتاب جو آپ کی طرف بذریعہ وحی بھیجی گئی ہے۔ پڑھتے رہا کیجئے۔ اس کی باتوں کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور آپ اس کے سوا کہیں پناہ نہ پائیں گے۔ اور اے پیغمبرؐ! جو لوگ اللہ کی رضامندی اور خوشنودی کے لئے صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں' آپ ان کے ساتھ صبر کئے رہئے اور دنیوی زندگی کی زیب و زینت کو چاہتے ہوئے ان سے اپنی آنکھوں کو نہ پھیریں۔ اور ایسے شخص کی بات نہ مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے۔ اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کی یہ نافرمانی حد سے بڑھ گئی ہے۔ اور کہہ دیجئے کہ یہ قرآن برحق تمہارے رب کی جانب سے ہے۔ سو جو چاہے (اس پر) ایمان لائے اور جو چاہے منکر رہے۔ ہم نے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو اور جو مونہوں کو بھون ڈالے۔ پانی بھی برا ہوگا اور جگہ بھی بری۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی نیک کئے۔ تو یقیناً ہم نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ ان کے لئے ہمیشہ (ہمیشہ) رہنے والے باغات ہیں۔ جن کے نیچے نہریں رواں ہوں۔ وہاں ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور وہاں وہ باریک دیبا اور اطلس کے سبز کپڑے پہنے تختوں پر تکیئے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ کیا اچھا بدلہ ہے اور کیا اچھی آرام کی جگہ ہے۔

شرح:۔ اس کے بعد اس سورۃ کے نزول کے موقعہ پر جو واقعہ پیش آیا اس کا ذکر ہے واقعہ یوں ہے کہ قریش نے بعض یہود کے ساتھ مل کر یہ تجویز کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معلومات کا جائزہ لیا جائے۔ چنانچہ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ اصحاب کہف و ذوالقرنین اور روح کے بارے میں ہمیں صحیح صحیح حالات سے مطلع کریں۔ آپ نے فرمایا

Marfat.com

بہتر کل سہی۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا خیال تھا کہ وحی کل تک نازل ہو جائے گی اور سب بات کھل جائے گی۔ آپ بتقاضائے بشریت بہ منشا و رضائے الٰہی انشاء اللہ کہنا بھول گئے۔ اور کئی دنوں تک وحی نازل نہ ہوئی حضورؐ متفکر ہوئے۔ مخالفین نے باتیں کرنی شروع کر دیں۔ الغرض عجب بے چینی کے دن گزرے۔ جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو وحی نازل ہوئی اور امت کو بذریعہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد ہوا کہ اگر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہو یا کسی چیز کے ملنے کی توقع ہو تو انشاء اللہ کہہ کر وعدہ کرنا چاہئے۔ اور اگر تم بھول چوک سے کبھی انشاء اللہ کہنا بھول جاؤ تو یاد آنے پر ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاؤ۔ اور اپنی غلطی پر اظہار تاسف کرو تو ممکن ہے کہ تمہاری توبہ قبول ہو جائے اور تم سے کوئی مواخذہ نہ ہو یہ دراصل امت مسلمہ کے لئے ایک ہدایت اور تلقین تھی اس کے بعد پھر اصحاب کہف کے قصہ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ اصحاب کہف کوئی دو روز غار میں چھپے بیٹھے نہیں رہے تھے کہ فوراً باہر نکل آئے۔ بلکہ ہم نے انہیں کامل تین سو نو سال قمری لحاظ سے اور تین سو سال شمسی لحاظ سے تک سلائے رکھا اور پھر خود ہی اس کے بعد انہیں جگایا۔ فرمایا! غور تو کرو کہ خدائے علیم و دانا تمہارے حالات سے کس طرح باخبر ہے اور تمہاری باتوں کو کس طرح نزدیک ہو کر سنتا ہے لوگو! یاد رکھو کہ خدا کو چھوڑ کر تمہیں کوئی کارساز نہیں مل سکتا اور یہ بھی یاد رکھو وہ اپنے امور میں کسی مدد و اعانت کا محتاج نہیں۔ لوگو! تم میرے ان احکام کا مطالعہ کرتے رہو۔ جو میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کئے ہیں۔ ان احکام کو نہ کوئی تبدیل کر سکتا ہے نہ منسوخ اور نہ ان سے بے پروا ہو کر کوئی شخص فلاح و کامرانی حاصل کر سکتا ہے۔ اے مسلمانو! تم مقصد سے دور ہو کر بے تکی اور بے فائدہ باتوں کے پیچھے ہرگز نہ پڑو۔ تمہارا طریق کار صرف یہ ہونا چاہئے کہ جو لوگ خدا کی یاد میں صبح و شام مشغول رہتے ہیں تمہارا ان کے ساتھ رابطہ رہے اور تم کبھی بھی ان سے منہ نہ موڑو۔ دنیا کی زیب و زینت کی تلاش میں خدا کی یاد کرنے والوں کو بھلا دینا صرف انہی لوگوں سے ہو سکتا ہے جن کے دل خدا کی طرف سے بالکل غافل ہو گئے ہوں۔ جو خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے ہوں اور جن کے تمام کام افراط و تفریط سے ملوث ہوں۔ مسلمانو! ہم نے جو کچھ قرآن میں نازل کیا ہے برحق ہے تمہیں چاہئے کہ اس پر ایمان لاؤ۔ مگر جو شخص اس کا منکر ہو جائے ہم اسے بھی دنیا میں

Marfat.com

مجبور نہیں کرتے۔ ہاں ایسے ظالموں کو دوزخ کا عذاب سہنا ہوگا اور جب وہ چیخ وپکار کریں گے تو جلتا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا۔ یاد رکھو دوزخ سخت تکلیف دہ جگہ ہے۔

فرمایا! حمروہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائیں اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر نیک کام کریں ان کی مساعی کا بدلہ ضرور دیا جائے گا اور وہ یہ کہ انہیں آنے والی زندگی میں ایسی جگہ عطا ہوگی۔ جس میں ہر ایک آسائش موجود ہے اور پھر اس نعمت کو کبھی بھی زوال نہ ہوگا۔ تمہارے انسانی ذہن میں زندگی کا جو امیرانہ سے امیرانہ نقشہ قائم ہو سکتا ہے۔ یقیناً اس سے بھی بدرجہا بہتر زندگی تمہیں عطا کی جائے گی حاصل کلام جنت تمہارے لئے بہترین آسائش گاہ ہے۔

ترجمہ آیات ۳۲ - ۴۴:- اور ان کو دو آدمیوں کی مثال سنایئے۔ جن میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دے رکھے تھے اور ان کے گرداگرد کھجوروں کے درخت لگا رکھے تھے اور دونوں کے درمیان کھیتی ہم نے پیدا کر رکھی تھی۔ یہ دونوں باغ اپنے پھل لائے اور انہوں نے پھل لانے میں کوئی کمی نہ کی اور ان کے درمیان ہم نے نہر جاری کر رکھی تھی۔ اور اس کے پاس کافی میوے رہتے تھے۔ سو اس نے اپنے ساتھی سے دوران گفتگو میں کہا کہ میں تجھ سے مال اور جتھہ بندی کی رو سے بڑھ کر ہوں۔ اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوا۔ درآنحالیکہ وہ اپنے نفس پر (ایسی شیخیوں سے) ظلم کر رہا تھا (چنانچہ) کہنے لگا۔ میرے خیال میں یہ باغ کبھی نہیں تباہ ہونے کا اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت آنے والی ہے اور اگر میں اپنے رب کے پاس لوٹایا گیا تو میں ضرور یہاں سے بہتر جگہ ہی پاؤں گا۔ اس کے ساتھی نے باتوں باتوں میں اس سے کہا کہ کیا تو اس کا منکر ہو گیا ہے۔ جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر تجھے پورا آدمی بنایا۔ مگر میں کہتا ہوں میرا رب تو اللہ ہی ہے۔ اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ "جو اللہ کو منظور ہو وہی ہوتا ہے۔ اللہ کی مدد کے سوا کوئی طاقت نہیں" اگر تو دیکھتا ہے کہ میں تجھ سے مال اور اولاد کی رو سے کمتر ہوں۔ سو وہ وقت قریب ہے کہ میرا رب مجھے تجھ سے بھی بہتر باغ عطا کر دے اور اس (تیرے) باغ پر آسمان سے عذاب بھیج دے۔ جس سے وہ بنجر زمین ہو کر رہ جائے۔ یا اس کا پانی نیچے گہرائی میں اتر جائے۔ پھر تو کسی طرح طلب نہ کر سکے اور اس کے میووں پر

Marfat.com

آفت پڑی۔ پھر جو کچھ اس نے اس باغ پر خرچ کیا تھا' اس پر ہاتھ ملنے لگا' اور باغ تھا کہ اپنی ٹٹیوں پر گرا پڑا تھا۔ اور یہ کہتا تھا کہ اے کاش! میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہوتا اور کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی اور نہ وہ انتقام لے سکا۔ یہاں (سے ثابت ہوا کہ) تمام اختیار خدائے برحق ہی کو ہے۔ اسی کا انعام بہتر ہے اور وہی جزا کی رو سے اچھا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں دو آدمیوں کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ جن میں ایک فرمانبرداری اور تقویٰ کی زندگی بسر کیا کرتا تھا اور دوسرا نافرمانی و سرکشی کی موخر الذکر کو اللہ تعالیٰ نے دنیاوی مال و دولت بہت کچھ دے رکھا تھا۔ مگر اول الذکر بیچارہ غریب تھا۔ ایک دن دونوں آپس میں گفتگو کر رہے تھے تو دولت مند نے کہا کہ چلو چھوڑو جنت کو لئے پھرتے ہو۔ کل کی کون جانے۔ جنت اور دوزخ سبھی دنیا پر ہے۔ میرے پاس مال و دولت ہیں باغ باغیچے ہیں۔ کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ میری جنت تو یہی ہے۔ چار دن کی زندگی ہے۔ عیش سے گزار رہا ہوں۔ مرنے کے بعد کیا ہوگا اور کیا نہیں مجھے اس کی پرواہ نہیں۔

یہی باتیں کہتے کہتے وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اور اس کے پھلوں پھولوں اور سبزہ کو دیکھ کر کہنے لگا کہ میرے خیال میں تو یہ باغ کبھی بھی ہلاک نہیں ہو سکتا۔ اگر قیاس کیا جائے تو قیامت کے واقع ہونے کا ہمیں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ پھر اخروی جنت و دوزخ کے کیا معنی؟ اور بالفرض اگر تمہارے کہنے کے مطابق قیامت آئے بھی اور جنت وغیرہ کا مسئلہ درپیش آئے تو مجھے کامل یقین ہے کہ وہاں موجودہ زندگی سے بھی بہتر زندگی مجھے عطا ہوگی اور موجودہ باغات سے بھی بہتر باغات مجھے حاصل ہو جائیں گے۔ کیونکہ عمدہ زندگی اور وفور مال و دولت لیاقتوں اور اچھی قابلیتوں پر منحصر ہے اس مرد نیک نے جب اس گستاخانہ کلام کو اس نافرمان سے سنا تو کہا کہ بھائی! ذرا اپنی حقیقت پر تو غور کرو محض مٹی کا ایک پتلا ہے اور محض پانی کا ایک قطرہ جسے خدا نے بنا سنوار کر اپنی حکمت سے انسانی لباس پہنا دیا ہے۔ پھر شرم نہیں آتی کہ اسی خالق یگانہ کے احکام سے سرتابی کر رہا ہے۔ تیرا خیال خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو میں تو کامل یقین رکھتا ہوں کہ میرا خدا وہی ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں کسی معاملہ میں اس کا کسی کو شریک نہیں سمجھتا۔ وہی احکم الحاکمین اور قادر مطلق ہے۔ تجھے چاہئے تھا کہ جب اپنے باغ میں داخل ہوا تھا اور اس کی ثمر آوری کو

Marfat.com

دیکھ کر خوش ہوا تھا تو خدا کے سامنے سجدۂ شکر بجالاتا اور کہتا کہ خدایا یہ تیرے احسانات کا نتیجہ ہے ورنہ میں کسی قابل نہیں خدایا! جو کچھ تو نے دیا ہے اسے نظر بد اور حوادث زمانہ سے بچا۔ سنو بھائی! اگر میں مال و اولاد کی رو سے تیرے مقابلہ میں بہت ہی کمزور و ناتواں ہوں مگر وہ خدا جس نے مجھے پیدا کیا جس نے تمام کائنات کو تخلیق کیا اور جو تیرے جیسوں کو یہ چیزیں عنایت کر رہا ہے۔ وہ چاہے تو مجھے بھی سب کچھ دے سکتا ہے۔ اور اب جو مجھے محروم رکھا ہے تو اس میں بھی اس کی کوئی حکمت ہوگی۔ وہ قادر مطلق دینے پر بھی قادر ہے اور لے لینے پر بھی مجھے تو یہ ڈر ہے کہ تو نے ناشکری کا جو رویہ اختیار کر رکھا ہے کہیں اس کا عذاب ہی تجھے نہ بھگتنا پڑے۔ فرمایا چنانچہ یہی بات ہوئی اس واقعہ سے کچھ عرصہ بعد ایسی باد صرصر چلی کہ پھل گر کر زمین پر آ رہے۔ پیڑ جڑوں سے اکھڑ گئے اور وہی باغ ویران اور خرابہ بن گیا۔ اب تو لگا وہ رونے اور کف دست ملنے اور پچھتانے کہ ہائے نہ ایسا کہتا۔ نہ یہ روز بد دیکھنا نصیب ہوتا۔ اسے اپنی اولاد، ملازمین اور دیگر افراد پر جو ناز تھا وہ بھی فریب ثابت ہوا۔ کیونکہ اس مصیبت کے وقت کوئی بھی اس کے کام نہ آسکا۔ فرمایا اے انسان! اس قصہ سے تمہیں معلوم نہیں ہوتا کہ اصلی کارساز اور قادر مطلق خدا ہے۔ جو نیکو کاروں کو ان کے اعمال کا بدلہ اور نافرمانوں کو ان کی نافرمانی کی سزا دیتا ہے۔

ترجمہ آیات ۴۵-۴۹:- اور ان سے حیات دنیا کی مثال بیان کیجئے جو پانی کی طرح ہے۔ جس کو ہم نے آسمان سے برسایا۔ پھر اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی مل گئی۔ پھر وہ چورا ہو کر رہ گئی کہ ہوا میں اسے اڑاتی پھرتی ہیں۔ اور فی الحقیقت خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ مال اور اولاد حیات دنیا کی زیب و زینت ہیں اور باقیات صالحات تیرے رب کے نزدیک ثواب اور آرزو کی رو سے بہت بہتر ہیں اور اس روز (سے غافل مت ہو) ہم پہاڑوں کو رواں کریں گے اور زمین کو تو بالکل صاف دیکھے گا اور ان کو ہم جمع کریں گے سو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ اور سب اپنے رب کے سامنے قطار در قطار پیش کئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ جس طرح ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اسی طرح آج تم ہمارے سامنے آئے ہو لیکن تم تو یہ خیال کرتے تھے کہ ہم تمہارے لئے کوئی وقت ہی نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور لوگوں کے اعمال نامے (لاکر) رکھے جائیں گے سو تو مجرموں کو دیکھے گا کہ اس میں جو کچھ ہوگا اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے کہ

Marfat.com

ہائے مصیبت! اس کتاب کو کیا ہو گیا ہے کہ اس نے نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑی ہے نہ بڑی۔ مگر سب کو شمار کر رکھا ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا ہے اسے حاضر پائیں گے۔ اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان! وہ زندگی جس پر تجھے اتنا ناز ہے کیا اس کی حقیقت کا بھی تمہیں علم ہے۔ سنو! زندگی کی مثال آب باراں کی طرح ہے جو خاک میں مل جاتا ہے اور روئیدگی پیدا کرتا ہے۔ پھر اس روئیدگی کی زندگی صرف اس قدر ہے کہ باد صرصر کے صرف ایک جھونکے سے وہ جل کر راکھ بن جاتی ہے اور پھر ڈھونڈھنے سے بھی اس کا نشان نہیں ملتا۔ اسی طرح اے انسان! تیری ہستی کا عالم ہے تو خواہ کتنے ہی عظیم الشان کارنامے کرتا رہے مگر باد مخالف کا اچانک ایک جھونکا آجائے تو تجھے خواستہ ناخواستہ داعی اجل کو لبیک کہنا پڑتا ہے۔ پس مال و دولت اور آل و اولاد حیات دنیا کے خوشنما پھول ہی سہی مگر ان سے دل لگانا کسی عقلمند کا کام نہیں۔ کیونکہ یہ بے ثباتی میں بھی گل و لالہ سے کچھ کم نہیں۔ چیز ہو تو وہ جو دیرپا ہو اور کچھ زمانہ تک اپنا اثر چھوڑے۔ یہ سعادت صرف اعمال نیک ہی کو حاصل ہے اور نیکی کی بنیادیں ایمان بالآخرۃ کے عقیدہ پر استوار ہیں۔ جب انسان کو اس بات کا کامل یقین پیدا ہو جائے کہ قیامت ضرور برپا ہوگی اور پھر ہر ایک شخص کو دوبارہ زندہ ہو کر حساب دینا ہوگا۔ اس وقت ہر شخص خدا کے روبرو پیش ہوگا اور ہر شخص کا اعمالنامہ اس کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ جس میں ہر چھوٹی موٹی بات تحریر ہوگی تو ان لوگوں کو کف افسوس ملنا پڑے گا۔ جنہوں نے برے کام کئے ہوں گے۔

ترجمہ آیات ۵۰-۵۳:- اور (اس واقعہ کو) یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سوائے ابلیس کے سجدہ کیا۔ وہ جنوں میں سے تھا سو اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو کیا تم میرے سوا اس کو اور اس کی اولاد کو دوست قرار دیتے ہو۔ حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ یہ ظالموں کے لئے بہت برا بدل ہے۔ میں نے نہ تو آسمانوں کے اور زمین کے بنانے کے وقت ان کو بلایا تھا اور نہ خود ان کے پیدا کرنے کے وقت اور میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو دست و بازو بناتا اور جس دن وہ ارشاد کرے گا کہ میرے ان شریکوں کو بلاؤ۔ جن کی بابت تمہیں گمان تھا تو وہ ان کو پکاریں گے۔ مگر وہ ان کو جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان آڑ حائل کر دیں گے۔ اور

Marfat.com

گنہگار آتش دوزخ کو دیکھیں گے سو وہ یقین کریں گے کہ وہ اس میں گرنے کو ہیں اور اس سے بچنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔

شرح:- فرمایا کہ انسان کا بدترین دشمن جو اسے ہماری نافرمانی پر ہروقت اکساتا رہتا ہے وہ ابلیس ہے۔ جو روز اول سے ہی اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ ہم نے جب آدم کو پیدا کیا تھا اور تمام مخلوقات کو حکم دیا تھا اس کی تعظیم میں اس کے آگے جھک جائے تو اس نے آدم دشمنی کا ثبوت دے دیا تھا اور خدا کے اس حکم کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کی برتری کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اس جرم کی پاداش میں ہم نے اسے جنت سے نکال دیا اور اس طرح اسے جو نقصان پہنچا اس کا انتقام آدم اور اولاد آدم سے لینے کے لئے وہ اور اس کی ذریت اسی دن سے کوشاں ہیں۔ ان کے پاس اس مقصد کو برلانے کے لئے جو سب سے بڑا حربہ ہے وہ اولاد آدم کو شرک و بت پرستی کی طرف مائل کر کے اسے ہماری نگاہوں میں گرا دینا ہے۔ اس واسطے ہم نے قرآن کے ذریعے انسان کو پوری طرح سمجھا دیا ہے کہ وہ شرک سے کلی اجتناب کرے۔ دلیل یہ ہے کہ وہ ہستیاں جن کو انسان اپنا کارساز ہمارا شریک خیال کرتا ہے وہ نہ تو زمین و آسمان کے بنانے کے وقت اور نہ خود اپنی پیدائش کے وقت موجود تھیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم ابلیس اور اس کی ذریت یا شیطان سیرت انسانوں کو اپنا مددگار یا کارساز سمجھو۔ وہ خود ہمارے پیدا کردہ ہیں۔ وہ نہ ہم سے زیادہ طاقت ور ہو سکتے ہیں نہ ان کا ہم پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے۔ جیسے تم ویسے وہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کے خلاف حکم دینے والے کو شریک خدا کہا جاتا ہے خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے اور کسی ایسی ہستی کا حکم مان کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔ اس تشریح کو سمجھ لینے کے بعد جو لوگ شرک یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے باز نہ آئیں گے قیامت کے روز ان کو کہا جائے گا کہ اب ان ہستیوں کو اپنی حمایت کے لئے بلاؤ جن کو تم اپنا کارساز سمجھتے تھے۔ مگر وہاں کون کسی کی سنے گا۔ سب نفسا نفسی میں مبتلا ہوں گے۔ پس شرک کے مجرموں کو جہنم کے حوالہ کر دیا جائے گا اور کبھی وہاں سے نہ نکالا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۵۴-۵۹:- اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کا انداز بیان اختیار کیا ہے اور انسان سب سے زیادہ جھگڑنے والا ہے اور لوگوں کے پاس

Marfat.com

جس وقت رشد و ہدایت آگئی تو ان کو ایمان لانے سے اور اپنے رب سے بخشش طلب کرنے سے کسی چیز نے نہیں روکا بجز اس کے کہ ان کو بھی اگلے لوگوں کا سا ماجرا پیش آئے یا ان پر عذاب سامنے آموجود ہو۔ اور ہم پیغمبروں کو جو بھیجتے رہے' تو محض اس لئے کہ خوشخبری سنائیں اور عذاب الٰہی سے ڈرائیں اور وہ لوگ جو منکر ہیں۔ ناحق جھگڑتے ہیں تاکہ اس سے حق و صداقت کو پھسلا دیں اور میری آیتوں کو اور جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے اس کو انہوں نے ہنسی بنالیا ہے اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا۔ جس کو اس کے رب کی آیتوں سے سمجھایا جائے تو وہ ان سے روگردانی کرے اور جو کچھ اس نے برے کام کئے ہیں ان کو بھول جائے۔ ہم نے ان لوگوں کے دلوں پر بلاشبہ پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اس کو سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں ثقل پیدا کر دیا ہے اور اگر آپ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو کبھی وہ راہ پر نہ آئیں گے۔ اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا اور رحمت والا ہے۔ اگر خدا ان کے اعمال پر ان سے مواخذہ کرنے لگے تو ان پر جلد عذاب بھیج دے۔ مگر ان سے ایک وعدہ مقرر ہے اس کے سوا ہرگز ان کو پناہ نہ ملے گی اور یہ بستیاں جب انہوں نے ظلم کیا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا اور ان کی ہلاکت کے لئے ہم نے وقت مقرر کر رکھا ہے۔

شرح:۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے انسان کو مکمل طور پر آگاہ کرنے کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کا انداز بیان اختیار کیا ہے۔ مگر انسان دراصل بہت ہی جھگڑالو واقع ہوا ہے اور ہدایت کو فوراً قبول نہیں کرتا حالانکہ اس کے لئے ہدایت قبول کرنے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے میں کوئی چیز مانع نہ تھی مگر جس طرح اس کے پیشرو عذاب کی لپیٹ میں آ چکے تھے اس نے بھی یہ چاہا کہ خواہ مخواہ عذاب مول لے۔ سنو! ہم رسولوں کو بھیجتے ہیں تو محض اس لئے کہ وہ نیکو کاروں کو خوشخبری سنائیں اور نافرمانوں کو عذاب آخرت سے ڈرائیں۔ مگر جو لوگ حق کا انکار کر چکے ہیں وہ لایعنی اعتراضات بیان کر کے ان رسولوں کے ساتھ جھگڑتے ہیں اور ہمارے نازل کردہ احکام کا مذاق اڑاتے ہیں۔ درحقیقت جو لوگ باوجود اس امر کے کہ انہیں ہماری آیتوں کے ذریعہ متنبہ کیا گیا ہو۔ ہماری نافرمانی کرتے اور تمام احکام و آیات کو بھول جاتے ہیں وہ بڑے ظالم اور بے انصاف ہیں۔ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے دل اور کان ہرگز کام نہیں کرتے اگر ان کو سیدھی بات بتائی جاتی

Marfat.com

ہے تو جب بھی وہ الٹی سمجھتے ہیں اور ہدایت قبول نہیں کرتے اس کے باوجود ہم ان پر دنیا میں اکثر اوقات مواخذہ نہیں کرتے اور ان کے گناہوں سے درگذر کرتے ہیں۔ اگر ان گستاخیوں پر ہم مواخذہ کرنے لگیں تو دنیا ہی میں ان پر عذاب آنا نازل ہو مگر ہم نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ ان نافرمانیوں کی سزا قیامت ہی کے روز ان کو دیں گے۔

ترجمہ آیات ۶۰-۷۰:- اور جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا کہ میں نہ ہٹوں گا جب تک دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں یا سالہا سال تک چلتا رہوں گا۔ سو جب وہ دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو وہ اپنی مچھلی بھول گئے اور مچھلی نے دریا میں اپنی راہ لی۔ پھر جب وہ آگے چلے گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ۔ ہم اس سفر میں بہت تھک گئے ہیں۔ اس نے کہا لو دیکھئے جب ہم اس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی بھول گیا اور مجھے سوائے شیطان کے کسی نے اس بات سے نہیں بھلایا کہ (آپ سے) اس کا تذکرہ کروں اور مچھلی نے عجیب طریق سے دریا کی راہ لی۔ موسیٰ نے کہا کہ یہی تو وہ جگہ ہے جس کی ہم تلاش میں تھے۔ سو دونوں اپنے نقش قدم کا کھوج لگاتے ہوئے واپس لوٹے۔ تو (وہاں) انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا جس کو ہم نے اپنے ہاں کی رحمت سے نوازا تھا اور اپنے پاس سے علم عطا کیا تھا۔ موسیٰ نے اس سے کہا کہ کیا میں آپ کے پیچھے ہو لوں۔ اس شرط پر کہ آپ مجھے اس مفید چیز میں سے کچھ سکھلائیں گے جس سے آپ بہرہ مند ہیں۔ اس نے کہا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے۔ اور جس چیز کا تمہیں علم ہی نہیں اس پر صبر بھی کیونکر کر سکتے ہو۔ موسیٰ نے کہا کہ آپ انشاء اللہ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اس نے کہا (بہتر) اگر میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو ہم سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرنا۔ جب تک کہ میں خود اس کا تذکرہ تم سے نہ کروں۔

شرح:- اس رکوع سے تیسرا قصہ شروع ہوتا ہے اور ایک نہایت سبق آموز حکایت بیان کی گئی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ یہود کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علم پر بہت ناز تھا اور اگرچہ آپ واقعی بڑے جلیل القدر پیغمبر تھے۔ مگر خدا کی خدائی میں کسے معلوم کہ کون زیادہ علم و تفوق والا ہے۔ خود حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ وعظ فرما رہے تھے اور آپ سے یہی چیز پوچھی گئی تھی کہ سب سے زیادہ علم والا اس وقت دنیا میں

Marfat.com

کون ہے۔ آپ نے فرمایا میں چونکہ نہ تو یہ واقع تھا اور نہ ایسی بات کرنا پیغمبری کے شایان شان تھی اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! تجھ سے بھی زیادہ علم والا ایک بندہ موجود ہے۔ اگر تو مجمع البحرین پر جائے تو وہ تجھے وہاں مل سکتا ہے۔ اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس ملاقات کا ذکر ہے جو اس بندۂ خدا سے ہوئی۔ اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب معلوم ہوا کہ دنیا میں مجھ سے زیادہ علم والا بھی کوئی ہے تو انہیں اپنی غلط فہمی پر افسوس ہوا اور اسی وقت اپنے خادم کو ساتھ لے کر خضر علیہ السلام کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ ساتھ ایک مچھلی کھانے کو لے لی۔ چلتے چلتے مجمع البحرین پر پہنچ گئے اور ایک پتھر پر سر رکھ کر سو گئے۔ خادم بیٹھا تھا کہ مچھلی تھیلے سے نکلی اور سیدھی دریا میں پہنچ گئی' خادم جس کا نام یوشع تھا۔ یہ ماجرا دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ مگر حضرت کے بیدار ہونے پر آپ کو بتانا بھول گیا۔ خیر آپ اٹھے اور خادم کو ساتھ لے کر اسی جستجو میں چل نکلے۔ کچھ دور گئے تھے کہ تھک گئے اور بھوک لگی۔ کھانے کو مچھلی طلب کی اور یوشع کو وہ ماجرا یاد آیا۔ اس نے بیان کیا تو حضرت نے فرمایا کہ ہم تو اسی مقام کی تلاش میں تھے۔ پھر واپس وہیں چلنا چاہئے۔ جب وہاں گئے تو آپ کو ایک شخص ملا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اس کو خاص علم عطا کر رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ مجھے اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دیں تاکہ میں بھی اس علم میں سے کچھ سیکھ لوں اور آئندہ زندگی میں میری رہنمائی کرے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا چونکہ آپ میرے علم سے ناواقف ہیں اس لئے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے کیونکہ جس بات کا علم نہ ہو اس پر کیسے صبر ہو سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں انشاء اللہ آپ کی مکمل فرمانبرداری کروں گا اور ناراضگی کا کوئی موقعہ نہیں دوں گا۔ آپ مجھے مایوس نہ کریں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ بہتر آجاؤ مگر مجھ سے سوال نہ کرنا تا آنکہ میں خود آپ کو بیان کروں۔

ترجمہ آیات ۷۱ - ۸۲:- سو چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ دونوں ایک کشتی میں سوار ہوئے تو اس نے کشتی میں چھید کر ڈالا۔ موسیٰ نے کہا کیا آپ نے اس واسطے اس میں چھید کر دیا ہے کہ اس میں سفر کرنے والوں کو ڈبو دیں آپ نے عجیب کام کیا ہے۔

Marfat.com

اس نے کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے۔ موسیٰ نے کہا مجھ سے جو بھول ہو گئی ہے اس پر آپ مجھ سے مواخذہ نہ کریں اور نہ میرے معاملہ میں زیادہ سختی سے کام لیں۔ پھر دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک لڑکا ملا تو اس نے اس کو قتل کر ڈالا۔ موسیٰ نے کہا کیا آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی قصاص کے قتل کر ڈالا ہے۔ آپ نے بہت برا کام کیا ہے۔ اس نے کہا بس کیا میں نے تجھے کہہ نہیں دیا تھا۔ کہ تو میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکے گا۔ موسیٰ نے کہا اگر میں نے آپ سے اس کے بعد کسی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ (بیشک) مجھے اپنی رفاقت میں نہ رکھئے گا۔ آپ میری طرف سے عذر کی انتہا کو پہنچ چکے۔ سو وہ دونوں چل دیئے یہاں تک کہ جب ان کا ایک گاؤں والوں پر گذر ہوا تو ان سے انہوں نے کھانا طلب کیا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ پھر ان دونوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی۔ سو اس (بزرگ) نے اس کو سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے۔ اس نے کہا کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے۔ میں ان چیزوں کا بھید تمہیں بتائے دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے۔ سو کشتی تو چند مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ اسے عیب دار کر دوں اور ان کے پیچھے پیچھے بادشاہ تھا۔ جو ہر اچھی کشتی کو چھین رہا تھا اور لڑکے کا پوچھتے ہو تو سنو اس کے ماں باپ دونوں مومن تھے ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں سرکشی اور کفر میں یہ ان پر غالب نہ آ جائے۔ سو ہم نے چاہا کہ ان کا رب ان کو اس کی جگہ اور عطا کرے، جو پاک نفسی میں اس سے بہتر اور محبت میں اس سے بڑھ کر ہو۔ اور وہ جو دیوار تھی سو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی ملکیت تھی اور اس کے نیچے ان دونوں کا خزانہ دبا ہوا تھا اور ان کا والد ایک نیک آدمی تھا۔ سو تیرے رب نے چاہا کہ وہ دونوں سن بلوغ کو پہنچیں اور (پھر) اپنا خزانہ نکالیں۔ تیرے رب کی طرف سے یہ رحمت تھی اور میں نے جو کچھ کیا ہے اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ یہ ہے بیان ان باتوں کا جن پر تو صبر نہیں کر سکا۔

شرح:- خیر وہاں سے چل دیئے اور آگے جا کر دریا عبور کرنے کی خاطر ایک کشتی پر سوار ہو گئے۔ کشتی چلی جا رہی تھی کہ حضرت خضر علیہ السلام نے اس میں چھید کر دیا۔ اور پانی اس میں آنے لگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام خوفزدہ ہو کر فوراً بول اٹھے۔ آپ نے کیا

Marfat.com

کر دیا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ سفر کرنے کی تاب نہیں لا سکتے۔ دیکھ لو پہلی ہی بات پر تم کتنے پریشان ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اب معافی طلب کی اور آئندہ محتاط رہنے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد وہ جا رہے تھے کہ ایک لڑکا ملا جو دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر کھیل رہا تھا حضرت خضر علیہ السلام نے اسے پکڑ کر قتل کر دیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے یہ نہایت ہی برا کام کیا کہ ایک جان کو بلا قصور و بلا جرم موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آخری درخواست کی کہ اب اگر میں کوئی بات پوچھوں یا آپ پر اعتراض کروں تو آپ ہرگز مجھے اپنی مصاحبت میں نہ رکھیں حضرت نے پھر درگذر سے کام لیا اور راستہ پر ہو گئے چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے باہر چند آدمی بیٹھے تھے انہوں نے ان سے کہا کہ ہم مسافر ہیں اور مارے بھوک کے پریشان ہیں۔ ہمیں کھانا کھلا دیجئے۔ انہوں نے ان کو کھانا کھلانے سے صاف انکار کر دیا۔ ان حضرات کی دل شکنی ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی طیش آیا اور آگے کو چل دیئے کہ کسی اور جگہ چل کر کھانے کا بندوبست کریں۔ گاؤں کے پاس سے گذرے تو ایک شکستہ مکان نظر آیا جس کی دیواریں گرتی نظر آتی تھیں۔ حضرت خضر علیہ السلام دیوار کی مرمت کرنے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سخت غصہ آیا۔ کہا کہ ایک تو سفر کی تکان' دوسرے بھوک کی شدت' تیسرے گاؤں والوں کی بے سلوکی کا اثر اور آپ ہیں کہ دیوار بنا رہے ہیں۔ کیا اس سے یہ بہتر نہ تھا کہ گاؤں والوں سے ہم کہتے کہ بھائی تمہارا ایک مکان گر رہا ہے۔ ہمیں مزدوری دو۔ ہم اس کی دیواریں مضبوط کر دیں گے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ موسیٰ! تو نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ کہ کبھی سوال نہ کروں گا اور نہ آپ پر کوئی نکتہ چینی روا رکھوں گا۔ مگر تم نے پھر وہی قابل اعتراض رویہ اختیار کیا ہے۔ اس لئے میرے اور تمہارے درمیان اب سے جدائی ہے۔ مگر تمہیں علیحدہ کرنے سے پیشتر ان ہر سہ باتوں کا بھید ظاہر کر دینا بہرحال مناسب خیال کرتا ہوں۔

کشتی کو اس واسطے عیب دار کر دیا تھا کہ وہ دو یتیم اور غریب بچوں کی ملکیت تھی جو مزدوری کر کے بمشکل اپنا پیٹ پالتے تھے۔ ادھر سے ہم اس کشتی پر جا رہے تھے۔ ادھر پیچھے سے وقت کا حاکم کشتی پر سوار نہایت تیز رفتاری سے آ رہا تھا۔ اسے چند اور کشتیوں

Marfat.com

کی ضرورت تھی۔ چنانچہ جو کشتی اسے نظر آئی وہ بیگار میں پکڑ لیتا ہے نے اسے نکما کر کے بیگار سے بچا لیا ورنہ ان قیموں کے لئے مصیبت ہوتی۔ بچے کو جو قتل کیا تھا تو بلاوجہ نہیں۔ اس کے ماں باپ بڑے نیک تھے۔ مگر وہ شریر النفس واقع ہوا تھا اور اپنے ماں باپ کو بدنام کر رہا تھا۔ ہم نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہمیں یقین ہے کہ خداوند کریم اس کے بدلے میں ان کو نیک اولاد دے گا۔

باقی رہا دیوار کا معاملہ سو وہ بھی سن لو کہ اس شہر میں دو یتیم بچے تھے۔ وہ ان کی ملکیت تھی اس دیوار کے نیچے ایک خزانہ پنہاں تھا۔ ان بچوں کا باپ ایک صالح مرد تھا۔ جو فوت ہو چکا تھا خدائے عزوجل کو یہ منظور تھا کہ جب تک بچے بالغ نہ ہو جائیں خزانے کا کسی کو پتہ نہ لگے۔ لہٰذا اس بوسیدہ اور عنقریب گر جانے والی دیوار کا مرمت کرنا میری اپنی مرضی سے نہ تھا۔ جس طرح اللہ عزوجل نے چاہا۔ میں نے کر دیا۔ سو یہ تھیں تینوں باتیں جن پر آپ صبر نہ کر سکے اور نہ ان کے رازہائے پنہاں کو سمجھ سکے۔

ترجمہ آیات ۸۳-۱۰۱:- اور (اے پیغمبر!) آپ سے لوگ ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اس کا کسی قدر حال میں تمہیں سنائے دیتا ہوں۔ ہم نے اس کو زمین میں حکومت سے بہرہ مند کیا تھا اور ہر طرح سے ساز و سامان عطا کر رکھا تھا سو ایک دفعہ وہ ایک راستے پر چل کھڑا ہوا۔ یہاں تک کہ جب وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ تک پہنچ گیا تو اس کو ایک دلدل کے چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا اور اس کے پاس اس نے ایک قوم کو پایا۔ ہم نے کہا کہ اے ذوالقرنین! خواہ ان پر سختی کرو خواہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اس نے کہا کہ جو نافرمانی کرے گا۔ سو اس پر ہم یہاں بھی سختی کریں گے اور اس کے بعد اسے اس کے رب کی طرف لوٹایا جائے گا۔ پھر وہ بھی اسے سخت سزا دے گا اور جو ایمان لے آئے گا اور نیک عمل کرے گا اس کے لئے عمدہ اجر ہوگا اور اپنے معاملہ میں ہم اس سے نرم بات کہیں گے۔ پھر وہ ایک راستے پر ہو لیا۔ یہاں تک کہ جب وہ سورج طلوع ہونے کے مقام تک پہنچ گیا تو اس نے سورج کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے پایا جن کے لئے ہم نے آفتاب سے ادھر کوئی اوٹ نہیں بنائی تھی یہ واقعہ بالکل اسی طرح ہے اور اس کے مکمل حالات سے ہم آگاہ ہیں۔ پھر وہ ایک راستہ پر چل پڑا۔ یہاں تک کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا۔ تو ان کے اس طرف اس نے ایک ایسی قوم کو پایا

Marfat.com

جو اس کی بات مطلق نہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین! بیشک یاجوج ماجوج زمین میں فساد برپا کر رہے ہیں۔ کیا ہم تمہیں چندہ اکٹھا کر دیں۔ تاکہ تم ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار کھینچ دو۔ اس نے کہا کہ میرے رب نے مجھے جو مقدور عطا کر رکھا ہے وہ بہتر ہے۔ تم قوت بازو سے میری مدد کرو روپے پیسے کی ضرورت نہیں میں تمہارے اور ان کے درمیان اوٹ بنا دوں گا۔ مجھے لوہے کے تختے لا کر دو حتی کہ جب اس نے دونوں کناروں تک برابر کر دیا تو حکم دیا کہ اب اسے دھونکو یہاں تک کہ جب اسے آگ کی طرح سرخ کر دیا تو حکم دیا کہ لاؤ اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔ پھر ان میں اس بات کی طاقت نہ رہی کہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ ہی سوراخ کر سکتے تھے۔ ذوالقرنین نے کہا کہ یہ میرے رب کی رحمت ہے۔ سو جب میرے رب کا وعدہ آ جائے گا تو وہ خود اسے ڈھا کر برابر کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔ اور اس دن ہم ان کو اس طرح گڈمڈ ہو جانے دیں گے کہ ایک دوسرے سے گھسے چلے جا رہے ہوں گے اور صور پھونکا جائے گا پھر سب کو ہم ایک جگہ جمع کر دیں گے اور اس دن ہم کافروں کے سامنے جہنم پیش کریں گے۔ ان لوگوں کے سامنے جن کی آنکھیں میری یاد سے پردے میں تھیں اور وہ سننے کی طاقت ہی نہ رکھتے تھے۔

شرح:۔ یہود نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا مبلغ علم معلوم کرنے کی خاطر جو چند سوالات کئے تھے ان میں سے تین کا ذکر ہو چکا چوتھا سوال ذوالقرنین سے متعلق تھا۔ جس کا جواب یہاں ارشاد ہوتا ہے۔ فرمایا! وہ ایک بادشاہ تھا جس کو ہم نے تمام قسم کے دنیاوی اسباب راحت مہیا کئے تھے۔ ایک دفعہ اس نے مغربی ممالک کی تسخیر کا ارادہ کیا اور انہیں فتح کرتے کرتے دور تک نکل گیا۔ اور شام کے وقت کیا دیکھتا ہے کہ سورج ایک کیچڑ کی ندی میں غرق ہو رہا ہے۔ وہاں اس نے ایک ایسی قوم کو آباد پایا جو مشرک و بت پرست تھی۔ اس نے ان کو کہا کہ لوگو! تم یا تو خدا کی توحید پر ایمان لاؤ۔ یا بت پرستی کی سزا جھیلنے کو تیار ہو جاؤ اور اس بات کو یاد رکھو۔ کہ جو بت پرستی سے باز نہ آئے گا اسے دنیاوی سزا الگ دی جائے گی۔ اور آخرت میں الگ اسے دوزخ میں جلنا ہو گا۔ برعکس اس کے اگر تم خدائے یگانہ پر ایمان لے آؤ اور ایسے عمل کرو جو اس کی نگاہ میں مستحسن ہوں تو علاوہ دنیا میں معزز ہونے کے آخرت میں بھی بہت عمدہ انعام پاؤ گے۔

Marfat.com

اس کے بعد ذوالقرنین وہاں سے واپس آیا اور پھر مشرقی سمت کے ممالک کی تسخیر کا ارادہ کیا اور حسب معمول دور تک ملک فتح کرتا چلا گیا حتی کہ وہ ایک انتہائی درجہ کے سخت گرم ملک میں پہنچا۔ تیسری مرتبہ وہ ایک ایسی جانب کو گیا جہاں دو ایسی قومیں تھیں۔ جو آپس میں لڑتی بھڑتی رہتی تھیں۔ اور ایک دوسرے کے ہاتھ سے سخت نالاں تھیں۔ ذوالقرنین ان کی زبان کو نہ سمجھتا تھا۔ مگر ترجمان کے ذریعے انہوں نے اسے سمجھایا کہ یہ یاجوج ماجوج نامی قوم ہمیں بہت ستاتی ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو ہم چندہ جمع کردیں اور آپ ہمارے درمیان ایک دیوار بنا دیں تاکہ نہ وہ ہم پر چڑھ کر آسکیں۔ نہ ہم ان پر حملہ کرسکیں۔ ذوالقرنین نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے مال و دولت بہت کچھ دے رکھا ہے۔ تم چندہ وغیرہ کی فکر نہ کرو۔ ہاں قوت بازو سے میری مدد کرو۔ اور خدا نے چاہا تو میں وہ دیوار بنا دوں گا۔ جو پہاڑ کا کام دے گی۔ جاؤ تم لوہے کی چادریں لاؤ۔ اور اوپر تلے ان کو رکھتے جاؤ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد اس نے لوہے کے اوپر آگ جلا کر تانبا ڈال دیا۔ حتی کہ لوہا اور تانبا ایک جان ہوگئے۔ اور وہ ایک ایسی مضبوط چیز بن گئی جسے کوئی توڑ نہ سکتا تھا۔ جب اس کی تکمیل ہوگئی۔ تو حضرت ذوالقرنین نے ان لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ یہ اللہ کی تم پر ایک عنایت تھی جو اس نے مجھے ایسی دیوار بنانے کی توفیق عطا کی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ قیامت کا دن آئے گا۔ تو پھر وہی نفسا نفسی ہوگی اور اس قدر دوڑ بھاگ کہ ہر شخص ایک دوسرے پر چڑھتا نظر آئے گا۔ لہٰذا جس چیز سے آج تم پناہ مانگتے ہو تمہیں چاہئے کہ قیامت کے دن اس کے واقع ہونے سے پہلے بھی پناہ مانگو۔ اگر تم نے آنکھوں کو بند اور کانوں کو بہرہ کرلیا تو تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

ترجمہ آیات ۱۰۲-۱۱۰:- کیا وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے۔ خیال کرتے ہیں کہ میرے علاوہ وہ میرے بندوں کو اپنا کارساز بنالیں گے یقیناً ہم نے (ایسے) کافروں کے لئے جہنم اقامت کی جگہ مقرر کر رکھی ہے۔ کہہ دیجئے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ کون لوگ اعمال کی رو سے بہت زیادہ گھاٹے میں رہیں گے وہ لوگ جن کی کوششیں دنیا میں بیکار گئیں اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ بھلے کام کر رہے ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے احکام سے اور اس کی ملاقات سے انکار کیا ہے ان کے تمام اعمال اکارت گئے۔

Marfat.com

سو قیامت کے دن ہم ان کے اعمال کو ذرا بھی اہمیت نہیں دیں گے یعنی جہنم ان کی سزا ہے کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کا اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کی جائے اقامت جنت فردوس ہوگی۔ وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کہیں جانا نہ چاہیں گے۔ کہہ دیجئے کہ اگر میرے رب کی باتوں کے (لکھنے) کے لئے سمندر سیاہی بن جائے تو سمندر ختم ہو جائے اس سے پہلے کہ میرے رب کی باتیں تمام ہوں۔ اگرچہ ایسا ہی ایک اور سمندر اس کی مدد کو ہم پیدا کر دیں۔ کہہ دیجئے کہ میں محض تم جیسا ایک بشر ہوں میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے۔ سو جو اپنے رب کی ملاقات چاہے اسے چاہئے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

شرح:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو سوالات پوچھے گئے تھے ان سب کا جواب دینے کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ بعض لوگ مجھ سے روگردانی کر کے میری مخلوق کو اپنا کارساز سمجھ لیتے ہیں اور اس بات میں مست رہتے ہیں کہ فلاں بت ان پر مہربان ہے وہ فلاں فلاں کے ماننے والے ہیں۔ اس لئے خدا ان پر کبھی ناراض نہیں ہوگا۔ اور وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو اس قسم کے خیالات رکھتے ہیں وہی سب سے زیادہ نقصان میں رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو یہ سوچتے رہتے ہیں کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ درست ہے۔ مگر حقیقت میں وہ غلط راہ پر گامزن ہوتے ہیں اور چونکہ وہ خدا کے احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتے ان کی تمام مساعی اکارت جاتی ہیں اور جو نیک اعمال وہ کرتے ہیں ان کا بھی کوئی اجر ان کو نہیں ملتا۔ پس ان لوگوں کی سزا آتش دوزخ ہوگی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یاد رکھو ہر وہ شخص جو میرے احکام کو ماننے سے انکار کرتا ہے اور میرے رسولوں کو جھٹلاتا اور ان سے ٹھٹھا کرتا ہے اس کی سزا دوزخ ہے۔ مگر وہ لوگ جو میرے احکام کو مانتے ہیں مزے اور راحت کی زندگی گزارتے ہیں اور جنت میں ایسے خوش ہوں گے کہ وہاں سے علیحدہ ہونے کی کبھی آرزو نہ کریں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! لوگوں کو توحید کامل سکھاؤ اور انہیں بتا دو کہ اللہ کے قبضہ قدرت میں ہر چیز ہے۔ وہ مالک حقیقی ہے۔ مخلوقات کا ہر فرد اسی کا محتاج ہے۔ اگر تم اس کی تعریف و توصیف لکھنے کو بیٹھو تو سیاہی کے سمندر ختم ہو جائیں مگر اس کی تعریف ختم نہ ہو۔ پھر ایسے خدا کو چھوڑ کر تم کیوں

Marfat.com

اوروں کی طرف دھیان لگاتے ہو۔ اس کے بعد ارشاد ہے کہ اے پیغمبر! تم اپنے متعلق بھی صاف طور پر اعلان کر دو کہ میں بھی انسان ہوں اور اس کا برگزیدہ بندہ ہوں۔ کسی مغالطے میں پڑ کر مجھے شریک خدا نہ ٹھہرا لینا کہ لگو میری ہی پوجا کرنے۔ ان کو سنا دو معبود حقیقی صرف خدائے یگانہ ہے۔ جو اس کے سامنے سرخرو ہو کر پیش ہونے کا خواہاں ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے خواہ وہ نبی ہو یا ولی یا کوئی اور بزرگ یاد رکھو جس نے شرک پرستی اختیار کی وہ فلاح نہیں پائے گا۔

۷۰ سورۃ النحل (۱۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ۱۲۶ تا ۱۲۸ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں اس میں ۱۲۸ آیات مبارکہ اور ۱۶ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۹:- امر الٰہی آ چکا پس تم اس کے لئے جلدی نہ کرو وہ پاک ہے اور ان لوگوں کے شرک سے بالا و برتر۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے فرشتوں کو وحی دے کر بھیجتا ہے کہ تم (ان کو) مطلع کر دو کہ میرے (یعنی خدا کے) سوا کوئی معبود نہیں سو تم مجھ ہی سے ڈرو۔ اس نے آسمانوں کو اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا وہ ان لوگوں کے شرک سے برتر ہے۔ انسان کو پانی کے ایک قطرہ سے بنایا پھر وہ کھلم کھلا (خدا کے بارے میں) جھگڑنے لگا اور چارپایوں کو پیدا کیا تمہیں ان سے جاڑے کا سامان اور دیگر کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو اور جب ان کو شام کے وقت پھرا کر لاتے ہو اور جب (صبح کو) چرانے کے لئے چھوڑ دیتے ہو تو تمہارے لئے ان میں آبرو بھی ہے اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر ان شہروں تک لے جاتے ہیں جن تک تم (ان کے بغیر) بجز جان مارنے کے نہیں پہنچ سکتے بلاشبہ تمہارا رب بڑا مہربان اور رحم والا ہے اور گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو بھی (پیدا کیا) تاکہ تم ان پر سواری کرو اور زینت کے لئے بھی اور وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تم کو علم تک نہیں اور سیدھی راہ تو اللہ تک جا پہنچتی ہے اور کئی راہیں ٹیڑھی بھی ہیں اگر وہ چاہتا تو تم سب کو سیدھی راہ پر

Marfat.com

ڈال دیتا۔

شرح:۔ گزشتہ سورۃ میں سابقہ قوموں کے عبرت ناک قصص بیان فرما کر اقوام عالم کو نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرایا گیا۔ مگر بعض لوگوں نے اور زیادہ مخالفت کی اور کوئی عبرت حاصل نہ کی بلکہ الٹا کہہ دیا کہ اے پیغمبر خدا! ہم آپ کی دھمکی میں خلق نہیں آنے والے۔ آپ جب چاہیں موعودہ عذاب ہمارے لئے لے آئیں۔ اس سورت شریف میں ان لوگوں کے اس گستاخانہ جواب پر تبصرہ فرمایا ہے اور کہا ہے کہ تم ایسے بے باک اور نافرمان لوگ واقعی عذاب کے مستوجب قرار پا چکے ہو۔ مگر ہم تمہاری طرح جھٹ پٹ ادلے کا بدلہ نہیں دیا کرتے۔ بلکہ ہمارے ہاں ہر کام کے کئے جانے کا ایک مقرر و موزوں وقت ہے لہٰذا ہر کام اپنے وقت پر ہوا کرتا ہے تم میں سے جو عذاب کے مستوجب ٹھہرائے جا چکے ہیں۔ چاہئے کہ وہ جلدی نہ کریں۔ بزودی یا بدیر ان کو اپنے کئے کی سزا یقیناً ملے گی اور یہ بات قطعی طور پر کھل جائے گی۔ کہ اللہ کی ذات و صفات میں لوگ جو شرک کرتے تھے۔ اللہ اس سے بہت بلند ہے اور شرک و نجاست کی دلدل میں پھنسا انسان کی محض گمراہی ہے بعض لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کرتے تھے کہ آخر آپ بھی تو ہماری طرح کے ایک بشر ہیں۔ آپ کے پاس کیوں فرشتہ آتا ہے اور ہمارے پاس کیوں نہیں آتا۔ ان کو ارشاد ہوتا ہے کہ نبوت کسبی چیز نہیں۔ یہ ایک وہبی حقیقت ہے خدا جس بشر میں اس بوجھ کو برداشت کرنے کی صلاحیت پاتا ہے اسے اس بار گراں کے اٹھانے پر مامور کر دیتا ہے۔ انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس بارے میں کوئی کلام کرے۔ پھر نبی کا کام بھی کتنا کڑا ہے۔ وہ لوگوں کو خدا کی فرمانبرداری اور اطاعت کی دعوت دیتا ہے۔ نفس پرستی اور خود غرضی کے خلاف جہاد کرتا ہے دنیا میں منبتؔ اور خدا کی حکومت قائم کرنے کی فکر میں رہتا ہے اور اپنی تمام زندگی ان تعلیمات کا ایک عملی نمونہ بننے میں گزار دیتا ہے۔ جو اس کو اس کے رب کی طرف سے پہنچتے ہیں۔ اطاعت اور تقویٰ کی اسے عملی تفسیر بننا پڑتا ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ کوئی معمولی کام ہے اور اس کو ہر شخص نباہ سکتا ہے؟

اس کے بعد اپنی خدائی اور یکتائی پر دلائل بیان فرماتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان اپنی پیدائش پر غور کرے اور اپنی اصلیت کو تو سوچے اور پھر دیکھے کہ اپنے خالق کے

Marfat.com

معاملہ میں اس طرح گستاخانہ کلام کرنے کا اسے کہاں تک حق ہے۔ کیا اسے جو پانی کے ایک قطرہ سے پیدا ہو خدا سے بحث و جدال کرتے شرم نہیں آتی۔ فرما تا ہے صرف اتنا ہی نہیں کہ اللہ نے تمہیں پیدا کر کے تمہارے حال پر چھوڑ دیا ہو۔ نہیں بلکہ تمہارے آرام و آسائش کا بھی تمام سامان پیدا کر دیا ہے۔ چارپایوں کو دیکھو کہ ان سے تمہاری اکثر ضروریات پوری ہو رہی ہیں سردیوں کا لباس' دودھ' دہی' گوشت اور کھمن تم ان سے حاصل کرتے ہو۔ سواری کے لئے انہیں استعمال کرتے اور اس کے علاوہ اور بھی کئی فائدے اٹھاتے ہو۔ یوں سمجھو کہ چارپایوں کو محض تمہاری ہی خاطر پیدا کیا گیا ہے ان مادی ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ خدا تمہاری روحانی ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے اور اس کے لئے جس غذا کی ضرورت ہے وہ بھی بہم پہنچاتا ہے۔ تمہیں زندگی گزارنے کی سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ مگر تم الٹی راہ اختیار کرتے ہو۔ پھر بھی وہ تم پر جبر نہیں کرتا اور تمہیں پورا اختیار دیتا ہے کہ جس طرح چاہو کرو۔ ہاں نیک و بد اعمال کی جزا اور سزا ضرور مرتب ہوگی اور ہر شخص کو ضرور ایک دن اس کے اعمال کا بدلہ ملے گا۔

ترجمہ آیات ۱۰-۲۱:- وہ ایسا ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے مینہ برسایا اسی میں سے تم پیتے ہو اور اسی سے درخت اگتے ہیں جن میں تم مویشی چراتے ہو۔ اسی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجوریں اور انگور اور ہر ایک قسم کے میوے اگاتا ہے ان چیزوں میں غور و فکر کرنے والے لوگوں کے لئے یقیناً نشانی موجود ہے۔ اور رات اور دن کو تمہارا تابع فرمان کر دیا اور سورج اور چاند کو بھی اور ستارے بھی اس کے حکم کے تابع ہیں اس بات میں عقل و دانش والوں کے لئے یقیناً نشانیاں ہیں اور جو رنگ برنگ کی چیزیں اس نے زمین میں پیدا کی ہیں وہ بھی تمہارے لئے ہیں بیشک اس بات (میں بھی) ذکر و نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے نشانی ہے اور اللہ وہی (ذات اقدس) ہے جس نے دریا کو تمہارے زیر فرمان کر دیا تاکہ اس میں سے تم تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور نکالو جن کو تم پہنتے ہو اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو جو پانی کو چیرتی ہوئی چلی جاتی ہیں غرض اس لئے (سمندر کو تمہارے بس میں کیا) کہ تم اللہ کی نعمتوں کی تلاش کرو اور تاکہ تم اس کی شکر گزاری کرو۔ اور اسی نے زمین پر پہاڑ گاڑ دیئے کہ تمہیں لے کر زمین کہیں ڈگمگانے نہ لگے اور نہریں اور راستے بنائے تاکہ تم منزل تک پہنچ سکو اور (اسی طرح کے

Marfat.com

اور بھی) کئی نشانات بنائے اور ستاروں سے بھی لوگ رستہ معلوم کرتے ہیں۔ کیا وہ جو پید کرتا ہے وہ اسی کی طرح ہوتا ہے جو پیدا نہیں کر سکتا تو کیا تم سمجھتے نہیں اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم ان کو پورا پورا نہ گن سکو گے بیشک اللہ بڑا بخشنے اور رحم کرنے والا ہے اور اللہ جانتا ہے ان باتوں کو بھی جن کو تم چھپاتے ہو اور ان کو بھی جن کو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ جن کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود (اوروں کی طرح) پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ (معبود) مردے ہیں بے جان اور ان کو کچھ بھی شعور نہیں کہ کب وہ (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے۔

شرح:- اس کے بعد اللہ عزوجل اپنی بے شمار نعمتوں میں سے چند بطور یاددانشت لوگوں کے سامنے بیان فرماتا ہے اور پوچھتا ہے کہ میرے سوا کوئی ہے جو یہ کام کر سکے یا تمہیں ان نعمتوں سے مالا مال کر سکے؟

فرمایا کہ لوگو! خدا ہی آسمان سے مینہ برساتا ہے جس سے تمہیں پینے کا پانی میسر آتا ہے اور تمہارے کھیتوں اور درختوں کو نشوونما حاصل ہوتا ہے۔ غرضیکہ ہر قسم کے پھل اور میوہ جات مثلاً زیتون، کھجور اور انگور اللہ کی ایسی عنایات کا نتیجہ ہیں۔ اگر تم غور کرو تو خدا کی خدائی کے نشانات اسی میں تمہیں نظر آ جائیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کل شئی لہ ایتہ۔ تدل علی انہ واحد (ترجمہ) ہر چیز میں کوئی نہ کوئی ایسی نشانی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خدا واحد ہے۔

فرماتا ہے کہ دن رات اگرچہ دو ناقابل تسخیر نشانات حق ہیں۔ مگر تمہارے فائدہ کی خاطر انہیں ہم نے اس طرح بے بس کر دیا ہے کہ تم ان سے پورا پورا فائدہ حاصل کر سکو۔ اسی طرح سورج چاند اور ستارے ہر وقت تمہاری نوکری میں حاضر ہیں اور تمہیں سمجھا رہے ہیں کہ جس خدائے قدوس نے ہمیں تمہارے فائدے کی خاطر تمہارا غلام بنایا ہے۔ چاہئے کہ تم بھی اس کے سامنے سرنگوں ہو جاؤ اور اس کی فرمانبرداری اسی حزم و احتیاط سے کرو جس باقاعدگی سے ہم تمہاری خدمت کرتے ہیں۔ بعد ازاں ارشاد ہوتا ہے کہ سطح زمین پر نظر غائر ڈال کر دیکھو تو تم رنگا رنگ کی جڑی بوٹیاں دیکھ کر دنگ رہ جاؤ گے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ سب فضول چیزیں ہیں۔ کیا تم ان سے کسی نہ کسی طرح فائدہ نہیں اٹھاتے؟ پھر کیا وجہ ہے کہ تم ان اشیاء کو دیکھ کر تذکیر و موعظت حاصل نہ کرو۔ اب سمندروں اور

Marfat.com

دریاؤں کو لو اور دیکھو کہ ان سے کس قدر اشیاء ایسی نکلتی ہیں جن کو تم زیب و زینت کے لئے پہنتے ہو اور کھانے کے لئے مچھلیوں کا تر و تازہ گوشت بھی حاصل کرتے ہو۔ کشتیوں کو تو تم دیکھتے ہو کہ پانی کو چیرتی ہوئی چلی جا رہی ہیں اور جہاں تم جانا چاہتے ہو تمہیں بلا خوف و خطر پہنچا رہی ہیں۔ اسی طرح پہاڑ بھی ہمارے عجائبات قدرت کا ایک نمونہ ہیں اور اسی طرح کی سینکڑوں اور ہزاروں کئی اور نشانیاں ہیں جو پکار پکار کر ہمارے خالق یگانہ ہونے کا ثبوت دے رہی ہیں۔ اب تم خود ہی غور کرو کہ ایک طرف تو وہ عالی قدر ہستی ہے جو تمہارے اور تمارے علاوہ کل کائنات کی خالق و رازق ہے۔ دوسری طرف وہ ہستی یا ہستیاں ہیں جو خود اپنی ہستی کے لئے بھی خدا کی رہین منت ہیں اور دوسری کسی جاندار چیز کو پیدا کرنے کی قوت و صلاحیت ہی نہیں رکھتیں۔ پھر کون زیادہ اس بات کا حقدار ہے کہ تم اپنی توجہ اس پر خرچ کرو۔ کیا وہ سب کچھ پیدا کرنے والا ہے یا وہ جو کچھ پیدا کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے۔

فرماتا ہے اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو یقیناً" تم انہیں کبھی شمار نہ کر سکو۔ اس کے باوجود تم اس کی صریح ناقدرانی کرتے ہو۔ اور مطلقاً" خوف نہیں کھاتے۔ مگر اللہ اس پر بھی تمہاری روزی بند نہیں کرتا۔ بلکہ وہ تمہاری لغزشوں کو معاف کرتا اور تمہارے عیبوں کو چھپاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہتی۔ خواہ تم اسے علانیہ کرو یا چھپ کر فرماتا ہے۔ لوگو! تم جن پتھروں کی مورتیوں کو اپنا قبلہ حاجات تسلیم کرتے ہو وہ بالکل بے حس اور خاک کا تودہ ہیں۔ جن میں زندگی کی جھلک بھی نہیں۔ نہ ان میں کوئی شعور ہے کہ انہیں کب دوبارہ خدا کے حضور پیش کیا جائے گا۔ پس ایسی بے حس' بے جان اور مردہ ہستیوں کو مدد و استعانت کے لئے پکارنا محض بے سود و رائیگاں ہے اور سخت نا انصافی پر مبنی ہے۔

ترجمہ آیات ۲۲-۲۵:- تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے سو وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کے دل نہیں مانتے اور وہ متکبر ہیں۔ لوگ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں بیشک اللہ کو سب معلوم ہے وہ متکبروں کو یقیناً" پسند نہیں کرتا۔ اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ اگلے لوگوں کے قصے۔ اس لئے کہ قیامت کے دن اپنا پورا پورا بوجھ اور ان لوگوں کا بوجھ جن کو انہوں

Marfat.com

نے بے علمی سے گمراہ کیا ہے اٹھائیں گے۔ ان رکھو کہ جو جو یہ اظہار ہے ہیں برا ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں شرک سے نفرت دلائی گئی تھی اور صرف ایک خدائے یگانہ کے سامنے سر جھکانے اور اسی کی عبادت کرنے کی تعلیم دی گئی تھی۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تمہارا معبود صرف ایک ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے ان کے دلوں میں توحید کا عقیدہ جماتا ہی نہیں اور وہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہوئے طرح طرح کی نکتہ چینیاں کرنے لگتے ہیں۔ کاش کہ انسان بے بنیاد کو اپنے انجام اور اپنی بے بضاعتی کا علم ہوتا اور وہ غرور و تکبر کے فریب میں نہ آتا۔ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں سے جب کوئی بندۂ خدا پوچھتا ہے کہ کیا تمہیں تعلیمات ابدیہ کا بھی علم ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ چلو چھوڑو یار! یہ تو پرانے قصے اور کہانیاں ہیں۔ تم زمانہ جدید کی بات کرو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ایسی باتیں صرف گناہ و عذاب کا باعث ہوتی ہیں اور کہنے والوں کو صرف کہنے ہی کا گناہ نہیں ہوتا۔ بلکہ جو لوگ ان باتوں کو درست مان کر تعلیمات ابدیہ سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں ان کا تمام گناہ بھی ان کے سر لازم آتا ہے۔ فرماتا ہے کہ ان لوگوں نے جو طریقہ اختیار کر رکھا ہے وہ نہایت ہی برا ہے مگر ان کو اس بات کا احساس نہیں۔

ترجمہ آیات ۳۶-۳۴:- ان سے پہلے لوگوں نے بھی حیلے بہانے کئے تھے پس اللہ نے ان کی عمارت کو جڑ سے اکھیڑ دیا پھر اوپر سے ان پر چھت آ پڑی اور ان پر ایسی ایسی جگہوں سے عذاب آیا جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں۔ اس کے علاوہ قیامت کے دن بھی اس کو رسوا کرے گا اور پوچھے گا۔ کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم جھگڑا کرتے تھے وہ لوگ جن کو علم عطا کیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ ذلت و رسوائی اور برائی کا عذاب آج (بس) کافروں کے لئے ہے۔ یعنی وہ لوگ جن کی روحیں فرشتوں نے قبض کی تھیں در آنحالیکہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے پھر وہ مطیع ہو جائیں گے (اور کہیں گے کہ) ہم نے تو کوئی برا کام نہیں کیا تھا۔ کیوں نہیں۔ اللہ کو تمہارے سب اعمال کی خبر ہے۔ سو تم جہنم کے دروازوں میں سے داخل ہو جاؤ ہمیشہ اسی میں رہو گے۔ تکبروں کا ٹھکانا واقعی برا ہے اور جو لوگ (اپنے رب کی نافرمانی سے) ڈرتے رہے ان سے پوچھا جائے گا کہ بھلا تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو وہ جواب دیں گے کہ نہایت اچھی چیز وہ لوگ جو اس دنیا میں نیک کام کرتے رہے ہیں ان کے لئے بھلائی ہے اور آخرت کا گھر یقیناً بہت خوب ہے

Marfat.com

اور پرہیزگاروں کا گھر بہت اچھا ہے۔ ہمیشہ (سرسبز و شاداب) رہنے والے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں رواں ہوں گی وہاں جو کچھ وہ چاہیں گے ان کو میسر ہوگا (سنو) پرہیزگاروں کو خدا اسی طرح کا بدلہ دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب فرشتوں نے ان کی روحیں قبض کی تھیں تو یہ (شرک سے) پاک تھے۔ فرشتے کہیں گے تم پر سلامتی ہو اپنے اعمال کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤ کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کے رب کا حکم (عذاب) آجائے۔ ان سے پہلے بھی لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا اور اللہ نے ان پر ذرا ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے سو جو برائیاں وہ کرتے رہے ان کی سزا ان کو ملی اور جس چیز کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے اسی نے ان کو آگھیرا۔

شرح:- جو لوگ اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہیں لاتے۔ گزشتہ رکوع میں ان کو تنبیہہ کی گئی تھی یہاں بھی اسی کا بیان ہے فرمایا ہے۔ خدا کی وحدانیت یا اس کی عبادت سے گریز کرنا ایک قسم کا خدا سے حیلہ و مکر کرنا ہے چنانچہ اس قسم کی باتیں زمانہ سابق میں بھی ہوئیں۔ نتیجتہ" ان لوگوں پر آسمانی عذاب نازل ہوئے اور صدا طرح کی اور سزائیں بھی ملیں۔ پھر اتنے پر ہی اکتفا نہیں کی جائے گی۔ قیامت کے روز ایسے لوگوں کو سزا ملے گی اور ذلیل کر کے پوچھا جائے گا کہ لاؤ کہاں ہیں تمہارے وہ بت یا مورتیاں جن کو تم نے میری خدائی میں شریک ٹھہرا رکھا تھا اور ان کے بارے میں دوسرے توحید دوست ابنائے وطن سے لڑا جھگڑا کرتے تھے مگر یہ لوگ ندامت کے بارے میں سر جھکا لیں گے اور عرض کریں گے کہ خدایا! ہم نے کوئی برا کام نہیں کیا جواب دیا جائے گا کہ ہم کو تمہارے اعمال کی پوری پوری خبر ہے اور اب تمہاری سزا دائمی جہنم ہے۔ اس میں داخل ہو جاؤ اور اپنے غرور و تکبر کی سزا بھگتو۔

اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جو اپنی زندگی اتقاء و پرہیزگاری کے ساتھ گذارتے ہیں وہ حیلہ و مکر، دغا و فریب، کذب و افترا سے مطلق کام نہیں لیتے۔ بلکہ قرآن اور اس کی تعلیمات کو خیر کثیر خیال کرتے ہیں۔ پس جو لوگ اس دنیا میں نیک کام کرتے ہیں۔ ان کو اس دنیا میں بھی اللہ کی عنایات حاصل ہوتی ہیں اور ان کی اخروی زندگیاں بھی بہترین زندگیاں ہوں گی۔ فرماتا ہے کہ اتقاء و پرہیزگاری اختیار کرنے والوں کا آخری ٹھکانہ ایک

Marfat.com

نہایت ہی اچھا مقام ہو گا۔ یعنی وہ ایسے خوشگوار اور آرام دہ باغات خلد میں رہیں گے۔ جہاں ہر وہ چیز جسے ان کے نفوس طاہرہ طلب کریں گے۔ ان کو مہیا کی جائے گی۔

فرماتا ہے کہ وہ لوگ جن کی دنیاوی زندگیاں ایسی پاک اور بے لوث گزریں۔ ان کو اللہ کے ہاں سے انعامات بھی ایسے شاندار ملتے ہیں۔ حتیٰ کہ بوقت نزع بھی جب ملائکہ قبض روح کے لئے آئیں گے تو وہ بھی ایسے حضرات سے یہی کہیں گے کہ تم آج اپنی نیک عملی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

فرماتا ہے کہ لوگ اکثر اس انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں کہ اللہ کے فرشتے بنفس نفیس ان کے پاس آئیں اور ان کو خدا کی ہستی کا یقین دلائیں یا جس عذاب کی دھمکی ہم کو دی جا رہی ہے وہ عذاب آ جائے تو ہمارے شکوک رفع ہو جائیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس قسم کی خرافات اس سے پہلے بھی لوگ بکتے چلے آئے ہیں حتیٰ کہ خود طلب کردہ عذاب نے آ کر ان کو تباہ و برباد کیا اور جو برے کام انہوں نے کئے تھے ان کی سزا پائی۔ حاصل کلام اگر کوئی شخص آج بھی ان مذموم حرکات کا مرتکب ہو گا تو اس کو بھی ویسی ہی سزا ملے گی۔

ترجمہ آیات ۳۵-۴۰:- اور مشرک کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اس کے سوا کسی چیز کی عبادت کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ بغیر اس کے ہم کوئی چیز حرام قرار دیتے جو لوگ ان سے قبل گذر چکے ہیں انہوں نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ سو رسولوں کے ذمے تو کھلم کھلا پہنچا دینا ہے۔ اور ہم نے ہر قوم میں ایک نہ ایک رسول ضرور بھیجا ہے کہ (جاؤ اور جا کر کہو کہ اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو اور بت پرستی سے باز رہو۔ سو ان میں سے بعض کو تو اللہ نے ہدایت دی اور بعض ایسے ہیں جن پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ (حق و صداقت کو) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا (اے پیغمبر!) اگر آپ ان کی ہدایت کے لئے حریص ہوں تو (جان لیں کہ) اللہ ان لوگوں کو یقیناً "ہدایت نہیں دیتا جن کو وہ گمراہ کر دے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہے اور یہ لوگ اللہ کی سخت قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ اللہ اس کو زندہ نہیں کرے گا جو مر جاتا ہے کیوں نہیں یہ اللہ کا وعدہ حق ہے (جس کو وہ پورا کرے گا) لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (سنو! دوبارہ اس واسطے زندہ کرے گا) کہ ان پر اس چیز کی حقیقت واضح کرے۔ جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے نیز ان لوگوں کو جو (حق و صداقت سے) انکار کرتے رہے ہیں معلوم ہو جائے کہ وہ فی الحقیقت جھوٹے تھے۔

Marfat.com

(یاد رکھو کہ) جب ہم کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتے ہیں تو صرف اس قدر کہتے ہیں کہ ہو جا سو وہ ہو جاتی ہے۔

شرح:۔ وہ لوگ جن کی طبائع میں کجی ہوتی ہے وہ ہمیشہ سے حق و صداقت کی مخالفت کرتے آئے ہیں اور تعلیمات الہیہ کا تمسخر اڑاتے رہے ہیں۔ چنانچہ یہی حال آج ہمارے زمانہ میں بھی ہے اور غضب تو یہ ہے کہ اب تو یہ روش آزاد خیال بے دین اور مغرب پرست مسلمانوں نے بھی اختیار کر لی ہے۔ قرآن پاک کے اس رکوع میں اس زمرہ کے لوگوں کا جو نقشہ کھینچ کر ہمیں دکھایا گیا ہے وہ غور کے قابل ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو خدا کی خدائی میں کسی نہ کسی طرح شرک کرتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم شرک نہ کرو۔ صرف خدائے واحد کی عبادت کرو تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہر شخص کی قسمت کا پہلے ہی دن سے فیصلہ کر دیا تھا اور حکم لگا دیا تھا کہ فلاں فلاں نیکی اور بھلائی کے کام کرے اور فلاں فلاں برائی اور بدی کے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بد عملی کے لئے یہ پرانی وجہ جواز ہے۔ رسولوں کے اختیار میں صرف اس قدر ہے کہ وہ ہمارے احکام کو صحیح صحیح بلا کم و کاست ان لوگوں تک پہنچا دیں۔ ماننا نہ ماننا لوگوں کا اپنا کام ہے۔ فرمایا ہم نے اپنے احکام کی تبلیغ کے لئے ہر ایک گروہ انسانی میں ہمیشہ ایسے رسول بھیجے ہیں جو ان کو کہتے رہے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور بت پرستی سے باز آؤ۔ لیکن تمام دنیا نے ان کی دعوت کو کبھی قبول نہیں کیا۔ بعض لوگ تو راہ ہدایت کو مانتے آئے ہیں اور بعض نے مخالفت کر کے اپنے آپ کو مورد عذاب بنایا ہے۔ اگر کوئی چاہے تو ان تباہ شدہ اقوام عالم کے آثار آج بھی دنیا کے مختلف حصص میں دیکھ لے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کہ وہ لوگ جو رشد و ہدایت کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں ان کا ایمان لانا اکثر مشکل ہو جایا کرتا ہے چنانچہ اس وقت مخاطبین میں سے جو لوگ کفر و سرکشی پر اڑ گئے ہیں اگرچہ آپ کتنا ہی کیوں نہ چاہیں کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ مگر وہ نہیں ہونے کے اور نہ کوئی طاقت اس طرف ان کی رہنمائی کر سکتی ہے۔ یہ لوگ جو آپ کے سامنے قسمیں کھا کھا کر بیان کرتے ہیں کہ اللہ مردوں کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا ان سے کہہ دو کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ خدا نے جو جو وعدے کئے ہیں وہ پورے ہو کر رہیں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض لوگ اس چیز کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ان سے کہو کہ اول تو ان ہی باتوں کے فیصلے کے لئے تمہیں مرنے کے

Marfat.com

بعد دوبارہ زندہ کرنا ضروری ہے۔ جن میں تم آج باہمی اختلاف رکھتے ہو۔ تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ کون حق پر تھا۔ اور کون باطل پر۔ باقی رہا کسی محل سے محل کام کا ہو جانا تو اس کے لئے تم صرف اس قدر یاد رکھو کہ جب ہمارا ارادہ ہوتا ہے کہ فلاں کام کر لیں تو ہم صرف اتنا حکم دیتے ہیں کہ ہو جا۔ تو وہ کام ہو جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۴۱-۵۰:- اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھربار کو ظلم برداشت کرنے کے بعد چھوڑ دیا ہم دنیا میں ان کو یقیناً اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا اجر یقیناً بہت بڑا ہوگا۔ کاش ان کو علم ہو۔ (یہ وہ لوگ ہوں گے) جنہوں نے صبر و استقلال سے کام لیا اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے رہے۔ اور (اے پیغمبر!) ہم نے آپ سے پہلے بھی آدمی ہی مبعوث کئے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے اگر تمہیں اس چیز کا علم نہ ہو تو اہل علم سے پوچھ دیکھو۔ (ان کو بھی ہم نے) نشانیاں اور صحیفے (دیکر) بھیجا تھا اور ہم نے آپ پر ذکر و نصیحت (یعنی قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں پر واضح کر دیں ان تعلیمات کو جو ان کی جانب نازل کی گئی ہیں اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ وہ لوگ جو بری بری تدبیریں اختیار کرتے ہیں بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ ان کو زمین میں دھنسا دے یا کسی ایسی جانب سے ان پر عذاب آ جائے جہاں سے ان کو وہم و گمان بھی نہ ہو۔ یا ان کو چلتے پھرتے (اچانک) پکڑ لے وہ کسی طرح بھی اس کو ہرا نہیں سکتے۔ یا ایسی حالت میں ان کو پکڑ لے کہ وہ خوف میں مبتلا ہوں سو بیشک تمہارا رب بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔ کیا انہوں نے کبھی ایسی چیزوں کو نہیں دیکھا جو خدا نے پیدا کی ہیں جن کے سائے دائیں سے اور بائیں سے لوٹتے رہتے ہیں اللہ کے سامنے جھکتے اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور تمام وہ جاندار چیزیں جو آسمانوں میں ہیں یا زمین میں ہیں اللہ کے سامنے سجدہ کرتی ہیں اور فرشتے بھی اور وہ مطلقاً تکبر نہیں کرتے۔ اپنے اس رب سے ڈر رہے ہیں جو ان کے اوپر ہے اور وہی کام کرتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جائے۔

شرح:- اس سورۃ کے گزشتہ رکوعوں میں حق و باطل کی آویزش کا ذکر تھا۔ اس رکوع میں بیان فرمایا ہے کہ ممکن ہے کہ باطل پرستوں کی تعداد و طاقت ہر لحاظ سے حق پرستوں سے بڑھ جائے اور وہ ان کے درپے آزار ہو جائیں۔ ایسی صورت میں جو لوگ محض حق کی خاطر ظالموں کو چھوڑ کر خدا کی وسیع زمین پر کسی اور جگہ جا ٹھہریں گے ان کو ہم دنیا میں

Marfat.com

بھی ان کے چھوڑے ہوئے گھروں سے بستر گھر دیں گے اور آخرت میں بھی بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔ مگر افسوس! کہ اس بات کو اکثر سمجھتے نہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے پہلے بھی لوگوں کی ہدایت کے لئے انسان ہی پیغمبر ہو کر آتے رہے ہیں۔ ملا کہ کبھی نہیں آئے اگر آپ کے سامعین کو یقین نہ آئے تو وہ ان علماء سے جا کر پوچھیں جو ہماری نازل کردہ کتابوں کا علم رکھتے ہیں۔ ہم نے آپ پر جو کتاب نازل کی ہے یہ ایک طرح کی یادداشت ہے تاکہ ان کو تعلیمات الہیہ کا علم ہو جائے۔ مگر مخالفین کچھ اس درجہ بگڑ گئے ہیں کہ ان پر کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا۔ اللہ ان کو زمین میں دھنسا سکتا اور ان پر اس طرح عذاب لا سکتا ہے کہ ان کو قبل از وقت ذرا بھی خبر نہ لگ سکے۔ یا اگر ان کو بالکل اطمینان کے عالم میں اپنی قوتوں کا مظاہرہ کرتے اور ان پر ناز کرتے ہوئے پکڑ لے۔ یا ایسی حالتوں میں جب وہ کسی امر سے ڈر رہے ہوں۔ پکڑ کر ہلاک کر ڈالے۔ اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اہل جہان اللہ کی نشانیوں کو نہیں دیکھتے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ کی مخلوق کا سایہ بھی اس کو سجدہ کرتا ہے اور تمام حیوانات ملائکہ تک اس کے سامنے سر بسجود ہیں۔ اور کوئی چیز اس کے سامنے تکبر نہیں کرتی۔ وہ اپنے اس رب کو یاد کرتے ہیں جو ان سب کا الحکم الحاکمین ہے اور اس کے احکام پر چلتے ہیں۔ پھر انسان اشرف المخلوقات کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ نافرمانی پر تلا ہوا ہے۔

ترجمہ آیات ۵۱-۶۰:- اور اللہ فرماتا ہے کہ تم دو معبود نہ بناؤ (یاد رکھو کہ) معبود صرف ایک ہے پس چاہئے کہ صرف مجھ سے ڈرو۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے اور عبادت بھی ہمیشہ اسی کے لئے زیبا ہے۔ کیا تم اللہ کے سوا دوسروں سے ڈرتے ہو؟ اور (سنو) تم پر جس قدر عنایات ہیں سب اللہ کی جانب سے ہیں پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم اسی کے آگے آہ و زاری کرتے ہو۔ پھر جب تم پر سے تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ فوراً اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں تو (خیر چند روزہ) فائدہ اٹھالو۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا جن کے متعلق ان کو علم نہیں ان کے لئے تمہاری ان چیزوں میں سے جو ہم نے ان کو دے رکھی ہیں حصہ مقرر کر دیتے ہیں بخدا تم سے باتوں کے متعلق ضرور باز پرس ہوگی جو تم افترا کرتے ہو اور اللہ کے لئے بیٹیاں قرار

Marfat.com

دیتے ہیں (حالانکہ) وہ (ان باتوں سے) پاک ہے اور اپنے لئے جو دل چاہے حالانکہ ان میں سے جب کسی کو بیٹی کا مژدہ سنایا جائے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے۔ جس چیز کی اسے بشارت دی گئی اس کی برائی کی وجہ سے وہ قوم سے منہ چھپاتا پھرتا ہے۔ (اور سوچتا ہے کہ) ذلت برداشت کر کے اسے رہنے دے یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔ دیکھو ان کا یہ فیصلہ بہت برا ہے۔ وہ جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کی (مثال بہت) بری مثال ہے اور خدا کے لئے بہترین صفات ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

شرح:- فرماتا ہے کہ لوگو! تمہارا معبود حقیقی صرف ایک ہی ہے تم زیادہ کا خیال بھی نہ کرو اور ہر معاملہ میں اس کی نافرمانی سے ڈرو۔ یاد رکھو کہ زمین و آسمان کی کائنات کا مالک صرف وہی یگانہ ہے اور وہی نیک و بد عمل کی جزا و سزا دینے والا ہے پھر تم اس کو چھوڑ کر دوسروں سے کیوں ڈرتے ہو۔ دیکھو اللہ کی عنایات اور بخشش تم لوگوں پر ہوتی ہیں اور تمہاری ہر ضرورت پوری ہوتی ہے اور پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بالآخر اسی کے آگے آہ و زاری کرتے ہو۔ پھر جب وہ تمہاری تکلیف دور کرتا ہے تو اس کے ساتھ اوروں کو بھی شریک کرنے لگتے ہو۔ یہ ایک طرح کی اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے۔ مگر خیر! تم ایام زندگی کو اب تو گزارو عنقریب حقیقت تمہارے سامنے آشکارا ہو جائے گی۔

فرماتا ہے جو لوگ از راہ شرک و بت پرستی میرے دیئے ہوئے رزق میں سے میرے سوا کسی دوسرے کے نام پر یا کسی دوسرے کی خاطر کچھ خرچ کرتے ہیں۔ ان سے اس چیز کا ضرور مواخذہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ان کو اس بات کا کوئی حق نہیں ایسا کرنا سخت بے انصافی ہے۔ اس طرح کی ایک بے انصافی یہ ہے کہ ملائکہ کی نسبت ان کا اعتقاد ہے کہ وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ یہ نہایت ہی لغو بات ہے وہ خود تو بیٹیوں کو ایک نظر نہ دیکھ سکیں اور بیٹوں کو اچھا سمجھیں مگر اللہ کو جو انسان کو بیٹا بیٹی سب کچھ عطا کرتا ہے۔ بیٹوں کا باپ ٹھہرانا سخت بے انصافی ہے۔ خود ان کی کیفیت ملاحظہ کرو کہ جب انہیں اس بات کی خوشخبری دی جاتی ہے کہ تمہارے گھر بیٹی پیدا ہوئی ہے تو مارے غصہ اور ندامت کے ان کے منہ سیاہ پڑ جاتے ہیں اور اندر ہی اندر زہر کا گھونٹ پی کر رہ جاتے ہیں پھر وہ لوگوں سے اس کو چھپانے لگتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ آیا ذلت و بدنامی کو برداشت کر کے وہ اسے زندہ رہنے دیں یا تہ خاک جیتی جاگتی بیٹی کو دفن کر دیں۔ جو کچھ وہ فیصلہ کرتے ہیں وہ بڑا برا ہوتا ہے۔ فرماتا ہے جو

Marfat.com

لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کی مثال نہایت ہی بری ہے۔ خدا کی سب صفات اچھی ہیں وہ ہر کام پر قادر اور غالب ہے اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے۔

ترجمہ آیات ۶۱-۶۵:- اور اگر اللہ لوگوں سے ان کے ظلم کی بنا پر مواخذہ کرے تو زمین پر کسی جاندار کو نہ چھوڑے۔ لیکن وہ ان کو ایک مقرر وقت تک ڈھیل دیئے جاتا ہے۔ سو جب ان کا وقت آجائے گا تو نہ وہ ایک گھڑی (اس سے) پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔ اللہ کے لئے یہ ایسی اشیاء تجویز کرتے ہیں جن کو خود ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ ان کے لئے بہتری ہوگی قطعی ان کے لئے آگ ہوگی اور وہ (دوزخیوں کے) پیشرو ہوں گے۔ بخدا ہم نے آپ سے پہلے بھی اقوام عالم کی طرف رسول بھیجے مگر شیطان نے ان کے اعمال (بد) انہیں عمدہ کر دکھائے سو آج (بھی) وہی ان کا دوست ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے آپ پر اس لئے کتاب نازل کی ہے کہ آپ لوگوں پر ان چیزوں کو واضح کردیں جن میں ان کو اختلاف رہا ہے اور یہ کتاب مومنوں کے لئے سامان ہدایت و باعث رحمت ہے اور اللہ ہی نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے مردہ زمین میں جان ڈال دی (یاد رکھو کہ) اس میں بلاشبہ ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو (دل سے) سنتے ہیں۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ خدا کے معاملہ میں بے ادبیوں اور گستاخیوں کے مرتکب ہوتے ہیں اگر ان کی وجہ سے وہ ان سے مواخذہ کرے تو سطح ارض پر تمہیں کوئی جانور زندہ دکھائی نہ دے مگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ وہ غفور و حلیم ہے۔ عفو و درگذر سے کام لیتا ہے اور ہر شخص کو مہلت دیتا ہے کہ وہ اپنی عمر طبعی تک پہنچے اور پوری آزادی و رائے سے اپنی راہ چلے۔ ہاں جب وہ معینہ عمر پوری ہو جاتی ہے تو پھر اس میں کسی سے نہ رو رعایت کی جاتی ہے نہ حد سے زیادہ سختی برتی جاتی ہے۔ فرماتا ہے دنیا میں یہ لوگ خدا کو بالکل بھول جاتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ گویا اس کے حضور میں ان کو کبھی پیش نہیں ہونا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اللہ کے بارے میں ناپسندیدہ باتیں بیان کرتے ہیں اور جو کچھ منہ سے کہتے ہیں۔ سراسر جھوٹ ہوتا ہے۔ اگرچہ جھوٹ بولنے اور کذب بیانی کرنے سے ان کا مقصد کسی وقتی مصلحت کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔ مگر جھوٹ کا نتیجہ ہر حال میں وہی ہوگا۔ یعنی انہیں اس کے عوض دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا اور جہنم میں یہ پیشرو ہوں گے۔

Marfat.com

فرماتا ہے کہ اے پیغمبر! تجھے اس بات پر یقین کرنا چاہئے کہ لوگ آج صرف تیری ہی تبلیغ کی مخالفت نہیں کر رہے۔ اس سے پہلے بھی دیگر انبیاء و رسل کے ساتھ یہی سلوک کرتے چلے آئے ہیں۔ کیونکہ شیطان نے ان کو ان کے اعمال بد آراستہ کر کے دکھائے تھے۔ یہی حالت آج ہے۔ بس قیامت کے دن ایسے لوگوں کو سوائے شیطان کی دوستی کے اور کسی کی دوستی ہی نصیب نہ ہوگی۔ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اہل جہان کو سنا دیجئے کہ قرآن پاک میں جو مجھ پر نازل ہو رہا ہے۔ علاوہ اور بے شمار خوبیوں کے دو بڑی عظیم الشان خوبیاں ہیں اور وہ یہ کہ جن غلط سلط مذہبی روایات کی بنا پر اقوام عالم کے مذاہب میں تفرقہ پڑ گیا ہے یہ ان کی بیخ کنی کرتا ہے اور مذہبی روایات اور عقائد اسلامیہ کی داغ بیل ڈالتا ہے۔ فرماتا ہے اس کی مثال آسمان سے نازل ہونے والی بارش ایسی ہی سمجھ لو جس طرح بارش آسمان سے نازل ہوتی ہے کہ جس زمین پر پڑتی ہے وہ زمین اگر صالح اور قابل کاشت ہے تو اس میں روئیدگی آجاتی ہے اور اگر غیر صالح اور بنجر ہوتی ہے تو اس میں کچھ نہیں اگتا پس جن لوگوں کے طبائع نیکو کاری اور اتقاء کی وجہ سے صالح ہوتے ہیں وہ تو قرآن پاک کی ہدایت کو قبول کر لیتے ہیں مگر جن کے دلوں میں روگ ہوتا ہے وہ انکار پر اڑے رہتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۶۶۔۷۰:۔ اور (علاوہ ازیں) چارپایوں میں بھی تمہارے لئے ایک غور کا مقام ہے کہ ہم ان کے پیٹ میں سے گوبر اور خون کے درمیان میں سے نکال کر ایسا خالص دودھ تمہیں پلاتے ہیں جسے پینے والے غٹ غٹ پی جاتے ہیں۔ اور کھجوروں اور انگوروں کے میوؤں میں سے تم شیرہ بناتے ہو اور عمدہ روزی حاصل کرتے ہو اس میں بھی' بیشک ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو عقل رکھتے ہیں اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو پہاڑوں' درختوں اور اونچی اونچی چھتریوں پر جو لوگ بناتے ہیں چھتے بنا۔ پھر ہر قسم کا میوہ کھا پھر اپنے رب کے آسان راستوں پر ہو لے۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جو مختلف رنگ کی ہوتی ہے اس میں لوگوں کی (بیماریوں کی) شفا ہے اس بات میں بھی ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں نشانی ہے۔ اور اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور تم میں سے بعض ایسے ہیں جو عمر کے ارذل حصہ تک پہنچ جاتے ہیں تاکہ جاننے کے بعد بھی کچھ نہ جانیں (یاد رکھو کہ) اللہ بیشک علم والا اور قدرت

Marfat.com

والا ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں ارشاد ہوا تھا کہ ہم نافرمانوں کو سزا دینے میں جلدی نہیں کیا کرتے بلکہ جس طرح دیگر امور کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے اسی طرح نیک و بد اعمال کی جزا و سزا کے لئے بھی ایک وقت مقرر ہے۔ اس کے بعد قرآن پاک کی برکات کا ذکر کیا تھا۔ اس رکوع میں جیسا کہ اس سورۃ کے اکثر حصص میں اللہ عزوجل نے اپنی بے پایاں نعمتوں کو شمار کیا ہے اسی طرح دودھ اور شہد ایسی بے حد مفید اور بے حد ضروری نعمتوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان! ہم نے حیوانات تک کو تیرے فائدے کے لئے پیدا کیا ہے کیا تو دیکھتا نہیں کہ گائے بھینس بکری اور اونٹنی سے تو دودھ حاصل کرتا ہے اور بڑی لذت سے غٹ غٹ پی جاتا ہے۔ دودھ تیری زندگی کا ایک جزو ہے اور لازمہ حیات۔ اس کے بغیر تو اپنی زندگی کو بے مزہ پاتا ہے تو پھر کیا اتنی ہی بات کافی نہیں کہ تو ہمارے سامنے سر بسجود ہو جائے اور جس طرح ہمارے سوا کوئی دوسری ہستی تجھے یہ نعمت عطا نہیں کر سکتی تو بھی ہمیں چھوڑ کر کسی دوسرے کی طرف مائل نہ ہو۔ اس کے بعد اگر تو نباتات کو دیکھے تو تجھے معلوم ہو کہ وہ بھی تیری ہی خاطر پیدا کی گئی ہیں۔ انگور، کھجور اور دیگر میوہ جات تیری مرغوب خوراک ہیں کیا ان درختوں اور میووں کو ہمارے سوا کوئی اور ہستی بھی پیدا کرنے پر قادر ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں پھر اے انسان ناشکر گذار۔ تو کیوں ان کے در پر ناصیہ فرسائی کرتا ہے۔ اسی طرح پرندے اور دیگر کائنات بھی فی الحقیقت تیری ہی خاطر پیدا کی گئی ہے اور تیرے لئے سب کا وجود مفید ہے۔ کسی کا کم کسی کا زیادہ۔ مثال کے طور پر شہد کی مکھی ہی کو لے تیری خاطر ہم نے اسے حکم دے رکھا ہے کہ درختوں کی بلند شہنیوں اور پہاڑوں کی غاروں میں وہ بہتہ بنائے اور صرف میوہ جات کا رس چوسے تاکہ اس نفیس ترین غذا اور عمدہ ترین رہائش سے اس کے پیٹ میں جو لعاب سا پیدا ہو وہ انسان کی اکثر بیماریوں کے لئے شفائے مطلق کا اثر رکھے۔ فرماتا ہے کہ شہد کی مکھی جسے تم ایک ادنیٰ سی چیز سمجھتے ہو ہمارے حکم کی اسی طرح متابعت کرتی ہے جس طرح اسے حکم دیا جاتا ہے۔ پھر جو چیز تمہارے لئے وہ اپنے گھر میں بناتی ہے اور جسے تم شہد کے نام سے پکارتے ہو۔ وہ تمہاری اکثر بیماریوں کا علاج ہے اگر تم غور و فکر سے کام لو تو یقیناً اس سے تمہیں ہمارے متعلق علم ہو جائے فرماتا ہے اگر ان خارجی نشانات کو چھوڑ کر اپنے داخلی اسباب پر غور و خوض کرے

Marfat.com

تو بھی تمہیں ہمارا پتہ بہت جلد مل جائے۔ فرمایا ہے تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اللہ تم کو پیدا کرتا ہے اور وہی تمہیں موت دیتا ہے۔ پھر تم میں سے بعض تو معمولی عمر گزارنے کے بعد وفات پا جاتے ہیں اور بعض اس قدر شدید بڑھاپے تک پہنچائے جاتے ہیں کہ ان پر پھر ایک دفعہ بچپن کے زمانہ کی کیفیات طاری ہو جاتی ہیں کیا یہ چیز نشانات حق میں ایک زبردست نشان نہیں ہے۔ مگر افسوس! کہ انسان نے غور و فکر سے کام لینا ہی موقوف کر رکھا ہے اور یہی چیز اس کی گمراہی کا باعث ہے۔

ترجمہ آیات ۷۱۔۷۶:۔ اور اللہ نے بعض کو بعض پر روزی کے معاملہ میں فضیلت دے رکھی ہے پھر وہ لوگ جن کو فضیلت دی گئی ہے۔ (وہ) اپنی روزی کو ان لوگوں کے حوالے نہیں کر دیتے جو ان کے غلام ہیں کہ سب اس میں برابر ہو جائیں۔ تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ نے تمہارے لئے تمہیں میں سے جوڑے پیدا کئے اور تمہاری بیویوں سے (تمہارے) بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور عمدہ اشیاء تمہیں کھانے کو دیں۔ تو کیا یہ اصل چیزوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور خدا کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی پوجا کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے ان کو روزی دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کو طاقت ہے۔ پس (کسی کو) اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ اللہ بلاشبہ (ہر ایک بات کو) جانتا ہے اور تم (کچھ بھی) نہیں جانتے اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک غلام ہے مملوک جس کا کچھ بھی اختیار نہیں اور ایک وہ شخص ہے جس کو ہم نے اپنے ہاں سے خوب رزق دے رکھا ہے سو وہ اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہوں گے (ہرگز نہیں) ستائیش اللہ کے لئے زیبا ہیں مگر ان میں سے اکثر بالکل نہیں جانتے اور اللہ دو آدمیوں کی اور مثال بیان کرتا ہے کہ ان میں سے ایک گونگا ہے جو کچھ نہیں کر سکتا اور وہ اپنے آقا کے لئے بوجھ (بنا ہوا) ہے جہاں بھی اسے بھیجتا ہے بھلائی لے کر نہیں آتا۔ کیا یہ اور وہ جو انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے برابر ہیں اور وہ صراط مستقیم پر گامزن بھی ہے۔

شرح:۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگرچہ ہم نے تم سب کو روزی عنایت کی ہے اور مال و دولت دیا ہے مگر تم نہیں چاہتے کہ سب کا ایک درجہ یا ایک حال ہو۔ تم ایک دوسرے کو کمزور کر کے اس پر اپنا سکہ بٹھانے کے متمنی رہتے ہو۔ چنانچہ تم نے کبھی اپنا مال و دولت

اَلْوَاحِدُ ۔ اَلْوَاجِدُ ۔ اَلْمَاجِدُ ۔ اَلْاَحَدُ ۔ اَلصَّمَدُ ۔ اَلْقَادِرُ ۔ اَلْمُقْتَدِرُ ۔ اَلْمُقَدِّمُ ۔ اَلْمُؤَخِّرُ ۔ اَلْاَوَّلُ ۔ اَلْاٰخِرُ ۔ اَلظَّاهِرُ ۔ اَلْبَاطِنُ ۔ اَلْمُتَعَالِيْ ۔ اَلْبَرُّ ۔ اَلتَّوَّابُ ۔ اَلْمُنْتَقِمُ ۔ اَلْعَفُوُّ ۔ اَلرَّءُوْفُ ۔ مَالِكُ الْمُلْكِ ۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ اَلْمُقْسِطُ ۔ اَلْجَامِعُ ۔ اَلْغَنِيُّ ۔ اَلْمُغْنِيُ ۔ اَلْمَانِعُ ۔ اَلضَّارُّ ۔ اَلنَّافِعُ ۔ اَلنُّوْرُ ۔ اَلْهَادِيُ ۔ اَلْبَدِيْعُ ۔ اَلْبَاقِيُ ۔ اَلْوَارِثُ ۔ اَلرَّشِيْدُ ۔ اَلصَّبُوْرُ ۔ اَلْمُعَلِّمُ ۔ اَلْمُرَبِّيُ ۔ اَلْمُحْيِيُ ۔ اَلْمُمِيْتُ ۔ اَلْحَيُّ ۔ اَلْقَيُّوْمُ ۔ اَلْوَاجِدُ ۔ اَلْمَاجِدُ ۔ اَلْوَاحِدُ ۔ اَلصَّمَدُ ۔ اَلْقَادِرُ ۔ اَلْمُقْتَدِرُ ۔ اَلْمُقَدِّمُ ۔ اَلْمُؤَخِّرُ ۔ اَلْاَوَّلُ ۔ اَلْاٰخِرُ ۔ اَلظَّاهِرُ ۔ اَلْبَاطِنُ ۔ اَلْوَالِيْ

اپنے غلاموں میں بانٹ کر ان کو اپنا مساوی و ہم پلہ نہیں بنایا۔ پھر تم کس طرح خدا کے معاملہ میں اس بات کو برداشت کرسکتے ہو۔ کہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراؤ۔ دیکھو تم کو تمہاری بیویوں کو تمہارے بچوں اور بیٹوں پوتوں کو پیدا تو خدا کرتا ہے مگر تم انہیں اغیار کی طرف منسوب کرتے ہو اور خدا کی ناشکری کرتے ہوئے باطل پر ایمان رکھتے ہو اور ایسی مخلوقات کی عبادت کرتے ہو جس کے قبضہ واختیار میں کچھ بھی نہیں۔ بس تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ وہ پاک ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ اور تم کچھ بھی نہیں جانتے فرماتا ہے کہ خدا مالک حقیقی ہے اور ہر بات پر قادر ہے اور انسان عبد مملوک سے زیادہ اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ فرماتا ہے خدا کے مقابلہ میں انسان جن کو اپنا معبود بناتا ہے وہ اس گونگے انسان کے مشابہ ہیں جو بالکل نکما ہو اور اپنے مالک کا کوئی کام بھی نہ کرسکے۔

ترجمہ آیات ۷۷ - ۸۳:- اور آسمانوں کے اور زمین کے رازہائے سربستہ (سب کے سب) اللہ ہی کے لئے ہیں اور قیامت کا معاملہ تو محض ایسا ہی ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلد تر ہے (یاد رکھو کہ) اللہ بلاشبہ ہر بات پر قادر ہے اور اللہ ہی نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا کہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور تم کو کان، آنکھیں اور دل عطا کئے۔ تاکہ تم شکر کرو کیا وہ پرندوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ آسمان کی فضا میں گھرے ہوئے ہیں ان کو صرف اللہ ہی نے تھام رکھا ہے (یاد رکھو کہ) اس چیز میں بھی ایمان لانے والوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں۔ اور اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے گھروں کو تمہارے لئے بسیرے کی جگہ بنایا اور چارپایوں کی کھالوں سے تمہارے لئے گھر (خیمے) بنائے جنہیں تم اپنے کوچ کے دن اور ٹھہرنے کے دن ہلکا پھلکا پاتے ہو اور ان کی اون ان کی پشم اور ان کے بالوں سے اسباب اور فائدہ کی چیزیں بنائیں کہ ایک وقت تک (اس سے فائدہ اٹھا سکو) اور اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہارے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے اور پہاڑوں سے تمہارے لئے چھپ بیٹھنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لئے کرتے بنائے جو تم کو گرمی سے بچاتے ہیں اور ایسے کرتے بھی بنائے جو لڑائی (کی زد) سے بچائیں۔ اسی طرح سے خدا اپنی نعمتوں کی تم پر تکمیل کرتا ہے تاکہ تم اطاعت کرو۔ پھر بھی اگر وہ منہ موڑلیں تو (اے رسول) آپ کا فرض کھلم کھلا طور پر (احکام کا) پہنچا دینا

Marfat.com

ہے۔ اللہ کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں پھر دیدہ و دانستہ ان کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ناشکر گزار ہیں۔

شرح:- توحید کا بیان ہو رہا تھا کہ معبودان باطلہ کا ذکر چھڑ گیا ان کی حقیقت و کیفیت بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ زمین و آسمان کی ظاہر و محسوس اشیاء کو تم بھی دیکھتے ہو۔ مگر وہ غیر محسوس و پوشیدہ راز یا وہ مخلوق جو تمہاری نظروں سے اوجھل ہے۔ خدا کو اور صرف خدا کو اس کا علم ہے۔ کوئی چیز ہو محسوس یا غیر محسوس، پوشیدہ یا ظاہر۔ آسمانوں میں یا زمین میں سب خدا کو معلوم ہے۔ پس اسے نہ کسی مخبر کی ضرورت ہے نہ درباری کی جو اسے مخلوق کے حالات نیک و بد سے آگاہ کرے اور کسی کو انعام اور کسی کو سزا دینے کی سفارش کرے۔ وہ قادر مطلق اتنی بڑی قوت کا مالک ہے کہ جب اس کائنات عالم کو مٹا کر قیامت برپا کرنا چاہے گا تو اس بنے بنائے کھیل کے بگاڑنے اور اس نقشہ کے تبدیل کرنے میں اسے مطلق دیر نہ لگے گی ادھر حکم دیا اور ادھر آنکھ جھپکنے کیا سے کیا ہو جائے گا۔ پس انسان کو چاہئے کہ وہ خدا کو ہر بات پر قادر سمجھے اور کسی معاملہ میں اسے کسی دوسری ہستی کا محتاج نہ سمجھے۔ اس کے بعد پھر پہلے کی طرح اپنے احسانات انسان کو گنانے شروع کئے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ خدا نے تمہیں تمہاری ماں کے پیٹ سے پیدا کیا۔ اسی نے تمہیں کان، آنکھیں اور دل عطا کئے۔ تاکہ تم خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ اور اس کی شکر گزاری کا فرض ادا کرو۔

فرماتا ہے پرندوں کو دیکھو کہ وہ کس طرح فضائے آسمانی میں اڑتے نظر آتے ہیں۔ غور کرو کہ ہماری قدرت کے سوا کوئی چیز نہیں جو ان کو اس طرح بغیر سہارا کے قائم رکھ سکے۔ کیا یہی ایک چیز ایسی نہیں جو تمہارے اندر نور ایمان پیدا کرنے کے لئے کافی ہو؟ مگر یہ بات صرف اسی وقت ہو سکتی ہے جب انسان غور و فکر سے کام لے اس کے بعد فرمایا کہ انسان پر ہمارا ایک بڑا احسان یہ بھی ہے کہ اس کے رہنے کے واسطے ہم نے مکانات اور گھر بنائے ہیں۔ چنانچہ جب ایک جگہ سے دوسری جگہ جا کر عارضی رہائش رکھنا چاہو تو بھیڑ، اونٹ، اور بکری کے بالوں کے بنے ہوئے خیمہ جات تمہیں سردی اور گرمی سے بچانے کے لئے موجود ہیں۔ اسی طرح جمادات کو بھی تمہاری خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ لوہے کو دیکھو یہ تمہیں جنگ کے دنوں میں کتنا کام دیتا ہے حتیٰ کہ تم ذرہ بھی اس کی

Marfat.com

پہنچے ہو۔ جو تمہیں دشمن کے حملہ سے محفوظ رکھتی ہے۔ فرماتا ہے ان میں سے کوئی نعمت ایسی نہیں جس سے تم انکار کر سکو۔ پس ان باتوں کا اعتراف بھی کرتے ہو۔ اور پھر ایمان لانے سے انکار بھی کرتے ہو اور یہ صورت حالات تمہارے حق میں نہایت ہی قابل اعتراض ہے۔

ترجمہ آیات ۸۴-۸۹:- اور جس دن ہم ہر ایک گروہ میں سے ایک گواہ اٹھا کھڑا کریں گے پھر ان کافروں کو (بولنے کی) اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ان کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔ اور جب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا تھا عذاب کو دیکھ لیں گے تو پھر عذاب کی شدت میں نہ تخفیف ہوگی اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی اور جب وہ لوگ جو شرک کیا کرتے تھے اپنے شرکاء (یعنی معبودوں) کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ (خدایا) یہ ہمارے وہ معبود ہیں جن کو ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے سو وہ ان کو یہ جواب دیں گے کہ تم جھوٹے ہو اور وہ لوگ اس دن خدا کے آگے سر تسلیم خم کر دیں گے اور جو بہتان طرازیاں وہ کیا کرتے تھے سب بھول جائیں گی اور وہ لوگ جو منکر ہوئے اور خدا کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے رہے ہم ان کو اس جرم میں کہ وہ فساد پھیلاتے تھے۔ عذاب پر عذاب دیں گے اور (اس دن کو یاد کرو) جب ہم ہر ایک گروہ میں سے ان پر ایک گواہ اٹھا کھڑا کریں گے جو انہی میں سے ہوگا اور (اے رسول) آپ کو ان سب کے مقابلہ میں بطور گواہ کے لائیں گے اور آپ پر ہم نے کتاب نازل کی ہے کہ اس میں ہر چیز کا بیان ہے اور یہ مسلمانوں کے لئے سامان ہدایت' باعث رحمت اور موجب بشارت ہے۔

شرح:- اپنے انعامات کا ذکر ہو چکا تو حشر کا نقشہ کھینچا فرمایا کہ ہر ایک قوم میں سے ہم بروز حشر ایک گواہ طلب کریں گے اور جب منکرین حق اپنے اپنے خلاف شہادتیں سن لیں گے تو درخواست کریں گے کہ خدایا! ہمیں دنیا میں واپس جانے کی دوبارہ اجازت دی جائے۔ ہماری توبہ قبول کی جائے۔ ارشاد ہوگا کہ ہرگز نہیں اب دنیا میں کوئی شخص دوبارہ نہیں جا سکتا اور توبہ کا موقعہ نہیں رہا۔ اب تو سزا ہی بھگتنی پڑے گی اور اس میں کسی طرح کی کمی نہیں ہو سکتی۔ اب وہ سراسیمگی کی حالت میں اپنے ان معبودوں کو دیکھ پائیں گے جن کو وہ اپنا حاجت روا سمجھتے رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ یہ ہماری کسی طرح مدد کریں گے اور اللہ کے ہاں ہماری سفارش کر کے آتش جہنم سے بچا لیں گے چنانچہ وہ

انہیں دیکھ کر فوراً کہیں گے کہ خدایا! یہ ہیں جن کو ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے۔ مگر وہ جواب دیں گے کہ نہیں نہیں یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ہم نے ان کو کب کہا تھا کہ یہ ہمیں اپنا حاجت روا جانیں۔ پس ان بت پرست اور مشرک لوگوں کو عذاب پر عذاب دیا جائے گا اور اس سے چھٹکارے کی کوئی صورت انہیں نظر نہ آئے گی آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا ہے کہ حشر کا پورا بیان ہم نے اس کتاب میں کر دیا ہے جو آپ پر نازل کی گئی ہے ایک طرف یہ کتاب جملہ اشیائے کائنات کے رازوں کو بیان کرتی ہے اور دوسری طرف ان کے لئے جو اسے قبول کر لیں۔ ہدایت' رحمت اور بشارت کا سامان ہے۔

ترجمہ آیات ۹۰ - ۱۰۰:- (یاد رکھو کہ) اللہ بلاشبہ تم کو انصاف اور نیکی کرنے کا اور قرابت داروں کو (مالی امداد) دینے کا حکم فرماتا ہے اور بے حیائی' ناشائستہ حرکات اور ظلم کرنے سے منع کرتا ہے تمہیں طرح طرح سے سمجھاتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ اور جب تم اللہ سے عہد باندھ لو تو اسے پورا کرو اور قسموں کو پختہ کر لینے کے بعد ان کو مت توڑا کرو۔ درآں حالیکہ تم اللہ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو (یاد رکھو) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے بلاشبہ جانتا ہے۔ اور اس عورت کی مانند نہ ہو جاؤ۔ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم بھی اپنی قسموں کو اس طرح ذریعہ فساد بنانے لگو تاکہ ایک گروہ دوسرے سے بڑھ جائے۔ بات یہ ہے کہ خدا تم کو اس امتیاز سے آزماتا ہے اور قیامت کے دن تمہیں جن چیزوں میں اختلاف ہے تم پر ان کی حقیقت ظاہر کر دے گا اور اگر اللہ چاہتا تم سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن جسے وہ چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تمہارے اعمال کے متعلق تم سے ضرور پوچھا جائے گا۔ اور اپنی قسموں کو آپس میں وجہ فریب نہ بناؤ ورنہ پاؤں جمنے کے بعد پھر پھسل جائیں گے اور اس وجہ سے کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا تھا تمہیں برائی کا مزہ چکھنا پڑے گا اور تمہارے لئے بڑا عذاب ہو گا۔ اور اللہ کے عہد کو تھوڑے سے داموں پر نہ بیچو جو (صلہ) اللہ کے پاس ہے وہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں معلوم ہو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے باقی رہے گا اور ان لوگوں کو جنہوں نے صبر سے کام لیا۔ ہم ضرور ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔ جو نیک کا

Marfat.com

کرے گا۔ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ مومن ہو۔ اسے ہم پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ان کے اعمال کا بہترین صلہ دیں گے۔ سو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔ بیشک اس کا ان پر کوئی زور نہیں چلتا جو مومن ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس کا قبضہ صرف انہیں لوگوں پر ہے جو اس کو دوست بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔

شرح:- توحید کا ذکر ختم ہو چکا شرک اور بت پرستی کی مذمت کی جا چکی۔ حشر کا نقشہ کھینچ کر مواخذہ کی شدت سے ڈرایا جا چکا تو اب عملی پروگرام کی باری اور خلاصہ "ایک جملہ میں انسانی زندگی کا تمام پروگرام بنا کر رکھ دیا۔ میرے نزدیک اگر انسان صرف اسی ایک جملے کو ذہن نشین کر کے اس پر عمل پیرا ہو جائے تو اس کی دینی اور دنیاوی نجات کے لئے کافی ہے۔ فرمایا! تین باتوں پر تمہارا عمل ہونا چاہئے۔ وہ یہ ہیں (۱) عدل و انصاف (۲) احسان و حسن سلوک (۳) اقربا کی مدد و اعانت اور جن تین سے پرہیز کرنا ضروری ہے وہ یہ ہیں۔ (۱) فحش و بے حیائی (۲) ناپسندیدہ روش (۳) سرکشی و بغاوت۔ فرمایا یہ پروگرام ہمیشہ یاد رکھو اور اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ مگر افسوس کہ آج اور تو اور خود مسلمانوں کو خبر اور قرآن کریم کا یہ حکم یاد نہیں۔ مجھے اس بات کو دیکھ کر رونا آتا ہے کہ ہر جمعہ کے خطبہ میں ہمارے ائمہ مساجد اس آیہ شریفہ کو لازمی طور پر باواز بلند پڑھ کر سنا تو دیتے ہیں مگر نہ خود ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں نہ ان کے مقتدی الا ماشاء اللہ اگر جمعہ کے خطبہ میں ہمارے ائمہ مساجد صرف اسی ایک آیہ شریفہ کا ترجمہ سنا دیا کریں اور اپنے مقدور کے مطابق اس کی تشریح کر دیا کریں تو بس ہماری اصلاح کے لئے اسی قدر کافی ہو مگر ہمارے رہنماؤں اور عالموں نے ایسی روش اختیار کر رکھی ہے کہ بجائے قوم کو اللہ کے احکام اور قرآن حکیم سنانے کے قصے کہانیوں میں ہی الجھا رکھتے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! اپنی زبان کے اور قول و قرار کے پکے رہو اور جب ایک دفعہ کسی سے بات کر لو تو پھر اسے نباہنے کی کوشش کرو۔ اور اقرار پختہ کر لینے کے بعد کبھی اسے نہ توڑو اور ایسا بھی نہ ہونا چاہئے کہ تم کسی جماعت کو زیادہ پھلا پھولا دیکھ کر اپنی قسموں کو حیلہ بنانے لگو اور جھوٹی قسمیں کھا کھا کر انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو قیامت کے دن تمہارا تمام پول کھول کر رکھ دیا جائے گا۔ پھر تمہیں

Marfat.com

شرم ندامت کو برداشت کرنا ہوگا فرماتا ہے کہ اگر جھوٹی قسموں کے ذریعے فریب دینے کی تم کو عادت ہو گئی تو تمہاری اخلاقی حالت پست ہو جائے گی اور تمہارے پائے ثبات میں لغزش آ جائے گی جس کا نہایت تلخ تجربہ تمہیں برداشت کرنا ہوگا۔ مزید برآں یوں بھی یہ بات ازحد بری ہے کہ خدا کے نام پر کوئی شخص ذاتی فائدہ اٹھائے ایسا کرنا حقیقتاً" خدا کی قسم کو چند ٹکوں کے واسطے فروخت کرنا ہے اور یہ درحقیقت بڑی مذموم بات ہے اس کے بعد نہایت ہی پتے کی بات بتائی ہے کہ تمہارا وہ علم جس کی بنا پر قسمیں کھا کر ایک دوسرے کو فریب دینا چاہتے ہو وہ بالکل ناقص اور عارضی ہے مگر خدا نے جس علم کی بنا پر تم کو یہ ہدایت کی ہے کہ تم کسی سے نہ غداری کرو۔ نہ جھوٹی قسم کھا کر وقت گذارو وہ بہت پختہ اور دائمی علم ہے۔ تم کو چاہئے کہ اللہ نے اپنے علم سے تم کو جو احکام دیئے ہیں ان کو اسی طرح پورا کرو۔ خواہ اس تعمیل ارشاد میں تمہیں مصائب و شدائد ہی کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ اگر تم نے تکالیف کو برداشت کر لیا اور نافرمانی سے بچ گئے تو تمہیں یقیناً" اس بات کا بڑا اجر ملے گا یہ ہمارا وعدہ ہے اور تم اسے بہت اچھی طرح یاد رکھ لو کہ تم میں سے جو نیک کام کرے گا اور ہمارا فرمانبردار ہوگا خواہ وہ مرد ہو خواہ عورت۔ ہم اسے ایک نہایت ہی پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور آخرت میں بہترین انعام دیں گے۔ فرماتا ہے کہ پاکیزہ زندگی کے تمام اصول و قوانین ہم نے اپنے قرآن مجید میں بیان کر دیئے ہیں پس تمہارا فرض ہے کہ تم اپنے ذہن کو تمام آلودگیوں اور نجاستوں سے پاک و صاف کر کے قرآن کی تلاوت کرو اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ ان لوگوں پر شیطان کا کوئی وار نہیں چلتا۔ جن کے دل نور ایمان سے روشن ہوں اور جو اپنے رب پر کلی بھروسہ رکھتے ہوں۔ شیطان ان ہی لوگوں پر اپنا تسلط جماتا ہے جو شرک کی آلودگیوں میں پھنسے ہوں اور شیطان کی طرف میلان طبع رکھتے ہوں۔

ترجمہ آیات ۱۰۱-۱۱۰:- اور جب ہم کسی حکم کی جگہ کوئی دوسرا حکم تبدیل کر کے لاتے ہیں حالانکہ خدا جو کچھ نازل کرتا ہے اسے خوب جانتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ تم اپنی طرف سے گھڑ لیتے ہو ان کی یہ بات غلط ہے بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ کہہ دیجئے کہ اس کو روح القدس میرے رب کے پاس سے سچائی کے ساتھ لایا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کے لئے سامان ہدایت اور موجب

Marfat.com

يَشْعُرُوْنَ شعور
حَسِيْبُ حساب
اللهُ الله
اٰمِنُ امن
صَادِقُ صدق
اَلْحَقُّ حق
قَضٰى قضاء
يَقْضِيْ
مُحِبُّ حب
فَالِقُ الْاِصْبَاحِ فلق
عَبْدُ اللهِ عبد
كَامِلُ كمل
حَافِظُ حفظ
رَزَقَ رزق
رَحِيْمُ رحم
لَهٗ
مُحَمَّدٌ حمد
فَسَ
مُرْسَلٌ رسل
اَوْلٰى ولي
مُدَبِّرُ دبر
مُبِيْنُ بين
مُعِزُّ عز
طَيِّبُ طيب
نَاصِرُ نصر
مُنْصُوْرٌ
مُفْتَاحٌ فتح
مُرُّ مر

جَمَادٌ۔ جمد۔ مُتَوَاتِرٌ۔ وتر۔ مُعْتَرِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ۔ عَابِدٌ۔ شَاهِدٌ۔ رَشِدَ۔ نَبِيٌّ۔ رَابِحٌ شَابٌّ۔ عَهِدَ مَسَحَ۔ جَبِيْرٌ

يَسْتَوِيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

ترجمہ:۔ اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ ہم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ ایمان نہیں لائے ہیں۔ وہ اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ وہ اپنے سوا کسی کو دھوکہ نہیں دیتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے پھر اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھا دی ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ سنو! یہی لوگ فساد کرنے والے ہیں لیکن سمجھتے نہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں۔ سنو! یہی لوگ بیوقوف ہیں لیکن جانتے نہیں۔ اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف مذاق کرتے ہیں۔ اللہ ان کا مذاق اڑاتا ہے اور ان کو ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی ہے پس نہ تو ان کی تجارت نفع مند ہوئی اور نہ وہ ہدایت پانے والے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی پھر جب آگ نے اس کے آس پاس کی چیزوں کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کی روشنی چھین لی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔ یہ بہرے گونگے اندھے ہیں پس وہ لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ یا ان کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے مینہ برس رہا ہو اور اس میں اندھیرا اور گرج اور بجلی ہو۔ وہ کڑک کے سبب موت کے ڈر سے اپنی انگلیاں کانوں میں دے لیتے ہیں اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔ بجلی ان کی آنکھوں کو اچکے لیتی ہے جب ان پر روشنی کرتی ہے تو اس میں چلنے لگتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا کر دیتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کان اور آنکھیں لے جاتا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

شرح:۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے ہمیشہ حق کی مخالفت کرتے اور بدایمان حق کو طرح طرح سے ستایا کرتے ہیں چنانچہ جس وقت قرآن پاک نازل ہو رہا تھا تو حق و صداقت کے مخالفین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی مخالفت کی اور کہا کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے بلکہ آپ کا خود ساختہ کلام ہے جو بعض عیسائیوں کی مدد سے آپ خود تیار کر رہے ہیں۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ لوگو! قرآن رسول کا کلام نہیں ہمارا اپنا کلام ہے جو جبرئیل امین کے ذریعے نازل کیا جا رہا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے ہدایت کا سامان ہے جو ایمان لانا چاہتے ہوں اور مسلمانوں کے لئے اس میں پیغام مسرت ہے۔ فرماتا ہے کہ وہ آدمی جس کی اپنی مادری زبان عربی نہیں ہے کس طرح ہمارے پیغمبر کو ایسا کلام بنا کر دے سکتا ہے جو بدرجہ غایت فصیح اور بلیغ عربی میں ہے یہ محض تمہارا وہم ہے کہ قرآن کو تم ایک انسانی کلام سمجھے بیٹھے ہو۔ سنو۔ وہ لوگ جو اللہ کے احکام اور اس معجزے کے نشانات پر ایمان نہیں لاتے وہ کبھی راہ ہدایت نہیں پا سکتے بلکہ انہیں تو نافرمانی کے

Marfat.com

بدلے سخت سزائیں برداشت کرنی پڑیں گی۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ کسی صورت میں منہ سے کلمہ کفر نہ نکالے۔ ہاں اگر کبھی ایسی صورت درپیش آجائے تو کسی شخص کو جان کے خوف سے اسلام چھپاتے ہوئے کوئی ناروا کلمہ نکالنا پڑے مگر دل میں اسلام کا پورا پورا احترام کارفرما ہو تو مجبوری ہے۔ گناہ کے مستوجب صرف وہی لوگ ہوتے ہیں جو آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو زیادہ چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر ایک قسم کی مہر لگا دی جاتی ہے جس کی وجہ سے ان کو حق و باطل میں تمیز کرنے کے لئے بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے لوگ ہمیشہ غافل رہتے ہیں اور آخرت میں یقیناً سخت نقصان اٹھائیں گے مگر وہ لوگ جو اللہ کے احکام کو بجا لانے کے لئے ہر ممکن جدوجہد سے کام لیتے ہیں اللہ ان کی چھوٹی چھوٹی لغزشوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۱۱-۱۱۹:- جس دن ہر شخص اپنے ہی لئے جھگڑنے کو آموجود ہوگا اور ہر ایک شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر (کوئی) زیادتی نہیں کی جائے گی اور اللہ ایک گاؤں کی مثال بیان فرماتا ہے جو بڑے امن و اطمینان سے رہتا تھا اس کی روزی ہر طرف سے بافراغت چلی آتی تھی۔ اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی سو اللہ نے ان کے کرتوتوں کے سبب ان کو یہ مزہ چکھایا کہ ان کو بھوک اور بے امنی کا لباس پہنا دیا۔ اور ان میں سے ایک رسول ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے بھی جھٹلایا۔ سو ان کو عذاب نے آپکڑا اور وہ ظالم تھے۔ سو تم کو جو حلال و طیب اشیاء اللہ نے دے رکھی ہیں ان کو کھاؤ (پیو) اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ اس نے تم پر تو صرف مردار، خون، سور کا گوشت اور ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کی جائیں۔ سو جو بیقرار ہو جائے (مگر) یہ سرکش ہو نہ حد سے تجاوز کرنے والا۔ تو اللہ بیشک بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اور جو کچھ جھوٹ موٹ تمہاری زبان پر آ جائے نہ بک دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام کہ لگو خدا پر جھوٹ باندھنے۔ اس میں مطلق شک نہیں کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پاتے۔ (انہیں) تھوڑا سا فائدہ (ضرور) ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور یہودیوں پر ہم نے وہ اشیاء حرام کر دی تھیں جو ہم پہلے آپ سے بیان کر چکے ہیں اور ہم نے ان پر کوئی ظلم

Marfat.com

نہیں کیا۔ بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ پھر آپ کا رب ان لوگوں کے لئے جن سے نادانی کی وجہ سے برے کام سرزد ہوئے اور بعد ازاں تائب ہو گئے اور اپنی حالت درست کر لی تو اس کے بعد آپ کا رب (ان کو) یقیناً بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح:۔ بسلسلہ گزشتہ ارشاد ہوتا ہے کہ دنیا دار مکافات ہے جیسا کوئی کرے گا ویسا بھرے گا نہ زیادتی ہوگی نہ کمی ثبوت کے طور پر فرماتا ہے کہ ایک گاؤں تھا جس کے باشندے نہایت خوشحال تھے۔ ان پر اللہ کی اسقدر عنایات تھیں کہ ہر جانب سے سمٹ کر اس کی نعمتیں ان کے پاس آتی تھیں۔ مگر جب انہوں نے ناشکری سے کام لینا شروع کر دیا تو ان پر قحط سالی مسلط کی گئی اور موت کا خوف ان پر طاری کیا گیا۔ فرماتا ہے کہ اگر وہ نافرمانی نہ کرتے تو یقیناً" ایسا نہ کیا جاتا بات یہ تھی کہ ان کے پاس ہماری جانب سے ایک رسول پہنچا تھا۔ انہوں نے اس کی بات کو تسلیم نہ کیا بلکہ الٹا اسے جھٹلایا۔ نتیجتہ" وہ عذاب کی لپیٹ میں آ گئے اور اپنے ہاتھوں اپنا ستیاناس کرنے لگے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ سنو! ہر صاف ستھری چیز تمہارے لئے حلال ہے اسے کھاؤ اور اللہ کا شکر بجالاؤ اور صرف اللہ ہی کی عبادت کرو۔ تم پر صرف چار قسم کی چیزیں حرام ہیں ان سے اجتناب کرو۔ مردار جانور، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جن پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو۔ اس پر بھی یہ رعایت ہے کہ اگر کوئی شخص حالت اضطرار میں جان بچانے کی خاطر ان میں سے کسی چیز کو صرف اس حد تک استعمال کر لے جس سے اس کی جان بچ جائے تو اجازت ہے فرمایا کہ تم اپنے آپ سے بے باکانہ طور پر یہ مت کہہ دیا کرو کہ فلاں چیز حلال ہے اور فلاں حرام ہے یہ اللہ پر ایک صریح بہتان ہے اور جو لوگ اس قسم کے بہتان خدا پر تراشتے ہیں خدا ان کو نجات نہیں دیتا۔ فرماتا ہے کہ دنیا اور اس کی دلفریبیاں عارضی چیزیں ہیں ان پر فریفتہ نہ ہونا ورنہ دردناک عذاب کا سامنا ہوگا۔ اس کے بعد مسلمانوں سے ارشاد ہے کہ دیکھو یہود پر بھی یہ چیزیں حرام قرار دی گئی تھیں۔ جو تم پر حرام ہیں مگر انہوں نے حلال حرام کی پروانہ کی اور اپنے اوپر ظلم کیا اگر آج ہم نے ان کو دنیا کی ذلیل ترین قوم قرار دیا ہے تو اس میں ہمارا کچھ قصور نہیں ان کے اعمال اسی چیز کے مستحق تھے۔ فرمایا اگر کسی سے غلطی ہو جائے اور وہ ان ممنوعہ اشیاء کو کھالے مگر علم ہو جانے پر توبہ کر لے اور اپنے آپ کو سنوار لے تو خدا پھر بھی بخشش و عفو سے کام لیتا ہے اور ان

Marfat.com

کے سابقہ گناہوں سے جو نادانی کی وجہ سے سرزد ہوئے ہیں درگذر کرتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۲۰-۱۲۸:- اس میں شک نہیں کہ ابراہیم (لوگوں کے) پیشوا، اللہ کے فرمانبردار اور صرف حق کی طرف مائل تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اس کی نعمتوں کے شکر گزار تھے خدا نے انہیں برگزیدہ کیا تھا اور سیدھی راہ پر لگا دیا تھا۔ اور دنیا میں بھی ہم نے انہیں ہر طرح کی خوبیاں دے رکھی تھیں اور اس میں شک نہیں کہ آخرت میں بھی نیک بندوں میں ہوں گے۔ پھر ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ ملت ابراہیمی کی پیروی اختیار کیجئے جو صرف حق کی طرف مائل تھے اور (یاد رکھ کہ) وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ ہفتے کی تعظیم تو صرف ان ہی لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا اور آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے روز ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں انہیں اختلاف رہا ہے۔ اب آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصائح کے ذریعے سے دعوت دیجئے اور پسندیدہ طریق سے ان کے ساتھ بحث کیجئے اس میں شک نہیں کہ آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جو راہ راست پر ہیں۔ اور اگر تم بدلہ لینے لگو تو اتنا ہی بدلہ لو۔ جتنی تم کو تکلیف پہنچائی گئی ہے اور اگر تم صبر سے کام لو تو وہ صبر کرنے والوں کے واسطے بہت ہی اچھی بات ہے۔ (اے پیغمبر) آپ صبر سے کام لیں اور آپ کا صبر کرنا تو اللہ ہی کی مدد سے ہے اور آپ ان لوگوں کا غم نہ کھائیں اور نہ آپ ان کے مکر و فریب سے تنگ دل ہوں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس کی نافرمانی سے ڈرتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں۔

شرح:- یہ اس سورہ شریف کا آخری رکوع ہے اس میں سید الموحدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعض اوصاف بیان فرمائے ہیں۔ عرب کے مشرک اور یہودی دونوں حضرات ابراہیم علیہ السلام کی عزت کرتے تھے اور ان کو اپنا مذہبی مقتدا جانتے تھے مگر آپ کی صفات میں سے کوئی ایک صفت بھی ان میں نہ پائی جاتی تھی اس لئے ارشاد ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو دنیا میں ایک باعزت زندگی گزار گئے ہیں اور آخرت میں بھی صالحین میں اٹھائے جائیں گے آپ اللہ کے فرمانبردار اور توحید دوست (بندے) تھے اور شرک سے کلیتہً مجتنب۔ آپ انعامات الٰہیہ کے شکر گزار تھے اور یہی وجہ ہے

Marfat.com

کہ اللہ نے ان کو اقوام دنیا کی رہنمائی کے لئے منتخب کیا اور سیدھی راہ پر چلایا۔ پھر وہی اصول و قوانین وہی طور و طریقے ہم نے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتائے اور انہی صفات سے آپ کو متصف کیا اور حکم دیا کہ خدا دوست ابراہیم کی اتباع کرو جو جماعت مشرکین سے کلیتہً "بیزار تھے۔ فرماتا ہے۔ اے یہودیو! یہ غلط ہے کہ ہفتہ کے روز پابندیاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی تھیں۔ نہیں نہیں۔ یہ پابندیاں اس وقت سے تم لوگوں پر عائد کی گئیں جب سے تم باہمی اختلافات کی آگ کو ہوا دینے لگے تھے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کو نہایت عمدہ طریقے اور وعظ و نصیحت سے اسلام کی تبلیغ کریں اور اگر کبھی بحث و جدال کی ضرورت پڑے تو نہایت خوشگوار اور دل لبھانے والا طرز اختیار کیجئے آپ کو چاہئے کہ سختی سے کام نہ لیں۔ ہاں اگر وہ دشمنی سے تمہارے پیچھے پڑ جائیں اور تمہیں تنگ کرنا شروع کر دیں تو تم بھی اسی حد تک اس کا جواب دو زیادتی ہرگز نہ کرو اور اگر صبر سے برداشت کر سکو تو بہت اچھا ہے اس کا اخلاقی اثر بہت بہتر ثابت ہوگا۔ یاد رکھو کہ اگر ان تمام مساعی کے باوجود لوگ تمہاری بات نہ مانیں تو بھی تشکدل نہ ہونا چاہئے۔ تمہاری مساعی اکارت نہ جائے گی کیونکہ ہر وہ شخص جو خدا سے ڈرتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اپنے اعمال کا اجر خدا کے ہاں ضرور پاتا ہے۔

۷۱ سورۃ نوحؑ ۷۱

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۲۸ آیات اور ۲ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۲۰:- ہم نے نوح کو بلاشبہ اس کی قوم کی طرف بھیجا (اور حکم دیا) کہ تو اپنی قوم کو قبل اس کے کہ دردناک عذاب ان کو آگھیرے ڈرا۔ اس نے کہا اے میری قوم میں تمہیں کھلے طور ڈراتا ہوں کہ تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور ایک مقررہ وقت تک تمہیں مہلت دے گا۔ بلاشبہ اللہ کا مقررہ وقت جب آجاتا ہے تو اس میں تاخیر نہیں کی جاتی۔ کاش تم (اس بات)

Marfat.com

کو جانتے ہوتے۔ نوح نے کہا کہ اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی مگر میری دعوت سے وہ اور زیادہ دور بھاگ گئی اور میں نے جب کبھی بھی ان کو دعوت دی کہ تو ان کے گناہ معاف کر دے انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور اوپر سے اپنے کپڑے اوڑھ لئے اور ضد کی اور اکڑ بیٹھے۔ پھر میں نے ان کو بلا بلایا۔ پھر میں نے ان کو علانیہ طور پر بھی سمجھایا اور پوشیدہ طور پر بھی۔ میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی طلب کرو بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ موسلا دھار مینہ تم پر برسائے گا۔ اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے وقار کا اعتقاد نہیں رکھتے۔ حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے بنایا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے سات آسمان اوپر تلے کس طرح بنائے اور ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ ٹھہرایا۔ اور اللہ ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا جو پیدا کرنے کا حق تھا۔ پھر اسی میں تم کو لوٹائے گا۔ اور پھر نکال کھڑا کرے گا جو نکال کھڑا کرنے کا حق ہے اور اللہ ہی نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا۔ تاکہ تم اس کی کشادہ راہوں پر چلو پھرو۔

شرح:- اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح ایک مدت دراز تک حضرت نوح علیہ السلام نے بت پرستی کے خلاف جہاد کیا اور کس طرح ان کی قوم نے آپ کی بات کو سننے سے انکار کر دیا۔ جس کا آخری اور لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے ہلاکت کی دعا کی جس کے بعد طوفان آیا اور ایک نافرمان بھی نہ بچ سکا اس سورت میں اسی عبرت انگیز واقعہ کو بالاختصار بیان فرمایا ہے تاکہ رہتی دنیا تک لوگ اسے یاد رکھیں اور نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرتے رہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور کہا کہ ان کو متنبہ کر دو کہ اگر وہ بت پرستی سے باز نہ آئے تو ایک دردناک عذاب کی لپیٹ میں آئیں گے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے یہی کہا اور ناصحانہ طور پر سمجھایا کہ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی کی طرف آؤ۔ خدا ہی سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ کیونکہ میں اس کا رسول ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں سیدھی راہ دکھا دوں۔ اگر تم نے ایسا ہی کیا تو خدا تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور ایک عرصہ تک۔ تمہیں دنیا میں رکھے گا الغرض آپ ایک

Marfat.com

مدت دراز تک یہی وعظ و نصیحت کرتے رہے مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا اور انہوں نے بت پرستی کو نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام ان کی گوناں گوں شرارتوں اور مخالفتوں سے تنگ آگئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی کہ خدایا! میں نے دن دیکھا نہ رات ہر وقت اپنی قوم کو تیری طرف بلایا اور بت پرستی سے روکا۔ مگر جتنا میں نے بلایا وہ اور دور گئے جتنا میں نے روکا وہ اور زیادہ بڑھے۔ میں ان کو بلاتا تو وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے۔ کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ لیتے ضد کرتے اور اکڑ اکڑ کر چلتے کہ کوئی ان سے کچھ کہے نہ سنے۔ میں نے ان کو صبح بھی پکارا اور شام کو بھی ظاہر ہو کر بھی اور پوشیدہ بھی مگر سب بے فائدہ میں نے ان کو کہا کہ گزشتہ گناہوں کی معافی مانگ لو۔ خدا بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تمہیں بخش دے گا۔ آسمانوں سے بارش نازل کرے گا دولت دے گا' اولاد عطا کرے گا۔ الحاصل جو مانگو گے سو ملے گا۔ تم خدا سے کیوں منکر ہو۔ وہی تمہیں عدم سے وجود میں لایا اسی نے تمہاری طفولیت سے لے کر تمہارے بڑھاپے تک تمہاری حفاظت کی۔ اسی نے تمام کائنات عالم کو پیدا کیا۔ آسمان کھڑے کئے اور ان میں چاند اور سورج کو بنا کر اس ظلمت کدہ کو منور کیا۔ زمین میں تمہارے کھانے کے لئے ہر طرح کے پھل اور میوے پیدا کئے۔ اس کے احسانات کو دیکھو کہ تمہارے چلنے پھرنے کے لئے زمین کو فرش کی طرح بچھا دیا اور اس میں کھلے کھلے رستے بنا دیئے ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۱-۲۸:- نوح نے کہا کہ اے میرے رب! انہوں نے میرا کہا نہیں مانا اور ان کے پیچھے چلے جن کے مال اور اولاد نے ان کو گھاٹے ہی میں رکھا اور انہوں نے (میرے ساتھ) بڑے بڑے فریب کئے ہیں اور انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اپنے بتوں کو نہ چھوڑنا اور نہ چھوڑنا ود اور سواع کو اور نہ یغوث' یعوق اور نسر کو اور انہوں نے بتوں کو گمراہ کیا ہے اور تو (اب) ان ظالموں کو اور گمراہ کر دے۔ (چنانچہ) اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے ان کو غرق کر دیا گیا۔ پھر دوزخ میں داخل کیا گیا۔ پھر انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر کسی مددگار کو نہ پایا اور نوح نے کہا کہ اے رب! تمام روئے زمین پر کافروں کا ایک بھی بسنے والا گھر نہ چھوڑ۔ کیونکہ اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا۔ تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی جو اولاد ہوگی تو وہ بھی بدکار اور کافر ہی ہوگی۔ اے میرے رب مجھے! اور میرے والدین کو اور جو کوئی میرے گھر میں آ داخل ہو اور مومن مردوں اور

Marfat.com

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۔ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

شرح:- عرض کیا کہ خدایا! میری ان تمام باتوں کو انہوں نے سنا مگر ماننے سے انکار کر دیا اور ایسی راہ چلے جس سے ان کو مالی نقصان بھی ہوا اور جانی بھی۔ اور میرے ساتھ بڑی بڑی چالیں چلتے رہے۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کر لیا کہ تمہارے جتنے بھی بت ہیں۔ ان کی پرستش کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑنا اور ایسی جتھہ بندی کی کہ کئی لوگوں کو گمراہ کر کے رکھ دیا۔ خدایا تو ان کی گمراہی کو اور بڑھا دے۔ ان کی یہی سزا ہے۔ چنانچہ بارگاہ الٰہی سے ان کی خطاکاریوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے ان کو دوزخ کی آگ میں داخل کرنے کا حکم دیا گیا۔ جہاں کسی چیز نے ان کی مدد نہ کی۔ علاوہ ازیں نوح علیہ السلام نے یہ بھی دعا کی۔ کہ علاوہ اس سزا کے جو ان کو آگے چل کر ملے گی دنیا میں بھی یہ سزا دی جائے کہ ان کا ایک بھی کہیں چلتا پھرتا نظر نہ آئے کیونکہ اگر ان میں سے ایک بھی بچ رہا تو وہ تمام دنیا کو نافرمانی اور بت پرستی سکھا دے گا۔ مگر ساتھ ہی عرض کیا کہ خدایا! مجھے میرے والدین کو اور ان مومن مردوں اور عورتوں کو جو میرے گھر میں آ کر پناہ لے لیں۔ ان کو اپنی رحمت سے بچا لے اور ظالموں کو ہلاک و برباد کر دے! حضرت نوح علیہ السلام کی یہ بددعا ہمیں اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ آپ کی قوم نے آپ کو بالکل مایوس کر دیا تھا کہا جاتا ہے کہ نوح علیہ السلام کی عمر نو سو پچاس سال تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جو اولوالعزم پیغمبر ساڑھے نو سو سال تک متواتر فریضہ تبلیغ کو ادا کرتا رہا اور اخیر میں قوم کی اصلاح کی طرف سے بالکل مایوس ہو بیٹھا اس کو جتنی بڑی مایوسی ہوئی اتنی ہی سخت اس نے بددعا کی۔ طوفان نوح کا واقعہ اسی بددعا کا نتیجہ ہے اور رہتی دنیا تک یہ واقعہ درس عبرت بنا رہے گا مگر افسوس! انسان کی عقل و دانش کو کیا ہو گیا کہ وہ اب تک بت پرستی سے باز نہیں آتا۔

سورۃ ابراہیمؑ (۱۴) (۷۲)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ۲۸، ۲۹ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ اس میں ۵۲ آیات مبارکہ اور سات رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

اَلْمَاجِدُ ۔ اَلْوَاجِدُ ۔ اَلْقَیُّوْمُ ۔ اَلْبَاعِثُ ۔ اَلشَّهِیْدُ ۔ اَلْحَقُّ ۔ اَلْوَكِیْلُ ۔ اَلْقَوِیُّ ۔ اَلْمَتِیْنُ ۔ اَلْوَلِیُّ ۔ اَلْحَمِیْدُ ۔ اَلْمُحْصِیُ ۔ اَلْمُبْدِئُ ۔ اَلْمُعِیْدُ ۔ اَلْمُحْیِیُ ۔ اَلْمُمِیْتُ ۔ اَلْحَیُّ ۔ اَلْقَیُّوْمُ ۔ اَلْوَاجِدُ ۔ اَلْمَاجِدُ ۔ اَلْوَاحِدُ ۔ اَلصَّمَدُ ۔ اَلْقَادِرُ ۔ اَلْمُقْتَدِرُ ۔ اَلْمُقَدِّمُ ۔ اَلْمُؤَخِّرُ ۔ اَلْاَوَّلُ ۔ اَلْاٰخِرُ ۔ اَلظَّاهِرُ ۔ اَلْبَاطِنُ ۔ اَلْوَالِیْ ۔ اَلْمُتَعَالِیْ ۔ اَلْبَرُّ ۔ اَلتَّوَّابُ ۔ اَلْمُنْتَقِمُ ۔ اَلْعَفُوُّ ۔ اَلرَّءُوْفُ ۔ مَالِكُ الْمُلْكِ ۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ اَلْمُقْسِطُ ۔ اَلْجَامِعُ ۔ اَلْغَنِیُّ ۔ اَلْمُغْنِیُ ۔ اَلْمَانِعُ ۔ اَلضَّآرُّ ۔ اَلنَّافِعُ ۔ اَلنُّوْرُ ۔ اَلْهَادِیْ ۔ اَلْبَدِیْعُ ۔ اَلْبَاقِیْ ۔ اَلْوَارِثُ ۔ اَلرَّشِیْدُ ۔ اَلصَّبُوْرُ

Marfat.com

ترجمہ آیات ۱-۶:- یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف اس واسطے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کو (کفر کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لائیں (یعنی) ان کے رب کی اجازت سے خدائے زبردست و ستودہ صفات کی راہ کی طرف۔ وہ خدا جو زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کا مالک ہے اور کافروں کے لئے سخت ترین عذاب کی خرابی ہے۔ جو دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی سے زیادہ عزیز جانتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی کے متلاشی رہتے ہیں۔ یہ لوگ بڑی ہی دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان بولتا تھا تاکہ ان کو احکام کھول کھول کر بیان کردے۔ پھر جس کو اللہ چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے اور موسیٰ کو ہم نے اپنی نشانیاں دے کر اس لئے بھیجا کہ تم اپنی قوم کو (جہالت کے) اندھیروں سے نکال کر (علم کی) روشنی میں لے آؤ اور (لوگوں کو گزشتہ قوموں کے) وہ واقعات یاد دلاؤ جو اللہ کی طرف سے ظہور میں آئے یقیناً" ان باتوں میں صبر کرنے والے اور شکر گزار کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی ان مہربانیوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیں جب اس نے تمہیں آل فرعون سے نجات دی جو تمہیں بہت بری طرح تکلیف دیا کرتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کیا کرتے اور تمہاری عورت ذات کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس چیز میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی ہی آزمائش تھی۔

شرح:- اس سورہ شریف میں بھی وہی گزشتہ مضمون ہے۔ یہاں موحد اعظم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے طریق توحید اور ان کی خدا پرستی کا ذکر ہے اور دکھایا ہے کہ دنیوی مشاغل میں گم ہو کر رہ جانا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص اندھیروں میں گھر جائے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! یہ کتاب تجھ پر اس غرض سے نازل کی گئی ہے کہ لوگ جو کفر و انکار اور شرک و الحاد کے اندھیروں میں پھنسے ہوئے ہیں اور اپنی روحانی قوتوں کو تباہ کر رہے ہیں وہ اس کتاب سے تعلیمات توحید حاصل کرکے اور اپنے پروردگار عالم کے حکم سے بالکل سیدھے۔ بے خطا اور پسندیدہ ترین طریق کو اختیار کرکے نور کی نعمتوں سے مالا مال ہو جائیں۔ فرماتا ہے کہ انسان کو معلوم ہونا چاہئے کہ خدا وہی ہے جو اس تمام کائنات کا حقیقی مالک ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ صرف ایک ہے جو یہ نہ مانے وہ

Marfat.com

منکر ہے اور منکروں کو شدید ترین عذاب ہونے والا ہے۔ فرمایا ہے کہ توحید و رسالت کے صرف وہی لوگ منکر ہوتے ہیں جن کو دنیا اور دین کی مسرتیں آخرت کی زندگی سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہیں جو خود راہ خدا سے رکتے اور اوروں کو روکتے اور کج روی کی تلاش میں رہتے ہیں۔ یاد رکھو کہ صرف اسی ذہنیت کے لوگ گمراہ ہوتے ہیں لہٰذا اس سے بچنے کا طریق کار تمہیں بتلایا جا رہا ہے چاہئے کہ اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ فرمایا ہے جس قدر رسول دنیا میں بھیجے گئے ہیں وہ سب اسی قوم کی زبان بولتے تھے۔ جس میں وہ مبعوث ہوئے ہیں۔ تاکہ وہ لوگوں کو ان کی اپنی زبان ہی میں حقائق و معارف سے آگاہ کر سکیں اور سیدھے راستے پر آسانی سے ڈال سکیں۔ مگر تمام سامان ہدایت کے باوجود بھی بعض لوگوں نے گمراہی اختیار کئے رکھی۔ سو ہدایت چاہنے والوں کو اللہ نے ہدایت دی اور گمراہی اختیار کرنے والوں کو گمراہ رہنے دیا اور خدا تو ہر بات پر قادر اور اپنے ہر کام میں حکمت رکھنے والا ہے وہ نہیں چاہتا کہ اس دنیا میں کسی کو زبردستی گمراہ کرے اور کسی کو زبردستی ہدایت دے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی پہلے رسول نہیں جو لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ ان سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تو انہی مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ ان کو نشانات حق کے ساتھ بھیجا اور حکم دیا کہ لوگوں کے دلوں سے اندھیرا دور کر کے انہیں نور سے منور کر دیں اور گزشتہ اقوام عالم کے واقعات سے انہیں آگاہ کر دیں کہ وہ نصیحت و عبرت سیکھیں۔ فرمایا! ہر وہ شخص جو ٹھنڈے دل سے اور خدا کی نعمتوں کا قائل ہو کر ان باتوں پر غور کرے گا وہ یقیناً نشانات حق کو قبول کرے گا اور خدا کی فرمانبرداری کو اپنے لئے باعث فخر قرار دے گا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آکر دعوت تبلیغ کا کام شروع کر دیا اور اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا کہ تم اپنے اسلاف کی گزشتہ تاریخ پر ایک نظر ڈال کر دیکھو کہ اللہ نے تم پر کس قدر عظیم الشان احسانات کئے تمہارے اسلاف کو اس نے دولت دنیا بھی دی اور حکومت بھی۔ پیغمبری بھی دی اور ولایت بھی۔ پھر فرعون کے مظالم سے بھی بچایا اور ذلت و رسوائی کی زندگی سے بھی نجات دلائی۔ کیا ان باتوں کو تم بھول چکے ہو۔

ترجمہ آیات ۷ - ۱۲:- اور یاد کرو جب تمہارے رب نے تمہیں بتلا دیا کہ اگر تم نے شکر گزاری اختیار کی تو تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو (یاد رکھو کہ)

الواجد - الماجد - الواحد - الاحد - الصمد - القادر - المقتدر - المقدم - المؤخر - الاول - الآخر - الظاهر - الباطن - الوالي - المتعالي - البر - التواب - المنتقم - العفو - الرؤف - مالك الملك - ذو الجلال والاكرام - المقسط - الجامع - الغني - المغني - المانع - الضار - النافع - النور - الهادي - البديع - الباقي - الوارث - الرشيد - الصبور

Marfat.com

میرا عذاب بہت ہی سخت ہے اور موسیٰ نے کہا کہ (لوگو!) اگر تم اور تمہارے ساتھ وہ سب لوگ جو زمین میں ہیں ناشکرے ہو جاؤ تو بھی اللہ بے نیاز اور بڑا ستودہ صفات ہے۔ کیا تمہیں ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں جو تم سے پہلے تھے۔ نوح اور عاد اور ثمود کی قوم اور وہ جو ان کے بعد ہوئے جن کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ان کے پاس ان کے رسول معجزات لے کر آئے مگر انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے مونہوں پر رکھ دیئے اور کہا کہ جو کچھ تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس کے منکر ہیں اور جس امر کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔ ان کے رسولوں نے کہا کیا تمہیں اللہ کے بارے میں شک ہے جو زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا ہے وہ تمہیں اس لئے بلا رہا ہے کہ تمہارے گناہ معاف کر دے اور ایک وقت معین تک تمہیں مہلت دے۔ انہوں نے جواب میں کہا تم تو ہم ایسے محض ایک بشر ہو۔ تم یہ چاہتے ہو کہ ہمیں ان بتوں کی پوجا سے روک دو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں سو کوئی صاف معجزہ پیش کرو۔ ان کے رسولوں نے کہا کہ ہم تو محض تم ایسے بشر ہیں لیکن خدا اپنے بندوں میں سے جس کسی پر چاہتا ہے احسان کر دیتا ہے اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ تمہارے سامنے اللہ کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ پیش کریں اور اللہ ہی پر مومن بھروسہ رکھتے ہیں اور ہم کیوں اللہ پر توکل نہ رکھیں حالانکہ اس نے ہمارے رستے بتائے ہیں۔ اور ہم تمہاری ایذا رسانیوں پر صبر کریں گے اور اہل توکل اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

شرح:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے قوم! خدا کا تم سے وعدہ ہے کہ اگر تم نے شکر گزاری کی تو اپنے احسانات اور زیادہ کروں گا۔ اور اگر تم ناشکری پر اتر آئے تو سخت سزائیں دوں گا۔ کیا تم اس وعدہ کو بھول گئے ہو۔ سنو اگر مخلوقات کا ذرہ ذرہ تک خدا کا ناشکر گزار ہو جائے تو خدا کو رتی برابر بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ وہ سب سے بے نیاز اور بے پروا ہے۔ ہاں شکر گزاری سے تمہارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ تم سے پہلے بڑی بڑی قومیں گذر چکی ہیں۔ قوم نوح، قوم عاد اور ثمود کے حالات تم نے سنے ہوں گے۔ ان کے بعد کئی قومیں ہوئیں اور کئی رسول آئے جن کا علم کسی کو نہیں۔ ان قوموں نے بھی تمہاری طرح ناشکری کی اور ایسے تباہ و ہلاک ہوئے کہ آج کہیں ڈھونڈے سے ان کا نشان نہیں ملتا انہوں نے رسولوں کی تعلیمات کی کوئی پروا نہ کی اور جو کچھ وہ لائے اس کا انکار کر

Marfat.com

دیا اور کج بحثیوں میں پڑ گئے۔ رسولوں نے لاکھ کہا کہ اللہ کے معاملے میں کیوں شک کرتے ہو۔ اس کی ہستی کے بدیہی ثبوت موجود ہیں وہی آسمانوں کے پیدا کرنے والا ہے اور وہی زمین کا خالق ہے۔ تم آؤ اور اسے مان کر کفر و انکار کے عذاب سے بچ جاؤ۔ مگر انہوں نے رسولوں کی باتوں کو بالآخر یہ کہہ کر رد کر دیا کہ تم بھی تو ہماری طرح کے بندے ہو۔ ہمارے ہاں پیدا ہوئے۔ یہیں پھلے پھولے اور بڑھے تم کہاں کے رسول ہو؟ اور کہاں کے ناصح مشفق بنے ہو؟ کیا ہم تمہیں نہیں جانتے۔ تمہارا مقصد صرف ذاتی تفوق و برتری ہے تم ہم کو ہماری پرانی راہ سے جو ہمارے باپ دادا کی راہ ہے ہٹا کر ایک نئی راہ پر لگانا چاہتے ہو۔ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا۔ رسولوں نے جواب دیا۔ اس میں شک نہیں کہ ہم بھی تم ہی میں سے ہیں اور بالکل تم ایسے ہیں مگر اللہ کی عنایت اور اس کا احسان شامل حال ہے کہ اس نے ہمیں اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ تم یقین رکھو کہ ہم کوئی بات اس کے حکم کے بغیر نہیں کرتے۔ جو کچھ کہتے ہیں اسی کے حکم و اشارہ سے کہتے ہیں اور اسی کی عنایات پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں اور اگر اس اعلان حق کے باوجود بھی تم نے ہمیں تکلیف دی تو ہم صبر سے برداشت کریں گے اور خدا سے فریاد رسی چاہیں گے۔

ترجمہ آیات ۱۳-۲۱:- اور جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی۔ انہوں نے اپنے رسولوں سے کہہ دیا کہ ہم تمہیں ضرور ہی اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب میں پھر لوٹ آؤ۔ سو ان کے رب نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو قطعی ہلاک کر ڈالیں گے اور ان کے بعد تم کو اس سرزمین میں بسائیں گے۔ یہ صلہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑا ہونے سے خوف کھائے اور میرے عذاب سے ڈرے۔ اور پیغمبروں نے فتح و نصرت طلب کی اور ہر سرکش و متکبر نامراد ہوا۔ اس کے آگے دوزخ ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا مگر وہ مرے گا نہیں اور اس کے آگے سخت عذاب ہوگا۔ وہ لوگ جو خدا کے منکر ہیں ان کے اعمال راکھ کی مانند ہیں۔ جس کو آندھی کے دن زور کی ہوا چلے اور اڑا لے جائے۔ جو کچھ وہ کرتے رہے۔ اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پا سکیں گے۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں مٹا دے اور نئی

Marfat.com

مخلوق پیدا کردے۔ اور یہ بات اللہ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں اور سب لوگ قیامت کے دن اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے تو ضعیف لوگ متکبروں سے پوچھیں گے کہ ہم تو تمہارے مطیع تھے تو پھر کیا تم ہم پر سے اللہ کا عذاب کچھ دور کر سکتے ہو وہ (جواب میں) کہیں گے کہ اگر اللہ ہم کو ہدایت کرتا تو ہم تمہیں ہدایت کرتے۔ اب ہمارے حق میں برابر ہے (خواہ ہم) بیقرار ہوں یا صبر کریں ہمارے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ رسولوں کی دعوت و تبلیغ کا اثر متکبروں پر اس سے پہلے بھی کبھی تسلی بخش نہیں ہوا۔ چنانچہ وہ ہمیشہ یہ جواب دیتے چلے آئے ہیں کہ آپ اس وعظ و نصیحت کو چھوڑ دیں اور اسی پرانے مذہب پر آجائیں جو آج سے پہلے آپ کا، ہمارا اور ہمارے آباؤ اجداد کا تھا۔ کیونکہ جب تک ان پرانے معبودوں کی منت سماجت نہ کی جائے گی جن کے ہم نے بت بنائے ہیں۔ تب تک خدا کے ہاں ہماری کوئی دعا قبول نہ ہوگی۔ یہ بت ہمارے اور خدا کے درمیان ایک وسیلہ ہیں اور سفارش پہنچانے کا ایک ذریعہ ہیں۔ ہماری کیا مجال کہ خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں براہ راست کوئی درخواست پیش کر سکیں۔

اگر آپ نے ان مساعی کو نہ چھوڑا تو مجبوراً ہم تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ فرمایا ہے کہ رسول اس جواب کو سن کر گھبرائے مگر ان کو بتا دیا گیا کہ ان ظالموں کو عنقریب ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیا جائے گا۔ بے فکر رہو اور تمہیں اور ان لوگوں کو جو تمہاری اطاعت کریں۔ ان کی جگہ ملک پر مسلط کیا جائے گا۔ فرمایا ہے ہر وہ شخص جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اور میری سزاؤں سے خوف کھائے یقیناً" ان کو منکران حق پر غلبہ و تسلط دے دیا جاتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جب پیغمبروں نے تنگ آکر فتح و نصرت طلب کی تو تمام سرکش دشمن نامرادی کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں بلکہ اس زندگی کے بعد ان کے لئے جہنم تیار ہے۔ جہاں پیپ کا پانی انہیں پلایا جائے گا۔ وہ گھونٹ گھونٹ کر کے اسے گلے سے اتارنے کی کوشش کریں گے۔ مگر وہ گلے سے اترے گا نہیں۔ ہر طرف سے انہیں ہلاکت ہی ہلاکت نظر آئے گی۔ مگر وہ مریں گے نہیں۔ ان لوگوں نے اگر دنیا میں کوئی نیک کام بھی کئے ہوں گے تو ان پر بھی کوئی نتیجہ مرتب نہ ہوگا کیونکہ توحید و رسالت سے انکار کرنے پر تمام اعمال کا اخروی اثر زائل ہو جاتا ہے۔ جس طرح تیز

Marfat.com

لاتے ہیں سچی بات پر حیات دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو اللہ گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔

شرح:۔ چنانچہ جب بارگاہ خداوندی سے ان مجرموں کو سزا کا حکم ہو جائے گا تو وہ شیطان سے پوچھیں گے کہ اب تیرے وعدے کیا ہوئے؟ وہ کہے گا کہ ایک طرف خدا نے اپنے رسولوں اور کتابوں کے ذریعے وعدے کئے تھے۔ دوسری طرف میں نے وساوس و شکوک تمہارے دلوں میں ڈال کر اس کے خلاف امید دلائی تھی۔ آج خدا کے وعدے پورے ہوئے اور میں نے وعدہ خلافی کی ہے اور تمہیں کوئی حق نہیں کہ مجھے ملامت کرو تمہیں چاہئے کہ خود اپنے آپ پر ملامت کرو۔ کیونکہ میں نے تو تم کو محض دعوت دی تھی۔ پھر جب تم نے اسے قبول کر لیا تو میری ذمہ داری جاتی رہی اب نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں نہ تم میرے داد رس۔ کیونکہ جس جس نے نافرمانی کی ہے خدا کے ہاں سے انہیں آج ضرور سزا ملے گی۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لے آئے تھے اور نیک عمل کرتے رہے ہیں وہ باغات جنت کے مکین ہوں گے۔ جہاں ہر طرح کا امن ہوگا اور آسائش ہوگی وہ خوشی کے مارے پھولے نہیں سمائیں گے اور چاروں طرف سے ایک دوسرے کو سلام سلام کہہ کر پکاریں گے اس کے بعد کلمہ طیبہ کی تعریف کی ہے علمائے متقدمین سلف صالحین کے نزدیک اس کلمہ سے مراد **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ہے۔ فرماتا ہے کلمہ طیبہ شجر پاک کی مانند سمجھو جس میں چار اوصاف پائے جاتے ہیں۔

(۱) پھل کا خوشنما ہونا اور خوش ذائقہ ہونا۔

(۲) جڑوں کا قائم و مضبوط ہونا۔

(۳) شاخوں اور ٹہنیوں کا بلند اور دیدہ زیب ہونا۔

(۴) پھل کا سدا بہار ہونا اور ہمیشہ آتے رہنا۔

فرماتا ہے کہ کلمہ طیبہ کی بھی یہی شان ہے۔

(۱) اس کا پھل یعنی اس کا مفہوم و معنی کا وہ اثر جو دل پر اترتا ہے وہ کچھ ایسا لذیذ و حلاوت آمیز ہوتا ہے کہ کوئی چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ تمام مخلوق سے منہ موڑ کر شجر، حجر سے تعلق توڑ کر صرف ایک خدائے خالق الکل کی چوکھٹ پر ناصیہ فرسائی کا خیال عمدہ خیال ہے حتی کہ افضل الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی

Marfat.com

ایک رسول ہیں۔ جن کا فریضہ منصبی صرف یہ ہے کہ مخلوقات کو صرف اللہ ہی کی عبادت سکھائیں اور شرک و کفر سے ان کے دلوں کو پاک و منزہ کر کے توحید و رسالت کی عظمت کے سامنے ان کے سر جھکوائیں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ لوگ ان کو خود پوجنا شروع کر دیں۔

(۲) اس کلمہ طیبہ کی یہ حقانیت ہے کہ جس کے دل میں جاگزین ہو جاتا ہے اسے وہ کچھ ایسا بالبال و نصیب بنا دیتا ہے کہ ہزار ابوجہل و لاکھ ولید آئیں اس کے دل سے اسے نہیں نکال سکتے۔

(۳) یہ اعتقاد اور اس کے ثمرات اس قدر خوش ذائقہ ہیں کہ اقوام عالم میں سے جس کسی کے سامنے اسے اس کے اصلی رنگ میں پیش کر دو کوئی بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ یہی مقبولیت عامہ اس کے ثمر کے خوش ذائقہ ہونے کی دلیل ہے۔

(۴) یہ عقیدہ اس قدر سدا بہار ہے کہ جس قدر یہ پرانا ہو زیادہ مزا دیتا ہے اور جس قدر اس پر غور کیا جائے۔ اسی قدر اس میں تر و تازگی پیدا ہوتی ہے۔ وہ جو اسے ورد زبان کر لیتے اور دل کی پہنائیوں میں اسے جگہ دے دیتے ہیں۔ دنیا میں ان کے پاؤں غیر متزلزل اور ان کے دل غیر متذبذب ہو جاتے ہیں اور آخرت میں بھی خدا کے روبرو انہیں کوئی ندامت و شرمساری نہیں اٹھانی پڑے گی۔ سو اس کلمہ طیبہ کا قائل نہ ہونا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے اور سخت بے انصافی اور ظلم ہے۔

ترجمہ آیات ۲۸-۳۴:- کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا۔ (یعنی) جہنم جس میں وہ داخل ہوں گے اور بہت برا ٹھکانا ہے اور انہوں نے اللہ کے شریک قرار دیئے تاکہ لوگوں کو اس کی راہ بہکا دیں۔ کہہ دیجئے کہ (چند ے) فائدہ اٹھا لو بالآخر تمہیں دوزخ میں جانا ہے۔ میرے ان بندوں کو جو ایمان لائے ہیں (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ وہ نماز ادا کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے ظاہر و پوشیدہ (نیکی کی راہ میں) اس سے پہلے خرچ کر لیں کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی (کام آئے گی) اللہ وہ (ذات اقدس) ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس

Marfat.com

آندھی کے آنے سے ریت اور بالو کے ذرے اڑ جایا کرتے ہیں الغرض وہ اپنی کمائی سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے اور یہ صورت حالات درحقیقت اسی وقت پیش آتی ہے۔ جب گمراہی اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تم دیکھتے نہیں کہ اللہ ہی خالق ارض و سما ہے پھر اگر وہ چاہے کہ تمہیں ہلاک کر کے تمہاری جگہ دوسری مخلوق کو دیدے تو اس کے واسطے کیا مشکل ہے۔ فرماتا ہے کہ اس دن کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے جماؤ جب تمام منکران حق کو قیامت کے روز خدا کے روبرو پیش کیا جائے گا اور جو کچھ وہ کرتے رہے اس کا جواب طلب کیا جائے گا تو وہ لوگ جنہوں نے بے سوچے سمجھے دوسروں کی تقلید کر کے تعلیمات ربانی سے انحراف کیا تھا اپنے لیڈروں سے پوچھیں گے کیا تم آج ہماری کچھ مدد کر سکتے ہو؟ اور ہمیں عذاب سے بچا سکتے ہو وہ کہیں گے کہ اگر ہمیں یہ باتیں معلوم ہوتیں تو ہم تمہیں بتا بھی دیتے اب جزع فزع سے کیا حاصل ہوگا۔ خواہ روئیں دھوئیں خواہ صبر سے کام لیں اب عذاب سے چھٹکارا تو حاصل ہوگا نہیں۔

ترجمہ آیات ۲۲-۲۷:- اور جب فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا مگر میں نے تم سے وعدہ خلافی کی ہے اور میرا تم پر اس کے سوا اور کچھ زور نہ تھا کہ میں نے تم کو بلایا اور تم نے میرا کہنا مان لیا۔ سو مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں اور نہ تم میرے فریاد رس ہو۔ میں انکار کرتا ہوں جو تم نے اس سے پہلے مجھ کو شریک ٹھہرایا۔ بیشک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا۔ جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اپنے رب کے حکم سے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعائے خیر سلام ہوگا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح کلمہ پاک کی مثال بیان کی ہے کہ وہ ایک پاک درخت کی مانند ہے جس کی جڑ (زمین میں) مضبوط اور شاخ آسمان میں ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور ناپاک کلمہ کی مثال ناپاک درخت کی مانند ہے جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا جائے۔ اس کے لئے بقا (کی کوئی صورت) نہ ہو۔ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان

Marfat.com

کے ذریعے میوہ جات میں سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا۔ اور کشتی تمہارے لئے تابع فرمان کردی تاکہ وہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور نہریں بھی تمہارے زیر فرمان کر دیں اور سورج اور چاند کو جو رواں دواں رہتے ہیں تمہارا فرمانبردار بنا دیا اور رات اور دن کو بھی اور جو کچھ تم نے اس سے مانگا اس نے دیا اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کر سکو گے۔ بے شک انسان بڑا ظالم اور ناشکر گزار ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں کلمہ طیبہ کا ذکر آیا تھا اور اس کے محاسن بیان ہوئے تھے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ کلمہ طیبہ اللہ کی گرانقدر نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اس سے پہلے جو لوگ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے رہے ہیں ان کو تباہی کے گڑھے میں جانا پڑا۔ یعنی وہ دوزخ کے ایندھن بنے اور جو لوگ اب اس نعمت عظمیٰ سے فائدہ نہ اٹھائیں گے وہ بھی اپنے پیشروؤں کی مانند تباہی کے گڑھے میں کودیں گے۔ فرماتا ہے کہ لوگوں کو چاہئے تھا کہ خدا کی توحید پر ایمان لاتے اور کلمہ طیبہ کی حقیقت کو سمجھتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ وہ خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو انہوں نے گمراہ کیا پس اس حیات دنیوی میں جو فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ کرلیں۔ اس کے بعد اس کو دوزخ میں رہنا سہنا، گلنا اور جلنا ہوگا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ میرے بندو! مجھ پر، میری توحید پر اور میرے احکام پر ایمان لاؤ نماز باقاعدہ پڑھو اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اسے ظاہر و پوشیدہ اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرو اور یہ سب کچھ حیات دنیوی کا رشتہ منقطع ہو جانے سے پہلے پہلے ہونا چاہئے ورنہ پھر تو نہ فدیہ اور معاوضہ کام دے گا نہ کسی کی دوستی سے کچھ فائدہ ہوگا۔ لوگو! یقین کرلو کہ خدا وہی معبود و یگانہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور پیدا کیا جو بادل سے مینہ برساتا ہے جس سے تمہارے لئے پھل پھول پیدا ہوتے ہیں۔ جس نے کشتیوں کو تمہارے تابع فرمان بنا دیا کہ اس کے حکم سے وہ تمہیں دریاؤں میں لئے پھرتی ہیں۔ جس نے ہوا کو تمہارے قبضہ و قابو میں کر دیا ہے۔ جس نے تمہارے فائدہ کے پیش نظر سورج اور چاند کے لئے ایک ایک اندازہ اور ایک ایک راستہ مقرر کر دیا ہے کہ وہ اسی پر چلتے ہیں جس نے رات اور دن کو تمہاری راحت اور تمہاری تگ و دو کا سامان بنایا ہے اور سب سے آخر میں یہ کہ جو منہ سے مانگو۔ وہی دیا جاتا ہے۔ الغرض ایک ایک کر کے ان کی نعمتوں کا شمار کرنے لگو تو کبھی نہ کر سکو۔ مگر انسان بہت ہی ناشکر گزار اور جاہل واقع

Marfat.com

ہوا ہے کہ اسے کسی بات کا پاس ہی نہیں۔

ترجمہ آیات ۳۵-۴۱:- اور جس وقت ابراہیم نے دعا کی کہ خدایا! اس شہر کو امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کی پوجا سے بچائے رکھ۔ پروردگارا! انہوں نے لوگوں میں سے بہت کو گمراہ کیا ہے سو جس نے میری اطاعت کی وہ میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے معزز گھر کے قریب چٹیل میدان میں جہاں کھیتی نہیں ہوتی لا بسایا ہے۔ پروردگار! (میں نے یہ اس لئے کیا ہے) کہ یہ لوگ نماز ادا کریں۔ سو تو لوگوں کے دلوں کو اس طرف کر دے اور ان کو میووں سے روزی دے تاکہ وہ تیرا شکر کریں۔ پروردگار! تجھے معلوم ہے جو ہم مخفی رکھتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں اور اللہ سے نہ زمین میں کوئی بات مخفی ہے نہ آسمان میں۔ حمد و ثنا اسی اللہ کے لئے ہے جس نے بڑھاپے میں مجھے اسمٰعیل اور اسحٰق عطا کئے۔ بیشک میرا رب دعا سننے والا ہے۔ پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا (خاص) اہتمام رکھنے والا بنا دے۔ اے میرے پروردگار! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو قیام حساب کے روز بخش دے۔

شرح:- سنو ابراہیم علیہ السلام بھی تم میں سے ایک انسان تھا۔ اس کی توحید پرستی دیکھو اور اپنی آلودگی شرک پر نظر ڈالو۔ سنو! ابراہیم علیہ السلام مکہ کی بنیادیں استوار کر رہا تھا کہ اس نے ہم سے درخواست کی کہ اے میرے رب! اس شہر کو اور اس کے رہنے والوں کو ہر طرح کا امن عطا فرما! راحت دنیا بھی دے اور راحت قلب بھی اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھ۔ اے میرے رب! ان بتوں نے تیری مخلوق میں سے اکثر لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ پس جو شخص میری اطاعت کرے اسے میری معیت میں رکھ اور جو شخص مجھ سے بے پروا ہوا اور نافرمانی کرے تو تو غفور الرحیم ہے۔ اسے معاف کرنا ہو تو کوئی بڑی بات نہیں۔ اے میرے رب! میں نے اپنی اولاد کو تیرے گھر کے پاس ایسی جگہ آباد کیا ہے جہاں کھیتی باڑی کچھ نہیں ہوتی۔ خدایا! یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ یہ لوگ دنیوی مشاغل ہی کے نہ ہو رہیں بلکہ باقاعدہ نماز ادا کریں اور تیری عبادت میں مشغول رہیں۔ خدایا! تو اقوام عالم کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر کہ وہ ان کی طرف کھنچے چلے آئیں اور ان کے کھانے کے لئے پھلوں اور میووں کا انتظام کر کہ وہ تیرے شکر گزار

Marfat.com

ہوں۔ خدایا! ہماری کوئی بات مجھ سے مخفی نہیں اور آسمان و زمین میں کوئی چیز ایسی نہیں جو تیرے علم میں نہ ہو تو میرے اخلاص کو دیکھ اور میری دعا قبول فرما۔ میں تیرا بے حد شکر گزار و ثنا خواں ہوں کہ تو نے باوجود میرے بڑھاپے کے مجھے اسمٰعیل و اسحٰق عطا فرمائے تو سب کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اے میرے رب! تو مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرما اور میرے ماں باپ کی اور سب مومنوں کی لغزشوں کو محاسبہ و مکافات کے دن معاف کر دیجو۔

ترجمہ آیات ۴۲-۵۲:- اور (اے پیغمبر!) اللہ کو ان کاموں سے بے خبر نہ خیال کیجئے جو ظالم کر رہے ہیں وہ تو ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جب آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ سر اوپر کو اٹھائے مارے ہیبت کے جلدی جلدی آنکھیں جھپک رہے ہوں گے ان کی نظریں ان کی طرف پھر نہ پلٹیں گی اور ان کے دل پریشان ہوں گے۔ اور (اے پیغمبر!) لوگوں کو اس دن سے آگاہ کیجئے جب ان پر عذاب آئے گا تو وہ لوگ جو ظالم ہیں کہیں گے کہ اے پروردگار! ہمیں تھوڑی سی مدت کے لئے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کریں اور رسولوں کی پیروی کریں (کہا جائے گا کہ) کیا تم پہلے قسم نہیں کھا چکے کہ تمہیں کچھ بھی زوال نہ ہوگا۔ اور تم ان لوگوں کے گھروں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تمہیں معلوم ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیونکر سلوک روا رکھا اور تمہارے لئے ہم نے مثالیں بھی بیان کر دی تھیں۔ اور یہ اپنی تدبیریں کر چکے اور ان کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں اور اگرچہ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ ٹل جاتے آپ اللہ کو یہ نہ سمجھیں کہ وہ اپنے رسولوں سے اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا بیشک اللہ زبردست اور بدلہ لینے والا ہے۔ جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور لوگ (قبروں سے) نکل کر خدائے یگانہ و قہار کے سامنے پیش ہوں گے اور تم گنہگاروں کو اس دن دیکھو گے کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان کے کرتے رال کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں کو ڈھانک رہی ہوگی۔ یہ اس لئے کہ اللہ ہر متنفس کو اس کے اعمال کا بدلہ دے۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ لوگوں کے نام ایک پیغام ہے اور یہ بات بھی ہے کہ لوگوں کو اس کے ذریعے ڈرایا جائے اور یہ بات بھی ہے کہ وہ تنہا معبود ہے اور تاکہ عقلمند نصیحت حاصل کریں۔

Marfat.com

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تم یہ نہ سمجھو کہ خدا کو کافروں، مشرکوں اور مفسدوں کی کارستانیاں معلوم نہیں۔ سنو! مجھے سب کچھ معلوم ہے کوئی بات مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ مگر ہر شخص کو اس دن کے لئے چھوڑ رکھا ہے۔ جب مارے ہیبت کے آنکھیں پتھی رہ جائیں گی۔ سرگوں ہوں گے اور بدحواسی کا عالم ہوگا۔ یاد رکھو کہ پھر یہ غلط کار لوگ دعائیں مانگیں گے کہ ہمیں مہلت دیجئے ہم دنیا میں جا کر رسولوں کی اتباع کریں گے اور فرمانبرداری کی زندگی گزاریں گے۔ مگر پھر کسی شخص کو مہلت نہیں دی جائے گی۔ جواب ملے گا کہ تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اور کوئی زندگی آنے والی نہیں اور ہمیں کوئی عذاب نہیں ہونے کا۔ اب سناؤ پھر تم نے ان لوگوں کے کھنڈرات اور نشان بھی دنیا میں دیکھے جو تمہاری طرح پہلے سرکش زندگیاں گزار چکے تھے ان کے حالات و قصص نے عبرت و موعظت کا تمہارے لئے کام نہ کیا۔ اب تم سے کیا توقع ہے ہر ایک بات شرح و بسط سے اور امثال و واقعات سے سمجھادی گئی تھی مگر تم نے ہمیشہ حیلہ سازیوں سے کام لیا اور خواہ تمہاری حیلہ سازیاں کتنی ہی سخت تھیں ان کا حشر تم نے دیکھ لیا یاد رکھو رسولوں کی زبانی انسان سے جو وعدہ کر لیا گیا ہے ہم سے اس کے خلاف نہیں ہوگا۔ اور جن لوگوں نے دیدہ دانستہ نافرمانی کی ہے ان کو ضروری عبرتناک سزا ملے گی۔ لوگو! اس دن کو یاد کرو جب یہ زمین و آسمان ہی بدل جائیں گے اور تم قبروں سے نکل کر خدائے واحد و قہار کے سامنے پیش کئے جاؤ گے۔ گنہ گار اور مجرم زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے اور رال میں انہیں ملبوس کیا جائے گا تاکہ آگ جلدی ان تک پہنچ جائے اس طرح اللہ ہر ایک متنفس کو اس کے اعمال کی سزا دے گا اور یہ وقت کچھ دور نہیں۔ فرماتا ہے لوگو! یہ بات تمہیں پہنچادی گئی ہے۔ مجرموں کو چاہئے کہ وہ اس دنیا میں اللہ سے خوف کھائیں اور آنے والے عذاب سے ڈریں اور اس بات کا یقین کریں کہ خدا ایک ہے وہی معبود برحق ہے اور وہی تمہاری مشکلات دور کر سکتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com